مشکوٰۃ شریف کی
منتخب احادیث کا مجموعہ

مِصباحُ المشکوٰۃ

تالیف
الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری
مفتی دار العلوم حزب الاحناف لاہور

اکبر بک سیلرز لاہور

مشکوٰۃ شریف
کی منتخب احادیث کا مجموعہ

مصباح المشکوٰۃ

تالیف

الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری

مفتی دار العلوم حزب الاحناف لاہور

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور

Ph: 7352022

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

نام کتاب	....	مصباح المشکوٰۃ
مصنف	....	مفتی غلام حسن قادری (حزب الاحناف لاہور)
پروف ریڈنگ	....	الحاج قاری محمد اصغر علی نورانی جامعہ امیر حمزہ لاہور
اشاعت	....	ستمبر 2009ء
صفحات	....	832
تعداد	....	1100
کمپوزنگ	....	فرخ علی
ناشر	....	اکبر بک سیلرز لاہور
قیمت	....	400 روپے

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

ترتیب

☆ حرفِ آغاز ______ ۲۷
☆ حدیث کی قسمیں ______ ۲۹
☆ خطبۃ المشکوٰۃ و حدیث اوّل ______ ۳۳
☆ حجیت حدیث، تاریخ حدیث، آئمہ حدیث، کتب حدیث اور مشکوٰۃ شریف ______ ۳۶
☆ چند شبہات اور ان کا ازالہ ______ ۳۸
☆ ائمہ اربعہ کا حدیث کے بارے میں موقف ______ ۴۲
☆ ترے کردار کو قرآن کی تفسیر کہتے ہیں ______ ۴۳
☆ ایں خیال است و محال است و جنون ______ ۴۳
(ا) (ایمان کا بیان) ______ ۴۶
☆ حدیث جبریل امین علیہ السلام ______ ۴۶
☆ حضور علیہ السلام کو قیامت کا علم ______ ۴۷
☆ پکارو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ______ ۴۸
☆ مسلمان کون ہے اور مہاجر کون؟ ______ ۴۹
☆ محمد (ﷺ) کی محبت دین حق کی شرط اول ہے ______ ۵۰
☆ ایمان کی حلاوت تین چیزوں میں ہے ______ ۵۰
☆ جو کسی جنتی کو دیکھنا چاہے وہ اس کو دیکھ لے ______ ۵۲
☆ کہہ! میں اللہ پہ ایمان لایا پھر اس پہ قائم رہ ______ ۵۳
☆ شانِ خداوندی ______ ۵۴
☆ مکمل ایمان کس کا ہے؟ ______ ۵۵
☆ جب کلمہ جنت کی کنجی ہے تو اعمال صالحہ کی کیا ضرورت ہے ______ ۵۵

☆ ایک حدیث میں نوسوالوں کا جواب ۵۶
☆ ایمان وعقیدے کے مسائل ۵۷
☆ کون سی بدعت پہ عمل کرنا واجب ہے؟ ۵۹
(۲)(بڑے گناہوں اور نفاق کی علامتوں کا بیان) ۶۰
☆ (سب سے بڑے گناہ کون کون سے ہیں؟ ۶۰
☆ ہلاک کرنے والی سات چیزیں ۶۲
☆ مندرجہ ذیل گناہ کرتے وقت بندہ مومن (کامل) نہیں رہتا ۶۲
☆ منافق کی علامات یہ ہیں ۶۳
☆ یہودیوں کی بارگاہِ رسالت میں ظاہری نیازمندی ۶۴
☆ حضور علیہ السلام کی دس نصیحتیں ۶۴
(۳) بُرے خیالات پہ پکڑ نہیں ۶۵
(۴)(تقدیر پر ایمان لانے کا بیان) ۶۶
☆ اللہ تعالیٰ کی پانچ شانیں ۶۷
☆ یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان ۶۹
☆ چھ لعنتی شخص ۷۰
(۵)(عذاب قبر کا ثبوت) ۷۲
☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر قبر میں بھی بات نہ بنے گی ۷۳
☆ نمازی کو قبر میں بھی نماز کی فکر ۷۵
☆ ہر کوئی اللہ کو نہیں دیکھ سکتا ۷۵
(۶) قرآن وسنت کو مضبوطی سے تھامنے کا بیان ۷۶
☆ موسیٰ علیہ السلام کو بھی میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہو ۷۸
☆ احکام شرع کی تین اقسام ۷۹
(۷)(علم کا بیان) ۸۰
☆ قابل رشک' دو شخص ۸۰
☆ ایک حدیث کے لئے مدینہ سے دمشق تک کا سفر ۸۲

☆ مرنے کے بعد ثواب پہنچنے کی چند صورتیں ۸۴
☆ ایک ایسا زمانہ آئیگا ۸۶
(۸)(پاکیزگی کا بیان) ۸۷
(۹)(وضو کو واجب کرنیوالی چیزوں کا بیان) ۸۷
☆ اگر تو خاموش رہتا تو بکری کی دستیاں بڑھتی جائیں ۸۸
(۱۰)(بیت الخلاء کے آداب کا بیان) ۸۹
☆ ایک عجیب وغریب ''علمی'' لطیفہ ۹۰
☆ جو کرے تو اچھا ہے' نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں ۹۱
(۱۱)(مسواک کرنے کا بیان) ۹۳
☆ دس چیزیں فطرت (نبیوں کے طریقوں) سے ہیں ۹۳
☆ ختنہ شدہ پیدا ہونیوالے انبیاء کرام علیہم السلام ۹۴
(۱۲)(وضو کی سنتوں کا بیان) ۹۵
☆ مسائل وضو ۹۶
(۱۳)(نہانے کا بیان) ۱۰۰
☆ غسل چار طرح کا ہے ۱۰۰
☆ مسائل غسل ۱۰۱
☆ منی نکلنے سے غسل اور پیشاب نکلنے سے وضو کیوں واجب ہے؟ ۱۰۲
☆ شب معراج کے تحائف ۱۰۳
(۱۴)(جنبی سے اختلاط اور دوسرے جائز کام) ۱۰۳
☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے تھے ۱۰۴
☆ سلام کا جواب دینے کے لئے تیمم کرنا ۱۰۵
(۱۵)(پانیوں کے احکام کا بیان) ۱۰۶
(۱۶)(پلیدیوں کو پاک کرنے کا باب) ۱۰۷
☆ پانی اور نجاست کے مسائل ۱۰۸
☆ حوض کے مسائل ۱۰۸

Scanned with CamScanner

☆ کنویں کے مسائل	۱۰۹
☆ طہارت ونجاست کے مزید مسائل	۱۱۰
☆ نجس چیز کو پاک کرنے کے طریقے	۱۱۱
☆ اوصاف واحکام کے لحاظ سے پانی کی پانچ قسمیں	۱۱۳
☆ دس قسم کے خون پاک ہیں	۱۱۴
(۱۷)(موزوں پہ مسح کرنے کا باب)	۱۱۶
(۱۸)(تیمم کرنے کا بیان)	۱۱۷
☆ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا السلام کی تین فضیلتیں	۱۱۷
☆ مسائل تیمم	۱۱۸
☆ عبادتِ مقصودہ اور غیر مقصودہ کے لیے تیمم کا مسئلہ	۱۱۹
(۱۹)(سنت غسل کا بیان)	۱۲۰
☆ جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے	۱۲۰
(۲۰)(حیض کا بیان)	۱۲۲
(۲۱)(مستحاضہ عورت کا بیان)	۱۲۳
(۲۲)(نماز کا بیان)	۱۲۳
☆ ترک نماز کیا ہے؟	۱۲۴
(۲۳)اوقات (نماز) کا باب	۱۲۶
☆ اوقات نماز کے مسائل	۱۲۶
(۲۴)نماز جلدی پڑھنے کا بیان	۱۲۸
☆ جنازہ حاضر میت کا ہے نہ کہ غائبانہ	۱۲۸
(۲۵)(نماز کے فضائل کا باب)	۱۲۹
(۲۵)(اذان کا بیان)	۱۳۰
☆ مسائل اذان	۱۳۲
(۲۷)اذان اور موذن کا جواب دینے کی فضیلت	۱۳۳
☆ محمد آدمی کے دل کی باتیں جان جاتے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۴

(۲۸)(دو فصلوں والا باب)	۱۳۵
☆ ایک حدیث سے عقائد کے کئی مسائل کا استنباط	۱۳۶
(۲۹)(مسجدوں اور نماز کی جگہوں کا بیان)	۱۳۷
☆ سات شخص قیامت کو اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے	۱۳۸
☆ خدا کے لئے ملنا اور اسی کی خاطر جدا ہونا	۱۳۹
☆ مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعائیں	۱۴۰
☆ مسجدوں کو خوبصورت بنانا	۱۴۲
☆ سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟	۱۴۲
☆ مسجد کی طرف جاتے ہوئے کیسی نیت ہونی چاہئے	۱۴۳
☆ ایک ایمان افروز واقعہ	۱۴۴
☆ مسجد نبوی شریف کی فضیلت	۱۴۵
☆ مسجد میں دنیوی باتیں کرنا ممنوع ہے	۱۴۶
☆ مسائل مسجد	۱۴۷
(۳۰)(ستر ڈھانپنے یعنی پردے کا بیان)	۱۴۸
(۳۱)(سترہ یعنی آڑ کا باب)	۱۴۹
☆ نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ	۱۵۰
☆ ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ	۱۵۱
☆ نماز کی شرائط کے مسائل	۱۵۲
(۳۲)(نماز کی ادائیگی کا طریقہ)	۱۵۴
☆ ایک شخص کو بار بار نماز کیوں پڑھوائی گئی؟	۱۵۴
☆ ایک حدیث سے عقیدۂ اہل سنت کے پانچ مسائل کا ثبوت	۱۵۵
☆ باب صفۃ الصلوٰۃ کے فقہی مسائل	۱۵۷
(۳۳)(تکبیر (تحریمہ) کے بعد کیا پڑھا جائے)	۱۶۰
☆ قابل رشک حمد یہ الفاظ	۱۶۰
☆ مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام	۱۶۱

Scanned with CamScanner

(۳۴)(نماز میں قرآن پڑھنے کا باب) ______ ۱۶۳
☆ قرأت کے مسائل ______ ۱۶۴
☆ سورۃ الرحمٰن کی تلاوت سن کر جنوں نے خوب داد دی ______ ۱۶۵
(۳۵) رکوع کا بیان ______ ۱۶۶
☆ نماز کا چور بدترین چور ہے ______ ۱۶۷
(۳۶)(نماز کے سجدے اور سجدہ کی فضیلت) ______ ۱۶۸
☆ انسان کو سجدہ کرتے دیکھ کر شیطان روتا ہے ______ ۱۶۹
(۳۷)(نماز میں التحیات پڑھنے اور بیٹھنے کا بیان) ______ ۱۷۰
☆ ایک ضروری مسئلہ ______ ۱۷۱
(۳۸)(حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود بھیجنا اور اسکی فضیلت کا باب) ______ ۱۷۲
☆ درود وسلام پڑھنے کے فضائل اور نہ پڑھنے پہ وعید ______ ۱۷۲
☆ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کر دیا ______ ۱۷۳
☆ اگر ساری دعا میں درود شریف ہی پڑھ لیا جائے ______ ۱۷۴
☆ نماز کے بعد درود وسلام پڑھنا ______ ۱۷۴
(۳۹)(التحیات میں دعا کا بیان) ______ ۱۷۵
☆ عاشقوں کی تلاوت پہ لاکھوں سلام ______ ۱۷۶
☆ اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں ______ ۱۷۷
☆ کلام اللہ کا اور ہدایت رسول اللہ کی (صلی اللہ علیہ وسلم) ______ ۱۷۸
(۴۰)(نماز کے بعد ذکر کرنے کا بیان) ______ ۱۷۹
☆ فقیر ذاکر افضل ہے یا مالدار سخی؟ ______ ۱۷۹
(۴۱)(نماز میں جائز اور ناجائز کاموں کا بیان) ______ ۱۸۱
☆ میں فدا تم آپ ہو اپنا جواب ______ ۱۸۱
☆ مفسدات نماز کے مسائل ______ ۱۸۳
(۴۲)(نماز میں بھول جانے کا بیان) ______ ۱۸۸
☆ سجدۂ سہو کے مسائل ______ ۱۸۹

(۴۳)(قرآن پاک کے سجدوں کا بیان) ______ ۱۹۰
☆ تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے...... ______ ۱۹۰
☆ سجدۂ تلاوت کے مسائل ______ ۱۹۱
(۴۴)(ممنوع اوقات کا بیان) ______ ۱۹۲
(۴۵)(باجماعت نماز اور اسکی فضیلت کا باب) ______ ۱۹۳
☆ ''کھانے وغیرہ کے لئے نماز مؤخر نہ کرو'' کا مطلب ______ ۱۹۴
(۴۶)(صف سیدھی کرنے کا بیان) ______ ۱۹۵
☆ صف میں اکیلے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ______ ۱۹۶
(۴۷)(نماز میں امام و مقتدی کہاں کھڑے ہوں) ______ ۱۹۶
(۴۸)(امامت کا بیان) ______ ۱۹۷
☆ ان شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی ______ ۱۹۸
☆ مسائل امامت ______ ۱۹۹
(۴۹)(امام پر مقتدیوں کے کیا حقوق ہیں؟) ______ ۲۰۱
☆ نکتۂ محبت ______ ۲۰۱
(۵۰)(مقتدی پر امام کی پیروی واجب ہونے اور مسبوق کا بیان) ______ ۲۰۲
☆ چالیس کے عدد کی خصوصیت ______ ۲۰۳
☆ ایصال ثواب کا ایک عجیب واقعہ ______ ۲۰۴
(۵۱)(دو مرتبہ نماز پڑھنے کا بیان) ______ ۲۰۴
(۵۲)(سنتیں اور ان کے فضائل) ______ ۲۰۵
☆ وظیفہ برائے بواسیر ______ ۲۰۶
☆ نماز کے متفرق مسائل ______ ۲۰۷
☆ ننگے سر نماز پڑھنا کب کفر ہے؟ ______ ۲۰۸
☆ نفلی نماز توڑ دی مگر قضا نہیں ______ ۲۱۰
☆ نماز جنازہ کو نماز عید اور صلوٰۃ کسوف پر ترجیح کی صورت ______ ۲۱۲
(۵۳)(رات کی نماز (تہجد) کا بیان) ______ ۲۱۲

Scanned with CamScanner

☆ متوسط آواز سے ذکر کرنے کی دلیل ... ۲۱۴

☆ سلام اس پر گناہگاروں کو جس نے فرمایا یہ میرے ہیں ... ۲۱۵

(۵۴) (جب رات کو اٹھے تو کیا کہے) ... ۲۱۶

(۵۵) (رات کے قیام کی ترغیب) ... ۲۱۷

☆ پچھلی راتیں رحمت رب دی کرے بلند آوازہ ... ۲۱۷

☆ جنت کے دریچے کن کے لئے ہیں؟ ... ۲۱۹

(۵۶) (عمل میں میانہ روی کا بیان) ... ۲۲۰

☆ اے فرشتو! دیکھو میرے بندے کی طرف...... ۲۲۱

(۵۷) (وتر کا باب) ... ۲۲۲

☆ تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا ... ۲۲۲

☆ یہ بھی جائز ہے وہ بھی جائز ہے ... ۲۲۳

☆ نماز وتر کی تین رکعتیں ہیں ... ۲۲۴

☆ فقیہ اور صحابی کی خطا سے درگزر کرو ... ۲۲۴

(۵۸) (دعائے قنوت کا بیان) ... ۲۲۵

☆ دعائے قنوت کے مسائل ... ۲۲۶

(۵۹) (ماہ رمضان کا قیام) ... ۲۲۷

(۶۰) (نماز چاشت کا بیان) ... ۲۲۸

(۶۱) (نوافل کا باب) ... ۲۳۰

☆ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے جوتے کی آواز جنت میں سنی گئی ... ۲۳۰

☆ فرائض کی کمی نوافل سے پوری کی جائیگی ... ۲۳۲

☆ نماز اور قرآن قرب خدا کا ذریعہ ہیں ... ۲۳۲

(۶۲) (سفر کی نماز کا بیان) ... ۲۳۳

☆ نماز قصر کے مسائل ... ۲۳۴

☆ پانچ شہروں میں گیا مگر مقیم ہی رہا ... ۲۳۶

☆ نماز قصر کے لئے خوف کا ہونا ضروری نہیں ... ۲۳۷

(۶۳) (نماز جمعہ کا بیان) ... ۲۳۸

(۶۴) (جمعہ کی فرضیت کا بیان) ... ۲۳۹

(۶۵) (جمعہ کے دن صفائی کرنے اور جمعہ کی طرف جلدی جانے کا بیان) ... ۲۴۱

(۶۶) (خطبۂ جمعہ اور نماز جمعہ کا بیان) ... ۲۴۲

☆ بدعت حسنہ ... ۲۴۳

☆ سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے ... ۲۴۵

(۶۷) (خوف کی نماز کا بیان) ... ۲۴۶

(۶۸) (نماز عیدین کا بیان) ... ۲۴۷

(۶۹) (قربانی کا باب) ... ۲۴۸

☆ جو قربانی کی طاقت نہیں رکھتے حضور علیہ السلام نے ان کی طرف سے قربانی کردی ... ۲۴۹

☆ بسم اللہ شریف پڑھنے اور نہ پڑھنے کے مقامات کے بارے میں ایک تحقیق ... ۲۵۰

☆ قربانی کے جانوروں کی عمر کا مسئلہ ... ۲۵۱

☆ گائے اور اونٹ میں سات قربانیاں ہوسکتی ہیں نہ کہ دس ... ۲۵۲

☆ خصی جانور کی قربانی حضور علیہ السلام نے خود فرمائی ... ۲۵۳

☆ قربانی تین دن ہے ... ۲۵۳

☆ قربانی کے مسائل ... ۲۵۴

☆ قربانی کرنے والا قربانی کے جانور کا گوشت کب نہیں کھا سکتا؟ ... ۲۵۶

(۷۰) (عتیرہ کا بیان) ... ۲۵۶

(۷۱) (گرہن کی نماز کا بیان) ... ۲۵۷

(۷۲) (سجدۂ شکر کے بیان میں) ... ۲۵۹

☆ سب کی نجات ہو کے رہی ... ۲۶۰

(۷۳) (بارش طلب کرنے کا باب) ... ۲۶۱

☆ چیونٹی کی وجہ سے سب کا کام بن گیا ... ۲۶۲

(۷۴) (ہواؤں کا بیان) ... ۲۶۳

Scanned with CamScanner

كِتَابُ الْجَنَائِز

(۷۵)(بیمار پرسی اور بیماری کا ثواب) ____ ۲۶۵

☆ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پہ حقوق ____ ۲۶۵

☆ علم وحکمت کے درخشندہ و چمکدار موتی ____ ۲۶۷

☆ بیمار کو دم کرنے کا ثبوت ____ ۲۶۸

☆ بیمار کی عیادت کرنے پر اجر وثواب ____ ۲۶۹

(۷۶)(موت کی تمنا اور اس کا ذکر) ____ ۲۷۰

(۷۷)(جس پر حالت نزع طاری ہو اس کے پاس کیا کہا جائے) ____ ۲۷۲

☆ السلام اے دردمندوں کے طبیب ____ ۲۷۳

(۷۸)(میت کے غسل اور اس کے کفن کا بیان) ____ ۲۷۳

☆ بہترین کفن کونسا ہے؟ ____ ۲۷۴

☆ صحابہ کرام کے دو اصول، خوف خدا اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ____ ۲۷۵

☆ بیان جاری ہے ____ ۲۷۶

(۷۹)(جنازہ کے ساتھ چلنے اور اس پر نماز پڑھنے کا بیان) ____ ۲۷۷

☆ نماز جنازہ میں بطور دعا سورۂ فاتحہ پڑھی جاسکتی ہے ____ ۲۷۸

☆ یہودیوں کی مخالفت کرو ____ ۲۷۹

☆ جنازہ کے مسائل ____ ۲۸۰

☆ بالغ میت کے جنازہ میں نابالغ کی دعا کب پڑھی جائے گی؟ ____ ۲۸۲

☆ مردہ کو قبر سے نکالنا کب جائز ہے؟ ____ ۲۸۳

(۸۰)(میت کو دفن کرنے کا بیان) ____ ۲۸۴

(۸۱)(میت پہ رونے کا بیان) ____ ۲۸۵

☆ مومن کے لئے خیر ہی خیر ہے ____ ۲۸۶

☆ جس کا کوئی نہ ہوگا اس کے حضور ہوں گے (صلی اللہ علیہ وسلم) ____ ۲۸۷

☆ مدینہ شریف کی جدائی کا منظر ____ ۲۸۸

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کی تعریف فرمائی ____ ۲۸۹

(۸۲)(قبروں کی زیارت کا بیان) ____ ۲۹۰

☆ کیا ان باتوں کی وجہ سے ایک سنت کو چھوڑ دیا جائے؟ ____ ۲۹۰

☆ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللهِ (صلی اللہ علیہ وسلم) ____ ۲۹۲

(۸۳)(زکوٰۃ کا بیان) ____ ۲۹۴

☆ لوگوں کو دیندار کس طرح بنایا جائے ____ ۲۹۵

☆ زکوٰۃ کا انکار کرنیوالوں کیخلاف حضرت ابوبکر صدیق کا اعلان جنگ ____ ۲۹۷

(۸۴)(کس چیز میں زکوٰۃ واجب ہے) ____ ۲۹۹

☆ زکوٰۃ اللہ تعالیٰ نے فرض فرمائی ہے یا حضور علیہ السلام نے؟ ____ ۳۰۰

(۸۵)(صدقۂ فطر کا بیان) ____ ۳۰۱

(۸۶)(کن لوگوں کے لئے صدقہ وزکوٰۃ لینا حلال نہیں؟) ____ ۳۰۲

☆ رب کی نعمت کا احترام کرنا سیکھو ____ ۳۰۲

☆ فتویٰ اور ہے، تقویٰ اور ہے ____ ۳۰۳

☆ محمد کی نسبت بڑی چیز ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) ____ ۳۰۵

(۸۷)(مانگنا کس کے لئے حلال اور کس کے لئے حرام ہے) ____ ۳۰۷

☆ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی استقامت ____ ۳۰۸

☆ اہل اللہ کی شان استغناء ____ ۳۰۸

(۸۸)(راہ خدا میں خرچ کرنا اور بخل کی مذمت) ____ ۳۰۹

☆ مال والے خسارے میں ہیں لیکن وہ سخی...... ____ ۳۱۰

☆ قریب مصطفیٰ ہے کوئی کوئی (صلی اللہ علیہ وسلم) ____ ۳۱۲

☆ غیبی امداد کے بارے میں ایک مسئلہ ____ ۳۱۳

(۸۹)(صدقہ کی فضیلت کا باب) ____ ۳۱۵

☆ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہوسکتا ____ ۳۱۶

☆ تین شخص اللہ کے پیارے ہیں اور تین قسمت کے مارے ہیں ____ ۳۱۷

☆ تکبر مکن زینہار اے پسر ____ ۳۱۸

(۹۰)(بہترین صدقہ کا بیان) ____ ۳۱۹

Scanned with CamScanner

كِتَابُ الْجَنَائِز

(۷۵)(بیمار پرسی اور بیماری کا ثواب) ۲۶۵

☆ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پہ حقوق ۲۶۵

☆ علم وحکمت کے درخشندہ وچمکدار موتی ۲۶۷

☆ بیمار کو دم کرنے کا ثبوت ۲۶۸

☆ بیمار کی عیادت کرنے پر اجر وثواب ۲۶۹

(۷۶)(موت کی تمنا اور اس کا ذکر) ۲۷۰

(۷۷)(جس پر حالت نزع طاری ہو اس کے پاس کیا کہا جائے) ۲۷۲

☆ السلام اے دردمندوں کے طبیب ۲۷۳

(۷۸)(میت کے غسل اور اس کے کفن کا بیان) ۲۷۳

☆ بہترین کفن کونسا ہے؟ ۲۷۴

☆ صحابہ کرام کے دو اصول؛ خوف خدا اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۲۷۵

☆ بیان جاری ہے ۲۷۶

(۷۹)(جنازہ کے ساتھ چلنے اور اس پر نماز پڑھنے کا بیان) ۲۷۷

☆ نماز جنازہ میں بطور دعا سورہ فاتحہ پڑھی جا سکتی ہے ۲۷۸

☆ یہودیوں کی مخالفت کرو ۲۷۹

☆ جنازہ کے مسائل ۲۸۰

☆ بالغ میت کے جنازہ میں نابالغ کی دعا کب پڑھی جائے گی؟ ۲۸۲

☆ مردہ کو قبر سے نکالنا کب جائز ہے؟ ۲۸۳

(۸۰)(میت کو دفن کرنے کا بیان) ۲۸۴

(۸۱)(میت پہ رونے کا بیان) ۲۸۵

☆ مومن کے لئے خیر ہی خیر ہے ۲۸۶

☆ جس کا کوئی نہ ہوگا اس کے حضور ہوں گے (صلی اللہ علیہ وسلم) ۲۸۷

☆ مدینہ شریف کی جدائی کا منظر ۲۸۸

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کی تعریف فرمائی ۲۸۹

(۸۲)(قبروں کی زیارت کا بیان) ۲۹۰

☆ کیا ان باتوں کی وجہ سے ایک سنت کو چھوڑ دیا جائے؟ ۲۹۰

☆ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وسلم) ۲۹۲

(۸۳)(زکوٰۃ کا بیان) ۲۹۴

☆ لوگوں کو دیندار کس طرح بنایا جائے ۲۹۵

☆ زکوٰۃ کا انکار کرنیوالوں کیخلاف حضرت ابوبکر صدیق کا اعلان جنگ ۲۹۷

(۸۴)(کس چیز میں زکوٰۃ واجب ہے) ۲۹۹

☆ زکوٰۃ اللہ تعالیٰ نے فرض فرمائی ہے یا حضور علیہ السلام نے؟ ۳۰۰

(۸۵)(صدقۂ فطر کا بیان) ۳۰۱

(۸۶)(کن لوگوں کے لئے صدقہ وزکوٰۃ لینا حلال نہیں؟) ۳۰۲

☆ رب کی نعمت کا احترام کرنا سیکھو ۳۰۲

☆ فتویٰ اور ہے، تقویٰ اور ہے ۳۰۳

☆ محمد کی نسبت بڑی چیز ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) ۳۰۵

(۸۷)(مانگنا کس کے لئے حلال اور کس کے لئے حرام ہے) ۳۰۷

☆ صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی استقامت ۳۰۸

☆ اہل اللہ کی شان استغناء ۳۰۸

(۸۸)(راہ خدا میں خرچ کرنا اور بخل کی مذمت) ۳۰۹

☆ مال والے خسارے میں ہیں لیکن وہ سخی...... ۳۱۰

☆ قریب مصطفیٰ ہے کوئی کوئی (صلی اللہ علیہ وسلم) ۳۱۲

☆ غیبی امداد کے بارے میں ایک مسئلہ ۳۱۳

(۸۹)(صدقہ کی فضیلت کا باب) ۳۱۵

☆ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہو سکتا ۳۱۶

☆ تین شخص اللہ کے پیارے ہیں اور تین قسمت کے مارے ہیں ۳۱۷

☆ تکبر مکن زینہار اے پسر ۳۱۸

(۹۰)(بہترین صدقہ کا بیان) ۳۱۹

(۹۱)(خاوند کے مال سے بیوی کا خیرات کرنا)	۳۲۰
(۹۲)(صدقہ کر کے واپس نہ لینا)	۳۲۰
(۹۳)(روزے کا بیان)	۳۲۱
☆ زکوٰۃ وصدقۂ فطر کے مسائل	۳۲۳
(۹۴)(چاند دیکھنے کا بیان)	۳۲۷
☆ چاند دیکھنے کے مسائل	۳۲۸
(۹۵) روزے کے متعلقات مثلاً سحری وافطاری کا بیان	۳۲۹
☆ صوم وصال اور عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۲۹
☆ نور چمکا حرم تاجرا آپ کا	۳۳۰
(۹۶)(روزے کو صاف ستھرا رکھنے کا بیان)	۳۳۲
(۹۷)(مسافر کے روزے کا بیان)	۳۳۳
(۹۸)(روزوں کی قضا کا بیان)	۳۳۴
(۹۹)(نفلی روزے کا بیان)	۳۳۵
(۱۰۰) روزے کے متفرقات کا باب	۳۳۶
☆ مسائل روزہ	۳۳۶
(۱۰۱)(شب قدر کا بیان)	۳۳۹
☆ شب قدر کے بارے میں ایک مسئلہ	۳۴۰
(۱۰۲)(اعتکاف کا بیان)	۳۴۰
☆ اعتکاف کا ثواب	۳۴۲
(۱۰۳)(قرآن مجید کے فضائل)	۳۴۲
☆ سب سے بہترین شخص کون ہے؟	۳۴۳
☆ قبر سے تلاوت قرآن پاک کی آواز	۳۴۵
(۱۰۴) باب: قرآن پاک کی تلاوت کے آداب	۳۴۶
☆ قوت حافظہ اور خوش آوازی کے لئے	۳۴۷
☆ قرآن سے فال نکالنا	۳۴۸

(۱۰۵) باب: قرآن سے متعلقہ متفرق مضامین	۳۴۸
(۱۰۶)(دعاؤں کا بیان)	۳۴۹
☆ بڑے بڑے گناہگار امتیوں کے لئے حضور علیہ السلام کی خصوصی دعا	۳۵۰
(۱۰۷)(اللہ کا ذکر اور اسکی بارگاہ کا قرب)	۳۵۱
(۱۰۸)(اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان)	۳۵۲
(۱۰۹)(تسبیح وتہلیل اور تکبیر وتحمید کا ثواب)	۳۵۴
☆ چار کلمات کئی گھنٹوں کی عبادت کے برابر	۳۵۵
(۱۱۰)(بخشش وتوبہ کا باب)	۳۵۶
☆ یہ رحمت رب ہے کس کے سبب؟	۳۵۷
☆ ایصال ثواب کا مسئلہ	۳۵۹
(۱۱۱) باب (اللہ تعالیٰ کی رحمت کا باب)	۳۵۹
☆ یہ سب جنتی ہیں	۳۶۱
☆ اگرچہ کتنا ہی گناہ گار ہو......	۳۶۲
☆ حدیث لکھنے والی قلم کی سیاہی سے بخشش کی امید	۳۶۲
(۱۱۲)(صبح وشام اور سوتے وقت کیا پڑھا جائے)	۳۶۳
☆ شمع منیر قصر طہارت ہے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)	۳۶۵
(۱۱۳)(خاص وقتوں کی دعاؤں کا باب)	۳۶۶
☆ کسی نقش پا کی تلاش تھی کہ میں جھک رہا تھا نماز میں	۳۶۸
☆ حضور کی بندہ پروری ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)	۳۶۹
☆ یارسول اللہ! اور زیادہ دیجئے	۳۷۰
(۱۱۴)(اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کا باب)	۳۷۲
☆ امیری افضل ہے، یا فقیری؟	۳۷۳
☆ فقر کی چار قسمیں ہیں	۳۷۳
☆ کن کن چیزوں سے حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی ہے	۳۷۴
☆ مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے	۳۷۵

Scanned with CamScanner

☆ بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالنا ـــــــــ ۳۷۶

☆ ذرے کو مل گئی ہے ضیاء آفتاب کی ـــــــــ ۳۷۷

(۱۱۵)(جامع دعاؤں کا باب) ـــــــــ ۳۷۸

☆ یاالٰہی! رحم فرما مصطفٰی کے واسطے-حدیث وسیلہ ـــــــــ ۳۷۹

☆ یارسول اللہ! کرم کیجیے خدا کے واسطے ـــــــــ ۳۸۱

☆ ایک غلط فہمی کا ازالہ ـــــــــ ۳۸۱

(۱۱۶)(ارکان حج کا بیان) ـــــــــ ۳۸۳

(۱۱۷)(احرام باندھنے اور لبیک کہنے کا بیان) ـــــــــ ۳۸۵

(۱۱۸)(حضور علیہ السلام کے آخری حج کا ذکر) ـــــــــ ۳۸۵

☆ ایک سوال اور اس کا جواب ـــــــــ ۳۸۷

(۱۱۹)(مکہ کا داخلہ اور طواف) ـــــــــ ۳۸۸

(۱۲۰)(عرفات میں ٹھہرنے کا بیان) ـــــــــ ۳۸۹

☆ حضور علیہ السلام کی ایک دعا کا حال اور شیطان کی ذلت ورسوائی ـــــــــ ۳۹۰

(۱۲۱)(عرفہ ومزدلفہ سے روانگی کا باب) ـــــــــ ۳۹۱

(۱۲۲)(حج کے دوران کنکر مارنے کا بیان) ـــــــــ ۳۹۲

☆ حضور علیہ السلام نے اپنی وفات کی طرف اشارہ فرمادیا ـــــــــ ۳۹۳

(۱۲۳)(ھدی کا بیان) ـــــــــ ۳۹۴

☆ حضور علیہ السلام کے ہاتھوں ذبح ہونے کا جذبہ ـــــــــ ۳۹۵

(۱۲۴)(حج وعمرہ میں سرمنڈانے کا باب) ـــــــــ ۳۹۶

(۱۲۵)(حج کے متفرقات کے بیان میں) ـــــــــ ۳۹۷

(۱۲۶)(قربانی کے دن کا خطبہ، ایام تشریق کی رمی اور طواف وداع) ـــــــــ ۳۹۸

☆ سادہ سادہ نیک طبیعت (صلی اللہ علیہ وسلم) ـــــــــ ۳۹۹

(۱۲۶)(احرام والا کن چیزوں سے بچے؟) ـــــــــ ۴۰۰

(۱۲۷)(احرام والا شکار کرنے سے پرہیز کرے) ـــــــــ ۴۰۱

(۱۲۸)بَابُ الْاِحْصَارِ وَفَوْتِ الْحَجِّ ـــــــــ ۴۰۲

(۱۲۹)مکہ معظمہ کا حرم (اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے) ـــــــــ ۴۰۳

☆ حج کے مسائل ـــــــــ ۴۰۵

(۱۳۰)مدینہ منورہ کا حرم (اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھے) ـــــــــ ۴۰۶

کِتَابُ الْبُیُوْعِ (تجارتوں کا بیان)

(۱۳۱)(حلال روزی کی تلاش اور کمائی کرنے کا باب) ـــــــــ ۴۱۱

☆ حلال وحرام کمائیاں ـــــــــ ۴۱۲

☆ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آدمی کے دل کی باتیں جان جاتے ہیں ـــــــــ ۴۱۲

☆ علماء ومشائخ کو مالدار ہونا چاہیے ـــــــــ ۴۱۳

☆ انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کے پیشے ـــــــــ ۴۱۴

☆ بیع کے فقہی مسائل ـــــــــ ۴۱۴

☆ اجرت پہ قرآن پڑھنا پڑھانا منع ہے ـــــــــ ۴۱۷

☆ قرآن پاک یا کوئی کتاب کرائے پہ لے کر پڑھنا ـــــــــ ۴۱۷

☆ یتیم کی جائیداد کن صورتوں میں بیچنا جائز ہے ـــــــــ ۴۱۹

(۱۳۲)(معاملہ میں نرمی کرنے کا باب) ـــــــــ ۴۲۰

(۱۳۳)(اختیار کا بیان) ـــــــــ ۴۲۱

(۱۳۴)(سود کا بیان) ـــــــــ ۴۲۲

(۱۳۵)(ممنوع تجارتوں کا بیان) ـــــــــ ۴۲۳

(۱۳۶)(تجارت کے بارے میں متفرق احادیث) ـــــــــ ۴۲۵

(۱۳۷)(بیع سلم اور گروی کا بیان) ـــــــــ ۴۲۶

(۱۳۸)غلہ کو روکنے (ذخیرہ اندوزی کرنے) کا بیان ـــــــــ ۴۲۷

(۱۳۹)(دیوالیہ کرنا اور مہلت دینے کا باب) ـــــــــ ۴۲۸

(۱۴۰)(شرکت اور وکالت کا بیان) ـــــــــ ۴۲۸

(۱۴۱)(ہتھیا لینے اور مانگ کر لینے کا باب) ـــــــــ ۴۲۹

(۱۴۲)(حق شفعہ کا باب) ـــــــــ ۴۳۰

(۱۴۳)(پانی دینے اور کھیتی باڑی کا باب) ـــــــــ ۴۳۱

Scanned with CamScanner

(۱۴۴)(کرایہ کا باب) ۴۳۲
(۱۴۵)(بنجر زمین کو آباد کرنا اور پانی دینا) ۴۳۳
(۱۴۶)(بخششوں کا باب) ۴۳۴
(۱۴۷)(متفرقات کے بیان میں) ۴۳۵
(۱۴۸)(گری پڑی چیز کا بیان) ۴۳۶
(۱۴۹)(میراث کے حصوں کا بیان) ۴۳۷
☆ انبیاء کرام علیہم السلام جائیداد کے نہ خود وارث ہوتے ہیں نہ انکا کوئی وارث ۴۳۹
☆ مردہ کس چیز کا مرنے کے بعد مالک بنتا ہے؟ ۴۴۰
(۱۵۰)(وصیتوں کا بیان) ۴۴۱
☆ مشکوٰۃ شریف نصف ثانی کے حوالہ جات ۴۴۳
(۱۵۱)(نکاح کا بیان) ۴۴۴
(۱۵۲)(جس عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا گیا اس کو دیکھ لینا اور ستر کا بیان) ۴۴۵
(۱۵۳)(نکاح میں ولی کا بیان اور عورت سے اجازت لینے کا باب) ۴۴۷
(۱۵۴)(نکاح کا اعلان' خطبہ اور شرط کا بیان) ۴۴۸
(۱۵۵)(حرام رشتوں کا بیان) ۴۴۹
(۱۵۶)(اپنی بیوی سے صحبت کا بیان) ۴۵۰
(۱۵۷)باب (صحبت وغیرہ کے متفرقات کے بیان میں) ۴۵۱
(۱۵۸)(حق مہر کا بیان) ۴۵۲
(۱۵۹)(ولیمہ کا بیان) ۴۵۳
(۱۶۰)(بیویوں میں باری مقرر کرنے کا بیان) ۴۵۵
☆ ازواج مطہرات کا تذکرہ ۴۵۵
(۱۶۱)(بیویوں کے ساتھ رہنا اور ان کے حقوق کی ادائیگی کا بیان) ۴۵۷
☆ پیش نظر وہ نوبہار سجدے کو دل ہے بے قرار ۴۵۸
☆ مسائل نکاح ۴۵۹
☆ نکاح کے باوجود صحبت حرام ۴۶۲

(۱۶۲)(خلع اور طلاق کا بیان) ۴۶۴
(۱۶۳)(تین طلاق دی ہوئی عورت کا بیان) ۴۶۶
☆ مسائل طلاق ۴۶۷
☆ نابالغ کی بیوی کو کس صورت میں طلاق ہو جاتی ہے؟ ۴۶۸
☆ جب کبھی کسی عورت سے نکاح کروں تو اسے طلاق ۴۶۹
(۱۶۴)باب: ۴۷۲
☆ (اس بات کے بیان میں کہ ہر کفارہ میں مومن غلام آزاد کرنا چاہئے) ۴۷۲
(۱۶۵)(لعان کا بیان) ۴۷۳
(۱۶۶)(عدت کا باپ) ۴۷۴
☆ مسائل عدت ۴۷۵
(۱۶۷)(استبراء یعنی جدا رہنے کا بیان) ۴۷۷
(۱۶۸)(خرچوں کا بیان اور مملوک کا حق) ۴۷۷
(۱۶۸)(بچہ کی جوانی اور لڑکپن میں اس کی پرورش) ۴۷۹
(۱۶۹)(آزادی کا بیان) ۴۷۹
(۱۷۰)(مشترکہ غلام کو آزاد کرنے' قرابت دار کو خریدنے اور بیماری میں آزاد کرنے کا بیان) ۴۸۰
☆ صحابی کے جنت میں کھانسنے کی آواز ۴۸۱
(۱۷۸)(قسموں اور منتوں کا باب) ۴۸۲
☆ مسائل قسم ۴۸۳
☆ تین چیزوں میں یمین لغو پہ بھی مؤاخذہ ہے ۴۸۴
(۱۷۹)(نذروں کا باب) ۴۸۶
(۱۸۰)(قصاص کا بیان) ۴۸۷
(۱۸۱)(دیتوں کا باب) ۴۸۸
(۱۸۲)(ان جرائم کا بیان جن کا ضمان نہیں دیا جاتا) ۴۸۹
(۱۸۳)(قسم لینے کا بیان) ۴۹۰
(۱۸۴)(مرتد اور فسادیوں کو قتل کر دینے کا بیان) ۴۹۱

Scanned with CamScanner

(۱۸۵)(مقررہ سزاؤں کا بیان) ______ ۴۹۳

(۱۸۶)(چوری میں ہاتھ کاٹنے کا بیان) ______ ۴۹۵

(۱۸۷)(حدود میں سفارش کا بیان) ______ ۴۹۵

(۱۸۸)(شراب کی سزا کا بیان) ______ ۴۹۶

☆ شراب کی سزا کے بارے میں اختلاف ______ ۴۹۸

(۱۸۹)(سزا یافتہ کے لئے بددعا نہ کی جائے) ______ ۴۹۹

(۱۹۰)(غیر مقررہ سزاؤں کا بیان) ______ ۵۰۰

(۱۹۱)(شراب اور شرابی کے متعلق وعید) ______ ۵۰۱

(۱۹۲)(حاکم اور قاضی بننے کا باب) ______ ۵۰۲

☆ کسریٰ شاہِ ایران اور اسلامی حکمران ______ ۵۰۳

(۱۹۳)(حکمرانوں کو عوام پہ آسانی کرنا واجب ہے) ______ ۵۰۵

(۱۹۴)(فیصلوں پہ عمل کرنا اور اس سے ڈرنا) ______ ۵۰۶

(۱۹۵)(حکام کی روزی اور انکے تحائف) ______ ۵۰۷

(۱۹۶)(فیصلوں اور گواہیوں کا بیان) ______ ۵۰۸

☆ دور تھے اویس مگر ہو گئے قریب ______ ۵۰۹

(۱۹۷)(جہاد کا بیان) ______ ۵۱۰

(۱۹۸)(جہاد کے آلات تیار کرنے کا بیان) ______ ۵۱۱

☆ گھڑ دوڑ پہ شرط لگانے کی جائز صورت ______ ۵۱۲

(۱۹۹)(سفر کے آداب کا بیان) ______ ۵۱۳

☆ حضور علیہ السلام کی تقریر پر تاثیر اور آپ کی ملکیت مطلقہ ______ ۵۱۴

☆ حضور علیہ السلام پہ زکوٰۃ فرض نہ ہونے کی ایک وجہ ______ ۵۱۵

☆ آداب سفر کا بیان ______ ۵۱۵

(۲۰۰)(کفار کو خط لکھنا اور انہیں اسلام کی طرف دعوت دینا) ______ ۵۱۶

☆ مرنے سے پیار کرنیوالی قوم ______ ۵۱۷

(۲۰۱)(جہاد میں قتال کا بیان) ______ ۵۱۸

(۲۰۲)(قیدیوں کا حکم) ______ ۵۱۹

☆ کیا مُردے سنتے ہیں؟ ______ ۵۱۹

☆ سماع موتی کا ثبوت ______ ۵۲۰

☆ منکرین سماع موتی کے دلائل اور اُن کے جوابات ______ ۵۲۲

☆ اہل قبور سے استمداد ______ ۵۲۳

(۲۰۳)(امن دینے کا بیان) ______ ۵۲۴

(۲۰۴)(غنیموں کی تقسیم اور ان میں خیانت کا بیان) ______ ۵۲۵

(۲۰۵)(جزیہ کا بیان) ______ ۵۲۶

(۲۰۶)(صلح کا باب) ______ ۵۲۷

☆ نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا ______ ۵۲۸

☆ نکتۂ فضیلت انبیاء علیہم السلام ______ ۵۲۸

(۲۰۷)(جزیرۂ عرب سے یہودیوں کو نکالنے کا حکم) ______ ۵۲۹

(۲۰۸)(مال فیٔ کا بیان) ______ ۵۳۰

(۲۰۹)(شکار اور ذبیحوں کا بیان) ______ ۵۳۱

☆ اس باب کی احادیث ______ ۵۳۲

(۲۱۰)(کتے کا بیان) ______ ۵۳۳

(۲۱۱)(کس جانور کا کھانا حلال ہے اور کس کا کھانا حرام) ______ ۵۳۴

☆ جانوروں کی حلت وحرمت کا ایک استقرائی قاعدہ ______ ۵۳۴

☆ اس باب کی احادیث ______ ۵۳۵

☆ سانپ کی خصوصیات ______ ۵۳۶

☆ ان جانوروں کو نہ مارا جائے ______ ۵۳۷

(۲۱۲)(عقیقہ کا بیان) ______ ۵۳۸

(۲۱۳)(کھانوں کا بیان) ______ ۵۳۹

☆ کھانے کے مسائل ______ ۵۴۱

(۲۱۴)(دعوت کا بیان) ______ ۵۴۳

Scanned with CamScanner

(۲۱۵) باب: (مجبور ومعذور کے کھانے کا ذکر) ۵۴۴

(۲۱۶) (پینے کی چیزوں کا بیان) ۵۴۴

(۲۱۷) (کشمش وغیرہ کے شربتوں کا بیان) ۵۴۶

☆ حضور علیہ السلام کا پیالا آٹھ لاکھ میں بکا ۵۴۶

(۲۱۷) (برتن وغیرہ ڈھکنے کا باب) ۵۴۷

(۲۱۸) (لباس کا بیان) ۵۴۷

☆ عمامہ شریف کا شملہ کہاں ہو؟ ۵۴۸

(۲۱۹) (انگوٹھی پہننے کا باب) ۵۵۰

(۲۲۰) (جوتا پہننے کا بیان) ۵۵۱

(۲۲۱) (کنگھی کرنے کا بیان) ۵۵۲

(۲۲۲) (تصویروں کا باب) ۵۵۳

(۲۲۳) (دواؤں اور جھاڑ پھونک کا باب) ۵۵۴

(۲۲۴) (اچھی بری فال لینے کا بیان) ۵۵۶

(۲۲۵) (کہانت کا باب) ۵۵۷

(۲۲۶) (خواب کا بیان) ۵۵۷

کِتَابُ الْآدَابِ (اچھی باتوں کا بیان)

(۲۲۷) (سلام کا باب) ۵۵۹

(۲۲۸) (اجازت لینے کا باب) ۵۶۱

(۲۲۹) (مصافحہ کرنے اور گلے لگنے کا بیان) ۵۶۱

(۲۳۰) (کھڑے ہونے کا بیان) ۵۶۳

(۲۳۱) (بیٹھنے، سونے اور چلنے کا باب) ۵۶۳

☆ سونے جاگنے کے چند فقہی مسائل ۵۶۵

☆ کن باتوں میں سونے والا جاگنے والے کے حکم میں ہے ۵۶۵

(۲۳۲) (چھینک اور جمائی کا بیان) ۵۶۸

(۲۳۳) (ہنسنے کا باب) ۵۶۹

(۲۳۴) (ناموں کا بیان) ۵۷۰

(۲۳۵) (وعظ اور شعر کا بیان) ۵۷۱

(۲۳۶) (زبان کی حفاظت اور غیبت اور گالی کا بیان) ۵۷۲

(۲۳۷) (وعدے کا بیان) ۵۷۳

(۲۳۸) (خوش طبعی کا بیان) ۵۷۴

☆ ایک بچے کے ساتھ حضور علیہ السلام کی خوش طبعی ۵۷۵

☆ صحابہ کرام سے خوش طبعی کی باتیں ۵۷۶

(۲۳۹) (فخر وتعصب کا بیان) ۵۷۷

(۲۴۰) (نیکی اور صلہ رحمی کا بیان) ۵۷۷

☆ حدیث غار سے چند مسائل کا استنباط ۵۷۹

(۲۴۱) (مخلوق پہ شفقت ورحمت کا بیان) ۵۷۹

(۲۴۲) (اللہ کی راہ میں محبت اور اللہ کی محبت) ۵۸۰

(۲۴۳) (کسی مسلمان کو چھوڑ دینا اور اسکا بائیکاٹ کرنا اور چھپے عیبوں کی تلاش کا ممنوع ہونا) ۵۸۲

(۲۴۴) (احتیاط کرنے اور کاموں میں اطمینان کا بیان) ۵۸۳

☆ حظر واباحت سے متعلقہ فقہی مسائل ۵۸۴

☆ رشوت دینا کب جائز ہے؟ ۵۸۵

☆ جھوٹ بولنا کب مباح اور کب واجب ہے؟ ۵۸۷

☆ پھر عقل کی بات ۵۸۹

(۲۴۵) (نرمی، شرم اور اچھی عادت کا باب) ۵۹۰

(۲۴۶) (غصے اور غرور کا باب) ۵۹۱

(۲۴۷) (ظلم کا باب) ۵۹۲

(۲۴۸) (اچھی باتوں کا حکم دینا) ۵۹۳

☆ دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے والا اور خود نہ عمل کرنے والا ۵۹۴

☆ حضور علیہ السلام نے ایک ہی خطبے میں سب کچھ بتادیا ۵۹۵

(۲۴۹) (دلوں کو نرم کرنیوالی باتوں کا بیان) ۵۹۶

Scanned with CamScanner

(۲۵۰)(فقیروں کی بزرگی اور حضور علیہ السلام کی زندگی کا بیان) ۵۹۷
(۲۵۱)(امید اور حرص کا بیان) ۵۹۹
(۲۵۲)(اطاعت کے لئے مال اور عمر کا بہتر ہونا) ۶۰۰
(۲۵۳)(توکل اور صبر کا بیان) ۶۰۱
(۲۵۴)(دکھلاوے اور شہرت کا بیان) ۶۰۳
☆ خاموشی کا وعظ ۶۰۴
(۲۵۵)(رونے اور ڈرنے کا بیان) ۶۰۴
☆ نو باتوں کا حکم ۶۰۵
(۲۵۶)(لوگوں میں تبدیلی کا بیان) ۶۰۶
(۲۵۷)(ڈرانے اور نصیحت واحتیاط کرنے کے بیان میں) ۶۰۷
(۲۵۸)(فتنوں کا بیان) ۶۰۸
(۲۵۹)(لڑائیوں کا بیان) ۶۱۰
(۲۶۰)(قیامت کی علامتوں کا بیان) ۶۱۱
(۲۶۱)(قیامت سے پہلے کی علامات اور دجال کا بیان) ۶۱۳
☆ دابۃ الارض کا ذکر ۶۱۴
(۲۶۲)(ابن صیاد کا قصہ) ۶۱۵
(۲۶۳)(حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان سے زمین پر جلوہ گری کا باب) ۶۱۶
(۲۶۴)(قیامت کا قریب ہونا اور جو مر گیا اس کی قیامت قائم ہوگئی) ۶۱۷
(۲۶۷)(قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی) ۶۱۹
(۲۶۸)(صور پھونکے جانے کا بیان) ۶۱۹
(۲۶۹)(قیامت کے دن جمع ہونے کا بیان) ۶۲۰
(۲۷۰)(حساب وکتاب بدلے اور ترازو کا باب) ۶۲۱
☆ متفرق عجیب وغریب فقہی مسائل ۶۲۲
☆ فرائض چھوڑ کر نوافل میں مصروف رہنے والے کا حکم ۶۲۳
☆ جنت میں جانے والے جانور ۶۲۵

(۲۷۱)(حوض کوثر اور شفاعت کا بیان) ۶۲۶
☆ شفاعت کی نو اقسام ۶۲۸
☆ کسی خدا کی ہے بیٹھنا مصطفیٰ نے ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) ۶۳۰
(۲۷۲)(جنت اور اہل جنت کی صفات کا بیان) ۶۳۱
(۲۷۳)(دیدار الٰہی کا بیان) ۶۳۲
(۲۷۴)(آگ اور آگ والوں کا بیان) ۶۳۴
(۲۷۵)(جنت ودوزخ کی پیدائش) ۶۳۵
(۲۷۶)(پیدائش کا آغاز اور انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر خیر) ۶۳۶
☆ موسیٰ علیہ السلام کا جلال ۶۳۷
(۲۷۷)(رسولوں کے سردار علیہ وعلیہم السلام کے فضائل کا بیان) ۶۳۹
☆ آدم علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو وصیت ۶۳۹
(۲۷۸)(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک اور حلیہ شریف کا بیان) ۶۴۲
☆ تمہارے حُسن کا کونین میں جواب نہیں ۶۴۳
(۲۷۹)(صاحب خلق عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات کا باب) ۶۴۴
☆ تیری خُلق کو حق نے جمیل کیا ۶۴۵
(۲۸۰)(ظہور نبوت اور ابتداء وحی کا بیان) ۶۴۶
(۲۸۱)(نبوت کی نشانیوں کا باب) ۶۴۷
(۲۸۲)(معراج شریف کا باب) ۶۴۸
(۲۸۳)(معجزات کا بیان) ۶۴۹
(۲۸۴)(کرامتوں کا باب) ۶۵۰
(۲۸۵) باب: ہجرت صحابہ اور وصال مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ۶۵۲
(۲۸۶) باب (وفات شریف کے متفرقات کے بیان میں) ۶۵۳
☆ مرض الموت میں بھی فکر اُمت ۶۵۴
☆ جبریل علیہ السلام کی پیغام رسانی ۶۵۵
☆ میں اپنی امت کی جدائی برداشت نہیں کرسکتا ۶۵۶

Scanned with CamScanner

☆ جان کنی کی سختی سے نجات دلانا ۶۵۸

(۲۸۷)(قریش کے فضائل اور قبائل کے ذکر کا باب) ۶۵۸

(۲۸۸)(صحابہ کرام کے فضائل کا باب) ۶۵۹

(۲۸۹)(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل کا باب) ۶۶۰

(۲۹۰)(حضرت عمر کے فضائل کا بیان) ۶۶۲

حضرت عمر کے اسلام لانے کا واقعہ ۶۶۳

(۲۹۱)(حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے مشترکہ فضائل) ۶۶۴

(۲۹۲)(حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل کا باب) ۶۶۶

(۲۹۳)(ان تینوں کے فضائل کا باب) ۶۶۷

☆ ایک ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا ۶۶۸

(۲۹۴)(حضرت علی المرتضیٰ کے فضائل کا باب) ۶۷۰

☆ واقعۂ فتح خیبر ۶۷۱

(۲۹۵)(عشرہ مبشرہ کے فضائل) ۶۷۲

☆ حضرت بلال کی خریداری کا واقعہ ۶۷۳

(۲۹۶)(اہل بیت اطہار کے فضائل) ۶۷۴

(۲۹۷)(ازواجِ مطہرات کے فضائل) ۶۷۶

(۲۹۸)(فضائل کا مجموعہ) ۷۷

(۲۹۹)(یمن، شام اور حضرت اویس قرنی کا ذکرِ خیر) ۶۷۹

(۳۰۰)(اس امت کے ثواب کا باب) ۶۸۰

حرفِ آغاز

بخاری شریف اور مسلم شریف کی منتخب احادیث کو مخصوص انداز میں جمع کیا جو بحمد اللہ تعالیٰ چھپ کر منظر عام پہ آ چکیں، اس کے بعد صحاح ستہ کی باقی چار کتب کی منتخب احادیث کو جمع کرنے کی بجائے مشکوٰۃ شریف کی طرف توجہ اس لیے مبذول ہوئی کہ یہ کام بہت طویل تھا اور مشکوٰۃ چونکہ خود صحاح ستہ سمیت کئی کتب احادیث کا مجموعہ ہے اس لیے ہوسکتا ہے اس کے مکمل ہونے کے بعد صحاح کی باقی چار کتب کی احادیث کو جمع کرنے کی چنداں ضرورت نہ پڑے۔ بہر حال...... وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔ مشکوٰۃ شریف کے حوالہ جات کو جمع کرنے اور اس مجموعہ کو ترتیب دینے کے لئے مشکوٰۃ کی شروح میں سے صرف مرآۃ پر ہی اکتفاء کیا گیا ہے۔ خاص طور پر ترجمۃ الابواب میں مرآۃ سے خوب خوب استفادہ بھی کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ شارح مشکوٰۃ حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ جس محبت کے ساتھ انہوں نے اپنے پیارے نبی علیہ السلام کے پیارے ارشادات کی پیار بھرے انداز میں پیاری پیاری شرح لکھی ہے۔ یہ انہی کا حصہ ہے۔ سراج المشکوٰۃ، نور المشکوٰۃ، ضیاء المشکوٰۃ، خلاصۃ المشکوٰۃ اور مصباح المشکوٰۃ یہ چند نام میرے سامنے تھے چنانچہ ان میں سے مصباح المشکوٰۃ نام کا انتخاب اس لیے کیا گیا کہ مشکوٰۃ المصابیح کے ساتھ اس نام کی زیادہ مناسبت تھی، اس کتاب کے صرف چند ابوب میں فقہی مسائل شامل کرنے کے سلسلہ میں عجائب الفقہ از مفتی جلال الدین احمد امجدی صاحب سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔ (اس میں فتاویٰ رضویہ کے جو حوالہ جات ہیں وہ قدیم یعنی بارہ جلد والے کے ہیں نہ کہ موجودہ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن کے) یہ دراصل پہیلیوں کی شکل میں ہے لیکن میں نے مسائل کی شکل میں اس کو لکھا ہے اگر مسئلہ میں مزید

دلچسپی پیدا کرنی ہو تو اصل کتاب دیکھیں اور ہر سوال کا جواب پڑھ لیں، جہاں عربی عبارات میں طول آیا ہے وہاں صرف کتاب کے حوالے پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔

مسائل میں جہاں بہارِ شریعت کا حوالہ ہے وہ بھی پرانے چھاپے کا ہے لہٰذا نئے ایڈیشنوں میں صفحہ بدل سکتا ہے اس لیے متعلقہ بحث سے مسئلہ تلاش کرنا ہوگا۔

لہٰذا میری یہ کتاب ان دونوں بزرگوں کی نظر کا فیضان سمجھی جائے۔ میں نے جون ۱۹۸۷ء بمطابق شوال المکرم ۱۴۰۷ھ کو جامع مسجد مولانا روحی اندرون بھاٹی گیٹ میں بعد نماز فجر درس مشکوٰۃ شروع کیا جو کہ اب فروری ۲۰۰۹ بمطابق صفر المظفر ۱۴۳۰ھ کو باب فی اخلاقہ وشمائلہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے۔ اس دوران درس مشکوٰۃ کے سلسلہ میں زیادہ تر میرے سامنے مرأۃ ہی رہی ہے اور بڑی کتاب کی یہی ایک صورت ہوتی ہے بالاستیعاب مطالعہ کرنے کی کہ باقاعدہ درس میں اس کو شامل کر لیا جائے چنانچہ مرأۃ کی ہر جلد کے حوالہ جات جو کہ زیادہ تر اشعۃ اللمعات اور مرقات وغیرہ کے ہیں، نوٹ کرتا گیا اور اب ان کو بھی اس کتاب میں شامل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور جو جلد جہاں تک پہنچتی ہے اس کی نشاندہی کر دیتا ہوں۔ اس مجموعہ میں ان احادیث پہ کچھ نہیں لکھا جن پہ بخاری ومسلم کی منتخب احادیث کے مجموعوں میں لکھ چکا ہوں بلکہ صرف حوالہ پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔ نمبر رنگ کے لئے مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور کی دو جلدوں میں مطبوعہ مشکوٰۃ المصابیح کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اگرچہ اس کی نمبرنگ مطبوعہ بیروت سے مختلف ہے لیکن چونکہ عام دستیاب ہے اس لیے اس کا انتخاب کیا گیا ہے اور باقاعدہ ابواب کی ترتیب کے ساتھ منتخب احادیث کو لکھا گیا ہے۔ لہٰذا کسی موضوع پہ کوئی حدیث تلاش کرنا چنداں مشکل نہیں ہے، جہاں نمبر لکھا ہوا ہے۔ چاہے صرف نمبر پورا لکھا ہو یا حدیث نمبر وہاں مشکوٰۃ شریف ہی کی حدیث کا نمبر مراد ہوگا۔ اگرچہ حوالہ کے طور پر بخاری مسلم یا کسی اور کتاب کا نام لکھا ہو یعنی اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ حدیث فلاں کتاب میں بھی ہے لیکن مشکوٰۃ میں اس کا نمبر یہ ہے اور جہاں مشکوٰۃ کا صفحہ نمبر لکھا ہوا ہے اس سے مراد مطبوعہ ایچ ایم سعید کراچی کا نسخہ ہے۔ یہ اگرچہ طالب علمانہ کام ہے مگر بہت دفعہ کسی حدیث کو تلاش کرنے کے لیے بڑی

تگ و دو کرنی پڑتی ہے اس سے یہ کام قدرے آسان ہو جائے گا۔

یہ بات یاد رہے کہ فن حدیث میں بہت سی کتب لکھی گئیں مگر مصابیح تمام کتب کی جامع کتاب ہے۔ اس کے مصنف حسین ابن مسعود ہیں۔ آپ کی کنیت ابومحمد ہے۔ لقب فراء کیونکہ پوستین کی تجارت کرتے تھے (فراء نحوی اور ہیں) ہرات و سرخس کے درمیان بغو نام کی ایک بستی ہے آپ چونکہ وہاں کے رہنے والے تھے۔ لہٰذا البغوی کہلاتے ہیں۔ خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے میری سنت زندہ کی، اللہ تجھے زندہ رکھے۔ لہٰذا خطاب ہوا محی السنہ شافعی المذہب ہیں۔ بڑے متقی عالم زاہد تارک الدنیا بزرگ تھے۔ ہمیشہ روکھی اور کبھی زیتون یا کشمش سے روٹی کھائی۔ اسی برس سے زیادہ عمر پا کر ۵۱۶ھ مقام کرد میں وفات پائی، اپنے استاد قاضی حسین کے پہلو میں دفن ہوئے۔ آپ نے مصابیح، شرح السنۃ، تفسیر معالم التنزیل کتاب التہذیب فتاویٰ بغوی وغیرہ کتب تصنیف فرمائیں۔ مصابیح میں کل چار ہزار چار سو چونتیس حدیثیں تھیں۔ صاحب مشکوٰۃ نے ایک ہزار پانچ سو گیارہ احادیث کا اضافہ کیا۔ لہٰذا مشکوٰۃ شریف میں پانچ ہزار نو سو پینتالیس احادیث ہیں۔ مناسب ہے کہ اس جگہ اختصار کے ساتھ احادیث مبارکہ کی اقسام اور ان کی تعریفیں لکھ دی جائیں۔

یاد رہے! علم حدیث کی دو قسمیں ہیں۔ علم حدیث روایۃً اور علم حدیث درایۃً حدیث از روئے روایت اس علم کو کہتے ہیں جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، احوال اور اوصاف کی معرفت حاصل ہو۔ اس علم کا موضوع خود حضور علیہ السلام کی ذاتِ مقدسہ ہے۔ اور علم حدیث از روئے درایت وہ علم ہے جس سے راوی اور مروی عنہ کے حالات بحیثیت ردّ و قبول معلوم ہوں۔ اس علم کا موضوع راوی اور مروی عنہ ہیں۔ (تذکرۃ المحدثین)

چنانچہ حدیث کی پینتیس اقسام کے نام اور ان کی تعریفات حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ نے مرأۃ ج ۸ ص ۶۱۲ پہ اس طرح لکھی ہیں۔

حدیث کی قسمیں

۱۔ مرفوع وہ حدیث ہے جس کی اسناد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے اور صحابی رضی اللہ عنہ کہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Scanned with CamScanner

۲- موقوف وہ حدیث ہے جس کی اسناد صحابی رضی اللہ عنہ تک پہنچے جیسے راوی کہے کہ فلاں صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا۔

۳- مقطوع وہ حدیث ہے جس کی اسناد تابعی تک پہنچے۔

۴- اثر وہ حدیث ہے جو کسی طریقے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو۔

۵- خبر وہ حدیث ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ اور تابعین سے روایت ہو اور تاریخی واقعہ ہو۔

۶- حدیث وہ کلام ہے جس کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ یا تابعین سے ہو اور کسی عمل کا ذکر ہو۔

۷- مرسل وہ حدیث ہے جس کی اسناد میں صحابی رضی اللہ عنہ کا ذکر رہ جائے تابعی کہے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۸- معطل (معضل) وہ حدیث ہے جس کی اسناد کے درمیان سے دو یا تین راوی رہ جائیں۔

۹- منقطع جس کی اسناد میں چند جگہ سے ایک ایک یا زیادہ راوی رہ جائیں۔

۱۰- مدلس وہ حدیث کہ جس کا راوی اپنے اس شیخ کا ذکر نہ کرے جس سے اس نے حدیث سنی بلکہ اس کے اوپر کے راوی کا نام لے۔

۱۱- مضطرب وہ حدیث ہے جس کے متن یا اسناد میں راویوں کی کمی زیادتی ہو یا آگے پیچھے ذکر ہو یا تبدیلی ہو جائے۔

۱۲- عنعنہ وہ حدیث جس کو صرف عن سے روایت کیا جائے۔

۱۳- شاذ وہ حدیث جس کا راوی غیر معروف ہو اور ثقہ راویوں کی روایت کے مخالف روایت ہو۔

۱۴- مردود وہ حدیث جس کے تمام راوی ثقہ نہ ہوں۔

۱۵- محفوظ وہ حدیث جس کے سارے راوی ثقہ ہوں مگر اس کے مقابل ثقہ حدیث ہو لیکن ترجیح اس ثقہ حدیث کو ہو۔

۱۶- معلل وہ حدیث جس کی صحت میں بہت سے گہرے اور ہلکے اسباب اور علتیں ہوں۔

۱۷- متابعاً (متابع) وہ حدیث جس کا راوی کسی دوسرے راوی کی حدیث کی مطابقت کرے۔

۱۸- حسن وہ حدیث جس کے راوی میں ضبط بالکل نہ ہو۔

۱۹- ضعیف وہ حدیث جس کے راوی میں نہ عدل ہو نہ ضبط اور صحیح حدیث کی کوئی شرط اس میں نہ ہو۔

۲۰- متروک وہ حدیث جس کے راوی پر دنیاوی کلام میں عام جھوٹ بولنے کا اتہام لگا ہو مگر روایت حدیث میں اس کا جھوٹ ثابت نہ ہو۔

۲۱- موضوع وہ حدیث جس کے راوی کا جھوٹ اکثر حدیث کی روایت میں ہوتا ہو یا راوی خود اقرار کرے یا قرینوں سے معلوم ہو۔

۲۲- مبہم وہ حدیث جس کے راوی کا نام، اس کی ذات، اس کے حالات اور اس کا ثقہ ہونا معلوم نہ ہو سکے۔

۲۳- غریب وہ حدیث صحیح جس کا ایک راوی مشہور ہو۔

۲۴- عزیز وہ صحیح حدیث جس کے دو راوی معلوم ہوں۔

۲۵- مشہور وہ حدیث جس کے بہت سے راوی معلوم ہوں۔

۲۶- متواتر وہ حدیث جس کے اتنے زیادہ راوی ہوں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک جن کو جھوٹا نہ کہا جا سکے۔

۲۷- متصل وہ حدیث جس کا راوی سند کے درمیان میں سے رہ نہ جائے۔

۲۸- معلقاً (معلق) وہ حدیث جس کی سند کے شروع میں سے کوئی راوی رہ گیا ہو۔

۲۹- مدرج وہ حدیث جس کا راوی اپنے یا اپنے غیر کے کلام کو صحابی یا تابعی کی طرف سے درج کردے، کسی غرض کے لئے۔

۳۰- حسن ذاتی (لذاتہ) وہ حدیث جس کے راوی میں ضبط بالکل نہ پایا جائے۔

Scanned with CamScanner

۳۱-حسن لغیرہ وہ ضعیف حدیث جس کے روایت کے راستے بہت سے ہوں اور اس کا ضعف ضروری ہو۔

۳۲-صحیح وہ حدیث جس کا راوی مکمل عدل اور ضبط اور یادداشت والا ہو۔اس کی دو قسمیں ہیں۔

۳۳-صحیح لذاتہ۔وہ حدیث جس کا عدل اور ضبط کمال طور پر راوی میں موجود ہو۔

۳۴-صحیح لغیرہ وہ حدیث جس کے راوی کا عدل اور ضبط کمزور ہو۔

۳۵-مختلط وہ حدیث جس کے راوی کا حافظہ بڑھاپے یا نابینا ہونے یا اس کی کتابیں گم ہونے کی وجہ سے کمزور پڑ جائے۔(مرأۃ،ج ۸،ص ۶۱۲)

بعض کتب میں بعض اقسام کی تعریفات قدرے مختلف الفاظ سے لکھی ہوئی ہیں۔میں نے اس کتاب میں منتخب احادیث کے حوالے مکمل کرنے کے بعد اہل علم کی دلچسپی کے لئے مشکوٰۃ شریف مطبوعہ بیروت کے آخر سے احادیث مشکوٰۃ کی فہرست بھی لگا دی ہے جو کہ حروف تہجی کے اعتبار سے ہے اور ان احادیث کا نمبر مطبوعہ بیروت ہی کی مشکوٰۃ المصابیح سے لکھا گیا ہے جو کہ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ سے مختلف ہے۔یہ آخری سلسلہ چونکہ صرف اہل علم حضرات کے لئے ہے اس لیے اس پہ اعراب لگانے کی ضرورت نہیں محسوس کی گئی۔تو اس طرح یہ کتاب دو طرح مشکوٰۃ شریف کی منتخب احادیث کا مجموعہ ہوگئی یعنی ایک تو باقاعدہ ترجمہ وتشریح کے ساتھ، دوسرا پوری کتاب میں سے حروف تہجی کے اعتبار سے مشہور جملے۔

اللہ تبارک تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں، کم ہے کہ اس نے مجھے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو اس انداز سے جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔چونکہ بخاری ومسلم کی منتخب احادیث میں بہت ساری احادیث پہ باقاعدہ تقاریر لکھی جا چکی ہیں۔لہٰذا وہ احادیث جب مشکوٰۃ شریف میں آئیں گی تو ان کو نہ لکھوں گا یا صرف حوالے پر ہی اکتفا کروں گا۔

خطبۃ المشکوٰۃ وحدیث اوّل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَکْمَلُ الْحَمْدِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَّالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ الْاَتَمَّانِ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَآئِرِ النَّبِیِّیْنَ وَاٰلِ کُلٍّ وَسَآئِرِ الصَّالِحِیْنَ نِھَایَۃَ مَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَّسْاَلَہُ السَّآئِلُوْنَ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِیءٍ مَّانَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِ امْرَاَۃٍ یَّتَزَوَّجُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَاھَاجَرَ اِلَیْہِ(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

(ابوحفص،امیر المومنین،فاروق اعظم سیدنا حضرت) عمر بن خطاب (بن نفیل قرشی عدوی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم نور مجسم شفیع معظم تاجدار عرب وعجم احمد مجتبیٰ جناب محمد مصطفیٰ علیہ الوف التحیۃ والثناء کا فرمان عالی شان ہے: اعمال (کے ثواب) کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی کچھ (جزاء) ہے جو وہ نیت کرے۔پھر جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوگی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہی مانی جائیگی اور جس کی ہجرت دنیا (کے حصول) کی طرف ہوگی یا کسی عورت سے نکاح کرنے (کے ارادے) کی خاطر ہوگی تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔

Scanned with CamScanner

اس حدیث کی شرح پوری تفصیل کے ساتھ ہم بخاری شریف کی منتخب احادیث ''بخاری پڑھو لیکن ساری پڑھو'' کی پہلی حدیث کے ضمن میں لکھ چکے ہیں۔ یہاں تین باتیں یاد رکھیں۔

۱۔ صاحب مشکوٰۃ محدث جلیل وشیخ کبیر وامام ہمام ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام بخاری اور دیگر ائمہ حدیث کی طرح اپنی کتاب کا آغاز اس حدیث سے فرمایا ہے تاکہ قارئین ان کی اس کتاب کو اسی خلوص کے ساتھ پڑھیں جس اخلاص کے ساتھ میں نے یہ کتاب لکھی ہے۔ نہ دنیا کمانے کا مقصد ہو اور نہ ہی شہرت طلبی جیسا حقیر وخسیس مقصود ہو کیونکہ حدیث شریف میں ہے: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ۔ (معجم کبیر للطبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲ مطبوعہ بیروت) مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس حدیث کو اصول دین میں سے اصل عظیم قرار دیا گیا ہے اور محدثین (ابن مہدی وغیرہ) نے فرمایا ہے:

ينبغي لمن صنف كتابا ان يبدا بهذا الحديث تنبيها للطالب علي تصحيح النية (مشکوٰۃ ص۱ حاشیہ ۱۵)

جو شخص بھی کتاب لکھے اس کو چاہیے کہ اپنی کتاب کا آغاز اس حدیث سے کرے تاکہ علم حاصل کرنے والے کو خبردار کیا جاسکے کہ اپنی نیت کو درست رکھے۔

۲۔ اس حدیث سے عقیدے کا مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ عبادت میں اگر اللہ کی رضا کے ساتھ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کی نیت کرلی جائے تو یہ کوئی شرک والی بات نہیں ہے بلکہ یہ نیت عبادت کو کامل بنادیتی ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ ہجرت جیسی عظیم عبادت (جس کے بارے میں فرمایا گیا: الهجرة تهدم ماقبله ہجرت پہلے تمام گناہوں کو مٹادیتی ہے) میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کی نیت کو شامل کیا گیا ہے۔

اس کی وجہ اس کے علاوہ اور کیا ہوسکتی ہے جو اہل محبت نے بیان فرمائی ہے

چھت پہ چڑھ سکتا نہیں کوئی بھی زینہ چھوڑ کر
رب کو پا سکتا نہیں کوئی مدینہ چھوڑ کر

بلکہ یوں کہو کہ دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی دربار خدائے پاک ہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانا ہی خدائے پاک کے پاس جانا ہے۔ یہ ساری بہاریں حضور علیہ السلام ہی کے دم قدم سے ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں تو سب کچھ ہے' آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

ہے انہی کے دم قدم سے باغ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہ ہو

اور اس کی وجہ بھی امام اہل محبت کی زبان سے سن لیجئے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

۳۔ ''متفق علیہ'' کی عام تعریف یہی ہے جو کہ مشکوٰۃ شریف میں انہی الفاظ کے تحت بین السطور لکھی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ وهو الذی اتفق علیه الشیخان من صحابی واحد۔ وہ حدیث جو ایک ہی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہو اور اس پر شیخین یعنی امام بخاری اور امام مسلم کا اتفاق ہو۔ لیکن امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی الدمشقی (۶۳۱-۶۷۶ھ) ریاض الصالحین کے خطبہ میں لکھتے ہیں۔

واذا قلت فی آخر حدیث "متفق علیه" فمعناه: رواه البخاری و مسلم

جب میں کسی حدیث کے آخر میں متفق علیہ کہوں (لکھوں) گا تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم' دونوں نے روایت فرمایا ہے۔

یہ بھی یاد رہے! صحابہ کرام علیہم الرضوان میں شیخین ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہما کو کہا جاتا ہے جبکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ختنین کہتے ہیں۔ ائمہ احناف میں شیخین امام اعظم ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہما ہیں جبکہ امام

Scanned with CamScanner

ابو یوسف اور امام محمد علیہما الرحمۃ کو صاحبین اور امام محمد اور امام ابو حنیفہ علیہما الرحمۃ کو طرفین کہتے ہیں اور جیسا کہ اوپر معلوم ہو گیا کہ محدثین میں شیخین امام بخاری، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما کو کہا جاتا ہے جبکہ منطق کے شیخین بو علی سینا اور فارابی ہیں۔

(الحمد للہ! آج بروز ہفتہ ۷ ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ بمطابق ۶ دسمبر ۲۰۰۸ء ۲۲ مگھر ۲۰۶۵ب بوقت دو پہر حدیث ہجرت یا حدیث نیت کی یہ مختصری شرح لکھ کر مشکوٰۃ شریف کی منتخب احادیث کے حوالہ جات جمع کرنے کے کام کا آغاز کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کام کو میرے لیے آسان فرمائے اور صحت و تندرستی کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین الکریم علیہ والہ واصحابہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم ۔ برحمتك یا ارحم الراحمین)

ابواب و فصول کے اعتبار سے نمبر وار منتخب احادیث مشکوٰۃ لکھنے سے پہلے تاریخ علم حدیث کے حوالے سے ایک مختصر سا مضمون لکھا جا رہا ہے جو کہ اس جگہ لکھنا اس لیے بھی ضروری ہے تاکہ مشکوٰۃ شریف کی منتخب احادیث کو پڑھنا شروع کرنے سے پہلے قارئین کرام کو قرآن مجید کے بعد حدیث کی اہمیت، آئمہ حدیث اور کتب حدیث بمعہ مشکوٰۃ شریف کا مختصر سا تعارف حاصل ہو جائے۔

حجیت حدیث، تاریخ حدیث، آئمہ حدیث، کتب حدیث اور مشکوٰۃ شریف

دین کی اصل اور بنیاد ہونے کے اعتبار سے قرآن مجید کے بعد درجہ حدیث کا ہے کیونکہ جس سرچشمہ ہدایت کی زبان جو کہ بلاشبہ حق کی ترجمان ہے، سے کتاب ہدایت قرآن حکیم کا ظہور ہوا۔ اسی لسان نبوت سے احادیث مبارکہ کا بھی صدور ہوا۔ البتہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا لاریب کلام اور وحی جلی ہے اور احادیث نبویہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اللہ کی طرف سے وحی خفی ہے جو کہ وحی جلی کی تفسیر و تفصیل کا کام دیتی ہے۔ قرآن مجید نے ان دونوں گراں قدر اصولوں کو آیت وانزل اللہ علیك الکتاب والحکمۃ میں کتاب اور حکمت سے تعبیر کیا ہے اور جس طرح آیت واتبعوا ما انزل الیکم من ربکم میں اتباع قرآن کا حکم دیا، اسی طرح لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ

حسنۃ اور ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ اور فاتبعونی یحببکم اللہ کی آیتوں سے اتباع احادیث نبویہ کا حکم دیا۔ اسی لیے صحابہ کرام علیہم الرضوان ہمیشہ احادیث کی تلاش اور اس کی اشاعت میں اسی طرح کوشاں رہے جس طرح کلام الٰہی کے تحفظ میں کوشاں رہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے متعلق فرماتے ہیں: وقفوا انفسھم واموالھم تفدیۃ وتصدقۃ فی سبیل نشر علوم الدین ۔

انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں کو علوم دینیہ کی نشر و اشاعت کے لئے وقف کر دیا۔

جمع و تدوین احادیث کی ابتداء تابعین کے عہد میں ہوئی اور بے شمار کتب حدیث تصنیف ہوئیں جن میں مؤطا امام مالک، صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن نسائی، جامع ترمذی اور سنن ابی داؤد کی شہرت اور قبولیت زیادہ ہوئی۔ یہ چھ کتابیں صحاح ستہ کہلائیں۔ بعد میں مؤطا کی بجائے ابن ماجہ کو صحاح ستہ میں شامل کر لیا گیا۔ پانچویں صدی تک جمع احادیث اور باعتبار سند و متن نقد احادیث کا کام مکمل ہو گیا تو چھٹی صدی ہجری سے ترتیب و تہذیب اور شرح و اختصار احادیث وسیع پیمانہ پر شروع ہوا۔ اسانید کی بجائے صحابہ کرام کا نام اور امہات الکتب کا حوالہ کافی سمجھا گیا۔ اس سلسلے میں بہت سی کتابیں تالیف ہوئیں۔ امام حسین بن مسعود البغوی (م ۵۱۶ھ) نے مصابیح السنۃ تالیف کی جس میں مؤلف نے صحاح ستہ کی حدیثوں کو جمع کیا مگر راوی حدیث کی تعیین نہ کی، نہ تعیین کتب کی۔ ہر باب میں دو فصلیں قائم کیں۔ فصل اول میں بعنوان صحاح صحیحین یعنی صحیح بخاری و صحیح مسلم کی حدیثیں لکھیں اور فصل دوم میں باقی چار کتابوں سنن نسائی، سنن ابی داؤد، جامع ترمذی اور سنن ابن ماجہ کی حدیثیں جمع کیں۔ اس کتاب میں ۴۴۸۴ حدیثیں ہیں۔ مصر میں کتاب چھپی، عرصہ تک نصاب میں داخل رہی۔

امام محمد بن عبداللہ الخطیب نے آٹھویں صدی میں مشکوٰۃ المصابیح، مصابیح بغوی کی تہذیب کی تذییل لکھی۔ ہر حدیث میں راوی حدیث صحابہ یا تابعی کے نام لکھے ہیں۔ جس کتاب کی حدیث ہے اس کی تعیین کی اور تیسری فصل خود مصنف نے قائم کی۔ مشکوٰۃ کے

رواۃ صحابہ وتابعین کے حالات پر نیز ائمہ کے تذکرہ پر الاکمال نامی رسالہ تالیف کیا۔ مشکوٰۃ المصابیح نہایت نفیس اور مفید و جامع حدیث کی کتاب ہے۔ دسویں صدی سے یہ کتاب نصاب تعلیم میں داخل ہوگئی۔ اب تک ہر مدرسہ میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس کی متعدد شرحیں علماء نے لکھیں جن میں شرف الدین الطیبی المتوفی ۷۴۳ھ کی شرح اور مرقاۃ علامہ محدث ملا علی قاری المتوفی ۱۰۱۴ھ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی المتوفی ۱۰۵۲ھ کی شرحیں مشہور ہیں۔ فارسی میں شرح اشعۃ اللمعات شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی مشہور ہے۔ نواب قطب الدین محدث دہلوی کی شرح اردو مظاہر حق بھی مشہور ومتداول ہے۔

چند شبہات اور ان کا ازالہ

۱- قرآن جیسی کامل ومکمل کتاب؛ جس میں ہر شئی کا ذکر مع الدلیل ہے (تبیانا لکل شئی۔ تفصیلا لکل شئی۔ ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین) کے ہوتے ہوئے جس کا سمجھنا بھی اللہ تعالیٰ نے آسان فرمادیا۔ ولقد یسرنا القران للذکر۔ پھر حدیث کی کیا ضرورت؟

جواب یہ ہے کہ بے شک قرآن کامل ومکمل کتاب ہے۔ لیکن اس کو کامل ومکمل طریقے سے سمجھانے والی کوئی ہستی بھی کامل ومکمل ہونی چاہئے اور وہ ہستی وہ ہے جس کے سینۂ بے کینہ پر تیس پارے قرآن نازل ہوا۔ جس طرح سمندر میں موتی موجود ہیں لیکن ہر شخص ان کو سمندر سے نکال نہیں سکتا۔ اسی طرح قرآن میں سب کچھ ہے۔ ولا اصغر من ذلک ولا اکبر الا فی کتاب مبین۔ تو سمندر سے موتی نکالنے کے لئے کسی شناور کی ضرورت ہے اور قرآن سے علم وحکمت کے موتی نکالنے کے لئے محبوب داور کی ضرورت ہے ورنہ یاد رکھو: یضل بہ کثیرا بھی تو اسی قرآن کی آیت ہے۔

قول حق قرآن ہے قول پیمبر ہے حدیث
اہل دل کے واسطے تعظیم ہے دونوں کی ایک

۲- رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تو صرف پیغام الٰہی پہنچانا ہوتا ہے نہ کہ اپنی طرف سے کچھ سمجھانا اور بتانا قرآن پاک میں ہے: وما علینا الا البلاغ المبین ۔ ہمارے اوپر

صرف واضح طور پر پہنچا دینا ہے؟

جواب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رسول اعظم بھی ہیں اور معلم کائنات بھی ہیں۔ ایک ہی آیت میں آپ کی کئی کئی شانوں کو بیان فرمایا گیا ہے۔ ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ۔ یاایھا النبی انا ارسلنک شاھدًا و مبشرًا ونذیرًا وداعیًا الی اللہ باذنہ وسراجًا منیرًا۔ یہ عقیدہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت صرف ڈاکیے اور قاصد کی ہے۔ وہ پیغام پہنچا کر چلے گئے۔ اب ہمیں ان کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو جہنمیوں کا عقیدہ ہے۔ تم صرف اس دنیا کی بات کرتے ہو۔ ہمارے آقا علیہ السلام کی تو ہمیں آخرت میں بھی ضرورت ہے اور نہ صرف ہمیں بلکہ "حتی ابراھیم" ابراہیم علیہ السلام جیسے اولوالعزم رسول کو بھی۔

وہ جہنم میں گیا جوان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی (ﷺ)

مشین گھر میں آ گئی مگر چلانی کیسے ہے؟ اس کے لئے ایک کتابچے کی اور ایک سکھانے والے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کارخانۂ قدرت سے ہمارے جسم کی مشین تیار کی گئی۔ اس کو چلانا کیسے ہے؟ اس کے لئے قرآن مجید جیسی کتاب دی گئی اور معلم کائنات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا گیا اور فرمایا گیا: لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ وماینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحٰی۔ قرآن بھی وحی (متلو جلی) ہے اور میرے پیارے کا فرمان بھی وحی (غیر متلو خفی) ہے۔

بدلے گا زمانہ لاکھ مگر قرآن نہ بدلا جائے گا
ہے قول محمد قول خدا فرمان نہ بدلا جائے گا

۳- زمانہ نبوی میں تو لکھنے کا رواج ہی نہ تھا۔ لہٰذا احادیث بعد میں گھڑی گئی ہیں؟

جواباً عرض ہے کہ قرآن بھی تو بعد میں ہی جمع ہوا۔ پھر اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اگر آپ کہیں کہ اس کی حفاظت کا ذمہ تو اللہ نے لیا ہے تو عرض یہ ہے کہ اللہ نے حفاظت کرائی کن کے ذریعے سے ہے؟ پس جن نفوس قدسیہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے

Scanned with CamScanner

قرآن کو محفوظ کیا، انہی حضرات کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے فرمان کو بھی محفوظ کیا۔ باقی رہا یہ کہ حضور علیہ السلام کے دور میں تو لکھنے کا رواج ہی نہ تھا تو یہ آپ کو کیسے معلوم ہو گیا؟ کیا یہ بات قرآن میں لکھی ہوئی ہے؟ آخر معاہدات جتنے ہوتے تھے سب لکھے ہی جاتے تھے۔ کیا صلح حدیبیہ کا معاہدہ آپ لوگ لکھ کر دے آئے تھے؟ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام سے جو لکھنے کی نفی کی ہے تو اس کی وجہ بھی بیان فرمادی ہے۔ **ولا تخطه بيمينك اذا لارتاب المبطلون** (العنکبوت) آپ اپنے ہاتھ سے نہ لکھتے تھے اگر لکھتے ہوتو ضرور شک کرتے باطل والے (کہ قرآن بھی خود لکھ کر لے آئے ہیں) لکھنے کا عموماً رواج اس لیے نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو غضب کے حافظے عطا فرما رکھے تھے۔ ان کو اپنے ذہن میں کچھ محفوظ کرنے کے لئے کاغذ و قلم کی محتاجی نہ تھی۔ یہ تو ان کی مہربانی کہ انہوں نے ہمارے لیے اتنی محنتیں فرمائیں کہ پورا ذخیرۂ حدیث بمعہ راویان حدیث کے حالات لکھ کر ہمارے ہاتھوں میں پکڑا دیا تو بجائے اس کے کہ ہم ان کے شکر گزار بنیں الٹا ہم نے ان پر یہ الزام دھر دیا کہ یہ سب کچھ انہوں نے اپنی طرف سے گھڑ لیا (جو خود بے ایمان ہو اس کو سارا جہان ہی بے ایمان ہی نظر آتا ہے **المرء يقيس على نفسه**) ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بہت سی احادیث لکھی ہوئی تھیں، جنہیں آپ تلوار کے پرتلے میں رکھتے تھے اور لوگوں کو سنایا کرتے تھے۔ یمن کے ایک آدمی ابوشاہ کو حضور علیہ السلام کے حکم سے احادیث لکھ کر صحابہ کرام نے دیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا بڑا پیارا واقعہ مسند امام احمد میں ہے کہ حضور علیہ السلام کی احادیث لکھا کرتے تھے، کچھ لوگوں نے ذہن میں یہ وسوسہ ڈالا کہ حضور علیہ السلام کبھی غصے میں ہوتے ہیں، کبھی خوشی میں۔ آپ ہر بات لکھ لیتے ہیں۔ انہوں نے لکھنا موقوف کر دیا تو چند دن بعد حضور علیہ السلام نے خود ہی پوچھ لیا کہ لکھتے کیوں نہیں ہو؟ انہوں نے ماجرا عرض کر دیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میری زبان سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔ لہٰذا جو میں فرماؤں لکھ لیا کرو۔

(خلاصۃ)

۴۔ بعض احادیث تو عقل کے بھی خلاف ہیں اور بعض بعض کے متعارض ہیں۔

جواب یہ ہے کہ آپ کی عقل ٹھکانے نہیں، احادیث میں نہ کوئی تعارض ہے اور نہ ہی خلاف عقل ہیں۔ بظاہر تو قرآن مجید کی کئی آیات میں بھی آپ کو تعارض نظر آئیگا تو جس طرح تطبیق آیات میں دی جاتی ہے۔ اسی طرح احادیث میں بھی تطبیق کا اصول اپنا لیا جائے۔ ایک آیت میں ہے: **ان العزة لله جميعًا**۔ عزت ساری کی ساری اللہ ہی کے لئے ہے۔ دوسری آیت میں ہے: **العزة لله ولرسوله وللمؤمنين**۔ عزت اللہ کے لئے ہے، اللہ کے رسول کے لئے ہے اور ایمان والوں کے لئے ہے۔ ایک آیت میں ہے: **ان الحكم الا لله**۔ حکم صرف اللہ کا ہے یا حاکم صرف اللہ ہی ہے۔ دوسری آیت میں ہے: **فلا وربك لا يؤمنون حتّٰى يحكموك**۔ کوئی ایماندار ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ (اے محبوب) آپ کو حاکم نہ مانے۔ دوسری آیت میں ہے کہ میاں بیوی میں کشیدگی ہو جائے تو **فابعثوا حكما من اهله و حكما من اهلها**۔ دونوں طرف سے ایک ایک حاکم مقرر کرو۔ تو ان آیات اور اس طرح کی دیگر آیات میں آپ کیسے تطبیق دیتے ہیں؟ **فما هو جوابكم فهو جوابنا**۔

اگر آپ کو حدیث کی ضرورت نہیں اور آپ ہر چیز کو قرآن سے لینے کا دعویٰ کرتے ہیں تو براہ کرم افضل العبادات نماز ہی کا طریقہ قرآن سے بتا دیجئے خواہ جس بھی ترتیب سے آپ نماز ادا کرتے ہیں، کیا قرآن پاک سے آپ دکھا سکتے ہیں کہ کل کتنی اور کون کون سی نمازیں ہیں، فرائض و واجبات نماز کیا کیا ہیں، ہر نماز کی رکعات کتنی ہیں وغیرہ وغیرہ، یہی حال حج و زکوٰۃ کا ہے۔

آگے چلئے قرآن نے تو صرف سور کا گوشت حرام کیا ہے تو کیا کتا، بلا، گدھا، بھیڑیا سب آپ کھانے کے لئے تیار ہیں؟ خدا کا خوف کرو، امت کے ذہنوں کو منتشر نہ کرو اور اکابرین امت کی محنت کو ردی کی ٹوکری میں نہ ڈالو۔ عقل قربان کن بہ پیش مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیونکہ

معلم خدائی کے وہ بن کے آئے
جھکے ان کے آگے سب اپنے پرائے

ائمہ اربعہ کا حدیث کے بارے میں موقف

☆ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

لولا السنن مافھم احد منا القران (میزان الشریعہ)

اگر حدیث نہ ہوتو ہم میں سے کوئی بھی قرآن کو سمجھ نہ سکے۔مزید فرمایا: لم تزل الناس فی صلاح مادام منھم من یطلب العلم بالحدیث فاذاطلبوا العلم بلا حدیث فسدوا (ایضاً) جب تک لوگ علم کو حدیث کے ساتھ طلب کرتے رہیں گے ہمیشہ بھلائی میں رہیں گے اور جب حدیث کو چھوڑ دیں گے تو ان میں فساد آجائے گا۔

☆ امام شافعی علیہ الرحمۃ کا اس بارے میں مسلک یہ ہے: اجمع المسلمون علی من استبان لہ سنۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یحل لہ ان یدعہ بقول احد (اعلام الموقعین، ج۲) اس بات پہ تمام اہل اسلام کا اجماع ہے کہ جب کسی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مل جائے تو اس کیلئے جائز نہیں کہ حدیث کو چھوڑ کر کسی کے قول پر عمل کرے۔

☆ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے: ماوافق الکتاب والسنۃ فخذوہ وکل مالم یوافقہ والسنۃ فاترکوہ (جامع اہل العلم) جو کچھ کتاب وسنت کے مطابق ہوا سے لے لو اور جو کتاب وسنت کے موافق نہ ہوا سے چھوڑ دو۔

☆ حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کا اس بارے میں ایک فرمان ابن جوزی نے کتاب المناقب میں نقل کیا ہے۔

من رد حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھو علی شفا ھلکۃ

جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو رد کر دیا، وہ ہلاکت کے کنارے پہ پہنچ گیا۔

ترے کردار کو قرآن کی تفسیر کہتے ہیں

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہئے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام میں کلام اللہ (قرآن) کے بعد کلام رسول اللہ (حدیث) کا درجہ ہے۔ کیوں نہ ہو کہ اللہ کے بعد رسول اللہ کا مرتبہ ہے۔ قرآن گویا لیمپ کی بتی ہے اور حدیث اس کی رنگین چمنی ہے۔ جہاں قرآن کا نور ہے جہاں حدیث کا رنگ ہے۔ قرآن سمندر ہے تو حدیث اس کا جہاز قرآن موتی ہیں تو حدیث ان کے غواص، قرآن اجمال ہے تو حدیث اس کی تفصیل، قرآن میں اگر ابہام ہے تو حدیث میں اس کی شرح، قرآن روحانی طعام ہے تو حدیث رحمت کا پانی اور پانی کے بغیر نہ کھانا تیار ہو نہ کھایا جائے۔ حدیث کے بغیر نہ قرآن سمجھا جائے نہ اس پر عمل ہو سکے۔ قدرت نے ہمیں داخلی خارجی دو نوروں کا محتاج کیا ہے۔ نور بصر کے ساتھ نور قمر وغیرہ بھی ضروری ہے۔ اندھے کے لئے سورج بیکار، اندھیرے میں آنکھ بے فائدہ، ایسے ہی قرآن اگر سورج ہے تو حدیث گویا مومن کی آنکھ کا نور یا قرآن ہماری آنکھ کا نور ہے اور حدیث آفتاب نبوت کی شعاعیں کہ ان میں سے اگر ایک بھی نہ ہو تو ہم اندھیرے میں رہ جائیں، اس لیے رب العالمین نے قرآن کو کتاب فرمایا اور حضور علیہ السلام کو نور۔

قد جآء کم من اللہ نور و کتاب مبین

یقین کرو کہ کتاب اللہ خاموش قرآن ہے اور رسول اللہ کی زندگی شریف چلتا پھرتا اور بولتا ہوا قرآن۔ وہ قال ہے یہ حال۔ حضور علیہ السلام کی ہر ادا قرآنی آیات کی تفصیل ہے۔ غرضیکہ قرآن و حدیث گاڑی کے دو پہیے ہیں یا مومن کے دو پر ہیں جن میں سے ایک کے بغیر نہ گاڑی چل سکتی ہے اور نہ ہی مومن بارگاہ خداوندی کی طرف پرواز کر سکتا ہے۔ (از افادات حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ)

ایں خیال است و محال است و جنون

حدیث، قرآن مجید کے مجمل احکام کی تفصیل بیان کرتی ہے اور قرآن کے مطلق حکم کو مقید بھی کرتی ہے۔ قرآنی مفاہم و معانی کا تعین اور احکام کے استنباط میں حدیث کا بڑا دخل ہے۔ مبہم معانی کی توضیح و تفسیر بھی حدیث کے ذریعے ہی ہوتی ہے اس کی چند مثالیں ملاحظہ

Scanned with CamScanner

ہوں۔

☆ ہمیں کس نے بتایا کہ الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم۔ (پ۷،ع۱۵) میں ظلم سے مراد شرک ہے؟

☆ ہمیں کیسے پتہ چلا کہ حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود (پ۲،ع۷) میں خیط ابیض یعنی سفید ڈورا اور خیط اسود سیاہ ڈورا سے کیا مراد ہے؟ اگر حدیث ہماری رہنمائی نہ کرتی کہ سفید ڈورے سے دن کی سفیدی مراد ہے اور سیاہ ڈورے سے رات کی تاریکی تو ہم کچھ بھی نہ سمجھ پاتے۔ (آخر ایک صحابی نے بھی تو اس سے دھاگے مراد لیے تھے جس پر حضور علیہ السلام نے وضاحت فرمائی)۔

☆ کلمة طيبة كشجرة طيبة (پ۱۳،ع۱۶) کلمہ طیبہ کو شجرہ طیبہ کی طرح فرمایا گیا تو شجرہ طیبہ کیا ہے؟ اگر حدیث نہ بتائی کہ اس سے کھجور کا درخت مراد ہے تو ہم قیامت تک نہ سمجھ سکتے تھے۔

☆ للذين احسنوا الحسنى و زيادة (پ۱۱،ع۸) یہ زیادہ کیا ہے؟ حدیث نے بتایا کہ دیدار الٰہی ہے، حدیث نہ بتاتی تو ہم کبھی نہ سمجھ سکتے تھے۔

☆ ادبار السجود، ادبار النجوم (سورۃ ق، سورۂ طور) کے بارے میں حدیث نے ہی بتایا کہ ادبار السجود سے مراد مغرب کی دو سنتیں ہیں اور ادبار النجوم سے فجر کی دو سنتیں مراد ہیں۔

☆ ويسبح الرعد بحمده (پ۱۳،ع۸) رعد سے مراد کیا ہے؟ اگر حدیث میں نہ ہوتا کہ یہ بادلوں پہ مقرر فرشتہ ہے تو کون جان سکتا تھا کہ رعد کیا ہے۔ لہٰذا کسی نے جو یہ کہا ہے تو بالکل صحیح کہا ہے کہ

عِلْمُ الْحَدِيْثِ وَسِيْلَةٌ مَقْبُوْلَةٌ عِنْدَ النَّبِيِّ الْهَاشِمِيِّ مُحَمَّدٌ
فَاشْغَلْ بِهٖ اَوْقَاتَكَ الْبِيْضَ الَّتِيْ مَلَكْتَهَا تَشَرَّفْ بِذَاكَ وَ تَسْعَدُ

علم حدیث بنی ہاشمی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچنے کا ایک مقبول وسیلہ ہے۔ اس کے حصول کے لئے اپنی زندگی کے قیمتی لمحات صرف کر اور عزت و سعادت مندی کا حق دار

بن جا اور کسی نے کیا خوب کہا۔

فہم رازش چہ کنم من عجمی او عربی
لاف مہرش چہ زنم من حبشی او قرشی

یعنی رازدار خدا محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے "لی مع اللہ وقت" کے پرنور لمحات کے رازوں کو میں کیا سمجھوں کیونکہ میں عجمی ہوں، وہ عربی ہیں اور ان کے ساتھ محبت کی لاف زنی میں کس طرح کر سکتا ہوں کہ میں کالا کلوٹا حبشی ہوں اور وہ حسن کا آفتاب و مہتاب قریشی ہیں۔

یہ ان کی نظر عنایت ہے کہ اس بابرکت کام میں مصروف ہوں اور اگر ان کی نگاہ کرم کی توجہات اسی طرح مجھ حقیر کی جانب مبذول رہیں تو ایک دن ضرور آئیگا کہ وہ اپنے ارشادات عالیہ کو سمجھنے کی خیرات عطا فرما دیں گے کیونکہ ان کے دربار کا منگتا ایک نہ ایک دن ضرور اپنا دامن مراد بھر لیتا ہے اس لیے کہ مانگنے والوں میں کمی ہو تو ہو ان کی عطا میں کمی نہیں آسکتی۔ اس وجہ سے کہ ان کا ہاتھ خدائی خزانوں میں ہے اور پھر شاہاں راچہ عجب گر بنوازند گدارا۔

(اس کے ساتھ ہی کتاب الایمان کی منتخب احادیث کے حوالوں کا آغاز ہو رہا ہے)۔

کِتَابُ الْاِیْمَانْ (ایمان کا بیان)

حدیث جبریل امین علیہ السلام

حضرت جبریل امین علیہ السلام کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دو زانو بیٹھنا، ایمان، اسلام، احسان اور علامات قیامت کے بارے میں سوال کرنا اور حضور علیہ السلام کا ان کو جوابات سے نوازنا اور جبریل علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد حضور علیہ السلام کا حضرت عمر جو اس حدیث کے راوی ہیں، کو فرمانا:

یَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ. اے عمر! تو جانتا ہے یہ سوال کرنے والا کون تھا؟

حضرت عمر کہتے ہیں، میں نے عرض کیا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. اللہ زیادہ جانتا ہے اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) زیادہ جانتے ہیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا: فَاِنَّهٗ جِبْرَئِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ. یہ جبریل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے تمہارے پاس آئے تھے۔ جبریل علیہ السلام نے کیا سوال کیے اور حضور علیہ السلام نے کیا جوابات دیئے، اس بارے میں اختصار کے ساتھ کچھ ہو جانا چاہیے۔

سوال نمبر۱: یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْ نِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ. اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے؟

جواب: قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا. (یہی اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں، دیکھئے حدیث نمبر۲، بنی الاسلام علی خمس)

فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تو نماز قائم کرے اور تو زکوٰۃ

ادا کرے اور تو رمضان کے روزے رکھے اور کعبہ کا حج کرنے کی طاقت ہو تو حج کرے۔ (یہ جواب سن کر حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: صَدَقْتَ، آپ نے سچ فرمایا۔ صحابہ کرام کہتے ہیں، ہم حیران ہوئے کہ خود ہی سوال کر کے خود ہی تصدیق کر رہا ہے اور ہر جواب پہ یہی ہوتا رہا)

سوال نمبر۲: فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ. مجھے ایمان کے بارے میں خبر دیجئے؟

جواب: قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ

فرمایا: یہ کہ تو ایمان لائے اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی (نازل کی ہوئی) کتابوں پر، اس کے (بھیجے ہوئے) رسولوں پر اور آخرت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر۔

سوال نمبر۳: قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ. عرض کیا: مجھے احسان کے بارے میں خبر دیں۔

جواب: قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّکَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ یَرَاکَ

فرمایا: اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کر کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے۔ پس اگر یوں نہ ہو سکے تو پھر (یوں ہو کہ) وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔

حضور علیہ السلام کو قیامت کا علم

سوال نمبر۴: قَالَ فَاَخْبِرْ نِیْ عَنِ السَّاعَةِ. مجھے قیامت کے بارے میں بتائیں۔

جواب: قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ

فرمایا: جس سے پوچھا جا رہا ہے، وہ پوچھنے والے سے اس بارے میں زیادہ نہیں جانتا (یہاں علم کی نفی نہیں بلکہ زیادتی علم کی نفی ہے ورنہ فرمایا جاتا: لا اعلم، میں نہیں جانتا۔ مطلب یہ تھا کہ قیامت کے بارے میں اظہار کی اجازت اللہ کی طرف سے نہیں ہے۔ یہ تو بھی جانتا ہے اور میں بھی جانتا ہوں)

سوال نمبر۵: قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِهَا۔ عرض کیا: قیامت کی کچھ نشانیاں ہی بتا دیں۔

جواب: قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَی الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ

Scanned with CamScanner

الشَّاءِ يَتطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ ۔

فرمایا: لونڈی اپنے مالک کو جنے گی (یعنی اولاد نافرمان ہو کر والدین سے لونڈیوں، غلاموں جیسا سلوک کرے گی۔ گویا اولاد والدین بن بیٹھے گی) ننگے پاؤں، ننگے بدن والے کنگال، بکریوں کے چرواہے بلڈنگیں بنانے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کریں گے (یعنی ذلیل معزز بن جائیں گے اور عزت والے ذلیل ہو جائیں گے) مسلم شریف کی روایت میں الصم البکم ملوك الارض کے الفاظ بھی ہیں یعنی ننگے پاؤں، ننگے بدن والے بہرے گونگے زمین کے بادشاہ بن جائیں گے۔ (اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا علم نہ تھا تو قیامت کی نشانیاں کس طرح بتا دیں؟ کسی شئ کی نشانیاں وہی بتا سکتا ہے جس کو اس شئ کا علم ہو ورنہ نشانیاں بتانے میں غلطی ہو سکتی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل اسلام پہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت لازم و واجب ہے نہ کہ جبریل علیہ السلام کی؛ اسی لیے جبریل علیہ السلام نے خود نہ فرمایا کہ مجھ سے دین سیکھ لو بلکہ حضور علیہ السلام سے کہلوایا اور پھر حضور علیہ السلام نے فرمایا: فَاِنَّهٗ جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ۔ صحابہ تو نہ جانتے تھے کہ یہ جبریل علیہ السلام ہیں مگر حضور سب کچھ جانتے تھے اسی لیے حضرت عمر نے عرض کیا: اللّٰه ورسوله اعلم ۔ اللہ زیادہ جانتا ہے اور اللہ کا رسول بھی زیادہ جانتا ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ اگر اللہ کے رسول کے ذکر کو ملا دیا جائے اور دونوں کے لئے ایک ہی طرح کا لفظ بول دیا جائے تو یہ شرک نہیں بلکہ سنت صحابہ کرام علیہم الرضوان ہے) (حدیث نمبر ۱، متفق علیہ)

☆ ایمان کے ستر سے زیادہ شعبے (شاخیں) ہیں۔ اعلیٰ درجہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور ادنیٰ درجہ راستے سے تکلیف کو دور کرنا۔ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ۔ حیا (غیرت ایمانی جو گناہوں سے روک دے) بھی ایمان کی شاخ ہے۔ (حدیث نمبر ۳، متفق علیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

پکارو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پہلے سوال میں جبریل علیہ السلام کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

کہہ کر پکارنا معلوم ہوا لیکن علماء فرماتے ہیں کہ اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ کر پکارنا حرام ہے کیونکہ قرآن مجید میں فرمایا گیا: لاتجعلوا دعاء الرسول...... رہا مذکورہ واقعہ تو ہو سکتا ہے۔ یہ اس آیت کے نزول سے پہلے کا ہو یا فرشتے اس حکم سے مستثنیٰ ہوں۔ (مرقاۃ بحوالہ مراۃ، ج ۱، ص ۳۵)

بلکہ یا رسول اللہ، یا حبیب اللہ وغیرہ القابات سے پکارا جائے جیسا کہ اہل ایمان قیامت کے دن بھی اپنے آقا کو اسی طرح پکاریں گے۔

غلامانِ محمد محشر میں یوں پہچانے جائیں گے
کہ محشر میں بھی ہوگا ان کا نعرہ یا رسول اللہ (ﷺ)

دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ ایمان دلی کیفیات کا نام ہے اور اسلام ان کیفیات کو عملی جامہ پہنانے یعنی ظاہری اعمال کو اسلام کہا جائیگا۔

مسلمان کون ہے اور مہاجر کون؟

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ اور مہاجر وہ ہے جو اللہ کی منع کی ہوئی چیزوں کو چھوڑ دے۔ (یہ تعریف کامل مسلمان اور کامل مہاجر کی ہے) یہ الفاظ صحیح بخاری شریف کے ہیں جبکہ مسلم شریف میں ہے کہ ایک بندے نے سوال کیا: اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ۔ بہترین مسلمان کون ہے؟ فرمایا: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان امن میں رہیں۔ (حدیث ۴، عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

یہ حدیث پاک اخلاق کی جامع ہے۔ اس گئے گزرے دور میں جبکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا خون، پانی کی طرح بہا رہا ہے۔ قتل و غارت، بدامنی، فسادات، بم دھماکے اپنے عروج پر ہیں۔ اگر مسلمان اس ایک حدیث پہ ہی پوری طرح کاربند ہو جائیں تو ہمارے معاشرے میں رحمت کی ہوائیں چلنے لگیں اور یہ خوفناک صورتحال کہ ایک مسلمان کا مال، جان، عزت و آبرو اپنے دوسرے مسلمان بھائی سے ہی محفوظ نہیں رہی۔ یہ صورتحال ختم

Scanned with CamScanner

ہو جائے تو کافی حد تک معاشرے کا بگاڑ ختم ہو سکتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے: وَالْمُؤْمِنُ مِنْ اٰمِنَهُ النَّاسُ عَلٰی دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ (رواہ الترمذی والنسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ) کامل ایماندار وہ ہے جس سے لوگ اپنے خونوں اور مالوں کے سلسلہ میں امن میں رہیں۔ بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت فضالہ اور مجاہد سے یہ اضافہ فرمایا ہے:

وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ۔ مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہے جو گناہوں کو چھوڑ دے۔ (مشکوٰۃ حدیث ۲۹)

محمد (ﷺ) کی محبت دین حق کی شرط اول ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔ (حدیث نمبر ۵ متفق علیہ)

تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک ایماندار نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اسے اس کے ماں باپ اولاد اور تمام لوگوں سے پیارا ہو جاؤں۔

اس سے مراد طبعی محبت ہے نہ کہ صرف عقلی کیونکہ اولاد سے ماں باپ کو اور اولاد کو ماں باپ سے یہی محبت ہوتی ہے جس میں نہ کوئی تکلف و تصنع ہوتا ہے اور نہ کوئی جبر و مجبوری۔ یہی وہ محبت ہے کہ

؎ اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

ایمان کی حلاوت تین چیزوں میں ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں تین (خصلتیں) پائی جائیں وہ ایمان کی لذت کو پالے گا۔

۱ – مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا

اللہ اور رسول اللہ اس کو سارے جہان سے زیادہ پیارے ہو جائیں۔

۲ – وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ

کسی بندے سے محبت کرے تو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرے۔

۳ – وَمَنْ يَّكْرَهُ اَنْ يَّعُوْدَ فِی الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يُكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِی النَّارِ۔ (متفق علیہ حدیث ۶)

جس کفر سے اللہ تعالیٰ نے اس کو بچایا اس کی طرف لوٹ جانا اس کو اتنا ہی برا لگے جس طرح آگ میں ڈالا جانا (یعنی کفر اور کفار سے اس کو طبعی نفرت ہو جائے)

اس کے بعد والی حدیث حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے ہے۔ جس میں ہے: ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا۔ اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پہ راضی ہو گیا۔ (حدیث ۷ رواہ مسلم)

اللہ کے رب ہونے پہ راضی ہونے کا مطلب یہ ہے راضی بقضاء اللہ ہو جائے۔ جس طرح بیمار کڑوی دوائی کھانے اور آپریشن کرانے پہ راضی ہو جاتا ہے اسلام کے دین ہونے پہ راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ احکام اسلام کو بخوشی قبول کرے اور کسی حکم پہ طعن نہ کرے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت پہ راضی ہونا یہ ہے کہ آپ کی طرف منسوب ہر چیز سے بدل و جاں محبت کرے۔

☆ کوئی یہودی اور عیسائی جس تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی اطلاع پہنچ گئی حضور علیہ السلام پہ ایمان لائے بغیر جنت میں نہ جا سکے گا۔ (حدیث نمبر ۸ رواہ مسلم)

اس حدیث میں حضور علیہ السلام کے والدین کے جنتی ہونے کا اشارہ بھی ہے کیونکہ ان تک آپ کی نبوت کی اطلاع پہنچی ہی نہیں۔ لہٰذا ان کے لئے عقیدۂ توحید ہی کافی ہے اور شرک ان کا ثابت ہی نہیں۔

☆ تین شخصوں کے لئے دوہرا ثواب ہے۔ (۱) اہل کتاب میں سے وہ شخص جو اپنے نبی علیہ السلام پہ بھی ایمان لایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی۔ (۲) وہ غلام جس نے اپنے مالکوں کا بھی حق ادا کیا اور اللہ کا بھی (یعنی فرائض اسلام بھی بجا لاتا رہا) (۳) جس

Scanned with CamScanner

نے اپنی لونڈی کی تعلیم وتربیت کا اچھا انتظام کیا اور پھر اس سے نکاح کر لیا۔
(حدیث ۹، متفق علیہ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ)

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جب تک لوگ اللہ کی وحدانیت، میری رسالت کی گواہی نہ دیں اور نماز وزکوٰۃ ادا نہ کریں، مجھے ان کے خلاف لڑنے کا حکم دیا گیا اور اگر یہ کام کر لیں تو ان کے خون اور مال مجھ سے محفوظ ہو گئے۔ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ سوا اسلامی حق کے مثلاً کوئی ایسا جرم کر بیٹھیں کہ جس کی وجہ سے قتل کے حقدار ہو جائیں۔ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ اور ان کا حساب اللہ پر ہے یعنی اگر کوئی ان میں منافقت کے ساتھ یہ اعمال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود ہی اس کو سزا دے گا۔ ان کے خلاف جہاد نہیں کیا جائے گا۔ (متفق علیہ، مسلم شریف میں اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ کے الفاظ نہیں، حدیث ۱۰، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

اگلی حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے اور اس میں بھی یہی مفہوم ہے۔

جو کسی جنتی کو دیکھنا چاہے وہ اس کو دیکھ لے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. مجھے کوئی ایسا کام بتائیں کہ جس کے کرنے سے میں جنت میں چلا جاؤں۔ فرمایا:

تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہ، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا، فرضی نماز کی پابندی کر، زکوٰۃ کا فریضہ سرانجام دیتا رہ اور رمضان کے روزے رکھ لیا کر۔ وہ بولا: قسم اللہ کی اس سے نہ کم کروں گا نہ زیادہ۔ پھر چل پڑا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلَيْهِ

جو کسی جنتی کو دیکھنا چاہے وہ اس کو دیکھ لے۔ (متفق علیہ، حدیث ۱۲)

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے انجام سے باخبر ہیں کہ جنتی کون ہے اور جہنمی کون، فلاں مرتے دم تک ایمان وتقویٰ پر قائم رہے گا اور فلاں پھر جائے گا۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ جنتی شخص کو دیکھنا چاہیے اس لیے ہم بزرگان دین کی زیارت کو جاتے ہیں۔

اٹھ فریدا ستیا تو ول مسجد دے جا
مت کوئی بخشیا مل پوے توں وی بخشیا جا

کہہ! میں اللہ پہ ایمان لایا پھر اس پہ قائم رہ

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اسلام کے متعلق کوئی ایسی (پکی اور باعث نجات، جامع قسم کی) بات بتائیں کہ آپ کے علاوہ پھر مجھے کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے۔ فرمایا: قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ۔ کہہ میں اللہ پہ ایمان لایا، پھر اس پہ ڈٹ جا۔ (اس میں اسلام کے سارے عقائد بھی آ جاتے ہیں کیونکہ اللہ پہ ایمان لانے کا یہی مطلب ہے) (حدیث ۱۳، رواہ مسلم)

سبحان اللہ! صاحب جوامع الکلم علیہ السلام نے دو لفظوں میں سارا دین سمجھا دیا اور قرآن نے اس کی تصدیق فرمادی۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا۔ جنہوں نے کہا، ہمارا رب اللہ ہے، پھر اس پہ قائم رہے (تو ان پہ فرشتے اترتے ہیں جو انہیں خوشخبری سناتے ہیں نہ خوف کرو اور نہ غم کھاؤ اور خوش ہو جاؤ، جنت تمہارے لیے پکی ہے...... حم السجدہ) لیکن حضور علیہ السلام کی اس دو لفظی نصیحت پہ کاربند ہو جانا معمولی بات نہیں ہے۔

علامہ اقبال نے کہا ہے۔

چوں می گویم مسلمانم بلرزم — کہ دانم مشکلات لاالہ را

☆ گناہ چھوڑنے پہ صحابہ کرام نے حضور علیہ السلام کے ہاتھ پہ بیعت کی (متفق علیہ، حدیث نمبر ۱۶، عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ) معلوم ہوا کہ جہاد کے علاوہ بھی صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرتے تھے۔ لہٰذا بیعت طریقت جس میں مرشد اپنی مرید کو نیکی کرنے کی اور گناہ چھوڑنے کی تلقین کرتا ہے، ثابت ہوگئی اور اس کو بدعت کہنا حدیث سے لاعلمی ہے۔

☆ عورت ناقص العقل والدین ہے (متفق علیہ، حدیث نمبر ۱۷، عن ابی سعید خدری

Scanned with CamScanner

رضی اللہ عنہ)

☆ اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے کا مطلب حیات بعد الممات کا انکار ہے اور اس کو گالی دینے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے لئے اولاد ثابت کی جائے۔ (حدیث ۱۸، عن ابی ہریرۃ، رواہ البخاری)

☆ زمانے کو گالی دینا اللہ تعالیٰ کو ایذاء پہنچانا ہے۔ اَنَا الدَّھْرُ کا مطلب انا خالق الدھر یامصرف الدھر

(متفق علیہ حدیث ۱۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، حاشیہ ۱۲، مشکوٰۃ شریف، ص ۱۳)

شانِ خداوندی

اللہ سے بڑھ کر کون صبر کرنے والا ہے۔ جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰی اَذًی یَّسْمَعُہٗ مِنَ اللّٰہِ۔ لوگ اس کی اولاد ثابت کر کے اس کو گولی دے رہے ہیں اور وہ پھر بھی انہیں رزق سے نواز رہا ہے۔ (متفق علیہ، حدیث نمبر ۲۰ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ)

☆ اللہ کا حق بندوں پہ یہ ہے کہ اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ ایسے بندے کو عذاب نہ دے جو شرک نہیں کرتا۔ (متفق علیہ، حدیث ۲۱، عن معاذ رضی اللہ عنہ)

☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بخشش والی حدیث موت کے وقت سنائی تا کہ (علم کی بات چھپا کر) گناہگار نہ ہوں۔ زندگی میں نہ بتائی کہ کہیں لوگ اسی پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں (متفق علیہ، حدیث ۲۲، عن انس رضی اللہ عنہ)

☆ اسلام، ہجرت اور حج پہلے تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔ (رواہ مسلم، حدیث نمبر ۲۵، عن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ)

☆ لوگ جہنم میں اوندھے منہ زبان کی (حفاظت نہ کر کے) فضول گفتگو کی وجہ سے گرائے جائیں گے۔ (ھل یکب الناس فی النار...... الاحصائد السنتھم) رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ، حدیث ۲۶۔

مکمل ایمان کس کا ہے؟

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ۔

جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے (کسی سے) محبت کرے، دشمنی کرے، دے اور روکے، اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔ (ابوداؤد، ترمذی، عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ، حدیث ۲۷)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبے میں اکثر ارشاد فرمایا کرتے تھے: لَااِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ۔ جو امانتدار نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں اور جو وعدے کا پابند نہیں، اس کا کوئی دین نہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ حدیث ۳۰)

☆ حضور علیہ السلام نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مشورے پہ اپنا حکم واپس لے لیا اور نعلین شریفین کی نشانی کے باوجود حضرت عمر نے جناب ابو ہریرہ کے سینے پہ دھکا دیا جس کی وجہ سے وہ گر گئے اور بارگاہ رسالت میں جا کر رو رو کر فریاد کی...... طویل حدیث ۳۴ (رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ)

اس حدیث سے علماء نے اس مسئلہ کا استنباط فرمایا ہے کہ دلائل کے ساتھ پیر و استاد سے اختلاف کرنا جائز ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب دلیل پیش کی تو حضور علیہ السلام نے ان کا مشورہ قبول فرمایا اور فرمایا: فخلھم ۔ ٹھیک ہے جس طرح عمر نے کہا ہے اس طرح ہی کرو اور لوگوں کو یہ بات نہ بتاؤ تا کہ کہیں عمل نہ چھوڑ بیٹھیں۔

☆ مَفَاتِیْحُ الْجَنَّۃِ شَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ جنت کی چابیاں اللہ کے ایک ہونے کی گواہی دینا ہیں۔ (رواہ احمد، حدیث ۳۵)

جب کلمہ جنت کی کنجی ہے تو اعمال صالحہ کی کیا ضرورت ہے

(جلیل القدر تابعی اور یمن کے قاضی ابو عبداللہ) حضرت وہب بن منبہ سے سوال کیا گیا (اور سوال کرنے والا مرجیہ فرقہ سے تعلق رکھتا تھا جن کے نزدیک نیک اعمال کی کوئی اہمیت و ضرورت نہیں اور وہ اسلام لانے کے بعد بدترین گناہ کو بھی برا نہیں جانتے)

اَلَیْسَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ۔ کیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جنت کی چابی نہیں ہے؟ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لَّیْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا وَلَہٗ اَسْنَانٌ فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَہٗ اَسْنَانٌ

Scanned with CamScanner

فُتِحَ لَكَ وَاِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ. (رواہ البخاری فی ترجمۃ باب)

فرمایا: ہاں کیوں نہیں، لیکن وہ کون سی چابی ہے جس کے دندانے نہ ہوں۔ اگر چابی کے دندانے ہوں گے تو تالا کھلے گا ورنہ نہیں کھلے گا۔ (حدیث ۳۸) یعنی اعمال صالحہ اور ارکان اسلام کی ایمان میں وہی حیثیت ہے جو چابی میں دندانوں کی ہے۔ چابی دندانوں کے بغیر مفید نہیں اور ایمان اعمال صالحہ کے بغیر کما حقہ فائدہ نہ دے سکے گا۔

☆ جب بندے کا اسلام درست ہو جائے تو ایک نیکی کا ثواب سات سو کے برابر ہے لیکن ایک برائی کا ایک ہی گناہ ہوگا۔ (متفق علیہ عن ابی ہریرہ، حدیث ۳۹)

☆ ایمان یہ ہے کہ نیکی اچھی لگے اور برائی غمگین کرے اور گناہ یہ ہے اِذَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ۔ جو چیز تمہارے دل میں چبھن پیدا کرے (وہ گناہ ہے) اسے چھوڑ دے۔ (رواہ احمد عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ، حدیث ۴۰)

ایک حدیث میں نو سوالوں کا جواب

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے بتائیے۔

۱-مَنْ مَّعَكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ؟ آپ کے ساتھ (اسلام میں) کون لوگ ہیں۔

قَالَ حُرٌّ وَّعَبْدٌ. فرمایا: آزاد بھی میرا ساتھ دے رہے ہیں اور غلام بھی۔

۲-قُلْتُ مَا الْاِسْلَامُ؟ میں نے کہا: اسلام کیا ہے؟

قَالَ طِيْبُ الْكَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ. فرمایا: اچھی بات کرنا اور کھانا کھلانا۔

۳-قُلْتُ مَا الْاِيْمَانُ؟ میں نے عرض کیا: ایمان کیا ہے؟

قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ. فرمایا: صبر اور سخاوت

۴-قُلْتُ اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ میں نے پوچھا: کونسا اسلام بہترین ہے؟

قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ. فرمایا: اسلام وہ اچھا ہے جس کی وجہ سے دوسرے مسلمان اس کی زبان وہاتھ سے محفوظ رہیں۔

۵-قُلْتُ اَيُّ الْاِيْمَانِ اَفْضَلُ؟ میں نے کہا: ایمان کون سا افضل ہے؟

قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ. فرمایا: اچھے اخلاق والا ایمان سب سے افضل ہے۔

۶-قَالَ قُلْتُ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ؟ میں نے عرض کیا: نماز کونسی افضل ہے؟

قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ. فرمایا: لمبا قیام (جس نماز میں ہو وہ افضل نماز ہے)

۷-قُلْتُ اَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ میں نے پوچھا: ہجرت کونسی بہتر ہے؟

قَالَ اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ. جو تیرے رب کو ناپسند ہے اس کو ترک کردے۔

۸-قُلْتُ اَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ جہاد کونسا بہتر ہے؟

قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهٗ وَاُهْرِيْقَ دَمُهٗ. جس میں نمازی کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور اس کا خون بہادیا جائے۔

۹-قَالَ قُلْتُ اَيُّ السَّاعَاتِ اَفْضَلُ؟ (نوافل کے لئے) کونسی ساعت افضل ہے؟

قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ. آخری رات کا درمیانی حصہ (رواہ احمد، ۴۱)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام سے افضل ایمان کے بارے میں پوچھا تو مجھے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: اَنْ تُحِبَّ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتَعْمَلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ (عزوجل) یہ کہ تو محبت وعداوت اللہ کے لئے رکھے اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں تر رکھے۔ میں نے پوچھا اور کیا یارسول اللہ؟ فرمایا: لوگوں کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے کرتا ہے اور ان کے لئے وہی ناپسند کرے جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے۔ (رواہ احمد، حدیث ۴۳)

ایمان وعقیدے کے مسائل

☆ جو شخص یہ کہے کہ میں نے فلاں مذہب کو چھوڑ کر دینِ اسلام قبول کر لیا تو وہ مسلمان ہو گیا اگرچہ اس نے کلمہ طیبہ نہیں پڑھا۔ جیسا کہ فتاویٰ افریقہ لاہوری ص ۱۵۴ میں ہے ''اتنا کہنا کہ میں نے وہ مذہب چھوڑ کر دینِ محمدی قبول کر لیا اسلام کے لیے کافی ہے'' اور ردالمحتار جلد سوم ص ۲۸۷ میں بھی ہے۔

لیکن ایک شخص دل سے مذہب اسلام کو صحیح ماننے اور زبان سے اقرار کرنے کے

ساتھ مذہب اِسلام کو اپنا دِین نہیں قرار دیتا اس سبب سے وہ کافر ہے اس لیے کہ کفر کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔کفرِ انکاری: کہ نہ دِل سے اسلام کو صحیح مانے اور نہ زبان سے اقرار کرے جیسے کہ فرعون وغیرہ کا کفر۔

۲۔کفرِ جحودی: کہ دِل سے صحیح مانے مگر زبان سے اعتراف نہ کرے جیسے کہ یہودی وغیرہ کا کفر۔

۳۔کفرِ نفاقی: کہ دِل سے صحیح نہ مانے مگر زبان سے اقرار کرے جیسے کہ ابی بن خلف وغیرہ کا کفر۔

۴۔کفرِ عنادی: کہ دِل سے صحیح مانے اور زبان سے اعتراف بھی کرے مگر مذہب اِسلام کو اپنا دِین نہ قرار دے جیسے کہ ابوطالب وغیرہ کا کفر جیسا کہ تفسیر خازن جلد ۱۔ص ۳۱ رکوع اوّل کی آیتِ کریمہ ان الذین کفروا کے تحت ہے۔الکفر علٰی اربعۃ اضرب ....

☆ زمین کا وہ حصہ جو سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اعضائے مبارکہ سے لگا ہوا ہے وہ ہر جگہ سے افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ شریف اور عرش وکرسی سے بھی افضل ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔تربت اطہر یعنی وہ زمین کہ جسم انور سے متصل ہے کعبہ شریف بلکہ عرش سے افضل ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد چہارم قدیم صفحہ ۶۸۷) اور درمختار مع شامی جلد دوم ص ۲۵۷ میں ہے۔ماضم اعضاءہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فانہ افضل مطلقا حتّٰی من الکعبۃ والعرش والکرسی ۔

☆ جب کوئی شخص سنت کو حق نہ سمجھے تو اس صورت میں سنتِ نماز کو چھوڑ دینا کفر ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۰۵ میں ہے رجل ترک سنن الصلوٰۃ ان لم یر السنۃ حقا فقد کفر لانہ ترکھا استخفافا اور غنیۃ صفحہ ۲۷۳ میں بھی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جب سنت کا استخفاف کفر ہے تو جس کی سنت ہے یعنی حضور صلی

اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا استخفاف بدرجہ اولیٰ کفر ہے۔

☆ جب کہ نماز کی تحقیر مقصود ہو مثلاً نماز ایسی کوئی مہتم بالشان چیز نہیں کہ جس کے لیے ٹوپی پہنی جائے تو اس نیت سے ننگے سر نماز پڑھنا کفر ہے۔

(درمختار وردالمختار جلد اوّل ص ۲۳۱ بہار شریعت جلد ۳ ص ۱۶۷)

کون سی بدعت پہ عمل کرنا واجب ہے؟

وہ بدعت بدعتِ واجبہ ہے جس کا کرنا مسلمان پر ضروری ہے اگر نہ کریں گے تو گنہگار ہوں گے کما ھو حکم الواجب ۔شامی جلد اوّل ص ۳۷۶ میں ہے قد تکون البدعۃ واجبۃ کنصب الادلۃ للرد علٰی اھل الفرق الضالۃ وتعلم النحو المفھم للکتاب والسنۃ ۔یعنی بدعت کبھی واجب ہوتی ہے جیسے کہ گمراہ فرقے والوں پر رد کے دلائل قائم کرنا اور علم نحو کا سیکھنا جو قرآن وحدیث سمجھنے میں معاون ہوتا ہے جیسا کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔بعض بدعتہا ست کہ واجب ست چنانچہ تعلیم وتعلم صرف ونحو کہ بداں معرفت آیات واحادیث حاصل گردد وحفظ غرائب کتاب وسنت ودیگر چیز ہائے کہ حفظ دِین وملت برآں موقوف بود۔یعنی بعض بدعتیں واجب ہیں جیسے کہ علم صرف ونحو کا سیکھنا‘ سکھانا کہ اس سے آیات واحادیث کریمہ کے مفاہیم ومطالب کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور قرآن وحدیث کے غرائب کو محفوظ کرنا اور دوسری چیزیں کہ دِین وملت کی حفاظت ان پر موقوف ہے۔یہ سب بدعت واجبہ ہیں۔(اشعۃ اللمعات جلد اوّل ص ۱۲۸)

☆ خدائے تعالیٰ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے لیکن اس کو خالق الخنزیر کہنا جائز نہیں۔شرح عقائد نسفی کی شرح نبراس ص ۱۷۳ میں ہے۔ان اللہ تعالٰی خالق کل شئی ویلزمہ ان یکون خالق الخنازیر مع انہ یجوز اطلاق الملزوم لا اللازم ۔

☆ وہ شخص جو کافر اصلی سے بھی بدتر ہے وہ مرتد ہے جیسا کہ حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔المرتد اقبح کفرا من الکافر الاصلی ۔

(الاشباہ والنظائر ص ۱۹)

Scanned with CamScanner

☆ نہ جانتے ہوئے بھی کلمہ کفر بکنے والا عام مشائخ کے نزدیک کافر ہو جائے گا اور نہ جانکاری کا عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔ جیسا کہ الاشباہ والنظائر ص ۳۰۴ میں ہے۔ فی الخلاصة اذا تکلم بکلمة الکفر جاهلا قال بعضهم لا یکفر وعامتهم علی انه یکفر ولا یعذر ۔

(تاہم احتیاط اس میں ہے کہ اس کو آگاہ کیا جائے پھر بھی اگر کفر پہ ڈٹا رہے تو اس کے ساتھ کوئی رعایت نہ برتی جائے گی)

بَابُ الْکَبَآئِرِ وَعَلَامَاتِ النِّفَاقِ

(بڑے گناہوں اور نفاق کی علامتوں کا بیان)

(سب سے بڑے گناہ کون کون سے ہیں؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: اَیُّ الذَّنْبِ اَکْبَرُ عِنْدَاللّٰہِ. اللہ کی بارگاہ میں سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ ذیل تین گناہوں کی نشاندہی فرمائی۔

۱-اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰہِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ. یہ کہ تو اللہ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا فرمایا۔ اس نے عرض کیا: ثُمَّ اَیٌّ ۔ پھر کونسا؟ فرمایا:

۲-اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْیَةَ اَنْ یَّطْعَمَ مَعَكَ۔ یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے (یعنی تجھے اس کے کھانے کا انتظام کرنا پڑے گا) وہ عرض گزار ہوا پھر کونسا؟ فرمایا:

۳-اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَةَ جَارِكَ. یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ (اگرچہ پڑوسی کی بیوی سے زنا ہو یا کسی اور سے' گناہ کبیرہ ہے لیکن چونکہ ہر شخص اپنے پڑوسی پہ دوسروں سے زیادہ اعتماد کرتا ہے اور اس کو اپنے مال و جان اور عزت و آبرو کا محافظ سمجھتا ہے۔ اس سے اس کے گھر میں ایسی حرکت بہت ہی بُری ہے) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی تصدیق میں سورہ فرقان کی مندرجہ ذیل آیت نازل فرمائی جس میں ان تینوں گناہوں کا ذکر ہے۔ وَالَّذِیْنَ لَایَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا

یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ .... (متفق علیہ' حدیث ۴۴) اگلی حدیث میں شرک کے ساتھ والدین کی نافرمانی' قتل نفس اور یمین غموس (جھوٹی قسم جو زمانہ ماضی کے بارے میں عمداً اٹھائی جائے) کو کبائر فرمایا گیا۔ یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو کہ بخاری شریف میں ہے اور حضرت انس کی روایت میں یمین غموس کی جگہ جھوٹی گواہی کا ذکر ہے۔ (متفق علیہ' حدیث ۴۵)

اصل میں کبیرہ گناہ بہت زیادہ ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ستر اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے سات سو تک کہا ہے (مرقاۃ) ہوسکتا ہے کبیرہ گناہ ستر قسم کے ہوں لیکن ان کے مرتکبین سات سو ہوں۔ (مرأۃ)

یاد رہے! شرعاً ہر برا کام گناہ ہے۔ پھر اس کی چار اقسام ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱-وہ جو بغیر توبہ کے معاف نہ ہوں جیسے کفر و شرک

۲- جو نیک اعمال کی برکت سے معاف ہو جائیں جیسے صغائر (ان الحسنت یذهبن السیئات)

۳-بغیر توبہ جن کے معاف ہونے کی امید ہو جیسے حقوق اللہ کے کبیرہ گناہ۔

۴-جن کی معافی کے لئے توبہ کے ساتھ مخلوق کو بھی راضی کرنا پڑے جیسے حقوق العباد (مرقاۃ)

مرقاۃ میں ہے کہ مندرجہ ذیل گناہ کبیرہ بہت سخت ہیں چار دل کے

(۱) شرک و کفر (۲) گناہ پر اڑنے کی نیت (۳) اللہ کی رحمت سے مایوسی (۴) عذاب سے بے خوفی ...... چار زبان میں (۱) جھوٹی گواہی (۲) پاکدامنوں پر تہمت (۳) جھوٹی قسم (۴) جادو ...... دو پیٹ کے گناہ (۱) یتیم کا مال کھانا (۲) شراب پینا ...... دو شرمگاہ کے (۱) زنا (۲) لواطت ...... دو ہاتھ کے (۱) چوری (۲) ناحق قتل ...... ایک پاؤں کا (۱) میدان جنگ سے بھاگ جانا ...... ایک سارے بدن کا اور وہ ہے والدین کی نافرمانی۔

یا الٰہی رحم کن بر ما ہمہ
عفو کن جملہ گناہ ما ہمہ

ہلاک کرنے والی سات چیزیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک کرنیوالی سات چیزوں (الموبقات) سے بچنے کا حکم دیا۔

۱-اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ ۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔

۲-اَلسِّحْرُ ۔جادو کرنا (جبکہ بلاضرورت ہو یا کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے کرے یا جادو میں کفریہ الفاظ ہوں۔اس کی سزا قتل ہے (۱) ارتداد کی وجہ سے (۲) فتنہ وفساد کی وجہ سے۔اشعۃ اللمعات۔اگر جادو اتارنے کے لئے جادو سیکھا تو جائز ہے بلکہ ضروری ہے۔
(مرآۃ ص۲۷ حاشیہ۲)

۳-قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ۔کسی جان کو ناحق قتل کرنا یعنی جس کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے۔

۴-اَكْلُ الرِّبٰوا۔سود کھانا (پہننا یا کسی بھی طریقے سے استعمال میں لانا۔بعض نے اس جملے سے ثابت کیا کہ سود لینا حرام ہے نہ کہ دینا۔واللہ اعلم۔مرآۃ)

۵-اَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ۔یتیم کا مال کھانا (ظلماً ۔ ان الـذین یاكلون اموال الیتٰمی ظلمًا انما یاكلون فی بطونهم نارًا وسیصلون سعیرًا ۔ (النساء)

۶- وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ ۔ کافروں سے جہاد کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا۔

۷- قَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔ پاکباز، سادہ یا بے خبر عورتوں پہ (زنا کی) تہمت لگانا۔متفق علیہ،حدیث ۴۶)

مندرجہ ذیل گناہ کرتے وقت بندہ مومن (کامل) نہیں رہتا

بدکاری کرتے وقت، شراب پیتے وقت، چوری کرتے وقت، ڈکیتی اور چھینا جھپٹی کرتے وقت اور (مال غنیمت میں) خیانت کرتے وقت متفق علیہ، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔حدیث ۴۷، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں یہ بھی ہے کہ قتل کرتے وقت، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ان حالتوں میں ایمان کیسے نکل جاتا ہے؟ تو آپ نے انگلیوں کو ملا کر (گتھی کر دیا) اور پھر جدا

کر کے فرمایا:ھٰکذا ۔ایسے۔پھر انگلیوں کو ملاتے ہوئے فرمایا:اگر توبہ کرے تو ایمان اس طرح واپس آ جاتا ہے۔امام بخاری فرماتے ہیں:اس سے بندے کا کامل مومن رہنا مراد ہے اور یہ کہ ایسا شخص ایمان کے نور سے محروم کر دیا جاتا ہے۔(ھذا الفظ البخاری، حدیث ۴۷ کے تحت یہ روایت مشکوٰۃ شریف میں درج کی گئی ہے) مزید وضاحت، حدیث ۵۳ میں دیکھئے۔

منافق کی علامات یہ ہیں

اگر چہ نمازی، روزہ دار اور دعویٰ اسلام کرتا ہو۔(۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) وعدہ کرے تو پورا نہ کرے (۳) امانت میں خیانت کرے (۴) جب جھگڑا کرے تو گالی بکے۔جس میں یہ چاروں ہوں وہ پکا منافق ہے ورنہ جتنی ہوں گی اس حساب سے، جب تک کہ یہ عادات چھوڑ نہ دے (حدیث ۴۸-۴۹ کا خلاصہ، متفق علیہما عن ابی ہریرۃ وعن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا:

مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَّاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً (رواہ مسلم،حدیث ۵۰)

منافق کی مثال اس (صلح کلی) بکری کی سی ہے جو دو بکروں کے درمیان (ان کو خوش کرنے کے لئے) گھومتی پھرے کبھی اس کے پاس جائے کبھی اس کے پاس

باغباں بھی خوش رہے راضی رہے صیاد بھی

لیکن یاد رہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَاِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ اَوِ الْاِيْمَانُ۔ (رواہ البخاری، حدیث ۵۵) نفاق، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے ساتھ خاص تھا۔اب یا کفر ہے یا ایمان۔یعنی حضور علیہ السلام کے دور میں اگر چہ منافقین سے علامات کفر ظاہر ہوئیں لیکن مصلحت کی بنا پر ان کو قتل نہ کیا گیا تا کہ کافر ہماری خانہ جنگی سے فائدہ نہ اٹھائیں۔آج کسی میں کفر کی علامت پائی جائیگی تو وہ مرتد ہے اور اس کو قتل کیا جائے گا۔(لمعات، مرقات)

Scanned with CamScanner

یہودیوں کی بارگاہِ رسالت میں ظاہری نیازمندی

اوران کا ایمان لائے بغیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہنا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں مگر اتباع اس لیے نہیں کریں گے کہ کہیں یہود ہمیں قتل نہ کر دیں اور حضور علیہ السلام کے ہاتھ پاؤں چوم کر چل دیئے

(رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی عن صفوان بن عسال حدیث ۵۱)

☆ ایمان کی بنیاد تین چیزیں ہیں: (۱) کلمہ گو کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ کہو (۲) جہاد جو تا قیامت جاری رہے گا (۳) تقدیر پہ ایمان (رواہ ابوداؤد حدیث ۵۲)

حضور علیہ السلام کی دس نصیحتیں

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام نے دس باتوں کا تاکیدی حکم دیا جو مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) شرک نہ کر۔ اگرچہ تو قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے (۲) والدین کی نافرمانی نہ کر اگرچہ وہ تمہیں اپنے گھر بار اور مال سے بے دخل کر دیں (۳) فرض نماز عمداً نہ چھوڑنا ورنہ اللہ کی پناہ سے نکل جائے گا (۴) شراب نہ پینا کیونکہ یہ ہر گناہ کی جڑ ہے (۵) گناہ سے بچنا کیونکہ اللہ ناراض ہو جائے گا (۶) جہاد سے نہ بھاگنا اگرچہ سب لوگ مار دیے جائیں (۷) وبا کے وقت ثابت قدم رہنا (۸) اپنی کمائی سے اپنے گھر والوں پہ خرچ کر (۹) ہمیشہ ان کی تربیت کرتے رہو (۱۰) ان میں خوف خدا پیدا کرتے رہو (رواہ احمد حدیث ۵۴)

ان میں سے کچھ احکام استحبابی ہیں مثلاً کئی کافر مل کر ایک مسلمان پہ چڑھائی کر دیں تو اس کو بھاگنے کی اجازت ہے لیکن اگر ڈٹا رہے اور شہید ہو جائے تو ثواب پائے گا۔ اسی طرح والدین کے کہنے پہ بیوی کو طلاق دے دینا مستحب ہے جیسا کہ اسماعیل علیہ السلام نے کیا۔ لیکن والدین حکم بھی دیں تو بیوی بچوں پہ ظلم نہ کرے اور معصیت و کفر کا ارتکاب نہ کرے کیونکہ حکم خدا و مصطفیٰ (جل جلالہ، صلی اللہ علیہ وسلم) ہر حال میں مقدم ہے۔

(مرقاۃ، مرآۃ)

بَابٌ فِي الْوَسْوَسَةِ (وسوسہ کا بیان)

بُرے خیالات پہ پکڑ نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِيْ مَاوَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَالَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْتَتَكَلَّمْ (متفق علیہ، حدیث ۵۶)

بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دلی خیالات سے درگزر فرمایا ہے جب تک کہ ان پر عمل نہ کرے یا (انہیں زبان پہ لا کر) کلام نہ کرے۔ لیکن یاد رہے کہ بُرے خیالات پہ پکڑ نہیں، بُرے ارادے پہ پکڑ ہے۔ یہاں تک کہ ارادۂ کفر کو کفر کہا گیا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ برا خیال وہ ہے جو اچانک دل میں آ جائے اور فوراً چلا بھی جائے۔ یہ تو پہلی امتوں کو بھی معاف تھا۔ اس امت کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ برا خیال دل میں باقی رہ جائے، تب بھی معاف ہے اور اگر اس کے ساتھ دل میں لذت و خوشی بھی ہو تو اس کو "ہم" کہا جائے گا۔ اس امت کو اس کی بھی معافی ہے اور اگر اس کے کر گزرنے کا ارادہ ہو تو اس کو عزم کہا جاتا ہے، اس کی معافی نہیں۔ الغرض ارادۂ گناہ اگرچہ گناہ ہے۔ مگر اس پہ سزا نہیں جس طرح ارادۂ زنا گناہ تو ہے مگر زنا نہیں۔ پھر قولی گناہ میں کلام کا اعتبار ہے اور فعلی میں کام کا۔ خیالات فاسدہ کو وسوسہ کہتے ہیں جو کہ شیطان کی طرف سے ہے اور اچھے خیالات کو الہام کہتے ہیں جو کہ رحمٰن کی طرف سے ہے لیکن غیر نبی کا الہام شرعاً حجت نہیں ہے کیونکہ احتمال ہے کہ شیطان کی طرف سے ہو۔ (مرقات، لمعات، مرآۃ)

☆ وسوسوں کا آنا ایمان کی علامت ہے (یعنی ان کے آنے پر ایماندار کا گھبرا جانا) ذٰلِكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ (رواہ مسلم عن ابی هریرہ رضی اللہ عنہ، حدیث ۵۷)

☆ اللہ تعالیٰ کے بارے میں وسوسہ آئے تو اعوذ باللہ پڑھو یا کہو: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ۔ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پہ ایمان لایا۔ (متفق علیہ عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ، حدیث ۵۸، ۵۹)

یاد رہے، وسوسوں سے خالی نماز یہود و نصاریٰ کی نماز قرار دی گئی ہے۔ حضرت علی کا

Scanned with CamScanner

فرمان۔(مرأۃ بحوالہ مرقات ص۸۲)

☆ حضور علیہ السلام کا قرین (من الجن) مسلمان ہوگیا۔رواہ مسلم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ حدیث ۶۰)

☆ شیطان، انسان میں خون کی جگہ دوڑتا ہے۔ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ (متفق علیہ، عن انس رضی اللہ عنہ، حدیث ۶۱)

☆ پیدائش کے وقت بچہ شیطان کے چھونے کی وجہ سے روتا ہے۔

(متفق علیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، حدیث ۶۲-۶۳)

☆ میاں بیوی میں جدائی کرانے پر شیطان کا شاباش دینا۔

(رواہ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ، حدیث ۶۴)

☆ انسان میں فرشتے اور شیطان دونوں کا اثر ہے۔

(رواہ الترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حدیث ۶۷)

☆ جو وسوسہ ڈالے کہ مخلوق کو تو اللہ نے پیدا کیا، اور اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے (تو ایسا شخص شیطان ہے) بائیں طرف تین دفعہ تھتکار کر اللہ کی پناہ طلب کرو (۶۸) اس حدیث سے صوفیاء نے دم کرتے ہوئے تھتکارنے کی دلیل پکڑی ہے۔(مرأۃ، ج۱، ص۸۸)

☆ نماز میں وسوسے ڈالنے والے شیطان کا نام ''خنزب'' ہے (رواہ مسلم عن عثمان ابن ابی العاص، حدیث ۷۰)

(۴) بَابُ الْاِیْمَانِ بِالْقَدْرِ

(تقدیر پر ایمان لانے کا بیان)

☆ تقدیریں زمین و آسمانوں کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے لکھی گئیں (رواہ مسلم عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حدیث نمبر ۷۲) حَتّٰی الْعَجْزِ وَالْکَیْسِ۔ یہاں تک کہ عاجزی اور عقلمندی بھی (ایضاً عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، حدیث ۷۳)

☆ حضرت آدم اور موسیٰ علیہما السلام کا جھگڑا، آدم علیہ السلام غالب آ گئے (رواہ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، حدیث ۷۴)

☆ ماں کے پیٹ میں حمل کے مراحل اور اچھی بُری تقدیر کا لکھا جانا (متفق علیہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حدیث ۷۵)

☆ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ۔ اعمال کا مدار خاتمے پر ہے (متفق علیہ عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حدیث ۷۶)

☆ جب ہر چیز لکھی جا چکی ہے پھر عمل کی کیا ضرورت ہے؟ جواب دیکھئے حدیث ۷۸ میں (عن علی رضی اللہ عنہ، متفق علیہ)

☆ آنکھ کا زنا نظر بد ہے اور زبان کا زنا بدکلامی یا فحش گفتگو (متفق علیہ) اسی طرح کان اور ہاتھ پاؤں کا زنا بھی ہے (رواہ مسلم، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، حدیث ۷۹)

☆ خصی ہونے کی اجازت لینے والے کو فرمایا: جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰی ذٰلِكَ اَوْذَرْ۔ قلم لکھ کر خشک ہو چکا، جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ خواہ خصی ہو یا نہ ہو۔(رواہ البخاری، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، حدیث ۸۱)

☆ انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ یُصَرِّفُهٗ كَيْفَ يَشَآءُ جیسے چاہے پھیرے (پھر بھی) دعا کی: اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ۔ اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دل اپنی فرمانبرداری پہ پھیر دے (رواہ مسلم عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حدیث ۸۲) مزید تفصیل کیلئے دیکھئے حدیث ۹۴-۹۵-

☆ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ ...... ہر پیدا ہونے والا (انسان کا بچہ) فطرت (اسلام کیونکہ اس نے عالم ارواح میں بلیٰ کہا تھا) پہ پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ الی اخر الحدیث (رواہ متفق علیہ عن ابی ہریرۃ، حدیث ۸۳)

اللہ تعالیٰ کی پانچ شانیں

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام ہمارے درمیان پانچ باتوں کے لئے قیام فرما ہوئے۔

۱- اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ يَنَامَ۔ اللہ تعالیٰ سونے سے پاک ہے اور نہ

Scanned with CamScanner

ہی سونا اس کی ذات کے لائق ہے۔

۲- یُخۡفِضُ الۡقِسۡطَ وَ یَرۡفَعُهٗ (رزق کا) پلڑا (کسی کے لئے) جھکا دیتا ہے اور (کسی کے لئے) اٹھا دیتا ہے۔

۳- یُرۡفَعُ اِلَیۡهِ عَمَلُ اللَّیۡلِ قَبۡلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَ عَمَلُ النَّهَارِ قَبۡلَ عَمَلِ اللَّیۡلِ۔ اس کی بارگاہ میں رات کے اعمال دن کے عملوں سے پہلے اور دن کے عمل رات کے اعمال سے پہلے پیش کیے جاتے ہیں (اور یہ ڈیوٹی کراماً کاتبین کی ہے)

۴- حِجَابُهُ النُّوۡرُ۔ اس کا پردہ نور ہے۔ (ای خلاف الحجب المعهودة)

۵- لَوۡ کَشَفَهٗ لَاَحۡرَقَتۡ سُبُحَاتُ وَجۡهِهٖ مَا انۡتَهٰی اِلَیۡهِ بَصَرُهٗ مِنۡ خَلۡقِهٖ۔ اگر وہ اپنا پردہ کھول دے تو اس کی ذات کی تجلیات سے تا حد نگاہ مخلوق جل کر راکھ ہو جائے۔ (رواہ مسلم، حدیث ۸۴)

لیکن آقائے دو جہاں، سیاح لامکاں، شب اسریٰ کے دولہا صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات اپنے رب کا دیدار کیا اور بے حجاب دیدار کیا۔ وَرَفَعَ بَعۡضَهُمۡ دَرَجٰتٍ۔ اور ایسے کیا کہ مَا زَاغَ الۡبَصَرُ وَمَا طَغٰی۔ جبکہ جس سے اللہ نے صرف کلام کیا۔ مِنۡهُمۡ مَّنۡ کَلَّمَ اللّٰهُ۔ اس کو فرمایا: لَنۡ تَرٰىنِیۡ۔ تو ہرگز مجھے نہیں دیکھ سکتا۔ کیونکہ مجھے ایک ہی نگاہ دیکھنے والی ہے اور وہ میرے محبوب کی ہے۔

نہ تو دیکھے نہ چشم انبیاء دیکھے
مجھے دیکھے محمد کی نگاہ دیکھے (صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ کفار کے بچوں کے متعلق پوچھا گیا (کہ قیامت کو کہاں ہوں گے؟) فرمایا: اَللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا کَانُوۡا عَامِلِیۡنَ۔ اللہ خوب جانتا ہے (وہ بڑے ہوتے تو) وہ کیا عمل کرتے۔ تفصیل دیکھئے مشکوٰۃ ص ۲۱، حاشیہ ۸ میں (متفق علیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، حدیث ۸۶)

☆ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الۡقَلَمَ...... اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا (رواہ الترمذی، عن عبادۃ الصامت رضی اللہ عنہ، حدیث ۸۷)

☆ اللہ تعالیٰ کا (اپنی شان کے مطابق) آدم علیہ السلام کی پشت پہ ہاتھ پھیر کر ان

کی ساری اولاد کو نکالنا...... (رواہ مالک والترمذی وابوداؤد عن مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ، حدیث ۸۸)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دو کتابیں لے کر صحابہ کرام کے سامنے تشریف لانا اور فرمانا کہ ان میں اہل جنت و اہل جہنم کے نام، ان کے باپوں کے نام اور پوری تفصیل ہے۔ (رواہ الترمذی عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حدیث ۸۹)

☆ منتر اور دوائیں خود اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہیں (هِیَ مِنۡ قَدَرِ اللّٰهِ۔ رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ عن ابی خزامۃ عن ابیہ رضی اللہ عنہ، حدیث ۹۰)

☆ مسئلہ تقدیر پہ بحث کرنے کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام پہ ناراض ہوئے۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ، عن جدہ، ۹۱)

☆ آدم علیہ السلام کو روئے زمین کی مٹی سے بنایا گیا (احمد، ترمذی، ابوداؤد، عن ابی موسیٰ، ۹۲)

☆ مخلوق کو اندھیرے میں پیدا کیا گیا پھر کیا ہوا؟...... (احمد، ترمذی، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، ص ۹۳)

یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار چیزوں پہ ایمان لائے بغیر بندہ مومن نہیں ہو سکتا۔

۱- یَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ بَعَثَنِیۡ بِالۡحَقِّ۔ گواہی دے اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔

۲- وَیُؤۡمِنُ بِالۡمَوۡتِ۔ اور موت پہ ایمان رکھتا ہو۔

۳- وَالۡبَعۡثِ بَعۡدَ الۡمَوۡتِ۔ اور مرنے کے بعد کی زندگی کو مانتا ہو۔

۴- وَیُؤۡمِنُ بِالۡقَدَرِ۔ اور تقدیر کو مانے۔ (ترمذی، ابن ماجہ ۹۵)

اس لیے مرجیہ اور قدریہ فرقہ کے بارے میں فرمایا: لَیۡسَ لَهُمَا فِی الۡاِسۡلَامِ نَصِیۡبٌ۔

Scanned with CamScanner

ان کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں (کیونکہ وہ تقدیر کو جھٹلاتے ہیں) انہیں کو ہی زمین میں دھنسایا جائے گا اور ان کی صورتیں بگاڑ دی جائیں گی۔ ایک حدیث میں انہیں مجوس هذه الامة فرمایا گیا کہ وہ اس امت کے مجوسی ہیں۔ اگر بیمار ہوں تو ان کی عیادت نہ کرو۔ نہ ان کے پاس بیٹھو نہ ان سے کلام میں پہل کرو۔ (دیکھئے حدیث ٩٧ تا ١٠٠)

چھ لعنتی شخص

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: چھ شخص ایسے ہیں کہ میں بھی ان پہ لعنت کرتا ہوں۔ اللہ نے بھی ان پہ لعنت فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہر مستجاب الدعوات نبی علیہ السلام نے بھی ان پہ لعنت کی ہے۔

١- اَلزَّائِدُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں (لفظی یا معنوی) اضافہ کرنیوالا۔

٢- وَالْمُکَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰہِ۔ تقدیر الٰہی کو جھٹلانے والا۔

٣- وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ۔ لوگوں کی مرضی کے بغیر ہی ان پہ مسلط ہو جانے والا حکمران تا کہ ذلیلوں کو عزت دے اور جن کو اللہ نے عزت دی ہے ان کو ذلیل کرے۔

٤- اَلْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰہِ۔ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی (اشیاء) کو حلال سمجھنے والا۔

٥- وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ۔ میری اولاد (کی بےحرمتی) کو حلال جاننے والا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے (کہ ان پہ ظلم وستم کیا جائے)

٦- وَالتَّارِکُ لِسُنَّتِیْ۔ میری سنت کو (حقیر جان کر) چھوڑ دینے والا۔

(رواہ البیہقی فی المدخل ورزین فی کتابہ، حدیث ١٠١)

☆ جہاں بندے کے مرنے کا فیصلہ ہو جائے اس زمین کی طرف اس کو کسی حاجت میں ڈال دیا جاتا ہے۔ (احمد، ترمذی، ١٠٢، عن مطر بن عکامس)

☆ اَلْوَائِدَۃُ وَالْمَوْءُدَۃُ فِی النَّارِ۔ زندہ دفن کرنیوالی اور زندہ درگور ہونے والی دونوں آگ میں (وہ کفر حقیقی کی وجہ سے یہ اس کے تابع ہو کر کفر حکمی کی وجہ سے یا وائدہ جنانیوالی یعنی دائی اور موءودہ جس کی بچی دفن کی گئی کیونکہ اس کی اجازت سے زندہ درگور کی

گئی) ابوداؤد، ترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ١٠٤)

☆ ہر بندے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فارغ ہو چکا (یعنی پکا فیصلہ فرما چکا) مِنْ اَجَلِہٖ وَعَمَلِہٖ وَمَضْجَعِہٖ وَاَثَرِہٖ وَرِزْقِہٖ۔ اس کی موت، عمل، مدفن یا خوابگاہ، رہنا سہنا اور اس کے رزق سے۔ (رواہ احمد، حدیث ١٠٥)

☆ تقدیر کے بارے میں زبان کھولنے والے سے قیامت کے دن سوال ہوگا اور جس نے سر تسلیم خم کر لیا۔ لَمْ یُسْئَلْ عَنْہُ۔ اس سے باز پرس نہ ہوگی۔ (ابن ماجہ، ١٠٦)

☆ اگر احد پہاڑ برابر بھی خیرات کرو تو تقدیر پر ایمان لائے بغیر قبول نہیں......

(احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ ١٠٧)

☆ تقدیر کے منکر کے سلام کا جواب نہ دیا جائے۔

(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ عن نافع ١٠٨)

☆ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی پہلی اولاد دوزخ میں (مگر ایماندار والدین کے دل میں کافر اولاد کی محبت نہ رہے گی۔) (رواہ احمد ١٠٩)

☆ حضرت آدم اور داؤد علیہما السلام کا جھگڑا (ترمذی، ١١٠)

☆ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبۂ خوفِ خدا کہ حضور علیہ السلام کے وعدے کے باوجود کہ ''تم مجھے ملو گے'' رو رہے ہیں کہ خدا جانے میرا کیا حال ہوگا۔

(احمد، عن ابی نضرہ، ١١٢)

☆ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی کا عہد معاہدہ عرفات کے قریب نعمان پہاڑ پہ ہوا۔ (احمد، عن ابن عباس، ١١٣)

☆ آدم علیہ السلام نے ساری اولاد میں نبیوں کو چراغوں کی طرح دیکھا عَلَیْہِمُ النُّوْرُ جن پر نور تھا۔ (احمد، عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ١١٤)

☆ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے، عادت نہیں بدل سکتی (احمد، عن ابی درداء، ١١٥)

☆ (خیبر میں) زہر آلود بکری کھانے کی تکلیف حضور علیہ السلام پہ ہر سال لوٹ آتی۔ (ابن ماجہ، عن ام سلمہ، ١١٦)

(۵) بَابُ اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ

(عذاب قبر کا ثبوت)

عذاب وحساب قبر کے بارے میں چند باتیں ذہن نشیں رہیں۔

۱-قبر سے مراد یہاں عرفی قبر ہی نہیں تا کہ یہ سوال پیدا ہو کہ جو جل کر یا ڈوب کر مر گیا یا کسی درندے نے کھالیا۔کیا وہ عذاب وحساب سے چھوٹ گیا؟ بلکہ قبر سے مراد عالم برزخ ہے، جس کی ابتداء موت سے ہوگی اور انتہا قیامت پہ لہٰذا کوئی مر کر جہاں بھی رہے اس کے لئے وہی قبر ہے۔

۲-عذاب قبر کا منکر گمراہ ہے کیونکہ بہت ساری قرآنی آیات اور بے شمار احادیث سے عذاب قبر کا ثبوت ملتا ہے۔قرآن مجید میں ال فرعون کے بارے میں فرمایا گیا: النار یعرضون علیھا غدوا و عشیا۔آگ ان پہ صبح وشام پیش کی جاتی ہے۔

۳-قبر وحشر کا حساب علیحدہ علیحدہ ہے کہ قبر میں صرف ایمان کا حساب ہوگا جبکہ آخرت میں ایمان واعمال دونوں کا حساب ہوگا۔

۴-حساب قبر ہمارے آقا علیہ السلام کے دور سے شروع ہوا اور صرف اس امت کے ساتھ خاص ہے۔پہلی امتوں میں نہ تھا یعنی ان سے قبر میں ان کے نبی کے بارے میں نہ پوچھا جاتا تھا کہ ان کو پہچانتے ہو یا نہیں؟ گویا ان کا سارا معاملہ آخرت پہ چھوڑ دیا گیا اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان نہ رکھنے والے کا گھڑا قبر میں ہی پھوڑ دیا گیا تا کہ حسرت وندامت کی آگ میں جلتا رہے اور جان لے کہ دنیا میں رہ کر جو میں اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان حاصل نہ کر سکا تو اس کی وجہ سے میری قبر بھی خراب ہوئی اور آخرت بھی۔اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے کیا خوب کہا۔

لحد میں عشق رخ شاہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

۵-آٹھ اشخاص سے حساب قبر نہ ہوگا۔ نبی' شہید' جہاد کی تیاری کرتے ہوئے فوت

ہونے والا' طاعون میں مرنے والا' طاعون کی وبا میں صابر رہنے والا' چھوٹے بچے' جمعہ کے دن یا جمعرات میں مرنے والا' ہر رات سورۂ ملک پڑھ کر سونے والا' مرض الموت میں سورۃ اخلاص پڑھنے والا (مرأۃ بحوالہ ردالمحتار)

۶-عذاب وحساب ایک ہی شئی نہیں بلکہ دو مختلف چیزیں ہیں۔بعض لوگ حساب قبر میں تو کامیاب ہو جائیں گے مگر اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے عذاب میں گرفتار ہو جائیں گے جیسے چغل خور وغیرہ۔

۷-مومن کو عذاب ہوا بھی تو عارضی ہوگا جبکہ کافر کو دائمی عذاب ہوگا۔بعض ایمانداروں کا عذاب جمعرات کو ختم کر دیا جائے گا۔اسی لیے شب جمعہ تک قبر پہ قرآن پاک کی تلاوت کرائی جاتی ہے۔

۸-آخرت کے عذاب اور قبر کے عذاب میں فرق ہے جس طرح کہ قبر میں ملنے والے آرام اور آخرت کے آرام میں فرق ہے یعنی حشر کے بعد بندوں کو جنت میں یا دوزخ میں داخل کر کے ثواب وعذاب ہوگا اور قبر میں جنت ودوزخ کا ثواب وعذاب پہنچتا ہے جبکہ میت قبر میں ہی رہتی ہے۔جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ نیک کے لئے جنت کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور بد کے لئے دوزخ کی۔دوسرا فرق یہ ہے کہ عذاب قبر اصلاً روح کو ہوگا اور جسم اس کے تابع ہے جبکہ آخرت کا ثواب وعذاب روح وجسم دونوں کو ہوگا۔مرأۃ المناجیح اردو ترجمہ وشرح مشکوۃ المصابیح از حکیم الامۃ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر قبر میں بھی بات نہ بنے گی

مردے سے صرف اللہ کے بارے میں سوال کیا گیا مگر اس نے جواب میں رَبِّیَ اللّٰہُ وَنَبِیِّ مُحَمَّدٌ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) کہا کہ میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (معلوم تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ بتائے بغیر بات نہیں بنے گی) یہی قول ثابت ہے اور اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔یثبت اللہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت......

(۱متفق علیہ رواہ البراء بن عازب' ۱۱۷)

Scanned with CamScanner

☆ دفن کے بعد مردہ دفن کر کے واپس آنے والوں کے جوتوں کی آہٹ بھی سنتا ہے۔ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَتَوَلّٰی عَنْہُ اَصْحَابُہٗ اَنَّہٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ۔ (معلوم ہوا کہ مرنے والے کی قوتیں قبر میں بڑھ جاتی ہیں کہ منوں مٹی کے نیچے سے معمولی آواز کو سن رہا ہے تو پھر محبوبانِ خدا بالخصوص امام الانبیاء علیہ السلام کی قوت سماعت کا عالم کیا ہوگا) (متفق علیہ عن انس رضی اللہ عنہ، ۱۱۸)

ہم یہاں پہ پڑھیں وہ مدینے سنیں
مصطفیٰ کی سماعت پہ لاکھوں سلام

☆ یہودی بھی عذاب قبر کے قائل ہیں۔ (متفق علیہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا، ۱۲۰)

☆ قبروں کے اندر ہونے والا عذاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے آپ کے خچر نے بھی دیکھ لیا۔ (رواہ مسلم عن زید بن ثابت، ۱۲۱)

☆ نکیرین کا قبر میں آنا اور ایماندار کو یہ کہنا نَمْ کَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ......
(رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ۱۲۲)

☆ قبر میں لوہے کا ایسا ہتھوڑا استعمال کیا جائے گا کہ اگر پہاڑ کو مارا جائے تو مٹی بن جائے (۱۲۳)

☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پہ کھڑے ہوتے تو رو رو کر ڈاڑھی مبارک آنسوؤں سے تر کر لیتے......(ترمذی، ابن ماجہ، ۱۲۴)

☆ قبر میں کافر پہ مسلط کیے جانے والے ننانوے سانپ، اگر ایک سانپ زمین پہ پھونکے تو زمین سے کچھ نہ اُگے (دارمی، ترمذی عن ابی سعید، ۱۲۶)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح کی برکت سے تنگ قبر کشادہ ہوگئی (رواہ احمد عن جابر، ۱۲۷)

(اس سے دعا بعد الجنازہ کا بھی ثبوت ملتا ہے)

☆ فشار قبر اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی شان (رواہ النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ۱۲۸)

☆ عذاب قبر کا ذکر سن کر صحابہ کرام کی چیخیں نکل گئیں۔ (رواہ البخاری عن اسماء بنت ابی بکر، ۱۲۹)

نمازی کو قبر میں بھی نماز کی فکر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

اِذَا اُدْخِلَ الْمَیِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتْ لَہُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوْبِھَا فَیَجْلِسُ یَمْسَحُ عَیْنَیْہِ وَیَقُوْلُ دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ (رواہ ابن ماجہ، ۱۳۰)

جب (نماز کے پابند) مردے کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کو سورج ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے تو وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے اور (فرشتوں سے) کہتا ہے ٹھہرو میں (عصر کی) نماز ادا کرلوں (پھر تمہارے سوالوں کا جواب دیتا ہوں)

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اگر رب نے مجھے جنت اور مسجد میں جانے کا اختیار دیا تو میں جنت میں جانے کی بجائے مسجد میں جانے کو ترجیح دوں گا۔

(مرآۃ بحوالہ مرقاۃ، ص ۴۴۹، ص ۴۵۰، ج ۱)

ہر کوئی اللہ کو نہیں دیکھ سکتا

فرشتے جب قبر میں ایماندار سے پوچھیں گے هَلْ رَاَیْتَ اللّٰهَ، کیا تو نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے (کہ اس پر ایمان لانے کی بات کررہے ہو) تو ایمان والا کہے گا مَا يَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرَی اللّٰهَ۔ ہر کسی کے لئے یہ کہاں مناسب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکے۔ (۱۳۱) اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس دنیا میں سر کی آنکھوں کے ساتھ صرف ایک ہی ہستی ہے جس کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ دیدار الٰہی سے مشرف ہوئے اور وہ ہمارے آقا علیہ السلام کی ہستی ہے کہ جن کی برکت سے ہمیں ایمان نصیب ہوا اور ہم تمہارے سامنے سوالوں کے ٹھیک ٹھیک جواب دے رہے ہیں۔ نہ صرف ان کے صدقے ایمان ملا بلکہ قرآن بھی ان کے ذریعے سے ملا، رمضان بھی آپ کے طفیل ملا بلکہ خود رب رحمان بھی ملا تو آپ ہی کے توسط سے اور ہم جیسے ذرے رب کی بارگاہ میں پہنچ کر آفتاب بنیں گے تو آپ ہی کی وجہ

Scanned with CamScanner

سے۔اعلیٰ حضرت نے کیا خوب فرمایا:

ذرّے مہر قدس تک تیرے توسّط سے گئے

حدِ اوسط نے کیا صغریٰ کو کبریٰ نور کا

☆ ھذا اسم اشارہ محسوس مبصر فی الخارج کے لئے آتا ہے جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث میں فرشتے کہیں گے۔ ھٰذَا مَقْعَدُكَ. جنت میں تیرا ٹھکانہ ہے جو کہ اس کو دکھایا جائے گا اور کبھی ھذا کا مشارٌ الیہ ذہن میں ہوتا ہے جیسا کہ باب الاعتصام بالکتاب والسنتہ کی پہلی حدیث ہے۔من احدث فی امرنا ھذا۔ یہاں اس کا مشارٌ الیہ دین اسلام ہے۔

بَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

قرآن وسنت کو مضبوطی سے تھامنے کا بیان

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ ......

(رواہ مسلم عن جابر نمبر ۱۳۲)

☆ ناپسندیدہ ترین تین شخص ۱۔حرم میں بے دینی کرنے والا ۲۔اسلام میں آکر جاہلیت کا طریقہ تلاش کرنے والا ۳۔مسلمان کا خون بہانے کی فکر میں رہنے والا۔ (رواہ البخاری عن ابن عباس نمبر ۱۳۴)

☆ فرشتوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک خوبصورت مثال دی (حضور صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرمارہے ہیں اور فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان فرمارہے ہیں۔ (رواہ البخاری عن جابر ۱۳۶ '۱۵۳)

☆ ازواج مطہرات حضور علیہ السلام کی عبادت کا حال بیان کرتی ہیں...... فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ (متفق علیہ عن انس '۱۳۷) روزانہ روزہ رکھنے اور ساری ساری رات عبادت کرنے سے روک دیا گیا۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اللہ کو جاننے والے اور اس سے ڈرنے

والے ہیں۔ (متفق علیہ عن عائشہ '۱۳۸)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشورہ پہ عمل کرنے سے پھلوں کا نقصان ہوا۔ تب آپ نے فرمایا: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ. (اگر عمل کرتے رہتے تو بڑی برکت دیکھتے۔ مرأۃ) رواہ مسلم عن رافع بن خدیج '۱۳۹ (درخت نر اور مادہ کیسے ہوتے ہیں۔ دیکھئے مرأۃ ج ۱ ص ۱۵۲)

☆ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ...... میں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔

(متفق علیہ عن ابی موسیٰ '۱۴۰)

☆ اَنَا اٰخِذٌ بِحُجُزِكُمْ عَنِ النَّارِ. میں تمہیں کمر سے پکڑ کر آگ سے بچا رہا ہوں۔ (متفق علیہ عن ابی ہریرۃ '۱۴۱)

☆ متشابہات (آیات) کے درپے ہونیوالوں سے بچو (متفق علیہ عن عائشہ '۱۴۳)

☆ سب سے بڑا مجرم وہ ہے کہ جس کے سوال کی وجہ سے کوئی چیز حرام کردی جائے۔ (متفق علیہ عن سعد بن ابی وقاص '۱۴۵)

☆ اہل کتاب کی باتوں کی (جو وہ تورات وانجیل کے حوالے سے کہیں) نہ تصدیق کرو نہ تکذیب بلکہ کہو اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا......

(رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ '۱۴۷)

☆ ہر سنی سنائی بات بیان کردینے والا جھوٹا ہے۔ (رواہ مسلم عن ابی ہریرہ '۱۴۸)

☆ ہدایت یا گمراہی کی طرف بلانے والے کو اتنا ہی گناہ یا ثواب ہوگا جتنا کہ عمل کرنے والے کو (رواہ مسلم عن ابی ہریرہ '۱۵۰)

☆ بَدَءَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا وَّسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَءَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَآءِ. اسلام غرباء سے نکلا اور غرباء میں ہی لوٹے گا' غرباء کو مبارک ہو۔ (رواہ مسلم عن ابی ہریرہ '۱۵۱)

☆ ایمان سمٹ کر مدینہ کی طرف آجائے گا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف

(بخاری عن ابی ہریرہ '۱۵۲)

☆ منکرین حدیث کی مذمت میں احادیث (۱۵۴ تا ۱۵۷)

☆ خط کھینچ کر صراط مستقیم سمجھایا۔ (احمد' نسائی' دارمی عن عبداللہ بن مسعود '۱۵۸)

Scanned with CamScanner

☆ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ۔ کوئی مومن نہیں ہوسکتا' جب تک کہ اس کی خواہش میری تعلیم کے تابع نہ ہوجائے۔

(شرح السنۃ' نووی عن ابن عمرؓ ۱۵۹)

☆ تہتر فرقوں والی حدیث۔ (رواہ الترمذی عن ابن عمرؓ ۱۶۲)

☆ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام گمراہی پہ جمع نہ ہوگی۔ سواد اعظم کی پیروی کا حکم جو جماعت سے جدا ہوا وہ دوزخ میں گیا۔ (حدیث ۱۶۳' ۱۶۴)

☆ سنت سے محبت حضور سے محبت ہے اور ایسا شخص حضور علیہ السلام کے ساتھ جنت میں ہوگا۔ فساد امت کے وقت سنت پہ عمل کرنیوالے کو سو شہید کا ثواب

(۱۶۵' ۱۶۶)

موسیٰ علیہ السلام کو بھی میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا: ہمیں یہودیوں کی کچھ باتیں بھلی لگتی ہیں' کیا آپ ہمیں اجازت دیتے ہیں کہ ان میں سے بعض باتیں لکھ لیا کریں؟ فرمایا (قرآن وسنت کے ہوتے ہوئے) تم لوگ یہود ونصاریٰ کی طرح حیران ہو' حالانکہ میں تمہارے پاس صاف وشفاف شریعت لے کر آیا ہوں۔ وَلَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا مَّا وَسِعَہٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ۔ اور اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔

(احمد' بیہقی' ۱۶۷)

اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح اسلام کو حق سچ سمجھنے والے کے لئے غیر مسلموں کے پاس جانا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح مسلک حقہ والے کو بد مذہبوں کے ہاں جانا اور ان سے خوبیوں کا متلاشی رہنا بھی عقیدے میں کمزوری کی علامت ہے۔

بہت سادہ سا ہے اپنا اصولِ زندگی کوثر
جو ان سے بے تعلق ہے ہمارا ہو نہیں سکتا

(ایک حدیث اسی موضوع کی دیکھئے' ۱۸۳)

☆ ایک دور آئیگا کہ دین کے دسویں حصے پہ عمل کرنیوالا بھی نجات پا جائے گا۔

(ترمذی عن ابی ہریرۃؓ ۱۶۹)

☆ قوم میں گمراہی پہلے آتی ہے اور جھگڑے بعد میں پیدا ہوتے ہیں۔

(احمد' ترمذی' ابن ماجہ عن ابی امامہ ۱۷۰)

قرآنی آیات کی پانچ قسمیں حلت وحرمت والی آیات محکم' متشابہ اور احکام

(عن ابی ہریرۃ' ۱۷۱)

احکام شرع کی تین اقسام

۱- اَمْرٌ بَیِّنٌ رُشْدُہٗ فَاتَّبِعْہُ جس کا ہدایت ہونا ظاہر ہے اس کی پیروی کرو۔

۲- وَاَمْرٌ بَیِّنٌ غَیُّہٗ فَاجْتَنِبْہُ. جس کا گمراہی ہونا ظاہر ہے' اس سے بچو۔

۳- اَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِیْہِ فَکِلْہُ اِلَی اللّٰہِ. وہ معاملہ جس میں اختلاف کیا گیا (دونوں طرح کے دلائل ہیں' حلال کے بھی حرام کے بھی۔ جس طرح گدھے کا جوٹھا' قیامت کے دن کا تقرر' کفار کے بچوں کا حکم وغیرہ نہ یہ کہ کوئی اپنی رائے سے مشتبہ بنادے (جس طرح تمام اہل اسلام تو میلاد' عرس' فاتحہ وغیرہ کو حلال جانیں تو کوئی اپنی طرف سے حرام کہہ دے) اس کو اللہ کے سپرد کردے۔ (رواہ احمد عن ابن عباس' ۱۷۳)

☆ عَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ وَالْعَامَّۃِ. جماعت اور عوام (کے عقائد) کو لازم پکڑو (اسی جماعت میں اولیاء ہیں) (رواہ احمد عن معاذ بن جبل' حدیث ۱۷۴)

☆ بدعت سے سنت اٹھ جاتی ہے۔

(رواہ احمد عن غضیف بن الحارث وحسان' ۱۷۸-۱۷۷)

☆ جس نے بدعتی کی تعظیم کی' اس نے اسلام کو ڈھانے پہ مدد کی۔

(رواہ البیہقی' عن ابراہیم' ۱۷۹)

☆ قرآن داعی ہے' پردے اللہ کی حدیں ہیں' کھلے ہوئے دروازے محرمات ہیں' راستہ اسلام ہے (ایک مثال کے ذریعے دنیا وآخرت کی کامیابی سمجھادی)

احمد' بیہقی' ترمذی ۱۸۱

Scanned with CamScanner

☆ جو سیدھی راہ چلنا چاہے وہ وفات یافتہ لوگوں کی راہ پر چلے (أُولٰئِكَ أَصْحٰبُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رواہ رزین عن ابن مسعودؓ ۱۸۲

☆ كَلَامِيْ لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللّٰهِ...... میرا کلام' کلام اللہ کو منسوخ نہیں کرسکتا (یعنی کلام اللہ کی تلاوت کو ورنہ بہت سے احکام قرآنی حدیث سے منسوخ ہیں جس طرح سجدہ تعظیمی قرآن سے ثابت ہے' حدیث کی وجہ سے منسوخ ہے) دارقطنی عن جابرؓ ۱۸۳-

(یادرہے! قرآنی آیات کا شان نزول' ناسخ' منسوخ کا علم اور تجوید کے قوائد عقلی نہیں' نقلی ہیں لہٰذا انہیں اپنی رائے سے بیان نہیں کیا جاسکتا۔

(مرأة ج ۲' ص ۲۰۸)

(۷) كِتَابُ الْعِلْمِ (علم کا بیان)

☆ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً. میری طرف سے پہنچادو اگرچہ ایک ہی بات ہو۔ وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ (وہ قصے اور مثالیں جو اسلام کے خلاف نہ ہوں) بنی اسرائیل سے بیان کردیا کرو۔ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ. میرے اوپر عمداً جھوٹ باندھنے والا دوزخی ہے۔ رواہ البخاری عن عبداللہ بن عمروؓ ۱۸۷)

☆ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِيْ

اللہ تعالیٰ جس کا بھلا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور میں تو بانٹنے والا ہوں اور اللہ ہی عطا فرماتا ہے۔ (متفق علیہ عن معاویہ رضی اللہ عنہ' ۱۸۹)

☆ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا.

جو کفر میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں بشرطیکہ (دین کی) سمجھ حاصل کرلیں (رواہ مسلم عن ابی ہریرہؓ ۱۹۰)

قابل رشک' دو شخص

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو شخص اس قابل ہیں کہ ان پہ حسد یعنی غبطہ یا رشک کیا جائے۔

۱ - رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ

ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اس کو اچھی جگہ خرچ کردے۔

۲ - رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا

دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے (علم و) حکمت عطا فرمائی وہ اس کے ساتھ فیصلے کرے اور لوگوں کو سکھائے۔ (خدا تعالیٰ میری اس کوشش کو بھی اس زمرے میں شامل فرمائے کہ لوگ ان کتابوں سے استفادہ کرتے رہیں۔ جس طرح کہ بعض سخیوں کے مال سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تمنا نیک ہے' امید ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نیکوں کے ساتھ ہی اٹھائے گا۔) متفق علیہ عن ابن مسعودؓ ۱۹۱

☆ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ...... (رواہ مسلم عن ابی ھریرہ' ۱۹۲)

انسان جب مرجاتا ہے تو تین اعمال کے بغیر اس کے عمل ختم ہوجاتے ہیں۔ وہ تین اعمال یہ ہیں۔ (۱) صدقہ جاریہ (۲) علم جس سے نفع ہو (۳) نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے۔

☆ بندے کا بندے کے لئے مشکل کشا ہونا اور مددگار ہونا۔ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً ...... وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ

(رواہ مسلم' عن ابی حریرہ' ۱۹۳)

☆ قیامت کے دن سب سے پہلے ریاکار' شہید' عالم اور سخی کا امتحان ہوگا۔

(رواہ مسلم' ۱۹۴)

☆ علم ختم ہوجائے گا تو لوگ جہلاء کو اپنے سردار (قاضی' مفتی) بنالیں گے جو خود بھی گمراہ ہوں گے' دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (متفق علیہ عن ابن عمرؓ ۱۹۵)

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے روزانہ درس دینے کے لئے لوگوں کے اصرار کے باوجود ہفتے میں ایک دن ہی درس کے لئے مقرر کیا تاکہ لوگ اکتا نہ جائیں۔

(متفق علیہ عن شقیق بن ابی سلمہ اسدی' ۱۹۶)

Scanned with CamScanner

☆ حضور علیہ السلام کلام فرماتے یا سلام تو تین بار دھراتے۔

(رواہ البخاری، عن انس، ۱۹۷)

☆ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ

جو بھلائی پر کسی کی رہنمائی کرے گا وہ اس بھلائی کو کرنیوالا کی طرح ثواب پائے گا۔

(رواہ مسلم عن ابی مسعود الانصاری، ۱۹۸)

☆ غریب لوگوں کو دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ اڑ گیا۔ پھر آپ نے لوگوں کو ترغیب دلائی اور ان کی مدد کروائی۔ اس موقع پر فرمایا:

مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً (رواہ مسلم عن جابر، ۱۹۹)

☆ قیامت تک جو بھی قتل ہوگا، سب سے پہلے قاتل (قابیل) کو گناہ پہنچتا رہے گا۔

(متفق علیہ عن ابن مسعود، ۲۰۰)

ایک حدیث کے لئے مدینہ سے دمشق تک کا سفر

حضرت کثیر بن قیس فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: میں مدینہ شریف سے اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ مجھے معلوم ہوا ہے۔ آپ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان فرماتے ہیں اور میرا یہاں آنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے حدیث بیان کی جس میں ہے ''جو طلب علم کے لئے کسی راستے پہ چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستے پہ چلا دیتا ہے، فرشتے طالب علم کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔ عالم کے لئے زمین و آسمان کی ہر مخلوق یہاں تک کہ مچھلی پانی میں استغفار کرتی ہیں۔ عالم کی فضیلت عابد پہ ایسے ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پہ، علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام درہم و دینار کے نہیں بلکہ علم کے وارث ہوتے ہیں۔ جس کو علم سے نوازا گیا اس نے پورا حصہ لے لیا۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، ۲۰۱)

اگلی حدیث میں عالم کی عابد پہ فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: كَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاكُمْ، جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ شخص پر، اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے، زمین و

آسمان والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنی بل میں اور مچھلی پانی میں لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والے پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں (یدعون بالخیر) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ اللہ تعالیٰ سے تو صرف علماء ہی ڈرتے ہیں (ترمذی، دارمی، عن ابی امامہ باہلی، ۲۰۲)

☆ اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْحَكِيْمِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا۔ علم کی بات عالم کی گمشدہ شدہ چیز ہے، جہاں پائے وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ، عن ابی ہریرۃ ۲۰۴)

☆ فَقِيْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ۔ ایک فقیہ ہزار عبادت گزاروں سے شیطان پہ بھاری ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ، ۲۰۵)

☆ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ...... نااہل پہ علم پیش کرنے والا خنزیر کو موتیوں، جواہرات اور سونے کا ہار پہنانے والے کی طرح ہے۔

(ابن ماجہ، بیہقی عن انس ۲۰۶)

☆ علم کی طلب گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔ (ترمذی، دارمی عن سخبرۃ الازدی، ۲۰۹)

☆ مومن خیر سے سیر نہیں ہوتا (۲۱۰)

☆ علم کو چھپانے والے کے منہ میں آگ کی لگام ڈالی جائیگی۔

(احمد، ترمذی دارمی عن ابی ہریرہ ۲۱۱)

☆ جھگڑا کرنے کے لئے علم سیکھنے والے کی مذمت

(ترمذی عن کعب بن مالک، ۲۱۳-۲۱۲)

☆ عالم دین کے لیے عالم ما کان و ما یکون کی دعا۔

نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ (۲۱۴)

☆ جو قرآن میں اپنی رائے سے بات کرے، صحیح بھی کرے تو گناہگار ہے۔

(ترمذی، ابوداؤد، عن جندب ۲۱۸)

☆ قرآن سات حروف پہ اترا لِكُلِّ اٰيَةٍ مِّنْهَا ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ......

(شرح السنۃ عن ابن مسعود ۲۲۱)

Scanned with CamScanner

☆ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْاُغْلُوْطَاتِ. آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے معموں سے منع فرمایا۔ (اغلوطہ کی جمع ہے کسی کو لا جواب کرنے کے لئے بے فائدہ سوال کرنا) ابوداؤد عن معاویہ رضی اللہ عنہ ۲۲۵-

☆ عالم مدینہ کی شان (امام مالک مراد ہیں) رواہ الترمذی عن ابی ہریرہ ۲۲۸

☆ ہر صدی کے بعد مجدد کا آنا (رواہ ابوداؤد عنہ ۲۲۹)

☆ جس کو علم کی طلب میں موت آ گئی تو اس کے اور نبیوں کے درمیان جنت میں صرف ایک درجہ ہوگا۔ (داری عن الحسن ۲۳۱)

☆ اہل علم اور معلمین خیر کے لئے نفلی عبادت کی رعایت (۲۳۲)

☆ علم کی ناقدری نہ کراؤ کہ لوگوں کی خواہش کے بغیر ہی بیان کرنا شروع کر دو اور دعا میں قافیہ دار عبارت سے بچو۔ (رواہ البخاری عن عکرمہ ۲۳۳)

حاشیہ میں ہے المراد المعهود هو السجع المذموم الذى كان الكهان والمتشدقون يتعاطون ويتكلفونه فى محاوراتهم لا الذى يقع فى فصيح الكلام بلا كلفة فان الفواصل التنزيلة واردة على هذا (مرقاۃ)

خلاصہ یہ کہ وہ قافیہ دار عبارت مراد ہے جو کہ مذموم ہو اور تکلف سے جوڑی جائے جس طرح کہ کاہن لوگوں کی عادت تھی۔

مرنے کے بعد ثواب پہنچنے کی چند صورتیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اعمال و نیکیاں مومن کو بعد الموت بھی پہنچتی ہیں (ان میں سے چند) مندرجہ ذیل ہیں۔

عَلَّمَہٗ وَنَشَرَہٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَکَہٗ اَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَہٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاہُ اَوْبَیْتًا لِابْنِ السَّبِیْلِ بَنَاہُ اَوْنَھْرًا اَجْرَاہُ اَوْ صَدَقَۃً اَخْرَجَھَا مِنْ مَالِہٖ فِیْ صِحَّتِہٖ وَحَیٰوتِہٖ تَلْحَقُہٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِہٖ

(رواہ ابن ماجہ والبیہقی ۲۳۶)

(۱) علم جسے سیکھا گیا (۲) اس علم کو سکھایا اور پھیلایا گیا (۳) نیک اولاد چھوڑی گئی

(۳) [illegible]

[illegible]

☆ [illegible]

☆ [illegible]

☆ [illegible]

☆ [illegible]

☆ [illegible]

☆ [illegible]

☆ اِنَّمَا الْعِلْمُ التَّبَیَّانُ [illegible] کے سامنے اسے بیان کرتا ہے۔ [illegible]

☆ عالم وہ ہے جو علم پر عمل کرے [illegible]

☆ سب سے اچھے بھی علماء [illegible]

☆ علماء میں سب سے [illegible]

☆ عالم کی پھسلن [illegible]

☆ علم دو ہیں۔ ایک [illegible] ہے۔ یہ اس کی دلیل ہے کہ ابن آدم کے خلاف [illegible]

☆ حضرت ابو ہریرہ نے حضور علیہ السلام سے دو علم حاصل کیے۔ (بخاری ۲۵۲)

☆ مسئلہ نہ آئے تو اللہ اعلم کہو یہ بھی علم ہے۔ (متفق علیہ عن ابن مسعود ۲۵۳)

☆ بے دینوں سے علم نہ سیکھو۔ ابن سیرین (رواہ مسلم ۲۵۴)

☆ بے دین علماء اور بے عمل قاریوں کی سزا دوزخ کا وہ طبقہ ہے جس سے دوزخ روزانہ چار سو بار پناہ مانگتی ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ ۲۵۶)

ایک ایسا زمانہ آئیگا

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور علیہ السلام نے فرمایا: ایسا زمانہ لوگوں پر آنے والا ہے۔

لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُهٗ

اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔

وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ

اور قرآن کا صرف رواج ہی رہ جائے گا۔

مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَّهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى

مسجدیں بظاہر آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔

عُلَمَاۤءُ هُمْ شَرٌّ مِّنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاۤءِ

ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین ہوں گے، انہی سے فتنہ نکلے گا اور انہی میں لوٹے گا۔ (بیہقی ۲۵۷)

☆ تعلیم و تعلم کے باوجود علم نہ رہے گا جیسا کہ یہود و نصاریٰ تورات و انجیل پڑھتے پڑھاتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے۔ (احمد، ابن ماجہ، ترمذی ۲۵۸)

☆ دو شخص مسئلہ میراث کے بارے میں جھگڑ رہے ہوں گے تو ان کا مسئلہ حل کرنے والا نہ ملے گا۔ (دارمی، دارقطنی عن ابن مسعود ۲۵۹)

☆ مَثَلُ عِلْمٍ لَّا يُنْتَفَعُ بِهٖ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَّا يُنْفَقُ مِنْهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

وہ علم جس سے نفع نہ اٹھایا جائے اس خزانے کی طرح ہے جس سے راہِ خدا میں خرچ نہ

کیا جائے (جیسے وہ مال بیکار اسی طرح یہ علم بیکار) احمد۔ دارمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۲۶۰

(۸) كِتَابُ الطَّهَارَةِ

(پاکیزگی کا بیان)

☆ وضو اور نماز کبیرہ گناہوں کے سوا تمام گناہوں کا کفارہ ہے۔ (رواہ مسلم عن عثمان ۲۶۵)

☆ وضو کے بعد دوسرا کلمہ پڑھنے سے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ (رواہ مسلم عن عمر بن الخطاب ۲۶۸)

☆ قیامت کے دن امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے اعضاء وضو چمکیں گے۔ (متفق علیہ عن ابی ہریرۃ ۲۶۹)

☆ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ

جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی طہارت ہے۔ (رواہ احمد عن جابر ۲۷۳)

☆ مقتدیوں کا وضو صحیح نہ کرنا امام پہ اثر انداز ہوتا ہے۔ (رواہ النسائی ۲۷۴)

☆ قبرستان میں جا کر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ کہنا۔ (رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ ۲۷۷)

☆ اہل ایمان کی اولاد قیامت کے دن (شفاعت کرنے کے لئے) ان کے آگے آگے دوڑ رہی ہوگی۔ (رواہ احمد عن ابی الدرداء ۲۷۸)

(۹) بَابُ مَا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ

(وضو کو واجب کرنیوالی چیزوں کا بیان)

☆ وضو ٹوٹنے کا شبہ پڑ جائے تو نماز جاری رکھو جب تک کہ آواز نہ سنو یا بو نہ آئے۔ (رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ ۲۸۴-۲۸۸)

☆ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا (ایضاً عن بریدۃ ۲۸۶-۲۹۰)

Scanned with CamScanner

☆ تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ

تکبیر (تحریمہ نماز کے دوران کھانا' پینا' کلام کرنا) حرام کرتی ہے اور سلام حلال کرتا ہے۔ (ابوداؤد ترمذی دارمی عن علی ۲۹۰)

☆ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ

جب تم میں سے کوئی پھسکی مارے تو وضو کرے (خرج الریح بلاصوت)
(ترمذی' ابوداؤد عن علی ۲۹۱)

☆ شرمگاہ چھونے سے وضو کر لینا بہتر ہے مگر وضو لازم نہیں۔ (۹۶-۲۹۵)

اگر تو خاموش رہتا تو بکری کی دستیاں بڑھتی جائیں

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے پاس ایک بکری ہدیہ بھیجی گئی۔ میں نے اس کو ہنڈیا میں رکھا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجھ سے پوچھا یہ (ہنڈیا میں) کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہمیں کسی نے بکری بھیجی ہے تو ہم اس کو ہنڈیا میں پکا رہے ہیں۔ فرمایا: اس کی ایک دستی مجھے نکال دو' میں نے نکال دی۔ پھر فرمایا: ایک اور نکال دو۔ میں نے دوسری بھی نکال دی۔ پھر فرمایا: ایک اور نکالو۔ میں نے عرض کیا: حضور ایک بکری کی دو ہی دستیاں ہوتی ہیں۔ فرمایا:

لَوْسَكَتَّ لَنَا وَلَتَنِيْ ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَاسَكَتَّ (احمد دارمی عن ابی رافع ۳۰۱)

اگر تو خاموش رہتا تو دستیاں نکلتی رہتیں۔ تیرے خاموش رہنے تک۔ معلوم ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش پہ اللہ تعالیٰ عالم غیب سے نعمتیں عطا فرماتا جاتا ہے جس طرح حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھوڑا سا کھانا سینکڑوں افراد کو کھلا دیا۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ بات عقل میں آئے یا نہ آئے حضور علیہ السلام کا حکم ہو تو بے دریغ عمل کرتے جانا چاہئے کیونکہ ان ھو الاوحی یوحی ۔ عقل قربان کن بہ پیش مصطفیٰ۔ صلی اللہ علیہ وسلم

☆ اَلْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ

ہر بہتے خون سے وضو لازم ہے۔ (دارقطنی ۳۰۵)

(۱۰) بَابُ اٰدَابِ الْخَلَاءِ

(بیت الخلاء کے آداب کا بیان)

☆ بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ. اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں تمام پلیدیوں (خبیث جنات اور خبیثہ جنیوں) سے (متفق علیہ عن انس ۳۰۹) اور بسم اللہ بھی کہہ لے۔ (رواہ الترمذی عن علی ۳۳۰)

☆ پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے والے کو قبر میں عذاب کے اندر مبتلا دیکھنا۔
(متفق علیہ عن عباس ۳۱۰)

اس حدیث سے بہت سارے مسائل اخذ کیے جاسکتے ہیں۔ مثلاً

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کے لئے کوئی شے آڑ نہیں کھلی چھپی ہر چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہے۔ دیکھو عذاب تو قبر کے اندر ہو رہا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے اوپر تشریف رکھتے ہیں اور عذاب دیکھ رہے ہیں۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم خلقت کے ہر کھلے چھپے کام کو دیکھ رہے ہیں کہ کون کیا کر رہا ہے اور کیا کیا کرتا تھا' فرمادیا کہ ایک چغلی کرتا تھا اور ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔

(۳) گناہ صغیرہ پر حشر و قبر میں عذاب ہو سکتا ہے۔ دیکھو چغلی وغیرہ گناہ صغیرہ ہیں مگر عذاب ہو رہا ہے۔

(۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر گناہ کا علاج بھی جانتے ہیں۔ اسی لیے قبر پر شاخیں لگائیں تاکہ عذاب ہلکا ہو۔

(۵) قبروں پر سبزہ' پھول' ہار وغیرہ ڈالنا سنت سے ثابت ہے کہ اس کی تسبیح سے مردے کو راحت ہوتی ہے۔

(۶) قبر پر قرآن پاک کی تلاوت کرنا کرانا یا وہاں حافظ بٹھانا بہت اچھا ہے کہ جب سبزہ کے ذکر سے عذاب ہلکا ہوتا ہے تو انسان کے ذکر سے ضرور ہلکا ہوگا۔ اشعۃ اللمعات

Scanned with CamScanner

نے جامع الاصول سے روایت کی کہ حضرت بریدہ صحابی رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ میری قبر میں دو ہری شاخیں ڈال دی جائیں تا کہ نجات نصیب ہو۔

(۷) اگرچہ ہر خشک و تر چیز تسبیح پڑھتی ہے مگر سبزے کی تسبیح سے مردے کو راحت نصیب ہوتی ہے۔ ایسے ہی بے دین کی تلاوت قرآن کا کوئی فائدہ نہیں کہ اس میں کفر کی خشکی ہے مومن کی تلاوت مفید ہے کہ اس میں ایمان کی تری ہے۔

(۸) گنہگاروں کی قبر پر سبزہ عذاب ہلکا کریگا۔ بزرگوں کی قبروں پر سبزہ مدفون کا ثواب ودرجہ بڑھائے گا۔ جیسے مسجد کی طرف چل کر جانے سے ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔

(۹) حلال جانوروں کا پیشاب نجس ہے جس سے بچنا واجب دیکھو اونٹ کا چرواہا اونٹ کے پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنے کی وجہ سے عذاب میں گرفتار ہوا۔

(۱۰) شاخ خشک نہ ہونے کی قید سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تاثیر صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ شریف کی نہ تھی بلکہ ہم بھی قبر پر سبزہ ڈالیں تو یہی تاثیر ہوگی۔

(۱۱) بزرگوں کے قبرستان میں قدم رکھنے کی برکت سے وہاں سے عذاب اٹھ جاتا ہے یا کم ہو جاتا ہے۔ (مرأۃ شرح مشکوٰۃ' ج ۱' ص ۲۶۰)

☆ کچھ پیو تو برتن میں سانس نہ لو نہ ہی دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو چھوؤ اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجاء کرو۔ (متفق علیہ عن ابی قتادہ ۳۱۲)

☆ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ

جو ڈھیلوں سے استنجاء کرے تو طاق ڈھیلے استعمال کرے یعنی تین یا پانچ یا سات۔

(ایضاً عن ابی ہریرۃ ۳۱۳)

ایک عجیب وغریب "علمی" لطیفہ

غیر مقلدین کے ایک مولوی صاحب (جو حدیث دانی کا بڑا دعویٰ کرتے تھے) کو مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کوٹلی لوہاراں والے کے والد ماجد علیہ الرحمۃ نے دیکھا کہ گاؤں سے باہر گیا' پیشاب پاخانہ کیا' استنجاء کیا اور بغیر وضو کے وہیں نماز شروع کر دی۔ انہوں نے قریب جا کر پوچھا: نہ نماز کا وقت' نہ تیرا وضو۔ یہ کیسی نماز ہے؟ کہنے لگا: تمہیں کیا' تم تو فقہ

کے پیروکار ہو' میں فقہ کو نہیں مانتا اور تم حدیث کو نہیں جانتے۔ انہوں نے پوچھا: اس موقع پر اس کام کے لئے کونسی حدیث ہے؟ تو کہنے لگا: بخاری ومسلم کی متفق علیہ حدیث ہے۔ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ۔ جو استنجا کرے' وہ وتر پڑھے۔ تو میں اس حدیث پہ عمل کر کے وتر ادا کر رہا تھا۔ الوھابیة قوم لایفقھون۔

☆ اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ

میں تمہارے لیے (مثل بھائی کے نہیں بلکہ) مثل باپ کے (جیسا کہ وہ اپنی اولاد پر مہربان ہوتا ہے) اپنے بیٹے کے لئے۔ بیت الخلاء میں جاؤ تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو نہ پیٹھ' تین پتھروں سے (کم از کم) استنجاء کرو اور لید' ہڈی سے استنجاء نہ کرو اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے

(ابن ماجہ' دارمی' عن ابی ہریرہ' ۳۱۹)

جو کرے تو اچھا ہے' نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱- مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ۔

جو سرمہ لگائے تو (ہر آنکھ میں) طاق بار لگائے' ایسا کرے تو اچھا ہے نہ کرے تو گناہ نہیں۔

۲- وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ

جو استنجا کرے تو طاق (بار) کرے' کرے تو اچھا ہے نہ کرے تو حرج کوئی نہیں۔

۳- وَمَنْ اَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَالَاكَ بِلِسَانِهٖ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَاحَرَجَ۔

کچھ کھائے تو جو خلال سے نکالے وہ تھوک دے اور جو زبان سے نکالے وہ نگل لے جو ایسا کرے اس نے خوب کیا اور نہ کوئی حرج نہیں۔

۴- وَمَنْ اَتَى الْغَآئِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اِلَّا اَنْ يَّجْمَعَ كَثِيْبًا مِّنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِىْ اٰدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ

Scanned with CamScanner

اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ (ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی عن ابی ہریرہ ۳۲۴)

جو کوئی پاخانے کے لئے جائے تو آڑ کرلے اور اگر آڑ نہ پائے' سوائے ریت کا ڈھیر جمع کرنے کے تو اس ڈھیر کی طرف پیٹھ کرلے کیونکہ شیطان لوگوں کے پاخانہ کے مقام سے کھیلتا ہے۔ جو ایسا کرے تو اچھا ہے ورنہ حرج نہیں۔

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ زبان ہے جس کا بیاں نہیں

☆ سوراخ' راستے اور سائے میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ (۲۷-۳۲۶)

چونکہ سوراخوں میں اکثر زہریلے جانور رہتے ہیں یا جنات وغیرہ' اس لیے منع فرمایا۔ چنانچہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ کی وفات اس طرح ہوئی کہ آپ نے ایک سوراخ میں پیشاب کیا اور جن نے نکل کر آپ کو ہلاک کر دیا۔ لوگوں نے سوراخ سے آواز سنی: نَحْنُ قَتَلْنَا سَيِّدَ الْخَزْرَجِ۔ ہم نے خزرج کے سردار کو قتل کر دیا ہے۔

(مرقاۃ' لمعات بحوالہ مراۃ ص ۲۶۷' ج ۱)

☆ بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا: غُفْرَانَكَ ۔ تیری ہی بخشش ہے۔ (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی عن عائشہ ۳۳۱) استنجاء کے بعد ہاتھوں کو صاف کرنے کے لئے مٹی استعمال کرنا۔ (۳۳۲)

☆ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منع ہے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عذر کی وجہ سے ایک بار کھڑے ہو کر بول مبارک فرمایا۔ (۳۳۵-۳۳۶)

☆ ہر وقت باوضو رہنا سنت نہیں۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ ۳۳۹)

☆ وسوسوں کے علاج کے لئے وضو کرنے کے بعد پانی کا چھینٹا شرمگاہ پر لگایا جائے۔ (ترمذی عن ابی ہریرہ ۳۸-۳۳۷)

☆ مشرکین کے مذاق کرنے پر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ احساسِ کمتری کا شکار نہ ہوئے بلکہ منہ توڑ جواب دیا کہ ہاں ہمارے نبی علیہ السلام نے ہمیں استنجا کرنے کا بھی طریقہ بتا دیا ہے۔ (انہوں نے کہا تھا تمہارے صاحب کیسے ہیں کہ پیشاب و پاخانہ کی باتیں بھی بتاتے ہیں) رواہ مسلم ۳۴۱

☆ حضور علیہ السلام نے ڈھال کی آڑ میں بول مبارک فرمایا۔

(رواہ ابوداؤد عن عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ ۳۴۲)

☆ بیت الخلاء سے نکلنے کی دوسری دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ (رواہ ابن ماجہ عن انس ۳۴۴)

☆ جنوں کی درخواست قبول کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے اپنی امت کو ہڈی' گوبر اور کوئلہ کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرما دیا (کیونکہ ان چیزوں کے ساتھ ان کی خوراک وابستہ ہے) رواہ ابوداؤد عن ابن مسعود ۳۴۵

(۱۱) بَابُ السِّوَاكِ

(مسواک کرنے کا بیان)

احناف کے ہاں مسواک وضو کی سنت ہے نہ کہ نماز کی لہٰذا ایک وضو (جس کے میں مسواک کی ہے) سے پانچ نمازیں بھی پڑھ لی جائیں تو ہر نماز کا ثواب بمعہ مسواک ملے گا جبکہ امام شافعی علیہ الرحمۃ کے ہاں مسواک نماز کی سنت ہے۔ وہ فرماتے ہیں: وضو ہونے کے باوجود نماز کے وقت مسواک کرے گا تو ثواب ہوگا ورنہ صرف نماز کا ثواب ملے گا نہ کہ ساتھ مسواک کا بھی۔

☆ اگر میں اپنی امت پہ مشقت نہ سمجھتا تو ہر نماز (کے وضو کے) ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ حضور علیہ السلام گھر میں داخل ہو کر سب سے پہلے مسواک فرماتے اور تہجد کے لئے بھی اٹھتے تو خوب مسواک کرتے۔ (۴۸-۴۷-۲۴۶)

(معلوم ہوا' وضو کے علاوہ بھی مسواک کرنی چاہیے۔ مرقاۃ وغیرہ میں ہے۔ مسواک کے ستر فائدے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے)

دس چیزیں فطرت (نبیوں کے طریقوں) سے ہیں

۱- قَصُّ الشَّارِبِ. مونچھیں کٹانا (نہ کہ منڈانا' حالت جنگ میں بعض علماء نے

Scanned with CamScanner

مجاہدین کو مونچھیں بڑھانے کی اجازت دی ہے)

۲-اِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ. داڑھی بڑھانا (عورت کو داڑھی نکل آئے تو منڈا دے)

۳-اَلسِّوَاكُ. مسواک کرنا

۴-اِسْتِنْشَاقُ الْمَآءِ. ناک میں پانی ڈالنا (وضو کرتے ہوئے)

۵-قَصُّ الْاَظْفَارِ. ناخن کٹانا (پندرہ دن میں ایک بار یا ہفتے بعد کاٹ لے)

۶-غَسْلُ الْبَرَاجِمِ (کھانا وغیرہ کھا کر) پوروں کو دھونا۔

۷-نَتْفُ الْاِبِطِ. بغلوں کے بال اکھیڑنا (سنت ہے اور مونڈنا جائز)

۸-حَلْقُ الْعَانَةِ. موئے زیر ناف اتارنا (مونڈنا سنت ہے، چونے وغیرہ سے صاف کرنا جائز ہے، قینچی سے کاٹنا خلاف سنت، مرد عورت دونوں کے لئے۔ مرقاۃ)

۹-اِنْتِقَاصُ الْمَآءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ استنجاء کرتے ہوئے پانی کو استعمال میں لانا۔

۱۰-کلی کرنا یا ختنہ کرنا (باختلاف روایات) رواہ مسلم عن عائشہ ۳۴۹

(ایک حدیث میں شرم وحیاء، خوشبو یا عطر لگانا اور نکاح کرنا بمعہ مسواک و ختنہ نبیوں کی سنت فرمایا گیا۔ رواہ الترمذی ۳۵۱)

ختنہ شدہ پیدا ہونیوالے انبیاء کرام علیہم السلام

مرقاۃ میں مندرجہ ذیل انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ حضرات ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔ (۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت شیث علیہ السلام (۳) حضرت نوح علیہ السلام (۴) حضرت ہود علیہ السلام (۵) حضرت صالح علیہ السلام (۶) حضرت لوط علیہ السلام (۷) حضرت شعیب علیہ السلام (۸) حضرت یوسف علیہ السلام (۹) حضرت موسیٰ علیہ السلام (۱۰) حضرت سلیمان علیہ السلام (۱۱) حضرت زکریا علیہ السلام (۱۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (۱۳) حضرت حنظلہ علیہ السلام (۱۴) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ شامی نے بھی کچھ فرق سے یہ مسئلہ بیان کیا ہے۔ (مرآۃ ج ۱، ص ۲۷۸)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تبرکاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی استعمال شدہ مسواک

کرتیں پھر دھو کہ سرکار کے حوالے کر دیتیں۔ (رواہ ابوداؤد ۳۵۳، حاشیہ نمبر ۱، ص ۴۵)

☆ جبریل علیہ السلام نے ہر بار حاضر ہو کر مسواک کی تاکید کی۔

(رواہ احمد عن ابی امامہ ۳۵۵)

☆ مسواک کے ساتھ نماز کا ثواب ستر نمازوں کے برابر (بیہقی عن عائشہ ۳۵۸)

☆ ایک صحابی (زید بن خالد جہنی) قلم کی طرح کان پر مسواک رکھتے اور ہر نماز کے وقت کرتے۔ (ترمذی ابوداؤد ۳۵۹)

(ان کا یہ عمل ایسے ہی قابل تقلید نہیں جس طرح کہ حضرت ابوہریرہ کا اعضاء وضو کے چمکنے کی حدیث سن کر ہاتھوں کو بغلوں تک دھونا شروع کر دینا)

(۱۲) بَابُ سُنَنِ الْوُضُوْءِ

(وضو کی سنتوں کا بیان)

یاد رہے جو کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عادۃً کیا وہ سنت زائدہ ہے، جسے عبادۃً کیا وہ سنت ہدیٰ ہے جسے ہمیشہ کیا وہ سنت مؤکدہ ہے۔ کبھی کبھی کیا تو غیر مؤکدہ اور ہمیشہ کر کے تاکیدی حکم بھی دیا تو واجب ہے۔ وضو میں فرائض، سنن اور مستحبات تو ہیں لیکن کوئی شی وضو میں واجب نہیں ہے۔

☆ اعضائے وضو کو تین تین مرتبہ دھونا۔ (رواہ مسلم عن عثمان، ۳۶۴)

حضور علیہ السلام نے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ کو دھو کر فرمایا: هٰذَا وُضُوْئِيْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ وَوُضُوْءُ اِبْرَاهِيْمَ یہ میرا وضو ہے اور مجھ سے پہلے نبیوں کا وضو ہے اور ابراہیم علیہ السلام کا وضو ہے۔ (رواہ رزین عن عثمان رضی اللہ عنہ)

☆ وضو میں داڑھی، انگلیوں کا خلال کرنا۔ نیز پانی کا چلو لے کر ٹھوڑی کے نیچے ڈال کر داڑھی کا خلال کرنا اور فرمایا: هٰكَذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ. میرے رب نے مجھے ایسے ہی حکم دیا ہے۔ (حدیث ۳۷۰ تا ۳۷۴)

☆ تابعین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کرتے اور آپ

Scanned with CamScanner

فرماتے جو حضور کا وضو دیکھنا چاہے تو یہ آپ کا وضو ہے۔(دارمی ۳۷۶)

☆ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ) نے اپنے بیٹے کی اس دعا کو تجاوز قرار دیا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَّمِيْنِ الْجَنَّةِ۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت کی دائیں طرف کا سفید محل مانگتا ہوں اور فرمایا: اللہ سے جنت الفردوس مانگ اور آگ سے پناہ طلب کر۔ کیونکہ میں نے حضور علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا: اس امت میں ایک قوم وضو اور دعا کے اندر حد سے تجاوز کیا کرے گی۔ (رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجہ ۳۸۳)

☆ وضو میں وسوسے ڈالنے والے شیطان کا نام وَلَهَانَ ہے۔ (ترمذی وابن ماجہ عن ابی بن کعب ۳۸۴)

☆ وضو کے بعد کپڑے سے اعضاء پونچھنا جائز ہے۔ (۸۶-۳۸۵)

☆ جاری نہر کے کنارے بھی وضو کرو تو اسراف سے بچو۔ (احمد ابن ماجہ ۳۹۲)

☆ وضو میں بسم شریف نہ پڑھنے سے صرف اعضاء، وضو پاک ہوتے ہیں اور بسم اللہ شریف پڑھنے سے سارا جسم (گناہوں سے) پاک ہو جاتا ہے۔ (۳۹۳)

☆ وضو کرتے ہوئے انگوٹھی کو حرکت دینا۔ (رواہ ابن ماجہ ودارقطنی عن ابی رافع ۳۹۴)

مسائل وضو

☆ جب کوئی شخص اِحرام باندھے ہو تو ایسے وقت میں داڑھی کا خلال کرنا مکروہ ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر ص۹۱ میں ہے تخليل الشعر سنة فى الطهارة ويكره للمحرم ۔

☆ جب کہ نماز کا وقت تنگ ہو گیا یا کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے سے فرائض وضو کے لیے پانی پورا نہیں ہوگا تو اِن صورتوں میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا وضو میں جائز نہیں جیسا کہ الاشباہ والنظائر ص۱۱۷ میں ہے لو ضاق الوقت او الماء عن سنن .... ۔

☆ جب کہ جانتا ہو کہ اعضائے وضو کو تین تین بار دھونے سے نماز قضا ہو جائے گی تو

اِس صورت میں پانی زیادہ ہونے کے باوجود اعضائے وضو کو تین تین بار دھونا جائز نہیں۔

☆ جب کہ نماز کا وقت ہو گیا اور کسی شخص کے پاس اِتنا پانی ہے کہ جس سے صرف ایک آدمی کا وضو ہو سکتا ہے تو اِس صورت میں اس شخص کا خود تیمم کرنا اور دوسرے کو وضو کے لیے پانی دینا جائز نہیں جیسا کہ علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ لو دخل الوقت ومعه ماء يتوضأ به فوهبه لغيره ليتوضأ به لم يجز لا اعرف فيه خلافا ۔(الاشباہ والنظائر ص۱۱۹)

☆ جس شخص کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کہنیوں اور ٹخنوں کے اوپر سے کٹے ہوں چہرہ زخمی ہو تو ایسے شخص پر نماز فرض ہوتی ہے مگر اس کو نماز پڑھنے کے لیے نہ وضو کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ تیمم کی جیسا کہ نورالایضاح باب التیمم ص۴۴ میں ہے مقطوع اليدين والرجلين اذا كان بوجهه جراحة يصلى بغير طهارة ولا يعيد ۔ اسی طرح درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۱۶۸ میں بھی ہے۔

☆ جب کہ وضو کرنے کے بعد چمڑے کے موزے پہنے ہوں تو مقیم کے لیے ایک دِن رات اور مسافر کے لیے تین دِن راتیں وضو کرنے میں پیر کا دھونا ضروری نہیں بلکہ صرف مسح کافی ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری وغیرہ)

☆ کوئی بھی نبی علیہ السلام ہو اور جس طرح بھی سوئے نیند سے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا جو شخص کہ ریاح نکلنے کی بیماری کے سبب معذور ہو اس کا وضو بھی کسی طرح کی نیند سے نہیں ٹوٹتا۔ بہار شریعت حصہ سوم ص ۲۷ میں ہے۔ انبیاء علیہم السلام کا سونا ناقص وضو نہیں ان کی آنکھیں سوتی ہیں دِل جاگتے ہیں اور بحرالرائق جلد اوّل ص ۳۹ میں ہے ان النوم مضطجعاً ناقض الا فى حق النبى صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم ردّالمحتار جلد اوّل ص ۹۵ میں ہے۔ فی فتاویٰ ابن الشبلی قال سئلت عن شخص به انفلات ريح هل ينقض وضوءه بالنوم فاجبت بعدم النقض بناء على ماهو الصحيح من ان النوم نفسه ليس بناقض وانما الناقض مايخرج ۔

☆ جب کہ ہوا عورت یا مرد کے آگے کے مقام سے نکلے تو اس صورت میں وضو نہیں

Scanned with CamScanner

ٹوٹتا۔جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل ص ۹ پر ہے۔ الریح الخارجة من الذکر وفرج المرءة لا تنقض الوضوء علی الصحیح ۔

☆ خون یا پیپ نکل کر آنکھ یا کان میں بہا مگر ان سے باہر نہیں آیا تو وضو نہیں ٹوٹا جیسا کہ فتح القدیر جلد اوّل ص ۳۴ میں ہے۔ اذ کان فی عینه قرحة و وصل الدم منها الی جانب اخر من عینه فلا ینقض وضوءه لانه لم یصل الی موضع یجب غسله فی الجملة ۔

☆ بلغم، کیڑا یا سانپ کی منہ بھر تے ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹا جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اوّل ص ۹۴ میں ہے لا ینقضه قیٔ من بلغم علی المعتمد اصلا اور فتاویٰ رضویہ جلد اوّل ص ۶۸ پر ہے۔ لو قاء دودا کثیرا او حیة ملات فاه لا ینقض ۔

☆ نماز پڑھتے ہوئے سو گیا اور اسی حالت میں ٹھٹھا مار کر ہنسا تو اس صورت مین وضو نہیں ٹوٹا اگرچہ رکوع وسجود والی نماز ہو۔ جیسا کہ شرح وقایہ جلد اوّل ص ۲۷ میں ہے لو نام فی الصلوٰة علی ای هیأة فقهقه لا ینقص الوضوء ۔

☆ اگر سجدہ سہو واجب ہو مگر سہو ہونا یاد نہ ہو اور دونوں طرف سلام پھیر دے اس کے بعد کوئی فعل منافی نماز کرنے سے پہلے قہقہہ مار کر ہنسے پھر یاد آنے پر سجدہ سہو کرے، تو اس صورت میں دونوں طرف سلام پھیر دینے کے بعد بھی قہقہ مار کر ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسا کہ درمختا شامی اوّل ص ۵۰۳ پر ہے۔ سلام من علیه سجود سهو یخرجه من الصلوٰة خروجا موقوفا ان سجدعا دالیها والا لا وعلی هذا فیبطل وضوءه بالقهقهة ان سجد للسهو ۔

☆ محدث کو ہر قسم کی نماز، نماز جنازہ، سجدۂ تلاوت اور قرآنِ مجید چھونے کے لیے اگرچہ ایک ہی آیت ہو وضو کرنا فرض ہے نور الایضاح ص ۳۴ میں ہے الاول فرض علی المحدث الصلوٰة ولو کانت نفلا والصلوٰة الجنازة وسجدة التلاوت ولمس القراٰن ولو آیة ۔

☆ کعبہ شریف کا طواف کرنے کے لیے وضو کرنا واجب ہے جیسا کہ مراقی الفلاح

مع طحطاوی ص ۴۵ میں ہے وضوء واجب وهو الوضوء للطواف بالکعبة ۔

☆ غسل جنابت سے پہلے جنبی کو کھانے پینے اور سونے کے لیے، اذان واقامت خطبہ جمعہ وعیدین۔ حضورِ اقدس ﷺ کے روضۂ مبارک کی زیارت وقوف عرفہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی ان تمام کاموں کے لیے وضو کرنا سنت ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ دوم ص ۲۳)

☆ سونے کے لیے سونے کے بعد، میت نہلانے یا اٹھانے کے بعد، جماع سے پہلے، غصہ کے وقت، زبانی قرآنِ مجید پڑھنے کے لیے، حدیث اور علم دین پڑھنے پڑھانے کے لیے، جمعہ وعیدین کے علاوہ باقی خطبوں کے لیے دینی کتابیں چھونے کے لیے، ستر غلیظ چھونے کے بعد، جھوٹ بولنے گالی دینے اور فحش الفاظ بولنے کے بعد، صلیب یا بت چھونے اور کوڑھی یا سفید داغ والے سے بدن مس ہو جانے کے بعد، بغل کھجلانے سے جب کہ اس میں بدبو ہو، غیبت کرنے، قہقہہ لگانے، لغو چیزیں پڑھنے اور اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد، کسی عورت کے بدن سے اپنا بدن بے حائل مس ہو جانے کے بعد اور باوضو شخص کو نماز پڑھنے کے لیے۔ ان سب صورتوں میں وضو کرنا مستحب ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ دوم ۲۳)

☆ وضو کے بعد مردہ کے بدن سے نجاست نکلی تو اِس صورت میں وضو کی دوبارہ حاجت نہیں جیسا کہ ردّ المحتار جلد اوّل صفحہ ۹۱ میں ہے لو خرجت منه (ای المیت) نجاسة بعد وضوءه ۔

☆ معذور ظہر کے وقت میں اگرچہ پورا وضو کرنے کے بعد چمڑے کا موزہ پہنے مگر عصر کے وضو میں وہ موزے پر مسح نہیں کر سکتا صرف اسی ایک وقت کے اندر مسح کر سکتا ہے کہ جس وقت میں پہنا ہو۔ ہاں گر وضو کرنے یا موزہ پہننے کے وقت میں عذر نہیں پایا گیا تو اس کا حکم اس صورت میں تندرست کے مثل ہے حاشیہ ہدایہ جلد اوّل صفحہ ۴۱ پر نہایہ سے ہے التی سال دمها وقت الوضوء ....

☆ پیر کی تین چھوٹی انگلیوں کی مقدار ٹخنے کے نیچے موزہ کے زیادہ ڈھیلا ہونے کے

Scanned with CamScanner

سب اوپر سے نظر آرہا ہے تو اس صورت میں اس موزہ پر مسح کرنا جائز ہے شرح وقایہ جلد اوّل مجیدی صفحہ ۱۰۰ میں ہے لا بـأس بـان يـكـون واسـعا بحيث يرى رجلهٗ من اعلى الخف .

(۱۳) بَابُ الْغُسْلِ

(نہانے کا بیان)

غسل چار طرح کا ہے

۱-فرض: یہ تین ہیں۔ حیض سے' نفاس سے جنابت سے خواہ شہوت سے منی نکلے یا صحبت سے انزال ہو یا نہ ہو۔

۲-غسل سنت: یہ پانچ ہیں۔ جمعہ کا' عیدین کا' احرام باندھنے کے وقت' عرفہ کے دن۔

۳-غسل مستحب: یہ بہت ہیں۔ مثلاً مسلمان ہوتے وقت' مردے کو نہلا کر' قربانی کے دن' طوافِ زیارت کے لئے' مدینہ منورہ کی حاضری کے موقع پر۔

۴-غسل مباح: جو ٹھنڈک وغیرہ کے لئے کیا جائے۔

پھر غسل میں تین فرض ہیں۔ کلی کرنا' ناک میں پانی ڈالنا' تمام ظاہری بدن پہ پانی بہانا۔

☆ انزال نہ بھی ہو تو جماع کرنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ (جبکہ حشفہ غائب ہو جائے) متفق علیہ عن ابی ہریرۃ حدیث نمبر ۴۹۵ (اسی لیے حدیث انما الماء من الماء پانی پانی سے ہے یعنی غسل تب لازم ہے جب انزال ہو کو منسوخ مانا گیا یا بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما احتلام میں معتبر ہے ۴۹۶) مزید وضاحت حدیث ۴۰۵/ ۴۱۱

☆ عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اس سے محفوظ ہیں۔ (۴۹۷)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح غسل فرماتے۔ (۳۹۸ تا ۳۹۹)

Scanned with CamScanner

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد یعنی دو رطل یا ایک سیر کے ساتھ وضو فرماتے اور چار سیر (ایک صاع) سے لے کر سوا صاع تک پانی سے غسل فرماتے۔

(متفق علیہ عن انس ۴۰۲)

☆ احتلام میں تری نظر نہ آئے تو غسل لازم نہیں۔ (ابوداؤد' ترمذی عن عائشہ ۴۰۴)

☆ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ایک بال بھی غسل جنابت میں خشک رہا تو دوزخ میں سزا ہوگی (کیونکہ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ ہر بال کے نیچے ناپاکی ہے۔ ۴۰۶) تو اس وجہ سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی ہے (کہ بال بڑے نہیں رکھتا ہوں)

(ابوداؤد' احمد ۴۰۷)

☆ غسل کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' عن عائشہ ۴۰۸)

مسائل غسل

☆ مردہ کے غسل میں ہاتھ دھونے کی بجائے پہلے چہرہ دھونے کا حکم ہے۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل بیان غسل میت ص ۱۴۸ میں ہے۔ يبدأ بغسل وجهه لا يغسل اليدين كذا في المحيط.

☆ زندہ اور مردہ کے غسل میں پانچ باتوں کا فرق ہے۔

۱-زندہ کو پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا سنت ہے اور مردہ کا پہلے چہرہ دھونا مستحب ہے۔

۲-زندہ کو کلی کرنا فرض ہے اور مردہ کے غسل میں کلی نہیں۔

۳-زندہ کو ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے اور مردہ کے غسل میں منع ہے۔

۴-زندہ کو حکم ہے کہ اگر پاؤں کے پاس دھوون جمع ہونے کا امکان ہو تو غسل کے وضو میں پاؤں نہ دھوئے بلکہ غسل سے فارغ ہو کر دوسری جگہ دھوئے مگر مردہ کے غسل میں پاؤں کا دھونا مؤخر نہ کیا جائے۔

۵- زندہ اپنے غسل کے وضو میں سر کا مسح کرے اور مردہ کا وضو میں ایک روایت کے مطابق سر کا مسح نہیں اور صحیح یہ ہے کہ اس کے بھی سر کا مسح کرے جیسا کہ تفسیر روح البیان جلد دوم ص ۳۵۶ میں ہے۔ اور فتاویٰ عالمگیری ص ۱۴۸ پر غسل میت کے بیان میں ہے ۔یبدا بغسل وجهه لا بغسل اليدين كذا فی المحيط ولا يمضمض ولا يستنشق كذافی فتاویٰ قاضی خان ۔واختلفو فی مسح راسه والصحيح انه يمسح راسه ولا يؤخر غسل رجليه كذا فی التبيين ۔

☆ غسل میت میں پورے بدن پر پانی بہانا صرف یہی ایک فرض ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل ص ۱۴۷ پر غسل میت کے بیان میں ہے۔ الواجب هو الغسل مرة واحدة كذا فی البدائع ۔

منی نکلنے سے غسل اور پیشاب نکلنے سے وضو کیوں واجب ہے؟

منی نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہے اور پیشاب وغیرہ سے غسل واجب نہیں ہوتا اس کی عقلی وجہیں تین ہیں۔

۱- انزال منی کے ساتھ قضاء شہوت میں ایسی لذت کا حصول ہوتا ہے کہ جس سے پورا بدن متمتع ہوتا ہے اس لیے اس نعمت کے شکریہ میں پورے بدن کے غسل کا حکم ہوا۔ اسی سبب سے وجوب غسل کے لیے خروج منی علی وجه الدفق والشهوة کی قید ہے کیونکہ اس کے بغیر لذت کا حصول نہیں ہوتا۔ اسی لیے اس صورت میں وضو واجب ہوتا ہے نہ کہ غسل۔

۲- جنابت پورے بدن کی قوت سے حاصل ہوتی ہے اسی لیے اس کی زیادتی کا اثر پورے جسم سے ظاہر ہوتا ہے لہٰذا جنابت سے پورا بدن ظاہر و باطن بقدر امکان دھونے کا حکم ہوا اور یہ باتیں پیشاب وغیرہ میں نہیں پائی جاتی ہیں۔

۳- نماز یعنی بارگاہِ الٰہی میں حاضری کے لیے کمال نظافت چاہیے اور کمال نظافت پورے بدن کے غسل ہی سے حاصل ہوگا مگر پیشاب وغیرہ جس کا وقوع کثیر ہے اس میں خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بندوں کی آسانی کے لیے وضو کو غسل کے قائم مقام

کر دیا اور جنابت کا وقوع چونکہ کم ہے اس لیے اس میں پورے بدن کا دھونا ضروری قرار دیا ہے۔ (بدائع الصنائع جلد ۱ ص ۳۶)

☆ اِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ يُّحِبُّ الْحَيَاءَ وَالتَّسَتُّرَ

اللہ تعالیٰ پردے اور حیا والا ہے اور حیا و پردے کو پسند کرتا ہے۔ (رواہ ابوداؤد النسائی عن یعلی ۴۱۰)

☆ غسل میں کوئی جگہ خشک رہ جائے تو بعد میں صرف اتنی جگہ کو ہی دھو لیا جائے، پورا غسل لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ یہی مطلب ہے: لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ اَجْزَاكَ (رواہ ابن ماجہ عن علی ۴۱۲، مرآۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱، حاشیہ ۲، ص ۳۰۶)

شب معراج کے تحائف

۱- نمازیں پچاس تھیں جو پانچ رہ گئیں، مگر ثواب پچاس کا ہی ملے گا۔ (من جاء بالحسنة فله عشر امثالها۔ القرآن)

۲- غسل جنابت سات بار کرنا ضروری قرار دیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عرض پہ اللہ تعالیٰ نے نرمی فرمائی اور صرف ایک بار ہی غسل کرنا کافی قرار دے دیا گیا۔

۳- کپڑے کو پیشاب لگ جائے تو سات بار دھونا لازم قرار دیا گیا تھا جو کہ ایک بار دھونے تک آ گیا (یہ تینوں نرمیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا پہ امت کو عطا فرمائی گئیں۔ سبحان اللہ امت سو رہی ہے اور نبی علیہ السلام سوئی ہوئی امت کی سہولت کے لئے کیا کیا انتظام فرما رہے ہیں اور یہ تینوں احکام وہ ہیں کہ جن پہ امت کو ایک بار بھی عمل نہیں کرنا پڑا بلکہ معراج کی رات ہی یہ احکام عطا ہوئے اور معراج ہی کی رات تخفیف فرما دی گئی) رواہ ابوداؤد عن ابن عمر ۴۱۳

(۱۴) بَابُ مُخَالَطَةِ الْجُنُبِ وَمَا يُبَاحُ لَهٗ

جنبی سے اختلاط اور دوسرے جائز کام

یعنی جس شخص پہ غسل فرض ہو جائے اس کے ساتھ کھانا، پینا، اٹھنا، بیٹھنا اور مصافحہ و

Scanned with CamScanner

معانقہ کرنا۔ یادرہے جنبی ایک ہو یا زیادہ' مذکر ہو یا مونث' سب کو "جنب" کہا جاتا ہے۔ جنابت کا لغوی معنی ہے دوری وعلیحدگی۔ کیونکہ ایسا شخص مسجد ونماز سے دور رہتا ہے اس لیے اس کو جنبی کہا گیا۔

☆ اَلْمُؤْمِنَ لَا یَنْجَسُ.

مومن کبھی پلید نہیں ہوتا (کہ اس سے مصافحہ ومعانقہ ہی نہ ہو سکے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حالت جنابت میں حضور علیہ السلام کا محبت کا معاملہ فرمانا) رواہ البخاری' ۴۱۴' ۴۲۱

☆ احتلام کے بعد شرمگاہ کو دھو کر وضو کر کے سو جائے۔ متفق علیہ عن ابن عمر ۴۱۵۔ (یہ حکم استحبابی ہے۔ مرقاۃ ومرأۃ وغیرہ۔ کیونکہ وضو کر کے سونا صرف مستحب ہے اور بغیر وضو سو جانا نہ حرام ہے نہ مکروہ)

☆ ایک سے زائد بیویاں ہوں تو سب سے جماع کر کے بعد میں ایک ہی غسل کر لینا جائز ہے۔ (رواہ مسلم ۴۱۸' عن انس) یہاں مرقات نے لکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس جنتی مردوں کی طاقت دی گئی اور ایک جنتی مرد میں دنیا کے سو مردوں جتنی طاقت ہوتی ہے۔

یاد رہے کہ بیوی کے پاس جانے کے بعد غسل کرنا بھی ثابت ہے۔ اور اس کے بارے میں فرمایا: هٰذَا اَزْكٰى وَ اَطْيَبُ وَاَطْهَرُ (رواہ احمد عن ابی رافع ۴۳۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے تھے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ (رواہ مسلم ۴۱۹)

یعنی حالت جنابت میں بھی اور طہارت میں بھی کیونکہ جنبی کو صرف تلاوت قرآن کی اجازت نہیں۔ لہٰذا حالت جنابت میں درود شریف پڑھنا کوئی بے ادبی نہیں۔ یوں ہی سمجھو کہ سمندر میں اگر گندہ شخص نہائے گا تو وہ پاک ہو جائے گا۔ سمندر کا کیا بگڑا' وہ تو پاک ہی

پاک ہے۔ یونہی درود شریف کو ایک سمندر سمجھ لو اور اس میں غوطہ زنی کر کے پاکیزگی حاصل کرتے رہو۔ پھر یہ بھی تو ہے کہ حیض ونفاس میں مرنے والی عورتیں حالت نزع میں بلا اختلاف کلمہ ودرود شریف پڑھ سکتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ذکر زبانی وجہری ہوتا تھا اس لیے طریقت کے بعض سلاسل میں ذکر بالجہر' سری ذکر سے افضل ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ بول وبراز یا جماع کے وقت کس طرح ذکر جاری رہتا تو ان حالات میں قلبی ذکر اور دست بکار دل بیار۔ پہ اکتفاء کیا جاتا۔

گر بخواہی در دو عالم آبرو ۔۔۔ یاد اوکن یاد اوکن یاد او

☆ جنبی کے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا جا سکتا ہے۔

(ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' عن ابن عباس ۴۲۰)

☆ جنبی مرد اور حائضہ عورت قرآن نہ پڑھے (رواہ الترمذی عن ابن عمر ۴۲۳) نہ ہی مسجد میں داخل ہو (رواہ ابوداؤد عن عائشہ ۴۲۴)

☆ بلا ضرورت شرعیہ بے غسل رہنا رحمت کے فرشتوں کو روک دیتا ہے۔ (۴۲۴) کم از کم وضو کر لے (۴۲۶)

☆ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ (۴۲۵)

جس طرح کلب کے اندر استثناء ہے یعنی غیر کلب الذرع والصید والماشية ۔ اسی طرح صورۃ میں بھی ہے۔ دیکھئے مشکوٰۃ' ص ۵۰' حاشیہ ۲

سلام کا جواب دینے کے لئے تیمم کرنا

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب بھی تیمم کر کے دیا۔

(ابوداؤد' عن نافع ۴۲۸)

(اشعۃ اللمعات میں شیخ فرماتے ہیں اس وقت حضور علیہ السلام پہ انوار الٰہی کی خاص تجلی ہو رہی تھی۔ لہٰذا سلام کا جواب بھی بغیر تیمم کے دینا مناسب نہ جانا تو گویا یہ ایک خاص حالت تھی۔ لہٰذا نہ یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ آپ ہر حال میں ذکر الٰہی کر لیتے تھے اور نہ ہی یہ کہ پانی کے ہوتے ہوئے تیمم کرنے کا کیا مطلب؟ الغرض' اس سے معلوم ہوا کہ سلام کے

Scanned with CamScanner

جواب میں دیر لگانا ضرورۃً جائز ہے اور اس دیر پہ سلام کرنیوالے سے معذرت کر لینا تاکہ اس کو رنج نہ ہو' سنت ہے)

☆ مرد و عورت کو ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کرنے سے منع فرمایا۔ (۴۳۴)

(یہ ممانعت تنزیہی ہے یعنی بہتر نہیں اور جو پیچھے گزرا وہ بیان جواز کے لئے ہے)

☆ روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا (۴۳۴) تاکہ تکلف وغفلت پیدا نہ ہو۔

(۱۵) بَابُ اَحکَامِ الْمِيَاهِ

(پانیوں کے احکام کا بیان)

چونکہ پانی کئی قسم کا ہے۔ بارش کا' چشمے کا' کنویں و تالاب کا۔ پھر جاری و غیر جاری پانی۔ پھر مستعمل و غیر مستعمل۔ جانوروں کا جوٹھا پانی' دھوپ وغیرہ سے گرم شدہ پانی اور ان تمام پانیوں کے احکام جدا جدا ہیں۔ لہٰذا ماء کی بجائے جمع کا صیغہ میاہ ہی مناسب ہے۔ اب اس بارے میں منتخب احادیث ملاحظہ ہوں۔

☆ جاری پانی اور ٹھہرے ہوئے پانی کا حکم الگ الگ ہے اس لیے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ (۳۶-۴۳۵)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دم فرمایا (تو صحابی کی عمر سو سال ہوئی سر درد جاتا رہا نہ ساری عمر کوئی بال سفید ہوا نہ ہی دانت گرا۔ مرقات بحوالہ مراۃ ۱۷/۳۱' ج ۱) ۴۳۷

(اسی حدیث میں مہر نبوت کا بھی ذکر ہے جس کی شکل (ذَرِّ الْحَجَلَةِ) مسہری کی گھنڈی کی طرح تھی)

☆ قلتین والی حدیث ۴۳۸ (اور اس پہ بحث دیکھئے مراۃ' ج ۱' ص ۳۱۸' ص ۳۱۹)

☆ بیر بضاعۃ والی حدیث (۴۳۹)

☆ بلی کا جوٹھا ناپاک نہیں' حدیث (۴۴۲) کراہت کی نفی نہیں۔ ہاں اگر نجاست کھا

کر بغیر منہ صاف کئے برتن میں منہ ڈالا تو پانی بھی نجس اور برتن بھی۔ جس طرح کتے کا سوکھا جسم نجس نہیں مگر اس کا جوٹھا نجس ہے۔ (۴۷۲)

☆ بہتا پانی درندوں کے پینے سے نجس نہیں ہوتا (۴۴۴) اس حدیث کا یہی معنی درست ہے ورنہ تو خنزیر کے جوٹھے کو بھی پاک ماننا پڑے گا۔

☆ دھوپ کے گرم شدہ پانی سے غسل نہ کرو کیونکہ اس سے کوڑھ پیدا ہوتا ہے۔ (۴۴۸)

(۱۶) بَابُ تَطْهِيرِ النَّجَاسَاتِ

(پلیدیوں کو پاک کرنے کا باب)

نجاستوں سے مراد حقیقی ناپاکیاں ہیں کیونکہ حکمی ناپاکیوں کو پاک کرنے کا بیان وضو غسل کے ابواب میں ہو چکا۔ چونکہ نجاستیں بہت ہیں۔ غلیظ' خفیفہ' مرئی غیر مرئی وغیرہ۔ اس لیے باب میں جمع کا صیغہ استعمال کیا۔

☆ کتے کے جوٹھے برتن کو سات بار دھونے کا ذکر' حدیث (۴۴۹) اور اس پہ بحث دیکھئے حاشیہ ۲' مشکوٰۃ' ص ۵۳' مراۃ' ج ۱' ص ۳۲۵۔

☆ اعرابی کا مسجد میں پیشاب کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کو مسجد کی اہمیت بتانا اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کو مزاحمت سے منع فرمانا (۵۱-۴۵۰)

☆ مردار جانور کا چمڑا بھی رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے۔ (۵۸-۵۷-۴۵۶)

☆ جوتے پر نجاست لگ جائے (سوکھی ہو یا سوکھ جائے) تو زمیں پہ رگڑنے سے جوتا پاک ہو جائے گا۔ (۴۶۰) (لیکن اگر شراب پیشاب وغیرہ لگ گیا تو جوتا دھونا پڑے گا)

☆ درندوں کی کھال پہننا یا اس پہ بیٹھنا منع ہے۔ (۴۶۲) (بوجہ تکبر پیدا ہونے کے لہٰذا ممانعت تنزیہی ہے)

☆ بول مایؤکل لحمہ کی طہارت وعدم طہارت کے دلائل حدیث ۴۷۲ کے

تحت مرأۃ میں دیکھیں۔(ص ۳۴۳، ج ۱)

پانی اور نجاست کے مسائل

☆ جو پانی کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے نکلا وہ پانی دُنیا کے تمام پانیوں سے افضل ہے الاشباہ والنظائر ص ۳۹۴ میں ہے اگر کوئی تجھ سے سوال کرے ما افضل المیاہ فقل ما نبع من اصابعہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

☆ پانی کے قریب کہیں مردار ہے جس کے سبب پانی بدبودار ہوگیا ہے مگر مردار پانی سے متصل نہیں ہے تو اس سے وضو اور غسل وغیرہ کرنا جائز ہے۔(تفسیر کبیر جلد ۶ ص ۳۸۱)

☆ ماءِ مستعمل پاک ہے مگر اس سے وضو کرنا جائز نہیں جیسا کہ فتاویٰ رِضویہ جلد اوّل ص ۲۷ پر ماء مستعمل کی بحث میں ہے انہ طاھر غیر طھور عند اصحابنا رضی اللہ تعالیٰ عنھم ۔

☆ جس پانی میں مینڈک یا کوئی دوسرا پانی کا جانور مرا ہو اور اس کے اجزاء پانی میں ملے ہوں تو اس پانی سے وضو کرنا جائز ہے مگر اس کا پینا حرام ہے جیسا کہ حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں ''پانی کا جانور یعنی وہ جو پانی میں پیدا ہوتا ہے اگر کنوئیں میں مرجائے یا مرا ہوا گر جائے تو ناپاک نہ ہوگا اگرچہ پھولا پھٹا ہو مگر پھٹ کر اس کے اجزاء پانی میں مل گئے تو اس کا پینا حرام ہے۔(بہار شریعت حصہ دوم ص ۵۲)

حوض کے مسائل

ایسے حوض کا پانی ہے جس کا اوپری حصہ دہ دردہ سے کم ہے اور نچلا حصہ دہ دردہ سے زیادہ ہے تو جب دہ دردہ سے کم میں پانی رہے گا تو اس میں غسل جنابت جائز نہیں اور جب گھٹ کر دہ دردہ میں ہو جائے تو جائز ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری ص ۱۸ میں ہے۔

☆ چھوٹے حوض کا پانی جو کسی نجاست کے پڑنے سے ناپاک ہوگیا تھا اسے نکال کر ایسے بڑے حوض میں کر دیا گیا جس میں پانی نہیں تھا تو اس صورت میں وہ دہ دردہ حوض ناپاک ہے اگرچہ اس میں نجاست کا اثر نہ ہو جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ

الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں ان کان الماء فی البیر فوقعت فیھا نجاسۃ فنزح کلھا وجعل الماء فی الحوض حتی انبسط وصار عشر فی عشر لم یطھر اعتبار ابحال الوقوع ۔(فتاویٰ رضویہ جلد اوّل ۳۴۳)

☆ اور جو حوض کہ اوپر سے دہ دردہ اور نیچے اس سے کم ہے۔اس صورت میں پانی جبکہ دہ دردہ سے کم میں ہوا گر اس وقت نجس ہو جائے اور پھر پھیل کر دہ دردہ میں ہو جائے تو ایسے دہ دردہ حوض کا پانی بھی نجس رہے گا اگرچہ اس میں نجاست کا رنگ، بو یا مزہ نہ پایا جائے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل ص ۱۸ میں ہے الحوض اذا کان اقل من عشر فی عشر لکنہ عمیق فوقعت فیہ نجاسۃ ثم انبسط عشرا فی عشر فھو نجس

☆ اتنی چوڑی نالی کہ جس میں وضو ہو سکتا ہے اس کے نیچے کی جانب ایک برتن رکھ دے اور پانی اونچی جانب سے ڈلوائے جب پانی نالی میں جاری ہو تو اس میں وضو کرے اس تدبیر سے جو پانی برتن میں جمع ہوگا وہ پھر وضو کے قابل رہے گا۔(فتاویٰ رضویہ جلد اوّل ۳۵۸)

☆ جب کہ چھوٹا برتن وغیرہ نہ ہو کہ جس سے پانی نکالا جاسکے تو بدرجہ مجبوری بڑے برتن یا چھوٹے حوض میں بے وضو اپنا ہاتھ بقدر ضرورت بغیر دھوئے ڈال دیا تو پانی مستعمل نہ ہوگا جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مطبوعہ مصر ص ۲۱ میں ہے اذا ادخل المحدث او الجنب او الحائض التی طھرت یدہ فی الماء للاغتراف لا یصیر مستعملا للضرورۃ کذا فی التبیین ۔

☆ باوضو شخص نے صرف ٹھنڈک حاصل کرنے کی نیت سے اعضاء وضو کو دھویا تو اس صورت میں پانی مستعمل نہ ہوا۔(فتاویٰ رضویہ جلد اوّل ص ۲۴۴)

کنوئیں کے مسائل

زخمی چوہا بلی سے چھوٹ کر کنوئیں میں گرا تو اگرچہ زندہ نکل آیا کل پانی نکالنا پڑے گا لان الدم بخرج من جرحھا فینزح الکل بلکہ زخمی نہ ہو مگر بلی سے بھاگ کر کنوئیں میں گرا ہو تو اس صورت میں بھی کل پانی نکالنا پڑے گا جیسا کہ الاشباہ والنظائر ص ۳۹۴ میں ہے ان کانت ھاربۃ من الھرۃ فینزح کلہ والالا ۔

Scanned with CamScanner

☆ کنوئیں کا گولا اگر زمین سے اونچا ہو اور وہاں تک پانی بھرا ہو یا بھر دیا گیا ہو پھر وہاں سوراخ کر کے کچھ پانی نکال دیا جائے تو سب پاک ہو جائے گا۔

(فتاویٰ رضویہ جلد اوّل ص ۳۶۲)

☆ جو کنواں کہ چوہا وغیرہ کے مرنے سے پاک کیا جا رہا تھا اس کا آخری ڈول دوسرے کنوئیں میں ڈال دیا گیا تو اس صورت میں دوسرے کنوئیں کا صرف ایک ڈول پانی نکالنا واجب ہوگا۔ (الاشباہ والنظائر ص ۳۹۴)

☆ جنگل کا بڑا مینڈک کہ جس میں بہنے کے قابل خون ہوتا ہے وہ اگر کنوئیں میں مر کے پھول جائے تو اس صورت میں کل پانی ناپاک ہو جائے گا اور خشکی کے مینڈک کے پہچان یہ ہے کہ اس کی انگلیوں کے درمیان جھلی نہیں ہوتی جبکہ پانی کے مینڈک میں جھلی ہوتی ہے ایسا ہی بہارِ شریعت حصہ دوم ص ۵۳ و درمختار مع شامی جلد اوّل ص ۱۲۴ میں ہے اور ردالمحتار میں ہے ماجزم به فی الهداية من عدم الافساد بالضفدع البری وصححه فی السراج محمول علی مالادم له سائل کمافی البحر والنهر۔

☆ پانی کا سانپ کنویں میں مرگیا پھر پھول اور پھٹ کر اس کے اجزاء پانی میں بکھر گئے تو اس صورت میں اگرچہ اس کا پینا حرام ہے مگر پانی نجس نہیں ہوا۔ لان الحية المائية لا تفسد الماء مطلقا هكذا فی الجزء الاول من رد المحتار ص ۱۲۴۔

طہارت ونجاست کے مزید مسائل

نجاست نیچے بیٹھ گئی اور پانی بالکل صاف ہو گیا یہاں تک کہ اس میں نجاست کا کوئی اثر باقی نہیں رہ گیا تو اس طرح پانی نکالے بغیر وہ حوض خود بخود پاک ہو گیا لان الحوض الكبير لاحق بالماء الجاری علٰی كل حال لا جل الضرورة۔

(فتاویٰ رضویہ جلد اوّل ص ۳۵۰)

☆ چمگادڑ کا پیشاب پاک ہے جیسا کہ درمختار میں ہے بول الخفاش وخرءه طاهر۔ اسی کے تحت ردالمحتار جلد اوّل ص ۲۱۲ میں ہے۔

☆ پیشاب، پاخانہ جب تک کہ جسم کے اندر ہوتے ہیں نجاست نہیں ہوتے جسم سے

نکلنے کے بعد نجاست ہوتے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو پیشاب پاخانہ کی معمولی حاجت میں بھی نماز باطل ہو جائے اس لیے کہ نجاست کو لیے ہوئے نماز جائز نہیں ہوتی۔

(فتاویٰ رضویہ جلد اوّل ص ۳۶)

☆ جس کپڑے پر پیشاب کی باریک چھینٹیں مثل سوئی کی نوک کے پڑ گئیں وہ ناپاک نہیں ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ دوم ص ۵۰) لیکن اگر وہ تھوڑے پانی میں پڑ جائیں تو اسے ناپاک کر دیں گی جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اوّل ص ۲۱۴ میں ہے عفی بول انتضح كرؤس ابر لكن لو وقع فی ماء قليل نجسه فی الاصح اه تلخيصاً۔

☆ مالش کے وقت جانوروں نے پیر میں پیشاب کیا تو اس کا غلہ جب تک کہ اکٹھا ہے ناپاک ہے اور جب چند شریکوں میں تقسیم کر دیا گیا یا اسی میں سے مزدوری دی گئی یا کچھ غلہ خیرات کیا گیا تو وہ پاک ہو گیا جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری ص ۴۲ میں ہے۔

☆ شہید کا خون خود اس کیلئے پاک ہے اور دوسرے کے لیے ناپاک ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر ص ۸۶ میں ہے دم الشهيد طاهر فی حق نفسه نجس فی حق غيره۔

نجس چیز کو پاک کرنے کے طریقے

☆ نجس چیزوں کے پاک ہونے کی کئی صورتیں ہیں:

۱- ہر وہ بہنے والی چیز کہ جو نچوڑنے سے نچڑ جائے جیسے پانی اور سرکہ وغیرہ اس سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے۔

۲- جوتے میں پاخانہ وغیرہ لگ کر سوکھ جائے تو وہ زمین پر رگڑنے سے پاک ہو جاتا ہے لیکن اگر پیشاب سے ناپاک ہوا اور مٹی وغیرہ سے لتھڑنے سے سوکھ گیا تو اس صورت میں بغیر دھوئے پاک نہ ہوگا۔ (ہدایہ جلد اوّل ص ۵۶، فتاویٰ رضویہ جلد اوّل ص ۴۹۲)

۳- دھوپ، ہوا اور آگ سے سوکھنے پر زمین پاک ہو جاتی ہے بشرطیکہ نجاست کا اثر جاتا رہے مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں۔

۴- آئینہ اور چھری جب کہ اس میں زنگ اور کھردارا پن نہ ہو تو پونچھنے سے پاک ہو جاتے ہیں جب کہ چھری ناپاک پانی میں نہ بجھائی گئی ہو۔

Scanned with CamScanner

۵- لکڑی چھیلنے سے پاک ہوجاتی ہے۔

۶- سوکھی منی کو کھرچنے سے کپڑا پاک ہوجاتا ہے۔

۷- پچھنا لگانے کے اوزار ایسے کپڑے سے پونچھنے پر پاک ہوجاتے ہیں کہ جو پانی سے تر ہوں۔

۸- آگ میں جلانے سے بھی پاک ہوجاتے ہیں۔

۹- شراب سرکہ ہونے اور لید و گوبر راکھ ہونے سے پاک ہوجاتے ہیں۔

۱۰- سور کے سوا ہر جانور کا چمڑا دباغت سے پاک ہوجاتا ہے۔

۱۱- جمے ہوئے گھی سے مرا ہوا چوہا اور اس کے اردگرد تھوڑا گھی نکال دینے سے وہ پاک ہوجاتا ہے۔

۱۲- سوٗر کے سوا ہر جانور حلال ہو یا حرام جب کہ ذبح کے قابل ہو تو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرنے سے پاک ہوجاتا ہے۔ مگر حرام جانور ذبح کرنے سے حلال نہیں ہوتا حرام ہی رہتا ہے۔

۱۳- ناپاک کنواں پانی نکالنے سے یا سوکھنے سے پاک ہوجاتا ہے۔

۱۴- پانی کا ایک جانب سے داخل ہونا اور دوسری جانب سے نکلنا اسے پاک کردیتا ہے بشرطیکہ نجاست کا رنگ، بو یا مزہ نہ پایا جائے۔

۱۵- ناپاک زمین کو کھودا، اوپر کی مٹی نیچے اور نیچے کی مٹی اوپر کردینے سے وہ پاک ہوجاتی ہے۔ (الاشباہ والنظائر ۱۶۶)

۱۶- نجس ہونے کے بعد کنواں سوکھ گیا اور پھر پانی واپس آگیا تو اس صورت میں نہ اس کا پانی نکالا گیا اور نہ بہا مگر کنواں پاک ہوگیا جیسا کہ الاشباہ والنظائر ص ۳۱۹ میں ہے جفت الارض بالشمس ثم اصابها ماء لا تعود النجاسة فی الاصح و کذا البیر اذا غار ماء ھا ثم عاد ۔

۱۷- کنوئیں کے کنارے یا ٹب سے غسل کرنے میں اگر بدن پر نجاست حقیقیہ ہو اور اس کے پانی کی چھینٹ کنوئیں میں یا ٹب میں گرے تو اس صورت میں ان کا پانی نجس ہو

Scanned with CamScanner

جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد اوّل ۵۵۷)

۱۸- جب کہ وضو کے بعد کوئی ایسی عبادت نہ کی ہو کہ جس کے لیے وضو لازم ہے اور نہ مجلس بدلی ہو تو اس صورت میں ثواب حاصل کرنے کی نیت سے بھی وضو پر وضو کرنے سے پانی مستعمل نہیں ہوگا۔ (مراقی الفلاح مع طحطاوی ص ۱۴)

اوصاف واحکام کے لحاظ سے پانی کی پانچ قسمیں

اوصاف واحکام کے اعتبار سے پانی کی کل پانچ قسمیں ہیں:

اوّل:- پاک ہے اور ایسا پاک کرنے والا جو مکروہ نہیں جیسے آسمان، زمین، سمندر، ندی اور کنواں وغیرہ کا پانی اور ان چیزوں کی طرف اضافت سے پانی مقید نہیں بلکہ مطلق ہی ہے اس لیے کہ ان پانیوں کے لیے یہ کہنا صحیح ہے کہ یہ پانی ہے اور گلاب وغیرہ کے پانی کے لیے عرف اور لغت کسی اعتبار سے یہ کہنا صحیح نہیں کہ یہ پانی ہے اس لیے وہ مقید ہے۔

(مراقی الفلاح وطحطاوی ص ۱۳)

دوم:- پاک اور پاک کرنے والا مگر مکروہ۔ اس پانی کے ہوتے ہوئے تیمم کرنا جائز نہیں اور وہ ایسا تھوڑا پانی ہے جو اڑنے والے شکاری جانور جیسے چیل اور کوا وغیرہ یا گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی، چھپکلی اور چوہا وغیرہ کا جھوٹا ہو۔

(نور الایضاح۔ بہار شریعت حصہ دوم ص ۵۶)

سوم:- پاک ہے مگر پاک کرنے والا نہیں اور وہ ایسا پانی ہے جو حدث اکبر یا حدث اصغر دور کرنے یا وضو پر وضو کرکے ثواب حاصل کرنے کی نیت سے استعمال کیا گیا ہو۔

(مراقی الفلاح وطحطاوی ص ۱۴)

چہارم:- نجس ہے اور وہ ایسا تھوڑا پانی ہے جس میں نجاست پڑ گئی اگرچہ اس کا اثر یعنی رنگ، بو یا مزہ ظاہر نہ ہو۔ لیکن دہ دردہ یا اس سے زیادہ پانی ہو تو نجاست کا اثر ظاہر ہونے پر نجس ہوگا۔ (نور الایضاح)

پنجم:- پاک ہے مگر پاک کرنے والا ہونے میں مشکوک ہے اور وہ ایسا تھوڑا پانی ہے جس سے گدھے یا خچر نے پیا ہو۔ اگر صرف یہی پانی ہو تو وضو اور تیمم دونوں کرنا ضروری

ہے۔(شرح وقایہ جلد اوّل ص ۸۶)

دس قسم کے خون پاک ہیں

دس خون پاک ہوتے ہیں:

۱-شہید کا خون (شہید کے حق میں)

۲-وہ خون جو ذبح کے بعد گوشت میں رہ گیا

۳-وہ خون جو ذبح کے بعد رگوں میں باقی رہ گیا

۴-جگر اور تلی کا خون

۵-دِل کا خون

۶-وہ خون جو انسان کے بدن سے بہا نہیں۔

۷-کھٹمل کا خون

۸-پسّو کا خون

۹-کلنی کا خون

۱۰-مچھلی کا خون

الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۶۷ میں ہے: الدماء كلها نجسة الا الدم الشهيد والدم الباقي في اللحم المهزول اذا قطع والباقي في العروق والباقي في الكبد والطحال ودم قلب الشاة وما لم يسل من بدن الانسان على المختار ودم البق ودم البرغيث ودم القمل ودم السمك فالمستثنى عشرة .

☆ عورت کو خون تین دِن سے زیادہ آ کر جب کہ عادت سے پہلے بند ہو گیا تو اس صورت میں اگرچہ عورت نے غسل کر لیا مگر عادت کا وقت گزرنے سے پہلے ہمبستری کرنا جائز نہیں ہدایہ جلد اوّل صفحہ ۴۸ میں ہے لو كان انقطع الدم دون عادتها فوق الثلث لم يقربها حتى تمضى عادتها وان اغتسلت . اسی طرح بہارِ شریعت حصہ دوم صفحہ ۹۱ میں بھی ہے۔

☆ ریاح انسان کے بدن سے نکلتی ہے تو وضو ٹوٹ جاتا مگر وہ نجس نہیں ہوتی۔ رد

المختار جلد اوّل صفحہ ۹۲ میں ہے الصحيح أن عينها طاهرة حتى لو لبس سراويل مبتلة او ابتل من اليته الموضع الذى تمر به الريح فخرج الريح لا يتنجس وهو قول العامة .

☆ حاملہ عورت کا جو خون آیا تو اگرچہ وہ پورے تین دِن آ کر بند ہوا مگر وہ حیض نہیں بلکہ بیماری ہے اسی طرح پچپن سال کی عمر کے بعد اگرچہ تین دِن خون آئے بیماری ہے۔ ہاں اگر اس عمر کی عورت کو خاص خون آئے جیسا پہلے آتا تھا ویسے ہی آئے تو حیض ہی ہے تنویر الابصار میں ہے۔ ماتراه حامل استحاضة اور درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۲۰۲ میں ہے۔ ما رأته بعد اى المدة المذكورة فليس بحيض فى ظاهر المذهب الا اذا كان دما خالصا فحيض اسی کے تحت شامی میں فتح القدیر سے ہے لو لم يكن خالصا و كانت عادتها كذلك قبل الاياس يكون حيضا .

☆ صاحب عذر قرار دیئے جانے کے لیے صرف ابتداء میں استیعاب وقت شرط ہے۔ یعنی پیشاب کے قطرہ وغیرہ کی بیماری کے سبب پورے ایک وقت میں اتنا موقع نہیں ملا کہ وضو کر کے فرض نماز پڑھ سکے تو صاحب عذر قرار دیا جائے گا اور جب صاحب عذر ہو گیا۔ اس کے بعد پیشاب کے قطرہ کی بیماری اس طرح ہو گئی کہ وضو کر کے نماز پڑھ لی مگر اس کے باوجود صاحب عذر ہے جب کہ ایک دوبار ہر وقت میں قطرہ آ جاتا ہے اور یہی حکم اس قسم کی تمام بیماریوں میں ہے جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۲۰۲ میں ہے۔

☆ درخت کا ایسا پانی کہ جو خود پاک جاری ہو اس سے وضو کرنا جائز ہے ہدایہ جلد اوّل صفحہ ۱۶ میں ہے اما الماء الذى يقطر من الكرم فيجوز التوضى به لانه ماء خرج من غيره .

☆ عورتوں کے آگے کے مقام سے ہوا کے علاوہ بغیر خون ملی ہوئی خالص رطوبت نکلی تو اسے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا اور نہ وہ نجس ہوتی ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ دوم ۲۴)

Scanned with CamScanner

(۱۷) بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

(موزوں پہ مسح کرنے کا باب)

وضو چونکہ کل ہے اور مسح اس کا جز اور پھر مسح پاؤں دھونے کا نائب ہے۔ لہٰذا کل کے بعد جز کا ذکر اور اصل کے بعد نائب کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ موزوں پر مسح اہل سنت کی علامات میں سے ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جب اہل سنت کی علامات پوچھی گئیں تو انہوں نے فرمایا: تفضيل الشيخين وحب الختنين والمسح على الخفين۔ ابو بکر صدیق اور عمر فاروق کو (تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان) پہ فضیلت دینا۔ حضرت عثمان وعلی رضی اللہ عنہما سے محبت کرنا اور موزوں پہ مسح کرنا۔

حضرت حسن بصری فرماتے ہیں' میں نے ستر صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ملاقات کی۔ تمام کے تمام موزوں پہ مسح کرنے کے قائل تھے۔ امام کرخی نے موزوں پہ مسح کے منکر پہ اندیشۂ کفر کا فتویٰ دیا کیونکہ یہ مسئلہ متواتر احادیث سے ثابت ہے۔ چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

☆ مسافر کے لئے موزوں پہ مسح کرنے کی مدت تین دن اور تین رات جبکہ مقیم کے لئے ایک دن ایک رات حدیث نمبر ۴۷۳ (مدت کا آغاز حدث سے ہوگا یعنی وضو کر کے موزے پہنے تو ظہر کا وقت تھا۔ عصر کو وضو ٹوٹا تو اگلے دن عصر تک موزوں پہ مسح کیا جا سکتا ہے۔ یہ مقیم کے لئے ہے اور اسی طرح مسافر کے لئے بھی لیکن اس کے لیے تین دن اور تین رات)

☆ حضور علیہ السلام نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے پیچھے نماز ادا فرمائی (۴۷۴)

☆ جوربین پہ مسح کرنا (۴۷۸) جوربین کیا ہیں اور کس صورت میں ان پہ مسح کیا جا سکتا ہے۔ دیکھئے اس حدیث کے تحت۔ مرأۃ شرح مشکوٰۃ' ج ا' ص ۳۳۸)

☆ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر دین رائے کے مطابق (یعنی

سارا دین عقل کے مطابق) ہوتا تو موزوں کے اوپر مسح کرنے کی بجائے نیچے مسح کیا جاتا (کیونکہ نیچے والا حصہ زمین پہ لگتا ہے) لیکن میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپر ہی مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (۴۸۱)

(۱۸) بَابُ التَّيَمُّمِ

(تیمّم کرنے کا بیان)

تیمّم کا لغوی معنی ارادہ کرنا ہے جبکہ شرعاً تیمّم یہ ہے کہ پاکی حاصل کرنے کے لئے زمین پہ دو بار ہاتھ مار کر چہرے اور ہاتھوں پہ بمعہ کونہیوں کے پھیرنا۔ جنابت اور بے وضوگی دونوں سے تیمّم ہوسکتا ہے اور دونوں کا طریقہ ایک ہی ہوگا۔ فرق صرف نیت کا ہے۔ تیمّم صرف جنس زمین سے ہوسکتا ہے اور جنس زمین میں ہر وہ چیز ہے جو آگ میں نہ گلے جیسے سونا چاندی وغیرہ اور نہ اس کی راکھ بنے جیسے لکڑی وغیرہ۔

امت محمدیہ علیٰ صاحبہا السلام کی تین فضیلتیں

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیں تین باتوں کی وجہ سے سارے لوگوں پہ فضیلت دی گئی۔

۱- جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلٰٓئِكَةِ۔

ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح بنائی گئیں یعنی فرشتے بھی ہماری طرح صفیں باندھ کر اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں۔

۲- وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا۔

ہمارے لیے ساری زمین کو سجدہ گاہ بنا دیا گیا (حالانکہ پہلی امتیں صرف عبادتگاہوں میں ہی عبادت کر سکتی تھیں)

۳- وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَآءَ

ہمارے لیے پانی نہ ہونے (یا اس کے استعمال پہ قدرت نہ ہونے) کے وقت مٹی کو پاک کرنے والی بنا دیا گیا۔ (رواہ مسلم-۴۸۲)

Scanned with CamScanner

ناپاک زمین کو دھولیا جائے تو اس زمین سے تیمم بھی ہوسکتا ہے۔
(مراۃ، ج ا ص ۳۲۶)

☆ تیمم وضو کی طرح طہارتِ مطلقہ اور کاملہ ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دس سال بھی پانی نہ پاؤ تو یونہی تیمم کرتے رہو (۴۸۶) لہٰذا جس طرح ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں، اس طرح ایک تیمم سے بھی۔ بخلاف امام شافعی کے وہ فرماتے ہیں: وقت گزرنے کے ساتھ تیمم ٹوٹ جائے گا کیونکہ یہ ضرورت کی بنا پر مشروع ہوا یعنی ان کے نزدیک ایک تیمم سے چند نمازیں نہیں پڑھ سکتے۔

☆ شِفَاءُ الْعَيِّ السُّؤَالُ (نمبر ۴۸۷)۔
جاہل کی شفا سوال کرنے میں ہے (تاکہ شافی جواب پاکر اس کی مرض جہالت دور ہو)

☆ تیمم سے نماز پڑھ لی، بعد میں پانی مل گیا تو وضو کر کے نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ (۴۸۸)

مسائلِ تیمم

نجس زمین جو دھوپ یا ہوا سے پاک ہوئی اس پر مصلّٰی بچھائے بغیر نماز پڑھنا جائز ہے مگر اس زمین سے تیمم کرنا جائز نہیں۔ شرح وقایہ جلد اوّل مجیدی باب التیمم صفحہ ۹۰ پہ ہے۔ لا يجوز على مكان كان فيه نجاسة وقد زال اثرها مع انه يجوز الصلوٰة فيه ۔

☆ جب کہ نماز عیدین یا نمازِ جنازہ کے چھوٹ جانے کا خوف ہو تو پانی کے استعمال پر قادر ہونے کے باوجود تیمم کرنا جائز ہے مگر نمازِ جنازہ میں ولی کو ایسا کرنا جائز نہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مطبوعہ مصر ص ۲۹ میں ہے۔ يجوز التيمم اذا حضرته جنازة والولى غيره فخاف ان اشتغل بالطهارة ان تفوته الصلوٰة و لا يجوز للولى وهو الصحيح هكذا فى الهداية اور شرح وقایہ جلد اوّل مجیدی صفحہ ۸۹ میں ہے۔ اذا خاف فوت صلوٰة العيد جازله ان يتيمم ويشرع فيها هذا بالاتفاق ۔

☆ آدمی کے پاس پانی ہے مگر وہ جانتا نہیں یا بھول گیا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی تو اس صورت میں اس کی نماز ہو جائے گی جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۲۹ میں ہے تيمم وفى رحله ماء لا يعلم به اونسيه فصلى اجزأته عندهما خلافا لابى يوسف رحمة الله تعالىٰ كذا فى محيط السرخسى ۔

☆ جب کہ ولی نے دوسرے کو نمازِ جنازہ پڑھانے کی اجازت دے دی تو اس صورت میں ولی کو بھی نمازِ جنازہ کے چھوٹ جانے کے خوف سے تیمم کرنا جائز ہے جیسا کہ بحر الرائق جلد اوّل صفحہ ۱۵۷ میں ہے۔ يجوز للولى التيمم اذ اذن لغيره بالصلوٰة لانه حينئذ لا حق له فى الاعادة فيخاف فوتها ۔

عباداتِ مقصودہ اور غیر مقصودہ کے لیے تیمم کا مسئلہ

جو کام کہ عبادتِ مقصودہ نہ ہو اور بغیر وضو کے صحیح ہو جائے جیسے کہ مسجد میں داخل ہونا۔ قرآنِ مجید کا پڑھنا اور اذان و اقامت وغیرہ اگر ایسے کاموں کی نیت سے تیمم کیا تو ان کاموں کا کرنا جائز ہے مگر اس تیمم سے کسی نماز کا پڑھنا جائز نہیں جیسا کہ شرح وقایہ جلد اوّل مجیدی صفحہ ۹۱ میں ہے ان تيمم لمس المصحف او دخول المسجد لا تصح به الصلوٰة لانه لم ينوبه قربة مقصودة لكن يحل له مس المصحف ودخول المسجد ۔ (شامی ج ا ص ۱۶۳ پہ بھی ایسے ہی ہے)

☆ عیدین یا نمازِ جنازہ چھوٹنے کے خوف سے جو تیمم کیا گیا اس سے دوسری نماز پڑھنا جائز نہیں لانه اذا تيمم لصلوٰة الجنازة مع وجود الماء لخوف الفوت فان تيممه يبطل بفراغه منها اور عوام میں جو مشہور ہے کہ ''جو بھی وضو نمازِ جنازہ کے لیے کیا گیا اس سے دوسری نماز پڑھنا جائز نہیں'' غلط ہے۔
(فتاویٰ رضویہ جلد اوّل صفحہ ۵۸۲)

☆ پانی کے مالک نے لوگوں سے کہا کہ تم میں سے جو شخص چاہے اس پانی سے وضو کرے تو اگرچہ وہ ہزاروں کی تعداد میں ہوں اس صورت میں سب لوگوں کا تیمم ٹوٹ جائے گا جیسا کہ شرح وقایہ جلد اوّل صفحہ ۹۶ میں ہے ان قال صاحب الماء لجماعة من

Scanned with CamScanner

المتیممین لیتوضأ بھذا الماء ایکم شاء علی الانفراد والماء یکفی لکل واحد منفرد اینتقض تیمم کل واحد ۔

☆ اگر اس پانی کا ایک آدمی مالک ہے تو اس یک غسل میں وہ پانی خرچ کیا جائے گا۔ باقی لوگوں کیلئے تیمم ہے اور اگر سب مالک ہیں تو کسی کے غسل میں نہیں خرچ کیا جائے گا بلکہ اس صورت میں سب کے لیے تیمم ہے اور اگر اس پانی کا مالک کوئی نہیں ہے یعنی وہ مباح ہے تو اس کو جنبی استعمال کرے گا اور حائضہ ومیت کے لیے تیمم ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر ص ۳۶۰ میں ہے:

☆ موتی، گھونگے اور سیپ کے چونے سے تیمم کرنا جائز نہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ دوم، صفحہ ۶۹)

☆ جھاڑو دینے، دیوار گرانے یا کسی اور صورت میں منہ اور ہاتھوں پر گرد پڑی۔ اس صورت میں زمین کی جنس پر ہاتھ مارے بغیر یوں ہی تیمم کی نیت سے منہ اور ہاتھوں پر مسح کر لیا تو تیمم ہو گیا (بہارِ شریعت حصہ دوم، صفحہ ۷۰) اور شرح وقایہ جلد اوّل مجیدی صفحہ ۹۱ میں ہے۔ لو کنس دارا وھدم حائطا او کال حنطۃ فاصاب علی وجھہ وذراعہ غبار لا یجزیہ حتی یمریدہ علیہ ۔

(۱۹) بَابُ الْغُسْلِ الْمَسْنُوْنِ

(سنت غسل کا بیان)

جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے

ایک روایت میں ہے: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔ متفق علیہ، ۴۹۲- جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پہ واجب ہے۔ ہمارے ہاں واجب بمعنیً ثابت ہے کیونکہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا. جو جمعہ کے دن وضو کرے تو اچھا ہے۔ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ. اور جو غسل کرے تو بہت اچھا ہی۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی،

دارمی ۴۹۴)

یہاں غسل کرنے کو صرف افضل فرمایا گیا ہے۔ باقی رہا یہ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ. جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لئے آئے تو غسل کرے۔ (متفق علیہ ۴۹۱) یہ امر ہے اور امر وجوب کے لئے ہے تو ایک روایت میں یہ بھی ہے: مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ۔ (ابن ماجہ، احمد، ترمذی، ابوداؤد، ۴۹۵) جو میت کو غسل دے وہ خود بھی غسل کرے۔

ابوداؤد میں ہے: وَمَنْ حَمَلَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ. جو جنازہ اٹھائے، وہ غسل کرے۔ تو یہ امر بالاتفاق استحباب کے لئے ہے۔ لہٰذا جس طرح یہاں امر استحباب کے لئے ہے اسی طرح وہ امر بھی وجوب کے لئے نہیں ہے اور روایت نمبر (۴۹۲) میں واجب بمعنی ثابت ہے۔ یہی امام اعظم علیہ الرحمۃ کا مذہب ہے۔ رہا یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا، جمعہ کا، پچھنے لگوانے کے بعد اور میت کو غسل دینے کے بعد غسل فرماتے (رواہ ابوداؤد عن عائشۃ، ۴۹۶) تو اس سے وجوب ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس میں غسل کا حکم دینا مراد ہے جس طرح کہ حضرت ماعز کو آپ نے رجم نہ فرمایا بلکہ رجم کا حکم دیا لیکن حدیث میں آپ کا رجم کرنا ثابت ہے۔ (مرقاۃ، مرأۃ وغیرہ) سنگھی لگوانے میں خون کی چھینٹیں چونکہ جسم پہ جم جاتی ہیں اور خون نکلنے سے گرمی اور کمزوری آ جاتی ہے لہٰذا اس کے بعد غسل کر لینا صرف بہتر ہے، لازم و واجب نہیں۔ اس باب کی آخری حدیث نے مسئلہ بالکل کلیئر کر دیا ہے اور یہ حدیث حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس عراق سے آئے اور انہوں نے آپ سے پوچھا: کیا آپ جمعہ کے دن غسل کو واجب سمجھتے ہیں۔ فرمایا: نہیں صرف بہتر جانتا ہوں۔ وَمَنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ. جو غسل نہ کرے اس پر واجب نہیں۔ بات دراصل یہ ہے (حضور علیہ السلام کے دور میں) لوگ مشقت کرتے، اپنی پیٹھوں پہ مزدوریاں کرتے تھے۔ مسجد تنگ تھی، جس کی چھت بھی نیچے تھی جو کہ صرف چھپر تھی، ایک دن حضور علیہ السلام شدید گرمی میں تشریف لائے لوگ اون کے کپڑوں میں پسینہ پسینہ تھے اور بو پھیل رہی تھی، جس کی وجہ سے بعض کو بعض سے تکلیف پہنچ رہی تھی، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! جب یہ (جمعہ کا) دن آئے تو نہا لیا

Scanned with CamScanner

کرو اور گھر میں بہترین تیل یا خوشبو ہو تو وہ بھی لگا لیا کرو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اب جبکہ اللہ نے فراخی پیدا فرمادی ہے اور لوگوں نے اون کے علاوہ اچھے لباس پہننے شروع کر دیئے ہیں اور پہلے کی طرح مشقت والے کام بھی چھوٹ گئے۔ نیز مسجد بھی فراخ ہوگئی اور جو بعض کے پسینوں سے بعض کو تکلیف پہنچتی تھی' وہ بھی نہ رہی (تو غسل کرنا صرف بہتر ہے) (رواہ ابوداؤد' ۴۹۸)

(۲۰) بَابُ الْحَيْضِ

(حیض کا بیان)

سنت غسل کے بعد اب فرضی غسل کا ذکر ہو رہا ہے۔ حیض یا حوض کا لغوی معنی بہنا ہوتا ہے۔ شریعت میں عورت کو عموماً جو ہر ماہ خون آتا ہے' وہ چونکہ رحم میں جمع ہونے کے بعد بہتا ہوا نکلتا ہے اس لیے اس کو حیض کہا گیا اس کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہوتی ہے۔ ولادت کے بعد آنے والے خون کو نفاس کا خون کہتے ہیں۔ اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہوتی ہے اور کم از کم کوئی مدت متعین نہیں' ایک ساعت بھی ہو سکتا ہے۔ استحاضہ جس کا ذکر اگلے باب میں آ رہا ہے۔ یہ بیماری کا خون ہے' اس کی وجہ سے عورت ناپاک نہیں ہوتی' وضو کر کے نماز روزے کا اہتمام کرے۔

☆ یہودی حیض کے دنوں میں عورتوں سے مکمل دور رہتے تھے نہ ان کے ہاتھ کا کھاتے پیتے اور نہ ہی گھروں میں ان کے ساتھ رہتے۔ پھر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس بارے میں حضور علیہ السلام سے سوال کیا تو قرآن پاک کی آیت نازل ہوئی۔ ویسئلونك عن المحيض ۔ جس میں ایسی حالت کے اندر عورت سے صرف جماع کرنے کو منع کیا گیا۔ بعض صحابہ نے عرض کیا کہ یہود کی مخالفت کرتے ہوئے کیا ہم اپنی عورتوں سے جماع بھی نہ کر لیا کریں؟ تب حضور علیہ السلام ناراض ہوئے۔ الخ (رواہ مسلم عن انس ۴۹۹)

معلوم ہوا کسی قوم کی مخالفت میں شرعی حدود کو توڑنا جائز نہیں ہے جس طرح کہ سکھوں کی داڑھیوں کی وجہ سے مسلمان داڑھی منڈوانا شروع کر دیں تو یہ جائز نہیں ہوگا۔

☆ حیض کی حالت میں ناف سے گھٹنوں تک کپڑا باندھ کر عورت سے مباشرت یعنی مس کرنے کی اجازت ہے۔ حدیث نمبر ۵۰۰ (یہ اس کے لئے ہے جس کو صحبت کر لینے کا اندیشہ نہ ہو) اور مباشرت کا یہاں یہی معنی ہے نہ کہ جماع کرنا جو کہ بعض بے دینوں نے سمجھ رکھا ہے۔ (مزید وضاحت کے لئے دیکھئے' حدیث ۵۰۹)

☆ حیض کی حالت میں عورت کا جوٹھا پینے کی اجازت ہے بلکہ جس جگہ اس نے منہ لگایا ہے' اس جگہ منہ لگا کر پینے میں بھی حرج نہیں۔ ایسی عورت کے ساتھ ٹیک لگا کر قرآن پڑھنا اور اس سے کوئی چیز لینا دینا جائز۔ (۵۰۱ تا ۵۰۴)

☆ حیض کی حالت میں عورت سے صحبت کرنے کا گناہ اور اس کا کفارہ (حدیث نمبر ۵۰۵ تا ۵۰۸)

(۲۱) بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

(مستحاضہ عورت کا بیان)

☆ مستحاضہ (جس عورت کو بیماری کی وجہ سے خون آتا ہو) وہ نماز روزے کا اہتمام کرے گی۔ (یعنی ہر نماز کے وقت نیا وضو کر کے نماز ادا کرے) ۵۱۲۔

☆ مستحاضہ عورت کو لنگوٹ باندھنے کا حکم (استحبابی ہے تا کہ خون سے مصلّٰی اور کپڑے آلودہ نہ ہوں' لنگوٹ کے علاوہ اگر کسی دوسرے طریقے سے یہ مقصد حاصل ہو جائے تو بھی جائز ہے بلکہ اگر کچھ بھی نہ کرے اور خون گرتا رہے تو جائز ہے (صرف مستحاضہ ہی نہیں تمام معذوروں کا یہی حکم ہے جیسے دائمی نکسیر اور سلسل بول کا مریض) ۵۱۳

☆ حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی) نے بڑی وضاحت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مستحاضہ کے بارے میں مسئلہ پوچھا (۵۱۵)

(۲۲) كِتَابُ الصَّلٰوةِ

(نماز کا بیان)

صلٰوۃ کا لفظ صَلْیٌ سے بنا ہے۔ جس کا معنی ہے گوشت بھوننا' آگ پہ پکانا۔ آگ

Scanned with CamScanner

سے لکڑی کو سیدھا کرنا اس کو تصلیہ کہا جاتا ہے۔ نماز میں بھی نمازی اپنے آپ کو مشقت اور مجاہدہ کی آگ میں جلاتا ہے اس لیے اس کو صلوٰۃ کہا گیا۔ پھر صلوٰۃ کا معنی دعا' رحمت' استغفار اور سرین ہلانا بھی ہے اور نماز میں یہ سارے کام ہوتے ہیں۔ تفصیل دیکھئے نماز کے موضوع پہ ہماری کتاب فضائل و مسائل نماز میں۔

☆ نماز' رمضان اور جمعہ صرف صغیرہ گناہوں کو مٹاتے ہیں۔ حدیث میں صاف الفاظ ہیں: اذا اجتنبت الکبائر۔ جب تک کہ کبیرہ گناہوں سے بچا رہے (۵۱۷) لہٰذا حج ہو یا کوئی بھی عبادت' اس کی فضیلت میں جہاں گناہوں کی بخشش کا ذکر آتا ہے وہاں صغیرہ گناہ ہی مراد ہوں گے کیونکہ کبیرہ گناہ اور حقوق العباد سے متعلقہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔

☆ حدیث نمبر ۵۱۹' ۵۲۰' ۵۲۷ سے معلوم ہوا کہ اجنبیہ عورت کا بوسہ صغیرہ گناہ ہے۔ ہاں اصرار یعنی بار بار کرنے سے صغیرہ بھی کبیرہ ہو جاتا ہے۔

ترک نماز کیا ہے؟

بَیْنَ الْعَبْدِ وَ بَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ (رواہ مسلم ۵۲۲)

بندے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے (یعنی ہو سکتا ہے ایسا شخص عنقریب کفر کر بیٹھے جو نماز کو کچھ نہیں سمجھتا وہ ایمان کو کیا سمجھے گا۔ قرآن پاک میں نماز کو ایمان بھی کہا گیا ہے: وما کان اللہ لیضیع ایمانکم سے مراد نماز ہے۔ اس لیے بعض ائمہ نے ترک نماز کو کفر کہا ہے اور بعض نے بے نمازی کو قتل کر دینے کا حکم دیا ہے۔ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے ہاں بے نمازی کو مار پیٹ کر قید کر دیا جائے گا جب تک کہ وہ نمازی نہ بن جائے۔ ہمارے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بے نمازی' نماز چھوڑنے کی وجہ سے کفر کے بالکل قریب ہو جاتا ہے یا یہ کہ اندیشہ ہے ایسا شخص کفر پہ مرے گا یا ترک نماز سے نماز کا انکار مراد ہے۔) مشکوٰۃ' ص ۵۸' حاشیہ ۵ پہ مرقاۃ کے حوالے سے لکھا ہے۔ من صلی صلوات الخمس ودعا للوالدین بالمغفرۃ عقیب کل صلوٰۃ فقدادی حق اللّٰہ وحق والدیہ۔ جس نے پانچ نمازوں کے بعد اپنے والدین کے لئے دعائے

مغفرت کی۔ اس نے اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کر دیا اور اپنے والدین کا بھی یعنی اگر زندگی میں والدین کے حقوق کی ادائیگی سے کوتاہی کرتا رہا اور اس وجہ سے والدین اس سے ناراض تھے تو قیامت کے دن جب اس کی اپنے والدین سے ملاقات ہوگی تو والدین اس سے راضی ہوں گے)

یہی تاویل اس حدیث میں بھی ہوگی جو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اَلْعَھْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ کَفَرَ۔ ہمارے اور منافقین کے درمیان معاہدہ نماز کا ہے (کہ وہ نماز ادا کرتے ہیں اس لیے ہمارے ہاتھوں قتل ہونے سے بچے ہوئے ہیں) پس جس نے نماز کو چھوڑا اس نے کفر کیا۔ (۵۲۶)

☆ اولاد سات سال کی ہو جائے تو اس کو نماز کا حکم دو اور دس سال کی ہو جائے تو مار کر نماز پڑھاؤ۔ (رواہ ابوداؤد - ۵۲۵)

☆ بے نمازی قیامت کے دن قارون' ہامان' فرعون اور ابی بن خلف (جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنے ہاتھوں سے قتل کیا تھا۔ حاشیہ ۴ بحوالہ مرقاۃ' مشکوٰۃ ص ۵۹) کے ساتھ ہوگا۔ (۵۳۰)

☆ صحابہ کرام کے نزدیک اعمال میں اگر کوئی چیز کفر تھی تو وہ ترک نماز تھی۔ (۵۳۲)

کیونکہ اس دور میں نماز پڑھنا مومن کی علامت تھی اور نہ پڑھنا کافر کی پہچان جس طرح آج سر پہ چوٹی اور نیچے دھوتی ہندو کی پہچان ہے۔

☆ شراب ہر برائی کی چابی ہے (۵۳۲) کیونکہ یہ عقل کو بگاڑ دیتی ہے۔ وھو مبنی کل خیر (اور عقل ہی ہر خیر کی بنیاد ہے یعنی عقل ہی نیکی' بدی میں تمیز پیدا کرتی ہے) اسی لیے شراب کو ام الخبائث بھی کہا گیا ہے۔ یاد رہے: خمر (اصطلاح میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے ہاں) صرف انگوری شراب کو کہا جاتا ہے اور یہاں خمر سے مراد ہر نشہ آور شراب ہے جس کو لغوی معنی (مایخامر العقل۔ جو عقل کو ڈھانپ لے) کے اعتبار سے خمر کہا گیا۔

Scanned with CamScanner

(۲۳) بَابُ الْمَوَاقِيْتِ

اوقات (نماز) کا باب

مواقیت جمع میقات کی ہے بمعنی وقت جس طرح میعاد بمعنی وعدہ، میلاد بمعنی ولادت اور معراج بمعنی عروج۔ یہاں اوقات نماز مراد ہیں اور ہر نماز کے تین اوقات ہیں۔ مباح، مستحب اور مکروہ۔ تفصیل کتب فقہ میں دیکھئے کہ کون سی نماز کس وقت میں مباح، مستحب یا مکروہ ہے۔ یہاں اس بارے میں چند منتخب احادیث کے حوالوں پہ اکتفا کیا جارہا ہے۔

☆ سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔ (رواہ مسلم ۵۳۳)

یعنی جب سورج طلوع ہوتا ہے تو شیطان اس کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے تا کہ اپنے دوسرے شیطانوں کو دکھائے کہ سورج کی پوجا کرنے والے مجھے پوج رہے ہیں۔ لہٰذا اس وقت اہل اسلام کو عبادت کرنے سے روک دیا گیا تا کہ مشرکین کے ساتھ مشابہت نہ پیدا ہو اور شیطان یہ نہ کہہ سکے کہ مسلمان مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

☆ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ادباً یہ نہ کہا کہ جبریل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی بلکہ فرمایا: فَصَلّٰی اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حضور علیہ السلام کے آگے نماز پڑھی۔ سننے والے بھی حضرت عمر تھے فرمایا: ای عروہ: یہ کیا کیا رہے ہو کہ حضور علیہ السلام کے آگے نماز پڑھی (کیونکہ حکم خداوندی ہے لاتقدموا بین یدی اللہ ورسولہ) (۵۳۶)

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے افسروں کو نماز کی حفاظت کرنے کا خط لکھا اور فرمایا: جو نماز کو ضائع کرے گا وہ نماز کے علاوہ ذمہ داریوں کو زیادہ ضائع کرنے والا ہے۔ (مؤطا امام مالک ۵۳۷)

اوقات نماز کے مسائل

☆ جب حاجی میدانِ عرفات میں عرفہ کے دِن سلطان یا اس کے نائب کے پیچھے جماعت سے نماز پڑھے تو عصر کی نماز کو ظہر ہی کے وقت میں پڑھ لینے کا حکم ہے جیسا کہ در

مختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۱۷۳ میں ہے صلی بهم الظهر والعصر باذان واقامتين في وقت الظهر .تلخيصا

☆ جب حاجی عرفہ کے دِن رات میں مزدلفہ پہنچے تو اس کو مغرب کی نماز عشاء کے وقت میں ادا کی نیت سے پڑھنے کا حکم ہے (بہار شریعت جلد ۶ صفحہ ۹۶) اور فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۲۱۵ میں ہے اذا دخل وقت العشاء يؤذن المؤذن ويقيم فيصلى الامام بهم صلٰوة المغرب في وقت صلٰوة العشاء .

☆ عرفہ کے دِن مزدلفہ میں حاجیوں کو مغرب کی نماز مغرب کے وقت میں پڑھنا گناہ ہے۔ (بہار شریعت جلد ۶ صفحہ ۹۶)

☆ نمازِ جنازہ طلوع وغروب اور زوال کے وقت پڑھنا جائز ہے بلکہ تاخیر مکروہ ہے جب کہ جنازہ انہیں وقتوں میں لایا گیا۔ ہاں اگر پہلے سے تیار موجود ہو تو ان وقتوں میں نمازِ جنازہ بھی پڑھنا جائز نہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۴۹ میں ہے۔

☆ دو نمازوں کو جمع کرنا یعنی ظہر کو اس کے آخر وقت میں پڑھنا پھر اس کے ختم پر وقت عصر آ گیا تو اس کو پڑھنا اور اسی طرح مغرب وعشاء میں کرنا مریض ومسافر کو ضرورتاً جائز ہے۔ اسے جمع صوری اور جمع فعلی کہتے ہیں۔ لیکن جمع وقتی اور حقیقی جیسے کہ عرفات میں ظہر کے وقت عصر پڑھی جاتی ہے اور مزدلفہ میں عشاء کے وقت مغرب پڑھی جاتی ہے اس طرح کسی اور صورت میں جائز نہیں۔ قدوری باب صلٰوۃ المسافر صفحہ ۳۸ پر ہے۔ الجمع بين الصلاتين للمسافر يجوز فعلا ويجوز وقتا اور درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۲۵۵ میں ہے۔ ولا جمع بين فرضين في وقت بعذر سفر ومطر فان جمع فسد لو قدم الفرضين على وقته وحرم لو عكس الا الحاج بعرفة ومزدلفة .

☆ مزدلفہ میں حاجیوں کو فجر کی نماز اوّل وقت میں پڑھنا مستحب ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۷۱ میں ہے۔ الاسفار بالفجر افضل الا بمزدلفة للحاج .

☆ عورتوں کو فجر کی نماز ہمیشہ اوّل وقت میں پڑھنا مستحب ہے۔

(درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۲۴۵، بہارِ شریعت حصہ سوم ص ۱۹)

Scanned with CamScanner

(۲۴) بَابُ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ

نماز جلدی پڑھنے کا بیان

یاد رہے! احناف کے ہاں مغرب کی نماز ہمیشہ اور ظہر کی نماز سردیوں میں جلدی پڑھنا مستحب ہے باقی تین نمازیں دیر سے پڑھنا بہتر ہے۔

☆ گرمیوں میں ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھڑک سے ہے۔ (متفق علیہ عن ابی ہریرۃ ۵۴۲، ۵۷۰)

☆ سورج غروب بھی شیطان کے سینگوں کے درمیان ہوتا ہے اور منافق جان بوجھ کر اس وقت جلد بازی سے نماز ادا کرتا ہے۔ (رواہ مسلم عن انس ۵۴۴)

☆ جس کی عصر کی نماز ضائع ہوگئی اس کے اہل و مال و اعمال ہلاک ہوگئے (حدیث ۵۴۵، ۵۴۶)

☆ رات کے تہائی حصے تک عشاء کی نماز پڑھنے کا ثبوت (۵۴۸)

☆ اختتام سحری اور نماز فجر میں پچاس آیات کی تلاوت کا فاصلہ (۵۵۰)

☆ برے حاکموں کی نشاندہی کہ وہ نماز کو وقت سے مؤخر کر کے پڑھیں گے۔ (۵۵۱/۵۷۱)

☆ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ

کوتاہی سو جانے میں ہے جبکہ قصور تو بیداری میں ہے لہٰذا جب بھول جاؤ یا نیند سے بیدار ہو (اور قضا نماز کا وقت بھی ہو) تو پڑھ لو (۵۵۵) کیونکہ حکم الٰہی ہے: اقم الصلوٰۃ لذکری۔ میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔ یہ نہیں فرمایا کہ جب نماز یاد آ جائے تو ادا کرو۔ معلوم ہوا کہ خدا کو یاد رکھنے والا نماز کو نہیں بھول سکتا اور نماز پہ مداومت کرنے والا خدا سے غافل نہیں ہو سکتا۔ (ظہر کو پیشی، عصر کو ڈیگر اور عشاء کو کفتاں نہ کہنا چاہئے) (مرأۃ ص ۳۷۸، ج ۱)

جنازہ حاضر میت کا ہے نہ کہ غائبانہ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: اے علی! تین کاموں میں دیر نہ لگا۔

۱- اَلصَّلٰوةُ اِذَا آتَتْ. نماز جب اس کا وقت (مستحب) آ جائے۔

۲- اَلْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ. جنازہ جب حاضر ہو۔

۳- اَلْاَيِّمُ اِذَا وَجَدَتْ لَهَا كُفُوًا. لڑکی (کے نکاح میں) جب اس کا کفو مل جائے (رواہ الترمذی ۵۵۶)

اس حدیث میں صاف بیان ہے کہ غائبانہ نماز جنازہ نہیں بلکہ حاضر میت کا جنازہ ہوتا ہے۔ کسی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو: الجنازة اذا غابت۔ میت غائب بھی ہو تو نماز جنازہ پڑھ لیا کرو۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ احناف نے جو یہ کہا ہے کہ اگر جنازہ آیا ہی مکروہ وقت میں ہے تو اسی وقت جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ ہاں اگر مکروہ وقت سے پہلے آ گیا اور جان بوجھ کر تاخیر کی گئی ہے کہ مکروہ وقت شروع ہو گیا۔ اب یہ کراہت والا وقت گزار کر جنازہ پڑھا جائے گا۔ (کتب فقہ)

☆ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ ۔ (ترمذی، ابوداؤد، دارمی ۵۶۴)

نماز فجر کو روشنی میں ادا کیا کرو کیونکہ اس میں اجر و ثواب زیادہ ہے۔ فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا جائز ہونے کے باوجود اس بارے میں فضیلت کی کوئی حدیث نہیں ہے اور اندھیرے میں پڑھنے کی تمام احادیث فعلی ہیں جبکہ یہ حدیث قولی ہے اور قولی کو فعلی پہ ترجیح ہوتی ہے۔ پھر غلس یعنی اندھیرے میں نماز فجر پڑھنے کی یہ تاویل بھی ہو سکتی ہے کہ شاید مسجد کا اندھیرا مراد ہو نہ کہ وقت کا۔

(۲۵) بَابُ فَضَائِلِ الصَّلٰوةِ

(نماز کے فضائل کا باب)

کتاب الصلوٰۃ میں بھی اگرچہ نمازوں کے فضائل کی احادیث آ چکیں مگر اس باب میں وقت کے اعتبار سے نمازوں کے فضائل کی احادیث ہیں۔ اسی لیے باب المواقیت اور باب تعجیل الصلوٰۃ کے بعد اس عنوان سے باب باندھا گیا۔

Scanned with CamScanner

☆ جو صبح اور عصر کی نماز پڑھے وہ آگ میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔ (۵۷۴ رواہ مسلم)

☆ جو دو ٹھنڈی نمازیں (فجر وعشاء) ادا کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (۵۷۵)

یعنی ان دو نمازوں پر پابندی کرنیوالا ان شاء اللہ پانچوں نمازوں کا پابند ہو جائے گا اور گناہوں سے بھی بچ جائے گا جو کہ دوزخ میں لے جانے کا باعث بنتے ہیں یا مطلب یہ ہے کہ اگر دوزخ میں جائے گا بھی تو ہمیشہ رہنے کے لئے نہیں ورنہ نجات صرف دو نمازوں کی پابندی میں نہیں بلکہ تمام فرائض کی بجا آوری اور تمام حقوق کی ادائیگی میں ہے بمع ایمان۔

☆ صبح اور فجر کی نماز میں فرشتوں کا اجتماع یعنی دن رات والے فرشتے جمع ہوتے ہیں اور رب کی بارگاہ میں بندوں کے نمازی ہونے کی رپورٹ دیتے ہیں۔ (۵۷۶، ۵۸۸)

☆ منافقین پہ فجر اور عشاء کی نماز بہت بھاری ہے۔ (۵۷۹)

☆ فجر اور عشاء کی نماز جماعت سے پڑھنے والا گویا ساری رات نماز میں گزارتا ہے۔ (۵۸۰)

☆ صلوٰۃ وسطیٰ کونسی ہے۔ فجر، ظہر یا عصر (۵۸۵، ۸۶، ۸۷)

(۲۵) بَابُ الْاَذَانِ

(اذان کا بیان)

اذان کا لغوی معنی اعلان واطلاع کرنا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ۔ شریعت میں خاص الفاظ سے نماز کی اطلاع دینے کا نام اذان ہے۔ سب سے پہلی اذان حضرت جبریل علیہ السلام نے معراج کی شب مسجد اقصیٰ میں دی اور حضور علیہ السلام امام الانبیاء والمرسلین ہوئے۔ اہل اسلام میں اذان کا آغاز ۱ ہجری میں ہوا۔ (درمختار) پنجگانہ نماز اور جمعہ کے لئے اذان سنت ہے اور چند مقامات پہ اذان کو مستحب لکھا گیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

بچی بچے کی پیدائش کے وقت ان کے کان میں اذان دینا، کہیں آگ لگ جائے تو

اذان پڑھنا، جنگ کے دوران، جنات کے غلبے کے وقت، غمزدہ اور غصے والے کے کان میں، جب راستہ بھول جائے، مرگی والے کے پاس، میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر (درمختار، شامی)

مرقات میں ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک دن حضور علیہ السلام نے مجھے غمگین پا کر فرمایا: اپنے کان میں کسی سے اذان کہلواؤ، چونکہ اذان اسلامی شعائر میں سے ہے اس لیے اگر کوئی قوم اذان چھوڑ دے تو اس کے خلاف جہاد کیا جائے گا۔ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک اذان وتکبیر یکساں ہیں۔ تکبیر میں صرف قد قامت الصلوٰۃ کا اضافہ ہے۔

☆ اذان سنت ہے۔ (رواہ ابوداؤد عن ابی محذورۃ رضی اللہ عنہ، ۵۹۳)

☆ اذان ٹھہر ٹھہر کر اور تکبیر جلدی کہنا اور دونوں کے درمیان فاصلہ کرنا۔

فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ (۵۹۵، حدیث ۶۳۳) صحابہ کرام کو حضور علیہ السلام نے فرمایا: نماز باجماعت کے لئے مجھے دیکھ کر کھڑے ہوا کرو (نہ کہ اقامت کے شروع میں ہی)

☆ جو اذان دے وہی اقامت کہے (۵۹۶) الا یہ کہ وہ اجازت دیدے یا یہ کہ کسی کے اقامت کہنے پہ موذن ناراض نہ ہو کیونکہ کئی دفعہ حضرت بلال نے اذان دی اور حضرت عبداللہ بن ام مکتوم نے اقامت کہی۔

☆ اذان کا آغاز کس طرح ہوا؟ (۵۹۷-۹۸)

☆ صبح کی نماز کو جاتے ہوئے حضور علیہ السلام لوگوں کو نماز کے لئے اٹھاتے جاتے۔ (۵۹۹)

☆ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے الفاظ بقول شیعوں کے حضرت عمر نے اذان میں داخل کرائے حالانکہ اَنْ يَّجْعَلَهَا فِيْ نِدَاءِ الصُّبْحِ کا مطلب یہ ہے کہ ان کلمات کو صبح کی اذان میں ہی داخل رہنے دیا جائے۔ بطور تثویب نہ بولے جائیں کیونکہ پیچھے حضرت ابومحذورہ کی روایت میں یہی الفاظ اذان کے اندر گزر چکے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ عَلِّمْنِيْ سُنَّةَ الْاَذَانِ۔ مجھے سنت اذان سکھایئے۔ چنانچہ جو اذان آپ نے

Scanned with CamScanner

سکھائی اس میں یہ الفاظ موجود ہیں۔ حدیث کا نمبر۵۹۳ ہے۔ اس بارے میں حدیث نمبر۶۰۰ بھی ملاحظہ ہو۔

☆ اذان کے وقت انگلیاں کانوں میں ڈالنا اور اس کی حکمت انه ارفع لصوتك' اس سے آواز بلند ہوتی ہے۔ (۶۰۱) معلوم ہوا! بچے کے کان میں اذان پڑھتے وقت انگلیاں کانوں میں ڈالنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہاں بلند آوازی مقصود نہیں اور پنجگانہ نماز میں چونکہ بلند آوازی مقصود ہے۔ اگرچہ سپیکر میں ہی پڑھی جائے اس لیے وہاں کانوں میں انگلیاں ڈالی جائیں گی۔ اسی اذان سے شیطان بھاگتے ہیں۔

مسائل اذان

☆ وہ معذور لوگ جن پر جمعہ فرض نہیں ہے اگر وہ لوگ شہر میں ظہر کی نماز جماعت سے پڑھیں تو ان کو اذان و اقامت کہنا مکروہ ہے جیسا کہ غنیۃ صفحہ ۳۵۸ میں ہے ویستثنی من سنیتهما للجماعة جماعة المعذورين للظهر يوم الجمعة في المصر فان اداءه بهما مكروه روى ذلك عن علي رضي الله تعالىٰ عنه وكذا جماعة النساء وحدهن .

☆ عید قربانی عید الفطر اور جنازہ کی نمازوں کے لیے اذان و اقامت نہیں جیسا کہ فتاویٰ قاضی خاں جلد اوّل ص۴۷ میں ہے ليس لغير المكتوبة نحو الوتر وصلوٰة العيدين وصلوٰة الجنازة ....

☆ عرفہ کے دن میدانِ عرفات میں ظہر وعصر کی دو فرض نمازوں کو ایک اذان اور دو اقامت سے پڑھنے کا حکم ہے جیسا کہ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۱۷۳ میں ہے صلی بهم الظهر والعصر باذان واقامتين .

☆ عرفہ کے دن مزدلفہ میں مغرب اور عشاء دو فرض نمازوں کو ایک ہی اذان اور ایک ہی اقامت سے پڑھنے کا حکم ہے جیسا کہ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۱۷۶ میں ہے۔ صلی العشائين باذان واقامة .

☆ نماز کی چند اذانیں سنے تو پہلی کا جواب دینا ضروری ہے۔ باقی اذانوں کا

جواب ضروری نہیں۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔

(بہارِ شریعت حصہ سوم صفحہ ۳۶)

(۲۷) بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ وَاِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ

اذان اور موذن کا جواب دینے کی فضیلت

اذان کا جواب عملی بھی ہے اور قولی بھی۔ قولی جواب تو یہ ہے کہ جو کلمات اذان دینے والا ادا کرے' ان کو ساتھ ساتھ دہراتا جائے اور عملی یہ ہے کہ مسجد میں حاضر ہو کر باجماعت نماز ادا کرے۔ اگر کئی اذانوں کی آواز آتی ہے تو پہلی اذان خاموشی کے ساتھ سننا اور جواباً وہی کلمات ادا کرنا واجب ہے۔ الایہ کہ حی علی الصلوٰۃ' حی علی الفلاح کے وقت لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم کہے۔

ایک حدیث میں ہے: ان الفاظ کے بعد موذن والے الفاظ بھی دہرائے جائیں۔ (مشکوٰۃ حدیث ۶۲۳ عن علقمہ بن وقاص' رواہ احمد)

(یا پھر حی علی الصلوٰۃ کے وقت لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم کہے اور حی علی الفلاح کے وقت ماشاء اللّٰہ لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم کہے) شرح معانی الاثار' ج ا' حدیث ۸۱۱' مشکوٰۃ ۶۲۳/۶۰۶)

کھانا کھانے والا' استنجا کرنیوالا اور علم دین پڑھانے والا اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔ (مرأۃ)

☆ قیامت کے دن موذن لمبی گردنوں والے یعنی سر بلند ہوں گے۔ (رواہ مسلم ۶۰۲)

☆ اذان و اقامت کی آواز سن کر شیطان گوز زنی (ہوا خارج) کرتا ہوا (چھتیس میل) دور بھاگ جاتا ہے۔ (۶۰۳'۶۲۲)

☆ جہاں جہاں تک موذن کی آواز جائیگی جن وانسان اور مویشی قیامت کے دن اس کے لئے (ایماندار ہونیکی) گواہی دیں گے۔ ۶۰۴ رواہ البخاری عن ابی سعید الخدری)

☆ اذان سن کر حضور علیہ السلام کے لئے وسیلے کی دعا مانگنے سے دعا مانگنے والا حضور علیہ السلام کی شفاعت کا حقدار ہو جاتا ہے۔ (۶۰۵-۶۰۷)

محمد آدمی کے دل کی باتیں جان جاتے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی زبان سے (اذان میں) اللہ اکبر اللہ اکبر کے الفاظ سنے تو فرمایا: علی الفطرۃ' یہ فطرت پہ ہے یعنی دین دار ہے۔ پھر اس نے کہا: اشھدان لا الٰہ الا اللّٰہ۔ تو آپ نے فرمایا: خرجت من النار۔ تو آگ سے نکل گیا۔ لوگوں نے اس شخص کو (قابل رشک جان کر) دیکھا تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔ (رواہ مسلم، ۶۰۸)

حضور علیہ السلام نے چرواہے کے جواب میں یہ الفاظ ارشاد فرما کر اس کے سچا ایماندار ہونے کی بھی گواہی دی اور اس کا خاتمہ ایمان پہ ہوگا اس بات کی بھی گواہی دی کیونکہ آگ سے تبھی نکلے گا کہ خاتمہ ایمان پر ہوگا تو۔ تو معلوم ہوا! ہمارے آقا علیہ السلام اپنے ایک ایک امتی کے انجام سے باخبر ہیں اور ان کے دلوں کے حالات سے واقف ہیں کہ کون کس نیت سے یہ الفاظ بول رہا ہے۔

☆ جو اذان کی آواز سن کر یہ الفاظ پڑھے۔ اس کے گناہ معاف۔

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا (رواہ مسلم، ۶۰۹)

☆ ہر دو اذانوں (اذان و اقامت) کے درمیان نماز ہے۔ حضرت بریدہ اسلمی کی روایت میں ہے: خلا صلوۃ المغرب۔ سوائے نماز مغرب کے۔ (مرقاۃ) یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا اور تیسری بار یہ بھی فرمایا: لمن شاء۔ جو چاہے پڑھے یعنی لازم و واجب نہیں۔ اگرچہ بعض مؤکدہ اور بعض غیر مؤکدہ سنتیں ہیں۔ بعض نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد دعا ہے۔ (مراۃ)

☆ ائمہ اور موذنین کے لئے حضور علیہ السلام کی دعا اور امام و موذن کے فضائل نیز امام ضامن ہے اور موذن امانتدار۔ (۶۱۱ تا ۶۱۶)

☆ اذان مغرب کے وقت یہ الفاظ کہنا۔ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَ اِدْبَارُ

نَھَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْلِیْ۔ اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے کا اور دن کے جانے کا اور تیرے بلانے والوں (موذنوں) کی آوازوں کا وقت ہے، مجھے بخش دے۔

(بیہقی عن ام سلمہ ۶۱۷)

☆ اقامت میں قد قامت الصلوۃ کے وقت اَقَامَھَا اللّٰہُ وَ اَدَامَھَا کہنا یعنی اللہ تعالیٰ اسے قائم ودائم رکھے۔ (۶۱۸)

☆ اذان و اقامت کے درمیان میں مانگی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی۔ (۶۱۹)
اسی طرح جہاد کے وقت اور نزول باراں کے وقت بھی۔ (۶۲۰) رواہ ابوداؤد

☆ اذان کا جواب یقین سے دینے والا جنتی ہے۔ (۶۲۴، رواہ النسائی)

☆ حضور علیہ السلام جب موذن سے شہادتین کے الفاظ سنتے تو فرماتے: وانا وانا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ (۶۲۵)

☆ ہر دن کی اذانوں پہ ساٹھ نیکیاں اور اقامت پہ تیس نیکیاں (کیونکہ اقامت صرف مسجد والوں کے لئے ہے اور اذان سب لوگوں کے لئے۔ پھر اذان میں مشقت بھی زیادہ ہے (۶۲۶)

☆ مغرب کی اذان کے وقت دعا مانگنے کا حکم دیا گیا۔ (۶۲۷)

(۲۸) بَابٌ فِیْهِ فَصْلَانِ

(دو فصلوں والا باب)

اس باب میں چونکہ اذان کے متعلق مختلف مضامین کی احادیث ہیں۔ لہٰذا مصنف نے باب کا ترجمہ مقرر نہ فرمایا۔ اور اس باب میں فصل ثانی نہیں ہے۔

☆ (امام متعین نہ ہو یا سفر میں) جو بڑا ہے وہ امام بن جائے (بڑا عالم ہو، قاری ہو، بڑا متقی ہو یا پھر عمر میں بڑا ہو) ۶۲۰-۲۱، متفق علیہ صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ کے الفاظ بھی اسی حدیث میں ہیں

☆ لیلۃ التعریس میں نماز فجر کا قضا ہو جانا۔ (۶۳۲ رواہ مسلم عن ابی ہریرہ)

Scanned with CamScanner

☆ جماعت میں شامل ہونے کی خاطر دوڑنا منع ہے۔(وعلیکم السکینة' ۶۳۴)

ایک حدیث سے عقائد کے کئی مسائل کا استنباط

پوری قوم کی نماز قضا ہو جائے تو اذان و اقامت کے ساتھ باجماعت قضا کی جائے جہری ہو تو جہراً پڑھی جائے سری ہو تو سرّاً۔ اسی طرح سفر و اقامت کا بھی لحاظ کیا جائے گا۔ یہ تمام مسائل۔ فلیصلها کما کان یصلیها فی وقتها سے معلوم ہوئے۔ علاوہ ازیں بھی اس حدیث سے بہت مسائل کا استنباط ہو سکتا ہے۔ مثلاً یہ کہ صبح کی نماز کے وقت شیطان نماز سے روکنے کے لئے تھپکی دیتا ہے جس طرح بچے کو سلانے کے لئے ماں تھپکی دیتی ہے۔ شیطان کبھی مقبولان بارگاہ پر بھی وسوسہ ڈال دیتا ہے۔ ہاں انہیں گمراہ نہیں کر سکتا۔ یہی مطلب ہے ان آیات کا الاعبادك منهم المخلصین ۔ ان عبادی لیس لك علیهم سلطان ۔حضور علیہ السلام سوتے میں بھی لوگوں کے ہر حال سے باخبر ہیں تو جس نبی علیہ السلام کی نیند میں ایسی خبر داری ہے۔ ان کی بیداری کی شان کیا ہوگی۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان شیطان کی حرکات کو محسوس کرتے تھے بلکہ کبھی شیطان کو حرکات کرتا دیکھتے بھی تھے اور کبھی اس کو پکڑ بھی لیتے تھے۔ پھر معافیاں مانگ کر چھوٹتا تھا جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا حدیث میں واقعہ آئیگا کہ آیت الکرسی کے وظیفے کا بہانہ بنا کر اس نے آپ سے جان چھڑائی۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نعرۂ رسالت بلند کرتے ہوئے اشہد انّ رسول اللہ کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام نبی علیہ السلام کی علمی شان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلتیں سن کر خوشی سے نعرے بلند کیا کرتے تھے' ان کے چہرے مرجھا نہ جاتے تھے بلکہ خوشی و مسرت چہروں سے ظاہر ہوتی تھی۔

زباں تابود در دہاں جائے گیر
ثنائے محمد بود دل پذیر (ﷺ)

چونکہ نیند کا خالق اللہ ہے اور سبب شیطان بنا اس لیے حدیث ۶۳۲ میں نیند کو شیطان کی طرف منسوب فرمایا اور ایک حدیث میں اسی نیند کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا۔ (۶۳۵

رواہ مالک مرسلاً)

☆ لوگوں کی نمازوں اور روزوں کی ذمہ داری موذن پر ہے (کہ صحیح وقت پہ سحر و افطار کی اطلاع دے اور نماز کے لئے اذان صحیح وقت پہ دے ورنہ سب کے روزے اور نمازیں ضائع ہو جائیں گی۔ مرقاۃ میں ایک حدیث ہے کہ سرکار دو عالم علیہ السلام نے فرمایا: جنت میں پہلے انبیاء کرام علیہم السلام جائیں گے۔ پھر بیت اللہ شریف کے موذن یعنی حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ پھر بیت المقدس کے موذن پھر سارے (جہان کے صحیح العقیدہ' بغیر لالچ کے اذان پڑھنے والے) موذن (مرأۃ' ص ۴۲۸' ج ۱)

(۲۹) بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلٰوۃِ

(مسجدوں اور نماز کی جگہوں کا بیان)

نماز اگرچہ ہر جگہ ادا ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ حدیث گزر چکی کہ ساری زمین کو میرے لیے مسجد بنا دیا گیا جبکہ سابقہ ادیان میں سوائے عبادت خانوں کے اور کہیں عبادت نہ ہو سکتی تھی تو ساری زمین لغت کے اعتبار سے مسجد ٹھہری جبکہ شریعت میں خاص وہ جگہ مسجد ہے جو نماز کے لئے باقاعدہ وقف کی گئی ہو اور مساجد سے یہی مسجدیں مراد ہیں۔ گھر میں بنائی ہوئی مسجد افضل تو ہے مگر اس میں وقف کی شرط نہیں پائی گئی۔ لہٰذا شرعی مسجد نہ ہوئی۔ مقامات سے وہ جگہیں مراد ہیں جہاں نماز مکروہ یا غیر مکروہ ہے۔

☆ بیت اللہ شریف کے اندر نماز کی ادائیگی۔ (متفق علیہ عن ابن عمر ۶۳۸)

☆ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ ...... (متفق علیہ ۶۴۰)

☆ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ (ایضاً ۶۴۱)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر ہفتے قبا مسجد میں کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر تشریف لے جانا لانا اور دو رکعت ادا فرمانا (ایضاً ۶۴۲)

☆ سب سے اچھی جگہ مسجد اور سب سے بری جگہ بازار (مکہ مدینہ کے بازار مراد نہیں) (رواہ مسلم ۶۴۳' ۶۸۴)

☆ جو اللہ کے لئے مسجد بنائے گا' اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ (متفق علیہ ۲۴۴)

☆ جتنا دور سے چل کر مسجد میں آ وے گے' اتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا۔ (۲۴۶'۲۴۷)

سات شخص قیامت کو اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات شخصوں کو اس دن اللہ تعالیٰ سایہ عطا فرمائے گا' جس دن کہ کوئی سایہ نہیں ہوگا سوائے عرش الٰہی کے سائے کے۔

۱۔اِمَامٌ عَادِلٌ ۔عدل کرنے والا (مسلمان) حکمران کیونکہ اس نے مخلوق خدا کو دنیا میں اپنا سایہ دیا یعنی عدل وانصاف کے ساتھ ان کے معاملات چلاتا رہا۔

۲۔شَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ. وہ جوان جس نے اپنی جوانی عبادت الٰہی میں گزاری' جوانی میں چونکہ اعضا قوی اور نفس گناہوں کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے' اس لیے جوانی کی عبادت بڑھاپے کی عبادت سے بہتر ہے' اس لیے کہا گیا ہے۔

در جوانی توبہ کر دن شیوۂ پیغمبری
وقت پیری گرگ ظالم می شود پرہیزگار

۳۔ رَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْهِ.

وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ لٹکا رہے' جبھی مسجد سے نکلے تو واپس آنے کی فکر میں رہے کہ کب اذان ہو اور میں اپنا گھر چھوڑ کر رب کے گھر میں حاضر ہوں۔ اس لیے فرمایا گیا: المؤمن فی المسجد کالسمك فی الماء والمنافق فی المسجد کالطیر فی القفص ۔مومن مسجد میں ایسے ہی (سکون پاتا) ہے جیسے مچھلی پانی میں اور منافق مسجد میں ایسے (بے چین رہتا) ہے جیسے پرندہ پنجرے میں۔ لہٰذا نماز پڑھنے کے فوراً بعد مسجد سے بھاگ جانا اچھا نہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو مسجد میں سب سے پہلے آنا اور سب سے آخر میں جانا چاہئے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَتَعَاھَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْھَدُوْا لَهٗ بِالْاِیْمَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

(رواہ الترمذی وابن ماجہ' حدیث ۲۶۸)

جب تم دیکھو کہ کسی شخص کا دل مسجد سے لگا ہوا ہے (یا مسجد کی دیکھ بھال شوق سے کرتا ہے) تو اس کے ایمان کی گواہی دو کیونکہ حکم خداوندی ہے مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور آخرت پہ ایمان رکھتے ہیں۔ (بشرطیکہ ایسا شخص ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر نہ ہو یا بدعقیدہ نہ ہو۔ لہٰذا اگر کوئی مرزائی وغیرہ مسجد کی خدمت کرتا ہے تو اس کی خدمت کسی کام کی نہیں کیونکہ نیکی کی قبولیت کے لئے ایمان ایسا ہی ہے جیسے نماز کی قبولیت کے لئے وضو۔ اگر کوئی بغیر وضو سو رکعت بھی پڑھ لے تو الٹا گناہ ہی ہوگا)

ایک حدیث جو کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے:

بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

(رواہ الترمذی وابو داؤد' حدیث ۲۶۷)

جو لوگ اندھیروں میں مسجد کی طرف آتے ہیں' ان کو قیامت کے دن مکمل نور (پوری روشنی) کی خوشخبری سنا دو۔

خدا کے لئے ملنا اور اسی کی خاطر جدا ہونا

رَجُلَیْنِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اِجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ.

چوتھے وہ دو شخص جو اللہ کے لئے آپس میں محبت کریں اور اللہ ہی کے لئے جدا ہوں ۔ن یحفظان الحب فی الحضور والغیبة ۔حاضر ہوں یا غائب رب کی محبت پیش نظر رہے' جس سے محبت کرنے سے رب راضی ہو' اسی سے محبت کریں اگرچہ دنیوی طور پہ جتنا ہی نقصان نظر آ رہا ہو اور جس کی نفرت سے اللہ راضی ہو اس سے نفرت کریں۔ بے دین اور بدعمل اولاد بھی ہو تو اس سے نفرت کرے اور پرہیزگار اجنبی بھی ہو تو اس سے محبت کرے۔

Scanned with CamScanner

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد
فدائے یک تن بیگانہ کآشنا باشد

اسی طرح گہرے دوست کی بدعقیدگی پہ آگاہ ہو تو فوراً اس کو چھوڑ دے اور دشمن کے خلوص و تقویٰ پر خبردار ہو تو اس کا دوست بن جائے۔ یہ ہے الحب فی اللّٰہ والبغض فی اللّٰہ۔ اس بارے میں ایک پورا باب آرہا ہے۔

۵۔ رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

وہ شخص جو تنہائی میں رب کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں (خوف خدا یا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے) بہنے لگیں۔

۶۔ رَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ

جس شخص کو حسن و جمال والی عورت (گناہ کی) دعوت دے تو (یوسف علیہ السلام کے حسین کردار کو پیش نظر رکھ کر) کہے۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (لہٰذا میں تیری خواہش پوری نہیں کرسکتا' ایسے موقع پر ایسے کہنا ریاکاری نہیں بلکہ تبلیغ دین ہے کہ تو بھی اللہ سے ڈر)

۷۔ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَهَا حَتّٰی لَاتَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَاتُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ

ایسا شخص جو اتنے خفیہ طریقے سے خیرات کرے کہ اس کا بایاں ہاتھ بھی نہ جانے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے (اس سے نفلی صدقہ مراد ہے اور یہ بعض حالات میں ایسے ہی دینا افضل ہے جبکہ صدقہ' فرض اور چندے کے موقع پہ صدقہ نفلی بھی اعلانیہ دینا مستحب ہے تاکہ دوسروں کو رغبت ہو' اسی لیے قرآن مجید میں اعلانیہ دینے کو بھی اچھا کہا گیا۔ ان تبدوا الصدقت فنعما ھی) متفق علیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۶۴۸)

☆ گھر سے وضو کر کے مسجد کی طرف جانا ہر قدم رکھنے اور اٹھانے پہ ایک نیکی' ایک گناہ معاف' فرشتوں کی دعائیں اور دیگر برکات ملتی ہیں۔ (متفق علیہ ۶۴۹)

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعائیں

☆ مسجد میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. مسجد سے

نکلنے کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ. (رواہ مسلم' ۶۵۰)

حضرت فاطمہ صغریٰ بنت امام حسین رضی اللہ عنہما اپنی دادی جان حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے یا نکلتے تو دعا سے پہلے درود شریف بھی پڑھتے اور اس حدیث میں مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا مختلف ہیں۔ حدیث ۶۷۵۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ الفاظ ارشاد فرماتے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

اور فرماتے جب کوئی شخص (مسجد میں داخل ہوتے ہوئے) یہ الفاظ کہہ لیتا ہے تو شیطان (بڑی حسرت سے ہاتھ ملتا ہوا) کہتا ہے۔ حَفِظَ مِنِّیْ سَائِرَ الْيَوْمِ آج کا سارا دن یہ مجھ سے محفوظ ہو گیا۔ (رواہ ابوداؤد ۶۹۲)

☆ تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں بیٹھنے سے پہلے پڑھی جائیں۔ (۵۲-۶۵۱)

☆ گم شدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرنے والے کو یہ کہنا لَارَدَّاللّٰهُ عَلَيْكَ. اللہ تیری چیز تجھے نہ لوٹائے کیونکہ مسجدیں اس کام کے لئے نہیں بنائی گئیں۔ لِاَنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا (رواہ مسلم ۶۵۳' ۶۷۸ رواہ ابوداؤد' ۶۷۷ رواہ الترمذی)

☆ بدبودار چیز کھا کر مسجد میں نہ جاؤ کیونکہ فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ (۶۵۴)

☆ گھروں کو قبرستان نہ بناؤ نماز کا کچھ حصہ گھر میں ادا کیا کرو۔

(متفق علیہ ۶۶۰/۶۷۹)

(اس میں گھر کے اندر قبر بنانے کی بھی ممانعت ہے۔ گھر میں دفن ہو یا حضور علیہ السلام کی خصوصیت ہے اور آپ کے صدقے آپ کے یاروں (شیخین رضی اللہ عنہما) کی الا یہ کہ کسی نے اپنی تعمیر شدہ مسجد یا مدرسہ میں قبر کی جگہ اپنے لیے رکھ لی ہو کیونکہ اس سے وہ جگہ قبرستان نہیں بن جاتی اور اگر ایسی جگہ قبر بن جائے تو کسی کا حق نہیں مارا جا رہا لہٰذا اس کو

Scanned with CamScanner

کھودنا اور لاش کو نکالنا جائز نہیں۔ جس طرح کہ بالکل چھوٹے سائز کا قرآن پاک نہیں چھپانا چاہئے لیکن اگر چھپ گیا ہے تو اس کا احترام ضروری ہے)

☆ مَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

(اہل مدینہ کے لئے جہاں قبلہ جنوب کی طرف ہے) مشرق سے مغرب تک قبلہ ہے۔ (ترمذی ۶۶۱) ہمارے لیے بھی یہ رعایت ہے کہ پینتالیس ڈگری سے کم کم کعبہ کی طرف سے پھر جائیں تو نماز ہو جائیگی

مسجدوں کو خوبصورت بنانا

☆ مسجدوں کی تزئین (اور ایسی سجاوٹ کہ جس طرح یہود و نصاریٰ کرتے تھے تصویروں سے مزین کرنا اور قدآدم آئینوں سے سجانا) منع ہے نہ کہ مطلقاً سجانا کیونکہ یہ سنت صحابہ بھی ہے اور سنت سلیمان علیہ السلام بھی۔ حضرت عمر نے مسجد نبوی کو قمقموں سے سجایا۔ (اور یہ منظر دیکھ کر حضرت علی نے فرمایا: اے عمر! جس طرح تو نے مسجد میں رونق و روشنی بنائی ہے اس طرح اللہ تعالیٰ تیری قبر کو روشن و منور فرمائے) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی شریف کی دیواروں کو چونہ گچ کیا' چھت میں ساگوان کی لکڑی لگوائی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس میں اتنی روشنی کی کہ اس روشنی میں عورتیں تین میل تک چرخہ کات لیتی تھیں۔ مرأۃ (رواہ ابوداؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ۶۶۴)

ہاں فخر و ریا کے لیے مساجد کو سجانے کی ممانعت ہے یا یہ کہ ناجائز چیزوں کے ساتھ سجایا جائے۔ (۶۶۵) شب قدر یا دیگر بابرکت راتوں کو مساجد میں چراغاں کرنا اس زمرے میں نہیں آتا۔ جب شادی بیاہ کے موقع پہ ہمارے گھروں میں چراغاں ہوتا ہے تو رحمت کی راتوں میں رحمٰن و رحیم کے گھر کیوں نہ ہو۔

سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پہ میری امت کے ثواب پیش کیے گئے (اور ان میں یہ ثواب بھی تھا کہ) کوئی شخص مسجد سے کوڑا کرکٹ نکالے اور مجھ پہ میری امت کے گناہ پیش کیے گئے۔

فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا (رواہ الترمذی وابوداؤد ۶۶۶)

تو میں نے اس سے بڑا کوئی گناہ نہ دیکھا کہ کسی شخص کو کوئی سورۃ یا آیت دی گئی پھر وہ اس کو بھلا دے۔

غور کیجئے! شرک کو گناہ عظیم فرمایا گیا: ومن یشرک باللّٰہ فقد افتریٰ اثمًا عظیمًا۔ اور قرآن پاک کی کوئی آیت یا سورۃ یاد کر کے بھلا دینا اس کو گناہ اعظم کہا گیا لہٰذا جو لوگ بڑے شوق سے اپنی اولاد کو قرآن پاک حفظ تو کروا لیتے ہیں لیکن ان کے بعد کیا ہر بچہ قرآن یاد رکھتا ہے؟ اگر نہیں تو یہ لمحہ فکریہ ہے اور اس پہ ضرور غور کرنا چاہئے۔

☆ صحابہ کرام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خصی ہونے کی اجازت نہ دی اور فرمایا میری امت کی سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے اور میری امت کی ''رہبانیت'' مسجدوں میں نماز کی انتظار میں بیٹھنا ہے۔ (۶۶۹)

☆ فرشتے ملاء اعلیٰ میں کیوں جھگڑا کر رہے ہیں؟ بڑی پیاری حدیث ہے۔ وضو نماز اور دیگر اعمال صالحہ کی فضیلت کے بارے میں اس پر میں اپنی کسی کتاب میں پوری تقریر لکھ چکا ہوں (۶۷۰-۶۹۱) اسی میں ہے: رَاَیْتُ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ۔ میں نے اپنے رب کو بڑی اچھی صورت میں دیکھا اور اسی میں ہے کہ اللہ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا۔ فعلمت ما فی السموات والارض۔ پس میں زمین و آسمان کی ہر شی جان گیا۔

☆ جب تم جنت کی کیاریوں کے پاس سے گزرو تو ان سے چر لیا کرو...... (۶۷۳)

مسجد کی طرف جاتے ہوئے کیسی نیت ہونی چاہئے

☆ مَنْ اَتَی الْمَسْجِدَ لِشَیْءٍ فَهُوَ حَظُّهٗ. جو جس شی (نیت کے ساتھ) مسجد کی طرف جائے گا وہی اس کا حصہ ہے۔ (رواہ ابوداؤد ۶۷۴) جو جوتا چرانے' بھیک مانگنے کی نیت سے جائے گا' وہ ساری عمر یہی کچھ کرتا رہے گا جو رضا خدا اور خوشنودیٔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جائیگا اس کو یہ نعمت مل جائے گی۔ جو مسجد نبوی شریف میں یہ نیت کر کے

Scanned with CamScanner

جائے کہ مجھے محبوب خدا مل جائیں تو اللہ تعالیٰ یہ نعمت عطا فرمادے گا۔ پھر وہ کیوں نہ کہتا پھرے۔

مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہیے حاضری کا صلہ اور کیا چاہیے

بعض مقامات جہاں نماز پڑھنا جائز نہیں۔(۱) قبرستان میں (جبکہ قبر نمازی کے سامنے ہو) (۲) حمام (جہاں کہ میل کچیل ہوتی ہے اگر کسی کے پاس صاف کپڑا ہو تو اس پر یا کسی صاف کونے میں نماز پڑھ لی تو حرج نہیں) (۳) گزرگاہ یا شاہراہ عام (جس کو غلطی سے شارع عام بولتے ہیں اور سڑکوں پہ لکھا ہوا ہوتا ہے) (۴) مذبح (جانوروں کو ذبح کرنے کی جگہ (کیونکہ وہاں گندگی اور دم مسفوح ہوتا ہے جو کہ نجس ہے) (۵) مواطن الابل (جہاں اونٹ باندھے جاتے ہیں' اس لیے کہ ان کے پیشاب وغیرہ سے جگہ ناپاک ہوتی ہے۔(۶) روڑی (کیونکہ غلاظت کا مرکز ہوتی ہے) (۷) کعبہ کی چھت پر (اس میں بے ادبی ہے کہ بلا ضرورت اس کی چھت پر چڑھا جائے۔ یہی حکم ہر مسجد کی چھت کا ہے کہ نیچے جگہ ہونے کے باوجود اوپر جا کر نماز پڑھنا) (۶۸۰-۶۸۱)

ایک ایمان افروز واقعہ

صاحب مرقاۃ نے فرمایا کہ حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فتح مکہ و ہجرت سے پہلے میں پیر اور جمعرات کو کعبہ کا دروازہ کھولا کرتا تھا۔ ایک روز حضور علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ میرے لیے آج کعبہ کھول دو' میں نے آپ کی بڑی بے ادبی کی مگر حضور علیہ السلام نے بہت بردباری فرمائی اور فرمایا: اے عثمان عنقریب وہ وقت آ رہا ہے کہ تم یہ چابی میرے ہاتھ میں دیکھو گے جسے چاہوں دوں۔ میں بولا: اگر ایسا ہوا تو قریش ہلاک ہو جائیں گے اور کعبہ ذلیل ہو جائے گا۔ فرمایا: نہیں' رب کعبہ کی قسم! کعبہ کو اسی دن عزت ملے گی مگر مجھے یقیں ہو گیا کہ ایسا ہو کر رہے گا کیونکہ اس زبان کی بات خالی نہیں جاتی۔ حتیٰ کہ جب حضور علیہ السلام عمرہ قضا کے لئے بیت اللہ شریف ذیقعدہ ۷ھ میں تشریف لائے اور میں نے آپ کی سج دھج دیکھی تو میرے قلب کا حال بدل گیا اور دل میں ایمان آ گیا۔ موقع ڈھونڈا مگر خدمت میں حاضر نہ ہو سکا۔ حتیٰ کہ آپ مدینہ واپس ہو گئے مگر میرا یہ حال تھا۔

وہ دکھا کے شکل جو چل دیے تو دل ان کے ساتھ رواں ہوا

نہ وہ دل رہا نہ وہ دلربا رہی زندگی سو وہ بار ہے

ایک روز دل بہت بے چین ہوا تو اندھیرے منہ مکہ سے نکل بھاگا۔ راستے میں خالد بن ولید اور عمرو بن عاص سے ملاقات ہوئی۔ ان کا حال بھی میرے ہی جیسا تھا۔ چنانچہ ہم تینوں مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور دست اقدس پر بیعت کر کے مسلمان ہو گئے۔ پھر فتح مکہ کے دن جو کہ رمضان ۸ھ میں ہوا۔ ہم تینوں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی مکہ آئے۔ تب مجھ سے حضور علیہ السلام نے چابی منگوائی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ چابی مجھے دے دی جائے۔ میں ڈر کی وجہ سے چابی مانگ نہ سکا۔ مجھے وہ پرانا واقعہ یاد تھا اور میں سمجھتا تھا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے مقابلے میں مجھ غیر کی کیا حیثیت ہے؟ مگر کرم خسروانہ کے قربان فرمایا: اے عباس اگر تم اللہ اور رسول پر ایمان لائے ہو تو چابی مجھے دو۔ چابی لے کر فرمایا: عثمان کہاں ہیں؟ میں بولا: حضور حاضر' فرمایا: لو یہ چابی ہمیشہ تم میں رہے گی۔ اسی پر یہ آیت اتری: **ان اللّٰہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الیٰ اھلھا** ۔

پھر زندگی بھر یہ چابی حضرت عثمان بن طلحہ کے پاس رہی۔ وفات کے وقت انہوں نے اپنے بھائی شیبہ کو عطا کی۔ (مرأۃ' ج۱' ص۴۳۰-۴۳۱)

☆ مرابض الابل یعنی بکریاں باندھنے کی جگہ پہ نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ (۶۸۲)

☆ قبر پر چراغ جلانا' قبر پر سجدہ کرنا منع ہے۔ (۶۸۳) (نہ کہ زائرین کے لئے روشنی کا انتظام کرنا اور قبر کے پاس مسجد میں نماز ادا کرنا۔ اسی حدیث میں زائرت القبور پہ لعنت کا ذکر ہے جو کہ اَلَا فَزُوْرُوْھَا سے منسوخ ہے)

مسجد نبوی شریف کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ جَآءَ مَسْجِدِیْ ھٰذَا لَمْ یَاْتِ اِلَّا لِخَیْرٍ یَتَعَلَّمُہٗ اَوْ یُعَلِّمُہٗ فَھُوَ بِمَنْزِلَۃِ الْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ...... (۶۸۵)

Scanned with CamScanner

جو شخص میری اس مسجد (نبوی شریف) میں صرف بھلائی سیکھنے یا سکھانے کے لئے آئے تو وہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنیوالا۔ اس سے ایک مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجدوں میں مدارس کا قیام جائز ہے کیونکہ سیکھنے سکھانے کا انتظام جہاں پہ ہو اسی کو مدرسہ کہا جاتا ہے۔

مسجد میں دنیوی باتیں کرنا ممنوع ہے

مسجد میں دنیوی امور کے بارے میں باتیں کرنا (قیامت کی نشانی اور) ناجائز ہے' فرمایا: ایسے لوگوں کے پاس نہ بیٹھو۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی ضرورت نہیں۔ (٦٨٦)

امام ابن ہمام ہدایہ کی شرح میں فرماتے ہیں: الکلام المباح فی المسجد مکروہ تاکل الحسنات۔ جائز باتیں بھی مسجد میں کرنا مکروہ ہے اور اس سے نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔

☆ حضرت عمر نے مسجد نبوی میں باتیں کرنے والے دو شخصوں کو فرمایا: اگر تم مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سخت سزا دیتا' تم حضور کی مسجد میں اونچی آواز سے باتیں کر رہے ہو۔ (٦٨٧) اس حدیث کی بڑی پیاری شرح دیکھئے ہماری کتاب بخاری شریف کی منتخب احادیث ''بخاری پڑھو لیکن ساری پڑھو'' میں۔

☆ میری قبر کو بت نہ بنانا (٦٩٢)

☆ کونسی مسجد میں نماز ادا کرنے سے کتنا ثواب ملتا ہے۔ (گھر میں' قبیلہ کی مسجد میں' جامع مسجد میں' مسجد اقصیٰ میں' مسجد نبوی اور مسجد حرام میں) (٦٩٥)

☆ سب سے پہلی مسجد' مسجد حرام پھر مسجد اقصیٰ ان دونوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ (٦٩٦' متفق علیہ) اس حدیث سے پیدا ہونیوالا ایک سوال اور اس کا جواب دیکھئے۔ (مشکوٰۃ شریف' ص ٦٧' حاشیہ ٧)

مسائل مسجد

☆ اگر مسجد ایسی جگہ بنائی کہ وہ آباد نہیں ہو سکتی اور نہ وہ مسجد کام میں آئے گی تو وقف کرنے کے باوجود وہ مسجد نہ ہوئی جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان

تحریر فرماتے ہیں ''جب کہ یہ صحیح ہو کہ وہ جگہ آباد نہیں ہو سکتی اور مسجد کام میں بھی نہیں آئے گی تو وہ مسجد نہ ہوئی''۔ عالمگیری میں ہے رجل بنی مسجدا فی مفازة حیث لا یسکنها احد وقل ما یمر به انسان لم یصر مسجد العدم الحاجة الٰی صیرورته مسجدا کذا فی الغرائب۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ ٤٧٨)

☆ مسجد منہدم ہوگئی تھی اسے کافر نے اپنے مال سے بنایا تو شرعاً وہ مسجد ہے جیسا کہ فتاویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ میں ہے لو انهدم مسجد فاعاده بناء ه کافر لم یخرج عن المسجدیة۔

☆ جب کہ متولی نے ایسے مکان کو مسجد بنایا جو مسجد کے نام وقف تھا اگرچہ اس میں کئی سال تک نمازیں پڑھی گئیں اس مسجد کو کرایہ کا مکان بنانا جائز ہے۔ (بہار شریعت حصہ دہم صفحہ ٧٧) اور فتاویٰ عالمگیری جلد دوم مصری صفحہ ٣٥٦ میں ہے۔ متولی مسجد جعل منزلا موقوفا علی المسجد مسجدا وصلی الناس فیه سنین ثم ترک الناس الصلٰوة فیه فاعید منزلا مستقلا جاز لانه لم یصح جعل المتولی ایاه مسجدا۔

☆ مسجد میں بچوں کو پڑھانا اس وقت ناجائز ہے جب کہ بچے ناسمجھ ہوں خصوصاً اگر پڑھانے والا اُجرت لے کر پڑھاتا ہو تو اس صورت میں اور بھی زیادہ ناجائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ٦ صفحہ ٤٦) اور الاشباہ والنظائر صفحہ ٣٧٠ میں ہے۔ تکره الصناعة فیه من خیاطة وکتابة باجر وتعلیم صبیان باجر لا بغیره۔

☆ معتکف اور پردیسی کے سوا کسی کو مسجد میں کھانا پینا اور سونا جائز نہیں جیسا کہ در مختار احکام المسجد میں ہے یکره اکل ونوم الا لمعتکف وغریب۔ لہٰذا جب کھانے پینے اور سونے کا ارادہ ہو تو اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائے کچھ ذکر و نماز کے بعد کھا پی سکتا ہے۔ جیسا کہ ردّ المحتار جلد اوّل صفحہ ٤٤٤ میں ہے۔ اذا اراد ذلک ینبغی ان ینوی الاعتکاف فیدخل ویذکر اللہ تعالٰی بقدر مانوی او یصلی ثم یفعل ما شاء۔ فتاویٰ ہندیہ اور حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں ''بعضوں نے

صرف معتکف کا استثناء کیا اور یہی راجح ہے لہٰذا غریب الوطن بھی نیت اعتکاف کر لے اور خلاف سے بچے۔ (بہارِ شریعت جلد ۳ صفحہ ۱۸۰)

☆ مٹی کا تیل مسجد میں جلانا حرام ہے مگر جب کہ اس کی بو بالکل دور کر دی جائے تو جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۵۹۸)

☆ جس جگہ کو اپنے لیے خاص کر لیا ہو مسجد کی اس جگہ میں نماز پڑھنا مکروہ ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۰۴ میں ہے **ای مکان فی المسجد تکرہ الصلوٰۃ فیہ؟ فقل ماعینہ لصلوٰتہ دون غیرہ ۔**

☆ جب کہ خرید وفروخت بقصد تجارت نہ ہو بلکہ اپنی یا بال بچوں کی ضرورت سے ہو تو اس طرح معتکف کو مسجد میں خرید وفروخت جائز ہے بشرطیکہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو یا ہو تو تھوڑی ہو کہ جگہ نہ گھیرے (بہارِ شریعت حصہ پنجم صفحہ ۱۵۲) اور درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۱۳۴ میں ہے **خص المعتکف باکل وشرب ونوم وعقد احتاج الیہ لنفسہ اوعیالہ فلو لتجارۃ کرہ ۔**

(۳۰) بَابُ السَّتْرِ

(ستر ڈھانپنے یعنی پردے کا بیان)

بدن کا جو حصہ نماز میں ڈھانپنا فرض ہے وہ ستر کہلاتا ہے۔ مرد کا ستر ناف سے گھٹنے تک ہے اور عورت کا ہاتھ پاؤں اور چہرے کے علاوہ سارا جسم۔ اگر ستر کے کسی بھی عضو کا چوتھائی حصہ تین تسبیحات کے برابر نماز میں کھلا رہا تو نماز نہ ہوگی۔

☆ ایک کپڑے میں بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ مُشْتَمِلًا بِہٖ. اس میں لپٹ کر (متفق علیہ ۶۹۷/ ۷۱۱) ہاں اگر کندھے پہ کپڑا نہ ہو تو ممنوع ہے۔ (ایضاً ۶۹۸)

☆ جب کوئی اچھا کپڑا نماز میں توجہ ہٹا دے تو اس کو پہن کر نماز نہ پڑھی جائے۔ (۷۰۰ تا ۷۰۲)

☆ کبھی ایک کام واجب نہ ہونے کے باوجود کرایا جاتا ہے تاکہ تنبیہ ہو جائے کہ یہ

حرکت جو تو نے کی ہے، بہت بری ہے۔ آئندہ نہ کرنا جس طرح حضور علیہ السلام نے مسبل ازار یعنی ٹخنوں کے نیچے چادر لٹکانے والے کو وضو لوٹانے کا حکم دیا۔ (رواہ ابوداؤد ۷۰۴)

☆ بالغہ عورت کی نماز سر ڈھانپے بغیر قبول نہیں۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد ۷۰۵)

☆ سدل ثواب (کپڑا اس طرح لٹکانا کہ اس کے دونوں کونے کسی جگہ آپس میں نہ ملیں) اور منہ ڈھانپ کر نماز پڑھنا منع ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ۷۰۷)

☆ بے دینوں کی مخالفت کے لئے جائز کام بھی ضرور کرنا چاہئے، جس طرح کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: یہودی جوتوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے، تم ان کی مخالفت میں پڑھا کرو۔ (ابوداؤد ۷۰۸)

☆ نماز کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا جوتے اتارنے کا واقعہ۔ (ابوداؤد ۷۰۹)

☆ حضور علیہ السلام نے کبھی جوتا پہن کر نماز پڑھی، کبھی اتار کر (ابوداؤد ۷۱۲)

☆ اللہ تعالیٰ نے جب وسعت دی ہے تو ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کی بجائے دو کپڑوں میں پڑھو، یہ زیادہ اچھا ہے۔

(رواہ احمد ۷۱۴، یہاں مرآۃ شرح مشکوٰۃ کی پہلی جلد کے حوالے بھی مکمل ہوئے)

(۳۱) بَابُ السُّتْرَۃِ

(سترہ یعنی آڑ کا باب)

لفظ سترہ ستر سے بنا ہے۔ جس کا لغوی معنی ہے آڑ یا چھپانے والی چیز۔ شریعت میں سترہ ہر وہ چیز ہے جو نمازی اپنے سامنے رکھتا ہے تاکہ لوگوں کے لئے نمازی کے آگے سے (سترہ کے بعد) گزرنا جائز ہو سکے۔ اس کی لمبائی کم از کم ایک ہاتھ یا ڈیڑھ فٹ ہے اور موٹائی ایک انگلی کے برابر ہونی ضروری ہے۔ حرم شریف کے علاوہ باقی ہر مقام پہ نمازی کے آگے سے گزرنا حرام ہے۔ اگر پہلی صف نامکمل رہ گئی ہو تو بعد میں آنے والے کے لئے جائز ہے کہ نمازیوں کے آگے سے گزر کر صف پوری کرے، ایک تو اس وجہ سے کہ امام مقتدیوں کا سترہ ہوتا ہے اور دوسرا اس وجہ سے کہ اس میں قصور نمازیوں کا ہے نہ کہ اس کا۔

Scanned with CamScanner

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو لوگ آپ کا تبرک (مستعمل پانی) لینے کے لئے دوڑ پڑے، جس کو نہ ملا وہ دوسرے سے تری حاصل کر کے برکت حاصل کرنے لگا۔ (متفق علیہ ۷۱۶) ہمارے وضو کا مستعمل پانی گناہ لے کر ہمارے جسم سے جدا ہوتا ہے مگر نور والے آقا علیہ السلام کے جسم سے لگنے والا پانی نورانیت اور برکات لے کر جدا ہوتا ہے۔ اس حدیث میں حضور علیہ السلام کا سرخ جوڑا پہننا سے مراد مکمل سرخ نہیں بلکہ سرخ خطوط سے مخطط کپڑا مراد ہے تاکہ ممانعت والی حدیث سے تضاد لازم نہ آئے۔

نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ

☆ نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو اگر پتہ ہوتا کہ کتنا بڑا گناہ کر رہا ہے تو کبھی نہ گزرتا، چاہے اس کو چالیس (دن، مہینے یا سال) کھڑا رہنا پڑتا۔ راوی نہ جان سکے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن کہا، مہینے فرمایا یا سال (۷۱۹ متفق علیہ) ایک حدیث میں سو سال کھڑا رہنے کا ذکر ہے (۷۳۰) ایک روایت میں ہے کہ زمین میں دھنس جانا، اس کے لئے آسان ہوتا نمازی کے آگے سے گزرنے کی بہ نسبت (۷۳۱)

☆ نمازی اپنے آگے سے گزرنے والے کو (ایک ہاتھ سے) روکے اور نہ رکے تو اس سے جنگ کرے کیونکہ وہی شیطان ہے۔ (فلیقاتله) فانما هو شیطان۔ شیطان والا کام کر رہا ہے کہ نمازی کے تعلق باللہ میں خلل انداز ہو رہا ہے۔ جن احادیث میں نماز ٹوٹ جانے کا ذکر ہے، وہاں یہی مراد ہے کہ تعلق یا توٹ جاتا ہے اور نمازی کی توجہ ہٹ جاتی ہے یا خشوع و خضوع میں کمی آ جاتی ہے۔ چاہے گزرنے والی عورت ہو، گدھا ہو یا کتا (۷۲۱) پھر چاہے خنزیر ہو، یہودی ہو یا مجوسی (۷۳۲)

اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے (۱) دینی کاموں میں خلل ڈالنے والے کو شیطان کا نمائندہ قرار دیا جائے گا۔ اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو مساجد کے قریب شور شرابا کرتے ہیں اور دو کانوں پہ ریڈیو ٹیپ ریکارڈر کے ذریعے گانے سن کر لوگوں کی نماز میں خلل پیدا کرتے ہیں اور وہ لوگ زیادہ عبرت پکڑیں جو مسجد کے اندر نمازیوں کے پاس گپیں مارتے رہتے ہیں۔ (۲) اگر کوئی مجرم نرمی سے نہ مانے تو اس پر سختی کرنے کی بھی اجازت

ہے۔

☆ سترہ سیدھا گاڑھنے کی بجائے دائیں یا بائیں بھنویں کے بالمقابل گاڑا جائے (ناک کی سیدھ پہ نہ رکھا جائے تاکہ بت پرستوں سے مشابہت نہ ہو۔ مرأۃ) (۷۲۶)

اگر سترہ نہ ہو تو لکیر کھینچنے والی بات جو نور الایضاح میں بھی لکھی ہوئی ہے جس کی بنیاد ابن ماجہ اور ابوداؤد شریف کی روایت پر ہے، اس حدیث کو مضطرب اور ضعیف کہا گیا ہے، اسی لیے اکثر علماء نے اس پہ عمل نہ کیا کیونکہ لکیر نہ تو آڑ بن سکتی ہے اور نہ ہی نظر آتی ہے تو اس کا ہونا نہ ہونا برابر ٹھہرا۔ بعض نے کہا ہے کہ اس سے نماز تو خراب نہ ہوگی مگر گزرنا جائز نہ ہوگا۔ (دیکھو مرأۃ بحوالہ لمعات و مرقات، ج ۲، صفحہ ۷)

ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ

نمازی کے سامنے بیٹھے رہنا یا آ کر بیٹھ جانا یا بیٹھے سے اٹھ جانا یا سیدھا سامنے چلے جانا منع نہیں کیونکہ یہ گزرنا نہیں بلکہ سامنے کی سمت کاٹ کر گزرنا منع ہے یعنی ہمارے ملک میں جنوباً شمالاً آنا جانا منع ہے۔ ہاں البتہ اگر کوئی شخص نمازی کے آگے آ کر بیٹھ گیا پھر تھوڑی دیر کے بعد دوسری طرف نکل گیا تو مکروہ ہے بلکہ جدھر سے آیا ہے، ادھر کو ہی جائے۔ عموماً مساجد میں دیکھا گیا ہے کہ دو شخص آگے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں یعنی ایک پچھلی صف میں اور دوسرا اس کے بالمقابل اگلی صف میں آگے والا پیچھے والے سے پہلے فارغ ہو جاتا ہے اور پھر اس کی نماز ختم ہونے کا انتظار کرتا رہتا ہے کہ وہ سلام پھیرے، تب یہ وہاں سے ہٹے۔ اس سے پہلے ہٹنے کو نمازی کے سامنے سے گزرنا خیال کیا جاتا ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ آگے نماز پڑھنے والا اپنی نماز پڑھ کر ہٹ جائے تو اس پر گزرنے کا گناہ نہیں ہے نہ وہ نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے بارے میں وارد وعید کا مصداق ہے۔ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنا ہو تو سترہ بنا لیا جائے۔

صدر الشریعہ حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اگر دو شخص نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتے ہوں اور سترہ کو کوئی چیز نہ ہو تو ان میں سے ایک نمازی کے سامنے اس کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے اور

Scanned with CamScanner

دوسرا اس کی آڑ پکڑ کے گزر جائے۔ پھر وہ دوسرا اس کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے اور یہ گزر جائے پھر وہ دوسرا جدھر سے آیا اسی طرح ہٹ جائے'' (عالمگیری، ردالمحتار بحوالہ بہار شریعت ۳/۱۵۹)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ گزرنے اور ہٹنے میں فرق ہے۔ گزرنے کا مطلب ہے کہ ایک شخص ایک طرف سے آیا اور نمازی کے سامنے سے دوسری طرف نکل گیا۔ یہ یقیناً ناجائز و گناہ ہے لیکن اگر نمازی کے سامنے بیٹھا ہے اور کسی طرف ہٹ گیا تو یہ گزرنا نہیں بلکہ ہٹنا ہے اور اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

نماز کی شرائط کے مسائل

☆ جو شخص کسی طرح سمت قبلہ کو شناخت نہ کر سکا اور نہ وہاں کوئی آدمی تھا کہ جس سے وہ معلوم کرتا تو اس نے تحری کی یعنی غور و فکر کیا جدھر قبلہ ہونے پر دل جما اسی طرف اس نے نماز پڑھی بعد کو معلوم ہوا کہ اس نے مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تو دوبارہ پڑھنے کی حاجت نہیں نماز اس کی ہو گئی۔ فتاوٰی عالمگیری جلد اوّل مصری ۵۹ میں ہے۔ ان اشتبهت عليه القبلة وليس بحضرته من يسئله عنها اجتهد وصلى كذا فى الهداية فان علم انه اخطا بعد ما صلى لا يعيدها ۔

☆ ایک شخص پر قبلہ مشتبہ ہو گیا اور کسی طرح قبلہ کی سمت وہ معلوم نہ کر سکا تو جس طرف اس کا دل جما اس طرف اس نے نماز شروع کر دی تھوڑی دیر بعد اس کی رائے بدل گئی تو فوراً دوسری طرف گھوم گیا اسی طرح تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اس کی رائے بدلتی رہی اور فوراً گھومتا رہا یہاں تک کہ اس نے چاروں طرف نماز پڑھی اس کے باوجود نماز صحیح ہو گئی۔ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۴۹۱ میں ہے ان علم به فى صلاته او تحول رايه استدار وبنى حتىٰ لو صلى كل ركعة لجهة جاز ۔

☆ نفل نماز مسافر نے سواری پر جان بوجھ کر قبلہ کی طرف نہیں پڑھی بلکہ جس رُخ کو سواری جا رہی تھی اسی طرح پڑھی تو اس صورت میں نماز ہو گئی کہ سفر میں نفل نماز کے لیے اِستقبال قبلہ شرط نہیں جیسا کہ ہدایہ جلد اوّل صفحہ ۱۳۰ میں ہے: لحديث ابن عمر رضى

الله تعالىٰ عنه قال رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى على حمار وهو متوجه الىٰ خيبر يؤمى ايماء ۔

☆ نمازی کو حدث کا گمان ہوا تو اس نے قبلہ کی طرف سینہ پھیر لیا پھر اسے اپنے گمان کی غلطی ظاہر ہوئی اس صورت میں اگر مسجد سے خارج نہ ہوا تو سینہ پھیرنے پر نماز نہیں ٹوٹے گی۔ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۴۲۱ میں ہے لو ظن حدثه فاستدبر القبلة ثم علم عدمه ان قبل خروجه من المسجد لا تفسد ۔

☆ جب کہ کعبہ شریف کے اندر جماعت سے نماز پڑھ رہے ہوں تو امام کی پیٹھ کی طرف مقتدی کو پیٹھ کرنا جائز ہے جیسا کہ قدوری باب الصلوٰۃ فی الکعبہ میں ہے ان صلى الامام فيها بجماعة فجعل بعضهم ظهره الىٰ ظهر الامام جاز ۔

☆ جب کہ نمازی پر قبلہ مشتبہ ہو جائے تو جہت تحری قبلہ ہے اس صورت میں بغیر تحری اگرچہ قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھی مگر اِستقبال قبلہ نہیں پایا گیا اور نماز نہیں ہوئی جیسا کہ شرح وقایہ جلد اوّل مجیدی ۱۳۸ میں ہے۔ ان شرع بلا تحر لم يجز وان اصاب لان قبلته جهة تحريه ولم توجد ۔

☆ جب کہ کعبہ شریف کی عمارت کے اندر یا اس کی چھت پر نماز پڑھے تو جس طرف بھی چاہے متوجہ ہو کر نماز پڑھنا جائز ہے جیسا کہ فتاوٰی عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۵۹ میں ہے لو صلى فى جوف الكعبة او على سطحها جاز الىٰ اى جهة توجهه هكذا فى المحيط ۔

☆ کچھ لوگوں پر قبلہ مشتبہ ہو گیا تو انہوں نے اندھیری رات میں جماعت سے نماز پڑھی تو ہر ایک نے تحری کی اور جہت تحری کو اپنا قبلہ بنایا لیکن کسی نے یہ نہیں جانا کہ امام کس طرف متوجہ ہوا۔ ہاں ہر ایک نے اتنا جانا کہ امام اس کے پیچھے نہیں ہے تو اس صورت میں امام نے دوسری طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھی اور مقتدیوں نے دوسری طرف مگر اقتداء صحیح ہوئی اور نماز سب کی ہو گئی جیسا کہ شرح وقایہ جلد اوّل مجیدی صفحہ ۱۳۸ میں ہے۔

☆ بدن پر ایک درہم سے زائد نجاست غلیظہ لگی ہوئی ہے مگر ایسی کوئی چیز نہیں پاتا

Scanned with CamScanner

ہے کہ جس سے نجاست دور کرے تو اسی حالت میں نماز پڑھنے سے ہو جائے گی۔ جیسا کہ شرح وقایہ جلد اوّل صفحہ ۱۳۷ میں ہے عادم مزیل النجس صلی معه ولم یعد ۔

☆ جب کہ کپڑا چوتھائی سے کم پاک ہو اور نجاست دور کرنے کے لیے پانی وغیرہ نہ ہو اور نہ دوسرا کپڑا ہو تو اس صورت میں ننگے نماز پڑھنے سے نجاست لگے ہوئے کپڑے کو پہن کر نماز پڑھنا افضل ہے جیسا کہ شرح وقایہ جلد اوّل مجیدی صفحہ ۱۳۷ میں ہے۔ ان صلی عاریا وربع ثوبه طاهر لم یجز وفی اقل من ربعه الافضل صلاته فیه ۔

(۳۲) بَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ

(نماز کی ادائیگی کا طریقہ)

اس باب میں نماز کے فرائض واجبات، سنن اور مستحبات و آداب کا ذکر ہے۔ یعنی اول سے لے کر آخر تک نماز کی ساری کیفیت بیان ہوئی ہے۔ یہاں پہ چند منتخب احادیث کے حوالے پیش کیے جا رہے ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

ایک شخص کو بار بار نماز کیوں پڑھوائی گئی؟

حضور علیہ السلام نے ایک شخص (خلاد بن ابی رافع انصاری بدری) کو بار بار ایک ہی نماز پڑھوائی اور ہر بار فرمایا: اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ. واپس جا پھر نماز پڑھ تو نے (کامل) نماز نہیں پڑھی۔ تیسری یا چوتھی بار اس نے عرض کیا: عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. یارسول اللہ! مجھے نماز کا طریقہ سکھا دیں۔ پھر آپ نے اچھی طرح وضو کرنے کا، قبلہ کی طرف رخ کرنے کا، تکبیر تحریمہ، قرات اور تعدیل ارکان کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

(متفق علیہ، ۷۳۳)

بار بار واپس جا کر نماز پڑھنے کا حکم دیا تا کہ بعد میں جو مسئلہ بتایا جائے اس کو یاد رہے، انتظار و مشقت کے بعد جو چیز ملتی ہے، اس کی قدر دل میں بیٹھ جاتی ہے۔ تعدیل ارکان امام شافعی اور امام یوسف کے ہاں فرض ہے اور امام ابوحنیفہ اس کو واجب کہتے ہیں تو لَمْ تُصَلِّ کا مطلب امام صاحب کے ہاں یہ ہوگا کہ تو نے کامل نماز نہیں پڑھی اور امام شافعی و ابویوسف

کے ہاں مطلب یہ ہوگا کہ تو نے نماز پڑھی ہی نہیں۔ گویا ان کے نزدیک نماز دوبارہ پڑھنی فرض ہوتی اور امام صاحب کے ہاں واجب الاعادہ۔

☆ نماز تکبیر تحریمہ سے شروع ہو کر سلام پہ ختم ہوتی ہے۔ (رواہ مسلم، ۷۲۴)

☆ التحیات میں بائیں قدم پہ بیٹھنا اور دایاں پاؤں کھڑا کرنا (رواہ البخاری ۷۲۵)

☆ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔ (متفق علیہ ۷۳۸، ۷۴۵)

☆ سردی کی وجہ سے نماز میں چادر کے اندر ہاتھ باندھنا جائز ہے۔

(رواہ مسلم ۷۴۰)

☆ سجدہ دونوں ہاتھوں کے درمیان کیا جائے گا۔ (ایضاً)

☆ رکوع سے قومہ کی طرف جانے کے علاوہ نماز میں ہر حرکت و انتقال پہ تکبیر کہنا۔

(۷۴۲)

☆ تشہد میں انگلی اٹھانے کا ذکر (۷۴۴)

☆ قرآن پاک نہ آتا ہو تو حمد، تکبیر اور تہلیل سے نماز پڑھ لو (۷۴۷)

☆ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کی جائے۔ (۷۴۸)

☆ حضرت ابن مسعود نے جو نماز پڑھائی، اس میں ایک ہی دفعہ رفع یدین کیا۔

(۷۵۲)

ایک حدیث سے عقیدۂ اہل سنت کے پانچ مسائل کا ثبوت

وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرٰی مِنْ خَلْفِیْ کَمَا اَرٰی مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ

اللہ کی قسم! میں پیچھے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے آگے دیکھتا ہوں (رواہ احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ۷۵۴) اس حدیث سے عقیدے کے پانچ مسائل کا استخراج ہو سکتا ہے۔

۱۔ جو کچھ ہم نہیں دیکھ سکتے وہ حضور علیہ السلام دیکھ لیتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے: انی اری مالا ترون۔ میں وہ کچھ دیکھتا ہوں، جو تم نہیں دیکھتے۔ ہم ایک وقت میں صرف آگے دیکھتے ہیں اور ہمارے آقا علیہ السلام ایک ہی وقت میں ہر طرف دیکھتے ہیں نہ

صرف آگے پیچھے، دائیں بائیں اور نیچے اوپر بلکہ اندھیرے اور اجالے میں بھی۔

۲- حضور علیہ السلام کی آنکھ کے لئے کوئی چیز پردہ نہیں۔ دیکھا نہیں کہ حضور علیہ السلام تو مصلی امامت پہ جلوہ گر ہیں اور وہ شخص (جس کا حدیث میں ذکر ہے) آخری صف میں ہے۔ مگر آپ کی نگاہ سب کچھ دیکھ رہی ہے بلکہ ایک حدیث میں تو ہے کہ میں تمہارے صرف رکوع ہی نہیں دیکھ رہا بلکہ خشوع بھی یعنی دلی کیفیات کو بھی اور کیوں نہ ہو کہ سلیمان علیہ السلام تین میل دور چیونٹی کو دیکھ رہے ہیں، آصف بن برخیا شام میں بیٹھ کر یمن میں تخت بلقیس کو دیکھ رہے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام ہزاروں میلوں سے دیکھ رہے ہیں کہ لوگ کیا کھا کر آئے ہی اور کیا گھروں میں چھوڑ کر آئے ہیں۔ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم۔ تو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہ اوپر نگاہ کریں تو عرش سے پار دیکھ لیں اور نیچے نگاہ فرمائیں تو تحت الثریٰ تک دیکھ لیں۔

۳- ہمارے آقا علیہ السلام بیک وقت رب کی طرف بھی متوجہ رہتے ہیں اور عالم کا مشاہدہ بھی فرماتے ہیں۔

ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق میں شاغل
کمال اس برزخ کبریٰ میں ہے حرف مشدّد کا

۴- ہر امتی کو چاہئے کہ نماز پڑھتے ہوئے یہ خیال دل میں رکھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھ رہے ہیں کیونکہ آپ نے صحابہ کرام کو فرمایا: میں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں تو قیامت تک جتنی امت ہے وہ پیچھے ہی ہے۔ لہٰذا آپ سب کو دیکھتے ہیں اور دیکھتے رہیں گے۔ لایخفی علیہ شیء من عالم الشھادۃ مشکوٰۃ ص ۷۷، حاشیہ ۹

۵- بھلا اس قدر نگاہ والے آقا علیہ السلام نماز کی حالت میں اپنے آپ سے کیسے بے خبر ہو سکتے ہیں کہ کہا جائے آپ کے جوتے پہ نجاست لگی ہوئی تھی تو جبریل علیہ السلام نے آکر بتایا تب آپ نے جوتا اتارا اور صحابہ نے بھی جوتے اتار دیئے کیونکہ قذر کا معنی پلیدی یا نجاست نہیں ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف کوئی چیز ہوگی جس کو قذر کہا گیا۔ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرب الٰہی میں مستغرق تھے اور توجہ ساری کی ساری ان

تعبد اللہ کانك تراہ کی طرف تھی۔

جس حدیث میں ہے کہ حضور علیہ السلام تکبیر تحریمہ کہہ کر لوگوں کی طرف پھرے اور ان کو اشارہ کیا کہ ٹھہرے رہو اور خود غسل کر کے تشریف لائے اور فرمایا: میں حالت جنابت میں تھا اور غسل کرنا بھول گیا تھا۔ (۹۴۳) تعلیم امت کے لئے تھا نہ کہ بے خبری کی وجہ سے، حضور علیہ السلام کی امت کے اولیاء بھی بے خبریوں سے محفوظ ہیں۔

باب صفۃ الصلوٰۃ کے فقہی مسائل

جب کہ نمازی کے پاس کپڑا وغیرہ نہ ہو کہ جس سے بدن چھپا سکے تو ننگے نماز پڑھنے کی صورت میں قیام پر قدرت رکھنے کے باوجود فرض نماز کو بھی بیٹھ کر پڑھنا افضل ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مطبوعہ مصر صفحہ ۵۵ میں ہے۔

☆ صرف مقتدی قعدہ اولیٰ میں بھول کر سیدھا کھڑا ہو جائے تو امام کی متابعت کے لیے اس پر بیٹھ جانا واجب ہے نوافل میں بھی جب تک کہ تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے کیونکہ نفل کا ہر قعدہ قعدۂ اخیرہ ہے۔ مراقی الفلاح مع طحطاوی صفحہ ۲۵۳ میں ہے۔ اذا سھا المقتدی فحکمہ کالمتنفل اذا قام یعود ولو استتم قائما اور درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۴۹۹ میں ہے اما النفل فیعود مالم یقید بالسجدۃ۔

☆ ایک مقتدی کو مغرب کی نماز میں دس بار تشہد پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ مقتدی نے قعدۂ اولیٰ میں امام کو پا کر پہلی بار تشہد پڑھا پھر امام کے ساتھ اس کی تیسری رکعت پر دوسری بار تشہد پڑھا اور امام پر سجدۂ سہو واجب تھا تو سجدۂ سہو کے بعد امام کے ساتھ تیسری بار تشہد پڑھا۔ پھر امام کو یاد آیا کہ نماز میں آیت سجدۂ تلاوت کی ہے اور سجدۂ نہیں کیا ہے تو سجدۂ تلاوت کے بعد پھر چوتھی بار امام کے ساتھ تشہد پڑھا اور چونکہ سجدۂ تلاوت قعدۂ اخیرہ کو ختم کر دیتا ہے پھر امام نے سجدۂ سہو دوبارہ کرنے کے بعد تشہد پڑھ کر سلام پھیرا تو مقتدی کو پانچویں بار امام کے ساتھ تشہد پڑھنا پڑا اس لیے کہ سجدۂ تلاوت کے سبب امام کا پہلا سجدہ سہو بیکار ہو گیا تھا۔

اب مقتدی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو پوری کرنے کے لیے کھڑا ہوا تو اپنی دوسری رکعت

Scanned with CamScanner

کے قعدہ میں چھٹی بار تشہد پڑھا۔ پھر اپنی تیسری رکعت میں ساتویں بار تشہد پڑھا اور اسے بھی کوئی واجب بھول کر چھوٹ گیا تھا تو سجدۂ سہو کے بعد آٹھویں بار تشہد پڑھا۔ اس کے بعد اسے بھی سجدۂ تلاوت یاد آیا تو سجدۂ تلاوت کے بعد نویں بار تشہد پڑھا اور چونکہ سجدۂ تلاوت کے سبب سہو بیکار ہوگیا اس لیے سجدۂ سہو کے بعد دسویں بار تشہد پڑھ کر سلام پھیرا۔ (ردالمحتار جلد اوّل ص ۳۱۳)

درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۳۱۳ پہ یہ چودہ مرتبہ تشہد پڑھنے کی ایک صورت بھی موجود ہے۔

☆ فرض نماز میں اگر فرض کی نیت کرے گا مگر یہ نہ جانے کہ فرض کسے کہتے ہیں تو فرض نماز نہیں ہوگی جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں "اگر کوئی شخص نماز فرض میں فرض کی نیت تو کرے مگر یہ نہ جانے کہ فرض کسے کہتے ہیں تو نماز نہ ہوگی کیونکہ صلوٰۃ فریضہ میں نیت فرض بھی ضروری تھی جب وہ معنی فرض سے غافل ہے تو لفظ فرض کا خیال ہوا نہ نیت فرض کی جو کہ فرض تھی

(فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۶۷۶)

☆ جس پر سجدۂ سہو واجب ہو مگر سہو ہونا یاد نہ ہو تو اس صورت میں سلام پھیرنے کے باوجود نماز کے باہر نہیں ہوتا بشرطیکہ سجدۂ سہو کرلے لہٰذا جب تک کہ کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو اسے حکم ہے کہ سجدۂ سہو کرے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر نماز پوری کرے درمختار مع ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۵۰۳۔

☆ امام تشہد کی مقدار بیٹھنے کے بعد ٹھٹھا مار کر ہنسا' یا قصداً وضو توڑ دیا تو ان صورتوں میں اس کے مقتدیوں کو سلام نہیں پھیرنا ہے جیسا کہ شامی جلد اوّل صفحہ ۴۱۱ میں ہے لو قهقه امامهم او احدث عمدا فانهم يقومون بلا سلام اور جوہرہ نیرہ جلد اوّل صفحہ ۶۵ میں ہے۔ لو ان الامام قهقهه بعد ما قعد قدر التشهد او احدث متعمد فان القوم يذهبون من غير سلام ۔

☆ اس خیال سے کہ ابھی رات باقی ہے تہجد کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھی بعد میں

معلوم ہوا کہ صبح صادق ہو چکی تھی تو اس صورت میں تہجد کی نیت سے پڑھی ہوئی نماز اس کے بجائے فجر کی دو رکعت سنت ہوگئی جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۲ میں ہے۔

☆ کشتی یا جہاز میں سر چکرانے کے خوف سے رکوع و سجود اور قیام پر قدرت کے باوجود فرض نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے جیسا کہ حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں جوز صلوٰة الفرض فی السفينة قاعدا مع القدرة علی القيام لخوف دوران الرأس ۔ (الاشباہ والنظائر صفحہ ۷۹)

☆ جب کہ یہ جانتا ہو کہ آگے کی صف میں شامل ہوگا تو رکعت چھوٹ جائے گی تو اس صورت میں آخری صف میں شامل ہونا افضل ہے جیسا کہ حضرت علامہ ابنِ نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ اذا ادرك الامام راكعا فشروعه لتحصيل الركعة فی الصف الاخير افضل من وصل الصف الاول مع فوتها ۔

(الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۶۸)

☆ فرض اور ظہر و جمعہ کے پہلے چار رکعت والی سنت کے علاوہ ہر چار رکعت والی نماز کی تیسری رکعت میں ثنا اور تعوذ پڑھنے کا حکم ہے جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۴۵۴ اور فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۴۶۹ میں ہے۔

☆ نماز عیدین کی آخری رکعتوں کے رکوع کی تکبیر کہنا واجب ہے جیسا کہ مراقی الفلاح مع طحطاوی صفحہ ۱۳۷ میں ہے۔

☆ جب کہ وقت ختم ہونے سے نماز کے فاسد ہونے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں ثناء و تعوذ اور تسمیہ پڑھنا جائز نہیں بلکہ پورا درود شریف بھی نہ پڑھے صرف اللّٰھم صلِ علیٰ سیّدنا محمد پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر اتنی بھی گنجائش نہ ہو تو صرف تشہد پڑھکر سلام پھیر دے۔ شرح وقایہ جلد اوّل مجیدی صفحہ ۱۸۱ اور الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۶۲ میں ہے۔ لو ضاق الوقت عن سنن الطهارة والصلوٰة تركها وجوبا ۔

☆ جو شخص عیدین کی نماز میں اس وقت شامل ہوا جب کہ امام رکوع میں ہے اور وہ حالت قیام میں تکبیرات زوائد کہہ کر امام کو رکوع میں نہیں پا سکتا ہے تو اس شخص کو بغیر ہاتھ

اٹھائے رکوع میں تکبیر کہنے کا حکم ہے ایسا ہی بہارِ شریعت حصہ چہارم صفحہ ۱۰۸ میں ہے اور نور الانوار صفحہ ۳۹ میں ہے۔من ادرك الامام في صلوٰة العيد في الركوع وفاتت عنه التكبيرات الواجبة فانه يكبر في الركوع عندنا من غير رفع يد ۔

(۳۳) بَابُ مَا يُقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ

(تکبیر (تحریمہ) کے بعد کیا پڑھا جائے)

تکبیر تحریمہ کے بعد اور سورۃ فاتحہ سے پہلی کوئی دعا پڑھنا سنت ہے۔جیسا کہ ہم ثنا (سبحانك اللهم) پڑھتے ہیں جو مختصر بھی ہے اور جامع بھی۔اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بعینہ یہ الفاظ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نقل فرمائے ہیں۔

(رواہ ابوداؤد وابن ماجہ ۷۵۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف دعائیں پڑھی ہیں جو اس باب میں مذکور ہیں۔امتی کو اختیار ہے ان میں سے کوئی بھی پڑھ سکتا ہے اور نماز اگر نفلی ہے یا فرض ہے لیکن اکیلا پڑھ رہا ہے تو تمام دعائیں پڑھ سکتا ہے۔لیکن نفلی نماز یا سنت غیر مؤکدہ کا چونکہ ہر شفعہ مستقل نماز ہے۔لہٰذا تیسری رکعت میں بھی دعا پڑھی جائیگی۔ان دعاؤں میں جہاں یہ الفاظ ہیں۔میری خطاؤں کو معاف فرما' وہاں تعلیم امت کے لئے یہ الفاظ بولے گئے ورنہ تو ہر نبی گناہوں سے معصوم ہے۔پھر امام الانبیاء علیہ السلام کی خطاؤں کا کیا مطلب؟ حضور علیہ السلام کی شان تو بڑی بلند و بالا ہے ان کی تو نگاہ کرم جس پر ہو جائے وہ پاک ہو جاتا ہے' قرآن مجید میں ہے: ویزکیھم

قابل رشک حمد یہ الفاظ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص دوڑتا ہوا صف میں شامل ہو گیا جس کی سانس پھولی ہوئی تھی اور اس نے ان الفاظ سے اپنی نماز کا آغاز کیا۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو مکمل کر کے پوچھا: اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ. تم میں سے یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟ لوگ

خاموش رہے۔آپ نے دوبارہ یہی سوال فرمایا پھر لوگ چپ رہے (اور سہم گئے کہ شاید ہم سے غلطی ہوگئی ہے اور حضور علیہ السلام ناراض ہوں گے) تیسری بار آپ نے فرمایا: بتاؤ یہ الفاظ کس نے بولے ہیں؟ اس نے کوئی غلطی نہیں کی۔تب وہ شخص عرض گزار ہوا کہ حضور! میں نے یہ الفاظ بولے ہیں۔فرمایا (میں تم سے اس لیے پوچھ رہا تھا کہ)

رَاَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا

میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ ان (کلمات) کو بارگاہ خداوندی کی طرف لے جانے کے لئے جلدی کر رہے ہیں۔(رواہ مسلم۔۷۵۷)

ایسی ہی ایک حدیث قومہ کے بارے میں بھی ہے کہ ایک شخص نے رکوع کے بعد قومہ میں کہا: ربنا ولك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه۔حضور علیہ السلام نے فرمایا: رايت بضعة وثلثين ملكا يبتدرونها ايهم يكتبها اول۔(رواہ البخاری ۸۱۶) میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا کہ جلدی کر رہے ہیں' اس بات میں کہ ان میں سے کون پہلے ان کلمات کو لکھے۔

جبکہ حضرت رفاعہ بن رافع کی روایت جو کہ ترمذی' ابوداؤد اور نسائی میں ہے۔اس میں ہے کہ وہ فرماتے ہیں' میں نے نماز کے دوران چھینک لی اور یہ الفاظ کہے: الحمدلله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه مباركا عليه كما يحب ربنا ويرضى ۔اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔تیس سے زیادہ فرشتے ان الفاظ کو اوپر لے جانے کے لئے جلدی کر رہے تھے۔(۹۲۶) یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب نماز میں کلام کرنے کی اجازت تھی۔اب اگر کوئی نماز میں چھینکنے پہ یہ الفاظ زبان سے بولے گا تو نماز جاتی رہے گی۔(مرقاۃ' مرأۃ' ج ۲ص ۱۳۶' بحوالہ فتح القدیر)

ان احادیث سے ایک تو یہ بات معلوم ہوئی کہ فرشتے ہر کسی کی نگاہ سے چھپے ہوتے ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہیں فرشتوں کو دیکھتی رہتی ہیں۔

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو یہ نہیں فرمایا کہ جن

الفاظ کے ساتھ میں حمد کرتا ہوں تو نے ان الفاظ کے ساتھ اللہ کی حمد کیوں نہیں کی بلکہ آپ نے تعریف فرمائی کہ الفاظ اگرچہ دوسرے ہیں لیکن ہیں زبردست۔ تو جب حمد پہ الفاظ اپنے اندر معنویت رکھتے ہوں (خواہ حضور علیہ السلام نے وہ الفاظ تعلیم فرمائے ہوں یا نہ یا ان کے الفاظ کے علاوہ دوسرے بے شمار الفاظ بھی ہوں جو خود حضور علیہ السلام کی زبان پاک سے صادر ہوئے ہوں) تو ان میں نہ صرف یہ کہ حرج کوئی نہیں بلکہ فضیلت بھی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ہر نئے کام کو بدعت کہہ کر گمراہی کے کھاتے میں ڈالنا اس حدیث کے خلاف ہے اور یہ کہنا کہ نماز کے علاوہ بھی وہی درود شریف پڑھو جو نماز میں پڑھا جاتا ہے یا تم لوگ جمعہ کے بعد اور اذان سے پہلے درود شریف پڑھتے ہو تم صحابہ کرام سے بڑے عاشق کہاں سے آ گئے؟ اس شخص کو کسی نے نہ کہا کہ تو حضور علیہ السلام کے الفاظ کی بجائے یہ الفاظ ادا کر رہا ہے۔ کیا تیرے الفاظ میں اس سے زیادہ حمد الٰہی ہے جتنی کہ حضور علیہ السلام کے الفاظ مبارکہ میں ہے؟ اس لیے اگر حمد یہ الفاظ اپنی طرف سے بولنے میں کوئی حرج نہیں تو درود و سلام کے الفاظ اگر امام بوصیری کی زبان میں قصیدہ بردہ شریف کی شکل میں پڑھ لیے جائیں۔ یا اعلیٰ حضرت کا سلام مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام پڑھ لیا جائے تو اس میں کیا حرج ہے؟ جب اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے نئے الفاظ نماز میں بدعت نہیں تو درود وسلام کے الفاظ نماز کے باہر کیوں بدعت ہیں؟ جب اپنی طرف سے حمد کے الفاظ بولنے والے کو کسی نے طعنہ نہ دیا کہ تو حضور علیہ السلام کے الفاظ سے بڑی فضیلت والے الفاظ لایا ہے؟ تو ہمیں طعنہ کیوں ملتا ہے کہ کیا تم صحابہ سے بڑے عاشق رسول ہو؟ اس کی حمد خدا کی بارگاہ میں قبول ہے تو ہمارا سلام بھی مصطفیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں قبول ہے۔

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

☆ قرأت الحمد للہ سے شروع ہوگی نہ کہ بسم اللہ سے۔

(رواہ مسلم، ۷۶۱)

(۳۴) بَابُ الْقِرَاۃِ فِی الصَّلٰوۃِ

(نماز میں قرآن پڑھنے کا باب)

احناف کے ہاں نماز میں قرآن مجید کی بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیات پڑھنا امام و منفرد کے لئے فرض ہے اور سورۃ فاتحہ کے ساتھ قرآن پاک کا اتنا حصہ ملانا واجب ہے۔ اسی طرح سورۃ فاتحہ کا پڑھنا بھی ہمارے ہاں واجب ہے۔ فرض نماز کی پہلی دو رکعت میں قرات فرض ہے۔ باقی رکعات (ایک ہو یا دو) میں نفلی فرضی نماز کے علاوہ باقی ہر نماز کی ہر رکعت میں قرات فرض ہے۔ چونکہ نماز کی بنیاد افعال پر ہے نہ کہ اقوال پر اس لیے گونگے پہ نماز فرض ہے کیونکہ وہ افعال ادا کر سکتا ہے۔ اگرچہ تلاوت وغیرہ نہیں کر سکتا لیکن جو شخص نماز کے ارکان ہی نہ ادا کر سکتا ہو اس پر نماز معاف ہے۔ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے کے دلائل ہماری کتاب ''الدروس العشرہ فی السورۃ الفاتحہ'' میں دیکھئے۔

☆ صرف سورۃ فاتحہ کو نماز کے لئے ضروری قرار دینے والے اس حدیث کے بارے میں کیا کہیں گے جس میں فاتحہ کے ساتھ فصاعدا (ساتھ کچھ اور بھی) کا لفظ ہے۔
(رواہ مسلم، ۷۶۴)

ہمارے ہاں فاتحہ اور ساعدا۔ دونوں واجب ہیں لیکن امام و منفرد کے لئے اور لاصلوٰۃ کا مطلب ہے نماز کامل نہیں۔ جیسے لاصلوۃ الابحضور القلب ۔

☆ امام کے پیچھے آہستہ آمین کہنے کی فضیلت والی حدیث (بخاری، مسلم ۷۶۷)

☆ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا۔ جب امام قرات کرے تم چپ ہو جاؤ۔ (رواہ مسلم ۷۶۸)

ھذا دلیل علی مذھب ابی حنیفۃ فی منع القراءۃ للمقتدی و عدم وجوب قراتہ الفاتحۃ علیہ سواء کانت الصلوٰۃ جھریۃ او سریۃ (لمعات حاشیہ مشکوٰۃ ۷۹)

☆ ظہر کی آخری دو رکعتوں میں فاتحہ کے ساتھ سورۃ ملانا جائز ہے۔ (۷۷۱) مگر خالی رکھنا مستحب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان جواز کے لئے پڑھا۔

(لمعات، مرآۃ)

Scanned with CamScanner

☆ مغرب کی نماز میں حضور علیہ السلام سورۂ طور اور مرسلات بھی پڑھا کرتے تھے۔ (۷۷۲-۷۷۳)

☆ لمبی قرأت کرنے پہ حضرت معاذ بن جبل کو فرمایا:

یا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ (۷۷۴ متفق علیہ)

اے معاذ! کیا تو فتنہ پیدا کرتا ہے۔

☆ حضور علیہ السلام سے زیادہ حسین کسی کی آواز نہ سنی۔ حضرت براء (۷۷۵ متفق علیہ)

☆ نماز فجر میں حضور علیہ السلام نے سورۂ کافروں اور اخلاص پڑھی (رواہ مسلم ۷۸۲)

☆ جو قرآن نہ پڑھا ہوا ہو وہ یہ الفاظ پڑھا کرے۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الّا باللہ اللھم ارحمنی واھدنی وارزقنی (۷۹۷)

☆ قرآن پاک کی مختلف آیات پڑھنے کے بعد کون سے الفاظ ادا کیے جائیں؟ (ترمذی ۷۹۹)

قرأت کے مسائل

☆ اگر عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں سورت ملانا بھول گیا ہو تو اس صورت میں عشاء کی آخری دو رکعتوں میں امام کو سورۂ فاتحہ اور سورت بلند آواز سے پڑھنے کا حکم ہے جیسا کہ شرح وقایہ جلد اوّل مجیدی صفحہ ۱۴۹ میں ہے۔ ان ترک سورۃ اولی العشاء قرأھا بعد فاتحۃ اخرییہ وجھر بھما ان ام ۔

☆ ایک صورت فرض کی چاروں رکعتوں میں قرأت کے فرض ہونے کی ہے اور وہ یہ کہ دو رکعت فرض نماز پڑھانے کے بعد امام کا وضو ٹوٹ گیا تو اس نے ماقبی نماز پڑھانے کے لیے ایک ایسے شخص کو خلیفہ بنایا جس کی دو رکعتیں چھوٹ گئی تھیں اور اشارہ کیا کہ میں پہلی دو رکعتوں میں قرأت بھول گیا تو اس صورت میں خلیفہ پر چار رکعتوں میں قرأت کرنا فرض

ہے جیسا کہ ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۳۰۰ میں ہے۔ قد تقرض القراءۃ فی جمیع رکعات الفرض الرباعی کما لو استخلف مسبوقا برکعتیں واشار لہ انہ لم یقرأ فی الاولیین ۔

☆ مقتدی کو الحمد شریف پڑھنا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۴۷)

☆ سجدہ کی آیتیں عیدین وجمعہ اور ہر وہ نماز کی جن میں قرأت آیات کی جاتی ہے امام کو پڑھنا مکروہ ہے جیسا کہ غنیۃ صفحہ ۴۷۳ میں ہے ۔

☆ فجر کی دو رکعت سنت میں کم قرأت کرنا زیادہ قرأت کرنے سے افضل ہے جیسا کہ حضرت علامہ ابنِ نجیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: تقلیل القرءۃ فی سنۃ الفجر افضل من تطویلھا ۔ حدیث شریف میں ہے کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنت میں قل یایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔

(بہارِ شریعت بحوالہ ابویعلیٰ)

اسی طرح مغرب کی نماز میں زیادہ قرأت کرنے سے کم قرأت کرنا افضل ہے۔

(درمختار بہارِ شریعت وغیرہ)

☆ منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے نے جہری نماز میں آیات قرأت کی تو نہ سجدہ واجب ہوا اور نہ اعادہ۔ (بہارِ شریعت حصہ چہارم ص ۵۴ بحوالہ درمختار)

☆ جب کہ پہلی رکعت میں پوری قل اعوذ برب الناس پڑھی۔ یا دوسری میں بلا قصد وہی پہلی رکعت والی سورت شروع کر دی۔ یا دوسری رکعت میں کوئی اور سورت یاد نہیں آئی تو ان صورتوں میں دوسری رکعت میں بھی اُسی سورت کے پڑھنے کا حکم ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ سوم ۱۰۰ بحوالہ ردالمحتار)

سورۂ الرحمٰن کی تلاوت سن کر جنوں نے خوب داد دی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ایک مرتبہ اپنے اصحاب کے سامنے پوری سورۂ الرحمٰن کی تلاوت فرمائی اور صحابہ کرام نے (بحکم الٰہی واذا قرئ القراٰن فاستمعوا لہٗ وانصتوا لعلکم ترحمون) بڑی خاموشی کے ساتھ تلاوت

سنی۔اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا: میں نے لیلۃ الجن (ان راتوں میں سے ایک رات جن میں جنوں کے سامنے حضور علیہ السلام نے قرآن پڑھا) کو جنوں کے سامنے یہی سورۃ پڑھی تو انہوں نے تم سے بہتر جواب دیا (یعنی خوب ذوق وشوق کا مظاہرہ کیا' کیسے؟) جب بھی میں فبای الاء ربکما تکذبن پڑھتا (تو میرے خاموش ہونے پر) وہ جواب میں کہتے لَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ۔اے ہمارے پالنے والے ہم تیری کسی نعمت کو بھی نہیں جھٹلا سکتے' تیرے لیے ہی تعریف ہے۔(رواہ الترمذی'۸۰۰)

☆ (بیان جواز کے لئے) حضور علیہ السلام نے فجر کی دونوں رکعتوں میں سورہ زلزال کی تلاوت فرمائی۔(رواہ ابوداؤد'۸۰۱)

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز فجر میں پوری سورۂ بقرہ پڑھی
(رواہ مالک ۸۰۲)

☆ حضرت عثمان صبح کی نماز میں اکثر سورۂ یوسف کی تلاوت فرماتے۔
(ایضاً ۸۰۳)

☆ حضرت عمر نماز میں خوب ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھتے تھے۔(ایضاً'۸۰۴)

(۳۵) بَابُ الرُّكُوْعِ

رکوع کا بیان

رکوع کا لغوی معنی جھکنا ہے اور اصطلاح میں عاجزی وانکساری کو بھی رکوع کہا جاتا ہے اور کبھی رکعت بلکہ پوری نماز کو بھی رکوع کہا گیا ہے۔جیسا کہ وارکعو مع الراکعین۔پچھلی امتوں کی نماز میں رکوع نہ تھا۔یہ نعمت بھی صرف اسی امت کو دی گئی اور حضرت مریم کو جو فرمایا گیا: واسجدی وارکعی۔وہاں رکوع سے مراد عاجزی اور خضوع ہے۔رکوع ہر رکعت کا رکن ہے اور رکوع میں مقتدی مل جائے تو اس کی وہ رکعت امام کے ساتھ ہوگئی۔یہی وجہ ہے کہ رکوع وسجدہ کو خصوصی طور پر نماز میں پورا پورا ادا کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: اقیموا الرکوع والسجود فواللہ انی لاراکم من بعدی۔(متفق علیہ' مشکوٰۃ حدیث ۸۰۷) رکوع اور سجدہ پوری طرح ادا کرو' خدا کی قسم میں تمہیں اپنے بعد بھی

دیکھتا ہوں۔اس میں خطاب تا قیامت سارے مسلمانوں سے ہے۔لہٰذا تا قیامت نمازی حضور علیہ السلام کی نگاہوں میں ہیں اور یہ حضور علیہ السلام کا معجزہ ہے۔(مراۃ'ص۶۹' ج۲)

☆ جو فضیلت آمین کی بیان ہوئی کہ جس کی آمین فرشتوں کے موافق ہوگئی' اس کے پہلے گناہ بخشے گئے۔وہی قومہ میں ربنا لك الحمد کی ہے۔(جب یہ آہستہ پڑھی جاتی ہے تو آمین بھی آہستہ ہی ہونی چاہئے) متفق علیہ ۸۱۳۔

☆ تعدیل ارکان نماز میں ضروری ہے۔لاتجزی صلوة الرجل حتی یقیم ظهره فی الرکوع والسجود (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' داری ۸۱۷) هذا عند الشافعی محمول علی الحقیقة لکون القومة والجلسة فرضا عنده وعند ابی حنیفة محمول علی المبالغة ونفی الکمال لکونهما سنة عنده ۔ پہلے یہ مسئلہ بیان ہو چکا اس لیے ترجمہ کی ضرورت نہیں۔

(لمعات حاشیہ مشکوٰۃ'۸۲' حاشیہ ۱۳)

☆ رکوع اور سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ تسبیحات پڑھی جائیں۔

(ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ ۸۱۹)

☆ رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ' سورہ اعلیٰ اور فسبح باسم ربك العظيم کے نزول پہ پڑھنا شروع کیا گیا۔

(ابوداؤد' ابن ماجہ' داری ۸۲۰)

☆ حضور علیہ السلام نے سورۂ بقرہ پڑھنے کے برابر رکوع فرمایا۔(نسائی ۸۲۱)

☆ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے بہت مشابہ تھی۔(۸۲۲)

☆ رکوع' سجدہ پورا نہ کرنیوالے کے لئے وعید کہ وہ فطرت پہ نہیں مرے گا۔العیاذ باللہ (۸۲۳)

نماز کا چور بدترین چور ہے

حضرت نعمان بن مرہ رومی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Scanned with CamScanner

مَاتَرَوْنَ فِي الشَّارِبِ وَالزَّانِيْ وَالسَّارِقِ

تم شرابی، زانی اور چور کے متعلق کیا سمجھتے ہو؟ (اور یہ فرمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان گناہوں کی سزائیں نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔) عرض کیا گیا: اللہ ورسولہ اعلم۔ فرمایا:

هُنَّ فَوَاحِشُ وَفِيْهِنَّ عُقُوْبَةٌ وَّاَسْوَءُ السَّرِقَةِ الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ

یہ بے حیائی کے کام (کبیرہ گناہ) ہیں اور ان میں سخت عذاب ہے اور بدترین چور نماز میں چوری کرنے والا ہے۔ پوچھا گیا: نماز کی چوری کیسے ہوتی ہے؟ فرمایا: لَایُتِمُّ رُکُوْعَهَا وَلَاسُجُوْدَهَا۔ نماز کی چوری یہ ہے کہ نماز کا رکوع اور سجدہ پورا نہ کیا جائے۔ (اسی طرح ہر رکن کو پوری طرح ادا نہ کرنا) (۸۲۵)

(۳۶) بَابُ السُّجُوْدِ وَفَضْلِهٖ

(نماز کے سجدے اور سجدہ کی فضیلت)

سجدہ کا لغوی معنی تو سر کو زمین پہ رکھنا، سر جھکانا اور عاجزی کرنا ہے جبکہ اصطلاح شرع میں سجدہ کی تعریف یہ کی گئی ہے۔ وضع الوجہ علی الارض علی وجہ مخصوص۔ خاص طریقے سے چہرے کو زمین پہ لگانا اور وہ خاص طریقہ یہ ہے کہ عبادت کی نیت سے سات اعضاء زمین پر لگیں۔ دونوں پاؤں، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور پیشانی بمعہ ناک۔

سجدہ کرنے کا یہ خاص طریقہ حدیث شریف میں بیان ہوا اور یہ حدیث اس باب کی پہلی حدیث ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے۔ (۸۲۶)

پھر سجدہ تین طرح کا ہے۔

۱۔ سجدۂ عبادت جو صرف اللہ کے لئے ہے کسی اور کو عبادت کی نیت سے سجدہ کیا تو کفر ہے۔

۲۔ سجدۂ تعظیم، جو فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو کیا۔ واذقلنا للملائکۃ اسجدوا لادم۔ یہ سجدہ پہلی امتوں میں جائز تھا، ہماری شریعت میں حرام ہے۔

۳۔ سجدۂ تحیہ، جو یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے کیا۔ وخروا لہ سجدا۔ اس کا حکم بھی وہی ہے جو سجدۂ تعظیم کا حکم ہے۔ صرف سجدہ بھی عبادت ہے جبکہ صرف رکوع اور صرف قیام عبادت نہیں بلکہ یہ نماز میں ہوں، تب عبادت ہیں۔

☆ نماز میں بال اور کپڑے لپیٹنا، سمیٹنا منع ہے۔ (لہٰذا آستین یا پائنچے چڑھا کر نماز نہ پڑھی جائے) (۸۲۶)

☆ سجدے میں کہنیاں اور کلائیاں زمین پہ نہ لگائی جائیں۔ اس کو انبساط الکلب (کتے کی طرح بیٹھنا) کہا گیا۔ (۲۸-۸۲۷)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو بکری کا بچہ اگر چاہتا تو نیچے سے گزر سکتا تھا یعنی اس قدر رانوں اور کلائیوں کو پیٹ سے جدا رکھتے۔ یہاں تک کہ بغلوں کی سفیدی نظر آ جاتی۔ (۸۲۴تا۸۳۰)

انسان کو سجدہ کرتے دیکھ کر شیطان روتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا قَرَاَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِيْ يَقُوْلُ يَاوَيْلَتٰى اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ۔ (رواہ مسلم ۸۳۳)

جب کوئی انسان (مسلمان) سجدے کی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان (حسرت کے ساتھ) روتا ہے اور وہاں سے یہ کہتے ہوئے بھاگ جاتا ہے، ہائے افسوس، ابن آدم کو سجدہ کرنے کا حکم ملا تو اس نے سجدہ کر کے جنت کمالی اور مجھے سجدہ کرنے کا حکم ملا تو میں انکار کر کے دوزخی ہو گیا۔

☆ حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سَلْ۔

مانگ لے (جو بھی مانگنا ہے)......(رواہ مسلم ۸۳۴)

☆ سجدہ کرنے سے ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ایک درجہ بلند ہو جاتا ہے۔ (ایضاً، ۸۳۶)

☆ سجدہ میں جاتے ہوئے گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے زمین پہ رکھے۔ (۸۳۷)

☆ مسجد میں اپنے لیے کوئی خاص جگہ مقرر کر لینا منع ہے۔ (۸۴۱)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا: یَا عَلِیُّ اِنِّیْ اُحِبُّ لَکَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ وَاَکْرَہُ لَکَ مَا اَکْرَہُ لِنَفْسِیْ (۸۴۲) اے علی! میں تیرے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور تیرے لیے وہی ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں۔

☆ رکوع کو خشوع کہا گیا اور قومہ کا وجوب (رواہ احمد، ۸۴۳)

☆ چہرے کی طرح ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں۔ (لہٰذا انگلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف ہو)۔ (۸۴۴)

(۳۷) بَابُ التَّشَهُّدِ

(نماز میں اَلتحیات پڑھنے اور بیٹھنے کا بیان)

التحیات کو تشہد اس لیے کہا گیا ہے کہ اس میں توحید و رسالت کی گواہی ہے اور تشہد کا لغوی معنی گواہی دینا یا گواہ بننا ہی ہے جبکہ عرف عام میں کلمہ شہادت پڑھنے کو تشہد کہا جاتا ہے۔ جس طرح ایام تشریق کی تکبیرات جبریل، ابراہیم، اسماعیل علیہم السلام کے کلام کا مجموعہ ہے، اس طرح التحیات کے الفاظ بھی اس کلام کا مجموعہ ہیں جو معراج کی رات اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہوا۔ حضور علیہ السلام نے عرض کی: التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات ۔ اللہ نے فرمایا: السلام علیك ایها النبی و رحمة اللّٰہ و برکاته ۔ حضور نے عرض کیا: السلام علینا وعلی عباداللّٰہ الصالحین ۔ ان بابرکت کلمات کی برکت حاصل کر کے نمازی (بطور شکرانہ) توحید و رسالت کی گواہی دیتا

ہے۔ تاہم یہ سارا کچھ حکایتہ نہ ہو کہ معراج کی گفتگو کو دہرا رہا ہے بلکہ انشاء ہو کہ میں اپنی طرف سے اللہ کی توحید اور حضور علیہ السلام کی رسالت کی گواہی دے رہا ہوں۔ (شامی، مرأۃ)

☆ تشہد میں بیٹھے تو دایاں پاؤں کھڑا کرے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس کے اوپر بیٹھے اور دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے ترپن کی شکل بنا کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے (رفع سبابہ کے بعد انگلیاں سیدھی کر دے تاکہ ان کا رخ قبلہ کی طرف ہو جائے۔ مرأۃ) (۸۴۵-۴۶)

☆ تشہد ابن مسعود، جو احناف پڑھتے ہیں۔ (۸۴۷-۸۴۸)

☆ تشہد میں انگلی کو حرکت دینے والی روایت (کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ انگلی اٹھاتے ہوئے جو حرکت ہو رہی ہے کیونکہ اگلی حدیث میں ہے) لایحرکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انگلی کو حرکت نہیں دیتے تھے۔ (۸۴۹-۵۰) انگلی کا کھڑا کرنا شیطان پہ لوہے (کی چھڑی) سے زیادہ سخت ہے۔ (۸۵۵) انگلی کھڑی کرتے وقت نگاہیں بھی انگلی پہ رہیں۔ (ایضاً)

ایک ضروری مسئلہ

اگر کوئی شخص التحیات میں امام کے ساتھ شامل ہوا اور اس کے بیٹھتے ہی امام کھڑا ہو گیا۔ یا امام نے سلام پھیر دیا تو مقتدی التحیات (عبدہ ورسولہ تک) مکمل کر کے تب کھڑا ہو ورنہ اس کا واجب رہ جائے گا۔ (مرأۃ شرح مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۹۱) رفع سبابہ سنت ہے اور بعض حنفی بزرگوں نے جو اس کا انکار کیا ہے جیسے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ ہو سکتا ہے ان تک رفع سبابہ کی احادیث نہ پہنچی ہوں۔

(مرأۃ، ج ۲، ص ۹۶)

Scanned with CamScanner

(۳۸) بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِهَا

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود بھیجنا اور اسکی فضیلت کا باب)

ہر مسلمان پہ زندگی میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا (یعنی حضور علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ سے رحمت طلب کرنا) فرض ہے۔ ہر مجلس میں جہاں بار بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی آئے تو ایک بار درود شریف پڑھ لینا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مستحب ہے۔ نماز کے قعدہ میں امام شافعی علیہ الرحمۃ درود شریف پڑھنے کو فرض کہتے ہیں جبکہ احناف اور دیگر ائمہ کے ہاں سنت مؤکدہ یا واجب ہے۔ غیر نبی پہ استقلالاً صلوٰۃ وسلام یعنی علیہ الصلوٰۃ والسلام یا علیہ السلام مکروہ ہے اور بالتبع جائز ہے۔ (مرآۃ) اور استقلالاً شعار روافض ہے۔

☆ درود ابراہیمی صرف صلوٰۃ ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: صلوا علیه وسلموا تسلیمًا۔ لہٰذا نماز میں صلوٰۃ سے پہلے السلام علیک ایھا النبی پڑھا جاتا ہے۔ اسی لیے صحابہ کرام نے عرض کیا، ہمیں سلام کا طریقہ تو اللہ نے سکھا دیا ہے (یعنی آپ کے ذریعے التحیات میں) تو صلوٰۃ کیسے پڑھیں؟ تب آپ نے درود ابراہیمی پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا: قولو اللّٰهم صل علیٰ محمد (۸۵۷)

☆ درود ابراہیمی میں دوسری روایت کے اندر وازواجه وذریته کے الفاظ بھی ہیں (۸۵۸) امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹی کی اولاد ذریت نہیں کیونکہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ہی بیٹی سے چلی۔ (مرآۃ ص۹۹، ج۲)

درود وسلام پڑھنے کے فضائل اور نہ پڑھنے پہ وعید

حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پہ دس رحمتیں

نازل فرماتا ہے۔ دس گناہ معاف، دس درجے بلند، قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھے گا۔ میری امت کا سلام مجھ تک پہنچانے کے لئے زمین میں فرشتے مقرر کئے گئے ہیں۔ (سیاحین فی الارض) تم جہاں بھی ہوتے ہو تمہارا درود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ جب کوئی امتی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو میری روح (میرے جسم میں) لوٹا دی جاتی ہے۔ حتی ارد علیه السلام۔ میں خود اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (۶۰ ۷ تا ۸۶۴) الصلوٰة والسلام علیك یاسیدی یارسول الله۔

فرمایا: تین اشخاص کی ناک خاک آلود ہو یعنی وہ ہلاک ہوجائیں۔

۱۔ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پہ درود نہ بھیجے۔

۲۔ جس کے پاس رمضان آیا اور چلا گیا مگر وہ اپنے آپ کو بخشوا نہ سکا۔

۳۔ جو والدین میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پائے اور (ان کی خدمت کرکے) بخشا نہ جائے۔ (رواہ الترمذی، عن ابی ہریرہ ۸۶۵)

ایک حدیث میں حضور علیہ السلام کا ذکر سن کر درود نہ پڑھنے والے کو بخیل فرمایا گیا۔ (رواہ الترمذی، عن علی رضی اللہ عنہ، ۸۶۷) الصلوٰة والسلام علیك یاسیدی یا حبیب الله

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کر دیا

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پہ خوشی کے نمایاں اثرات تھے۔ (والبشر فی وجهه۔ گویا خوشی آپ کے چہرے اقدس سے چھلک رہی تھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبریل امین علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے: کیا آپ اس بات پہ راضی نہیں کہ آپ کا امتی آپ پہ ایک بار صلوٰۃ وسلام بھیجے تو میں اس پہ دس مرتبہ رحمت وسلامتی بھیجوں۔ (پیچھے حدیث میں صرف صلوٰۃ کا ذکر تھا اس میں سلام کا علیحدہ ذکر ہے) (۸۶۶)

ایک روایت میں ہے جو ایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پہ ستر مرتبہ

صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔(۸۷۳)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا نبی اللہ

اگر ساری دعا میں درود شریف ہی پڑھ لیا جائے

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور! میں آپ کی ذات گرامی پہ بہت درود پڑھتا ہوں (یا پڑھنا چاہتا ہوں) مجھے فرمائیں' میں اپنی صلوٰۃ (دعا) میں آپ پر کتنا درود پڑھا کروں؟ فرمایا: جتنا تو چاہے۔ عرض کیا: چوتھا حصہ مقرر کرلوں؟ فرمایا: اگر اس سے زیادہ کرلے تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔ عرض کیا: آدھا حصہ؟ فرمایا: اور زیادہ کرلے تو بہتر ہوگا۔ عرض کیا: دوتہائی؟ فرمایا: اور زیادہ کرلے تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔ عرض کیا: اجعل لك صلوتی کلھا۔ اپنی تمام دعاؤں اور وظائف کی جگہ آپ پر درود ہی بھیجتا رہوں گا۔ فرمایا: اِذًا تُکْفٰی ھَمُّکَ وَیُکَفَّرُ ذَنْبُکَ۔ (اللہ تعالیٰ جو دلوں کے بھید جانتا ہے وہ خود ہی) تیرے غم دور کردے گا اور تیرے گناہ مٹادے گا۔(ترمذی ۸۶۷)

یعنی امتی اگر اپنے آقا علیہ السلام کے لئے رحمت کی دعائیں کرتا رہے تو خود بخود ہی اس کے غم اور گناہ مٹتے رہتے ہیں۔ صلی اللہ علی النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ وسلامًا ما علیك یا سیدی یارسول اللہ ۔ وعلیٰ آلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللہ

نماز کے بعد درود وسلام پڑھنا

درود پاک کے بغیر کی جانیوالی دعا جلد بازی کی دعا ہے جو قبول نہیں ہوتی اور حمد و درود شریف کے بعد کی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے۔(۸۶۸-۸۹)

حضرت عمر فرماتے ہیں: دعا زمین وآسمان کے درمیان موقوف رہتی ہے۔ جب تک کہ حضور علیہ السلام پہ درود شریف نہ پڑھا جائے۔(۸۷۶)

☆ ازواج واولاد کو بھی درود میں شامل کرنے سے پورا پورا ثواب ملے گا۔(صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ و ذریاتہ و بارك وسلم)(۸۷۰)

☆ جو دور سے درود بھیجے اس کا درود مجھ تک پہنچایا جاتا ہے اور جو میری قبر کے پاس آ

کر درود بھیجے' میں خود اس کا درود سنتا ہوں۔(۸۷۲)

☆ حضور علیہ السلام پر درود بھیج کر آپ کے لئے مقام محمود کی دعا کرنے والے کے لئے شفاعت واجب(۸۷۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔ اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

(۳۹) بَابُ الدُّعَآءِ فِی التَّشَھُّدِ

(التحیات میں دعا کا بیان)

نماز میں بھی ادب واحترام کے ساتھ بیٹھ کر بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کیا جاتا ہے پھر اس کے بعد اللہ کی بارگاہ میں دعا کی جاتی ہے کیونکہ دعا جو کہ مخ العبادۃ ہے جب بقول حضرت عمر کے وہ بغیر درود کے زمین وآسمان کے درمیان لٹکی رہتی ہے تو اور کوئی عبادت درود وسلام کے بغیر قبول ہوگی اور حضرت کا یہ فرمان اپنی طرف سے نہیں' نہ ہی ایسی بات اپنی طرف سے کی جاسکتی ہے۔ حقیقت ہے اگر چیونٹی نے خانہ کعبہ کے طواف کی سعادت حاصل کرنی ہو تو اس کو کسی کبوتر کے پاؤں سے لپٹنا پڑتا ہے اور اگر اپنی دعا کو قبولیت کی سعادت بخشنی ہے تو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پہ درود وسلام بھیجنے کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

مور مسکیں ہوسے داشت کہ در کعبہ رسید
دست در پائے کبوتر زود ناگاہ رسید

التحیات کے آخر میں پڑھی جانیوالی دعا مسنون ہے اور ایسے الفاظ سے مانگی جائے جو لوگوں کے کلام کے مشابہ نہ ہو اور بہتر یہ ہے کہ دعائے ماثورہ ہو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام سے منقول اور جامع دعا کا ہونا زیادہ بہتر ہے۔

اس حدیث میں باقاعدہ یہ الفاظ ہیں کہ ایک شخص نے نماز پڑھی اور پھر بغیر درود پڑھے دعا کرنی شروع کردی جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نماز پڑھ چکے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کر وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ اور مجھ پہ درود پڑھ کر دعا کر۔ معلوم ہوا نماز کے بعد جو درود شریف پڑھا جاتا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی روشنی میں

Scanned with CamScanner

ہے اور اس کو بدعت کہنا بڑی جرات ہے۔

☆ حضور علیہ السلام نے قرض سے اللہ کی پناہ مانگی ہے اور اس کی وجہ بیان فرمائی کہ مقروض جھوٹ بولے گا اور وعدہ خلافی کریگا۔ (۸۷۷)

عاشقوں کی تلاوت پہ لاکھوں سلام

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ

(رواہ البخاری ۸۸۲)

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے چہرے کے ساتھ ہماری طرف توجہ فرماتے۔

توجہ کرنا اور متوجہ ہونا چہرے کے ساتھ ہی ہوتا ہے کیونکہ ان کا مادہ وجہ ہی ہے اور اَقْبَلَ عَلَيْنَا سے یہ مفہوم حاصل ہوسکتا تھا۔ پھر بوجھہٖ کہنا صرف اس لیے تھا کہ صحابہ کرام کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور سب سے بڑی نعمت تھی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ نہ قرآن دیکھنے سے کوئی صحابی بنتا ہے نہ ہی کعبہ دیکھنے سے کسی کو صحابیت کا شرف حاصل ہو سکتا ہے۔ رخ والضحیٰ ہی ایسی نعمت ہے جس نے ان نفوس قدسیہ کو صحابیت کے درجے پہ فائز کیا۔

تجھی کو دیکھنا تیری ہی سننا تجھ میں گم ہونا
حقیقت معرفت اہل طریقت اس کو کہتے ہیں
ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا
تصوّر میں تیرے رہنا عبادت اس کو کہتے ہیں

ثابت ہوا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی زیارت کرنا تمام عبادتوں سے افضل عبادت ہے۔ پھر خصوصی طور پر اس لیے بھی چہرۂ انور کا ذکر خیر کیا کہ آج بعض لوگ کہتے ہیں کہ زلفوں کا ذکر کرنا، چہرے کا ذکر کرنا، اس میں ایسی کون سی بات ہے۔ نماز روزے کی بات کرو۔ اگر چہرے اور زلفوں کے ذکر میں کوئی ایسی بات نہ ہوتی تو قرآن میں والضحیٰ واللیل

نہ ہوتا اور صحابہ کرام اس قدر محبت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور اور حلیہ مبارکہ کو بیان نہ کرتے۔ ان شاء اللہ ان باتوں کا ذکر باب اسماء النبی وصفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آئیگا، جس سے معلوم ہوگا کہ اہل محبت کے نزدیک یہی سب سے بڑی بات ہے جس میں تمہیں کوئی بات نظر نہیں آتی۔

☆ نماز کے بعد امام ایک ہی طرف مختص نہ کرے بلکہ دائیں بائیں اور نمازیوں کی (تینوں) طرف منہ کیا کرے۔ (۸۸۳تا۸۸۵-۸۸۸/۸۸۹) اور ایک ہی طرف منہ کرنے کو جائز سمجھنا شیطان کا حصہ قرار دیا۔

اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (محبت کے ساتھ) میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

اِنِّیْ لَاُحِبُّكَ يَامُعَاذُ: اے معاذ! میں (میں محبوب خدا ہوکر) تم سے محبت کرتا ہوں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے (آپ کی زبان اقدس سے یہ جملہ سنا کہ خدا کے محبوب ہوکر میرے ساتھ محبت فرماتے ہیں تو جھوم گیا اور وجد میں آکر) عرض کیا: (اے بے کسوں کے والی اور بے سہاروں کے سہارے اور غم کے ماروں کے ساتھ محبت کرنیوالے میرے آقا! جب آپ مجھ سے محبت فرماتے ہیں تو) وَاَنَا اُحِبُّكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ میں بھی آپ کے ساتھ محبت کرتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دعا ارشاد فرمائی کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا کبھی نہ چھوڑنا اور وہ دعا یہ ہے۔

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ

اے میرے پالنے والے! اپنے ذکر وشکر اور حسن عبادت کے ساتھ میری مدد فرما

(رواہ احمد وابوداؤد والنسائی ۸۸۷)

معلوم ہوا جس کے ساتھ محبت ہو اس کو اطلاع کرنی چاہئے کہ میں تیرے ساتھ محبت کرتا ہوں بشرطیکہ محبت خالصہ ہو۔ اگر امتی کے دل میں اپنے نبی علیہ السلام کی محبت ہو تو اس کا اظہار بھی کرنا چاہئے۔ اس لیے نہیں کہ حضور جانتے نہیں آپ تو ہر ایک کے دلی حالات کو

Scanned with CamScanner

جانتے ہیں، صرف انسانوں کو ہی نہیں بلکہ فرمایا: احد پہاڑ (ہوکر) ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم (محبوبِ خدا ہوکر) اس سے محبت فرماتے ہیں۔ (احد جبل یحبنا و نحبہ ۔ بخاری)

محبت معنی و الفاظ میں لائی نہیں جاتی
یہ اک ایسی حقیقت ہے جو سمجھائی نہیں جاتی

اور پھر محبوبِ خدا علیہ الوف التحیہ والثناء کی محبت سبحان اللہ۔ کسی سے ایک محبت کرتا ہے کوئی دو کا محبوب ہے اور ہمارے حضور وہ ہیں کہ خدا بھی ان سے محبت کرتا ہے اور ساری خدائی بھی اور یہ کیسی محبت ہے کہ

از محبت مردہ زندہ می شود
از محبت شاہ بندہ می شود

☆ جہاں فرض پڑھے ہیں وہاں سے ہٹ کر باقی نماز پڑھی جائے۔ (۸۹۰)

☆ امام ابھی نماز پڑھ رہا ہو تو مقتدیوں کا چلے جانا اچھا نہیں۔

(رواہ ابوداؤد ۸۹۱)

کلامُ اللہ کا اور ہدایت رسول اللہ کی (صلی اللہ علیہ وسلم) ؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے بعد نماز میں (اور اپنے خطبہ میں اکثر) ان الفاظ کو پڑھا کرتے تھے۔

اَحۡسَنُ الۡکَلَامِ کَلَامُ اللّٰہِ وَاَحۡسَنُ الۡھَدۡیِ ھَدۡیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ (رواہ النسائی ۸۹۳)

سب سے اچھا کلام اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور سب سے اچھی ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ کا کلام سب سے اچھا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت سب سے اچھی نہیں ہے جبکہ قرآن مجید میں ہے: قل ان الھدی ھدی اللہ ۔ کہہ دیجئے کہ ہدایت تو اللہ ہی کی ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ جب ہدایت اللہ ہی کی ہے تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کہاں سے آ گئی اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر آ بھی گئی ہے تو اللہ کی ہدایت کے بعد

حضور علیہ السلام کی ہدایت کی بات ہونی چاہئے یعنی سب سے اچھی ہدایت اللہ ہی کی ہونی چاہئے۔ ان تمام باتوں کا ایک ہی جواب ہے کہ حضور کی ہدایت اللہ ہی کی ہدایت ہے۔ اسی طرح حضور علیہ السلام کی مدد بھی اللہ ہی کی مدد ہے اور حضور علیہ السلام سے مدد مانگنا اللہ ہی سے مدد مانگنا ہے۔

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفرّ مقرّ
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

(۴۰) بَابُ الذِّکۡرِ بَعۡدَ الصَّلٰوۃِ

(نماز کے بعد ذکر کرنے کا بیان)

فقیر ذاکر افضل ہے یا مالدار سخی؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں فقراء مہاجرین نے حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! مالدار لوگ ہم سے آگے بڑھ گئے ہیں، ثواب میں بھی اور اخروی نعمتوں میں بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: وہ کیسے؟ عرض کیا: جس طرح ہم نماز روزے کا اہتمام کرتے ہیں، وہ بھی کرتے ہیں لیکن وہ (مالدار ہونے کی وجہ سے) صدقہ وخیرات اور غلام آزاد کرتے ہیں۔ ہم (فقیر ہونے کی وجہ سے) یہ کام نہیں کر سکتے۔ فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی بات سکھا دیتا ہوں کہ تم ان مالداروں سے اور ان کے بعد آنیوالوں سے سبقت لے جاؤ گے۔ وہی تمہارے برابر ہوگا جو یہ کام کرے گا۔ عرض کیا: فرمائیں حضور۔ پھر آپ نے تسبیح فاطمہ کی تعلیم فرمائی۔ (نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر) ایک روایت میں تہلیل کا ذکر بھی ہے اور سب کو ۲۵-۲۵ مرتبہ پڑھنا بھی آیا ہے (۹۱۰) جبکہ ایک روایت میں اللہ اکبر چونتیس مرتبہ ہے (۹۰۳)۔ پھر (کچھ عرصہ بعد) فقراء صحابہ پھر حاضر ہوئے اور عرض کیا: حضور! مالداروں نے بھی ہماری طرح یہ عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔ (اب ہم کیا کریں، وہ پھر ہم سے آگے ہو گئے۔) اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا: ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء ۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو

Scanned with CamScanner

چاہے عطا فرمائے (۹۰۲) یعنی اب تم صبر کرو اور راضی برضا رہو' کچھ نہیں ہو سکتا۔ اگر چہ تمہاری یہ پریشانی بھی عبادت ہے۔ جس پر صبر کرنے سے تم اجر و ثواب کے مستحق ہو۔

اشعۃ اللمعات میں ہے:

فیہ دلیل علی ان الغنی افضل من الفقیر اذا استوت اعمالھم نعم قد ثبت ان الذاکر للہ افضل من المنفق فی سبیل اللہ اما اذا ذکر المنفق ایضا لابد ان یکون افضل (مشکوٰۃ ص۸۹' حاشیہ۸)

اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ مالدار' فقیر سے افضل ہے جبکہ ان کے اعمال برابر ہوں۔ ہاں یہ بات اپنی جگہ طے شدہ ہے کہ ذکر کرنیوالا صرف مال خرچ کرنیوالے سے افضل ہے لیکن جب مال خرچ کرنیوالا ذکر کرنیوالا بھی ہو تو وہ بہر حال افضل ہے (صرف ذکر کرنیوالے سے)

☆ تسبیح فاطمہ کے بارے میں یہ حدیث بھی ہے کہ ہر نماز کے بعد (۳۳-۳۳-۳۳) مرتبہ تسبیح و تحمید و تکبیر پڑھ کر **لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر** پڑھنے والے کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اگر چہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (رواہ مسلم' ۹۰۴)

☆ فرضی نماز کے بعد دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ (۹۰۵) نماز جنازہ بھی فرض ہے تو اس کے بعد دعا کا نہ صرف جواز ثابت ہوا بلکہ زیادہ قبول ہونا بھی۔

☆ نماز اشراق کے دو نفلوں کا ثواب پورے حج اور پورے عمرہ کا ہے۔ (۹۰۸) اور اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے کا۔ (۹۰۷)

☆ فرض اور باقی نماز کے درمیان کچھ فاصلہ کرنا چاہیے (۹۰۹)

☆ فرضوں کے بعد اور سونے سے پہلے آیۃ الکرسی پڑھنے کی فضیلت۔ اس کو مرتے ہی جنت میں داخلہ نصیب ہوگا اور اس کے اپنا گھر اور پڑوسیوں کے گھر میں امن رہے گا۔ (۹۱۱)

(۴۱) بَابُ مَا یَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِی الصَّلٰوۃِ وَمَا یُبَاحُ مِنْهُ

(نماز میں جائز اور ناجائز کاموں کا بیان)

بعض کام نماز میں کرنے فرض ہیں۔ بعض واجب' بعض سنت اور بعض مباح۔ ان میں سے فرض رہ جائے تو نماز ہوتی ہی نہیں۔ واجب کے بھول کر رہ جانے سے سجدہ سہو لازم ہو جاتا ہے۔ سنت کا ترک برا ہے اور مباح کے کرنے نہ کرنے کی اجازت ہے۔ دوسری طرف جو کام نماز میں کرنے جائز نہیں' ان میں سے بعض حرام ہیں بعض مکروہ تحریمی۔ بعض مکروہ تنزیہی۔ ان سب کا بیان اس باب میں آیا ہے۔

میں فدا تم آپ ہو اپنا جواب

☆ با جماعت نماز میں چھینک کا جواب دینے والے کو حضور علیہ السلام نے اس پیار سے سمجھایا کہ اس نے کہا:

فَبِاَبِیْ هُوَ وَاُمِّیْ مَارَاَیْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِیْمًا مِّنْهُ

میرے ماں باپ آپ پہ قربان' آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہ میں نے کبھی پہلے تعلیم دینے والا دیکھا اور نہ ہی بعد میں۔ نہ آپ نے مجھے ڈانٹا اور نہ ہی مارا۔ بس یہ فرمایا کہ نماز میں کلام کرنے کی گنجائش نہیں۔ یہ تو تسبیح' تکبیر اور تلاوت قرآن ہے او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (متفق علیہ عن معاویۃ ابن الحکم ۹۱۴) اس حدیث میں ہے کہ

☆ علم رمل اور جفر بالترتیب دانیال اور ادریس علیہما السلام جانتے تھے۔

☆ ابتداء نماز میں سلام اور اس کا جواب دینا جائز تھا۔ بعض میں جائز نہ رہا۔ (۹۱۵' ۹۲۴' ۹۲۵' ۹۴۶)

☆ التفات فی الصلوٰۃ (اگر چہرے کے پھرنے کے ساتھ ہو تو) شیطانی حرکت ہے۔ (۳۲-۹۳۱' ۹۱۸)

☆ اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَآءِ۔ (نماز میں امام کو خبردار کرنا ہو تو) مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں ہاتھ پہ ہاتھ ماریں (کیونکہ ان کی آواز بھی نامحرم کے کان میں نہ

Scanned with CamScanner

جانی چاہئے افسوس ان عورتوں پہ جو نامحرموں کو گانے سناتی ہیں)(۹۲۳)

☆ نماز میں جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔(۹۲۷)

☆ انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر (مسجد میں) بیٹھنے کی ممانعت۔(۹۲۸)

☆ نماز میں (قیام کی حالت میں) نگاہ سجدہ کی جگہ ہونی چاہئے۔(۹۳۰) امام طیبی فرماتے ہیں: مستحب یہ ہے کہ حالت قیام میں نگاہیں مقام سجدہ پہ ہوں، رکوع میں پشت پا پہ، سجدہ میں ناک کے بانسے پہ، التحیات میں گود میں لیکن حرم شریف میں نماز پڑھ رہا ہے تو حالت قیام میں کعبۃ اللہ کو دیکھے (اسی لیے نماز میں صحابہ کرام کی نگاہیں کعبہ کے کعبہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہ رہتی تھیں) مرأۃ، ج۲، ص ۱۳۸

☆ نماز کی حالت میں حضور علیہ السلام کے سینہ اقدس سے ہنڈیا کے ابلنے اور چکی کے چلنے کی سی آواز سنی جاتی تھی۔(۹۳۴)

☆ ایک نمازی کو نماز میں سجدہ کی جگہ کو پھونک سے صاف کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: تَــــرِّبْ وَجْهَكَ۔ اپنا چہرہ خاک آلود ہونے دے۔(۹۳۶) ہوسکتا ہے یہی مٹی قیامت کے دن نور بن کر چمکے اور سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود کا منظر پیش کرے۔

☆ نماز میں سانپ اور بچھو کو (عمل قلیل سے) مار دینے کا حکم(۹۳۸)

☆ نفلی نماز میں (ایک دو قدم اٹھا کر) دروازہ کھولنا (جبکہ قبلہ کی طرف دروازہ ہو اور نہ سینہ قبلہ سے پھرے اور نہ عمل کثیر ہو تو) جائز(۹۳۹)

☆ اذا فسا احدکم...... جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوا خارج کرے (فسا کا معنی وہی ہے جو پنجابی میں پھوسی اور اردو میں پھسکی کا ہے) اس پر ایک بہانہ ارشاد فرمایا (تاکہ اس کی عزت نفس قائم رہے) ناک پہ ہاتھ رکھ کر باہر آجائے (لوگ سمجھیں گے نکسیر پھوٹ پڑی ہوگی)(۹۴۰-۴۱)

☆ خروج بصنعہ کی دلیل(۹۴۲)

☆ نماز میں شیطان کا حضور علیہ السلام کے سامنے آنا(۹۴۵)

مفسدات نماز کے مسائل

☆ نماز پڑھنے والے کو چھینک آئی تو دوسرے نے یرحمک اللہ کہا: اس پر چھینکنے والے نے آمین کہا: تو اس صورت میں آمین کہنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔غنیۃ صفحہ ۴۱۷ میں ہے۔لو عطس رجل فی الصلوٰۃ فقال له اخر یرحمك الله فقال المصلی العاطس امین تفسد صلاته ۔

☆ کسی نے پوچھا تیرے پاس کیا کیا مال ہیں؟ تو نماز پڑھنے والے نے جواب میں یہ آیت کریمہ تلاوت کی وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ۔ یعنی گھوڑے خچر اور گدھے (پ۱۴ ع۷)۔ یا کسی نے پوچھا: آپ کہاں سے آئے؟ تو جواب میں اس نے یہ آیت کریمہ پڑھی: وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ۔ یعنی بہت سے کنوئیں جو بیکار پڑے ہیں اور بہت سے محل جو گچ کیے ہوئے ہیں (پ۱۷ ع۱۳) تو اس طرح ان آیات کے پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۴۱۷ میں ہے۔یفسدها کل قصد به الجواب کان قیل ما مالك فقال الخیل والبغال والحمیر ۔او من این جئت فقال وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ۔

☆ صاحبِ ترتیب نے اگر قضا نماز کے یاد ہونے اور وقت میں گنجائش ہونے کے باوجود قضا نہیں پڑھی اور وقتی نمازیں پڑھتا رہا پھر پانچویں نماز پڑھنے سے پہلے قضا پڑھ لی تو اس نماز کے سبب قضا کے بعد پڑھی ہوئی نمازیں پھر سے پڑھنی پڑیں گی۔ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۴۹۱ ۔

☆ شہر میں کسی نے جمعہ کی نماز ہونے سے پہلے بلا عذر شرعی ظہر کی فرض نماز پڑھ لی تو اگرچہ وہ گنہگار ہوا مگر اس کی نماز ہوگئی جیسا کہ غنیۃ صفحہ ۵۲۱ میں ہے۔

☆ نمازی نے یہ گمان کیا کہ فلاں شرط نہیں پائی جارہی ہے اور اسی حالت میں اس نے نماز پڑھ لی حالانکہ حقیقت میں وہ شرط پائی جارہی تھی تو اس صورت میں اس کی نماز بالکل نہ ہوئی جیسا کہ بہارِ شریعت حصہ سوئم میں ہے "کسی شخص نے اپنے کو بے وضو گمان کیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی بعد کو ظاہر ہوا کہ بے وضو نہ تھا نماز نہ ہوئی جیسا کہ ردالمحتار جلد

اوّل صفحہ ۲۹۳ میں ہے۔

☆ مسبوق یعنی جس کی کچھ رکعتیں چھوٹ گئی ہیں وہ اگر امام کے ساتھ قصداً سلام پھیرے تو اس کی نماز جاتی رہے گی۔ (بہارِ شریعت حصہ چہارم صفحہ ۵۴)

☆ چرایا ہوا کپڑا یا یا دھوبی وغیرہ کے یہاں بدلا ہوا کپڑا اگر چہ پاک وصاف ہو مگر اسے پہن کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ وغیرہ)

☆ کھنکھارنے میں جب کہ دو حرف ظاہر ہوں تو نماز ٹوٹ جاتی ہے بشرطیکہ کوئی عذر ہو اور نہ کوئی صحیح غرض۔ لہٰذا اگر عذر سے ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لیے ہو جیسے آواز صاف کرنے کے لیے امام سے کوئی غلطی ہوگئی ہے اس کے لیے کھنکھارتا ہے کہ درست کرلے یا اس لیے کھنکھارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو جائے تو ان صورتوں میں نماز نہیں ٹوٹے گی جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۴۱۵ باب ما یفسد الصلوٰۃ ہے۔

☆ ایک رُکن میں تین بار کھجلانے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ یعنی اس طرح کہ کھجا کر ہاتھ ہٹالیا پھر کھجایا پھر ہٹایا اسی طرح تین بار کیا اور اگر پہلی مرتبہ ہاتھ رکھ کر کئی بار حرکت دی تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجلانا کہا جائے گا۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۹۷ میں ہے **اذا حك ثلاثا فی رکن واحد تفسد صلوٰته هذا اذا رفع يده فی كل مرة واما اذالم يرفع فی كل مرة فلا تفسد كذا فی الخلاصة ۔**

☆ غلط لقمہ دینے سے لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہوجاتی ہے اور اگر امام نے ایسا لقمہ لے لیا تو امام کی اور اس کے ساتھ سب کی نماز خراب ہوجاتی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۴۱۳)

☆ خوشی کی خبر سن کر الحمد للہ کہنے سے نماز جاتی رہتی ہے فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۹۳ میں ہے **اخبر بما یسرہ فحمد الله تعالٰی واراد به جوابه تفسد صلوٰته ۔**

☆ اس طرح سجدہ کرنا کہ دونوں پاؤں زمین سے اُٹھے رہیں نماز نہیں ہوتی ہے اس

لیے کہ سجدہ میں کم از کم پاؤں کی ایک اُنگلی کا پیٹ زمین کے ساتھ لگنا فرض ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد اوّل صفحہ ۵۵۶، درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۳۰۰)

☆ سجدہ کرنے میں اگر ہر پاؤں کی تین تین اُنگلیوں کا پیٹ زمین سے نہیں لگایا یا ناک ہڈی تک نہ دبی تو ان صورتوں میں نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد اوّل صفحہ ۵۵۶، بہارِ شریعت حصہ سوم صفحہ ۷۱)

☆ اگر عینک کا فریم سونا چاندی کا ہو یا اس کے سبب سجدہ میں ناک ہڈی تک نہ دبتی ہو تو ان صورتوں میں عینک لگا کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد اوّل صفحہ ۶۶۵، جلد سوم صفحہ ۴۶۷ و بہارِ شریعت حصہ سوم صفحہ ۷۱)

☆ مقتدی نے اگر تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ امام کے ساتھ کہا اور اکبر کو امام سے پہلے ختم کردیا تو نماز نہیں ہوگی جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۳۲۲ میں ہے۔ **لو قال الله مع الامام واكبر قبله لم يصح فی الاصح ۔**

☆ اگر بطور تعجب اللہ اکبر کہا یا مؤذن کے جواب میں کہا اور اسی تکبیر سے نماز شروع کردی تو اس طرح اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرنے سے نماز نہیں ہوتی ہے۔ ایسا ہی بہارِ شریعت حصہ سوم صفحہ ۶۷ پر ہے اور درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۳۲۳ میں ہے **لو اراد بتكبيره التعجب او متابعة المؤذن لم يصر شارعا ۔**

☆ ایسی دُعا کہ جس کا سوال بندوں سے کیا جاسکتا ہے مثلاً اللّٰھم اطعمنی یا اللّٰھم زوجنی تو اس قسم کی دُعا پڑھنے سے نماز خراب ہوجاتی ہے ایسا ہی بہارِ شریعت حصہ سوم صفحہ ۱۵۰ میں ہے اور فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۹۴ میں ہے۔

☆ لفظ اللہ کو آللہ (مد کے ساتھ) یا اکبر کو یا اکبار کہنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے بلکہ ان کے معانی فاسدہ سمجھ کر قصداً کہنا کفر ہے۔ ایسا ہی بہارِ شریعت حصہ سوم صفحہ ۶۷ میں ہے اور درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۳۲۳ میں ہے۔

☆ کسی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام سنے تو اس کے جواب میں درود شریف پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۹۳ میں

ہے۔ان سمع اسم النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقال جوابا له تفسد صلوٰته ۔

☆ امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرنے سے مسبوق کی نماز کے بیکار ہونے کی صورت یہ ہے کہ امام پر سجدۂ سہو واجب تھا مگر اسے سہو ہونا یاد نہ تھا اور اس لیے نماز ختم کرنے کی نیت سے دونوں طرف سلام پھیر دیا اب مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا یہاں تک کہ اس نے سجدہ بھی کرلیا اس کے بعد امام کو سہو ہونا یاد آیا اور ابھی تک اس نے کلام وغیرہ کوئی فعل منافی نماز نہ کیا تھا تو اس نے سجدۂ سہو کیا اور مسبوق اپنی نماز چھوڑ کر امام کے ساتھ سجدۂ سہو میں شریک ہو گیا تو اس کی نماز بیکار ہو گئی جیسا کہ نور الایضاح و مراقی الفلاح باب ما یفسد الصلوٰۃ میں ہے ۔

☆ ایک شخص جو نماز میں نہیں تھا اس نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدۂ تلاوت کیا تو ایک نمازی نے اس سے آیت سجدہ سنی اور تلاوت کرنے والے کے ساتھ بہ نیت اتباع سجدہ کیا تو اس کی نماز فاسد ہو گئی۔ (بہارِ شریعت حصہ چہارم صفحہ ۷۶ بحوالہ غنیۃ و عالمگیری)

☆ امام پر سجدۂ سہو واجب نہیں تھا مگر اس نے سجدہ کیا اور سب مقتدیوں نے اس کی اتباع کی تو مسبوق یعنی جن لوگوں کی کچھ رکعتیں چھوٹ گئی تھیں ان مقتدیوں کی نماز فاسد ہو گئی جیسا کہ فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۶۳۴ میں ہے

☆ مسافر جس کو دو رکعت پڑھنا ضروری تھا اس نے چار رکعت فرض کی نیت باندھی اور دو رکعت پر قعدہ کرنا بھول گیا تو سجدۂ سہو کرنے کے باوجود اس کی فرض نماز نہیں ہوئی۔ جوہرہ نیرہ جلد اوّل صفحہ ۸۶۔

☆ ایک شخص درد اور مصیبت کی وجہ سے رویا اس کی نماز فاسد ہو گئی اور دوسرا جنت یا جہنم کے ذکر سے رویا تو اس کی نماز نہیں فاسد ہوئی جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل ص ۹۴ میں ہے۔

☆ زید بقدر واجب قرأت نہیں کر سکا تھا اس حال میں دوسرے کو خلیفہ بنایا تو اس کی نماز ہو گئی اور بکر نے سورۂ فاتحہ اور تین چھوٹی آیات کی مقدار پڑھنے کے بعد خلیفہ بنایا تو اس

کی نماز فاسد ہو گئی ایسا ہی شرح وقایہ جلد اوّل مجیدی صفحہ ۱۶۱ میں ہے۔

☆ جب کہ مقتدی نے دیوار وغیرہ پر لکھے ہوئے قرآن کو دیکھ کر لقمہ دیا تو اس صورت میں صحیح لقمہ دینے کے باوجود اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور ایسا لقمہ امام نے لیا تو سب کی نماز خراب ہو جائے گی جیسا کہ عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ جلد اوّل صفحہ ۱۶۴ میں ہے۔

☆ سر یا ہاتھ کے اشارہ سے کلام کرنے پر نماز نہیں ٹوٹتی ہے جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۴۳۳ پر ہے لا باس بتکلم المصلی واجابته براسه کما لو طلب منه شیٔ ....

☆ امام کا پڑھنا پسند آیا اس پر رونے لگا اور زبان سے ہاں نکلا تو اس صورت میں نماز نہیں فاسد ہو گی اور اگر خوش گلوئی کے سبب کہا تو نماز جاتی رہے گی۔
(بہارِ شریعت حصہ سوم صفحہ ۱۵۰)

☆ جب کہ امام کو سیدھا کھڑا ہو جانے کے بعد قعدہ اولیٰ کے لیے مقتدی لقمہ دے گا تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی اس لیے کہ سیدھا کھڑا ہو جانے کے بعد بیٹھنا گناہ ہے اور گناہ کرنے کے لیے لقمہ دینے سے نماز برباد ہو جاتی ہے۔ پھر امام اگر مقتدی کے لقمہ دینے سے بیٹھ جائے گا تو کسی کی نماز نہیں ہو گی اس لیے کہ امام اس مقتدی کے بتانے سے لوٹا جو نماز سے خارج ہو گیا تو امام کی نماز باطل ہو جائے گی اور امام کی نماز باطل ہونے کے سبب مقتدیوں کی نماز بھی خراب ہو جائے گی۔ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۵۰۰۔

☆ نماز جنازہ ایسی نماز ہے کہ جس میں عورت مرد کے محاذی ہو جائے تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہو گی اگرچہ امام نے اس کی امامت کی نیت کی ہو ایسا ہی بہارِ شریعت حصہ چہارم صفحہ ۱۵۶ میں ہے اور فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۱۵۳ میں ہے۔

☆ قاری یعنی جو ما یجوز به الصلوٰۃ قرأت کرتا ہے اگر وہ اقتدا کرے امی کی یعنی جو ما یجوز به الصلوٰۃ قرأت نہیں کرتا تو ایسے مقتدی کی اقتداء کے سبب امام اور مقتدی دونوں کی نماز فاسد ہو جائے گی جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۶۸ پر ہے۔ اقتدی

Scanned with CamScanner

قاری بامی فصلاتهما فاسدة .

☆ جو شخص تیمم کرنے والے امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس صورت میں جب اس نے پانی دیکھا تو اس کی نماز فاسد ہوگئی جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۹۵ میں ہے۔

☆ نماز میں ایسا حدث لاحق ہوا جس پہ بنا کر سکتا تھا مگر مسجد سے نکلتے ہوئے اس نے قرآن کی تلاوت کی تو اس صورت میں اگر چہ اس نے کسی کے جواب میں یا غلط لقمہ دینے کے لیے آیتِ کریمہ نہیں پڑھی مگر اس کے باوجود نماز فاسد ہوگئی اب بنا نہیں کر سکتا الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۸۴ میں ہے ای مصل تفسد صلوٰته بقرأة القراٰن؟ فقل من سبقة الحدث فقرأ فی ذهابه .

(۴۲) بَابُ السَّهْوِ

(نماز میں بھول جانے کا بیان)

سہو کا لغوی معنی تو غفلت ہے لیکن یہاں بھول چوک مراد ہے۔ پھر بعض بھول چوک ایسی ہے جس پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے اور بعض پر نہیں واجب ہوتا۔ لہٰذا یہاں سہو سے عمد کا مقابل مراد ہے جو کہ غلطی، بھول، خطا اور نسیان کو شامل ہے۔ شیخ فرماتے ہیں: اس امت پہ خدا تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ حضور علیہ السلام کی بھول اس امت کے لئے سنت بن گئی اور جب بندہ بھولتا ہے تو اس پر بھی اس کو سنت کا ثواب ملتا ہے جس طرح کہ صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ تندرستی اور بیماری بلکہ زندگی و موت اسی طرح سونا جاگنا بھی سنت ہے اور اس پر ثواب دیا جاتا ہے۔ حالانکہ نماز میں ہمارا بھولنا تو پھر شیطان کی طرف سے ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے۔ پس جب ایسی بات ہو تو بیٹھے بیٹھے (تشہد پڑھ کر سلام کے بعد) دو سجدے کر لے

(وجوباً عند الجمہور وندباً عند الشافعی ۵۲-۴۸-۹۴۷)

☆ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَسِیْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ ...... یارسول اللہ! کیا آپ بھول گئے ہیں یا نماز ہی کم کر دی گئی ہے۔ حضرت ذوالیدین والی حدیث

(متفق علیہ ۵۴-۹۵۰)

☆ دوسری رکعت کے بعد تشہد نہ پڑھ کر امام تیسری رکعت کے لئے سیدھا کھڑا ہو گیا تو واپس نہ آئے اور بعد میں سجدہ سہو کر لے۔ (۹۵۳)

☆ نمازی کو رکعات کی کمی میں شک ہو تو زیادتی کی طرف جائے یعنی تین اور چار میں شک ہوا تو تین ہی سمجھے (۹۵۵)

سجدۂ سہو کے مسائل

☆ قعدۂ اخیرہ میں سجدۂ سہو کرنے کے بعد دو رکعت اور ملا دیں۔ یا مسافر نے سجدۂ سہو کرنے کے بعد ختم نماز سے پہلے اقامت کی نیت کر لی یا نماز کا کوئی سجدہ چھوٹ گیا تھا یا سجدۂ تلاوت رہ گیا تھا جسے سجدۂ سہو کرنے کے بعد ادا کیا تو ان صورتوں میں سجدۂ سہو کے دوبارہ کرنے کا حکم ہے۔ درمختار مع ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۵۰۳۔

☆ قرآنِ مجید کی سورتوں کو پڑھنے میں ترتیب واجب ہے مگر اس کے چھوٹنے پر سجدۂ سہو نہیں اس لیے کہ یہ واجبات تلاوت سے ہے واجبات نماز سے نہیں ہے ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۳۰۷۔

☆ جمعہ اور عیدین کی نماز میں واجب ترک ہوا اور جماعت کثیرہ ہے تو سجدۂ سہو نہیں اور مقتدی سے بحالت اقتداء سہو واقع ہوا مثلاً قعدہ اولی میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھ دیا تو اس صورت میں اس پر سجدۂ سہو نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۱۲۰۔

☆ غیر قیام میں قرآنِ مجید پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے بہارِ شریعت حصہ چہارم صفحہ ۵۳ میں ہے ''قعدہ و رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہے'' اور ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۴۹۸ میں ہے لو قرأ القراٰن هنا (ای فی التشهد) او فی الرکوع یلزمه السهو .

☆ حالتِ قیام میں تشہد پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔

(ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۴۹۸)

☆ بقدر واجب قرأت کرنے سے پہلے رکوع کرنے پر سجدۂ سہو واجب ہوگا اور قرأت پوری کرنے کے بعد اس رکوع کا دوبارہ کرنا فرض ہے اگر نہیں کرے گا تو نماز باطل

Scanned with CamScanner

ہو جائے گا۔فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۱۹۔

☆ الحمد کے بعد سورت پڑھی اس کے بعد پھر الحمد پڑھی تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔یوں ہی فرض کی پچھلی رکعتوں میں فاتحہ کی تکرار سے مطلقاً سجدۂ سہو واجب نہیں۔(بہارِ شریعت حصہ چہارم صفحہ ۵۰)۔

☆ اگر قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد بھول کر الحمد شریف پڑھ دی تو اس صورت میں سجدۂ سہو نہیں واجب ہوگا جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری اوّل صفحہ ۱۱۹ میں ہے۔

(۴۳) بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

(قرآن پاک کے سجدوں کا بیان)

قرآن پاک میں کل چودہ سجدے ہیں جو کہ احناف کے ہاں واجب ہیں۔لقولہ تعالیٰ فمالھم لایؤمنون واذاقرئ علیھم القران لایسجدون۔اتنی سخت وعید کہ سجدہ نہ کرنا بے ایمانی کی علامت قرار دیا اور یہ وجوب کی دلیل ہے۔یاد رہے: قرآنی سجدہ آیت سجدہ پڑھنے اور سننے والے دونوں پر واجب ہے اور اس سجدہ میں طہارت تو شرط ہے لیکن قیام و رکوع و سلام وغیرہ شرط نہیں۔

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے......

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم کی تلاوت کے بعد سجدہ فرمایا تو مسلمان، مشرک، جن اور انسان (سارے کے سارے) سجدے میں گر گئے چونکہ سورہ نجم میں لات وعزیٰ ومنات کا نام آتا ہے اس لیے بعض فرماتے ہیں کہ مشرکین نے ان بتوں کی تعظیم کے لئے سجدہ کیا یا (زیادہ معتبر بات یہ ہے کہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے ذکر الٰہی اور آیات قرآنی سن کر وہ اس قدر مرعوب ہوگئے کہ بے اختیار ہو کر سجدے میں گر گئے (کیونکہ اگر بتوں کی تعظیم کے لئے سجدہ کرتے تو پہلے رکوع میں جہاں بتوں کا نام آیا ہے وہاں سجدہ کرتے سورۃ کے آخر میں سجدہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔اس سلسلہ میں باقی جو قصہ بیان کیا جاتا ہے کہ شیطان نے

حضور علیہ السلام کی آواز میں بتوں کی تعریف کی یا بغیر قصد کے حضور علیہ السلام کی زبان اقدس پہ بتوں کی تعریف کے الفاظ جاری ہوگئے، محض باطل ہے۔مرأۃ، مرقاۃ، لمعات (رواہ البخاری، ۹۵۶)

☆ تلاوت کے وقت ہی سجدہ کرنا ضروری نہیں، بعد میں بھی کیا جا سکتا ہے۔ (۹۵۹)

☆ سجدۂ تلاوت میں سستی کرنے والا کافر ہی تھا اور کفر پر ہی مرا۔(۹۶۹)

سجدۂ تلاوت کے مسائل

☆ امام نے آیت سجدہ پڑھی تو اِس صورت میں اگرچہ مقتدی نے آیت سجدہ نہ پڑھی اور نہ سنی مگر امام کے ساتھ اس پر بھی سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مطبوعہ مصر صفحہ ۱۲۴ میں ہے۔اذا تلا الامام آیة السجدة سجدھا وسجد الماموم معه سواء سمعها منه ام لا ۔

☆ سجدہ کی آیتوں کو پڑھنے کے بعد فوراً نماز کا سجدہ کر لیا یعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیتوں سے زیادہ نہ پڑھی اور رکوع کر کے سجدہ کیا تو اگرچہ سجدۂ تلاوت کی نیت نہ ہو ادا ہو گیا۔اب اس کے ذمہ سجدۂ تلاوت واجب نہیں رہا۔(بہارِ شریعت حصہ چہارم ص ۶۹)

اور فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۶۵۴ میں ہے ''سجدہ نماز جب فی الفور کیا جائے تو اس سے سجدۂ تلاوت خود بخود ادا ہو جاتا ہے اگرچہ نیت نہ ہو ردالمحتار (جلد اول ص ۵۱۹) بلکہ ہمارے علماء بحالت کثرت جماعت یا اخفاء قرأت اسی طریقہ کو مطلقاً افضل ٹھہراتے ہیں کہ آیت سجدہ پڑھ کر فوراً نماز کے رکوع و سجود کر لے تا کہ تلاوت کے لیے جدا سجدہ کی حاجت نہ پڑے جس کے باعث جہال کو اکثر التباس ہو جاتا ہے۔(مراقی الفلاح مع طحطاوی صفحہ ۲۶۴)

☆ مقتدی نے آیت سجدۂ تلاوت کی تو اِس صورت میں اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں یہاں تک کہ امام اور ساتھ کے مقتدیوں نے سنا تو ان پر بھی واجب نہیں فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۲۴۔

☆ عورت نے نماز میں آیت سجدۂ تلاوت کی اور ابھی سجدۂ تلاوت نہیں کیا کہ حیض

Scanned with CamScanner

آ گیا تو اس صورت میں سجدۂ تلاوت واجب ہوا مگر ادا نہیں کیا جائے گا اور گنہگار بھی نہیں جیسا کہ شامی جلد اوّل صفحہ ۵۱۷ میں ہے۔

☆ جب کہ امام سے آیت سجدہ سنی پھر امام کے سجدۂ تلاوت کرنے کے بعد اسی رکعت میں جماعت کے اندر شامل ہوا تو اس صورت میں امام سے آیت سجدہ سننے کے باوجود سجدۂ تلاوت کرنا واجب نہیں۔ لیکن اگر دوسری رکعت میں شامل ہوگا تو نماز سے فارغ ہو کر سجدۂ تلاوت کرے گا' جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۳۴ میں ہے۔

☆ آیتِ سجدۂ تلاوت کی پھر نماز شروع کی جس سے مجلس بدل گئی اور نماز میں اسی آیت سجدہ کو دوبارہ پڑھا تو مجلس بدلنے کے باوجود اس صورت میں صرف ایک ہی سجدہ واجب ہوگا جیسا کہ شرح وقایہ جلد اوّل مجیدی ص ۱۹۲ میں ہے۔

☆ حائضہ نے آیت سجدہ سنی تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مطبوعہ مصر صفحہ ۱۳۶ میں ہے۔

(۴۴) بَابُ اَوْقَاتِ النَّہِیْ

(ممنوع اوقات کا بیان)

تین وقت ایسے ہیں' جن میں نماز پڑھنے کی ممانعت ہے۔ (۱) طلوع آفتاب (۲) غروب آفتاب (۳) نصف النہار (استواء جس کو عوام الناس غلطی سے زوال کا وقت کہتے ہیں کیونکہ درحقیقت وہ استواء کا وقت ہوتا ہے یعنی بیچ دوپہر) جبکہ پانچ وقت وہ ہیں جن میں فرض پڑھے جا سکتے ہیں' نفل نہیں۔ (۱) صبح صادق سے سورج نکلنے تک (۲) نماز عصر سے غروب آفتاب تک (۳) غروب آفتاب سے مغرب کے فرض پڑھنے تک (۴) جمعہ کے خطبہ کے وقت (۵) عید کے دن نماز عید سے پہلے یہ ممانعت ہر جگہ ہے' مکہ معظمہ میں بھی اور دیگر مقامات میں بھی۔

☆ (اوقات ثلٰثہ جن میں نماز پڑھنے کی ممانعت ہے) ان میں مردے کو دفن کرنے سے بھی منع فرمایا گیا (اس کا مطلب تمام علماء کے نزدیک یہ ہے کہ ان اوقات میں نماز جنازہ نہ پڑھی جائے' وہ بھی اس میت کی جس کا ان اوقات سے پہلے جنازہ تیار تھا مگر جان

بوجھ کر دیر کر دی کہ مکروہ وقت آ گیا۔ اگر اسی وقت جنازہ آیا ہے تو پڑھ لینے میں کوئی کراہت نہیں۔ (متفق علیہ ۹۷۲' مرأۃ' ج ۲' ص ۱۵۸)

☆ وضو کی فضیلت میں بھی وہی الفاظ ہیں' جو حج مبرور کی فضیلت میں ہیں۔ کَہَیْئَۃِ یَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ۔ جیسے آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہے۔

(۹۷۳' رواہ مسلم)

یاد رہے! جمعہ کے دن نصف النہار کے وقت نماز پڑھنا۔ طواف کے نفل ہر وقت جائز ہونے کی حدیث اور مکہ شریف میں بعد طلوع آفتاب اور بعد العصر نماز کے جواز پہ دلالت کرنے والی احادیث قابل استدلال نہیں ہیں (دیکھئے مرأۃ' ج ۲' ص ۱۶۴ تا ۱۶۷)

(۴۵) بَابُ الْجَمَاعَۃِ وَفَضْلِہَا

(باجماعت نماز اور اسکی فضیلت کا باب)

جمعہ اور عیدین کے لئے جماعت فرض ہے۔ تہجد وغیرہ نوافل کے لئے اہتمام سے جماعت مکروہ ہے نماز پنجگانہ کے لئے جماعت (صحیح مذہب یہ) واجب ہے' جنہوں نے سنت کہا ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ سنت سے ثابت ہے۔ پھر جماعت کا ثواب علیحدہ ہے اور مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب الگ مسئلہ ہے۔ ہو سکتا ہے جن احادیث میں باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب پچیس نمازوں کے برابر فرمایا گیا ان میں مسجد کے علاوہ نماز باجماعت پڑھنے کی بات ہو اور جن میں پچاس نمازوں کے برابر ثواب بیان ہوا' وہ وہ نماز ہو جو مسجد میں باجماعت پڑھی جائے یعنی پچیس نمازوں کا ثواب مسجد کی وجہ سے ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے جماعت کی کمی بیشی کی وجہ سے ثواب میں کمی بیشی ہو یا نمازیوں کے تقویٰ و طہارت کی بنا پر یا بڑا عالم و متقی امام ہو تو ثواب زیادہ ورنہ کم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

☆ نابینا شخص کو فرمایا: اگر تو اذان کی آواز سنتا ہے تو نماز مسجد میں ادا کر۔

(۹۸۶/۱۰۱۰)

☆ کھانا کھانے اور پیشاب پاخانہ کی حاجت ہو تو پہلے یہ کام کرے پھر نماز پڑھے (اگرچہ جماعت نکل جائے) (۹۸۹-۹۸۸-۱۰۰۱)

Scanned with CamScanner

☆ عورت کو خوشبو لگا کر گھر سے نکلنا منع ہے بلکہ ایسی عورت کو زانیہ فرمایا گیا (۹۹۲ تا ۹۹۷)

☆ فجر اور عشاء کی نماز منافقوں پہ بہت بھاری ہے۔(۹۹۸)

"کھانے وغیرہ کے لئے نماز مؤخر نہ کرو" کا مطلب

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوۃَ لِطَعَامٍ وَّلَا لِغَیْرِہٖ (شرح السنۃ، ۱۰۰۳)

نماز کو کھانے وغیرہ کی وجہ سے لیٹ نہ کرو۔

اس حدیث کے تین مطلب بیان فرمائے گئے ہیں تاکہ حدیث ۸۸۸، ۸۸۹، ۱۰۰۱ کے خلاف نہ ہو۔

۱ – یحمل هذا علی من لم یحضره الطعام ولاقرب حضوره اس شخص کے لئے ہے جس کے سامنے نہ کھانا حاضر ہے اور نہ ہی عنقریب کھانا آنے کی امید ہے۔

۲ – المراد عن الوقت ۔ وقت نکال کر نماز پڑھنا مراد ہے اور جن احادیث میں اجازت ہے ان میں وقت کے اندر ہی نماز پڑھنا مراد ہے اگرچہ تاخیر سے ہی سہی۔

۳ – النهی وارد علی احضار الطعام ۔ نماز کا وقت ہو جائے تو کھانا لگانے کا حکم نہ دیا جائے (یعنی کھانے کی تیاری میں نماز کو مؤخر مت کرو اور نہ ہی کھانے کی وجہ سے نماز قضا کر بیٹھو۔ لہٰذا کھانا سامنے تو ہو لیکن نماز کا وقت جا رہا ہو تو پہلے نماز پڑھو۔ اس طرح بھوک نہ ہو اور نہ ہی نماز کے دوران کھانے کی طرف دھیان جائے تو نماز مؤخر نہ کرو)

(مشکوٰۃ ص ۹۶، حاشیہ ۱۱)

☆ لَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ. اگر تم اپنے نبی علیہ السلام کی سنت کو چھوڑ دو گے تو بھٹک جاؤ گے۔ مریض و کمزور لوگ دو بندوں کا سہارا لے کر مسجد میں حاضر ہوتے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے۔(۱۰۰۴)

☆ اذان کے بعد مسجد سے نکلنا جائز نہیں الا من عذر ۔(یا واپسی کا ارادہ نہ ہو) تو

ایسا شخص منافق ہے۔(۱۰۰۶ تا ۱۰۰۹)

☆ حضور علیہ السلام کے بعد نماز با جماعت پڑھنے کے علاوہ باقی امور میں بہت خرابی آ گئی۔(۱۰۱۱۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا ارشاد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مقابلہ میں اپنی بات کرنے والے اپنے بیٹے سے مرتے دم تک کلام نہ کی۔

(۱۰۱۵، رواہ احمد)

(۴۶) بَابُ تَسْوِیَۃِ الصَّفِّ

(صف سیدھی کرنے کا بیان)

نماز میں صف بالکل سیدھی ہونی چاہئے نہ کوئی آگے ہو نہ پیچھے اور نہ ہی صفیں دور دور ہوں کہ صفوں کے درمیان کشادگی زیادہ ہو جائے۔ صف کا سیدھا ہونا نماز کی تکمیل میں سے ہے اور صف کا ٹیڑھا ہونا نمازیوں میں ٹیڑھا پن پیدا کرتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آ رہا ہے۔

☆ صفیں ٹیڑی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے منہ ٹیڑھے کر دے گا یعنی اختلاف پیدا ہو جائیں گے۔ ملت کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ کسی کا منہ ادھر ہوگا، کسی کا ادھر دلوں سے سوز و گداز اور خشوع و خضوع ختم ہو جائے گا۔(رواہ مسلم، ۱۰۱۶)

☆ فَاِنَّ تَسْوِیَۃَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَۃِ الصَّلٰوۃِ (متفق علیه) مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوۃِ (رواہ مسلم) صفیں سیدھی کرنا نماز قائم کرنے یا نماز پورا کرنے سے ہے۔(۱۰۱۸)

☆ متقی پرہیزگار اور عقلمند لوگ نماز میں امام کے قریب کھڑے ہوا کریں۔

(۱۰۱۹-۲۰)

☆ فرشتے رب کے سامنے صفیں بنا کر عبادت کرتے ہیں۔(۱۰۲۲)

☆ شیطان صفوں کے درمیان فاصلے میں بکری کے بچے کی طرح گھس جاتا ہے۔

(۱۰۲۴)

Scanned with CamScanner

☆ فرشتے پہلی صف اور دائیں طرف والوں پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ (۱۰۲-۲۷-۳۲)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صف سیدھی کرانے کے لئے دائیں بائیں چہرہ کر کے فرماتے: اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ۔ (۱۰۲۹)

صف میں اکیلے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا

صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے والے کو نماز لوٹانے کا حکم (استحبابی ہے) (۱۰۳۶)
صف اول میں جگہ ہونے کے باوجود اکیلے آدمی کا پچھلی صف میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا مکروہ ہے اور اس کا نماز کو لوٹا لینا مستحب ہے۔ اگر صف اول میں جگہ نہ ہو تو یہ آنیوالا امام کے پیچھے والے کو ہاتھ لگائے۔ اگر وہ مسئلہ سے واقف ہو تو پیچھے آجائے (اور اگلی صف والے ساتھ ساتھ ہو کر خلا کو پر کر دیں) اور اگر اگلا شخص مسئلہ سے واقف نہ ہو اور پیچھے نہ آئے تو پچھلے اکیلے کی نماز بلا کراہت جائز ہے۔ اس حکم سے جنازے کی نماز مستثنیٰ ہے وہاں اگر امام کے علاوہ پانچ نمازی ہوں تو دو صفیں دو دو آدمیوں کی ہوں گی اور تیسری اکیلے کی۔ باقی رہا یہ کہ اکیلے شخص کو نماز لوٹانے کا حکم استحبابی ہونے کی کیا دلیل ہے تو وہ اگلے باب کی حدیث ۱۰۴۱ ہے جس میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے صف میں پہنچنے سے پہلے رکوع کر لیا، پھر صف میں مل گئے تو حضور علیہ السلام نے انہیں نماز لوٹانے کا حکم نہ دیا حالانکہ انہوں نے رکوع دوسری صف میں اکیلے کیا تھا بلکہ فرمایا: زَادَکَ اللّٰہُ حِرْصًا وَّلَاتَعُدْ۔ (بخاری شریف) اللہ تعالیٰ تیری حرص میں اضافہ فرمائے، آئندہ ایسا نہ کرنا۔

(۴۷) بَابُ الْمَوْقِفِ

(نماز میں امام و مقتدی کہاں کھڑے ہوں)

☆ ایک مقتدی ہو تو امام کی دائیں جانب کھڑا ہو۔ (نماز میں ایک یا دو قدم چلنے سے نماز ہو جاتی ہے۔ تین قدم متواتر چلا تو نماز ٹوٹ گئی) (۱۰۳۷ تا ۱۰۴۰)

☆ اکیلا امام مقتدیوں سے اونچی جگہ کھڑا ہو کر امامت نہ کرے (اس میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ مشابہت ہے۔ اسی طرح امام کو مخصوص جگہ مثلاً محراب یا در میں کھڑا ہونا

بھی روا نہیں) (۱۰۴۳)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز کا طریقہ سکھانے کے لئے نماز کا قیام و رکوع منبر پہ کیا اور سجدہ زمین پہ (یہ حضور علیہ السلام کی خصوصیت تھی، اب کسی کے لئے یہ جائز نہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نماز کے دوران حضور علیہ السلام کو دیکھا کرتے تھے جبکہ ہمیں سجدہ گاہ کی طرف دیکھنے کا حکم ہے۔) ۱۰۴۴

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حجرے میں امامت فرما رہے ہیں اور صحابہ کرام حجرے کے باہر حضور علیہ السلام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ (۱۰۴۵)
حجرہ سے مراد چٹائی کا حجرہ یعنی اعتکاف گاہ ہے اور نماز سے نماز تراویح مراد ہے نہ کہ حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا جیسا کہ حدیث ۱۲۲۰ میں ہے۔ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَۃً فِی الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِیْرٍ فَصَلّٰی فِیْھَا لَیَالِیَ...... (باب قیام شہر رمضان)
ورنہ حضرت عائشہ حجرتہ کی بجائے حجرتی فرماتیں۔ اب بھی اگر چٹائی وغیرہ کی آڑ میں امام نماز پڑھائے جس سے امام مقتدیوں کو نظر آتا ہے تو نماز ہو جائے گی۔

☆ امام کے پیچھے لائق امامت شخص کھڑا ہو (تاکہ بوقت ضرورت امام کی نیابت کر سکے) ۱۰۴۷

(۴۸) بَابُ الْاِمَامَةِ

(امامت کا بیان)

امامت دو قسم کی ہے، ایک صغریٰ، دوسری کبریٰ، امامت صغریٰ نماز کی امامت ہے اور کبریٰ خلافت اسلامیہ اور یہاں امامت صغریٰ کے بارے میں حضور علیہ السلام کے ارشادات عالیہ کا ذکر ہے۔ پھر لفظ امام ام سے ہے جس کا معنی قصد و ارادہ ہے اور امام کا معنی ہے جس کی پیروی کا ارادہ کیا جائے۔ پھر دینی پیشوا بھی امام کہا جانے لگا۔

☆ امامت کا زیادہ حقدار وہ ہے جو بڑا قاری (اور ساتھ عالم بھی) ہو پھر صرف اعلم بالسنۃ (نہ کہ باقاعدہ سند یافتہ عالم) پھر اقدم بالھجرۃ پھر عمر رسیدہ (یہ وہاں ہے جہاں امام

Scanned with CamScanner

مقرر نہ ہو ورنہ وہی زیادہ حقدار ہے۔ اگر چہ اعلم واقرء نہ ہو)(۱۰۴۸)

☆ نیک لوگ اذان پڑھیں اور قاری لوگ امام بنیں۔(۱۰۵۰)

☆ مہمان میزبان کی اجازت کے بغیر امام نہ بنے۔(۱۰۵۱)

☆ نابینا (جبکہ عالم ہو تو اس) کی امامت بلا کراہت جائز ہے۔(۱۰۵۲)

ان شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَاتُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ اٰذَانَهُمْ

تین شخص ایسے ہیں کہ جن کی نماز (قبول تو کیا ہوگی ان کے) کانوں سے بھی آگے نہیں بڑھتی (یعنی دربار الٰہی میں پیش بھی نہیں کی جاتی، جس طرح کہ دوسری نیکیاں پیش ہوتی ہیں۔ قرآن مجید میں ہے: الیہ یصعد الکلم الطیب لیکن چونکہ انسان کا سب سے قریب عضو کان ہے اس لیے کانوں کا ذکر کیا)

۱- اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ. بھاگے ہوئے غلام کی جب تک کہ واپس نہ آجائے۔

۲- وَامْرَءَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ. جو عورت اس حال میں رات گزارے کہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو (عورت کی بداخلاقی و نافرمانی کی وجہ سے اور اگر بلاوجہ ناراض ہے یا ظلم مرد کی طرف سے ہے تو حکم برعکس ہوگا یعنی بغیر عورت کو راضی کیے مرد کی نماز قبول نہ ہوگی) مرأۃ، مرقات، لمعات۔

۳- وَاِمَامُ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ. کسی قوم کی امامت کرنے والا جبکہ قوم اس کو (کسی شرعی عیب کی وجہ سے) ناپسند کرتی ہو۔(۱۰۵۳) اس سے اگلی حدیث میں مزید دو شخصوں کا ذکر ہے جن کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

۴- وَرَجُلٌ اَتَی الصَّلٰوةَ دِبَارًا. جو شخص (بلاوجہ) نماز کو قضا کردے (یا بلا عذر جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھے)(۱۰۵۴)

۵- وَرَجُلٌ اِعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً. جو شخص کسی آزاد شخص کو اپنا غلام بنالے۔(۱۰۵۴)

۶- ایک روایت میں ہے: تین شخصوں کی نماز ایک بالشت بھی سر سے اوپر نہیں جاتی۔ ان میں سے دو تو وہی ہیں جو ۳-۴ میں گزرے اور تیسرے اَخَوَانِ مُتَصَارِمَان۔ وہ دو مسلمان بھائی جو (کسی دنیوی وجہ سے) ایک دوسرے کا بائیکاٹ کریں۔(رواہ ابن ماجہ ۱۰۵۹)

☆ یہ بھی قیامت کی علامت ہے کہ (متعین امام کے علاوہ) نمازیوں میں کوئی نماز نہ پڑھا سکے گا۔(۱۰۵۵) یہ علامت اس دور میں سو نہیں تو ننانوے فیصد پائی جارہی ہے۔

☆ (عملی فاسق کو امام نہ بنایا جائے لیکن اگر از خود وہ امام بن جائے یا اتفاقاً پڑھا دے اور نماز میں فسق نہ کر رہا ہو تو ایسے) فاسق کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے۔(۱۰۵۶)

☆ حضور علیہ السلام کے دور میں چھ سات سال کا امام کہ سجدہ کرتے ہوئے جس کی پیٹھ ننگی ہو جاتی تو مقتدیوں نے قمیص بنوادی۔ امام صاحب فرماتے ہیں: مجھے جتنی اس قمیص کی خوشی ہوئی اتنی کبھی نہ ہوئی۔(رواہ البخاری ۱۰۵۷) یاد رہے! زیادہ قرآن یاد ہونے کی وجہ سے اور نماز کے مسائل کا عالم ہونے کی وجہ سے انہیں لوگوں نے خود ہی امام مقرر کرلیا تھا۔ اس سے بچے کی امامت کا جواز ثابت نہیں ہوتا ورنہ پھر ننگے کی امامت بھی ثابت ہو جائے گی۔ ان کو نماز لوٹانے کی ضرورت اس لیے نہ تھی کیونکہ ابھی قوانین اسلام شائع نہیں ہوئے تھے۔ لہٰذا بے علمی ان کے لئے عذر ہوگئی۔ فقہاء صحابہ بچے کی امامت کے قائل نہیں ہیں۔ جیسے ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ تعجب ان لوگوں پر ہے جو اس بچے (عمرو بن سلمہ) کی روایت پہ تو عمل کرتے ہیں اور فقہاء صحابہ کے موقف کو نہیں مانتے۔(مرقاۃ، مرأۃ، ج ۲، ص ۲۰۲)

مسائل امامت

☆ دیہات کے ایک امام نے گاؤں کی مسجد میں لوگوں کو ظہر کی نماز با جماعت پڑھائی پھر ان میں سے ایک شخص شہر میں جمعہ کی نماز پڑھنے کی نیت سے شہر چلا تو اس کی نماز ظہر باطل ہوگئی۔ پھر راستہ میں کسی نے اس کو بتایا کہ شہر میں جمعہ کی نماز ہوگئی ہے تو اس نے گاؤں کی دوسری مسجد میں لوگوں کو پھر ظہر کی نماز پڑھا دی اور جب شہر میں پہنچا تو معلوم ہوا کہ ابھی جمعہ کی نماز نہیں ہوئی ہے تو وہ جمعہ پڑھنے کے لیے چلا تو پھر اس کی نماز ظہر باطل ہو

Scanned with CamScanner

گئی اور جب جمعہ پڑھنے کے لیے امام کے پیچھے کھڑا ہوا تو جمعہ کے امام کا پہلی رکعت میں وضوٹوٹ گیا تو اس نے اسی دیہات کے رہنے والے امام کو خلیفہ بنایا' اس نے سب کو نماز جمعہ پڑھائی اس طرح تینوں مسجدوں کے مقتدیوں کی فرض نماز ایک ہی امام کے پیچھے ہوئی جیسا کہ غنیۃ صفحہ ۵۷۶ میں ہے۔

☆ نماز بکمل طور پر ہوجانے کے بعد امام مرتد ہوگیا۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ) اور اسی نماز کے وقت میں پھر مسلمان ہوگیا تو صرف امام کو نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی جیسا کہ ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۵۴۹ میں ہے لو ارتد الامام والعیاذ باللہ تعالیٰ ثم اسلم فی الوقت یلزمہ الاعادۃ دون القوم ۔

☆ امام پر سجدۂ سہو واجب تھا مگر سہو ہونا اسے یاد نہ رہا اور اس نے دونوں طرف سلام پھیر دیا۔ پھر کوئی فعل منافی نماز کرنے سے پہلے اسے یاد آیا اور اس نے سجدۂ سہو کرلیا تو اس صورت میں امام کے دونوں طرف سلام پھیر دینے کے بعد اگر کسی نے امام کی اقتداء کی تو اقتداء صحیح ہوگئی جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۵۰۳ میں ہے۔ سلام من علیہ سجود سہو یخرجہ من الصلوٰۃ خروجا موقوفا ان سجد عاد الیھا والا لا وفیصح الاقتداء بہ ۔

☆ فرض چھوٹنے کے علاوہ اگر کسی دوسرے سبب سے جماعت دوبارہ ہورہی ہے تو اس جماعت میں نیا آنے والا مقتدی نہیں شریک ہوسکتا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔ ''نماز اگر ترک فرض کے سبب دہرائی جائے تو نیا شخص شریک ہوسکتا ہے ورنہ نہیں''۔ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۳۱۰)

☆ جب کہ جانتا ہو کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہونے میں نماز فجر جمعہ یا عیدین کا وقت نکل جائے گا تو اس صورت میں امام کے سلام پھیرنے سے پہلے ہی مسبوق کو اپنی چھوٹی ہوئی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوجانا جائز ہے۔ (طحطاوی صفحہ ۱۵۰)

☆ امام صرف ایک مقتدی مرد کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ امام کو حدث لاحق ہوگیا اور اس نے وضو کیا تو اس صورت میں اگرچہ امام نے مقتدی کو آگے نہیں بڑھایا مگر وہ امام بن

گیا اور امام مقتدی ہوگیا۔ بشرطیکہ مقتدی اس کا امام بننے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

(درمختار مع شامی جلد اوّل ص ۴۱۲)

☆ جمعہ میں تین مرد مقتدی نہ ہوں تو جمعہ کی نماز نہیں ہوسکتی اور نہ اس کی جماعت۔ درمختار مع شامی جلد اوّل ص ۵۴۵ پر شرائط جمعہ میں سے ہے۔ والسادس الجماعۃ واقلھا ثلاثہ رجال سوی الامام ۔

(۴۹) بَابُ مَا عَلَی الْاِمَامِ

(امام پر مقتدیوں کے کیا حقوق ہیں؟)

امام ہلکی پھلکی نماز پڑھائے (لیکن کوئی مستحب بھی نہ چھوڑے) فَاِنَّ فِیْھِمُ السَّقِیْمَ وَالضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ۔ کیونکہ ان (مقتدیوں) میں بیمار' کمزور اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِہٖ فَلْیُطَوِّلْ مَاشَآءَ. اور جب اکیلا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی پڑھے۔ متفق علیہ۔ (۱۰۶۰)

☆ لمبی نماز پڑھانے والے پر حضور علیہ السلام نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ (۱۰۶۳)

☆ امام کی غلطی کا نقصان اس کو ہے نہ کہ مقتدیوں کو (جبکہ مقتدیوں کو علم نہ ہو ورنہ اعادہ واجب ہے) ۱۰۶۴

لہٰذا اگر کسی امام نے ایک عرصہ بعد کہا: میں کافر تھا میں نے اب تک بے وضو نمازیں پڑھائی ہیں تو مقتدیوں پر نمازیں لوٹانا فرض نہیں کیونکہ امام اب اس خبر کی وجہ سے فاسق ہو گیا ہے اور فاسق کی بات کا اعتبار نہیں ہے۔ (فتح القدیر' مرقات' مرات' ج ۲' ص ۲۰۵)

نکتۂ محبت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبی نماز اس لیے بھی پڑھاتے تھے کہ آپ کی قرات میں ایسی دلکشی اور جاذبیت تھی کہ صحابہ کرام پر لمبی نماز بھی ہلکی ہوجاتی تھی اور ان پہ ایسا فیضان ہوتا کہ بیماریوں کو بیماری بھول جاتی' بوڑھوں کا بڑھاپا جاتا رہتا اور کمزوروں میں طاقت آ

Scanned with CamScanner

جاتی۔ لہٰذا ہمیں اپنے آپ کو حضور علیہ السلام پہ قیاس نہیں کرنا چاہیے

؎ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ (مرأۃ)

مرقاہ میں ہے کہ اس وقت صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ذوق کا یہ عالم ہوتا کہ وہ چاہتے تھے ایک رکعت میں ہی ساری عمر گزر جائے۔ مبارک ہیں وہ آنکھیں جنہوں نے وہ مبارک چہرہ دیکھا اور بابرکت ہیں وہ کان جنہوں نے وہ بابرکت آواز سنی۔

صحابہ وہ جنکی ہر صبح عید ہوتی تھی
نبی کا قرب حاصل تھا نبی کی دید ہوتی تھی

(اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے)

☆ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے سینے پہ ہاتھ رکھ کر امامت کے قابل بنا دیا۔ (۱۰۶۵)......اس در کی حاضری سے میری قسمت بدل گئی۔

جب یوسف علیہ السلام کی قمیص حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی واپس لا سکتی ہے تو حضور علیہ السلام کا ہاتھ بھی قسمت بدل سکتا ہے۔

(۵۰) بَابُ مَا عَلَى الْمَأْمُومِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ وَ حُكْمِ الْمَسْبُوْقِ

(مقتدی پر امام کی پیروی واجب ہونے اور مسبوق کا بیان)

مقتدی کی تین قسمیں ہیں: (۱) مدرک جو اوّل سے آخر تک امام کے ساتھ نماز ادا کرے۔ (۲) مسبوق، جو آخر میں تو امام کے ساتھ رہا لیکن ابتداء میں اس کی کچھ نماز امام کے ساتھ ادا کرنے سے رہ گئی۔ (۳) لاحق، جو اس کے برعکس ہو یعنی اولاً امام کے ساتھ تھا اور آخر میں کسی وجہ سے امام کے ساتھ نہ رہا۔ ان تینوں کو مقتدی اور ماموم کہا جا سکتا ہے۔

☆ (مقتدی امام سے پیچھے پیچھے رہیں نہ کہ ساتھ ساتھ) حضور علیہ السلام سجدے میں سرِ انور رکھ دیتے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان قومہ سے سجدہ کی طرف جھکتے۔
(متفق علیہ، ۱۰۶۷)

☆ حضور علیہ السلام (بتقاضائے بشریت) گھوڑے سے زمین پر تشریف لائے

جس کی وجہ سے جسم کی دائیں جانب چھل گئی۔ اس عذر کی وجہ سے آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور مقتدیوں نے بیٹھ کر پڑھی۔ اس کے بعد حضور علیہ السلام بیٹھ کر بھی نماز پڑھاتے تو مقتدی کھڑے ہو کر پڑھتے، یہی آپ کا آخری عمل ہے۔ (رواہ البخاری، ۱۰۷۰)

☆ حضور علیہ السلام کا فرمان: ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ (۱۰۷۱، ۱۰۷۸)

☆ جو امام سے پہل کرتا ہے وہ ڈرے کہ کہیں اس کا سر گدھے کی طرح نہ ہو جا۔ (۱۰۷۲)

ایک شخص نے اس حدیث کو آزمایا واقعی اس کی شکل گدھے کی طرح ہوگئی۔ (مرقاۃ، مرأۃ، ص ۲۱۰، ج ۲) ایک حدیث میں ہے، ایسے شخص کا سر شیطان کے ہاتھ میں ہے۔ (۱۰۸۰)

☆ جماعت میں شامل ہو کر وہی کچھ کرو جو امام کر رہا ہے۔ (۱۰۷۳)

☆ رکعت سے مراد رکوع ہے۔ لہٰذا جس نے رکوع پا لیا اس نے رکعت پا لی (اگرچہ سورہ فاتحہ نہیں پڑھی) (رواہ ابوداؤد، ۱۰۷۴، ۱۰۷۹)

☆ چالیس دن تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنے والا دوزخ و نفاق سے بری ہے (۱۰۷۵، رواہ الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ)

چالیس کے عدد کی خصوصیت

انسان میں تبدیلیاں چالیس کے عدد پر ہوتی ہیں۔ مثلاً بچہ ماں کے پیٹ میں چالیس دن نطفہ، پھر چالیس دن خون پھر چالیس دن گوشت (ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة......) ولادت کے بعد عورت کو چالیس دن نفاس آ سکتا ہے۔ چالیس سال میں عقل انسانی کامل ہوتی ہے۔ جو شخص چالیس دن اخلاص اختیار کرے تو اس کے دل کی طرف سے زبان پر حکمت کے چشمے پھوٹیں گے (حدیث) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چالیس دنوں کے بعد تورات عطا فرمائی گئی۔ وو عدنا موسیٰ ثلثين ليلة و اتممنها بعشر۔ اسی لیے میت کے لئے اجتماعی ایصال ثواب کی تقریب چالیس دنوں کے بعد رکھی گئی جس کو چہلم یا چالیسواں کہا جاتا ہے۔ اب تو وہ لوگ جو اس عدد سے کبھی بدکتے تھے اور

صوفیاء کرام کے چلوں پہ اعتراض کرتے نہیں تھکتے تھے' چلہ چلہ کہتے نہیں تھکتے اور بیوی بچوں کے ہزاروں حقوق پائمال کر کے کئی کئی چلوں کی اذیت کاٹتے رہتے ہیں۔ مشہور ہے کہ مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو تو مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں ادا کی جائیں اور اس کی بڑی برکات دیکھنے میں آئی ہیں۔ حضرت سعدی فرماتے ہیں:

چہل سال عمر عزیزت گزشت　　　مزاج تو از حال طفلی نگشت

ایصالِ ثواب کا ایک عجیب واقعہ

اس حدیث کے تحت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے حدیث کے ضعف وقوت پہ بحث کرتے ہوئے مرقات میں لکھا کہ شیخ محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں: ''مجھے حدیث پہنچی کہ جو شخص ستر ہزار بار کلمہ شریف پڑھے یا پڑھ کر کسی کو بخشے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ میں نے اتنی مقدار میں کلمہ پڑھا۔ ایک دن میرے ہاں دعوت میں ایک صاحب کشف جوان حاضر تھا جو اچانک رونے لگا۔ میں نے رونے کا سبب پوچھا تو کہنے لگا: میں اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھ رہا ہوں۔ میں نے دل ہی دل میں وہ کلمہ اس کی ماں کو بخش دیا تو وہ نوجوان اچانک ہنس پڑا اور بولا: اب میں اپنی ماں کو جنت میں دیکھ رہا ہوں۔ چنانچہ میں نے اس حدیث کی صحت اس نوجوان ولی اللہ کے کشف سے معلوم کی اور اس کے کشف کی صحت مجھے حدیث سے معلوم ہوئی''۔ یہ واقعہ مولوی قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں حضرت جنید بغدادی کی طرف منسوب کیا ہے۔

☆ کوشش کے باوجود جماعت نکل گئی تو ثواب سے محروم نہ رہا۔(۱۰۷۶)

☆ جماعت ثانیہ کا ثبوت اور اس کا ثواب صدقہ کے برابر ہونا۔(۱۰۷۷)

(۵۱) بَابُ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً مَرَّتَیْنِ

(دو مرتبہ نماز پڑھنے کا بیان)

کوئی شخص اگر جماعت کے ساتھ یا تنہا فرض نماز ادا کر لیتا ہے۔ پھر اس نماز کی جماعت کھڑی ہو جاتی ہے تو اگر ظہر یا عشاء کی نماز ہے تو نوافل کی نیت سے جماعت کے

ساتھ شامل ہو جائے ورنہ نہیں کیونکہ فجر کی نماز کے بعد نوافل جائز ہی نہیں۔ اس طرح بعد العصر بھی اور مغرب کی ویسے ہی تین رکعتیں ہیں جبکہ نوافل تین نہیں ہوتے۔ اس باب میں اس صورت کے علاوہ جو واقعات ہیں وہ صحابہ کرام کے اپنے اجتہاد ہیں جن پر وہ اجر وثواب کے مستحق ہیں' جس حدیث (۱۰۸۳) میں فجر کی نماز دوبارہ پڑھنے کا ذکر ہے وہ ان احادیث سے منسوخ ہے جن میں فجر وعصر کے بعد نوافل پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ لان المانع مقدم اور جیسا کہ اس باب کی آخری حدیث میں آ رہا ہے کہ فجر ومغرب کی نماز دوبارہ نہ پڑھی جائے۔(۱۰۸۹)

☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ (حصول برکت کے لئے) حضور علیہ السلام کے ساتھ (نفل کی نیت سے عشاء کی) نماز ادا کرتے۔ پھر اپنی قوم کو جا کر عشاء کی نماز پڑھاتے۔ ھِیَ نَافِلَۃٌ لَّـہٗ۔ ھی کی ضمیر کا مرجع پہلی نماز جو حضور علیہ السلام کے ساتھ ادا کی ہے ہو تو کوئی اعتراض نہیں اور اگر دوسری نماز مراد ہو تو نافلہ کا معنی نفل نماز نہیں ہوگا بلکہ قرآن مجید کے مطابق نافلۃ لک والا معنی ہوگا یعنی زائد' جو کہ قرآن پاک میں فرض کے لئے بھی آیا ہے کیونکہ حضور علیہ السلام پہ نماز تہجد فرض تھی لیکن اس کو نافلۃ لک فرمایا گیا اور اگر یہی مان لیں کہ آپ حضور علیہ السلام کے ساتھ فرض ہی پڑھتے تھے اور قوم کو بھی جا کر فرض ہی پڑھاتے تھے تو یہ آپ کا اجتہاد تھا۔(حدیث ۸۲-۱۰۸۱) کیونکہ حضور علیہ السلام کا واضح فرمان ہے:

☆ لَا تُصَلُّوْا صَلٰوۃً فِیْ یَوْمٍ مَّرَّتَیْنِ

ایک ہی دن میں ایک ہی نماز (بطور فرض) دو مرتبہ نہ پڑھو۔(۱۰۸۸)

(۵۲) بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا

(سنتیں اور ان کے فضائل)

سنتوں سے مراد وہ نماز ہے جو فرضوں کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ چاہے وہ مؤکدہ ہوں یا غیر مؤکدہ پھر بعض سنتیں مؤکدہ ہیں جو کہ حضور علیہ السلام نے ہمیشہ ادا فرمائیں جیسا کہ دن رات کی فرض نمازوں کے ساتھ بارہ رکعتوں کا ذکر حدیث ۱۰۹۰ میں ہے۔ ان میں فجر کی سنتوں کی سب سے زیادہ تاکید فرمائی گئی ہے۔ اس لیے بعض نے ان کو واجب کہا

Scanned with CamScanner

ہے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں فجر کی سنتیں چھوڑ دوں تو مجھے خطرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے نہ بخشے۔ بعض سنتیں غیر مؤکدہ ہیں جو کہ حضور علیہ السلام نے کبھی پڑھی ہیں اور کبھی نہیں پڑھیں جیسا کہ عصر کی اور عشاء کی پہلی چار سنتیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ سنت، نفل، تطوع، مندوب، مستحب، مرغب، حسن یہ تمام الفاظ ہم معنی ہیں یعنی وہ کام جن کا کرنا ثواب ہے اور نہ کرنا گناہ نہیں ہے۔ پھر سنت مؤکدہ کو رواتب اور ہدیٰ کہا گیا اور غیر مؤکدہ کو زوائد کہا گیا ہے۔

وظیفہ برائے بواسیر

صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ انشراح اور دوسری میں سورۂ فیل پڑھ کر بعد سلام ستر مرتبہ استغفار اور پھر (اگر مرد ہے تو) مسجد میں آ کر باجماعت فرض ادا کرنے سے بواسیر ختم ہوگی اور گھر میں برکت و اتفاق رہے گا۔ (مرآۃ، ج ۲، ص ۲۲۲)

☆ سُنَّةُ الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.
فجر کی سنتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔ (رواہ مسلم ۱۰۹۵)

☆ جمعہ کے فرضوں کے بعد دو سنتیں (متفق علیہ ۱۰۹۲) چار سنتیں (رواہ مسلم ۱۰۹۷) لہٰذا دو بھی پڑھ لو اور چار بھی پڑھ لو۔ (حدیث ۱۱۱۸)

☆ عصر کی چار سنتوں کے درمیان سلام پھیرنا یعنی دو دو کر کے پڑھنا بھی جائز ہے۔ (۱۱۰۱) عصر سے پہلے دو رکعتیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (۱۱۰۳)

☆ صلوٰۃ اوابین کی چھ رکعات کا ثواب بارہ سال کی عبادت کے برابر (۱۱۰۴) (مغرب کی سنتوں اور نفلوں کے ساتھ دو نفل اور پڑھ لیے جائیں تو بھی صلوٰۃ اوابین ادا ہو جائیگی۔ (مرقاۃ، مرآۃ ج ۲، ص ۲۲۶) اور جنت میں گھر کی بشارت (۱۱۰۵، رواہ الترمذی)

☆ عشاء کے فرضوں کے بعد چار یا چھ رکعات کا ذکر (۱۱۰۶، رواہ ابوداؤد)

☆ قرآن مجید میں ادبار النجوم سے مراد فجر کی پہلی دو رکعتیں ہیں اور ادبار السجود سے مراد مغرب کے بعد کی دو رکعت ہیں۔ (رواہ الترمذی ۱۱۰۷)

☆ مغرب سے پہلے دو رکعت حضور علیہ السلام نے خود تو نہ پڑھیں اور پڑھنے والوں کو منع بھی نہ فرمایا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان دو رکعتوں کے نسخ کے قائل تھے اور جن صحابہ کو نسخ کا علم نہ تھا ان کو آپ سختی سے منع فرماتے۔ بعد العصر سے مراد وہی دو نوافل ہیں جو مغرب سے پہلے پڑھے جاتے یعنی بعد والا حصہ پہلے کی تفسیر ہے۔ (حدیث ۱۱۱۰، ۱۱۱۲)

☆ مغرب کی سنتوں کو حضور علیہ السلام اتنا طویل فرماتے کہ نمازی بکھر (اپنے اپنے گھروں میں چلے) جاتے۔ (۱۱۱۴)

نماز کے متفرق مسائل

☆ سب سے پہلے فجر کی نماز حضرت آدم علیہ السلام، ظہر کی نماز حضرت داؤد علیہ السلام، عصر کی نماز حضرت سلیمان علیہ السلام، مغرب کی نماز حضرت یعقوب علیہ السلام اور عشاء کی نماز حضرت یونس علیہ السلام نے ادا کی۔

(فتاویٰ رضویہ جلد دوم مطبوعہ لائل پور ص ۱۷۵)

یاد رہے! اس کے بارے میں چار قول ہیں لیکن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس قول کو سب پر ترجیح ہے۔

☆ بھول سے فرض نماز کا قعدہ اخیرہ چھوڑ کر کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ جب سجدہ میں گیا تو اس کا وضو ٹوٹ گیا۔ اس صورت میں اگر چاہے تو وضو کرے پھر قعدہ کے بعد سجدہ سہو کر کے فرض نماز پوری کرے۔ اِس طرح وضو ٹوٹنے کے سبب فرض نماز باطل ہونے سے بچ جائے گی۔ اس لیے کہ اگر سجدہ میں وضو نہ ٹوٹتا تو سر اُٹھاتے ہی فرض نماز باطل ہو کر نفل ہو جاتی۔

جیسا کہ ہدایہ جلد اوّل صفحہ ۱۳۹ میں ہے۔ اذا سبقه الحدث في السجود بني عند محمد خلافا لابي يوسف۔ اسی کے تحت فتح القدیر جلد اوّل صفحہ ۴۴۴ میں ہے۔ قوله في السجود اي سجود الخامسة بني اي على الفرض ......

☆ کسی نے تنہا ایک رکعت نماز مسجد میں پڑھی پھر وضو ٹوٹ گیا اور قریب میں کہیں پانی نہ تھا تو اپنے گھر جا کر وضو بنایا پھر ایک رکعت وہاں پڑھی اور اس درمیان میں کسی سے

Scanned with CamScanner

کلام نہ کیا تو اس طرح ایک رکعت نماز مسجد میں اور ایک رکعت نماز اپنے گھر پڑھی مگر نماز ہو گئی جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ من قاء او رعف فی صلوته فلینصرف ولیتوضأ ولیبن علی صلوته مالم یتکلم

(شرح وقایہ جلد اوّل مجیدی صفحہ ۱۵۹)

☆ جب کہ جانتا ہو کہ سنت پڑھنے سے فرض نماز قضا ہو جائے گی تو اس صورت میں سنت پڑھنا جائز نہیں۔ شرح وقایہ جلد اوّل صفحہ ۱۸۱ میں ہے۔ اذا اضاف الوقت یترک السنة ویؤدی الفرض حذرا عن التفویت۔

☆ قعدہ اخیرہ کے علاوہ نماز میں دُعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ (ردالمحتار جلد ا صفحہ ۳۴۸)

☆ قعدِ اخیرہ کے علاوہ نمازِ جنازہ میں بھی دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری وغیرہ)

☆ مرد کو حالتِ احرام میں ننگے سر نماز پڑھنا واجب ہے۔ (کتب عامہ)

☆ خشوع وخضوع کی نیت سے ننگے سر نماز پڑھنا مستحب ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ سوم صفحہ ۱۶۷)

ننگے سر نماز پڑھنا کب کفر ہے؟

جب کہ نماز کی تحقیر مقصود ہو مثلاً نماز کوئی ایسی مہتم بالشان چیز نہیں کہ جس کے لیے ٹوپی پہنی جائے تو اس نیت سے ننگے سر نماز پڑھنا کفر ہے۔

(درمختار، ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۴۲۱، بہارِ شریعت حصہ سوم صفحہ ۱۶۷)

☆ عرفات میں جب کہ ظہر وعصر اور مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نماز ملا کر پڑھتے ہیں اس صورت میں ظہر اور مغرب کی فرض نماز پڑھنے کے بعد نفل وسنت پڑھنا مکروہ ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ سوم صفحہ ۲۳، بحرالرائق جلد ا صفحہ ۳۵۳)

☆ جب کہ ظہر کی چار رکعت سنت کو فرض سے پہلے نہ پڑھ سکا ہو تو اس صورت میں ظہر کی دو رکعت سنت کو ظہر کی چار رکعت سنت سے پہلے پڑھنا افضل ہے۔ لان سنة الظهر

القبلیة فاتت عن وقتها فلا حاجة فی قضائها الی ان یغیر وقت السنة البعدیة ویشهد له ماروی الترمذی عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا فاتته الاربع قبل الظهر بعد الرکعتین هکذا فی عمدة الرعایة حاشیة شرح الوقایة جلد ص ۱۸۰)

☆ قضاء نماز کا لوگوں پر ظاہر کرنا گناہ ہے اس لیے کہ نماز کا ترک کرنا گناہ ہے اور گناہ کا ظاہر کرنا بھی گناہ ہے جیسا کہ ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۴۹۵ میں ہے۔ اظهار المعصیة معصیة۔

☆ نابالغ لڑکا عشاء کی نماز پڑھ کر سویا اور اسے رات میں احتلام ہوا تو بیدار ہونے پر اسے عشاء کی نماز دوبارہ پڑھنا فرض ہے اور اگر لڑکی احتلام سے بالغ ہوئی تو اس کے لیے بھی یہی حکم ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۱۱۳ میں ہے۔ صبی صلی العشاء ثم نام واحتلم وانتبه قبل طلوع الفجر یقضی العشاء۔

☆ اگر سب لوگ عشاء کی جماعت ترک کر دیں تو اس حالت میں تراویح جماعت سے پڑھنے کی اجازت نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۰۹۔

☆ عورت پر ابتداء وقت میں نماز فرض ہوئی مگر اس نے نہیں پڑھی یہاں تک کہ آخری وقت میں وہ نفاس یا حیض میں مبتلا ہو گئی تو اس صورت میں وہ گنہگار نہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۳۶ میں ہے۔

☆ نمازِ جنازہ میں پچھلی صف افضل ہے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں: ''صلوٰۃ مطلقہ میں سب سے افضل صف اوّل ہے اور نمازِ جنازہ میں سب سے افضل صف آخر'' (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ ۸۰)

☆ جو مسلمان شرعی مسافر ہے یعنی ۹۲ کلومیٹر کی راہ تک جانے کے ارادہ سے اپنی بستی سے باہر ہوا اس کو عشاء کی فرض نماز صرف دو رکعت پڑھنا واجب ہے چار رکعت پڑھنا گناہ ہے بشرطیکہ مقیم کی اقتداء نہ کی ہو۔ اسی طرح ظہر اور عصر کی فرض نماز کو بھی اس پر دو ہی رکعت پڑھنا ضروری ہے یہاں تک کہ اگر دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوا بلکہ پوری

Scanned with CamScanner

نماز نفل ہوگئی۔اور اگر دو رکعت پر قعدہ کرلیا تو فرض ادا ہو گئے اس صورت میں بھی صرف پچھلی دو رکعتیں نفل ہوئیں۔درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۵۲۷' فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۳۰۔

☆ امام جس سے چار رکعت فرض کا قعدہ اخیرہ چھوٹ گیا تھا وہ پانچویں کا رکوع کرنے کے بعد قعدہ کی طرف واپس ہوگیا مگر مقتدی کو معلوم نہ ہوا اور اس نے سجدہ کرلیا تو اس طرح پانچویں رکعت کا سجدہ کر لینے کے باوجود فرض باطل ہو کر نفل نہیں ہوا۔جیسا کہ بحرالرائق جلد دوم صفحہ ۱۰۳ میں ہے۔

☆ جب کہ ایک نماز قضا ہوگئی اور یہ نہیں یاد ہے کہ کون سی نماز قضا ہوئی تو اس صورت میں اس روز کی پانچوں نماز کے پڑھنے کا حکم ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۱۱۶ میں ہے۔رجل نسی صلوٰۃ ولا یدریھا ولم یقع تحریه علیٰ شیئی یعید صلوٰۃ یوم ولیلة عندنا کذا فی الظهیریة ۔

☆ جس نے عشاء اور وتر کی نماز نہیں پڑھی اگر وہ صاحب ترتیب ہے اور فجر کی نماز کا وقت صرف اتنا باقی ہے کہ جس میں وہ صرف پانچ رکعت نماز پڑھ سکتا ہے تو اس صورت میں فجر کی نماز سے پہلے صرف وتر کی قضاء پڑھنے کا حکم ہے جیسا کہ شرح وقایہ جلد اوّل مجیدی صفحہ ۱۸۳ میں ہے۔

نفلی نماز توڑ دی مگر قضا نہیں

جو نفل نماز کہ قصداً شروع نہ کی اس کے توڑ دینے سے قضا واجب نہیں مثلاً یہ خیال کیا کہ فرض پڑھنا باقی ہے اور فرض کی نیت سے نماز شروع کی پھر یاد آیا کہ فرض پہلے پڑھ چکا ہے تو اب یہ نماز نفل ہے یاد آتے ہی فوراً توڑ دینے سے اس کی قضاء واجب نہیں جیسا کہ ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۴۶۴ میں ہے۔

☆ جب کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو۔یعنی اسی نمازی کو پکار رہا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائے گا یا اندھا راہ گیر کنوئیں میں گرا چاہتا ہو اور یہ شخص بچانے پر قادر ہو تو ان سب صورتوں میں نماز کا توڑ دینا واجب ہے اگر

نہیں توڑے گا تو گنہگار ہوگا (بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۱۷۲) اور ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۴۷۸ میں ہے۔ان المصلی متی سمع احد ایستغیث ....

☆ کسی نے فرض نماز کو تنہا پڑھنا شروع کیا اس کے بعد اسی فرض کی جماعت قائم ہوگئی تو اگر اس نے پہلی رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے یا پہلی رکعت کا سجدہ کر چکا ہے اور نماز دو یا تین رکعت والی ہے تو ان دونوں صورتوں میں حکم ہے کہ حالتِ قیام ہی میں ایک طرف سلام پھیر کر فرض نماز کو توڑ دے اور جماعت میں شریک ہو جائے اور اگر چار رکعت والی فرض نماز ہے اور پہلی رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو ایک رکعت اور ملا کر جماعت میں شریک ہو جیسا کہ شرح وقایہ مجیدی جلد اوّل صفحہ ۱۷۲ میں ہے۔من شرع فی فرض منفردا فاقیمت لهٰذا الفرض ....

☆ کعبہ شریف کا طواف کرنے کی حالت میں نمازی کے سامنے سے گزرنا جائز ہے لان الطواف صلوٰۃ فصار کمن بین یدیه صفوف من المصلین هکذا فی ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۴۲۷

☆ نمازِ جمعہ ایسی نماز ہے کہ جس کا پڑھنا فرض عین ہے لیکن اگر وہ چھوٹ جائے تو اس کی قضا پڑھنا حرام ہے اس لیے کہ اس پر ظہر پڑھنا فرض ہو گیا ہے۔الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۹۵ میں ہے۔ای فریضة یجب اداء ها ویحرم قضاء ها ۔فقل الجمعة وانما یقضی الظهر ۔

☆ نماز عید الفطر کسی عذر کے سبب فوت ہو جائے تو صرف دوسرے روز اس کی قضا پڑھی جائے گی اس کے بعد نہیں پڑھی جائے گی جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۵۶۱ میں ہے۔

☆ عید الاضحیٰ (بقرعید) کی نماز ایسی ہے کہ اگر وہ دسویں ذی الحجہ کو عذر یا بغیر عذر کے نہ پڑھی جائے تو دوسرے روز اس کی قضا پڑھی جائے گی اور دوسرے روز بھی نہ پڑھی جائے تو تیسرے روز پڑھی جائے گی پھر اس کے بعد کبھی اس کی قضا نہیں پڑھی جائے گی درمختار مع ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۵۶۲۔

Scanned with CamScanner

نماز جنازہ کو نماز عید اور صلوٰۃ کسوف پر ترجیح کی صورت

عید کی نماز پڑھنے کے لئے لوگ جمع ہوئے تو سورج گرہن لگ گیا ساتھ جنازہ بھی آ گیا تو پہلے نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی اسی طرح جمعہ یا کسی فرض نماز کے وقت جنازہ آجائے تو پہلے اسی کی نماز پڑھی جائے گی بشرطیکہ فرض کے قضا ہونے کا اندیشہ ہو جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۶۱ میں ہے۔

اسی طرح وتر اور تراویح کے وقت چاند گرہن لگ گیا تو چاند گرہن کی نماز پہلے پڑھنی چاہیے بشرطیکہ وتر اور تراویح کے فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ حضرت علامہ ابنِ نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: ینبغی تقدیم الخسوف علی الوتر والتراویح ۔(الاشباہ والنظائر ص ۳۶۱)

☆ فدیہ میں جتنا مال دینے کی استطاعت رکھتا ہے اتنا مال مسکین کو فدیہ کی نیت سے دے۔ مسکین قبضہ کرنے کے بعد اپنی طرف سے اُسے ہبہ کر دے اور یہ قبضہ بھی کر لے۔ پھر مسکین کو دے۔ مسکین پھر لے کہ ہبہ کر دے یونہی لوٹ پھیر کرتے رہیں اور ہر بار دونوں قبضہ کرتے جائیں یہاں تک کہ پورا ہو جائے تو اس ترکیب سے فدیہ ادا ہو جائے گا الاشباہ والنظائر صفحہ ۴۰۷ میں ہے۔ اراد الفدیہ عن صوم ابیہ او صلوٰتہ وھو فقیر یعطی منوین من الحنطۃ فقیر اثم یستوھبہ ثم یعطیہ وھکذا الی ان یتم ۔

☆ جنون یا بے ہوشی اگر پورے چھ وقت کی نماز کو گھیر لے تو اس صورت میں بھی حیض ونفاس کی طرح نمازیں معاف ہیں اور اگر چھ وقت سے کم ہو تو معاف نہیں ان کی قضا واجب ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ چہارم صفحہ ۶۲)

(۵۳) بَابُ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ

(رات کی نماز (تہجد) کا بیان)

نماز تہجد ابتداءً سب پر فرض تھی پھر اس کی فرضیت حضور علیہ السلام پہ تو قائم رہی اور امت پہ نہ رہی (اشعۃ اللمعات بحوالہ مرآۃ ۲۳۳، ج ۲) یہ کم از کم دو رکعتیں ہیں۔ حضور علیہ

السلام نے اکثر آٹھ اور کبھی بارہ بھی پڑھی ہیں اور کبھی کم وبیش بھی۔ ہمارے لیے اب یہ نماز سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے کہ اگر پوری بستی میں سے کوئی ایک بھی پڑھ لے تو سب بری الذمہ ہوئے ورنہ سب تارک سنت ٹھہرے۔ تہجد کی نماز آخری تہائی رات میں پڑھنا بہتر ہے جبکہ اس کا وقت رات کو سو کر اٹھنے پہ شروع ہو جاتا ہے۔ چاہے عشاء کی نماز کے بعد چند لمحے ہی سو جائے۔ تہجد سے پہلے سونا شرط ہے اور بعد میں سونا سنت ہے۔ جن بزرگوں کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے چالیس چالیس سال عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا فرمائی جس طرح حضرت غوث اعظم اور امام اعظم علیہم الرحمۃ، یہ حضرات ضرور اس قدر اونگھ لیتے ہوں گے جس سے تہجد پڑھنا درست ہو جائے اور وضو بھی قائم رہے۔ حضرت ابوالدرداء اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام جو شب بیداری فرماتے ان کا بھی یہی معمول تھا۔ (مرآۃ) بعض بزرگ سو کر اٹھنے کو ترکِ نوم سے تعبیر کرتے ہیں تاکہ ساری رات جاگنے والے بھی تہجد کے ثواب سے محروم نہ رہیں۔ یہ نماز چونکہ نوافل میں بہترین ہے اس لیے اس کا الگ باب قائم کیا گیا ہے۔ اسی لیے تہجد کے نوافل پڑھنے والے کو ان پر ہمیشگی کرنی چاہئے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ چھوٹ جانے کے خطرے سے کبھی موقع ملنے کے باوجود پڑھے ہی نہیں کہ کل جو نہیں پڑھ سکوں گا لہٰذا آج بھی نہیں پڑھتا بلکہ جب موقع مل جائے ضرور پڑھ لے اور ارادہ کر لے کہ ہمیشہ پڑھا کروں گا، آج کی برکت سے اللہ تعالیٰ کل بھی پڑھنے کی توفیق دے گا۔ حدیث میں ہے مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

☆ حضور علیہ السلام کا رات کو اٹھنا سورۂ ال عمران کا آخری رکوع آسمان کی طرف نگاہ کر کے پڑھنا، نماز تہجد پڑھ کے پھر سونا اور خراٹے لینا پھر اٹھ کر بغیر وضو کیے نماز پڑھنا اور دعائے نور کا ذکر۔ (۱۱۲۶)

☆ نقاہت اور بڑھاپے کی وجہ سے حضور علیہ السلام نوافل بیٹھ کر ادا فرماتے۔

(۱۱۲۹)

(عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے جتنا ثواب ملتا ہے، مرآۃ بحوالہ مرقات، ج ۲، ص ۲۴۰)

Scanned with CamScanner

☆ حضور علیہ السلام کی تہجد کی طویل نماز جس میں ایک رکعت کے اندر آپ نے سورۂ بقرہ پڑھ دی اور اتنا ہی لمبا رکوع اور قومہ' سجدہ اور جلسہ کیا اور چار رکعتوں میں سورۂ بقرہ سے لے کر مائدہ یا انعام تک قرآن مجید پڑھا۔ شَكَّ شعبة (راوی حضرت شعبہ کو شک ہوا)۔ (رواہ ابوداؤد' ۱۱۳۱)

☆ نماز تہجد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بلند آواز سے قرات فرماتے' کبھی آہستہ آواز سے۔ (۳۴-۱۱۳۳)

متوسط آواز سے ذکر کرنیکی دلیل

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات (اپنے صحابہ کرام کے شب کے حالات معلوم کرنے کے ہے) نکلے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بہت آہستہ نماز پڑھتے ہوئے پایا جبکہ حضرت عمر بہت بلند آواز سے نماز ادا کر رہے تھے۔ جب یہ دونوں حضرات حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے آہستہ پڑھنے کی وجہ پوچھی تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ یارسول اللہ! میں اس کو سنا رہا تھا جس سے میں مناجات کر رہا تھا (اور اس کی شان یہ ہے انه يعلم السّر واخفی) حضرت عمر سے اونچی آواز سے پڑھنے کا سبب پوچھا تو انہوں نے عرض کیا: اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّيْطَانَ (میں بلندی آوازی سے نماز پڑھ کر) سوتوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ (ورنہ اللہ تو آہستہ اونچی ہر آواز سن لیتا ہے) اس پر حضور علیہ السلام نے حضرت ابوبکر صدیق کو ذرا اونچی آواز سے پڑھنے کا حکم دیا اور حضرت عمر کو ذرا آہستہ آواز کرنے کا ارشاد فرمایا۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی ۱۱۳۵)

اس حدیث سے جہاں ذکر بالجہر (متوسط آواز سے) کرنے کا ثبوت ملتا ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سلطان اسلام کا رات کو گشت کر کے رعایا کے حالات معلوم کرنا سنت ہے اسی طرح پیر کا مریدوں کے اور استاد کا شاگردوں کے حالت پہ نظر رکھنا مسنون ہے بلکہ حضور علیہ السلام کی یہ نگرانی تا قیامت جاری ہے کیونکہ جس طرح ابوبکر عمر رضی اللہ عنہما آقا

علیہ السلام کے امتی ہیں' اسی طرح ہم بھی سرکار کے ادنیٰ غلام ہیں اور ہمیں ان سے زیادہ حضور علیہ السلام کی نگہبانی کی ضرورت ہے بعض صوفیاء حضور علیہ السلام کو دورہ فرماتے ہوئے مشاہدہ بھی کرتے ہیں۔ (مرأۃ' ج ۲' ص ۲۴۳)

سلام اس پر گناہگاروں کو جس نے فرمایا یہ میرے ہیں

☆ حضور علیہ السلام نے پوری رات ایک ہی آیت کی تلاوت میں گزار دی۔

ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفرلهم فانك انت العزيز الحكيم

(نسائی' ابن ماجہ ۱۱۳۶)

اے اللہ! اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر انہیں بخش دے تو تو غالب حکمت والا ہے (عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں اپنی امت کے متعلق یہی عرض کریں گے اور حضور علیہ السلام نے اس دنیا میں اپنی امت کی شفاعت کے لئے عرض کر دیا)

سلام اس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
اسلام اس پر گناہگاروں کو جس نے فرمایا یہ میرے ہیں

☆ کام بھی کرو اور آرام بھی کرو (۱۱۳۹) حضور علیہ السلام جتنا آرام کرتے اتنی ہی رات کو عبادت کرتے۔ (۱۱۴۱)

☆ حالت سفر میں بھی حضور علیہ السلام رات کو تین مرتبہ اٹھے۔ ہر بار مسواک کر کے نماز ادا فرمائی۔ (۱۱۴۰) صحابہ کرام علیہم الرضوان کا کتنا پیارا ذوق تھا کہ حالت سفر میں رات کے معمولات نبوی کو بھی محفوظ کر کے امت تک پہنچا دیا۔ ظاہر ہے یہ صحابی ساری رات اس لیے بیدار رہے کہ شب اسریٰ کے دولہا صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے معمولات کا مشاہدہ کروں بلکہ حدیث میں اس کی صراحت بھی ہے۔ لَاَرْقَبَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ حَتّٰى اَرٰى فِعْلَهٗ.

Scanned with CamScanner

(۵۴)بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

(جب رات کو اٹھے تو کیا کہے)

اس پورے باب میں نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان بابرکت دعاؤں اور اذکار کا تذکرہ ہے جو آپ اس وقت اپنے رب کی بارگاہ میں کرتے تھے جب نماز تہجد کے لئے اٹھتے (اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مطابق کَانَ یَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ. متفق علیہ ۱۱۳۸) حضور صلی اللہ علیہ وسلم عموماً مرغ کی پہلی اذان یعنی جب چوتھائی رات باقی رہتی تو تہجد کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے۔ ویسے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر سانس ہی ذکر الٰہی میں گزرتا لیکن تہجد کے وقت عالم تنہائی میں خدائے واحد کے یکتا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جو ذکر و دعا کرتے وہ الفاظ فرشتوں کے لئے بھی قابل رشک ہوتے' اس لیے بھی کہ یہ وقت ہر شخص کے لئے قبولیت کا وقت ہے اور رحمت الٰہی کے ظہور کا وقت ہے تو رحمۃ للعالمین رحمت والے اس وقت میں جب رحمٰن و رحیم کی بارگاہ سے رحمت مانگتے ہوں گے تو کیوں نہ قدسی بھی جھک جھک کر یہ منظر دیکھتے ہوں گے۔ ان دعاؤں میں جہاں گناہوں اور خطاؤں کا ذکر ہے وہاں امت کے گناہ مراد ہیں ورنہ حضور علیہ السلام تک گناہوں کی رسائی کہاں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گناہ کرنے کے لئے نہیں بلکہ گناہگاروں کی دستگیری کے لئے تشریف لائے ہیں اور یہ دستگیری نہیں تو کیا ہے کہ امت نے گناہ بعد میں کرنے تھے اور آقا علیہ السلام ان کے گناہوں کو پہلے ہی معاف کرا گئے۔ اسی طرح جہاں حضور علیہ السلام نے اللہ سے ہدایت مانگی ہے وہاں امت کے لئے ہدایت مانگنا مراد ہے اور تعلیم امت کے لئے ہے کہ جب میں خود ہدایت دینے والا ہو کر (وانك لتهدي الى صراط مستقيم) اپنے رب سے ہدایت (بر استقامت) مانگ رہا ہوں تو تم بھی رب سے اپنے لیے ہدایت کی دعا کرتے رہا کرو۔

☆ حضور علیہ السلام نے دنیا کی تنگی (آفات و مصائب' قرض) سے اور آخرت کی تنگی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی ہے۔ (رواہ ابوداؤد ۱۱۴۷)

(۵۵)بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ

(رات کے قیام کی ترغیب)

اس باب میں نماز تہجد کے لئے رات کو اٹھنے کے فضائل بیان فرمائے گئے ہیں۔

صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ رات کا وقت جہاں اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں کے اترنے کا وقت ہے تو اس وقت نماز ادا کرنے سے جنت کی لذتیں نصیب ہوتی ہیں۔ (اشعہ) اس لیے ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس قدر قیام فرماتے کہ قدمین شریفین متورم ہو جاتے اور جب عرض کیا جاتا حضور! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں تو فرماتے: اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔ کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (متفق علیہ ۱۱۵۱)

یعنی میری یہ عبادت تمہاری طرح گناہوں کی معافی کے لئے نہیں بلکہ شکر گزاری کے طور پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم صرف شاکر ہیں اور حضور علیہ السلام مشکور ہیں یعنی ہر وقت' ہر طرح کا اعلیٰ شکر ادا کرنے والے۔ حضرت علی المرتضیٰ فرماتے ہیں صرف جنت کے لالچ میں عبادت کرنے والے تاجر ہیں' صرف دوزخ کے خوف سے عبادت کرنے والے عابد ہیں مگر شکر کی عبادت کرنے والے احرار ہیں۔ فان ذلك من عزم الامور (مرأۃ بحوالہ ربیع الابرار و مرقاۃ) اور یہی وجہ ہے کہ جو اتنی عظیم نعمت کے حصول سے غافل رہ کر سویا رہتا ہے اس کے بارے میں فرمایا: ذٰلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطٰنُ فِيْ اُذُنِهٖ. وہ ایسا شخص ہے جس کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔ (متفق علیہ ۱۱۵۲)

☆ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ (رواہ البخاری ۱۱۵۳)

بہت ساری دنیا میں باپردہ قیامت کو بے پردہ ہوں گی۔ (گویا وہاں کا لباس نماز تہجد ہے یا وہ عورتیں مراد ہیں جو دنیا میں بھڑکیلے اور غیر شرعی لباس پہنتی ہیں)

پچھلی راتیں رحمت رب دی کرے بلند آوازہ

☆ اللہ تعالیٰ ہر رات کے آخری تہائی حصے میں (اپنی شان کے مطابق) آسمان دنیا کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے (یعنی اس کی رحمت مخلوق کی طرف پوری طرح متوجہ ہوتی

Scanned with CamScanner

ہے) پھر وہ فرماتا ہے کون ہے مجھ سے دعا کرنے والا میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون ہے مانگنے والا میں اس کو عطا کروں۔ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ. طلوع فجر تک (١١٥٤)

غالباً یہی وہ لمحات ہیں جن کے بارے میں فرمایا: اِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ يَسْئَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْرًا مِّنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ (رواہ مسلم، ١١٥٥)

ہر رات میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ مسلمان بندہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے جو بھی دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے، اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرما دیتا ہے۔

فرمایا: رات کو اٹھنا اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ بھی ہے اور اللہ کے قرب کا ذریعہ بھی ہے، پچھلے گناہوں کو مٹانے والا اور آئندہ گناہوں سے بچانے والا بھی ہے (جس پر گواہی کے لئے تجربہ کافی ہے) (١١٥٨) کسی نے کیا خوب کہا:

پچھلی راتیں رحمت رب دی کرے بلند آوازہ
بخشش منگن والیاں کارن کھلا اے دروازہ

اللہ تعالیٰ جن تین شخصوں پہ "ضحک" فرماتا ہے (ان پہ راضی ہوتا ہے) ان میں سے پہلے نمبر پہ وہ ہے جو رات کے لمحات میں نماز ادا کرنے کے لئے اٹھ کھڑا ہو۔ (١١٨٩) دوسرا با جماعت نماز پڑھنے والا اور تیسرا دشمن کے سامنے صف بنا کر قتال کرنیوالا۔ یہی وہ مبارک لمحات ہیں کہ فرمایا گیا: اللہ تعالیٰ آخری رات میں بندے کے بہت قریب ہوتا ہے۔ اس وقت اگر ذکر الٰہی کر سکو تو ضرور کرو۔ اس حدیث کا نمبر ١١٦٠ ہے اور اس کے راوی حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ ہیں جو بیت اللہ شریف میں حضور علیہ السلام کی نماز تہجد دیکھ کر قربان ہو گئے اور اسی وقت ایمان لے آئے اور اسی وقت حضور علیہ السلام نے ان کو یہ بات ارشاد فرمائی جو حدیث میں گزری۔

دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانۂ تو ہر دو جہاں راچہ کند

☆ میاں بیوی ایک دوسرے کے منہ پہ پانی کے چھینٹے مار کر تہجد کے لئے

اٹھائیں۔ (١١٦١)

ایک حدیث میں ہے کہ حضور علیہ السلام سے پوچھا گیا: کونسی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ آپ نے فرمایا: جَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ (ترمذی، ١١٦٢) آخری رات کے درمیان کی اور فرض نمازوں کے بعد۔

جنت کے دریچے کن کے لئے ہیں؟

حضور علیہ السلام نے فرمایا: جنت میں ایسے دریچے (بالاخانے) ہیں جن کا اندر باہر سے اور باہر اندر سے دکھائی دیتا ہے اور یہ اس شخص کے لئے ہیں جس میں مندرجہ ذیل چار صفات ہوں۔

١- مَنْ اَلَانَ الْكَلَامَ. ہر کسی (مسلمان) کے ساتھ نرمی سے کلام کرنے والا (وفی روایة اَطَابَ الْكَلَامَ۔ جو اچھا کلام کرے) کیونکہ کفار سے تو سختی کرنے کا حکم ہے۔ قرآن پاک میں ہے: اشداء على الكفار۔ مزید فرمایا: وليجدوا فيكم غلظة۔
علامہ اقبال نے کیا ہی اچھا کہا:

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

٢- وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ. ہر خاص و عام کو کھانا کھلائے۔ (بزرگانِ دین کے لنگر اسی وجہ سے ہیں)

٣- وَتَابَعَ الصِّيَامَ۔ اور متواتر روزہ رکھنے والا یعنی کثرت کے ساتھ المراد الكثرة لا الدوام۔ حاشیہ مشکوٰۃ ١٠٩ (عید الفطر کے دن اور ذی الحجہ کی دس تا تیرہ تاریخ کو روزہ رکھنا حرام ہے)

٤- وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. جب لوگ رات کو سو رہے ہوں تو وہ نماز پڑھ رہا ہو (رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی مالک الاشعری وروی الترمذی عن علی رضی اللہ عنہما، ١١٦٣)

حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے: اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَةِ صَلٰوةٌ فِي

Scanned with CamScanner

جَوْفِ اللَّيْلِ (۱۱٦٦) فرائض کے بعد بہترین نماز درمیانی رات کی نماز ہے۔ کسی نے حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا: آپ پر کیا گزری؟ فرمایا: عبادات ضائع ہوگئیں' اشارات فنا ہوگئے' تہجد کی رکعات کام آ گئیں۔ (مرآۃ بحوالہ لمعات)

☆ رات کی نماز چوری کی عادت چھڑا دے گی۔ (۱۱٦۷)

☆ میری امت کے بہترین لوگ حاملین قرآن اور شب زندہ دار ہیں۔ (۱۱٦۹)

(۵٦) بَابُ الْقَصْدِ فِی الْعَمَلِ

(عمل میں میانہ روی کا بیان)

ارادہ اور درمیانی رفتار کو قصد کہا جاتا ہے اور یہاں یہی دوسرا معنیٰ مراد ہے۔ نفلی عبادت میں میانہ روی کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ فرائض و واجبات تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہیں' ان میں کمی بیشی کا سوال ہی نہیں پیدا ہو سکتا۔ ہاں البتہ نفلی عبادت (نماز ہو یا روزہ) میں بندے کو اختیار دیا گیا ہے کمی کرے یا زیادتی' لیکن چاہیے کہ نفلی عبادت اتنی شروع کرے جس کو نباہ سکے کیونکہ نفلی عبادت کا کام حضور علیہ السلام کو وہ پسند تھا جس پر ہمیشگی کی جاتی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا: يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ

(متفق علیہ' ۱۱٦۴)

اے عبداللہ فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا جو رات کو اٹھتا تھا پھر اس نے ارادے کا قیام ترک کر دیا یعنی بلا عذر محض سستی کی وجہ سے۔

معلوم ہوا: تہجد گزار کا تہجد چھوڑنا بہت بُرا ہے۔ اشعۃ اللمعات میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ تمام رات عبادت کرتے تھے ان کے والد اس سے منع کرتے تھے مگر یہ نہ مانتے تھے چنانچہ ان کے والد نے بارگاہ رسالت میں ان کی شکایت کی تب حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔ مقصد یہ ہے کہ تم سے یہ عبادت نبھ نہ سکے گی اور تم اصل تہجد بھی چھوڑ بیٹھو گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ (متفق علیہ' ۱۱۷۲) اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا عمل وہ ہے جو دائمی ہے' اگرچہ تھوڑا ہو۔ آپ ہی سے روایت ہے: خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا (ایضاً' ۱۱۷۳) طاقت کے مطابق (نفلی) اعمال اختیار کرو' بے شک اللہ نہیں تھکے گا تم ہی تھک جاؤ گے۔ الغرض نفلی عبادات بقدر ذوق و طاقت کی جائے۔ آرام بھی کیا جائے اور کام بھی کیا جائے۔

☆ اَلدِّيْنُ يُسْرٌ۔ دین آسان ہے۔ لَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ کوئی اس کو مشکل نہ بنائے...... (رواہ البخاری ۱۱۷٦)

☆ نفل بیٹھ کر پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب اور (بعذر) لیٹ کر پڑھنے والے کو بیٹھ کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب۔ (۷۹-۱۱۷۸/۱۱۸۳)

اے فرشتو! دیکھو میرے بندے کی طرف......

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ تعجب فرماتا ہے (راضی ہوتا ہے) دو بندوں پر' ایک وہ بندہ جو اپنے بستر و لحاف' اپنے پیاروں اور گھر والوں کے درمیان سے (رات کو) کود کر اٹھتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے دیکھو میرے بندے کی طرف کس طرح اپنے بستر و لحاف' اپنے پیاروں اور گھر والوں کے درمیان سے نماز کے لئے اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ صرف میری رحمت کے شوق اور عذاب کے خوف سے۔ دوسرا وہ بندہ جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ پھر اس کو خیال آئے کہ میدان جہاد سے بھاگنا تو بہت بڑا گناہ ہے اور میرا میدان کی طرف لوٹ جانا بڑا ثواب ہے تو وہ لوٹ آئے اور شہید ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِىْ رَجَعَ رَغْبَةً فِيْمَا

Scanned with CamScanner

عِنْدِیْ وَشَفَقًا مِمَّا عِنْدِیْ حَتّٰی هُرِیْقَ دَمُهٗ. دیکھو میرے بندے کی طرف میرے ثواب کے شوق اور عذاب کے خوف سے واپس آ گیا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا خون بہادیا گیا۔ (۱۱۸۱) عذاب کا خوف اور رحمت کی امید مومن کے لئے عبادت کا باعث تو ہے اس کی علت نہیں اور یہ صوفیائے کرام کے اس قول کے خلاف نہیں کہ عبادت محض حصول جنت یا دوزخ سے بچنے کے لئے کرنے کی بجائے صرف اللہ کی رضا کے لئے کرو۔

(۵۷) بَابُ الْوِتْرِ

(وتر کا باب)

نماز وتر میں چند طرح کا اختلاف بیان کیا جاتا ہے۔

۱- وتر کی نماز سنت ہے یا واجب؟ عندالاحناف نماز وتر واجب ہے۔

۲- وتر ایک رکعت ہے یا تین رکعات؟ ہمارے ہاں وتر کی تین رکعتیں ہیں۔

۳- تین رکعات کی صورت میں دو سلام کے ساتھ یا ایک سلام کے ساتھ؟ ہمارے ہاں ایک سلام کے ساتھ۔

۴- وتر میں دعا قنوت صرف رمضان کے پندرہ دن پڑھی جائے یا ہمیشہ پورا سال۔ ہمارے نزدیک ہمیشہ پڑھی جائے گی۔

چونکہ وتر کا لغوی معنی طاق ہے جو جفت یا شفع کا مقابل ہے۔ قرآن پاک میں ہے: والشفع والوتر۔ اس لیے اس باب میں کبھی صرف ایک رکعت کو وتر کیا گیا جو کہ دو کے بعد آخری ہوتی ہے۔ کبھی تین کے مجموعہ کو، کبھی پوری نماز تہجد کو، جہاں سات، نو یا گیارہ وتر کا ذکر ہے وہاں پوری نماز تہجد مراد ہے اس لیے احادیث میں تعارض نہیں۔

تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور علیہ السلام کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: اَلَسْتَ تَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ ؟ کیا تو قرآن نہیں پڑھتا؟ میں (حضرت سعد بن ہشام) نے عرض کیا: کیوں نہیں (قرآن تو پڑھتا ہوں) فرمایا: فَاِنَّ

خُلُقَ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ الْقُرْاٰنَ. حضور علیہ السلام کا اخلاق قرآن ہی تو تھا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عمل قرآن کی تفسیر ہے۔ وہ اگر خاموش قرآن ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناطق قرآن ہیں۔

ای کان خلقه جمیع مافصل فی القران من مکارم الاخلاق فان النبی صلی الله علیه وسلم متحلیابه . وقیل تعنی کان خلقه مذکورا فی القران فی قوله تعالیٰ والك لعلی خلق عظیم (حاشیه ۹، مشکوٰۃ، ص۱۱۱)

یعنی قرآن میں جو تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ وہ آپ کے اخلاق میں موجود ہیں اور آپ ان سے مزین تھے یا حضرت عائشہ کی مراد یہ ہے کہ قرآن میں آپ کا اخلاق بیان ہوا ہے اور وہ یہ ہے اور بے شک آپ خلق عظیم کے مالک ہیں۔

معلوم ہوا! حضور علیہ السلام بچپن سے ہی قدرتی طور پر قرآن پہ عمل کرنیوالے تھے۔ قرآن ہماری ہدایت کے لئے ہے نہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو روز اول ہی سے ہدایت یافتہ ہیں۔

یہ بھی جائز ہے وہ بھی جائز ہے

حضرت غضیف بن حارث فرماتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: حضور علیہ السلام غسل جنابت رات کے ابتدائی حصے میں فرماتے تھے یا آخری حصے میں؟ فرمایا: کئی مرتبہ اول شب میں غسل فرمایا اور کئی دفعہ آخر شب میں یعنی دونوں طرح جائز ہے۔ میں نے عرض کیا: اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً ۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے اس معاملہ میں وسعت پیدا کردی ہے۔

پھر میں نے عرض کیا: حضور علیہ السلام اول رات میں وتر ادا فرماتے تھے یا آخر رات میں؟ فرمایا: کبھی اول رات میں اور کبھی آخر رات میں۔ میں نے پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اس کام میں بھی وسعت پیدا فرمادی۔

پھر میں نے پوچھا: حضور علیہ السلام بلند آواز سے قرات فرمایا کرتے تھے یا آہستہ؟

Scanned with CamScanner

فرمایا بہت دفعہ بلند آواز سے قرات فرمایا کرتے اور کئی بار آہستہ بھی۔ اس پر میں نے پھر اللہ کا شکر ادا کیا۔ (رواہ ابوداوٗد ۱۱۹۳)

☆ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰن۔ اے قرآن والو یعنی قرآن کی تصدیق و تلاوت کرنیوالو۔ اس سے اہلِ حق مراد ہیں۔ (۱۱۹۶)

نماز وتر کی تین رکعتیں ہیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ حضور علیہ السلام وتر (کتنی رکعتیں اور ہر رکعت) میں کونسی سورت پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے (وتر کی تین رکعت بتائیں اور) فرمایا: پہلی رکعت میں سورۃ الاعلی کی تلاوت فرماتے۔ دوسری میں سورۃ کافرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد اور معوذتین (رواہ الترمذی وابوداوٗد ۱۱۹۹ نسائی نے عبدالرحمان بن ابزی سے روایت کی اور احمد نے ابی بن کعب سے اور دارمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے معوذتین کا ذکر نہیں فرمایا) امام اعظم علیہ الرحمۃ نے اپنی مسند میں جو حماد عن ابراہیم عن اسود عن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت فرمائی ہے اس میں بھی معوذنین کا ذکر نہیں۔ امام حاکم نے بشرط مسلم و بخاری حضرت عائشہ سے یہ حدیث نقل فرمائی جس کے آخر میں ایک ہی سلام کا ذکر ہے جو کہ تین رکعت کے بعد پھیرا جائے گا۔ نسائی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے جس کے آخر میں ہے کہ حضور علیہ السلام وتروں کی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

امام طحاوی نے حضرت ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام کے صحابہ کرام وتروں کو مغرب کے فرضوں کی طرح ادا فرمایا کرتے تھے۔ حضرت حسن فرماتے ہیں اہل اسلام کا اس پر اجماع ہے کہ وتر تین رکعات ہیں۔ ایک سلام سے۔ الغرض مذکورہ بالا معنون حدیث تین رکعات وتر کے بارے میں ایسی واضح اور صاف دلیل ہے کہ جس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔ (مراۃ)

فقیہ اور صحابی کی خطا سے درگزر کرو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا

Scanned with CamScanner

کہ وہ ایک وتر پڑھتے ہیں (آپ انہیں سمجھائیں) فرمایا: اَصَابَ اَنَّهٗ فَقِيْهٌ. ٹھیک ہے وہ فقیہ و مجتہد ہیں۔ دوسری روایت میں ہے۔ آپ نے فرمایا: دَعْهُ فَاِنَّهٗ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (رواہ البخاری ۱۲۰۳) انہیں چھوڑو کیونکہ وہ حضور علیہ السلام کے ساتھ رہے ہیں۔ اس سے صاف طور پہ معلوم ہوا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور آپ کی خدمت میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں عرض کرنیوالے (آپ کے غلام ابن ملیکہ اور دوسرے صاحب) ان سب کا یہی نظریہ تھا کہ وتر ایک نہیں بلکہ تین ہیں۔ لیکن حضرت امیر معاویہ سے اس بارے میں بحث نہ کی اور نہ ہی معترض ہوئے صرف ان کے فقیہ اور صحابی ہونے کی وجہ سے۔

☆ وتر واجب ہونے کی دلیل (۶-۵-۱۲۰۴)

☆ حضور علیہ السلام وتر کے بعد والے دو نفل بیٹھ کر ادا فرماتے۔ (۱۱-۱۲۱۰) اور ان میں سورۂ زلزال اور سورۂ کافرون کی تلاوت فرماتے۔ (۱۲۱۳)

خدا تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال مبارکہ پہ بحث کرنے کی بجائے ان پہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عاشقاں راچہ کار با تحقیق
ہر کجا نام اوست قربانیم

(۵۸) بَابُ الْقُنُوْتِ

(دعائے قنوت کا بیان)

قنوت کا لغوی معنی ہے اطاعت، خاموشی، دعا اور نماز کا قیام یہاں اس سے دعائے قنوت مراد ہے اور یہ دو ہیں۔ ایک وہ جو وتروں کی تیسری رکعت میں رکوع جانے سے پہلے پڑھی جاتی ہے اور دوسری قنوت نازلہ جو کسی خاص مصیبت میں وبائی امراض اور کفار سے جہاد کے موقع پہ فجر کی نماز میں دوسری رکعت کے رکوع کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ احناف کے ہاں یہ اب بھی ضرورت کے وقت جائز ہے اور اس کے الفاظ متعین نہیں ہیں جبکہ دعائے قنوت کے الفاظ متعین ہیں (اللھم انا نسعینك و نسغفرك) جیسا کہ طبرانی میں بھی ہے اور امام جلال الدین سیوطی کی کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں بھی ہے۔ نیز فتح القدیر نے ابوداوٗد

سے بھی روایت کی ہے۔ (مرآۃ)

☆ پانچ نمازوں میں قنوت نازلہ پڑھنے کی حدیث (۱۲۱۶) مگر یہ منسوخ ہے جیسا کہ اگلی حدیث میں ہے: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهُ. (۱۲۱۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ قبائل کے خلاف) ایک مہینہ قنوت پڑھی پھر چھوڑ دی۔

واليه ذهب اكثر اهل العلم انه لايقنت في الصبح ولا في غيرها سوى الوتر وقال مالك والشافعي يقنت في الصبح ويقنت في جميع الصلوات عندالنازلة ومعنى تركه اللعن والدعاء على تلك القبائل اوتركه في الصلوات الاربع سوى الصبح (حاشیہ مشکوٰۃ ۱۱۴)

☆ ہمیشہ قنوت نازلہ پڑھنا بھی بدعت سیئہ ہے۔ (۱۲۱۸)

جن احادیث میں رمضان کے آخری پندرہ دنوں میں دعائے قنوت پڑھنے کا ذکر ہے اس سے مراد بھی قنوت نازلہ ہے (جیسا کہ حدیث ۱۲۱۹ میں ہے)

دعائے قنوت کے مسائل

☆ جو شخص کہ وتر کی جماعت میں تیسری رکعت کے رکوع میں شامل ہوا اس شخص کو دُعائے قنوت پڑھنا منع ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ چہارم صفحہ ۷) اور فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مطبوعہ مصر صفحہ ۱۰۳ میں ہے۔ اذا ادركه في الركعة الثالثة في الركوع ولم يقنت معه يقضي لم يقنت فيما يقضي كذا في المحيط .

☆ جب کہ نماز وتر قضا ہوگئی اور لوگوں کے سامنے پڑھتا ہو تو اس صورت میں دُعائے قنوت کی تکبیر کے لیے ہاتھ اُٹھانا منع ہے۔ (بہارِ شریعت جلد چہارم صفحہ ۷) اور ردالمحتار جلد اوّل باب الوتر صفحہ ۴۴۷ میں ہے۔ رافعا يديه لو في الوقت اما في القضاء عند الناس فلا يرفع حتى لا يطلع احد على تقصيره ملخصاً .

☆ جب کہ وتر میں شک ہوا کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری تو اس صورت میں وتر کی دو رکعتوں میں دُعائے قنوت پڑھنے کا حکم ہے ایک اسی رکعت میں اور ایک قعدہ کے بعد والی رکعت میں جیسا کہ بہارِ شریعت حصہ چہارم صفحہ ۵۸ میں ہے کہ ”وتر میں شک ہوا کہ دوسری ہے یا تیسری تو اس میں قنوت پڑھ کر قعدہ کے بعد ایک رکعت اور پڑھے اور اس میں بھی قنوت پڑھے اور سجدۂ سہو کرے“ اور فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۲۳ میں ہے۔ لو شك في الوتر وهو..........

☆ جب کہ وتر میں پڑھنے والے کو شبہ ہوا کہ وہ پہلی رکعت کے قیام میں ہے کہ دوسری یا تیسری رکعت کے تو اس صورت میں جس رکعت میں وہ ہے اس میں بھی دُعائے قنوت پڑھے پھر قعدہ کرے اور کھڑا ہو کر دو رکعت دو قعدہ کے ساتھ پڑھے اور ہر ایک میں دُعائے قنوت بھی پڑھے۔ اس طرح وتر کی تین رکعتوں میں دُعائے قنوت پڑھنے کا حکم ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۰۴ میں ہے۔

☆ جب کہ بہت بڑا کوئی حادثہ پیش آئے تو اِس صورت میں فجر کی نماز میں بھی دعائے قنوت پڑھنا جائز ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۴۵۱، بہارِ شریعت حصہ چہارم صفحہ ۷)

(۵۹) بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ
(ماہِ رمضان کا قیام)

اس باب میں نماز تراویح کے علاوہ شب برات کی عبادت کا تذکرہ بھی آخر میں ہے۔

حضور علیہ السلام نے نماز تراویح خود بھی ادا فرمائی اور اس کی ادائیگی کا حکم بھی دیا لیکن تعداد کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی یقینی روایت نہ مل سکی اس لیے کہا جائے گا کہ تراویح تو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور بیس تراویح ہمیشہ باجماعت پڑھنا سنت صحابہ کرام علیہم الرضوان ہے۔

☆ حضور علیہ السلام نے مسجد میں پورا مہینہ تراویح اس لئے ادا نہ کیں کہ امت پہ

فرض نہ ہو جائیں۔ حضرت ابوبکر صدیق کے پورے دور میں اور حضرت عمر فاروق کے ابتدائی دور حکومت میں سلسلہ اسی طرح چلتا رہا۔ (۲۱-۱۲۲۰)

☆ شب برات کے بارے میں احادیث۔ (۳۲-۳۱-۳۰-۱۲۲۱)

☆ نفلی نماز گھر میں ادا کرنے کی زیادہ فضیلت ہے۔ صلوۃ الرجل فی بتیہ ...... (۱۲۲۵)

☆ حضرت عمر نے فرمایا: نماز تراویح باجماعت پورا ماہ رمضان اچھی بدعت ہے۔ (۱۲۲۶)

☆ اگلی حدیث ۱۲۲۷ سے اگر تراویح آٹھ رکعات ثابت ہیں تو وتر ضرور تین ہیں۔ (حالانکہ حدیث مضطرب ہے اور دیگر فنی خرابیاں بھی اس میں ہیں دیکھئے مرآۃ ج ۲، ص ۲۹۲) یہ بھی ہوسکتا ہے ابتداء میں آٹھ تراویح پڑھی گئی ہوں۔ پھر بارہ، پھر بیس، پھر آٹھ اور بارہ منسوخ ہوگئی ہوں اور بیس قائم رہیں جیسا کہ آج بھی حرمین شریفین میں بیس ہی پڑھی جاتی ہیں۔

(۶۰) بَابُ صَلٰوۃِ الضُّحٰی

(نماز چاشت کا بیان)

ضحیٰ ضَحْوٌ سے ہے جس کا معنی ہے آفتاب کی شعاع یا دن کی بلندی۔ قرآن پاک میں ہے والشمس وضحٰھا ۔ عرف میں اگرچہ نماز اشراق اور چاشت دونوں کو اشراق کہا جاتا ہے لیکن نماز اشراق کا وقت سورج نکلنے سے بیس منٹ بعد شروع ہوتا ہے اور چہارم دن تک رہتا ہے اور چاشت کا اس وقت سے لے کر نصف النہار تک ہے۔ یہ دونوں نمازیں سنت مستحبہ ہیں۔ نماز اشراق مسجد میں ادا کرنا بہتر ہے اور نماز چاشت گھر میں۔ اشراق کی دو رکعتیں ہیں اور چاشت کی کم از کم چار۔ (۱۲۳۴)

☆ اس سے پہلی حدیث میں ہے فتح مکہ کے موقع پہ اتنی مصروفیت کے باوجود بھی حضور علیہ السلام نے چاشت کی آٹھ رکعات غسل فرما کر ادا فرمائیں۔ (متفق علیہ ۱۲۳۳)

☆ ہر انسان کے ہر جوڑ پہ صدقہ لازم ہے اور دو رکعت ضحیٰ (اشراق) کی تمام

صدقات اتار دیتی ہیں۔ (۳۶-۱۲۳۵) گناہ مٹا دیتی ہے وان کانت مثل زبد البحر (۱۲۴۰/۱۲۴۱)

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آنکھ میں کھاری پانی رکھا ہے تاکہ آنکھ کی چربی محفوظ رہے اور پگھل نہ جائے جبکہ کان کے پردے میں کڑوا پانی رکھا ہے تاکہ کوئی کیڑا اس راستے سے دماغ میں نہ داخل ہو سکے اور ناک کے نتھنوں میں گرمی رکھی تاکہ ہوا صاف ہو کر دماغ میں پہنچے۔ (مرقاۃ)

☆ نماز چاشت کے بارے میں حدیث قدسی ہے اے ابن آدم! تو میرے لیے دن کی ابتداء میں دو رکعات ادا کر میں دن کے آخر تک تجھے کافی ہوں (یعنی تیری حاجات پوری کروں گا اور تیری مصیبتیں دور کروں گا) (۱۲۳۷)

☆ چاشت کی بارہ رکعات کا ذکر اور اس پر جنت میں سونے کا محل (۱۲۳۹)

☆ نماز چاشت حضور علیہ السلام نے کبھی پڑھی، کبھی نہ پڑھی۔ (۱۲۴۳) اس کے باوجود بعض صحابہ کرام اور امہات المومنین اس کو اتنی پابندی سے ادا فرماتے کہ حدیث نمبر ۱۲۴۲ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: لَوْ نُشِرَ لِیْ اَبَوَایَ مَا تَرَکْتُھَا۔ اگر میرے والدین بھی زندہ ہو کر آ جائیں تب بھی میں یہ نماز نہ چھوڑوں گی۔ اس سے مراد اشراق ہو یا چاشت بہر حال صحابہ کرام یہ جاننے کے باوجود بھی کہ حضور علیہ السلام نے کبھی یہ نماز پڑھی، کبھی نہ پڑھی پھر بھی پابندی کرتے۔

ثابت ہوا کہ بدعت کا وہ تصور جو آج کل گھڑ لیا گیا ہے اس دور میں نہ تھا جبکہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تو نماز چاشت پڑھتے ہی نہ تھے۔ (رواہ البخاری ۱۲۴۴) بلکہ حضرت عمر تو اس نماز کو پڑھنا بدعت کہتے تھے۔ شاید مسجد میں لوگوں کے اندر اعلان کر کے پڑھنا بدعت کہتے ہوں کیونکہ یہ گھر کی نماز ہے اور اس کو گھر میں ہی پڑھنا مستحب ہے یا ممکن ہے آپ کو نماز چاشت پڑھنے کی احادیث نہ پہنچی ہوں کیونکہ چاشت تو بہر حال سنت ہے اور اس پر ہمیشگی مستحب ہے۔

(مرآۃ بحوالہ مرقاۃ، ص ۳۰۰، ج ۲)

Scanned with CamScanner

(۶۱) بَابُ التَّطَوُّعِ

(نوافل کا باب)

تطوع طَوْعٌ سے ہے یا طاعۃ سے جس کا معنی فرمانبرداری ہے۔ اصطلاح میں نفلی عبادت کو تطوع کہا جاتا ہے یعنی وہ عبادت جس کا شریعت نے بندے کو مکلف نہ کیا ہو بلکہ بندہ اپنی خوشی سے کرے۔ اگرچہ یہ لفظ ہر نفلی عبادت پہ بولا جاتا ہے لیکن یہاں صرف نفلی نماز مراد ہے چاہے وہ تحیۃ المسجد کے نوافل ہوں یا وضو کے صلوۃ الحاجۃ ہو یا صلوٰۃ التوبہ وغیرھا۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے جوتے کی آواز جنت میں سنی گئی

☆ تحیۃ الوضوء کے نوافل کی وجہ سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے جوتے کی آہٹ کو حضور علیہ السلام نے جنت میں سنا۔ (۱۲۴۵/۱۲۴۹) اس سے معلوم ہوا۔

۱۔ حضور علیہ السلام لوگوں کے انجام سے باخبر ہیں کہ کون جنتی ہے اور کون دوزخی اور یہ بات علوم خمسہ میں سے ہے۔

۲۔ حضور علیہ السلام کے کان اور آنکھیں لاکھوں برس بعد والی چیزیں دیکھتی اور آوازیں سنتے ہیں کیونکہ یہ واقعہ تو قیامت کے بعد ہوگا۔

حدیث نمبر ۱۲۴۹ میں یہ الفاظ بھی ہیں (حضرت بلال فرماتے ہیں: یہ فضیلت اس وجہ سے ہے) کہ جب بھی میرا وضو ٹوٹتا ہے میں فوراً وضو کر لیتا ہوں۔ وَرَاَیْتُ اَنَّ لِلّٰہِ عَلَیَّ رَکْعَتَیْنِ اور میں سمجھتا ہوں کہ (وضو کے بعد) مجھ پر اللہ کیلئے دو رکعتیں لازم ہیں کیونکہ علی استعلاء اور لزوم و وجوب کے لئے آتا ہے۔ جیسے وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ۔ اللہ تعالیٰ کے لئے لوگوں پہ حج بیت اللہ شریف لازم ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو وضو کے بعد دو رکعت نفل ادا کرنا لازم قرار نہ دیا تو اس سے معلوم ہوا کہ جائز کام اور نفلی عبادت کو اپنے اوپر لازم قرار دینا ناجائز و حرام نہیں جیسا کہ ہمیں کہا جاتا ہے۔ آپ گیارھویں شریف یا عرس یا فلاں کام اتنی پابندی سے کرتے ہیں جس طرح فرض کی پابندی کی جاتی ہے حالانکہ یہ

حضرات خود اپنے مدارس میں امتحان پابندی سے لیتے ہیں۔ اپنی اپنی جماعت کے سالانہ پروگرام بڑی پابندی سے کرتے ہیں، جمعہ کے دن بڑی پابندی سے کپڑے تبدیل کرتے ہیں تو کیا یہ ناجائز و حرام ہو گیا۔

۳۔ دنیا میں غلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں زندگی گزارنے والا آخرت میں بھی حضور علیہ السلام کا خادم بن کر ہی رہے گا۔ اعلیٰ حضرت نے کیا خوب کہا:

ذرّے مہر قدس تک تیرے توسط سے گئے
حد اوسط نے کیا صغریٰ کو کبریٰ نور کا

☆ نوافل استخارہ اور دعائے استخارہ (۱۲۴۶)

☆ صلوٰۃ التوبہ کا ذکر (رواہ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ قال حدثنی ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ، ۱۲۴۷)

☆ جب بھی کوئی معاملہ پیش آتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں مشغول ہو جاتے۔ (۱۲۴۸)

☆ صلوٰۃ الحاجت کا تذکرہ اور اس کی دعا (۱۲۵۰)

یاد رہے! بعض حاجات براہ راست اللہ سے مانگی جاتی ہیں اور بعض مخلوق کے ذریعے پوری ہوتی ہیں یہ بھی حقیقت میں اللہ ہی کی طرف سے پوری ہو رہی ہیں مگر مخلوق کے واسطے سے۔ لہٰذا مخلوق کے پاس حاجت روائی کے لئے جانا شرک نہیں۔ (مرآۃ، مرقاۃ) اللہ تعالیٰ حقیقی حاجت روا ہے اور اس کے اذن و عطا سے مخلوق مجازی حاجت روا ہے۔

☆ صلوۃ التسبیح کا بیان اور اس کی فضیلت و شان (عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ والبیہقی فی الدعوات الکبیر وروی الترمذی عن ابی رافع نحوہ ۱۲۵۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی پوچھا گیا کہ صلوۃ التسبیح کی رکعات میں کونسی سورتیں پڑھنی چاہئیں تو انہوں نے فرمایا: سورۃ التکاثر، سورۃ العصر، سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص (فتاویٰ شامی)

فرائض کی کمی نوافل سے پوری کی جائیگی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا (عبادات یا نیکیوں میں) سب سے پہلے حساب نماز کا ہوگا (کیونکہ حقوق العباد یا گناہوں میں پہلے قتل کا حساب ہوگا۔ لہٰذا یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں جس میں ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے قتل کا حساب ہوگا) اگر نماز ٹھیک ہوئی تو بندہ نجات پا گیا اور اگر نماز میں فیل ہوگیا تو محروم ہوگیا اور نقصان میں رہا۔ پھر اگر فرائض میں کمی پائی گئی تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرمائے گا۔

اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ۔ دیکھو! میرے بندے کے نوافل ہیں (اگر نوافل ہوں گے تو) پھر ان سے فرائض میں رہنے والی کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔ یعنی فرضوں کی ادائیگی میں کمی مراد ہے نہ یہ کہ ایک بندہ فرض پڑھے ہی نہ اور نفل پڑھتا رہے تو اس کے نفلوں کو فرض بنا دیا جائے۔ (مرآۃ از لمعات)

اسی طرح باقی فرائض کا حال ہے۔ مثلاً فرضی روزہ میں رہ جانیوالی کمی بیشی نفلی روزے سے دور کر دی جائیگی۔ (ایک روایت میں ہے) ثم الزکٰوۃ مثل ذٰلک۔ پھر زکوٰۃ بھی اسی طرح یعنی اس کی کمی بیشی نفلی صدقات واخیرات سے دور کی جائیگی۔ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰی حَسَبِ ذٰلِکَ۔ پھر دوسرے تمام اعمال بھی اس طرح کیے جائیں گے۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ورواہ احمد عن رجل (۱۲۵۲)

نماز اور قرآن قرب خدا کا ذریعہ ہیں

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بندے کو جو بھی احکامات عطا فرمائے ہیں' دو رکعت نماز سے زیادہ تاکیدی حکم کسی اور چیز کا نہ دیا (یعنی تمام احکام الٰہیہ میں نماز سب سے افضل ہے کیونکہ نماز' تلاوت قرآن' تسبیحات' حمد وثنا اور تکبیرات وغیرہ کا مجموعہ ہے اور دو رکعت کا ذکر اس لیے ہے کہ شروع میں ہر نماز کی دو دو رکعت ہی تھیں) اور جب تک بندہ نماز میں رہتا ہے بھلائی اس کے سر پہ نثار ہوتی رہتی ہے یعنی نماز کی تیاری وضو وغیرہ' نماز کی انتظار' دعا وظائف سب

کچھ نماز ہی میں داخل ہے اور اس دوران اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمتیں برستی رہتی ہیں۔ رحمت نچھاور ہونے میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ نمازی کے خدمتگار یعنی نماز کی تیاری میں اس کے ساتھ تعاون کرنیوالے بھی اس رحمت سے حصہ پاتے ہیں کیونکہ دولہا کی بکھیر باراتی لوٹتے ہیں۔

چراغ زندہ می خواہی در شب زندہ داراں زن
کہ بیداریٔ بخت از بخت بیداراں شود پیدا

اسی حدیث کے آخری الفاظ ہیں وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰہِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ۔ اور بندہ کسی چیز سے رب کا اتنا قرب حاصل نہیں کرسکتا جتنا کہ قرآن پاک کی تلاوت سے۔ (۱۲۵۳)

معلوم ہوا اگر بلا ارادہ تلاوت بھی قرآن پاک کے الفاظ منہ سے نکل جائیں تب بھی ثواب ملے گا کیونکہ حدیث میں ماخرج منہ کے الفاظ ہیں کہ جیسے بھی ادائیگی ہوجائے' دوسرا یہ کہ بغیر سمجھے بھی قرآن پاک پڑھنا باعث ثواب اور قرب الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔ اگرچہ سمجھ کر پڑھنا نورٌ علیٰ نور ہے۔

(۶۲) بَابُ صَلٰوةِ السَّفَرِ

(سفر کی نماز کا بیان)

لفظ سفر کا لغوی معنی ہے ظاہر ہونا' کھلنا' اسی لیے روشنی کو اسفار کہتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر نماز فجر کو روشنی میں ادا کرو' اس کا ثواب زیادہ ہے۔ کتابوں کے ڈھیر کو اسفار کہتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ یحمل اسفارا کیونکہ کتابوں سے بھی علوم کے دروازے کھلتے ہیں۔ سفر کا لفظ الٹایا جائے تو فسر بنتا ہے۔ اسی سے لفظ تفسیر ہے اور اس کا بھی یہی معنی ہے جو کہ سفر کا ہے۔ چونکہ سفر سے دوسرے مقامات کے حالات ظاہر ہوتے ہیں اس لیے اس کو سفر کہتے ہیں۔ شریعت میں راستہ طے کرنے کی مخصوص صورت کا نام سفر ہے۔ پھر سفر کے متعلق چند طرح کا اختلاف بیان کیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

۱۔سفر کا فاصلہ کتنا ہے؟ ہمارے ہاں ستاون میل (بانوے کلومیٹر ہے)

۲۔حالت سفر میں قصر واجب ہے یا جائز؟ ہمارے ہاں واجب ہے۔

۳۔اقامت کی کم از کم مدت کیا ہے؟ ہمارے نزدیک تین دن مدت ہے جس سے مسافر مقیم ہو جاتا ہے۔ (تفصیل کتب فقہ سے معلوم کریں)

یہاں صرف اتنا یاد رکھ لیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے موزوں پہ مسح کی مدت مقرر کی تو تین دن رات، عورت پہ بغیر محرم کے سفر کرنے کی پابندی لگائی تو اس کی مسافت بھی تین دن مقرر فرمائی۔ اس سے احناف کے مسلک کی تائید ہو رہی ہے کہ سفر کی مسافت جس کی وجہ سے نماز قصر واجب ہوتی ہے وہ بھی تین دن ہی ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جو مسافت بیان کی گئی ہے کہ مکہ اور طائف، مکہ اور عسفان، مکہ اور جدہ (چار برید) تک مسافت ہو تو قصر لازم ہے۔ یہ بھی تقریباً اتنی ہی بنتی ہے۔ (۱۲۷۲)

نماز قصر کے مسائل

سسرال میں نماز پوری پڑھی جائیگی۔ اگرچہ عارضی طور پر بچے وہیں پہ رہتے ہوں (فتاویٰ رضویہ جدید، ج ۸، ص ۲۷۰)

کیونکہ عورت بھی جب اپنے میکے جائے گی تو نماز قصر پڑھے گی (بہار شریعت، ج چہارم، ص ۴۸) تو جس کی وجہ سے مرد کا سسرالی رشتہ قائم ہوا ہے جب وہ وہاں قصر کرے گی تو خاوند کس طرح قصر نہ کرے گا۔

☆ مسافر نے مسافر کی اقتداء کی پھر اسے حدث لاحق ہوا تو وہ وضو بنانے کے لیے گیا کسی سے کلام نہیں کیا اور اقامت کی نیت کر لی پھر واپس ہوا تو امام نماز سے فارغ ہو چکا تھا تو اس صورت میں اقامت کی نیت کے باوجود بنا کرنے میں مسافر پر چار رکعت پڑھنا واجب نہ ہوا بلکہ دو دو ہی رکعت پڑھنا واجب رہا جیسا کہ نور الانوار صفحہ ۳۶ میں ہے۔

☆ مسافر کسی کام کے لیے تیرہ چودہ روز کی نیت سے کسی شہر میں ٹھہرا۔ مگر اتنے روز میں کام نہ ہوا تو پھر بارہ تیرہ روز کی نیت سے ٹھہرا اور پھر اتنے روز میں کام نہ ہوا تو پھر تیرہ چودہ روز کی نیت سے ٹھہرا۔ اسی طرح کئی مہینہ بلکہ کئی برس گزر جائیں جب بھی اس پر چار

رکعت والی فرض نماز کو دو ہی پڑھنا واجب رہے گا۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۱۳۱۔

☆ جو مسلمان گھر سے یہ ارادہ کر کے نکلا کہ ۹۲ کلومیٹر سے کم کی راہ مثلاً ۷۵ کلومیٹر پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے پھر وہاں سے ۸۰ کلومیٹر کی دوری پر جانا ہے پھر وہاں ۸۵ کلومیٹر پر جا کے کچھ کرنا ہے اسی طرح وہ ساری دُنیا گھوم آیا مگر اس پر قصر کرنا واجب نہ ہوا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں ''اگر دو سو میل کے ارادہ پر چلا مگر ٹکڑے کر کے یعنی بیس میل جا کر یہ کام کروں گا وہاں سے تیس میل جاؤں گا وہاں سے پچیس میل وعلیٰ ہذا القیاس مجموعہ دو سو میل تو وہ مسافر نہ ہوا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۶۶۷)

☆ ایسا حاجی جو مکہ شریف میں اس وقت حاضر ہوا کہ یوم الترویہ یعنی ۸ ذی الحجہ پندرہ دن سے کم رہ گیا تو پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت سے حاضر ہونے کے باوجود مقیم نہ ہوا بلکہ مسافر ہی رہا جیسا کہ بدائع الصنائع جلد اوّل میں ہے۔

☆ اسلامی لشکر کسی جنگل میں پڑاؤ ڈال کر باغیوں کا محاصرہ کرے تو پندرہ دن قیام کی نیت کے باوجود چار رکعت والی فرض اُس کو دو ہی پڑھنا پڑھیں گی۔ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۵۲۹ میں ہے۔

☆ مسافر جب کہ مقیم کی اقتداء کرے تو اس کو چار رکعت فرض پڑھنا ضروری ہے۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۱۳۳۔

☆ مسافر نے اپنے وطن اصلی میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کی اس کے باوجود اس پر چار رکعت فرض پڑھنا ضروری ہے۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل ص ۱۳۳۔

☆ چار رکعت والی قضاء نماز مسافر مقیم کے پیچھے نہیں پڑھ سکتا جیسا کہ درمختار میں ہے اما اقتداء المسافر بالمقیم فیصح فی الوقت ویتم ولا بعده۔ شامی ج ۱ ص ۵۳۱

☆ مسافر نے مسافر کی اقتداء کی تو امام کو حدث لاحق ہو گیا اس نے مقیم کو خلیفہ بنا دیا تو اس صورت میں مسافر نے مقیم کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھی مگر چار رکعت پڑھنا اس پر لازم نہیں ہوا جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد میں اوّل مصری صفحہ ۹۱ میں ہے مسافر اقتدی

Scanned with CamScanner

بمسافر فاحدث الامام فاستخلف مقيما لم يلزم المسافر الاتمام كذا في محيط السرخسي ۔

☆ جب کہ مسافر نے چار رکعت پڑھا دی تو اس صورت میں مقیم کی نماز اس کے پیچھے نہیں ہوگی اگرچہ اس نے قعدہ اولیٰ کیا ہو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں: ''مسافر اگر بے نیت اقامت چار رکعت پوری پڑھے گا گنہگار ہو گا اور مقیمین کی نماز اس کے پیچھے باطل ہو جائے گی جبکہ دو رکعت اولیٰ کے بعد اس کی اقتداء باقی رکھیں گے''۔ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۶۶۹)

☆ چار رکعت نماز سنت ہے جس میں مسافر کو قصر کرنا منع ہے موقع ہو تو پوری چار رکعت پڑھے ورنہ سب معاف ہے۔ حضرت صدر الشریعۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں ''سنتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی البتہ خوف اور روا روی (زیادہ مصروفیت) کی حالت میں معاف ہیں۔ (بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ۷۸)

☆ مقیم ہونے کی حالت میں چار رکعت والی فرض نماز قضاء ہوگئی تو حالتِ سفر میں بھی اس فرض کو چار رکعت ہی پڑھنا ضروری ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۱۱۳ میں ہے۔ يقضي مسافر في السفر مافاته في الحضر من القرض الرباعي اربعا۔

پانچ شہروں میں گیا مگر مقیم ہی رہا

☆ ان شہروں میں سے ایک شہر میں تو اس کا ایسا وطن ہے کہ جہاں سے وہ ہجرت کا ارادہ نہیں رکھتا اور باقی چار شہروں میں اس کی چار بیویاں مستقل طور پر رہتی ہیں تو اس صورت میں ان پانچ شہروں میں داخل ہوا اور کسی جگہ اس نے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کی مگر اس کے باوجود وہ ہر شہر میں مقیم ہی رہا در مختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۵۳۳ میں ہے۔ الوطن الاصلي هو موطن ولادته او تاهله او توطنه اور بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ۸۳ میں ہے۔ ''دو شہروں میں اس کی دو عورتیں رہتی ہوں تو دونوں جگہ پہنچتے ہیں مقیم ہو جائے گا اور علامہ علامہ ابراہیم حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غنیۃ ص ۵۰۵ پھر علامہ ابن

عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۵۳۲ میں تحریر فرماتے ہیں لو كان له اهل ببلدتين فايتهما دخلها صار مقيما ۔

☆ ایک شہر میں مسافر نے ایسی عورت سے شادی کر لی جس کی سکونت وہاں مستقل ہے تو اس صورت میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کے بغیر وہ مقیم ہو گیا جیسا کہ حضرت صدر الشریعۃ علیہ الرحمۃ الرضوان تحریر فرماتے ہیں۔ مسافر نے کہیں شادی کر لی اگرچہ وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو مقیم ہو گیا۔ (بہار شریعت جلد ۴ صفحہ ۸۰)

☆ مسافر نے مسافر کی اقتداء کی پھر اسے حدث ہوا تو وہ اپنے شہر میں وضو بنانے کے لیے گیا مگر کسی سے کلام نہیں کیا اور جب واپس ہوا تو امام نماز سے فارغ ہو چکا تھا تو اس صورت میں اپنے شہر میں داخل ہونے کے باوجود بنا کرنے میں مسافر پر اس نماز کا چار رکعت پوری کرنا واجب نہ ہوا بلکہ دو ہی رکعت پڑھنا واجب رہا جیسا کہ رئیس الفقہاء حضرت ملا جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: مسافر اقتدى بمسافر ثم احدث فذهب الى مصره للتوضى ثم جاء حتّٰى فرغ الامام ولم يتكلم وشرع في اتمام الصلوٰة فلا يتم اربعا بل يصلي ركعتين ۔ (نور الانوار ص ۳۶)

نماز قصر کے لئے خوف کا ہونا ضروری نہیں

نماز قصر کے لئے خوف کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ امن کی حالت میں بھی قصر لازم ہے۔ (قرآن پاک میں خوف کی قید اتفاقی ہے۔ ان خفتم ان يفتنكم الذين كفروا.......... متفق علیہ ۱۲۵۴)

☆ یہ (نماز قصر) اللہ کا صدقہ ہے اس کو قبول کرو۔ (رواہ مسلم ۱۲۵۵)

☆ سفر میں نوافل و سنن نہ پڑھنے کی رعایت و اجازت۔ (۱۲۵۹، ۱۲۶۴)

☆ پندرہ دن کی نیت نہ کی ہو تو چاہے زیادہ ٹھہرا رہے نماز قصر ہی ہوگی۔

(۱۲۵۸، ۱۲۶۳)

وہ تمام احادیث جن میں ہے کہ حضور علیہ السلام کسی جگہ پندرہ دن سے زائد ٹھہرے اور نماز قصر کی اس سے مراد یہی ہے کہ ارادہ تو اتنے دن ٹھہرنے کا نہ تھا لیکن اتنے دن ٹھہرنا پڑ

Scanned with CamScanner

گیا' آج بھی کوئی پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرے اور دو سال ٹھہرا رہے تو نماز قصر ہی کرتا رہے گا یا اگر پندرہ دن یا زائد ٹھہرنے کی نیت کر لی لیکن دوسرے دن ہی کام ہو گیا تو اس ایک دن نماز پوری ہی پڑھی جائے گی۔

☆ سواری پہ نوافل ادا کرنے کی اجازت (۱۲۶۶)

(۶۳) بَابُ الْجُمُعَةِ

(نماز جمعہ کا بیان)

جمعہ کو جمعہ کیوں کہا گیا؟ اس لیے کہ یہ ایسا دن ہے جس میں لوگ ایک جگہ جمع ہو کر عبادت الٰہی بجالاتے ہیں پھر اسی دن تمام مخلوق وجود میں مجتمع ہوئی کیونکہ تکمیل خلق اسی دن ہوئی۔ سب سے پہلے انسان آدم علیہ السلام کی مٹی اسی دن جمع ہوئی نیز اس میں خیر کثیر کو جمع کر دیا گیا۔

قیل سمیت بذلک لان خلق ادم جمع فیھا و قیل لما جمع فیه من الخیر (مرقاۃ)

اسلام سے پہلے اہل عرب جمعہ کو عروبہ کہتے تھے۔ یاد رہے! نماز جمعہ شعار اسلام میں سے ہے اور فرض ہے اور اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے لیکن کس پہ فرض ہے؟ مسلمان' مرد' عاقل' بالغ' آزاد و تندرست شہری پر۔ جمعہ کی ادائیگی کے لئے شرط ہے کہ با جماعت ہو۔ شہر میں ہو' بلا روک ٹوک ہو اور خطبہ کے ساتھ ہو' گاؤں والوں پہ جمعہ فرض نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ شہر میں آکر پڑھ لیں تو ان سے ظہر ساقط ہو جائے گی یا اتنا بڑا گاؤں ہو کہ اس کی سب سے بڑی مسجد میں عاقل بالغ صحت مند لوگ جمع ہوں تو نہ سما سکیں۔ متاخرین کی ایک جماعت کے مطابق اگر یہ شرط بھی نہ ہو تو ایسے گاؤں میں جمعہ ادا نہ ہو سکے گا۔ (فتاویٰ رضویہ) باب الجمعہ سے چند احادیث کے حوالے ملاحظہ ہوں:

☆ قیامت جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔ (رواہ مسلم' ۱۲۷۶/۱۲۷۹' یہ بات جانور بھی جانتے ہیں)

☆ جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی امام کے (منبر پہ) بیٹھنے سے لے کر جمعہ ختم ہونے تک ہوتی ہے۔ (۱۲۷۸)

(اس بارے میں چالیس اقوال ہیں۔ مرأۃ' ج ۲' ص ۳۲۰/۳۲۲)

یہاں مرأۃ میں ہے کہ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے بخاری شریف میں جو امام ابوحنیفہ پر سخت لہجہ میں اعتراضات کیے ہیں' انہیں امام اعظم سے عناد نہ تھا بلکہ وہ سمجھے کہ یہ مسائل غلط ہیں اور حدیث اس کے خلاف ہے۔ لہٰذا ہم امام بخاری کو برا نہیں کہہ سکتے۔ (ج ۲' ص ۳۲۱)

☆ قبولیت کی گھڑی جمعہ کے دن عصر سے لے کر غروب آفتاب تک بھی ہو سکتی ہے۔ (۱۲۸۰)

☆ اللہ تعالیٰ نے زمین پہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام (کو کھانا) حرام کر دیا ہے۔ (۱۲۸۱/۱۲۸۵) (ان احادیث کے تحت حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل' مرأۃ' ج ۲' ص ۲۸-۳۲۷ پہ دیکھیے)

☆ جمعہ کا دن عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی افضل ہے اور دیگر پانچ فضیلتیں (۱۲۸۳)

☆ جمعہ کے دن مجھ پہ درود شریف کی کثرت کرو۔ (۱۲۸۵)

☆ جمعرات اور جمعہ کی فضیلت میں دو احادیث' جو ان میں مریگا وہ عذاب قبر سے بچا لیا جائے گا۔ جمعہ کی رات روشن رات ہے اور دن چمکدار دن ہے۔ (۱۲۸۸-۱۲۸۶)

☆ جمعہ اور عرفہ کا دن' عید کے دن ہیں (۱۲۸۷) (جمعہ کا حج ستر حجوں کا ثواب رکھتا ہے اور اس کو حج اکبر کہا جاتا ہے۔ مرأۃ ص ۳۲۵' ج ۲)

(۶۴) بَابُ وُجُوبِهَا

(جمعہ کی فرضیت کا بیان)

جمعہ دائمی فریضۂ اسلام ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ تاکیدی ہے۔ جس کا منکر کافر ہے۔ (فتح القدیر) بعض نے جوا سے فرض کفایہ کہا جیسا کہ طیبی نے نقل کیا تو غلط کہا

Scanned with CamScanner

ہے۔ اتفق العلماء علی ان الجمعة فرض علی الاعیان و غلط من قال فرض کفایة (مرقاۃ) جمعہ کی فرضیت پہ دلالت کرنے والی احادیث مبارکہ بکثرت ہیں۔ و قال ابن همام الجمعة فریضة محکمة بالکتاب والسنة والاجماع۔ جمعہ کی فرضیت کتاب وسنت اوراجماع سے ثابت ہے۔ (حاشیہ ۶' مشکوٰۃ ۱۲۱)

اس جگہ صاحب مرأۃ علیہ الرحمۃ کا یہ لکھنا کہ "بعض بے وقوفوں نے جمعہ کو فرض کفایہ کہا ہے" یہ انداز مناسب نہیں ہے کیونکہ یہ کہنے والے بھی اہل علم ہی ہوں گا اور طیبی نے یہ اختلاف نقل کیا ہے۔ (دیکھیے ج ۶' مشکوٰۃ ص ۱۲۱) مرأۃ' ج ۲' ص ۳۳۰

دیہاتیوں وغیرہ پہ جمعہ فرض ہی نہیں اور جن پر فرض ہے ان کو ادا کرنا ہی پڑے گا۔ جیسے پنجگانہ نماز حائضہ اور نفاس والی عورتوں پہ فرض ہی نہیں اور جن پہ فرض ہے ان سب کو پڑھنا ہی پڑیں گی لہٰذا جس طرح نماز پنجگانہ فرض کفایہ نہیں اس طرح جمعہ بھی فرض کفایہ نہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پہ جلوہ گر ہو کر ارشاد فرمایا: جمعہ ترک کرنے والے باز آ جائیں ورنہ ان کے دلوں پہ اللہ تعالیٰ مہر لگا دے گا۔ (جیسا کہ منافقوں کے دلوں پہ ختم اللہ علی قلوبھم) پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔ (رواہ مسلم ۱۲۹۰) بلکہ فرمایا: جو تین جمعے سستی سے چھوڑ دے (وہ جان لے کہ) اللہ تعالیٰ نے اس کے دل پہ مہر لگا دی ہے۔ (۱۲۹۰) بلکہ وہ منافق لکھ دیا گیا جو بلا ضرورت جمعہ چھوڑ دے۔ (۱۲۹۶)

☆ غلام' عورت' بچے اور بیمار پہ جمعہ فرض نہیں۔ (۱۲۹۴' ۱۲۹۷ میں ہے اور مسافر پر) (خواہ وہ سفر کر رہا ہو یا سفر میں کسی جگہ عارضی طور پہ ٹھہرا' دونوں کا ایک ہی حکم ہے لیکن جمعہ کے دن جمعہ کی نماز سے پہلے سفر کرنا مکروہ ہے) جو شخص کھیل کود یا تجارت کی وجہ سے (جمعہ سے) لا پرواہ ہو جائے اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ واللہ غنی حمید

(رواہ دار قطنی)

ہر جو کام نماز سے روکے وہ کھیل کود ہے' اگر چہ کتنا ہی اہم ہو یہی وجہ ہے کہ جمعہ کے دن دفتر کاروبار اور بازار بند رہنے چاہئیں تا کہ لوگ ان میں مشغولیت کی وجہ سے جمعہ کی نماز سے غافل نہ ہو جائیں۔ ہاں جمعہ جب ادا ہو جائے تو اب چونکہ یہ خطرہ نہیں رہا لہٰذا حکم

ہے: فاذا قضیت الصلوٰة فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللّٰه۔ اور جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ (کاروبار کرو) اور اللہ کا فضل (رزق حلال) تلاش کرو۔

(۶۵) بَابُ التَّنْظِيْفِ وَالتَّبْكِيْرِ

(جمعہ کے دن صفائی کرنے اور جمعہ کی طرف جلدی جانے کا بیان)

تنظیف کا لفظ نظافت سے بنا ہے جس کا معنی ہے پاکیزگی وصفائی۔ اس سے مراد بدن اور کپڑے کی صفائی ہے۔ بدن کی صفائی غسل' مسواک' حجامت' موئے زیر ناف کی صفائی اور خوشبو کا استعمال ہے۔ یہ سارے کام جمعہ کے دن سنت ہیں۔ تبکیر باکورہ سے بنا ہے جس کا معنی ہے ہر چیز کا اگلا حصہ۔ اسی وجہ سے دن کے ابتدائی حصے کو بکرہ کہا جاتا ہے۔ (وسبحوہ بکرةً واصیلا) اور کنواری لڑکی کو باکرہ کہتے ہیں یہاں اس سے مراد ہے نماز جمعہ کے اول وقت مسجد میں پہنچ جانا' بعض اہل اللہ یہ فضیلت پانے کے لئے جمعہ کے دن فجر کی نماز پڑھ کر مسجد میں بیٹھے رہتے تھے۔

یہ تبکیر کا اعلیٰ درجہ ہے۔ علماء فرماتے ہیں جو اول جمعہ پالے اس نے تبکیر پہ عمل کر لیا۔ حالات خراب ہونے کی وجہ سے اب عورتوں کو مساجد میں نہ آنا چاہئے (مرقاۃ)

مفتی احمد یار خان گجراتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں "اس کا مطلب یہ نہیں کہ عورتیں سینماؤں' بازاروں' کھیل تماشوں اور کالجوں میں جائیں صرف مسجدوں میں نہ جائیں بلکہ گھروں میں رہیں اور بلا ضرورت شرعیہ گھروں سے باہر نہ نکلیں"۔ فرماتے ہیں: اسی لیے فقیر کا یہ فتویٰ ہے کہ اب عورتوں کو باپردہ مسجدوں میں آنے سے نہ روکو۔ اگر ہم نے انہیں روکا تو وہ بدمذہبوں کی مساجد میں پہنچ کر اپنا ایمان خراب کر بیٹھیں گی جیسا کہ تجربہ ہوا کہ ان لوگوں نے بڑے بڑے انتظامات اپنی مسجدوں میں کر رکھے ہیں۔ عورتوں کو گمراہ کر کے ان کے خاوندوں اور بچوں کو بہکاتے ہیں۔ (مرأۃ' ج ۲' ص ۳۳۳/ ۳۵۷/ ۱۷۰)

☆ ایک جمعہ (صحیح طریقے پر) پڑھنے سے دس دن کے گناہ معاف (۱۳۱۲' ۱۳۱۱- ۱۳۰۰- ۱۲۹۹) ہر قدم پہ سال بھر کی عبادت کا ثواب (۱۳۰۵)

Scanned with CamScanner

☆ جمعہ کے دن پہلے آنے والے کو اونٹ کی قربانی کا ثواب ہوگا۔ پھر گائے، پھر بکری، پھر مرغی، پھر انڈے کا ثواب۔ (اس سے انڈے کا حلال ہونا ثابت ہوا نہ کہ مرغی کی قربانی) (۱۳۰۱)

☆ جمعہ کے دن گردنیں پھلانگنے والے نے دوزخ کی طرف پل بنالیا۔ (۱۳۰۸)

☆ دوران خطبہ باتیں کرنے والا گدھے کی طرح ہے۔ (۱۳۱۳)

☆ جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ نے عید بنایا ہے:

اِنَّ ھٰذَا یَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِیْدًا۔ (۱۳۱۴)

(۲۶) بَابُ الْخُطْبَةِ وَالصَّلٰوةِ

(خطبۂ جمعہ اور نماز جمعہ کا بیان)

خطبہ کا لغوی معنی تو ہے خطاب کرنا جبکہ شریعت میں خطبہ وہ کلام ہے جس میں شہادتین اور نصائح وغیرہ ہوں۔ جمعہ کے لئے خطبہ شرط ہے اور عیدین کے لئے سنت اسی طرح نکاح و وعظ کا خطبہ بھی سنت کے زمرے میں آتا ہے۔ پھر خطبہ جمعہ میں سنت یہ ہے کہ نماز کے مقابلہ میں کم ہو اور عربی زبان میں ہو۔ عربی کے علاوہ کسی بھی دوسری زبان میں خطبہ اذان تکبیر بدعت قبیحہ ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ خلفاء راشدین کے دور میں ایسے ممالک فتح ہوئے جہاں کی زبان عربی نہ تھی لیکن پھر بھی خطبہ عربی میں ہی پڑھا جاتا رہا۔ پھر خطبہ سے صرف وعظ و نصیحت ہی مراد نہیں کہ سامعین کا سمجھنا ضروری ہو بلکہ اس سے مقصود اللہ کا ذکر ہے جس کے لئے عربی زبان ہی زیادہ موزوں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں خطبہ کو ذکر اللہ کہا گیا۔ فاسعوا الی ذکر اللہ ۔لہٰذا وعظ و نصیحت کے لئے خطبہ سے پہلے کسی بھی زبان میں تقریر کرلو اور خطبہ عربی زبان میں پڑھو تا کہ شعار اسلامی میں بگاڑ پیدا نہ ہو۔

خطیب خطبہ روک کر کسی سے ضروری بات کرسکتا ہے۔ حضور علیہ السلام نے بحالت خطبہ ایک شخص کو سنتیں پڑھنے کا حکم دیا۔ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی آمد پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ بند کردیا اور انہیں آغوش رحمت میں لے لیا۔ حضرت عمر نے خطبہ کی حالت میں حضرت عثمان سے پوچھا: دیر سے کیوں آئے ہو اور یہ کہ صرف وضو کرکے

کیوں آئے ہو، غسل کیوں نہیں کیا کیونکہ سامعین کا حکم اور ہے اور خطیب کا حکم اور پھر خطیب بھی صرف تبلیغی کام کرسکتا ہے دنیوی نہیں۔

بدعتِ حسنہ

مرقاۃ میں ہے خطبہ سے پہلے موذن کا لوگوں کو یہ حدیث (جس میں ہے اگر جمعہ کے دن تو اپنے ساتھی سے کہے چپ رہ جبکہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو تو نے بیہودہ کام کیا یا جمعہ کا ثواب ضائع کردیا۔ متفق علیہ ۱۳۰۲) پڑھ کر سنانا بدعت حسنہ ہے لیکن خطیب کا منبر پہ پہنچ کر لوگوں کو سلام کرنا ناجائز، یونہی خطبے کے دوران دعائیہ کلمات پر موذن کا اونچی آمین کہنا منع ہے۔ رافضیوں نے اپنے خطبوں میں خلفاء راشدین کو گالیاں دینا شروع کیں تو ان کے مقابلہ میں اہل سنت نے خلفائے راشدین پہ درود بھیجنا شروع کیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے بعض لوگوں کو خطبہ میں اہل بیت اطہار کو برا بھلا کہتے ہوئے سنا تو انہوں نے اپنے خطبے میں اس آیت کی تلاوت شروع کی: ان اللہ یامر بالعدل والاحسان ۔یہ سب بدعتیں ہیں مگر چونکہ مسلمان انہیں اچھا جانتے ہیں اس لیے اچھی ہیں۔ اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو ہر بدعت کو حرام کہتے ہیں۔ (مرأۃ بحوالہ مرقاۃ ۳۳۶)

امام بیہقی نے قوی سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ مقام ابراہیم حضور علیہ السلام اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں بیت اللہ شریف کے ساتھ متصل تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فاصلہ پہ کردیا اور تمام صحابہ نے اس پہ ان سے اتفاق کیا۔

(تاریخ الخلفاء للسیوطی، باب اولیات عمر ص ۱۳۷، فتح الباری ج ا ص ۳۸۷، ۳۹۶)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے (اپنی طرف سے) لوگوں کو درود شریف کے کلمات لکھوائے جس کا ذکر سعید بن منصور اور ابن جریر نے تہذیب الآثار میں، ابن عاصم نے اور یعقوب بن شیبہ نے اخبار علی میں اور طبرانی نے سلام کندی سے المعجم الاوسط ج ۹ ص ۱۱۶ حدیث نمبر ۹۰۸۹ کے تحت فرمایا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تشہد میں وبرکاتہ کے بعد السلام علینا من ربنا کا

اضافہ فرمایا کرتے تھے۔ اسے امام طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کیا اور اس کے راوی حدیث صحیح کے راوی ہیں جیسا کہ مجمع الزوائد باب التشہد والجلوس ج ۲ ص ۱۴۳ پہ ہے۔ نماز کی نیت زبان سے بول کر کرنا بدعت (حسنہ) ہے۔ (عین الہدایہ ص ۳۲۴ ج ۱' کتاب الصلوٰۃ' ایمان مجمل وایمان مفصل کی اصطلاح حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام کے ادوار میں نہ تھی۔ جمعہ کے دن ایک اذان کا اضافہ حضرت عثمان کے دور میں کیا گیا

(بخاری ج ۱ ص ۱۶۲ مطبوعہ مصر)

نماز تراویح موجودہ شکل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ادا کی گئی۔ اس طرح کی سینکڑوں مثالیں بدعتِ حسنہ کے بارے میں مل سکتی ہیں۔ (بدعت کی اقسام اور مزید تفصیل کے لیے دیکھیے ہماری کتاب "شانِ مصطفیٰ بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بلفظ اَنا"

مرأۃ ص ۳۴۵ پہ ہے منبر کی تیسری سیڑھی پہ خطبہ پڑھنا سنت ہے۔ خطبہ کے دوران دوزانوں ہو کر بیٹھے پہلے خطبہ کے دوران ہاتھ باندھ لے اور دوسرے کے دوران ہاتھ رانوں پہ رکھے تو انشاء اللہ دو رکعت کا ثواب ملے گا۔ (الخطبۃ کالصلوٰۃ) کیونکہ خطبہ فرض ظہر کی دو رکعتوں کے قائم مقام ہے۔ (۳۳۸) دوسرے خطبہ کی آواز پہلے سے کچھ کم ہو۔ (۳۴۶) ہر خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا سنت ہے۔ خواہ جمعہ وعیدین کا ہو یا وعظ و نکاح کا۔ (ایضاً)

☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں (جمعہ کی دوسری بمعہ اقامت) تیسری اذان شروع ہوئی (رواہ البخاری' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۳۱۹)

☆ دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا (۱۳۲۰) دو خطبوں کے درمیان کوئی آیت بھی پڑھی جائے۔ (ایضاً)

☆ لمبی نماز اور مختصر خطبہ عقلمند وعالم ہونے کی علامت ہے۔ (۱۳۲۱)

☆ حضور علیہ السلام کا دوران خطبہ جلال میں آنا آنکھیں سرخ اور آواز بلند ہو جاتی تھی۔ (۱۳۲۲)

☆ جمعہ کے دن سیاہ عمامہ شریف باندھنا اور اس کے دونوں شملے کندھوں کے

درمیان لٹکانا (۱۳۲۵) (بغیر شملہ عمامہ خلاف سنت ہے۔ مرأۃ' ج ۲' ص ۳۴۴)

☆ ایک صحابی کہتے ہیں: میں نے حضور علیہ السلام کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھیں (۱۳۳۰)

☆ بیٹھ کر خطبہ پڑھنے والے حاکم کو صحابی نے خبیث کہا:

اُنْظُرُوْا اِلٰی ھٰذَا الْخَبِیْثِ (۱۳۳۱)

☆ وعظ کے دوران حضور علیہ السلام صرف شہادت کی انگلی کو حرکت دیتے۔ اس سے زیادہ ہاتھوں کو حرکت دینے پہ ایک حاکم کو صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈانٹ دیا۔ (۱۳۳۲)

سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پہ جلوہ گر ہوئے تو لوگوں کو (جو سنتیں پڑھ رہے تھے کچھ حضور علیہ السلام کی تعظیم کے لئے کھڑے تھے) فرمایا: بیٹھ جاؤ' اس وقت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد کے دروازے پہ تھے۔ انہوں نے حضور علیہ السلام کا فرمان سنا تو وہیں بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا اور فرمایا:

تَعَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ (رواہ ابوداؤد' ۱۳۳۳)

اے عبداللہ بن مسعود آگے آ جاؤ۔

اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا جذبہ حضور علیہ السلام کے صحابہ کرام کے علاوہ اور کہاں مل سکتا ہے۔ اس ادب واطاعت کی بنا پر حضور علیہ السلام نے فرمایا: میری امت کے حق میں جس چیز سے ابن مسعود راضی ہیں میں بھی راضی ہوں اور انہی کو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے معلم الامت قرار دیا۔ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ خلفاء راشدین کے بعد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کو ترجیح دیتے ہیں۔ صوفیاء کرام اس مقام پہ ایک نکتہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے حضرت ابن مسعود کو جو کچھ فرمایا اس کا مطلب یہ ہے۔

Scanned with CamScanner

تعال من صف النعال الی مقام الرجال

اے عبداللہ! جوتے اتارنے کی جگہ سے اٹھ اور مردان حق کے مقام پہ آ جا' اب تک ابن مسعود طالب ومحب تھے اور آج کے بعد مطلوب ومحبوب بن گئے۔

ہر کہ او درعشق صادق آمد است
بر سرش معشوق عاشق آمد است

(٦٧) بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

(خوف کی نماز کا بیان)

جنگ کی حالت میں جب یہ خطرہ ہو کہ سارا لشکر اگر باجماعت نماز میں مشغول ہوگا تو کفار حملہ آور ہو کر ہمارا نقصان کر دیں گے۔ اس حالت میں بھی نماز باجماعت پڑھی جائیگی مگر کس طرح؟ یہ طریقہ قرآن پاک میں بھی بیان ہوا اور احادیث میں بھی اور پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ صلٰوۃ الخوف کا حکم تا قیامت ہے۔ اگرچہ طریقہ ادا میں اختلاف ہے جو کہ صرف افضلیت میں ہے ورنہ جتنے طریقے احادیث میں آتے ہیں جس طرح بھی ادا کی جائے ہو جائے گی۔ (مرقاۃ) حضور علیہ السلام نے چار موقعوں پہ صلٰوۃ خوف ادا فرمائی۔ ذات الرقاع' بطن نخل' عسفان' ذی قروع۔

☆ کافر نے حضور علیہ السلام پر تلوار سونت لی اور کہا کیا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں' فرمایا نہیں' کہا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا فرمایا: میرا اللہ بچائے گا (١٣٣٧)

☆ کافر بھی جانتے تھے کہ مسلمانوں کو عصر کی نماز ان کے والدین اور اولاد سے بھی زیادہ پیاری ہے۔ (١٣٤٠) اس باب کے شروع اور آخر والی حدیث صلوۃ خوف کے بارے میں امام اعظم علیہ الرحمۃ کے موقف کی تائید میں ہے اور یہ وہی احادیث ہیں جو قرآن پاک میں بیان کیے ہوئے صلٰوۃ خوف کے طریقے کے بہت موافق ہیں۔

(٦٨) بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

(نماز عیدین کا بیان)

لفظ عید عود سے ہے جس کا معنی ہے لوٹنا' خوشی کا دن ہونے کی وجہ سے نیک فال کے طور پر اسے عید کہا گیا تاکہ بار بار آتا رہے اور یہ خوشیاں حاصل ہوتی رہیں پھر ہر خوشی کے اجتماع کو عید کہا جانے لگا جیسا کہ حدیث میں ہے۔ جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے عید بنایا ہے۔ قرآن پاک میں ہے اہل کتاب نے کہا اگر آسمان سے ہمارے اوپر دستر خوان اترے تو وہ دن ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لئے عید ہوگا۔ عیدا لاولنا و اخرنا۔ کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے۔

عید و عید و عید صرن مجتمعا
وجه الحبيب يوم العيد والجمع

کفار کی عیدوں کا احترام کرنا اس دن خوشی سے کپڑے بدلنا کفر ہے اور اپنی عیدوں پہ جائز خوشیاں منانا سنت ہے۔ عید کی خوشی کے لئے دف بجانا جائز ہے۔ (مرأۃ' ج٢' ص٢٥٩)

عیدین کی نماز واجب ہے۔ عیدالفطر کی تو اس لیے کہ عبادات رمضان کی توفیق ملنے پہ شکر ادا کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ولتکبروا اللہ علی ما ھداکم اور عیدالاضحیٰ کی حضرت خلیل اور جناب اسماعیل علیہما السلام کی امتحان میں کامیابی کی خوشی میں۔ حضور علیہ السلام نے ٢ھ رمضان کے روزے رکھے جو کہ شعبان میں فرض ہوئے تھے اور اس کے بعد نماز عید ادا فرمائی پھر بقرعید۔ نماز عید کی شرائط وہی ہیں جو جمعہ کی ہیں لیکن جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت' جمعہ کا خطبہ نماز سے پہلے ہوتا ہے اور عید کا بعد میں۔ نبی اکرم علیہ السلام نے کبھی نماز عیدالفطر نہ چھوڑی جبکہ بقرعید حج کے دوران چھوڑی کیونکہ حاجی پہ بقرعید کی نماز نہیں ہے۔

☆ عیدین کی نماز بغیر اذان واقامت کے پڑھی جائے اور خطبہ بعد میں پڑھا جائے گا۔ (١٣٤٢-٤٣' ٦٠)

Scanned with CamScanner

☆ نہ عید کی نماز سے پہلے کوئی نماز (نفلی) پڑھی جائے اور نہ بعد میں (۱۳۸۴)

☆ عید کے دن بچیوں کا گھر میں ناچنا گانا اور اچھے اشعار پڑھنا۔ (۱۳۴۶، حاشیہ ۲، مشکوٰۃ، ص ۱۲۶)

☆ عید الفطر کی نماز سے پہلے چند کھجوریں کھانا (۱۳۴۷/۱۳۵۴)

☆ عید کی نماز کے لئے راستہ بدل کر آنا جانا (۱۳۴۸/۱۳۶۱)

☆ عیدین (کی ہر رکعت) میں (اول میں بمعہ تحریمہ اور ثانی میں بمعہ رکوع کی تکبیر کے) نماز جنازہ کی طرح چار تکبیریں ہیں۔ (۱۳۵۷)

☆ ہاتھ میں کوئی نہ کوئی چیز (تلوار، کمان، نیزہ وغیرہ) لے کر خطبہ دینا۔ (۱۳۵۸-۵۹)

جو شہر جنگ سے فتح ہوا ہو وہاں کمان یا تلوار ہاتھ میں لے کر خطبہ پڑھنا بہتر ہے اور جو صلح سے حاصل ہوا وہاں عصا پہ خطبہ پڑھا جائے۔ (مرآۃ، ج ۲، ص ۳۶۳/۳۴۶، بحوالہ مرقاۃ)

☆ حضور علیہ السلام نے بارش کی وجہ سے مسجد میں نماز عید پڑھائی۔ (۱۳۶۲)

(۶۹) بَابٌ فِي الْأُضْحِيَةِ

(قربانی کا باب)

اضحیہ اضحاۃ کی جمع ہے اور اس کی جمع اضاحی اور ضحایا ہے جو ضحو سے بنا ہے جس کا معنی ہے دن چڑھنا، اسی لیے نماز چاشت کو صلوٰۃ ضحیٰ کہا جاتا ہے کیونکہ قربانی دن چڑھے ہوتی ہے اس لیے اسے اضحیہ کہا گیا۔ قربانی صرف بقر عید کے تین دن بہ نیت عبادت جانور ذبح کرنے کا نام ہے۔ حج کے ذبیحے خواہ ہدی ہو یا قران و تمتع کا خون یا حج کے جرموں کا کفارہ ان میں سے کوئی بھی قربانی نہیں کیونکہ حاجی مسافر ہوتے ہیں اور مسافر پہ قربانی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے نام ہی جدا جدا ہیں۔ دم قران، دم تمتع، دم جنایت ھدی وغیرہ۔ نیز وہ تمام جانور صرف حرم میں ہی ذبح ہو سکتے ہیں اور قربانی ہر جگہ ہو سکتی ہے۔ احناف کے ہاں ہر مسلمان، آزاد، مالدار، مقیم پہ قربانی واجب ہے۔ بعض آئمہ کے ہاں سنت مؤکدہ ہے

ہمارے ہاں فقیر پہ سنت ہے اور غنی پہ واجب لقولہ تعالیٰ فصل لربك وانحر۔ جب عید کی نماز واجب ہے تو قربانی بھی واجب ہے کیونکہ دونوں کے لئے ایک ہی صیغہ امر استعمال ہوا جو کہ بے قرینہ وجوب کے لئے آتا ہے۔ قربانی کے وجوب کے باقی دلائل ہماری کتاب مقام ابراہیم میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

جو قربانی کی طاقت نہیں رکھتے حضور علیہ السلام نے ان کی طرف سے قربانی کر دی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا جانور ذبح کرتے ہوئے یوں دعا کی اور پھر جانور کو ذبح فرما دیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

اللہ کے نام سے (قربانی کرتا ہوں) اے اللہ! اس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ال اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی طرف سے قبول فرما۔ (رواہ مسلم، ۱۳۶۸)

دوسری روایت میں ہے:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ (۱۳۷۵)

اے اللہ! یہ میری طرف سے ہے اور میری اس امت کی طرف سے ہے جو قربانی نہ کر سکے۔ اس سے جہاں ایصال ثواب کا مسئلہ حل ہو گیا نہ صرف مرحومین (گزشتہ لوگوں) کو بلکہ آنے والوں کے لئے بھی۔ لوگ کہتے ہیں کہ مر جانے والوں کو کچھ نہیں پہنچ سکتا جبکہ حدیث نے بتا دیا کہ تم صرف مرنے والوں کی بات کرتے ہو؟ ثواب تو ان کو بھی پہنچ جاتا ہے جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ ساری امت کو ثواب پہنچ کر بھی ثواب پہنچانے والے کے ثواب میں کمی نہیں آتی۔ ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے فرائض و واجبات کا ثواب دوسروں کو پہنچا سکتے ہیں۔ پھر یہ احادیث کھانا سامنے رکھ کر ایصال ثواب کرنے پر بھی دلالت کر رہی ہے کیونکہ بکری سامنے ہے اور حضور علیہ السلام اپنی آل و امت کو ثواب پہنچا رہے ہیں۔

پھر دوسری حدیث کے مطابق فقراء اُمت کس قدر خوش نصیب ہیں کہ حضور صلی اللہ

Scanned with CamScanner

علیہ وسلم خود ان کی طرف سے قربانی فرما رہے ہیں۔ امراء کی قبول ہو یا نہ ہو، فقراء کی تو قبول ہی قبول ہے کیونکہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ہو رہی ہے۔

بسم اللہ شریف پڑھنے اور نہ پڑھنے کے مقامات کے بارے میں ایک تحقیق

جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا فرض ہے اگرچہ پوری نہیں بلکہ صرف بسم اللہ اور اس کے بعد اللہ اکبر کہنا مستحب ہے اور اس وقت درود شریف پڑھنا ہمارے ہاں مکروہ اور امام شافعی کے ہاں سنت ہے۔ (مرآۃ بحوالہ مرقاۃ، ج ۲، ص ۳۶۸) بسم اللہ شریف پڑھنا کب فرض ہے۔ کب سنت و مستحب ہے۔ کب کفر و حرام و مکروہ ہے اس سلسلہ میں ایک دلچسپ تحقیق ذہن میں رکھیں اور وہ یہ کہ بسم اللہ شریف کے بارے میں سات مقامات ہیں۔

۱- جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا فرض ہے۔ جیسا کہ طحطاوی علی مراقی الفلاح ۲ میں ہے۔ اما الاتیان بالبسملة فتارة یکون فرضاً کما عندالذبح وان کان لا یشرط هذااللفظ بتمامه بل لایسن وانما المنقول باسم الله الله اکبر۔

۲- بیرون نماز کسی سورت کے شروع سے تلاوت کی ابتداء کے وقت، وضو کے شروع میں، نماز کی ہر رکعت کے اول میں اور ہر اہم کام جیسے کھانے، پینے اور ہمبستری وغیرہ کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔ جیسا کہ طحطاوی علی مراقی ص ۳ پر ہے۔

تارة یکون سنة کما فی الوضوء و اول کل امرذی بال ومنه الاکل والجماع ونحوهما

۳- خارج نماز درمیان سورت سے تلاوت کی ابتداء کے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے۔ بہار شریعت حصہ سوم ص ۱۰۱ میں ہے اور سورۂ توبہ کے درمیان سے پڑھتے وقت بھی یہی حکم ہے۔

۴- اٹھنے، بیٹھنے کے ہر وقت اور نماز میں سورۂ فاتحہ اور سورت کے درمیان بسم اللہ پڑھنا جائز و مستحسن ہے جیسا کہ طحطاوی علی مراقی ص ۳ میں ہے۔ تارة یکون مباحا کما هی بین الفاتحة والسورة علی الراجع و فی ابتداء المشی والقعود مثلا

۵- شراب پینے، زنا کرنے، چوری کرنے، جوا کھیلنے کے وقت بسم اللہ پڑھنا کفر ہے۔ یعنی جبکہ حرام قطعی کرتے وقت بسم اللہ پڑھنے کو حلال سمجھے۔ بہار شریعت حصہ نہم ۱۷۲ اور فتاویٰ عالمگیری جلد دوم ۲۴۵۔

۶- حرام قطعی کرنے اور چوری وغیرہ کا ناجائز مال استعمال کرنے کے وقت بسم اللہ پڑھنا حرام ہے جبکہ پڑھنے کو حلال نہ سمجھے۔ اسی طرح حائضہ عورت سے ہمبستری کرتے وقت بھی بسم اللہ پڑھنا حرام ہے اور وہ شخص کہ جس پر غسل فرض ہے، اسے تلاوت کی نیت سے بسم اللہ پڑھنا حرام ہے۔ البتہ اسے ذکر و دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے۔ طحطاوی علی مراقی ص ۳۔

۷- سورہ براءت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا مکروہ ہے جبکہ سورہ انفال سے ملا کر پڑھے۔ اسی طرح حقہ، بیڑی، سگریٹ پینے اور لہسن، پیاز جیسی چیز کھانے کے وقت اور نجاست کی جگہوں میں بسم اللہ پڑھنا مکروہ ہے اور شرمگاہ کھولنے کے وقت بھی مکروہ ہے۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۳۔ شامی جلد اول ص ۷ میں ہے۔

قربانی کے جانوروں کی عمر کا مسئلہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے (قربانی کے جانوروں کی عمروں کے بارے میں) ارشاد فرمایا:

لَا تَذْبَحُوْ اِلَّا مُسِنَّةً۔ مسنہ کے علاوہ (قربانی میں) ذبح نہ کرو۔ (رواہ مسلم، ۱۳۶۹)

المراد بالمسنة من الابل مااستکمل خمس سنین وطعن فی السادسة ومن البقرما استکمل سنتین ومن الغنم ضانا کان او معزاما استکمل سنتین (هکذا فی الهدایه وهومذهب ابی حنیفه ذکرالشیخ، مشکوۃ ص ۱۲۷، حاشیہ نمبر ۹)

مسنہ اونٹوں میں وہ اونٹ ہے جو پورے پانچ سال کا ہو کر چھٹے میں شروع ہوا ہو اور گائے بیل بھینس میں (مسنہ) وہ ہے جو دو برس کا پورا ہو کر تیسرے میں شروع ہوا ہو اور

بکری اور دنبہ اور بھیڑ میں وہ ہے جو ایک سال کا پورا ہو کر دوسرے میں شروع ہو۔
(ابوداؤد ج ۲ ص ۴۰۹ سنن نسائی ج ۳ ص ۲۵۳ مسلم شریف ج ۳ ص ۲۱۶ ترجمہ مولوی وحید الزمان)

علاوہ ازیں نذیر حسین دہلوی نے فتاویٰ نذیریہ ج ۱ ص ۴۰۹ و ج ۳ ص ۲۵۷ ثناء اللہ امرتسری نے فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۸۰۵، ۸۰۸ طبع لاہور میں بھی یہی کچھ لکھا ہے۔ نواب صدیق حسن بھوپالی نے مسک الختام ج ۴ ص ۱۳۶ میں مولوی محی الدین نے محمدی زیور المعروف فقہ محمدیہ ج ۲ ص ۹۷ غیر مقلدین کے شیخ الحدیث ابوالبرکات نے فتاویٰ برکاتیہ ص ۲۵۳ میں ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور ۱۷ مارچ ۲۰۰۰ء ص ۱۱، ۲۱ اپریل ۲۰۰۰ء میں دوندا ہونے کی بجائے سالوں کے حساب سے عمر کا تعین کیا ہے۔

☆ حضور علیہ السلام نے ایک شخص کو بکری کا چھ ماہ کا بچہ قربانی کرنے کی اجازت دے دی۔ (۱۳۷۰) چھترا اور دنبہ اگر چھ ماہ کا بھی ہو تو اس کی قربانی کی اجازت ہے (جبکہ موٹا تازہ ہو کہ سال کا دکھائی دے) جیسا کہ آگے احادیث میں ہے۔ (۸۲-۱۳۸۱)

گائے اور اونٹ میں سات قربانیاں ہو سکتی ہیں نہ کہ دس

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة (۱۳۷۲) اس حدیث کا بعینہ یہی ترجمہ مولوی وحید الزمان نے بھی کیا ہے۔ (ابو داؤد مترجم وحید الزمان، ج ۲، ص ۱۳، ۴۱۳، کنز الحقائق ص ۱۹۳، نزل الابرار ج ۳، ص ۹۵) نیز وحید الزمان صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ ابوحنیفہ اور شافعی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے۔ سنن ابی داؤد، مترجم ج ۲، ص ۴۱۳ - اور یہ حدیث مندرجہ ذیل کتب میں دیکھی جا سکتی ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۴۲۴، جامع ترمذی، ج ۱، ص ۱۸۰، سنن ابوداؤد، ج ۲، ص ۳۲، سنن ابن ماجہ، ص ۲۳۳، مشکوٰۃ المصابیح، ص ۱۲۷، صحیح ابن حبان، ج ۷، ص ۱۲۷، بلوغ المرام، ص ۱۰۲، موطا امام مالک، ص ۲۹۸، سنن دارقطنی ج ۲، ص ۲۴۴، صحیح ابن خزیمہ ج ۴، ص ۲۸۸، سنن دارمی، ج ۲، ص ۱۰۷)

☆ جس کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو وہ ذی الحجہ کا چاند نظر آنے سے (لیکر قربانی کرنے تک) بال ناخن نہ کاٹے (۱۳۷۳/۱۳۹۲) غریب آدمی جو قربانی نہیں کر سکتا وہ بھی

بال ناخن کاٹنے میں ان کی موافقت کرے۔ (مرأۃ ۳۷۰، ۳۷۸، ج ۲)

خصی جانور کی قربانی حضور علیہ السلام نے خود فرمائی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ (۱۳۷۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن دو خصی چتکبرے یا سرمئی رنگ والے سینگوں والے دنبے ذبح فرمائے۔

غیر مقلدین کے علماء نے بھی یہ مسئلہ یوں ہی بیان کیا ہے۔ (دیکھئے لغات الحدیث، ج ۲، ص ۱۵- کتاب ''ض'' وحید الزمان۔ فتاویٰ نذیریہ ج ۳، ص ۲۵۹، نذیر حسین دہلوی، فتاویٰ ثنائیہ ج ۱، ص ۸۰۷، نیل الاوطار ج ۵، ص ۱۲۷، قاضی شوکانی، عیدین و قربانی ص ۱۹۳، قمر منیر)

☆ حضرت علی المرتضیٰ ہر سال دو قربانیاں کرتے ایک اپنی اور ایک حضور علیہ السلام کی طرف سے۔ (۱۳۷۶)

☆ عیب دار جانور کی قربانی نہ کی جائے۔ (۷۹-۷۸-۱۳۷۷)

☆ قربانی کے فضائل کی احادیث (۸۹-۸۵-۱۳۸۴)

قربانی تین دن ہے

ذوالحج کی دس تاریخ کو قربانی کرنا افضل اور حضور علیہ السلام کی دائمی سنت اور زندگی بھر کا معمول ہے۔ (القول الانیق، ص ۳ از الیاس اثری غیر مقلد) لیکن تین دن قربانی کرنے کی اجازت ہے۔ چنانچہ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کا یہی مذہب ہے۔ اَلْاَضْحٰى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى ۔ بقرعید کے بعد قربانی کے دو دن ہیں۔ (رواہ مالک، ۱۳۸۷)

یہی مسلک کتب صحاح ستہ، دارمی، موطا امام مالک، سنن کبری بیہقی، صحیح ابن حبان، مسند احمد، مستدرک للحاکم، المعجم الکبیر للطبرانی، مجمع الزوائد وغیرہ بیسیوں کتابوں میں سولہ صحابہ

کرام کا بیان ہوا جن میں خلفاء راشدین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ وغیرہم بھی شامل ہیں اور محلی ابن حزم ج ۷، ص ۲۷۷/۲۷۸، فتاویٰ علمائے حدیث ج ۱۳، ص ۳۳ میں خلفاء راشدین اور جمہور صحابہ کرام کا یہی مسلک لکھا گیا۔

قربانی کے مسائل

☆ مالدار مالکِ نصاب اگر مسافر ہو تو اس صورت میں اس پر قربانی واجب نہیں کیوں کہ وجوب قربانی کے لیے مقیم ہونا شرط ہے فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری صفحہ ۲۵۷ میں ہے۔ لا تجب علی المسافر ۔

☆ جو مالک نصاب نہیں ہے اس نے قربانی کی منت مانی تو اس صورت میں اس پر قربانی واجب ہے یا اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدا تو اس جانور کی قربانی واجب ہے فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم صفحہ ۲۵۷۔ ہدایہ جلد چہارم صفحہ ۴۳۱ میں ہے۔ تجب علی الفقیر بالشراء بنیة التضحیة عندنا ۔

☆ جب کہ ابتدائے وقت میں قربانی واجب ہوئی اور اُس نے نہیں کی یہاں تک کہ آخر وقت میں وجوب قربانی کے شرائط جاتے رہے تو اس صورت میں گنہگار نہ ہوا۔ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم صفحہ ۲۵۹۔

☆ جب کہ پہلی قربانی کی تو مالک نصاب نہ تھا پھر قربانی کے ہی دنوں میں مالک نصاب ہو گیا تو اس صورت میں ایک قربانی کرنے کے باوجود پھر اسی سال دوسری قربانی کرنا اس پر واجب ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری صفحہ ۲۵۹ میں ہے۔ لو ضحی فی اوّل الوقت وهو فقير فعليه ان يعيد الاضحية وهو الصحيح ۔

☆ اگر دیہاتی نے شہر میں نماز عید سے پہلے قربانی کی تو قربانی نہیں ہوئی۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں: ''اگر قربانی شہر میں ہو جہاں نماز عید واجب ہے تو لازم ہے کہ بعد نماز ہو اگر نماز سے پہلے کر لی قربانی نہ ہوئی۔

(فتاویٰ افریقہ مطبوعہ لاہور ص ۱۳) اور در مختار مع شامی جلد پنجم صفحہ ۲۰۲ میں ہے۔ اول وقتها بعد الصلاة ان ذبح فی مصر

☆ قربانی کی نیت سے جانور خریدا پھر مالک نے اجازت نہیں دی اور دوسرے نے اسے قربانی کی نیت کے بغیر ذبح کر دیا تو مالک نے گوشت لے لیا اور ذبح کرنے والے سے تاوان نہیں لیا۔ اس صورت میں جانور ذبح کیا گیا اور قربانی کی نیت نہیں کی گئی مگر قربانی ہو گئی جیسا کہ حضرت علامہ ابنِ نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں: لو اشتراها بنية الاضحية فذبحها غيره بلا اذن فان اخذها مذبوحة ولم يضمنه اجزأته ۔ (الاشباہ والنظائر ص ۲۲)

☆ دیہات میں دسویں ذی الحجہ کو طلوع صبح صادق کے بعد ہی سے قربانی کرنا جائز ہو جاتا ہے مگر وہاں کے لیے قربانی کا مستحب وقت سورج نکلنے کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے چاہے عید کی نماز وہاں ہوتی ہو یا نہ ہوتی ہو فتاویٰ عالمگیری جلد ۵ ص ۲۶۰۔

☆ شہر میں رہنے والا اگر عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا چاہے تو اس کی صورت یہ ہے کہ جانور کو دیہات میں بھیج کر دِن نکلتے ہی قربانی کرا لے در مختار مع شامی جلد پنجم صفحہ ۳۰۲۔

☆ جب کہ شہر میں ایسا فتنہ ہو کہ اس کے سبب بقرعید کی نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں دسویں ذی الحجہ کو شہر میں بھی طلوع فجر کے بعد ہی سے قربانی کرنا جائز ہے جیسا کہ در مختار مع شامی جلد پنجم صفحہ ۲۰۳ میں ہے۔

☆ جب کہ دوپہر کے بعد گواہوں سے ثابت ہوا کہ آج دسویں ذی الحجہ ہے تو اس صورت میں شہر کے اندر طلوع فجر کے بعد قربانی کرنا جائز نہ رہا مگر اب عید کی نماز پڑھنے سے پہلے جائز ہو گیا جیسا کہ شامی جلد پنجم صفحہ ۲۰۳ میں ہے۔ لو شهد وابعد نصف النهار انه العاشر جازلهم ان يضحوا ويخرج الامام من الغد فيصلي بهم العيد ۔

☆ دُنبہ یا بھیڑ کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو

Scanned with CamScanner

اس صورت میں اِن جانوروں کی قربانی چھ مہینہ کی عمر میں جائز ہے۔(بہارِ شریعت ج ۱۵ صفحہ ۱۳۹ اور درمختار مع شامی جلد پنجم صفحہ ۲۰۴)

☆ وہ جانور خصی ہے کہ اس کا خصیہ پورے طور پر کٹا ہوا ہوتا ہے مگر اس کی قربانی جائز ہی نہیں بلکہ افضل ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری صفحہ ۲۶۴ میں ہے۔الخصی افضل من الفحل لانه اطیب لحما کذا فی المحیط

قربانی کرنے والا قربانی کے جانور کا گوشت کب نہیں کھا سکتا؟

جب کہ قربانی کی منت مانی ہو تو اس صورت میں قربانی کرنے والا اس کا گوشت نہیں کھا سکتا اور اگر میت نے قربانی کی وصیت کی ہے تو اِس صورت میں بھی اِس میں سے نہ کھائے بلکہ کل گوشت صدقہ کر دے۔بہارِ شریعت حصہ پانزدہم صفحہ ۱۴۴ میں ہے۔"قربانی اگر منت کی ہے تو اس کا گوشت نہ خود کھا سکتا ہے نہ اغنیاء کو کھلا سکتا ہے بلکہ اس کو صدقہ کر دینا واجب ہے وہ منت ماننے والا فقیر ہو یا غنی دونوں کا ایک ہی حکم ہے کہ خود نہیں کھا سکتا ہے نہ غنی کو کھلا سکتا ہے"۔

☆ پیسے کو اپنے خرچ میں لانے کی نیت سے قربانی کے چمڑے کو بیچا تو اس پیسے کو مسجد میں صرف کرنا جائز نہیں اس لیے کہ اس پیسے کا صدقہ کرنا واجب ہے اور صدقہ واجبہ کو بلا حیلہ شرعی مسجد میں لگانا جائز نہیں کفایہ علی فتح القدیر جلد صفحہ ۴۳۷ میں ہے۔اذا تمولها بالبیع وجب التصدق کذا فی الایضاح ۔

☆ جب کہ نابالغ کے مال سے قربانی کرے تو جس قدر ہو سکے نابالغ اس میں سے کھائے اور جو بچ رہے اسے تقسیم نہ کرے بلکہ باقی رہنے والی چیزیں مثلاً کتاب یا کپڑا وغیرہ کے عوض بیچ ڈالے جیسا کہ عنایہ شرح ہدایہ مع فتح القدیر جلد صفحہ ۴۲۹ میں ہے۔

(۷۰) بَابُ الْعَتِیْرَةِ

(عتیرہ کا بیان)

اہل عرب زمانہ جاہلیت میں ماہ رجب کے اندر بتوں کے نام پہ جو جانور ذبح کرتے

اس کا نام عتیرہ رکھا گیا۔شروع اسلام میں مسلمان بھی ماہ رجب میں اللہ کے لئے جانور ذبح کرتے تھے جسے رجبیہ کہتے۔قربانی سے عتیرہ کی سنت تو منسوخ ہوگئی مگر اباحت اب بھی باقی ہے یعنی جس مہینے میں چاہو اللہ کے نام پہ ذبح کرنے کی اجازت ہے۔حضور علیہ السلام سے اسی طرح مروی ہے اور ابن سیرین رجب میں جانور ذبح کرتے تھے۔(مرقاۃ) اسی طرح ایک جانور جو کفار صرف بتوں کے نام پہ ذبح کرتے اس کو فرع کہا جاتا جو کہ بالکل ہی حرام ہے جبکہ عتیرہ کفار بتوں کے لئے کرتے اور مسلمان اللہ تعالیٰ کے لئے۔فرع کی تعریف حدیث میں یہ ہے۔اول نتاج کان ینتج لهم کانوا یذبحونه لطواغیتهم۔فرع' جانور کا وہ پہلا بچہ ہے جو وہ اپنے بتوں کے لئے ذبح کرتے۔حضور علیہ السلام نے فرمایا: لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَةَ. نہ فرع جائز ہے نہ عتیرہ (کانواب ہے)(۱۳۹۰)

(۷۱) بَابُ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ

(گرہن کی نماز کا بیان)

خسف کا لغوی معنی ہے دھنس جانا جیسا کہ قرآن مجید میں قارون کے بارے میں فرمایا گیا: فخسفنا به وبداره الارض ۔ہم نے اس کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔اصطلاح میں چاند گرہن کو خسوف (سورۂ قیامہ میں ہے وخسف القمر) اور سورج گرہن کو کسوف کہا گیا کیونکہ گرہن کے وقت چاند' سورج دھنسا ہوا معلوم ہوتا ہے۔حضور علیہ السلام نے سورج گرہن اور چاند گرہن کی نمازیں ادا فرمائی ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس ۵ھ جمادی الاخریٰ میں چاند گرہن لگا جیسا کہ ابن حبان وغیرہ میں ہے۔چاند گرہن کی نماز علیحدہ علیحدہ پڑھی جائے گی اور سورج گرہن کی با جماعت' یہ دونوں نمازیں سنت ہیں اور ان کی دو دو رکعتیں ہیں۔البتہ ان میں قیام ورکوع وغیرہ بہت لمبا ہوگا۔فلاسفہ کہتے ہیں کہ سورج گرہن' چاند کی بالکل آخری تاریخوں میں لگتا ہے جبکہ ان کا قول اس واقعہ سے باطل ہو جاتا ہے جو کہ حضور علیہ السلام کے دور اقدس میں آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے وصال کے وقت ہوا کیونکہ علماء فرماتے ہیں: اس دن چاند کی دس تاریخ تھی۔کفار ومشرکین کے عقائد چاند وسورج گرہن پہ عجیب تھے۔وہ کہتے تھے کسی

Scanned with CamScanner

برے کی پیدائش یا اچھے کی وفات پہ گرہن لگتا ہے۔ ہندوستان کے مشرکین یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ سورج اور چاند پہلے انسان تھے جنہوں نے بھنگیوں اور چماروں سے قرض لیا اور ادا نہ کیا اس کی سزا میں انہیں گرہن لگتا ہے۔ اسی لیے متعدد لوگ گرہن کے وقت بھنگیوں کو خیرات دیتے ہیں اور بھنگی بھی مانگتے وقت یہ الفاظ بولتے ہیں۔ سورج مہاراج کا قرض چکاؤ' اسلام نے گرہن کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں قرار دیا اور ان توہمات سے اپنے ماننے والوں کو بچا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے چاند سورج کو نور والا کر دے اور جب چاہے ان کا نور واپس لے لے اور چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے قہر کے ظہور کا وقت ہوتا ہے اس لیے اس وقت نماز پڑھی جاتی ہے' دعائیں مانگی جاتی ہیں اور صدقہ وخیرات کیا جاتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا قہر وغضب ٹھنڈا ہوتا ہے اور اس کی طرف سے اپنے بندوں پہ رحمت کا معاملہ کیا جاتا ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کھڑے ہو کر جنت بھی دیکھ لی اور دوزخ بھی۔ (۱۳۹۵)

☆ فرمایا: جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لیتے تو ہنستے کم اور روتے زیادہ۔ (۱۳۹۶)

☆ سورج گرہن کی نماز میں قرات آہستہ آواز سے ہوگی۔ (۱۴۰۲)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک حضور علیہ السلام کی زوجۂ محترمہ کا وصال سب سے بڑی نشانی ہے (اتنی بڑی برکت سے محرومی ہوگئی اور اب مصائب کا دروازہ کھل جائے گا) (۱۴۰۳)

(اس باب میں جتنی احادیث میں دو سے زیادہ رکعات وسجود اور ایک سے زیادہ رکوع کا ذکر ہے ان میں کافی اضطراب ہے کیونکہ ان میں سے ہر نماز کی دو رکعتیں ہوں گی اور ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے ہوں گے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے اندر ہے اور حضور علیہ السلام کا یہ بھی ارشاد ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: فاذا رایتموھا وصلوا صلوۃ کما صلیتموھا من المکتوبۃ۔ جب تم گرہن دیکھو تو دیگر فرضی نماز کی طرح نماز ادا کرو۔ مزید یہ کہ ان احادیث کے راویان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما دور تھے۔ حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا عورت ہونے کی وجہ سے اور ابن عباس بچے تھے اور پھر زیادہ رکوع والی روایت قیاس شرعی کے بھی موافق نہیں ہے۔ لہٰذا دو رکعات' ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدوں والی روایات ہی معتبر ہوں گی۔ صرف نماز لمبی ہونے کی وجہ سے بعض کو ایسا محسوس ہوا کہ ایک سے زیادہ رکوع یا دو سے زائد سجدے ہوئے ہیں۔

(۷۲) بَابٌ فِیْ سُجُوْدِ الشُّکْرِ

(سجدۂ شکر کے بیان میں)

سجدہ شکر کا مطلب یہ ہے کہ کسی دینی یا دنیوی خوشی کی خبر سن کر سجدے میں گر جانا۔ اگرچہ بعض نے اس سے سجدۂ نماز ہی مراد لیا ہے اور الگ سے سجدہ کرنا بدعت یا مکروہ قرار دیا ہے مگر صحیح قول کے مطابق یہ سجدہ سنت ہے اور حضور علیہ السلام نے ابوجہل کے قتل پہ کیا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب کے مرنے پر کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک خارجی کی موت کی خبر سن کر کیا اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی توبہ کے قبول ہونے پہ کیا۔ جیسا کہ صحیحین میں ہے۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بھی آپ کو خوشی کی کوئی خبر ملتی۔ خر ساجدا شاکرا للہ۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گر جاتے۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی ۱۴۰۶) ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ناقص الخلقت شخص کو دیکھا تو سجدے میں گر گئے۔ (۱۴۰۷) حضرت شبلی علیہ الرحمۃ نے دنیا میں پھنسے ہوئے ایک شخص کو دیکھ کر سجدہ شکر ادا کیا اور حضور علیہ السلام کی ارشاد فرمائی ہوئی یہ دعا پڑھی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔

تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے محفوظ رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا اور اس نے اپنی بہت ساری مخلوق پر مجھے فضیلت عطا فرمائی۔

Scanned with CamScanner

سب کی نجات ہو کے رہی

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کے ارادے سے چلے۔ جب ہم عزواء مقام کے قریب پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم (سواری سے) اترے۔ ہاتھ اٹھا کر ایک گھڑی اللہ سے دعا کی پھر سجدے میں تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر اس طرح کیا اور تیسری بار پھر یوں ہی کیا۔ پھر فرمایا: میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے بارے میں سوال کیا اور شفاعت کی تو اللہ نے آدھی امت (کی بخشش فرما کر) مجھے دے دی۔ میں اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے لئے پھر سجدے میں گر گیا۔ پھر سر اٹھایا تو تہائی امت کو میرے حوالے کر دیا۔ پھر میں اپنے رب کی بارگاہ میں سجدۂ شکر ادا کرنے کے لئے سجدے میں گرا تو باقی امت بھی مجھے عطا فرما دی۔ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا۔ چوتھی مرتبہ پھر میں نے اپنے رب کی بارگاہ میں سجدۂ شکر ادا کیا۔ (رواہ احمد وابوداؤد۔ ۱۴۰۸)

اس حدیث سے ایک مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا سنت ہے۔ دوسرا یہ کہ حضور علیہ السلام کی شفاعت کے بغیر کوئی بھی رب کی رحمت کو نہیں پا سکتا۔ تیسرا یہ کہ حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایسے محبوب ہیں کہ محبوبانہ اصرار یا ناز وادا سے امت کے سلسلہ میں اپنے رب سے ہر بات منوا لیتے ہیں۔ امت کو بھی اپنے آقا کی اس محبوبیت پہ ناز کرنا چاہئے۔

بریں نازم کہ ہستم امت تو
گناہ گارم ولیکن خوش نصیبم

ہم لاکھ برے سہی لیکن ہمیں اللہ نے ایسے اچھے کا امتی ہونے کا اعزاز عطا فرمایا

قال اھل اللغۃ کل جامع بصفات الخیر یسمی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اہل لغت کہتے ہیں تمام صفات خیر کے جامع کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔

ز لفظ محمد گر آگاہ شوی
ادائے فہم الحمد للہ شوی

علماء فرماتے ہیں: پہلے سجدے پہ اللہ نے سابقین بالخیرات کو بخشا۔ دوسرے میں مقتصدین کو اور تیسرے میں (ہم جیسے) ظالمین عاصین کو یعنی پہلی دعا کا صدقہ ابرار کو، دوسری کا مخلوط اعمال والوں کو اور تیسری کا (ہم جیسے) فجار وسیاہ کاروں کو۔ پہلی بار والے بے حساب جنت میں جائیں گے۔ دوسری دعا کے مصداق کچھ جھڑک وعتاب کے بعد اور تیسری دعا والے کچھ عذاب یا معافی پا کر چلے سب جائیں گے مگر صدقہ محمد کا (صلی اللہ علیہ وسلم)

چہ غم دیوار امت را کہ دارد چوں تو پشتی باں
چہ خوف از موج بحر آں را کہ دارد نوح کشتی باں

(اس باب میں فصل اول وثالث نہیں ہے حالانکہ فصل اول کی روایت حضرت کعب بن مالک کی جو ہم نے درج کر دی ہے مگر مصنف مصابیح علیہ الرحمۃ کا ادھر خیال نہ گیا اور صاحب مشکوٰۃ نے تیسری فصل قائم نہ کی۔ شاید ان کو اس فصل کے لئے زیادہ روایات نہ ملیں)

(۴۷) بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

(بارش طلب کرنے کا باب)

استسقاء کا معنی ہے پانی یا سیرابی طلب کرنا جیسا کہ قرآن پاک میں ہے: واذا استسقی موسیٰ لقومہ۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے پانی طلب کیا۔ شرعاً بارش کی دعا کو استسقاء کہا گیا ہے جو بوقت ضرورت کی جاتی ہے اور اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) صرف بارش کے لئے دعا کرنا (۲) نوافل پڑھ کر دعائے باراں کرنا (۳) باقاعدہ جنگل میں جا کر نماز باجماعت پڑھ کر خطبہ پڑھنا اور اس کے بعد دعا کرنا اور چادر کو الٹانا، یہ تینوں طریقے حضور علیہ السلام سے ثابت ہیں اور یہ نماز تین دن تک پڑھی جائے۔ امام اعظم علیہ الرحمۃ نے نماز استسقاء کا انکار نہیں فرمایا بلکہ استسقاء کو صرف نماز کے ساتھ مختص کرنے کا انکار کیا ہے یعنی ان کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح نماز سے بارش طلب کی جا سکتی ہے اسی طرح دوسرے طریقے (صرف دعا) سے بھی۔

Scanned with CamScanner

☆ نماز استسقاء میں قرات بلند آواز سے ہو۔(۱۴۰۹) دعا کے لئے ہاتھ خوب اٹھائے جائیں کہ اگر قمیص نہ پہنی ہو تو بغلوں کی سفیدی نظر آئے۔(۱۴۱۰)

دعا کرتے وقت ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کی جائے۔(۱۴۱۱)

بارش دیکھ کر یہ دعا کی جائے: اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا ۔اے اللہ! زیادہ اور نافع بارش عطا فرما(۱۴۱۲) حضور علیہ السلام بارش کے قطرے اپنے جسم پر پڑنے دیتے اور فرماتے یہ ابھی میرے رب کے پاس سے آئی ہے۔(۱۴۱۳)

چادر مبارک کو الٹتے (نیک فالی کے طور پر' یہ صرف امام کے لئے ہے: جس کا مطلب یہ ہوگا کہ جس طرح میں نے چادر الٹائی ہے' اے اللہ! تو موسم کو بدل دے)(۱۴۱۴)

☆ حضور علیہ السلام کی کالی کملی کا ذکر مبارک(۱۴۱۵)

☆ سادہ اور محنت مزدوری والے کپڑے پہن کر نہایت عاجزی و زاری سے نماز استسقاء ادا کی جائے۔(۱۴۱۷)

☆ طلب باراں کی تین دعائیں (۲۰-۱۹-۱۴۱۸) حضور علیہ السلام نے دعا کی تو وادیاں بہنے لگیں۔

☆ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے حضرت عمر نے بارش کی دعا کی۔(۱۴۲۱)

چیونٹی کی وجہ سے سب کا کام بن گیا

خاکی و براوجِ عرش منزل
اُمّی و کتاب خانہ دَر دِل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی علیہ السلام طلب باراں کے لئے لوگوں کو لے کر باہر نکلے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک چیونٹی اپنے ہاتھ پاؤں آسمان کی طرف کئے ہوئے ہے۔(اپنے رب سے بارش طلب کر رہی ہے) تو نبی علیہ السلام نے لوگوں کو فرمایا:

اِرْجِعُوْا فَقَدِ اسْتُجِیْبَ لَکُمْ مِّنْ اَجَلِ ھٰذِہِ النَّمْلَۃِ (دارقطنی' ۱۴۲۲)

واپس چلو اس چیونٹی کی وجہ سے تمہاری بھی دعا قبول کر لی گئی ہے۔

بعض علماء نے جو فرمایا ہے کہ نماز استسقاء کے موقع پہ جانوروں کو بھی ساتھ لے جاؤ۔ اس کی اصل یہی حدیث ہے۔

مرقاۃ میں ہے کہ یہ نبی حضرت سلیمان علیہ السلام تھے اور انہوں نے چیونٹی کی آواز کو سنا جو کہہ رہی تھی' اے اللہ! جب تو نے ہمیں پیدا فرمایا ہے تو ہمیں روزی بھی عطا فرما ورنہ ہم ہلاک ہو جائیں گی' ہم بھی تیری مخلوق ہیں' انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے ہمیں تو برباد نہ فرما۔

ہمارے آقا علیہ السلام نے اپنی امت کو کیسی کیسی مخفی باتیں بتا دیں' یہ باتیں اگر حضور علیہ السلام نہ بتاتے تو ہمیں ان واقعات کا کیسے پتہ چلتا؟ اس لیے ہمیں حضور علیہ السلام کے ان احسانات پر آپ کی تعریف میں رطب اللسان رہنا چاہیے۔

میں تجزیہ کروں جو الف لام میم کا
قرآن بھی نبی کا قصیدہ دکھائی دے

جب ایک چیونٹی کی وجہ سے پوری امت پہ رحمت نازل ہو رہی ہے تو امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے اولیاء کرام کے وسیلے سے اگر دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ کی کس قدر مہربانی حاصل ہوتی ہوگی۔ حضرت سعدی فرماتے ہیں:

شنیدم کہ در روز امید وبیم   بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

(۷۴) بَابٌ فِی الرِّیَاحِ

(ہواؤں کا بیان)

ریح کی جمع ریاح ہے جو کہ روح بمعنی رحمت سے مشتق ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: لاتیئسوا من روح اللہ ۔اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ (حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو فرمایا)

حضور علیہ السلام نے فرمایا: اَلرِّیْحُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ تَاْتِیْ بِالرَّحْمَۃِ وَبِالْعَذَابِ ۔ہوا اللہ کی رحمت ہے جو رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی لہٰذا اسے برا نہ کہو۔ اس کی خیر مانگو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔(۱۴۲۸)

Scanned with CamScanner

یاد رہے! ہوائیں کل آٹھ ہیں ناشرات' ذاریات' مرسلات' مبشرات یہ چار رحمت کی ہوائیں ہیں اور عاصف' قاصف' صرصر' عقیم یہ چار عذاب کی۔ پھر ان چار میں پہلی دو سمندروں میں عذاب کی ہیں اور آخری دو خشکی ہیں۔ (مرقاۃ' مرآۃ' ج ۲' ص ۴۰۰)

ہوا نہ صرف خود رحمت ہے بلکہ ہزار ہا رحمتوں کا ذریعہ ہے۔ پھر حضور علیہ السلام کی مدد بھی بادصباء (ہوا) کے ذریعے سے فرمائی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: نُصِرْتُ الصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ (متفق علیہ' ۱۴۲۳) پروا (مشرق سے مغرب کی طرف چلنے والی تیز ہوا جو عموماً بارش لاتی ہے) کے ذریعے میری مدد فرمائی گئی اور دبور (مغرب سے مشرق کی طرف چلنے والی گرم وخشک ہوا جو اکثر بادل کو پھاڑ دیتی ہے۔ جیسا کہ غزوۂ خندق کے موقع پہ چلی تھی جب سارے کفار عرب نے مدینہ شریف کو گھیر لیا تو اس ہوا نے ان کے خیمے اڑا دیئے' دیگچیاں ٹوٹ گئیں' جانور بھاگ گئے۔ ان کے منہ مٹی اور ریت سے بھر گئے۔ آخر کار سب کو پیٹھ دے کر بھاگنا ہی پڑا۔ اسی ہوا) کے ذریعے سے ہود علیہ السلام کی قوم (عاد) کو ہلاک کیا گیا ہے۔ وہ بھی ہوا ہے یہ بھی ہوا وہ رحمت کا پیغام اور جنت کی خوشبو لے کر آ رہی ہے اور یہ موت کا پیغام اور دوزخ کی حرارت لے کر آ رہی ہے۔ جب ہوا ہوا میں اتنا فرق ہے تو عام انسان اور امام الانبیاء میں کتنا فرق ہوگا؟ یہ سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ۔

☆ بادل اور ہوا دیکھ کر حضور علیہ السلام کے چہرۂ انور پہ خوف کے آثار اور اس کی وجہ (۱۴۳۱-۳۲-۳۳-۳۴/۱۴۲۴)

☆ تیز ہوا چلے تو کونسی دعا پڑھی جائے۔ (۱۴۲۵،۱۴۲۶)

☆ غیب کی چابیاں پانچ ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ (۱۴۲۶)

☆ صرف بارش نہ ہونا ہی قحط نہیں بلکہ بارش ہونے کے باوجود زمین سے کچھ نہ اگے تو یہ بھی قحط ہے۔ (۱۴۲۷)

☆ ہوا کو گالی نہ دو۔ فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ ۔ یہ تو اللہ کے حکم سے چلی ہے۔ (۱۴۲۹)
بلکہ اس میں جو خیر ہے وہ طلب کرو اور شر سے اللہ کی پناہ مانگو۔ (۱۴۳۰)

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

(۷۵) بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَ ثَوَابِ الْمَرَضِ

(بیمار پرسی اور بیماری کا ثواب)

الجنائز جمع ہے جنازہ کی وہ تخت جس پر میت کو نہلایا جائے یا وہ چارپائی جس پہ میت کو قبرستان لے جائیں اس کو جنازہ کہتے ہیں۔ بعض نے کہا ہے جنازہ جیم کے فتح سے تخت یا چارپائی کو کہا جاتا ہے اور جیم کے کسرہ سے میت کو اور بعض نے اس کا الٹ کہا ہے یعنی بالکسر السریر و بالفتح المیت یا کسرہ کے ساتھ پڑھیں تو سریر مع المیت کو کہا جائے گا (کذا فی القاموس وفی النهاية هي بالفتح والكسر الميت بسريره۔ لمعات حاشیہ' مشکوٰۃ ص ۱۳۳) علاوہ ازیں بیماری پر صبر کرنے کا اجر اور بیمار پرسی کا ثواب اس باب میں بیان ہوا ہے۔

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پہ حقوق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پہ پانچ حقوق ہیں۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ پانچ حقوق کیا کیا ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱۔ رَدُّ السَّلَامِ۔ سلام کا جواب دینا' جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا...... (النساء)

۲۔ عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ۔ بیمار ہو جائے تو اس کی تیمارداری و بیمار پرسی کرنا۔

ایک حدیث میں ہے جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو واپس آنے تک جنت کے باغ (یا جنت کے پھلوں) میں رہتا ہے۔ (رواہ مسلم' ۱۴۳۹)

Scanned with CamScanner

٣- اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ. فوت ہوجائے تو اس کی نماز جنازہ ادا کرنا۔

٤- اِجَابَةُ الدَّعْوَةِ. دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرنا۔

٥- تَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ. چھینک لے کر (اللہ کی حمد کرے) تو اس کو (یرحمک اللہ کے ساتھ) جواب دینا۔ (متفق علیہ ۱۴۳۶)

ایک روایت میں چھٹا حق یہ بیان کیا گیا ہے۔

٦- اِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ جب وہ تجھ سے خیرخواہی (مشورہ) طلب کرے تو اس کی خیرخواہی کر (اور اس کو اچھا مشورہ دے کیونکہ المستشار موتمن جس سے مشورہ کیا جارہا ہے وہ امانت دار ہے، بُرا مشورہ دے کر امانت میں خیانت نہ کرے) اس روایت میں سلام کا جواب دینے کی بجائے سلام کرنا بیان ہوا ہے۔ (رواہ مسلم ۱۴۳۷)

ایک اور روایت میں دو حقوق اور بیان ہوئے ہیں جو کہ یہ ہیں۔

(٧) اِبْرَارُ الْمُقْسِمِ. قسم والے کی قسم کو بری کرنا یعنی کوئی شخص زمانۂ آئندہ کے بارے میں قسم اٹھاتا ہے جو کہ تم پوری کرسکتے ہو تو ضرور کرو تاکہ اس کی قسم پوری ہوجائے اور اس پہ کفارہ لازم نہ آئے مثلاً کوئی کہے خدا کی قسم تم میرے پاس ضرور آؤ گے یا یوں کہے کہ اگر تم فلاں کام نہ کرو تو میری بیوی کو طلاق اور وہ کام کرنا جائز ہو تو ضرور کرو تاکہ اس کی قسم بھی بچ جائے اور گھر بھی آباد رہے۔

٨- نَصْرُ الْمَظْلُوْمِ. مظلوم کی مدد کرنا۔ چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر ذمی ہو یا مستامن حتی المقدور اس کی مدد ضرور کی جائے۔

یاد رہے! بیمار کی عیادت اور جنازے میں شرکت عام حالات میں سنت ہے لیکن اگر کوئی بھی یہ کام نہ کرے تو پھر فرض ہے کبھی فرض کفایہ اور کبھی فرض عین یونہی دعوت قبول کرنا کھانے کے لئے یا وہاں کام کرنے کے لیے سنت ہے اور کبھی فرض بھی۔ ہاں اگر ناجائز کام کی دعوت ہے۔ مثلاً شراب یا ناچ گانے کی تو ایسی دعوت کا قبول کرنا جائز نہیں ہے۔

اسی طرح چھینکنے والا اگر الحمدللہ کہے تو سننے والے سب یا ایک جواب میں یرحمک اللہ کہیں پھر چھینکنے والا جواب میں یھدیکم اللہ ویصلح بالکم کہے۔ اگر چھینکنے والا

الحمدللہ نہ کہے یا زکام کی وجہ سے بار بار چھینکتا ہے تو جواب دینا ضروری نہیں۔

پھر سلام کرنا سنت ہے اور سلام کا جواب دینا فرض ہے لیکن یہ ایسی سنت ہے جس کا ثواب فرض سے زیادہ ہے۔ (شامی)

تین اوقات ایسے ہیں کہ جن میں سلام کہنا سنت ہے (۱) گھر میں آنے کی اجازت چاہتے وقت (۲) ملاقات کے وقت (۳) رخصت کے وقت۔ اس روایت میں دوسرے سلام کا ذکر ہے۔ معلوم ہوا کہ آنے والا بیٹھے ہوؤں کو سلام کرے راہ چلتے ہوئے کسی سے ملاقات ہو تو پیچھے سے آنے والا آگے والے کو سلام کرے۔ اگر دونوں آمنے سامنے سے آرہے ہوں تو چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ اگر ان میں کوئی فرق نہ ہو تو جو چاہے سلام میں پہل کرکے زیادہ ثواب حاصل کرلے۔ پوری جماعت میں سے ایک شخص اگر سلام کا جواب دے دے تو سب کی طرف سے جواب ہوگیا۔

علم وحکمت کے درخشندہ وچمکدار موتی

اسی روایت میں ہے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضور علیہ السلام نے مندرجہ ذیل کاموں سے منع فرمایا: نَهَانَا عَنِ الْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ وَاٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَاِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيْهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيْهَا فِي الْاٰخِرَةِ۔

(متفق علیہ ۱۴۳۸)

(۱) سونے کی انگوٹھی پہننے سے (۲) باریک ریشم پہننے سے (۳) موٹا ریشم پہننے سے (۴) دیباج (وہ ریشم جس کا بانا ریشمی ہو اور تانا سوتی یا جس میں ریشم زیادہ ہو اور دوسری چیز کم الغرض کسی بھی طرح کا ریشم) پہننے سے منع فرمایا (۵) سرخ نمدوں کے استعمال سے منع فرمایا (گھوڑے کی کاٹھی پہ گدیلا یا نرم وموٹا کپڑا یہ اگر ریشمی ہو تو حرام ہے کسی اور کپڑے کا ہو مگر سرخ ہو تو مکروہ ہے کیونکہ یہ متکبرین کی علامت ہے یہی حکم کاٹھی کا بھی ہے) (۶) قسی سے (مصر کے علاقے میں بننے والا ایک کپڑا امراد ہے جو کہ روئی اور ریشم سے بنتا تھا مگر ریشم غالب تھا) (۷) چاندی کے برتن کو استعمال کرنے سے ایک روایت میں چاندی کے برتنوں

میں پینے سے روکا گیا ہے اور فرمایا: جو دنیا میں ان برتنوں میں پیئے گا وہ آخرت میں ان کے اندر نہیں پی سکے گا۔

☆ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک بندے سے فرمائے گا میں بیمار تھا تو نے میری عیادت کیوں نہ کی.......... (۱۴۴۰)

☆ لَابَاسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ۔ حضور علیہ السلام بیمار کو یہ جملہ فرماتے یعنی ان شاء اللہ تیری بیماری تجھے گناہوں سے صاف کر دیگی۔ (۱۴۴۱)

بیمار کو دم کرنے کا ثبوت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پہ ہاتھ پھیرتے اور ان الفاظ سے دم فرمایا کرتے۔ اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَاشِفَآءَ اِلَّاشِفَآءُکَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا (متفق علیہ ۱۴۴۲)

کبھی اپنی انگلی تکلیف والی جگہ پہ رکھ کر یہ الفاظ ادا فرماتے: بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا (متفق علیہ ۱۴۴۳) ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے بعض کے لعاب میں ہمارے رب کے حکم سے شفا ہے۔ مدینہ شریف کی خاک کا باعث شفا ہونا اس حدیث سے ثابت ہوا بلکہ مرقاۃ میں ہے کہ وطن کی مٹی سے بھی شفا ہوتی ہے یعنی اگر کوئی مسافر اپنے وطن کی مٹی پردیس میں لے جائے جس میں سے تھوڑی سی پینے کے گھڑے میں ڈال دیا کرے تو انشاء اللہ وہاں کا پانی اس کو نقصان نہ دے گا۔

☆ اپنے آپ کو خود دم کرنا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حضور علیہ السلام کو دم کرنا۔ (۱۴۴۴)

☆ درد کی جگہ پہ ہاتھ رکھ کر تین بار بسم اللہ شریف اور سات بار یہ دعا پڑھو۔

اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَ قُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ (رواہ مسلم ۱۴۴۵)

☆ جبریل امین علیہ السلام کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کرنا۔ (۱۴۴۶)

☆ حضور علیہ السلام امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو وہی دم کرتے جو ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹوں کو۔ (۱۴۴۷)

☆ مصیبت زدہ اللہ کا پیارا ہے۔ (رواہ البخاری، ۱۴۴۸) کیونکہ تکلیف پہ صبر کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ (۵۰، ۱۴۴۹)

☆ حضور علیہ السلام کی مرض الوفات میں تکلیف کا ذکر۔ (۵۲-۱۴۵۱)

☆ شہید حکمی کون کون ہیں؟ (تقریباً اسی ہیں، مرأۃ ج ۲، ص ۴۱۴) طاعون کا ذکر (۱۴۵۸، ۱۴۶۳)

حالانکہ طاعون عذاب الٰہی ہے جو بنی اسرائیل پہ بھیجا گیا مگر اس میں مرنے والا شہید ہے۔ (۱۴۶۰) یہ سب ان کا صدقہ ہے جن کی شان ہے۔

قبلۂ ذرّات عالم کوئے تُست
کعبۂ اولاد آدم روئے تُست

(شیخ عطار)

☆ نابینا کو دو آنکھوں کے بدلے جنت ملے گی۔ (۱۴۶۱)

بیمار کی عیادت کرنے پر اجر و ثواب

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَّعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَۃً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یُمْسِیَ

ایک مسلمان جب صبح کے وقت دوسرے مسلمان کی بیمار پرسی کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کو دعائیں دیتے رہتے ہیں۔ وَاِنْ عَادَہٗ عَشِیَّۃً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یُصْبِحَ اور اگر شام کو تیمارداری کرے گا تو صبح ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔ وَکَانَ لَہٗ خَرِیْفٌ فِی الْجَنَّۃِ۔ اور (اس عمل پر) جنت میں اس کے لئے ایک باغ ہوگا۔ (رواہ ابوداؤد، ۱۴۶۲)

ایک روایت میں ہے جو اچھی طرح وضو کر کے ثواب کی نیت سے کسی مسلمان مریض کی عیادت کرے گا اس کے اور دوزخ کے درمیان ستر سال کی مسافت کا فاصلہ کر دیا جائے

گا۔(رواہ ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ ۱۴۶۴)

☆ بیمار کو سات مرتبہ یہ دعا دینے سے شفا ہوگی انشاء اللہ (بشرطیکہ اس کی زندگی ہو)
اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ. (رواہ الترمذی وابوداؤد ۱۴۶۵)

☆ بخار اور تمام دردوں کی ایک ہی دعا: بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَّعَارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ (ترمذی ۶۸، ۶۷، ۱۴۶۶)

☆ تکلیف چھوٹے موٹے گناہوں کا کفارہ ہوجاتی ہے۔
(۸۳، ۱۴۶۹، ۷۹، ۷۴، ۷۲، ۱۴۷۱)

☆ عام بندے کو تکلیف اس کے کسی گناہ کی وجہ سے آتی ہے۔(۱۴۷۰)

☆ نیکی پر کاربند رہنے والے کے لئے بیماری کے دنوں میں بھی وہ نیکی مسلسل لکھی جاتی رہے گی (۶۹-۷۴-۷۲-۱۴۷۱)

☆ حضور علیہ السلام پہ مرض الموت کی شدت (۷۷، ۱۴۷۶)

☆ آخرت میں تکالیف پہ انعام ملتا ہوا دیکھ کر نعمتوں والے تمنا کریں گے، کاش ہماری کھالیں دنیا میں قینچیوں سے کاٹ دی گئی ہوتیں۔(۱۴۸۲، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۷)

☆ اگرچہ موت تو ٹل نہیں سکتی لیکن بیمار کو تسلی ہی دی جائے گی۔(۱۴۸۴)

☆ پیٹ کی بیماری سے مرنے والا عذاب سے بری ہے۔(۱۴۸۵)

☆ غیر مسلم کی عیادت کے لئے جانا جائز ہے۔(۱۴۸۶)

☆ بیمار شخص کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔(۱۵۰۰)

☆ مایوس بیمار کچھ کھانے کو مانگے تو اس کو کھلا دیا کرو۔(۱۵۰۳)

(۷۶) بَابُ تَمَنِّی الْمَوْتِ وَذِكْرِهٖ

(موت کی تمنا اور اس کا ذکر)

موت کی آرزو کرنا اچھا بھی ہے اور برا بھی۔اگر دنیوی فتنوں سے بچنے کے لئے یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے لئے کوئی موت کی تمنا کرتا ہے تو اچھا ہے اور اگر دنیا کی

تکلیفوں سے گھبرا کر موت کی تمنا کرے تو برا ہے۔تاہم موت کو یاد رکھنا بہترین عبادت ہے بالخصوص جب اس کے ساتھ ساتھ موت کی تیاری بھی کرتا رہے۔حدیث شریف میں ہے: اَكْثِرُوْا ذِكْرَهَا ذِمَ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ. (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ ۱۵۱۷) دنیوی لذتوں کو ختم کرنیوالی یعنی موت کا کثرت سے ذکر کیا کرو۔ایک حدیث میں ہے: اللہ تعالیٰ سے پوری حیا وہ کرتا ہے جو اپنے سر و مافیھا، بطن و مافیھا کی پوری حفاظت کرے، موت اور مٹی میں مٹی ہو جانا یاد رکھے۔(احمد، ترمذی ۱۵۱۸)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ. (رواہ البیہقی فی شعب الایمان) مومن کا تحفہ موت ہے، کیونکہ اس کے آنے سے دیدار خدا، زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، جنت کی نعمتیں اور اخروی سعادتیں حاصل ہوتی ہیں۔لہٰذا جن احادیث میں تمنائے موت سے منع فرمایا گیا ہے یا برا سمجھا گیا ہے، ان سے دوسری قسم کی تمنا مراد ہے۔

موت ٹھہری آنیوالی آئے گی — جان ٹھہری جانیوالی جائے گی
روح رگ رگ سے نکالی جائے گی — خاک اک دن تجھ پہ ڈالی جائے گی
آخرت اک دن سر بالیں تیرے — سورۃ یٰسین پڑھا لی جائے گی

☆ لَايَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهٗ اِلَّا خَيْرًا . مومن کی عمر بھلائی ہی بڑھاتی ہے۔
(رواہ مسلم ۱۵۱۰)

☆ (موت کی تمنائیں کرو کہ) اے اللہ جب تک میرا زندہ رہنا میرے لیے بہتر ہے، مجھے زندہ رکھ اور جب میرا مرجانا میرے لیے بہتر ہو تو مجھے موت دے دے۔
(متفق علیہ ۱۵۱۱)

☆ جو اللہ سے ملنا چاہے، اللہ اس سے ملنا چاہتا ہے۔(۱۶-۱۵۱۲)

☆ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِيْلٍ. دنیا میں مسافر بن کر رہو (۱۵۱۴)......

ے کر جوانی میں عبادت کاہلی اچھی نہیں
جب بڑھاپا آ گیا پھر بات بن پڑتی نہیں

ہے بڑھاپا بھی غنیمت جب جوانی ہو چکی
یہ بڑھاپا بھی نہ ہوگا موت جس دم آ گئی

☆ مرتے وقت پیشانی پہ پسینہ آنا بہترین موت اور ایمان دار ہونے کی علامت ہے۔(۱۵۲۰)

☆ اچانک موت کا آنا غضب کی پکڑ ہے مگر بے ایمان کے لئے' مومن کے لئے یہ بھی رحمت ہے۔(۱۵۲۱)

☆ جن احادیث میں موت کی تمنا نہ کرنے کا ذکر ہے۔(۱۵۲۳ تا ۱۵۲۵)

(۷۷) بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

(جس پر حالت نزع طاری ہو اس کے پاس کیا کہا جائے)

بیمار شخص کی کنپٹیوں کا دھنس جانا' ناک ٹیڑھی ہو جانا' پاؤں بے جان ہو جانا' فوطوں کی کھال دراز ہو جانا یا ان کا سکڑ جانا وغیرہ یہ سب علامات موت ہیں۔ جب کوئی شخص اس حالت میں ہو جائے تو اس کے پاس کیا کیا پڑھنا چاہئے۔انہیں دعاؤں اور کلمات کا ذکر اس باب کی زینت ہے اور اس بارے میں حدیث شریف کے اندر یہ ہے کہ (مرض الموت والے) مریض اور میت کے پاس اچھی بات کہو (بلکہ فرمایا: افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ پڑھو۔ مسلم ۱۵۲۶) فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ. کیونکہ فرشتے (ملک الموت اور ان کے ساتھی جو روح قبض کرنے کے لئے آتے ہیں وہ) تمہارے الفاظ پہ آمین کہتے ہیں۔(مسلم'۲۹-۱۵۲۷)

☆ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ. جس کا آخری کلام لا الٰہ الا اللّٰہ ہوگا' وہ جنتی ہے۔(۱۵۳۱)

☆ مُردوں کے پاس سورہ یٰسین پڑھو۔(خواہ مر رہا ہو یا مر چکا ہو یا قبر میں دفن ہو چکا ہو)(۱۵۳۲)

☆ حضور علیہ السلام حضرت عثمان بن مظعون کی موت پر اتنا روئے کہ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم کے آنسو حضرت عثمان کے چہرے پہ بہنے لگے۔(۱۵۳۴)

☆ تجہیز و تکفین دفن میں جلدی کرنا چاہئے۔(۱۵۳۵)

☆ دعا زندوں مردوں دونوں کے لئے ہے۔(۱۵۳۶)

☆ نیک و بد کی روح قبض کرنے کا تفصیلی حال (۱۵۳۷'۳۸'۳۹'۴۰) روح کے بارے میں تفصیل (دیکھئے مرأۃ' ج ۲' ص ۵۵-۵۴-۱۵۵۳)

السلام اے دردمندوں کے طبیب

حضرت محمد بن المنکدر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَمُوْتُ فَقُلْتُ اَقْرَأْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ. (رواہ ابن ماجہ' ۱۵۴۳) میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے پاس اس وقت حاضر ہوا جب ان کی وفات ہو رہی تھی (مجھ سے نہ رہا گیا اور) میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا (آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو رہے ہیں تو) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں میرا اسلام بھی عرض کر دینا۔

ہمیں بھی یاد رکھنا ساکنان کوچۂ جاناں
سلام شوق پہنچے بیکسان دشت غربت کا

(۷۸) بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِيْنِهٖ

(میت کے غسل اور اس کے کفن کا بیان)

ایماندار میت کو غسل دینا تمام امت کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور یہ غسل نجاست نہیں بلکہ غسل جنابت کی طرح حدث سے غسل ہے۔ یوں کہہ لیجئے کہ جس طرح مومن کی نیند اس کے وضو کو توڑ دیتی ہے اسی طرح اس کی موت اس کے غسل کو توڑ کے رکھ دیتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ مومن زندگی اور موت میں نجس نہیں ہوتا۔ (اشعہ) ہاں کافر اور جانور کی موت اسے نجس کر دیتی ہے لیکن شہید کی موت اتنی پاکیزہ ہے کہ اس میں حدث بھی پیدا نہیں کرتی جس طرح نبی علیہ السلام کی نیند ان کا وضو نہیں توڑتی'

شہید کی موت اس کے غسل کو نہیں توڑتی۔

کفن کے بارے میں یاد رکھیے، کفن سنت مرد کے لئے تین کپڑے ہیں اور کفن کفایت دو کپڑے جبکہ عورت کے لئے کفن سنت پانچ کپڑے ہیں اور کفن کفایت تین کپڑے اور کفن ضرورت دونوں کے لئے ایک ایک کپڑا ہے۔ مزید تفصیل بہار شریعت یا رکن دین میں دیکھ لیں۔

☆ بیری کے پتوں اور کافور کا استعمال غسل میت میں سنت ہے۔ (۱۵۴۴)

☆ کفن کے لئے اچھا انتظام کیا جائے (یعنی صاف ستھرا نہ کہ مہنگا، ۴۹-۱۵۴۶)

☆ احرام و تلبیہ کی حالت میں مرنے والا اسی طرح ہی قیامت کے دن اٹھے گا۔ (۱۵۴۷، ۵۰)

☆ سفید کپڑے تمہارے کپڑوں میں بہترین ہیں، انہی میں کفن دو۔ سرمہ اثمد کی تعریف۔ (۱۵۴۸)

بہترین کفن کونسا ہے؟

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ الْأُضْحِيَةِ الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ. بہترین کفن یمنی جوڑا ہے اور بہترین قربانی سینگوں والے دنبے کی ہے۔ (۱۵۵۱) حضرت سید علی حسین کچھوچھوی اشرفی میاں علیہ الرحمۃ نے اس حدیث پہ عمل کرنے کے لئے اپنے کفن کے لئے یمن سے حلہ منگوایا۔ طائف شریف سے شہد، مکہ شریف سے زمزم شریف اور مدینہ شریف سے خاک شفا منگوائی اور وصیت فرمائی کہ حالت نزع میں شہد و زمزم میں خاک شفا ملا کر میرے منہ میں ٹپکانا اور اس حلہ یمنی میں مجھے کفنانا (تا کہ خوش ہو جائیں حسنین کریمین کے پاک نانا) مرآۃ، ج ۲، ص ۴۶۴۔

☆ شہید کو بغیر غسل دیئے، زائد چیزیں اسلحہ وغیرہ اتار کر مع خاک و خون دفن کیا جائے گا۔ (ہاں اگر کپڑے کفن سے کم ہیں تو پورے کر دیئے جائیں) ۱۵۵۲

صحابہ کرام کے دو اصول، خوف خدا اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روزے سے تھے اور افطاری کے وقت ان کے پاس کھانا لایا گیا (کھانا قدرے پر تکلف ہوگا چنانچہ انہیں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی غربت کا دور یاد آ گیا اور) فرمانے لگے:

قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ كُفِنَ فِيْ بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ

مصعب بن عمیر جو مجھ سے بہتر تھے، جب شہید ہوئے تو انہیں ایسی چادر میں کفن دیا گیا کہ اگر ان کا سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور اگر پاؤں کو ڈھانپا جاتا تو سر ننگا ہو جاتا۔

(حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے پہلے بہت مالدار تھے اور خوش پوش و خوش غذا بھی تھے، اسلام لانے اور ہجرت کرنے کے بعد یہ حالت ہوگئی کہ سخت گرمیوں میں بھی چمڑے کا لباس پہنتے۔ حضور علیہ السلام نے ایک دن ان کو اس فقیرانہ حالت میں دیکھا تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے کہ پہلے کیا حال تھا اور اب کیا حال ہے۔ (اس سے ان دنیا دار مسلمانوں کی آنکھیں ضرور کھلنی چاہئیں جو نماز و وظائف بھی مال بڑھانے کے لئے پڑھتے ہیں اور کسی پیر کے مرید بھی اس لیے ہوتے ہیں کہ ہمارا کاروبار چمکے گا۔ بعض تو اس کام کے لئے جادوگروں اور عیسائیوں کے پاس بھی جانے سے گریز نہیں کرتے یعنی ایمان جاتا ہے تو جائے مگر پیسہ ضرور آنا چاہئے۔

وہ تھے کس منزل میں اور تو کونسی منزل میں ہے
شرم سے گڑھ جا اگر احساس تیرے دل میں ہے

پھر چند دن نماز پڑھ کر پوچھتے ہیں کاروبار میں اضافہ نہیں ہوا؟ آپ نے کہا تھا برکت ہوگی۔ مگر حضرت مصعب کے ذہن میں کبھی ایسی بات نہ آئی کہ میں نے رحمۃ للعالمین کے دامن رحمت کو تھاما ہے، اسلام قبول کیا ہے تو پہلے یہ حالت تھی اب یہ ہوگئی کیونکہ ایمان کا تقاضا ہی یہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ. اگر ہمارا مولا ہمیں بچا کر راضی ہے تو ہم بچ کر

Scanned with CamScanner

راضی ہیں اور اگر وہ ہمیں کٹا کر راضی ہے تو ہم خون کی ندیاں بہا کر راضی ہیں۔

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو
جاں تیری دن ہوئی ہے لینے میں کیا گلہ ہو

خدا تعالیٰ آج کے مسلمان کو اس ذہنی پستی اور گراوٹ واحساسِ کمتری سے نکلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بیان جاری ہے

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد پھر فرمایا:

وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي اور حضرت حمزہ کو شہید کیا گیا (اور ان کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا کہ پورا کفن میسر نہ ہوا۔ پھر سر کو کپڑے سے ڈھانپ کر پاؤں پہ گھاس ڈال دی گئی) حالانکہ وہ مجھ سے بہتر تھے۔

فرمایا: پھر ہمارے لیے دنیا کے خزانے کھول دیئے گئے اور دنیا وافر عطا فرما دی گئی اور مجھے خطرہ ہے کہ شاید ہماری نیکیوں کا اجر ہمیں (مال و دولت کی صورت میں) اس دنیا میں دے دیا گیا ہے (بس اتنی بات کہی)

ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ۔ پھر رونا شروع کر دیا اور اتنا روئے کہ کھانا بھی نہ کھایا۔ (رواہ البخاری، ۱۵۵۳)

یہ تھا اس صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خوف خدا اور عاجزی و انکساری جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں جبکہ جن پہ رشک کر رہے ہیں حضرت حمزہ و مصعب رضی اللہ عنہ وہ عشرہ مبشرہ میں سے نہیں ہیں اور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ عشرہ مبشرہ دیگر تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے افضل ہیں (لمعات) کیا یہ خوف خدا کی حد نہیں کہ سارا مال حلال وطیب تھا جو کہ غنیمتوں اور تجارتوں سے حاصل ہوا تھا۔ پھر ان مالوں کے حقوق ادا کرتے رہے، بڑی بڑی دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اس کے باوجود آج ہم لوگ جس مال کے حصول کے لئے اپنا دین وایمان بھی ضائع کر بیٹھتے ہیں وہ مال کیسا ہوگا جبکہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایسے مال کو بھی اپنے لیے کیا سمجھ رہے ہیں۔ یہ سب خوف خدا تھا اور عشق رسول صلی اللہ

علیہ وسلم کی وجہ سے تھا پھر کیوں نہ کہا جائے۔

صحابہ کی زندگی کے دو اصول   خوف خدا اور عشق رسول

☆ حضور علیہ السلام نے ابن ابی رئیس المنافقین کو قمیص پہنائی کیونکہ اس نے حضور علیہ السلام کے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو (بدر کے دن) قمیص پہنائی تھی (تا کہ دنیا میں ہی اس کا بدلہ چکا دیا جائے، ۱۵۵۴)

کرم سب پہ ہے کوئی ہو کہیں ہو   تم آخر رحمۃ للعالمین ہو

(۷۹) بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَازَةِ وَالصَّلٰوةُ عَلَيْهَا

(جنازہ کے ساتھ چلنے اور اس پر نماز پڑھنے کا بیان)

سنت یہ ہے کہ میت کو چار آدمی اپنے کندھوں پہ اٹھا کر اس طرح قبرستان کی طرف لے جائیں کہ میت کا سر آگے ہو اور پاؤں پیچھے، قبرستان چاہے جس طرف ہو اور پاؤں چاہے قبلہ کی طرف ہو رہے ہوں۔ جنازے کے ساتھ سواری پہ جانا بھی جائز ہے اور پیدل بھی لیکن سوار شخص جنازے کے پیچھے ہی رہے جبکہ پیدل چلنے والا آگے پیچھے ہر طرف چل سکتا ہے۔ (۱۵۷۶، ۷۷، ۷۸)

پیچھے ہی چلنا بہتر ہے، ضرورت کے وقت میت کو سواری پہ لے جانا بھی جائز ہے جبکہ قبرستان بہت دور ہو (یا کوئی اور عذر ہو) نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اور اس نماز کی تین شرطیں ہیں۔

۱- میت کا مسلمان ہونا ۲- پاک ہونا ۳- نمازی کے آگے رکھا ہوا ہونا، میت نیک ہو یا بد اس کو تیزی سے لے جانے کا حکم ہے۔ جیسا کہ فرمایا گیا: اِسْرَعُوْا بِالْجَنَازَةِ۔ جنازہ کو لے کر تیزی سے چلو (یعنی عام رفتار سے تیز چلو نہ کہ دوڑو لیکن اگر میت کے پھولنے پھٹنے کا خطرہ ہو تو دوڑ کر بھی لے جا سکتے ہیں) پھر اسی حدیث میں ہے کہ اگر وہ نیک ہے تو جس کی طرف تم اسے لے جا رہے ہو وہ بہت بہتر ہے اور اگر وہ برا ہے تو اسے اپنی گردنوں سے جلد اتارو۔ (معلوم ہوا کہ برے شخص کی صحبت مرنے کے بعد بھی اچھی نہیں ہے پھر زندگی میں کتنی بری ہوگی اسی لیے حکم ہے: فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین ۔ یاد آ

Scanned with CamScanner

جانے کے بعد ظالم قوم کے پاس بیٹھو بھی نہیں۔ متفق علیہ (۱۵۵۵) بخاری کی حدیث میں ہے کہ جب لوگ جنازے کو اٹھا کر چلتے ہیں تو اگر نیک کا جنازہ ہے تو وہ بول کر کہتا ہے مجھے جلدی لے چلو اور اگر برے کا ہے تو کہتا ہے' ہائے مجھے کہاں لے جا رہے ہو اور اس کی آواز کو انسان کے سوا ہر کوئی سنتا ہے' انسان اگر سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔ (۱۵۵۶)

☆ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونا منسوخ ہو گیا (۱۵۵۹'۱۵۸۹) اب کھڑے ہونا عند اکثر العلماء مکروہ ہے۔ (مرقاۃ)

☆ چار تکبیر نماز جنازہ۔ متفق علیہ ۱۵۶۱۔ اور یہ جنازہ حضور علیہ السلام نے مسجد میں نہیں پڑھا۔

نماز جنازہ میں بطور دعا سورۂ فاتحہ پڑھی جا سکتی ہے

نہ کہ بطور قرات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا سورۃ فاتحہ پڑھنا اور یہ فرمانا: لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ (رواہ البخاری والترمذی' ۱۵۶۳'۱۵۸۱) تاکہ تم جان لو یہ بھی ایک طریقہ ہے۔ جب انہوں نے سنۃ کہا تو وجوب ثابت کرنے والوں کی خود ہی نفی ہو گئی۔ پھر آپ کا یہ فرمانا کہ اَنَّهَا سُنَّةٌ ۔ اس بات کی دلیل ہے کہ صرف آپ ہی اس کے قائل تھے تبھی وضاحت کرنی پڑی' اگر سب جانتے ہوتے تو بتانے کی کیا ضرورت تھی؟ چنانچہ مؤطا امام مالک میں حضرت نافع سے ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز جنازہ میں تلاوت نہ کرتے تھے۔ اسی میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نماز جنازہ کا طریقہ پوچھا گیا تو انہوں نے وہی بتایا جس طریقہ سے آج احناف ادا کرتے ہیں اور سورہ فاتحہ کا نام تک نہ لیا۔ عینی شرح بخاری میں ہے کہ حضرت عمر' علی' ابن عمر' ابوہریرہ' عطاء' طاؤس اور دیگر جلیل القدر تابعی (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نماز جنازہ میں فاتحہ پڑھنے سے منع فرماتے تھے۔ پھر اس حدیث میں ف تعقیبیہ ہے۔

کیونکہ راوی کہہ رہے ہیں: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَاَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ. جس کا مطلب ہے جنازہ کے بعد بطور ایصال ثواب سورہ فاتحہ پڑھی ہوگی۔ اگر آپ بضد ہیں کہ نہیں نماز جنازہ کے اندر پڑھی تھی تو ازراہ کرم بتا دیں کہ کس تکبیر

کے بعد پڑھی تھی۔ پھر یہ بھی ثابت نہیں کہ آپ نے بطور دعا پڑھی یا بطور ثنا یا بطور تلاوت جبکہ حضور علیہ السلام سے تو بطور دعا بھی کہیں ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی نماز جنازہ میں بھی سورۃ فاتحہ پڑھی ہو۔

☆ نماز جنازہ کے بعد کی دعا کرنے کا ثبوت (۱۵۶۴'۱۵۸۱)

☆ حضور علیہ السلام کی دعا سے ساری قبریں روشن اور منور ہو گئیں۔ (۱۵۶۷-۶۸)

☆ کتنے مسلمان جنازے میں شامل ہوں تو میت کی بخشش ہو جاتی ہے؟ ۴۰ یا ۱۰۰ (۱۵۶۹'۷۰)

☆ مردوں کے بارے میں اچھی گواہی دینے کی ترغیب اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ. (۱۵۷۱-۷۲)

☆ احد کے شہیدوں کو قرآن مجید کی وجہ سے ترجیحاً دفن کیا گیا۔ (۱۵۷۴'۱۶۰۹)

☆ حضور علیہ السلام نے بذات خود جنازے کو اٹھایا' کندھا دیا اور یہ وہ جنازہ تھا کہ جس کے لئے فرشتے اترے۔ یعنی حضرت سعد بن معاذ کا جنازہ۔ (۱۵۷۹'۸۰)

☆ نماز جنازہ میں پڑھی جانیوالی دعا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا (۱۵۸۳)

☆ مرنے والے کی خوبیاں بیان کرو اور اس کی برائیوں سے زبان کو روک لو۔ (۱۵۸۵)

یہودیوں کی مخالفت کرو

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی جنازے کے ساتھ تشریف لے جاتے تو میت کو قبر میں رکھ دینے تک نہ بیٹھتے تھے (ایک دن کسی کی تدفین کے وقت) ایک یہودی عالم آیا اور (اس نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مردے کو قبر میں رکھنے کی انتظار میں کھڑے ہوئے ہیں) کہنے لگا: اِنَّا هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ (صلی اللہ علیہ وسلم) اے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ اس کے بعد حضور علیہ السلام نے (دفن سے پہلے ہی) بیٹھنا شروع کر دیا اور

Scanned with CamScanner

فرمایا: خالفوھم ۔ ان کی مخالفت کیا کرو۔ (۱۵۸۸)

معلوم ہوا! کفار کی مشابہت سے بچنا ضروری ہے۔ پھر یہ بھی یاد رکھا جائے کہ مشابہت اور ہے اور موافقت دوسری چیز حدیث شریف میں جو آیا ہے کہ حضور علیہ السلام مشرکین کی بجائے اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے' وہ مشرکین مکہ کے مقابلہ میں ہے اور موافقت کے طور پہ تھا نہ کہ مشابہت کے طور پر۔ اہل مکہ بالوں میں کنگھی نہ کرتے تھے اور اہل کتاب کنگھی کرتے تھے تو حضور علیہ السلام نے کنگھی کرنا پسند فرمایا۔ لہٰذا حکم اسلامی کے مقابلہ میں یہود و نصاریٰ کی مشابہت بہت بڑا جرم ہے اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو اپنی وضع قطع اور صورت وسیرت ہیں۔ یہودیت وعیسائیت کا رنگ چڑھائے بیٹھے ہیں اور یہود و نصاریٰ کے شعار میں بھی ان کے اندر جا گھستے ہیں اور بڑے دھڑلے سے کرسمس کی تقریبات اٹینڈ کرتے ہیں جبکہ کفار کی عیدوں کا احترام کرنا' اس دن (خاص اس کام کے لئے) کپڑے بدلنا (ان کی تقریب میں جانے کے لئے) خوشی کرنا کفر لکھا ہے۔ (مرآۃ' ج ۲' ص ۳۵۹)

☆ نماز جنازہ میں طاق صفیں بنانا اگرچہ نمازی کم ہی ہوں۔ (۱۵۹۴)

☆ نابالغ بچے کی نماز جنازہ میں پڑھی جانیوالی دعا: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ...... (۱۵۹۷) جس حدیث میں: اَلطِّفْلُ لَا یُصَلّٰی عَلَیْہِ ہے۔ (۱۵۹۸) وہاں مردہ پیدا ہونیوالا بچہ مراد ہے۔

جنازہ کے مسائل

☆ خنثیٰ مشکل کو نہ مرد نہلا سکتا ہے نہ عورت بلکہ تیمم کرایا جائے۔ (بہارِ شریعت جلد ۴ صفحہ ۱۳۵) اور فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۱۵۰ مین ہے۔ الخنثی المشکل المراھق لم یغلسھا رجل ولا امراۃ وتیمم وراء ثوب کذا فی الزاھدی ۔

☆ مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنا جائز نہیں فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ ۵۷ میں ہے کہ "نماز جنازہ مسجد میں رکھ کر اس پر نماز مذہب حنفی مکروہ تحریمی ہے۔ تنویر الابصار میں ہے کرھت تحریما فی مسجد جماعۃ ھی فیہ اور ہر مکروہ تحریمی ناجائز وگناہ ہے جیسا

کہ رد المحتار جلد اوّل ۳۰۶ میں ہے۔ صرح العلامۃ ابن نجیم فی رسالۃ المؤلفۃ فی بیان المعاصی بان کل مکروہ تحریما من الصغائر ۔ اور گناہ صغیرہ تکرار سے گناہ کبیرہ کے حکم میں ہوجاتا ہے جیسا کہ رد المحتار جلد چہارم صفحہ ۳۷۷ میں ہے قال ابن الکمال لان الصغیرۃ تاخذ حکم الکبیرۃ بالاصرار ۔ اور گناہ کبیرہ کا مرتکب فاسق ہے کما ھو مصرح فی الکتب الفقھیۃ ۔

☆ باغی جو امام برحق پر ناحق خروج کرے اور اسی بغاوت میں مارا جائے۔ ڈاکو جو کہ ڈاکہ میں مارا گیا نہ ان کو غسل دیا جائے نہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے جو لوگ ناحق پاسدار سے لڑیں بلکہ ان کا تماشا دیکھ رہے تھے کہ اسی حالت میں پتھر آ کر لگا اور مر گئے تو ان کی بھی نماز نہیں۔ جس نے کسی شخص کو گلا گھونٹ کر مار ڈالا ہو۔ شہر میں رات کو ڈاکو جو لوٹ مار کریں وہ بھی ڈاکو ہیں اس حالت میں مارے جائیں۔ تو ان کی بھی نماز نہ پڑھی جائے جس نے اپنے ماں باپ کو مار ڈالا اس کی بھی نماز نہیں۔ جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اسی حالت میں مارا گیا اس کی بھی نماز نہیں۔ (بہارِ شریعت چہارم ص ۱۴۷ بحوالہ عالمگیری ودرمختار)

☆ جس بچے کے صرف ہاتھ اور پاؤں ملے باقی جسم کسی درندے وغیرہ نے کھالیا اور نہیں پتہ چل رہا کہ لڑکا ہے یا لڑکی تو ایسے بچہ کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی بدائع الصنائع جلد اوّل ص ۳۰۲ میں ہے اذا وجد طرف من اطراف الانسان کید اورجل انہ لا یغسل لان الغسل للصلوٰۃ وما لم یزد علیٰ النصف لا یصلی علیہ ۔

☆ جو مسلمان کافروں کے ساتھ جل گئے اور نہیں پتہ چل رہا کہ مسلمان کون ہے اور کافر کون تو فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۴۹ میں ہے کہ اس صورت میں اکثر کا اعتبار کیا جائے یعنی اگر مسلمان زیادہ ہیں تو مسلمانوں کی نیت سے سب پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے اور اگر کافر زیادہ ہیں تو کسی پر نہ پڑھی جائے اور اگر برابر ہیں تو اس صورت میں بھی کسی پر نہ پڑھی جائے اور درمختار مع شامی جلد اوّل ص ۵۷۷ میں ہے ان استووا غسلوا واختلف فی الصلوٰۃ علیھم ۔ یعنی اگر مسلمان اور کافر برابر ہوں تو ان کو غسل دیا جائے لیکن ان کی

Scanned with CamScanner

نمازِ جنازہ میں اِختلاف ہے اور شامی میں حلیہ سے ہے کہ اگر کافر زیادہ یا برابر ہوں تو ان دونوں صورتوں میں بھی مسلمانوں کی نیت سے سب پر نماز پڑی جائے اور کسی صورت میں بغیر نماز دفن نہ کیا جائے۔

بالغ میت کے جنازہ میں نابالغ کی دعا کب پڑھی جائے گی؟

جو شخص نابالغ ہونے سے پہلے پاگل ہوا اور زندگی بھر پاگل رہا کبھی مکلف نہ ہوا تو اس کی موت پچاس سال یا اس سے زیادہ میں ہو اس کے جنازہ میں نابالغ کی دُعا پڑھی جائے گی جیسا کہ جوہرہ نیرہ جلد اوّل صفحہ ۱۰۸ میں ہے۔

☆ نمازِ جنازہ میں حمد وثناء کی نیت سے سورۂ فاتحہ پڑھنا جائز ہے جیسا کہ عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ مجیدی جلد اوّل صفحہ ۲۰۷ میں ہے۔لو قرأ الفاتحه بنية ثناء جاز كذا في الاشباه ۔

☆ محلّہ کی مسجد کا امام کہ جس کے پیچھے مرنے والا زندگی میں نماز پڑھا کرتا تھا اگر ولی سے وہ افضل ہو تو اسے نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے ولی سے اجازت لینا ضروری نہیں جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی تحریر فرماتے ہیں: ''امام الحی''یعنی مسجد محلّہ کا امام اگر میت ان کے پیچھے نماز پڑھا کرتا تھا اور یہ فضل دِینی میں ولی سے زائد ہیں تو بے اذن ولی (نمازِ جنازہ) پڑھا سکتے ہیں۔(فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ ۸۵) اور جن لوگوں کو ولایت عامہ حاصل ہوتی ہے جیسے سلطان اسلام اس کا نائب یا قاضی شرع وغیرہ ان لوگوں کو بھی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے ولی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۵۹۰۔

☆ جب مسلمانوں اور کافروں کی میتیں مکس ہو جائیں اور پہچان نہ ہو سکے تو اگر مسلمان زیادہ ہوں تو ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اور کافر زیادہ ہوں تو کافروں کے قبرستان میں گاڑا جائے۔اور اگر برابر ہوں تو احتیاطاً دونوں کے قبرستانوں سے الگ تیسری جگہ دفن کیا جائے۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۴۹ میں درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۵۷۷)

☆ مالک کی اجازت کے بغیر اس کی زمین میں مردہ دفن کرنا حرام ہے۔(فتاویٰ

رضویہ جلد چہارم صفحہ ۱۵) جگہ ہوتے ہوئے پرانی قبر میں دفن کرنا حرام ہے (فتاویٰ رضویہ جلد ۴ صفحہ ۱۰۴) اور مسجد تعمیر ہونے کے بعد صحن مسجد میں بھی مردہ کو دفن کرنا حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۴ صفحہ ۱۱۴)

اسی طرح نمازِ جنازہ پڑھے بغیر مردہ کو دفن کرنا حرام ہے اس لیے کہ نماز جنازہ فرض ہے اور فرض کا ترک حرام ہے۔

☆ جو مسلمان کہ سمندر میں بحری جہاز یا کشتی میں مرجاتے ہیں اور ساحل دور ہے تو ایسے مسلمان مردے زمین میں دفن نہیں کیے جاتے بلکہ پانی میں ڈال دیئے جاتے ہیں۔فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مطبوعہ مصر صفحہ ۱۴۹ میں ہے۔لو مات الرجل في السفينة يغسل ويكفن .... ويصلى عليه ويثقل ويرمى فى البحر كذا في معراج الدراية ۔

☆ جو کافرہ ذمیہ مسلمان سے حاملہ ہے۔اگر بچہ میں جان پڑنے کے بعد مرگئی اور بچہ بھی پیٹ میں حرکت نہیں کر رہا تو اس عورت کو مسلمانوں کے قبرستان سے علیحدہ دفن کیا جائے گا اور اس کی پیٹھ قبلہ کی طرف کی جائے گی جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۵۷۷ میں ہے' ذمية حبلىٰ من مسلم قالوا الا حوط دفنها علىٰ حدة ويجعل ظهرها الى القبلة لان وجه الولد لظهرها ۔

مردہ کو قبر سے نکالنا کب جائز ہے؟

جب کہ دوسرے کی زمین میں بغیر اجازت مردہ دفن کر دیا گیا ہو تو اس صورت میں زمین کے مالک کو قبر سے مردہ نکالنا جائز ہے جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۶۰۲ میں ہے۔لیکن اگر زمین کا مالک اپنے مردہ بھائی کے ساتھ احسان کرے گا تو خدائے تعالیٰ اس کے ساتھ اِحسان فرمائے گا۔کما تدين تدان ۔

☆ جب کہ عورت مرگئی اور بچہ اس کے پیٹ میں حرکت کر رہا ہے تو اس صورت میں بچہ کو نکالنے کے لیے مردہ عورت کا پیٹ پھاڑنا جائز ہے جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۶۰۲ میں ہے۔حامل مات وولدها حي يضطرب شق بطنها من

Scanned with CamScanner

الایسرویخرج ولدھا ۔

☆ شبِ جمعہ،روزِ جمعہ اور ماہِ رمضان میں جو مسلمان مریں گے وہ سوال نکیرین اور عذابِ قبر سے محفوظ رہیں گے و اللہ اکرم ان یعفو من شیئی ثم یعود فیہ ۔یعنی اللہ اس سے زیادہ کریم ہے کہ ایک شی کو معاف فرما کر پھر اس پر مواخذہ کرے۔ایسا ہی فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ ۱۲۴ میں ہے ۔

☆ جب کہ جماعت کی مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھی جائے تو اس صورت میں نماز جنازہ پڑھنے سے ثواب نہیں جیسا کہ ہدایہ جلد اوّل صفحہ ۱۶۱ میں ہے۔لا یصلی علی میت فی مسجد جماعۃ لقولہ علیہ السلام من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلا اجر لہ ۔یعنی جماعت کی مسجد میں نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مسجد میں نماز جنازہ پڑھے اس کے لیے کوئی ثواب نہیں۔اسی طرح بحرالرائق جلد دوم صفحہ ۱۷۶ میں ہے۔یہ حدیث ابوداؤد شریف میں ہے اور مرفوع ہے۔

(۸۰)بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ
(میت کو دفن کرنے کا بیان)

میت کو زمین میں مٹی کے اندر چھپا دینا شرعاً دفن کہلاتا ہے جبکہ لغوی معنی کے اعتبار سے مطلق چھپانے کو دفن کہتے ہیں۔اسی معنی کی بنا پر زمین میں چھپائے ہوئے مال کو دفینہ کہتے ہیں۔انسانوں میں سب سے پہلے ہابیل بن آدم علیہ السلام کو دفن کیا گیا جن کو قابیل نے ظلماً قتل کر دیا تھا اور حدیث میں ہے کہ قیامت تک جتنے لوگ قتل ہوں گے پہلے قاتل کو بدستور گناہ پہنچتا رہے گا۔یہ واقعہ قرآن پاک کے چھٹے پارے نصف سے آگے مذکور ہے۔ یاد رکھو قبر دو طرح کی ہوتی ہے۔ایک لحد جسے پنجابی میں سانویں یا سامی کہتے ہیں اور دوسری شق (صندوقی) جسے پنجابی میں ''چیرویں'' کہتے ہیں۔دونوں طرح کی قبر کھودی جاسکتی ہے لیکن اگر زمین مضبوط ہے تو لحد افضل ہے اور صحابہ کرام میں سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے مرض الموت میں وصیت فرمائی کہ میری قبر

کو لحد (بغلی) کھودنا اور مجھ پر اس طرح کچی اینٹیں کھڑی کرنا جس طرح حضور علیہ السلام کے لئے کی گئیں۔(رواہ مسلم ۱۶۰۰) جبکہ حضور علیہ السلام کی قبر انور بھی لحد ہی تھی۔ (۸-۱۶۰۷)

☆ حضور علیہ السلام کی قبرِ انور،اونٹ کی کوہان کی مانند تھی۔(۱۶۰۲)

☆ قبر پہ بیٹھنا منع ہے۔(رواہ مسلم ۶-۱۶۰۵، ۱۶۲۷)

☆ میت کو قبر میں قبلہ کی طرف سے اتارا جائے۔(۱۶۱۲)

☆ تین لپیں مٹی ڈالنا اور قبر پہ چھڑکاؤ کرنا۔(۲۶،۱۶۲۵،۱۶۱۴)

☆ (جہاں احتیاط نہ ہوسکتی ہو وہاں) قبر پہ لکھائی نہ کی جائے۔(۱۶۱۵)

☆ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر کے سرہانے بڑا پتھر رکھا گیا۔ (۱۶۱۷)

☆ میت کی ہڈی توڑنا ایسے ہی ہے جیسے زندہ کی (۱۶۲۰) لہٰذا میت کے اعضاء کو استعمال میں لانا منع ہے۔

☆ اپنی بیٹی کی قبر پہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو (۱۶۲۱)

☆ قبر پہ اونٹ ذبح کر کے تقسیم کرنے کی دیر برابر ٹھہرنے کی وصیت۔(۱۶۲۲)

☆ قبر کے سرہانے اور پائنتی کی طرف سورۃ البقرہ کا اول و آخر پڑھنا۔(۱۶۲۳)

☆ اپنے بھائی کی وفات پہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اشعار۔(۱۶۲۴)

(۸۱)بَابُ الْبُكَآءِ عَلَى الْمَيِّتِ
(میت پہ رونے کا بیان)

میت پہ رونا خواہ آواز سے ہو یا آنسوؤں سے جائز ہے بلکہ مرنے والے کے بعض فضائل بھی بیان کیے جاسکتے ہیں جس طرح کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ السلام کی وفات حسرت آیات پہ کہا! اے میرے ابا جان آپ جنت میں تشریف لے گئے،اب وحی آنا بند ہوگئی۔لیکن مال نوچنا،سر پیٹنا،سینہ کوبی کرنا اور منہ پہ تھپڑ مارنا کسی طرح بھی جائز نہیں اور نہ ہی اس کے جھوٹے فضائل بیان کرنے کی اجازت ہے مثلاً یوں کہنا:

Scanned with CamScanner

ہائے میرے پہاڑ ہائے کالی گھوڑی کے سوار یہی نوحہ ہے جو کہ حرام ہے۔

☆ اپنے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات پہ حضور علیہ السلام کا حال وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ (۱۶۲۸)

☆ نواسے کی وفات پہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو۔(۱۶۲۹)

☆ صحابی پہ مرض الموت کی شدت دیکھ کر حضور علیہ السلام رونے لگے۔(۱۶۳۰)

☆ ماتم ونوحہ وغیرہ کی ممانعت (۱۶۳۱ تا ۳۸ '۱۶۳۴ '۱۶۴۶)

☆ نابالغ اولاد کے فوت ہونے پہ اجروثواب (۳۷ '۳۶ '۱۶۳۵ '۶۴ '۶۲ '۵۹ '۱۶۵۸)

مومن کے لئے خیر ہی خیر ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:
عَجَبٌ لِّلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَهٗ خَيْرٌ حَمِدَاللّٰهَ وَشَكَرَ وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ۔ مومن کا معاملہ بڑا عجیب ہے (وقیل معناہ طوبٰی لہ۔ اس کو مبارک ہو) اگر اسے بھلائی پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے اور اس کا شکر ادا کرتا ہے (اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق لئن شکرتم لازیدنکم۔ اس کو اور زیادہ نعمتیں عطا فرماتا ہے) اور اگر اس کو مصیبت پہنچے تو بھی اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ صبر کرتا ہے (اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت پاتا ہے۔ وبشر الصابرین ...... اولئك عليهم صلوات من ربهم و رحمة)

شکر کو صبر پہ مقدم کرنے اور صبر وشکر کو اکٹھا بیان کرنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے علماء لکھتے ہیں کہ آدھا ایمان صبر ہے اور آدھا شکر۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: لکل صبار شکور۔ باقی رہا شکر کو پہلے بیان کرنا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمتیں زیادہ اور تکلیفیں کم ہیں۔ لہٰذا شکر کے مواقع زیادہ ہیں ورنہ صبر شکر سے افضل ہے۔
پھر صبر تین قسم کا ہے' نیکی پہ صبر' گناہ سے صبر اور مصیبت میں صبر۔ اسی حدیث کے آخری الفاظ ہیں: مومن کو ہر چیز پہ ثواب ملتا ہے۔ حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِهٖ۔

یہاں تک اس لقمہ پر بھی جو وہ اپنی بیوی کے منہ تک پہنچاتا ہے۔(۱۶۳۹)

☆ مومن مرتا ہے تو آسمان کے دو دروازے (ایک جس سے اس کے اعمال جاتے ہیں' دوسرا جس سے اس کا رزق آتا ہے) روتے ہیں۔ فما بکت علیھم السماء والارض (آسمان کے کل دروازے کتنے ہوں گے) ۱۶۴۰

جس کا کوئی نہ ہوگا اس کے حضور ہوں گے (صلی اللہ علیہ وسلم)

سنا رہے ہیں وہ حال سارا ہے روز محشر جو ہونے والا
ورق ورق پر لگا رہا ہے جو مہر تصدیق حق تعالیٰ
انہی کے ہاتھوں میں ہوگا پرچم' اسی کے سائے میں ہونگے ہم سب
وہاں بھی رکھے گا لاج سب کی جہاں میں جس نے ہمیں سنبھالا

(سید حسین علی ادیب رائے پوری)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ. جس مسلمان کے دو پیش رو (نابالغ بچے اللھم اجعله لنا فرطا فوت ہو چکے) ہوں گے' اللہ تعالیٰ ان دو کی وجہ سے اس مسلمان کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: حضور! جس کا ایک فرط ہوگا اس کا کیا بنے گا؟ فرمایا: اے توفیق خیر والی! اس کو ایک ہی کافی ہے۔ عرض کیا: حضور فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِكَ. جس کا کوئی بھی نہ ہوگا؟ قَالَ فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِيْ. جس کا کوئی نہیں ہوگا اس کا میں جو ہوں کیونکہ لَنْ يُّصَابُوْا بِمِثْلِيْ۔ اولاد کی جدائی سے جتنا والدین کو صدمہ ہوتا ہے' میری جدائی سے میری امت کو اس سے کہیں زیادہ تکلیف ہوئی' اس لیے میں ہر اس مسلمان کا سہارا بنوں گا جس کا کوئی سہارا نہ ہوگا۔ (رواہ الترمذی' ۱۶۴۱)

ان ہاتھوں کے قربان کہ ان ہاتھوں سے تم نے
خار رہِ غم ہائے غریباں سے نکالا

ایک معنی اس جملہ کا یہ بھی کیا گیا ہے "میرے جیسا کون ہوسکتا ہے"۔ جن لوگوں نے

Scanned with CamScanner

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات دیکھی وہی جانتے ہیں کہ ان کے لئے یہ کس قدر صدمہ تھا (اس منظر کو دیکھنا ہو تو ہماری کتاب الباقیات الصالحات میں ایک تقریر پڑھ لی جائے) یہاں اتنا یاد رکھو! حضور پاک کی جدائی تو پھر حضور علیہ السلام کی جدائی ہے۔ آج حضور پاک کے مدینہ کی جدائی پہ اہل محبت کے کلیجے پھٹ جاتے ہیں۔

بدن سے جاں نکلتی ہے روح سینے سے
تیرے فدائی نکلتے ہیں جب مدینے سے

مدینہ شریف کی جدائی کا منظر

ہم نے اس موقع پہ غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد نبوی کی دیواروں سے چمٹ کر اور مسجد نبوی کے میناروں کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ کر بلک بلک کر روتے دیکھا ہے اور جب مواجہہ شریف کے سامنے آخری سلام کے لئے حاضری ہوتی ہے تو قیامت کی گھڑی سے وہ لمحات کچھ کم نہیں ہوتے اور پھر وہ منظر جب زائر واپس ہوتا ہوا رک رک کر گنبد خضریٰ کا آخری دیدار آنسوؤں کی برسات میں کرتا ہے اور ساتھ ساتھ کہتا ہے۔

جا رہا ہے اب ہمارا قافلہ — اے درو دیوار شہر مصطفیٰ
یاد تیری جس گھڑی بھی آئیگی — ہے یقیں دل کو بہت تڑپائے گی

(دیوان سالک)

☆ جس کا بچہ فوت ہو جائے اور وہ اللہ کی حمد کرے اور انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کہے۔ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنا دیا جاتا ہے جس کا نام بیت الحمد رکھا جاتا ہے۔ (۱۶۴۲)

☆ مصیبت زدہ کو تسلی دینے کا ثواب اور اس کے گھر والوں کے لئے کھانے کا انتظام کرنا۔ (۱۶۴۳، ۴۴، ۴۵)

☆ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ کا مطلب دیکھئے حدیث (۱۶۴۷، ۴۸)

☆ فوتیدگی پہ رونا ممنوع نہیں بلکہ نوحہ اور جھوٹی تعریف منع ہے۔ (۱۶۴۹ تا ۱۶۵۴)

☆ امام حسن کی بیوی نے ان کی قبر پہ ایک سال خیمہ لگائے رکھا اور جاتے ہوئے

غیب سے آواز آئی............ (۱۶۵۵)

☆ اظہار غم کے لئے نئے نئے طریقے نہ ایجاد کئے جائیں جس طرح شیعہ لوگ محرم میں کالے کپڑے پہنتے ہیں، زنجیریں پہن لیتے ہیں، پاؤں سے ننگے رہتے ہیں، چارپائیاں الٹی کر دیتے ہیں۔ کئی بازوؤں پہ کالی پٹی باندھ لیتے ہیں۔ یہ سب حرام ہے (ایک حدیث سے استدلال ۱۶۵۶)

☆ کچا بچہ اپنے والدین کی اس شان سے شفاعت کریگا کہ انہیں اپنے ناڑو سے باندھ کر جنت میں لے جائے گا۔ (۱۶۶۰، ۱۶۶۳)

☆ مصیبت پرانی بھی ہو جائے اور یاد آنے پہ انا للہ پڑھے تو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ مصیبت کے وقت پڑھنے پہ ملا تھا۔ (۱۶۶۵)

☆ جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو بھی انا للہ پڑھو کیونکہ یہ بھی مصیبت ہے۔ (۱۶۶۶)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کی تعریف فرمائی

حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے حضور علیہ السلام سے سنا اور حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو فرمایا: يَا عِيسٰى اِنِّيْ بَاعِثٌ مِّنْ بَعْدِكَ اُمَّةً اِذَا اَصَابَهُمْ مَّا يُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰهَ وَاِنْ اَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُوْنَ احْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ۔

اے پیارے عیسیٰ علیہ السلام! میں تمہارے بعد ایسی امت پیدا کرنے والا ہوں کہ جنہیں اگر ان کی پسندیدہ چیز ملے گی تو اپنے مولیٰ کی حمد وثنا کریں گے اور اگر ناپسند چیز ملے گی تو اجر وثواب کے طالب ہو کر صبر کریں گے اور یہ صبر وثنا کرنا انہیں حلم وعقل کی وجہ سے نصیب نہ ہوگا (بلکہ ان کی طبیعت میں رکھ دیا جائے گا) عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: ان میں یہ خوبی حلم وعقل کے بغیر کیسے آ جائے گی۔ قَالَ اُعْطِيْهِمْ مِّنْ حِلْمِيْ وَعِلْمِيْ۔ میں انہیں اپنے حلم وعلم سے (علم لدنی کی طرح) عطا فرمادوں گا (رواہ البیہقی، ۱۶۶۷) یہ شان و عظمت غلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہے

Scanned with CamScanner

ے کیا اس کو خریدیں گے سلاطینِ زمانہ
اے رحمت عالم! تیری رحمت کا خریدار

معلوم ہوا اللہ تعالیٰ اگر اپنے مقرب بندوں کو اپنی صفات کا فیض عطا فرما دے تو اس کو شرک و بدعت سے تعبیر نہیں کرنا چاہئے۔

(۸۲) بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

(قبروں کی زیارت کا بیان)

قبروں کی زیارت کرنا سنت ہے۔ حدیث شریف میں ہے: نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا. میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا' اب زیارت کیا کرو۔ (۱۶۶۸'۱۶۷۵' رواہ مسلم' ابن ماجہ)

شروع اسلام میں زیارت قبور سے منع فرمایا گیا کیونکہ اندیشہ تھا کہ بت پرستی کے عادی لوگ کہیں قبر پرستی نہ شروع کر دیں اور جب ان کے دلوں میں اسلام راسخ ہو گیا تو زیارت قبور کا حکم دے دیا اور ممانعت منسوخ ہو گئی۔ جیسا کہ شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنوں کے استعمال سے بھی روک دیا گیا تا کہ لوگ ان برتنوں کو دیکھ کر پھر شراب کو یاد نہ کر لیں اور جب یہ حکم دلوں میں بیٹھ گیا تو برتنوں کو استعمال کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ زوروھا کے حکم میں عورتیں بھی شامل ہیں (مرقات' لمعات) لیکن اب عورتوں کو سوائے زیارت روضۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دیگر زیارات سے روکا جائے یعنی گھر سے سپیشل زیارت قبور کے لئے نہ نکلیں اور اگر کہیں جا رہی ہوں تو راستے میں زیارت قبور کر سکتی ہیں۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی حضرت عبدالرحمٰن کی قبر کی زیارت کی۔ (مرأۃ) جس حدیث میں زوارت القبور پہ لعنت فرمائی گئی ہے' وہ منسوخ ہے (دیکھئے حدیث ۱۶۷۶ اور مرأۃ' ج ۲' ص ۲۶' ۵۲۵)

کیا ان باتوں کی وجہ سے ایک سنت کو چھوڑ دیا جائے؟

اگر قبروں پہ غلط حرکات ہوتی ہیں تو اس میں قبر والے کا کیا قصور' نہ ہی اس سے

زیارت قبور منع ہو گئی۔ کیا مسجد میں چوری شروع ہو جائے تو اس کو بند کر دیا جائے گا یا چوری کا خاتمہ کیا جائے گا۔ کیا کعبہ میں تین سو ساٹھ بتوں کی وجہ سے طواف کعبہ چھوڑ دیا گیا تھا یا بتوں کو نکال باہر کیا گیا یا مجالس نکاح میں غلط رسوم کی وجہ سے نکاح کرنے بند کر دیئے جائیں گے۔ اگر ہسپتالوں اور حکیموں کے پاس جسمانی امراض کے خاتمہ کے لئے جانا جائز ہے تو اولیاء اللہ کے آستانوں پہ روحانی بیماریوں کا علاج کرانے کے لئے جانا کیوں ناجائز ہے؟ قبر کی زیارت سے موت و آخرت یاد آتی ہے جس سے دل میں نرمی اور خوف خدا پیدا ہوتا ہے' شرعی طریقے سے زیارت کرنے والے کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ثواب ملتا ہے اور خود قبر والے کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ آخر جانے والا کچھ نہ کچھ پڑھ کر بخشے گا ہی ناں اور کچھ نہیں تو میت کو زائر سے انس تو پیدا ہو گا۔ زائر کو چاہئے کہ قبر پہ پہنچ کر سب سے پہلے سلام کہے پھر قبر کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور جتنا میسر ہو سکے ایصال ثواب کرے۔ قبر کے سامنے بغیر آڑ کے نماز پڑھنا حرام ہے لیکن بزرگوں کی قبروں کے پاس مساجد بنانا جائز ہے۔ جیسا کہ اصحاب کہف کے ٹھکانے کے پاس مسجد بنائی گئی (لنتخذن علیھم مسجدًا) اور خود سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ انور کے پاس دنیا کی خوبصورت ترین مسجد ہے جس میں ایک نماز پڑھو تو پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ہے۔ قبر کو بوسہ دینے کی بجائے اور وہاں ناک پیشانی رگڑنے کی بجائے احترام کے ساتھ تھوڑا ہٹ کر کھڑا ہو اور دعا کرے۔ البتہ والدین کی قبر کا بوسہ لیا جا سکتا ہے۔ (عالمگیری' مرقاۃ بحوالہ مرأۃ' ج ۲' ص ۵۲۵) جمعہ کے اول دن زیارت کرنا بہت بہتر ہے اس دن قبر والے کی توجہ زائر پہ زیادہ ہوتی ہے اسی لیے جمعرات کو ہی مزارات پہ حاضریوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ وفات کے بعد سات روز تک زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کیا جائے تا کہ نئی جگہ جانے والے کو انس و محبت پیدا ہو جائے۔ اشعۃ اللمعات میں ہے کہ ہر جمعہ کی رات میت کی روح گھر کی طرف آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ میرے گھر والے میرے لیے خیرات کرتے ہیں یا نہیں۔ (مرأۃ' ج ۲' ص ۵۲۲) میت اپنے زائرین کو دیکھتی ہے اور ان کا کلام سنتی ہے۔ ابن قیم نے کتاب الروح میں لکھا ہے کہ بعد وفات روح کی طاقت بڑھ جاتی ہے اور اکیلی روح ایسا

Scanned with CamScanner

کام کر لیتی ہے جو لاکھوں انسان مل کر بھی نہیں کر سکتے۔ چنانچہ ایک بار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روح پاک نے صدہا کافروں کو ایک آن میں تہہ تیغ کر دیا۔ (مرأۃ) روح جنت میں رہتے ہوئے مشرق ومغرب بلکہ کل جہان کو دیکھتی ہے۔ اولیاء کرام کے مزارات مقدسہ سے تا قیامت فیوض وبرکات کے چشمے پھوٹتے رہیں گے جن سے دنیا سیراب ہوتی رہے گی۔ امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ الرحمۃ کی قبر انور قبولیت دعا کے لئے مجرب تریاق ہے۔ امام غزالی فرماتے ہیں: جن بزرگوں سے ظاہری حیات میں مدد مانگی جاتی تھی ان سے بعد الوفات بھی مدد مانگی جا سکتی ہے۔ بعض بزرگ فرماتے ہیں: چار ہستیاں ایسی ہیں کہ زندگی سے زیادہ اپنی قبروں میں تصرف کر رہی ہیں۔ حضرت معروف کرخی، حضرت غوث اعظم بھی ان ہستیوں میں شامل ہیں۔ (مرأۃ)

☆ نبی کریم علیہ السلام اپنی والدہ ماجدہ کی قبر انور کی زیارت کر کے خود روتے رہے اور ساتھیوں کو رلاتے رہے۔ (۱۶۶۹)

☆ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَااَھْلَ الْقُبُوْرِ (۱۶۷۰، ۱۷، ۲۷، ۲۳)

فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم)

مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَیْہِ اَوْ اَحَدِھِمَا فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ غُفِرَلَہٗ وَکُتِبَ بَرًّا۔ جو ہر جمعہ کو اپنے والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کی قبر پہ حاضری دے گا اس کی بخشش ہوگئی اور وہ نیکوکار لکھا گیا۔ (۱۶۷۴)

اس حدیث کو محمد بن نعمان نے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ (ورواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلا) جب والدین کی قبروں پہ حاضری کا یہ ثواب ہے تو جس کے قدموں پہ والدین قربان اس محبوب ربّ جہان صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کی حاضری کے ثواب کا کون اندازہ کر سکتا ہے، اسی لیے تو کسی نے کہا ہے۔

نہ میں جاہ وحشمت نہ زر چاہتا ہوں ۔۔۔ غریبوں کے والی کا در چاہتا ہوں
مدینے کی جانب سفر چاہتا ہوں ۔۔۔ دعاؤں میں اتنا اثر چاہتا ہوں
وہیں پر گزاروں شب و روز اپنے ۔۔۔ وہیں آخری اپنا گھر چاہتا ہوں

یہی ہے تمنا یہی آرزو ہے ۔۔۔ میں دیدار خیر البشر چاہتا ہوں
بنے جس کے ذرے مہ ومہر وانجم ۔۔۔ بکھرنا اسی خاک پر چاہتا ہوں
وہ دھرتی جہاں نقش پا آپ کے ہیں ۔۔۔ وہیں اپنے شام وسحر چاہتا ہوں
میسر ہے یوں تو خوشی ہر ذکی کو ۔۔۔ کرم کی مگر اک نظر چاہتا ہوں۔

(رفیع الدین ذکی قریشی)

یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اقدس کی حاضری باقی تمام درباروں سے بڑی شان رکھتی ہے کیونکہ آپ کی زیارت کے لئے زیادہ انتظام وانصرام کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میرے حجرے میں صرف نبی علیہ السلام کا مزار پرانوار تھا، میں بے تکلف، مختصر کپڑوں میں چلی جاتی۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دفن ہوئے تو میں اسی طرح معاملہ کرتی اور کہتی: اِنَّمَا ھُوَ زَوْجِیْ وَاَبِیْ۔ حضور میرے خاوند ہیں اور ابوبکر میرے باپ ہیں۔ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَھُمْ فَوَاللّٰہِ مَادَخَلْتُہٗ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَۃٌ عَلَیَّ ثِیَابِیْ حَیَاءً مِّنْ عُمَرَ۔ (رواہ احمد، ۱۶۷۷) پھر جب حضرت عمر دفن ہو گئے تو اللہ کی قسم میں حضرت عمر سے حیا کی وجہ سے پورے کپڑوں کے اہتمام کے ساتھ حاضری دیتی تھی۔ لمعات، حاشیہ نمبر ۷، مشکوٰۃ، ص ۱۵۴ پہ ہے: اوضح دلیل علی حیاۃ المیت وعلی انہ ینبغی احترام المیت عندز یارتہ مہما امکن لاسیما الصالحون بان یکون فی غایۃ الحیاء والتأدب بظاھرہ و باطنہ فان للصالحین مدد اظاھرا بالغالزوارھم بحسب ادبھم ونھبتھم وقبولھم کذا فی شرح الشیخ واللّٰہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والماٰب تم کتاب الصلوٰۃ بفضل اللّٰہ و کرمہ و توفیقہ والحمد للّٰہ رب العالمین وصلی اللّٰہ علی خیر خلقہٖ محمد والہٖ واصحابہٖ اجمعین۔ اس حدیث پہ مشکوٰۃ شریف کا ربع اول بھی مکمل ہوا اور کتاب الصلوٰۃ بھی مکمل ہوئی جبکہ مرأۃ المناجیح ار ؛و ترجمہ وشرح مشکوٰۃ المصابیح کی جلد ثانی بھی یہاں اختتام پذیر ہوئی۔

مندرجہ بالا حدیث وحاشیہ سے حضرت مفتی صاحب نے سات مسائل اخذ کیے ہیں،

ان کولکھ کر کتاب الزکوٰۃ کی احادیث کا آغاز کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

١- میت کا بعد وفات بھی احترام چاہئے۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ میت کا ایسا ہی احترام کرے جیسا کہ اس کی زندگی میں کرتا تھا۔

٢- بزرگوں کی قبور کا بھی احترام اور ان سے بھی شرم وحیا چاہئے۔

٣- مردہ قبر کے اندر سے باہر والوں کو دیکھتا اور انہیں جانتا پہچانتا ہے۔ دیکھو حضرت عمر سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان کی وفات کے بعد شرم وحیا فرما رہی ہیں۔ اگر آپ باہر کی کوئی چیز نہ دیکھتے تو اس حیا فرمانے کے کیا معنی؟

٤- قبر کی مٹی تختے وغیرہ تو میت کی آنکھوں کے لئے حجاب نہیں بن سکتے مگر زائر کے جسم کا لباس ان کے لئے آڑ ہے۔ لہٰذا میت کو زائر ننگا نہیں دکھائی دیتا ورنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا چادر اوڑھ کر وہاں جانے کے کیا معنی تھے؟ یہ قانون قدرت ہے لہٰذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ جب حضرت عمر قبر کے اندر سے زائر کو دیکھ رہے ہیں تو زائر کے کپڑوں کے اندر کا جسم بھی انہیں نظر آ رہا ہے۔

٥- بزرگوں کی قبروں پر مجاوروں کا رہنا درست ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روضۂ اطہر کی مجاورہ تھیں۔

٦- عورت بھی مجاورہ ہوسکتی ہے مگر باپردہ اور حیا کے ساتھ۔

٧- مجاورہ عورت کو قبر کی زیارت کی اجازت ہے کیونکہ وہ وہاں ہی رہتی ہے۔

(٨٣) کِتَابُ الزَّکٰوۃِ

(زکوٰۃ کا بیان)

زکوٰۃ کا لغوی معنی بڑھنا اور پاکیزگی ہے۔ چونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے انسان بخل کی میل سے پاک ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ سے مال میں برکت ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں ہے: وما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولئک ہم المضعفون ۔ قد افلح من تزکّٰی ۔ اس لیے اس کو زکوٰۃ کہا گیا۔ زکوٰۃ کا سبب مال نامی (بڑھنے والا مال) ہے اور اس کی شرائط اسلام، آزادی، عقل، بلوغ اور مال کا قرض سے خالی ہونا ہے۔ کل چار مالوں میں

زکوٰۃ فرض ہے۔ سونا، چاندی، مال تجارت، جنگل میں چرنے والے جانور اور زمینی پیداوار، پیداوار کی زکوٰۃ دسواں یا بیسواں حصہ (عشر، نصف عشر) ہے، باقی تین مالوں کا چالیسواں حصہ۔ جس طرح مال کی زکوٰۃ دینے سے مال پاکیزہ ہو جاتا ہے اور بے شمار قسم کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا گناہ اور نحوست وسزا قرآن وحدیث میں جابجا بیان ہوتی ہے کہ اس مال کو دوزخ کی آگ میں تپا کر زکوٰۃ نہ دینے والے کے منہ، پہلو اور پشتوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا۔ ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون۔

یہ ہے تمہارا وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا، اب اپنے کیے کی سزا بھگتو...... اس پر بخاری شریف کی ایک حدیث بھی پیش نظر رہے جس کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اس سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو اس کا مال اس کے سامنے گنجے سانپ کی شکل میں ہوگا جس کے دو گیسو (زہریلے پھن) ہوں گے، یہ سانپ قیامت کے دن زکوٰۃ نہ دینے والے کے گلے کا طوق ہوگا جو اس بخیل کے دونوں جبڑوں کو پکڑ کر کہے گا: اَنَا مَالُکَ اَنَا کَنْزُکَ. میں تیرا مال، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر حضور علیہ السلام نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی: ولا یحسبن الذین یبخلون (آل عمران) (٩٨، ٩٧، ١٦٨٠) اسی بارہ میں ایک حدیث ١٦٧٩ ملاحظہ ہو جس میں ہر مال کی الگ الگ زکوٰۃ کا بیان اور زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ بیان ہوا ہے۔

لوگوں کو دیندار کس طرح بنایا جائے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن (کا گورنر بنا کر) بھیجا اور (خود بنفس نفیس حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو ثنیۃ الوداع تک پہنچانے تشریف لے گئے اس طرح کہ حضرت معاذ سواری پہ تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدل، جدا ہوتے وقت فرمایا: اب تم میری قبر پر ہی آؤ گے اور مجھے نہ پاؤ گے۔ جس پر حضرت معاذ بہت روئے) فرمایا: تم اہل کتاب کے ہاں جا رہے ہو (اگرچہ وہاں مشرکین تھے مگر چونکہ اہل کتاب مشرکین سے بہتر تھے اس لیے ان کا ذکر فرمایا)

Scanned with CamScanner

فَادْعُهُمْ اِلٰی شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ (ان کے سامنے بتدریج دین کو پیش کرنا سب سے) پہلے ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پیش کرنا اگر اس کو مان لیں تو پھر دن رات کی پانچ فرض نمازوں کی بات کرنا۔ اگر یہ بھی مان لیں تو پھر فرضیت زکوٰۃ کا ذکر کرنا کہ جو ان کے امیروں سے لے کر انہی کے فقیروں کو دی جائیگی۔ اگر وہ رضامند ہو جائیں تو خبردار ان کے بہترین مالوں کو لینے کی کوشش نہ کرنا (بلکہ درمیانہ مال لینا الا یہ کہ وہ خود بہترین مال دینے پہ تیار ہوں) مظلوم کی دعا سے بچنا کیونکہ اس کی دعا اور اللہ کی بارگاہ میں کوئی پردہ نہیں (ادھر اس کے منہ سے نکلتی ہے ادھر اللہ کی بارگاہ میں قبول ہو جاتی ہے) متفق علیہ ۱۶۷۸۔

☆ زکوٰۃ ادا کرنے والے کو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی فلان کہنا۔ (۱۶۸۳) (جنت صرف انسانوں کے لئے ہے باقی ساری مخلوق جن ہو یا کوئی اور حساب و کتاب کے بعد مٹی ہو جائیگی۔ (مرآۃ ج ۳، ص ۱۰) غیر نبی پر مستقلاً درود پڑھنا صرف نبی علیہ السلام کے لئے جائز ہے۔ (مرآۃ ج ۳، ص ۱۱)

☆ ابن جمیل فقیر تھا۔ اللہ اور اس کے رسول نے اسے غنی کر دیا۔ عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْهِ. چچا باپ کے برابر ہے۔ (خدمت، ادب، احترام کے اعتبار سے۔ مرقات و لمعات و مرأۃ، ج ۳، ص ۱۲) (حدیث نمبر ۱۶۸۴)

☆ سرکاری افسران کو دیا گیا تحفہ جو دوران ڈیوٹی ملے، حکومتی خزانے میں جمع ہوگا ورنہ قیامت کے دن اس کے لئے وبال جان ہوگا۔ (۱۶۸۵)

☆ صحابہ کرام پہ آیت (والذین یکنزون الذهب) کا نزول دشوار گزرا مگر حضور علیہ السلام نے وضاحت فرمائی تو خوشی سے نعرہ بلند ہوا (۱۶۸۷)

(لہٰذا دشمنان صحابہ اور منکرین حدیث کا اعتراض فنا ہو گیا کیونکہ یہ پریشانی نزول آیت کی نہ تھی بلکہ مسئلہ کی پوری وضاحت نہ ہونے کی وجہ سے تھی)

☆ صدقہ و زکوٰۃ لینے والا اور دینے والا راضی خوشی لین دین کریں۔

(۱۶۸۹،۹۰،۱۶۸۳،۸۸)

☆ نیت خیر ہو تو دینی امور پہ تنخواہ لی جا سکتی ہے اور اس سے ثواب کم نہیں ہوتا کیونکہ عامل زکوٰۃ کو کَالْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ فرمایا گیا۔ (۱۶۹۱)

☆ زکوٰۃ کی ادائیگی میں حولان حول (سال گزرنے) کا ذکر ۱۶۹۳ (لہٰذا زکوٰۃ دینے کے لئے کوئی مہینہ مثلاً رمضان کا مقرر کرنا شرعاً درست نہیں، ہاں سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے سے ادا ہو جائیگی، سال بعد حساب کر لے۔ (۱۶۹۴)

زکوٰۃ کا انکار کرنیوالوں کیخلاف حضرت ابوبکر صدیق کا اعلان جنگ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو جنہوں نے کافر ہونا تھا (زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کر کے) وہ کافر ہو گئے (اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ جنگ کرنے کے ارادے کا اظہار کیا تو) حضرت عمر نے عرض کیا: آپ ان کے ساتھ کس طرح جنگ کریں گے حالانکہ حضور علیہ السلام نے تو یہ فرمایا ہے: ''مجھے لوگوں کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیں تو جو یہ کلمہ پڑھ لے گا۔ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللهِ. اس کا مال اور اس کی جان مجھ سے محفوظ ہو گئی مگر حق اسلام کے تحت اللہ تعالیٰ خود اس کا حساب لے گا (مثلاً شادی شدہ ہو کر زنا کرے یا مرتد ہو جائے یا کسی کو ناحق قتل کر دے تو بدلے میں اس کو قتل کیا جائے گا۔ حضرت عمر کا مطلب یہ تھا کہ مانعین زکوٰۃ کلمہ تو پڑھ رہے ہیں۔ پھر ان سے قتال کیسا؟) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وَاللهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوةِ فَاِنَّ الزَّکٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللهِ لَوْمَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا (او عقالا) کَانُوْا یُؤَدُّوْنَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهَا. اللہ کی قسم! نماز و زکوٰۃ میں فرق کرنے والے کے خلاف میں ضرور جہاد کروں گا۔ قسم بخدا! حضور علیہ السلام کی خدمت میں بطور زکوٰۃ بکری کا بچہ (یا ایک رسی) دینے والا اگر اب ادا نہیں کرے گا تو میں اس سے ضرور لڑوں گا (مطلب یہ تھا کہ حضور علیہ السلام کے فرمان کے مطابق جب ''بحقہ'' کسی کو قتل کیا جا سکتا ہے تو زکوٰۃ سے بڑھ کر کون سا حق ہے رہے منافقین تو ان کا حساب اللہ تعالیٰ خود لے گا یعنی

Scanned with CamScanner

ان کے ساتھ ہمیں جہاد کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان کے دل میں کیا ہے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور اے عمر پوری زکوٰۃ تو پھر پوری ہے میں تو ایک رسی یا بکری کا بچہ جو زکوٰۃ کے طور پہ دیا جاتا تھا' نہ دینے والے کے ساتھ لڑوں گا۔ (ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے فرمایا: تو زمانۂ جاہلیت میں تو بڑا سخت تھا اب اسلام میں آ کر اس قدر نرم کیوں ہوگیا ہے کہ ایسے بے ایمانوں کے ساتھ اس قدر نرمی کی بات کر رہا ہے)۔

حضرت عمر فرماتے ہیں (صدیق اکبر کی اس ایمان افروز تقریر سے) فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔ اللہ کی قسم! مجھے یقین ہوگیا کہ ابوبکر جو فرما رہے ہیں' وہی حق ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں ابوبکر کا سینہ کھول دیا ہے۔ (متفق علیہ ۱۶۹۶) یہ شان ہے خدمت گاروں کی سرکار کا عالم کیا ہوگا؟ جب ابوبکر کے خطبہ میں اتنا اثر ہے تو افصح العرب کے کلام میں کیسا اثر ہوگا؟ جن کی شان کسی نے اس طرح بیان کی

؎ سب تاجدار سامنے اس تاجدار کے
آتے ہیں تاج اپنے سروں کے اتار کے

حضرت ابوبکر صدیق کے فرمان لَوْ مَنَعُوْنِىْ سے علماء نے اس مسئلہ کا استنباط کیا ہے کہ بادشاہ اگر عادل ہوں تو مسلمان ان کو زکوٰۃ دیں۔ موجودہ زمانے میں چونکہ حکمران عموماً لاپرواہ اور فاسق ہوچکے ہیں لہٰذا اہل اسلام اپنی زکوٰۃ اپنی صوابدید پہ خود نکالا کریں کیونکہ حکمرانوں پہ امید نہیں ہے کہ زکوٰۃ کی رقم صحیح مصرف پہ استعمال کریں۔ مرقات میں ہے کہ حضرت عثمان ہی کے زمانہ میں جب لوگوں کا حال بدل گیا تو آپ نے زکوٰۃ وصول کرنے کے سلسلے میں سختی نہ فرمائی اور مال والے اپنی زکوٰۃ خود دینے لگے۔

یاد رہے! زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے اور اس کی فرضیت کا انکار کفر ہے' اس لیے مندرجہ بالا حدیث میں ہے: كَفَرَ مَنْ كَفَرَ۔ جس نے کافر ہونا تھا وہ زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کر کے کافر ہوگیا اور شرعاً اس کے خلاف جہاد کرنا بوجہ ارتداد فرض ہوگیا۔

☆ حرام مال حلال کو بھی لے بیٹھتا ہے۔ فَيُهْلِكَ الْحَرَامُ الْحَلَالَ (۱۶۹۹)

(۸۴) بَابُ مَا يَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ

(کس چیز میں زکوٰۃ واجب ہے)

سونا چاندی' مال تجارت اور سائمہ (چرنے والے) جانوروں میں تو بالاتفاق زکوٰۃ فرض ہے۔ البتہ سبزیاں' میوے جو سال تک نہ ٹھہر سکیں ان میں اختلاف ہے۔ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے ہاں مطلق زکوٰۃ واجب ہے اور دیگر ائمہ کے ہاں نہیں۔ اسی طرح کھجوروں اور چھوہاروں میں امام صاحب کے ہاں مطلقاً واجب ہے خواہ کتنے ہی ہوں اور صاحبین کے ہاں پانچ وسق ہوں تو زکوٰۃ لازم ہے ورنہ نہیں۔ امام صاحب علیہ الرحمۃ کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ومما اخرجنا لکم من الارض۔ اور حضور علیہ السلام کا ارشاد مما اخرجته الارض ففیه عشر۔ اس طرح صحیح بخاری اور مسلم شریف کی احادیث ہیں کہ جو بھی زمین سے پیدا ہو اس میں دسواں یا بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور باقی رہا حضور علیہ السلام کا فرمان کہ پانچ وسق سے کم چھوہاروں میں پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں اور پانچ عدد سے کم اونٹوں میں صدقہ نہیں۔ (متفق علیہ ۱۷۰۰)

اس کا مطلب امام صاحب کے ہاں یہ ہے کہ غلہ وغیرہ کے تاجروں پر زکوٰۃ تجارت پانچ وسق سے کم میں نہیں اس لیے کہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں ایک وسق کھجور کی قیمت چالیس درہم تھی تو پانچ وسق کی قیمت دو سو درہم ہوگئی جو کہ چاندی کا نصاب ہے اور اگر پیداوار ہی کی زکوٰۃ مراد لی جائے تو احادیث میں تعارض کے وقت احتیاط یہی ہے کہ کم میں سے بھی زکوٰۃ نکال لی جائے۔ لقوله علیه السلام فیما انبتت الارض من قلیل و کثیرا لعشر (مصنف عبدالرزاق)

یاد رہے! ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع ہمارے اسی تولے والے سیر کے حساب سے تقریباً ساڑھے چار سیر بنتا ہے تو اس لحاظ سے ایک وسق چھ من تیس سیر کا ہوا اور پانچ وسق تینتیس من تیس سیر تقریباً ہوئے۔

اسی طرح ایک اوقیہ چاندی کے چالیس درہم بنتے ہیں اور پانچ اوقیہ دو سو درہم ہوئے

Scanned with CamScanner

یہی چاندی کا نصاب ہے۔ پھر ایک مثقال ساڑھے چار ماشے کا ہے اور دس درہم کے ساتھ مثقال ہوئے۔ اس لحاظ سے دوسو درہم باون تولہ چھ ماشے ہوئے۔ سونے چاندی کے نصاب میں قیمت کی بجائے وزن کا اعتبار ہے۔

☆ سواری کے گھوڑے اور (خدمت کے) غلام میں زکوٰۃ نہیں، صدقۂ فطر ہے۔ (۱۷۰۱)

زکوٰۃ اللہ تعالیٰ نے فرض فرمائی ہے یا حضور علیہ السلام نے؟

حضرت ابوبکر صدیق نے اپنے عامل کو خط لکھا فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ...... زکوٰۃ کا حق حضور علیہ السلام نے اہل ایمان پہ فرض کیا ہے حالانکہ نماز وزکوٰۃ اللہ نے فرض فرمائی ہے۔ واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ۔ ثابت ہوا نسبت ادھر ہو جائے یا ادھر ایک ہی بات ہے۔ لہٰذا حضور سے مانگنا رب سے ہی مانگنا ہے اور حضور کا عطا فرمانا رب کا ہی عطا فرمانا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے کیا خوب کہا ہے:

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

مالک کے مالک کو رب کہا گیا: اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ رَبُّهَا۔ جانوروں کی زکوٰۃ کا نصاب بھی اسی حدیث میں ملاحظہ ہو۔ (۱۷۰۲) صدقہ فطر بھی حضور علیہ السلام نے لازم فرمایا (۱۷۲۱،۲۳،۲۴)

☆ عورتوں کو زیورات کی زکوٰۃ ادا کرنے کی خصوصی تاکید (۱۷۱۴،۱۵)

یاد رہے! سونے چاندی کے زیورات ہوں یا ڈلیاں ہر صورت میں زکوٰۃ فرض ہے۔ پھر سونے چاندی کے نصاب کے درمیان پانچویں حصہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ چنانچہ ساڑھے سات تولے سونا کے بعد ڈیڑھ تولہ سے کم میں زکوٰۃ معاف ہے۔ جب ڈیڑھ تولہ ہو جائے گا تو زکوٰۃ دینی ہوگی۔ چاندی کے نصاب میں ساڑھے باون تولہ کے بعد سوا دس تولہ تک معافی ہے اور ساڑھے دس تولہ پہ زکوٰۃ بڑھے گی۔ الغرض چاندی کے نصاب میں دوسو درہم کے بعد انتالیس درہم تک معافی ہے جبکہ چالیس پہ ایک درہم ہوگا اسی طرح سونا بھی۔

(۸۵) بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

(صدقۂ فطر کا بیان)

عید کے دن مالدار بندے پر اپنا اور اپنی اولاد وغلام کا رمضان کے صدقہ کی ادائیگی جو واجب ہوتی ہے اس کو شریعت میں فطرہ، فطرانہ یا صدقہ فطر کہا گیا ہے چونکہ رمضان کے بعد یوم الفطر یعنی جب روزے ختم ہو گئے ہیں۔ فطرانہ اس دن واجب ہوا ہے اس لیے اس کو فطرہ کہتے ہیں یہ بھی زکوٰۃ کی طرح یوم الفطر سے پہلے یعنی رمضان میں ادا کیا جا سکتا ہے بلکہ بہتر بھی یہی ہے کہ پہلے ادا کیا جائے تاکہ جن کو دیا جا رہا ہے وہ اپنی ضروریات زندگی کا انتظام کرلیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخری دن (یا آخری دنوں میں سے کسی دن) لوگوں کو فرمایا: اَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ...... اپنے روزوں کا صدقہ نکالو جو کہ حضور علیہ السلام نے لازم فرمایا ہے۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی ۱۷۲۳)

دیکھو اس حدیث میں بھی صدقۂ فطر کو فرض کرنے کی نسبت حضور علیہ السلام کی طرف کی گئی ہے لہٰذا جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس سے ہٹ کر عقیدہ رکھتے ہیں ان کا عقیدہ ذوق صحابہ کے ساتھ مطابق نہیں رکھتا۔ نہ حضور کی نبوت محدود ہے نہ آپ کے اختیارات

غلط کہ ان کا تعلق فقط عرب سے ہے
نبی کے فیض دوامی کا ربط سب سے ہے

احناف کے ہاں فطرہ واجب ہے امام شافعی واحمد کے ہاں فرض ہے بلکہ امام شافعی کے ہاں ہر اس امیر وغریب پہ فرض ہے جو ایک دن کی روٹی پہ قدرت رکھتا ہو امام مالک کے نزدیک مالک نصاب پہ فطرانہ کی ادائیگی سنت مؤکدہ ہے نصاب چاہے نامی یعنی بڑھنے والا ہو یا نہ ہو۔ احناف بھی نصاب کے معاملہ میں امام مالک کے موافق ہیں۔ فطرانہ کے باقی مسائل ہماری کتاب فضائل ومسائل رمضان میں ملاحظہ ہوں۔ یہاں اتنا یاد رکھو کہ صدقہ فطر سے جہاں روزے کی کمی بیشی معاف ہو جاتی ہے وہاں مساکین کی روزی کا انتظام بھی ہو جاتا

Scanned with CamScanner

ہے اور ایک حدیث شریف میں اس کی ادائیگی کی یہی دو حکمتیں بیان ہوئی ہیں چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَ الصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ (رواہ ابوداؤد' ۱۷۲۴) حضور علیہ السلام نے صدقہ فطر لازم فرمایا ہے روزوں کو بیہودگی اور فحش سے پاک کرنے کے لئے اور مساکین کے لئے رزق روزی کا انتظام کرنے کے لئے۔

خیال رہے کہ اگر پیسے یا کپڑے یا کسی بھی اور چیز کو صدقہ فطر میں دینا ہو تو کم از کم سوا دو سیر گندم یا آٹے کی قیمت کے اعتبار سے دیا جائے۔ صاحبان ثروت کو چاہئے کہ ہر بار سوا دو سیر آٹے کی ادائیگی کو ہی کافی نہ سمجھ لیا کریں کبھی کھجور کبھی منقہ کبھی کشمش کے مطابق بھی فطرانہ ادا کیا کریں۔

(۸۶) بَابُ مَنْ لَّا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

(کن لوگوں کے لئے صدقہ وزکوٰۃ لینا حلال نہیں؟)

صدقہ سے مراد صدقات واجبہ ہیں۔ وہ چاہے زکوٰۃ ہو یا صدقہ فطرہ ہو۔ خیال رکھنا چاہئے کہ صدقہ وہ چیز ہے جو محض ثواب کے لئے کسی کو دی جائے اور ہدیہ وہ شئی ہے جو کسی کے احترام ورضا کے لئے دی جاتی ہے یعنی صدقہ میں دوسرے پہ رحم وترس کھانا ہے اور ہدیہ میں دوسرے کی تعظیم مقصود ہوتی ہے۔ پھر ہدیہ کبھی نذرانہ کہلاتا ہے جو چھوٹا بڑے کو دیتا ہے۔ کبھی عطیہ جو بڑا چھوٹے کو دے یا برابر کا برابر کو دے تو اس کو عموماً ہدیہ کہا جاتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مالدار مسلمان' کافر' بنی ہاشم' اپنی اولاد اور آباؤ اجداد وامہات اوپر تک کو زکوٰۃ و فطرانہ وغیرہ نہیں دے سکتے۔ شوہر زوجہ کو اور زوجہ شوہر کو نہیں دے سکتے۔ ذمی کافر کو نہیں دے سکتے جبکہ صدقہ نفلی دیا جاسکتا ہی۔ اسی طرح قربانی کا گوشت بھی ذمی (اہل کتاب' عیسائی یہودی) کو دے سکتے ہیں۔ اگرچہ مسلمان فقیر کو دینا زیادہ ثواب ہے۔

رب کی نعمت کا احترام کرنا سیکھو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لے جا

رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ راستے میں ایک کھجور گری پڑی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَ کَلْتُهَا (متفق علیہ' ۱۷۲۷)

اگر مجھے یہ خطرہ نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہوگی تو میں ضرور اسے کھالیتا۔

مرقات ولمعات میں ہے: تعظيما لنعمة الله تعالى۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت کی تعظیم کرتے ہوئے (ظاہر بات ہے رحمۃ للعالمین سے بڑھ کر نعمۃ رب العالمین کی تعظیم کون کر سکتا ہے۔ مزید لکھا) والحديث يدل على حرمة الصدقه على النبي صلى الله عليه وسلم و على جواز كل ما وجد في الطريق من الطعام القليل الذي لايطلبه مالكه وعلى ان الاولى للمتقي ان يجتنب عمافيه ترددو فيه جواز اكله ورعاية الاحتياط فيما فيه شبهة في الحل وحسن التواضع اولى بتعظيم التقاط شيء ساقط من الارض.

(حاشیہ' مشکوٰۃ ص ۱۶۱)

یہ حدیث نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پہ صدقہ کے حرام ہونے پر اور راستے میں گری پڑی تھوڑی سی چیز جس کے مالک کو اس کی طلب نہ ہو کے جائز ہونے پہ بھی دلالت کر رہی ہے۔ اگرچہ بہتر یہی ہے کہ پرہیزگار بندہ ہر اس شئی سے بچے جس میں شک ہو۔

گری پڑی چیز اگر معمولی ہو تو اس کا اعلان کرنے کی ضرورت نہیں' نہ ہی اس کے مالک کو ڈھونڈنا ضروری ہے بلکہ فوراً اپنے استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

فتویٰ اور ہے' تقویٰ اور ہے

پھر یاد رہے کہ فتویٰ اور تقویٰ میں فرق ہے۔ فتویٰ تو محرمات سے بچنے کو کہتے ہیں لیکن تقویٰ شبہات سے بھی بچنے کا نام ہے تاہم شبہ یا وہم اور چیز ہے۔ مثلاً بازار سے کپڑا خریدا جو کہ بیرون ملک کا بنا ہوا تھا تو خواہ مخواہ وہم کرنا کہ انگریزوں نے بنایا ہے ہوسکتا ہے حرام ہو' یہ وہم ہے جو کہ فقہ کے معروف قانون کے خلاف ہے۔ اليقين لا يزول بالشك۔ شک سے یقین زائل نہیں ہوتا لہٰذا وہمیات کا کوئی اعتبار نہیں۔ صحابہ کرام مالِ غنیمت میں حاصل

Scanned with CamScanner

ہونے والے کفار کے لباس بے دھڑک و بے تکلف پہن لیتے تھی۔ خود حضور علیہ السلام نے بادشاہوں کے بھیجے ہوئے ہدیے استعمال فرمائے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ حضور علیہ السلام تو ہر چیز کی حقیقت سے خبردار ہیں لیکن تعلیم امت کے لئے آپ نے اس طرح کا ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے خطرہ نہ ہوتا کہ یہ کھجور صدقہ کی ہے تو میں ضرور کھالیتا۔ مگر بے خبر، بے خبر جانتے ہیں۔

حضور علیہ السلام کی غلامی کا رنگ اپنے اوپر چڑھانے والوں کو بات بات پہ حضور علیہ السلام ہی کی عظمت و شان دکھائی دیتی ہے، جس طرح کہ غلامی مصطفیٰ علیہ السلام سے بے بہرہ لوگ بات بات پہ کیڑے نکالتے ہیں۔

یوں کر رہے ہیں مدحت سلطان ذوالمنن
کوثر سے دھوکے لائے ہیں تعریف کا متن
پھرتے رہے بہار میں لے کر چمن چمن
پہنا دیا زبان کو عنبر کا پیرہن
سرمہ ہے کوہ طور کا غازہ گلاب کا
آغاز نعت یوں ہے رسالت مآب کا

(ادیب رائے پوری)

یاد رہے! نہ ضرور حضور علیہ السلام پر بلکہ آپ کی اولاد پر بھی صدقہ حرام ہے کیونکہ زکوٰۃ وصدقہ لوگوں کے مال کی میل ہے اور اولاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ویطھرکم تطھیرا کا مصداق کامل ہیں تو ان ستھروں کے لئے میل کچیل کیونکر حلال ہوسکتا ہے۔ اس لیے ایک موقع پر حضور علیہ السلام نے امام حسن رضی اللہ عنہ کے منہ سے کھجور نکلوا دی اور فرمایا: اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ. تو جانتا نہیں، ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے۔

(متفق علیہ، ۱۷۲۸)

ایک حدیث میں واضح طور پر ہے کہ صدقات لوگوں کی میل ہیں۔ پس محمد وال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے حلال نہیں۔ (رواہ مسلم ۱۷۲۹)

بنو ہاشم یعنی آل عباس، آل جعفر، آل عقیل، آل حارث بن عبدالمطلب اور آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر زکوٰۃ حرام ہے۔ ابولہب کی مسلمان اولاد بنی ہاشم تو ہے مگر یہ زکوٰۃ لے سکتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ کا ان پہ حرام ہونا حرمت وکرامت کی وجہ سے ہے اور ابولہب چونکہ حضور علیہ السلام کو تکلیف پہنچاتا رہا لہٰذا اس کو اور اس کی اولاد کو اس عزت سے محروم کردیا گیا۔

(لمعات)

☆ حضور پاک نے صدقہ کے گوشت کے بارے میں فرمایا: بریرہ کے لئے یہ گوشت صدقہ ہے، ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ (نسبت بدلنے سے حکم تبدیل ہوگیا) (۱۷۳۱)

☆ حضور علیہ السلام معمولی ہدیہ بھی قبول فرما لیتے تھے۔ (۱۷۳۳)

☆ مسکینی پہ ثواب وفضیلت ہے، مگر وہ مسکین مراد نہیں کہ مانگتا پھرے۔

(۱۷۳۴)

محمد کی نسبت بڑی چیز ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

محفلِ سفاکی و وحشت کو برہم کر دیا
جس نے خون آشام تلواروں کو مرہم کر دیا

فرمایا: اِنَّ مَوَالِیَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ. بے شک قوم کا غلام انہی میں سے ہے۔ یہ ارشاد حضور علیہ السلام نے اس وقت فرمایا کہ حضرت ابورافع فرماتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے بنی مخزوم کے ایک شخص کو صدقہ پہ مقرر فرما کر کہیں بھیجا، اس شخص نے (حضور علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام اسلم) ابورافع سے کہا: تو بھی ہمارے ساتھ چل (جو اجرت ملے گی اس میں) تمہارا بھی حصہ ہوگا، حضرت ابوافع نے کہا: میں حضور علیہ السلام سے اجازت لے لوں اور جب حاضر خدمت ہو کر اجازت طلب کی تو اجازت نہ ملی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان الصدقة لا تحل لنا۔ صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں (سوال پیدا ہوا کہ ابورافع تو آپ کے آزاد کردہ غلام ہیں، کیا ان کے لئے بھی حلال نہیں تو فرمایا: انی موالی القوم من انفسهم (ترمذی، ابوداؤد، نسائی ۱۷۳۵) یعنی ہمارے غلام اور موال زکوٰۃ کے عامل بن کر زکوٰۃ سے اجرت بھی نہیں لے سکتے۔ حالانکہ غنی عامل بن جائے تو بطور اجرت

Scanned with CamScanner

لے سکتا ہے مگر بنی ہاشم کا غلام تو کیا آزاد شدہ بھی نہیں لے سکتا۔

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسولِ ہاشمی

ایک مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام قرآن کے عام کو خاص کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ دیکھو قرآن نے مطلقاً عاملین کے لئے زکوٰۃ لینا (بطور اجرت) جائز رکھا مگر حضور علیہ السلام نے اپنی اولاد اور ان کے غلام وموالی کو علیحدہ کر دیا۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سچے پیغمبروں نے نبوت کو ذریعۂ معاش نہیں بنایا جس طرح کہ مرزا دجال نے اپنی ذریت کو یہ کاروبار دیا ہے کہ بہشتی قبرستان میں قبروں کی جگہ بھاری قیمت سے بیچ کر خوب عیاشی کرو۔ شیعہ حضرات فدک کو حضور علیہ السلام کی وراثت قرار دیتے ہیں، یہ بھی عقیدہ باطل ٹھہرا کیونکہ اس طرح غیر مسلم طعن کریں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فدک کا اتنا وسیع وعریض علاقہ اپنی بیٹی کے لئے مقرر کر کے پوری امت کو محروم کر دیا اور صرف اپنی بیٹی کی فکر کی۔ اسی طرح اگر آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زکوٰۃ جائز ہوتی تو غیر سیّد کو کوئی بھی زکوٰۃ نہ دیتا بلکہ حضور علیہ السلام کی اولاد سمجھ کر سادات کو ہی زکوٰۃ دی جاتی۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ شان والوں کی نسبت سے ادنیٰ بھی شان والے بن جاتے ہیں۔ دیکھو سید کا غلام جس قوم سے بھی ہو گا زکوٰۃ نہیں لے سکتا اس سے ان لوگوں کو سمجھ جانا چاہئے جو نسبت کو کچھ نہیں سمجھتے۔

محمد کی نسبت بڑی چیز ہے   خدا دے یہ نعمت بڑی چیز ہے

☆ صحیح الاعضاء کو صدقہ دینا مناسب نہیں ہے۔ (۱۷۳۶، ۳۷، ۳۸) جواز کے لئے امام صاحب کی دلیل قرآنی آیت للفقراء الذین احصروا ...... اور یہ کہ اصحاب صفہ کمانے پہ قادر تھے مگر زکوٰۃ کے مستحق تھے اور لیتے تھے۔ لہٰذا لاتحل الصدقہ .... لہٰذا اس آیت اور اس عمل سے یہ حدیث منسوخ ٹھہری۔

☆ حضرت عمر نے (تقویٰ کی بنا پر) کسی کو دیے ہوئے صدقہ کے دودھ کی (جو کہ

آپ کے لئے پینا جائز تھا کیونکہ اجازت سے پی رہے تھے مگر) قے کر دی۔ (۱۷۴۰)

(۸۷) بَابٌ لَاتَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهُ

(مانگنا کس کے لئے حلال اور کس کے لئے حرام ہے)

☆ مسئلہ سے مراد بھیک مانگنا ہے یعنی ذلت وخواری سے کسی کے سامنے دست طلب دراز کرنا (لہٰذا والدین کا اولاد سے اور آقا کا مالک ہے۔ اسی طرح اس کا الٹ یعنی جس مانگنے میں مطلقاً عار نہ ہو وہ مراد نہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دنیوی واخروی نعمتیں طلب کرنا۔ حضور علیہ السلام سے شفاعت کی بھیک مانگنا جو کہ بادشاہوں کے لئے بھی فخر اور عزت کا باعث ہے) بلا ضرورت منع تو بالاتفاق ہے پھر حرام ہے یا مکروہ اس میں اختلاف ہے، حق یہ ہے کہ حرام ہے۔ یہ بھی یاد رہے! زکوٰۃ واجب ہونے کا اور لینے کا نصاب اور ہے لیکن سوال کے حرام ہونے کا نصاب اور ہے اور وہ یہ کہ جن کے پاس دو وقت کا کھانا ہو یا وہ کمانے پہ قادر ہو وہ بھیک نہ مانگے۔ ایک حدیث میں تین شخصوں کے لئے مانگنے کی اجازت ثابت ہوتی ہے۔

۱۔ جو کہ کسی کے قرض کا ضامن ہو جائے (اگرچہ خود مالدار ہو تو مانگ سکتا ہے کیونکہ اپنے لئے نہیں مانگ رہا بلکہ مقروض فقیر کے لئے اور آٹھ مصارف میں سے پہلا مصرف فقیر ہی ہے۔ **انما الصدقات للفقراء**)

۲۔ جس پہ آفت آ جائے اور اس کا سارا مال برباد ہو جائے تاکہ اپنی جان بچا سکے۔

۳۔ جس کو فاقہ پہنچے اور (شبہ کی صورت میں) تین عقلمند گواہی بھی دے دیں کہ واقعی فاقے میں ہے۔ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قُبَيْصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا۔ ان کے علاوہ جو مانگ کر کھائے گا اے قبیصہ! وہ حرام کھائے گا۔ (رواہ مسلم ۱۷۴۱)

تین کا حصر اضافی ہے کیونکہ مثلاً بے دست و پا جو کمانے پر قادر ہو، جو اپنے آپ کو طلب علم کے لئے وقف کر دے اور لوگ اس کی طرف توجہ نہ کرتے ہوں جب تک مانگے نہیں دیتے نہ ہوں۔ اگر صرف مانگنے کے لئے صوفی یا مجاورہ نہیں بنا تو خانقاہوں کے مجاوروں اور حقیقی معنی میں عبادت و ریاضت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنیوالوں کو مانگنا بھی جائز

Scanned with CamScanner

ہے۔ (مرقاۃ' مرأۃ' ص ۵۵' ج ۳)

صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی استقامت

حضرت حکیم بن حزام (حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں جن کی پیدائش خانہ کعبہ کے اندر ہوئی (مرأۃ' ج ۳' ص ۵۷' مشکوٰۃ ص ۱۵۹۹ اسماء الرجال) کو حضور علیہ السلام نے مانگنے کی قباحت بتائی تو انہوں نے ساری عمر کسی سے کچھ نہ مانگا (یہاں تک کہ حضرت عمر وظیفہ دینے کے لئے بلاتے رہتے مگر وہ نہ لیتے تو حضرت عمر لوگوں کو فرماتے گواہ رہو میں تو ان کو دنیا چاہتا ہوں اور یہ ہیں کہ لیتے ہی نہیں) اسی حدیث اور اس سے اگلی حدیث میں ہے: الید العلیاء خیر من ید السفلیٰ۔ اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے (لینے والے) سے بہتر ہے۔ (۱۷۴۶-۴۷) زمانۂ جاہلیت میں لوگ بلا ضرورت مانگنے کو بھی عیب نہ سمجھتے تھے۔ نومسلم' اسی عادت کے مطابق مانگتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دے کر فرما دیتے تھے کہ نہ مانگا کرو۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ مسجد میں مانگنے والے سوالی کو پہلے دیتے پھر مسجد میں سوال کرنے سے منع فرماتے۔ (مرأۃ)

اہل اللہ کی شان استغناء

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان استغناء کہ مال میں سے اپنا حصہ بھی نہ لیتے اور عرض کرتے۔ اعطہ افقر منی۔ حضور! مجھ سے کسی زیادہ محتاج کو عطا فرما دیں۔ (۱۷۴۹) یہی استغناء حضرت عمر کے دور میں دوسرے لوگوں کے اندر پیدا ہو گیا۔ (۱۷۵۸)

جو سخی ہیں شہر بھر کے وہ گدا ہیں ان کے در کے
کہ کرم کا ان کے ہاتھوں میں نظام آ گیا

حضرت بنان علیہ الرحمۃ حمالی کا پیشہ کرتے تھے۔ ایک بار امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کا کچھ سامان اجرت پر گھر پہنچایا وہاں تنور سے روٹیاں نکلتی دیکھیں' امام احمد نے اپنے بیٹے سے کہا کہ دو روٹیاں بنان کو بھی دے دو' بنان نے انکار کر دیا' جب چلے گئے تو امام نے پھر وہ روٹیاں ان کے پاس بھیجیں' بنان نے قبول کر لیں کسی نے امام احمد سے بنان کے اس رویے کی وجہ پوچھی کہ انہوں نے پہلے کیوں نہ لیں پھر کیوں لیں؟ امام نے فرمایا کہ وہ مرد متقی ہے

پہلے ان کے نفس میں انتظار پیدا ہو چکا تھا لہٰذا نہ لیں۔ لوٹ جانے کے بعد مایوس ہو گئے تھے' پھر لے لیں اور آپ نے یہی حدیث پڑھی۔ (مرقات)

☆ حکومت والے سے مانگنے کی اجازت ہے۔ (اِلَّا اَنْ يَّسْاَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ (۱۷۵۰)

☆ کس کس شخص کو مانگنے کی اجازت ہے؟ (۱۷۵۱'۵۲'۵۳'۵۴)

☆ رزق حلال کمانے سے برکت کیسے ہوتی ہے؟ (۱۷۵۵)

☆ جو لوگوں کے سامنے اپنے فاقے کا رونا روئے گا وہ ساری عمر روتا ہی رہے گا۔ (۱۷۵۶)

☆ اگر چارۂ کار نہ ہو تو نیکیوں سے مانگ لیا کرو۔ وَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَسَلِ الصَّالِحِيْنَ (۱۷۵۷)

☆ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرفہ کے دن (میدان عرفات میں) لوگوں سے مانگنے والے کو کوڑے لگائے۔ فَقَالَ اَفِیْ هٰذَا الْيَوْمِ وَ فِیْ هٰذَا الْمَكَانِ تَسْئَلُ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ (۱۷۵۹)

(۸۸) بَابُ الْاِنْفَاقِ وَ كَرَاهِيَةِ الْاِمْسَاكِ

(راہ خدا میں خرچ کرنا اور بخل کی مذمت)

امساک سے بخل مراد ہے اور انفاق سے مراد ہے فرضی خرچ سے زیادہ خرچ کرنا اور ممسک وہ ہوتا ہے جو نہ خود کھائے اور نہ دوسروں کو دے' بخیل خود کھاتا ہے دوسروں کو نہیں کھلاتا۔ سخی وہ ہے جو خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے اس لیے اللہ تعالیٰ کو سخی نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس کی شان یہ ہے۔ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۔ وہ ساری مخلوق کو کھلاتا تو ہے خود نہیں کھاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کریم اور جواد ہے۔

یاد رہے! اگر دنیا میں کوئی فقیر ہی نہ رہے تو مالداروں پہ صدقہ و زکوٰۃ لازم نہ ہو جس طرح اگر کسی کے اعضاء وضو ہی نہ ہوں تو اس پہ وضو کرنا فرض نہ ہو یا اعضاء وضو ایسے زخمی ہوں کہ جن پر پانی نہ پہنچ سکے نہ تیمم میں ہاتھ پھر سکے تو اس سے وضو تیمم دونوں ساقط ہیں جس

Scanned with CamScanner

سے معلوم ہوا کہ فقیر و مساکین کا ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ ان کی وجہ سے بہت سے فرائض ادا ہو رہے ہیں اور مالداروں کو ڈھیروں ثواب مل رہا ہے۔

خاکساران جہاں را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اگر میرے پاس احد کے برابر بھی سونا ہو تو قرض کی ادائیگی کے لئے رکھ کر باقی سارا تین راتوں میں تقسیم کردوں۔ (١٧٦٣)

☆ فرشتوں کی دعا: اے اللہ خرچ کرنیوالوں کو اور دے اور بخیل کا مال ضائع کر دے۔ (١٧٦٤)

☆ صدقہ اس سے پہلے کرلو کہ وہ وقت آجائے جب کوئی صدقہ لینے والا ہی نہ ہو۔ (١٧٧٠)

☆ عرض کیا گیا: حضور! اجر کے لحاظ سے کون سا (نفلی) صدقہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا: بخل کی حالت میں صدقہ کرنا جبکہ تمہیں فقیری کا ڈر ہو اور امیری کی حرص ہو اور اتنی دیر نہ لگاؤ کہ جان حلق تک پہنچ جائے اور تو وصیت کرتا پھرے کہ فلاں کو اتنا دینا اور فلاں کو اتنا حالانکہ اب تو خود ہی فلاں کا ہو چکا (تیرے کہنے کی کیا ضرورت ہے؟) متفق علیہ ١٧٧١

توشۂ اعمال اپنے ساتھ لے جاؤ ابھی
کون پیچھے قبر میں بھیجے گا سوچو تو سہی
بعد مرنے کے تمہیں اپنا پرایا بھول جائے
فاتحہ کو قبر پر پھر کوئی آئے یا نہ آئے

مال والے خسارے میں ہیں لیکن وہ سخی......

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جبکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) بیت اللہ شریف کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ حضور علیہ السلام نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا۔

هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ. خدا کی قسم وہ لوگ بہت خسارے میں ہیں۔

میں نے عرض کیا: فِدَاكَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ مَنْ هُمْ. میرے ماں باپ آپ پہ قربان ہو جائیں کون لوگ بہت خسارے میں ہیں۔ فرمایا: هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا اَوْهٰكَذَا وَهٰكَذَا. مالدار لوگ مگر ان میں سے وہ جو یوں اور یوں اور یوں دے یعنی آگے پیچھے دائیں بائیں (راہ خدا میں خرچ کرتا رہے) وَقَلِيْلٌ مَا هُمْ. اور اس طرح کے لوگ (مال والوں میں) بہت تھوڑے ہیں۔ (متفق علیہ ١٧٧٢)

مطلب یہ کہ اللہ کی راہ میں بے حساب خرچ کرنے والا مالدار خسارے میں نہیں ہے۔ ایسے ہی سخی کے بارے میں فرمایا: وہ اللہ کے، جنت کے اور لوگوں کے قریب ہے، دوزخ سے دور ہے اور جو ایسا نہیں بلکہ بخیل ہے۔ وہ اللہ سے، جنت سے، لوگوں سے دور اور دوزخ کے قریب ہے۔ وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ. جاہل سخی (غیر عابد) کنجوس عابد سے افضل ہے۔ (١٧٧٣)

اس حدیث کے تحت مرقاۃ میں ہے حقیقی سخی وہ ہے جو مالداری پہ رب کی رضا کو ترجیح دے۔ مندرجہ بالا حدیث کے پہلے حصے میں اسی سخاوت کے تین قرب بیان ہوئے۔ معلوم ہوا اللہ تعالیٰ تو سب کے قریب ہے مگر اس کے قریب کوئی کوئی ہے۔

یار نزدیکے ترا زمن است بمن   ویں عجب بیں کہ من از وے دورم

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سخاوت مال، حسن مآل یعنی خاتمہ بالخیر کا ذریعہ ہے۔ سخی سے خلق خدا خود بخود ہی راضی رہتی ہے۔ چنانچہ کسی عالم سے پوچھا گیا: سخاوت بہتر ہے یا شجاعت؟ تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ جس کو شان سخاوت عطا فرما دے اس کو شجاعت کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ لوگ خود بخود ہی اس کے سامنے چت ہو جائیں گے۔

سخیاں ز اموال بری خورند   بخیلاں غم سیم و زری خورند

حدیث میں ہے زندگی میں ایک درہم صدقہ کرنا موت کے وقت سو درہم صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ (١٧٧٤)

دوسری حدیث میں ہے ایسا شخص جو موت کے وقت صدقہ کرتا ہے اس شخص کی طرح ہے جو پیٹ بھر لے اور بچا ہوا کھانا کسی کو ہدیہ کر دے (ایسے ہدیہ کی کوئی بھی قدر نہیں کریگا)

Scanned with CamScanner

(۱۷۷۵) صدقہ تو اللہ کی بارگاہ میں ہدیہ کرنا ہے۔ پھر اللہ کی بارگاہ میں اس کی کیا قدر ہو سکتی ہے جبکہ وہ ہماری نیتوں کو بھی جانتا ہے۔

ما بروں رانگریم وقال را — ما دروں را بنگریم وحال را

حدیث میں ہے مومن نہ بخیل ہو سکتا ہے اور نہ ہی بد اخلاق (۱۷۷۶)

بدی را بدی سہل باشد جزاء — اگر مردے احسن الی من اساء

قریب مصطفیٰ ہے کوئی کوئی (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام کی ازواج مطہرات میں سے بعض نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا۔

اَیُّنَا اَسْرَعُ بِكَ لُحُوْقًا۔ ہم میں سے سب سے پہلے آپ کو کون ملے گی؟ یعنی

۱- ہم میں سے ہر ایک کی موت کا وقت کیا ہے؟ معلوم ہوا! اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو ہر ایک کی موت کا علم عطا فرمایا ہے اور یہی ازواج مطہرات کا عقیدہ تھا ورنہ اس طرح کا سوال نہ کرتیں۔

۲- ہم میں سے ہر ایک کی موت کس حال پہ ہوگی۔ حضور علیہ السلام کی برکت سے ایمان پر تو ہوگی مگر ایمان کے کس درجہ پہ ہوگی۔ معلوم ہوا: امہات المومنین کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہر ایک کے ایمان وتقویٰ کے درجہ کو بھی جانتے ہیں اور نہ صرف اب بلکہ بعد از وصال بھی اور ان کا یہ عقیدہ کیوں نہ ہو کہ میدان بدر میں دنیا دیکھ چکی تھی کہ حضور علیہ السلام نے ایک ایک کافر کا نام لے کر خط کھینچ دیئے اور بتا دیا کہ کل فلاں یہاں مارا جائے گا اور فلاں یہاں اور جس کے بارے میں جو کہا اسی طرح ہی ہوا۔

مگر بے خبر' بے خبر جانتے ہیں

۳- ہماری باقی زندگی تقویٰ کے کس درجہ پہ گزرے گی اور وفات کے بعد ہمارا مقام کہاں ہوگا؟ کیونکہ حضور علیہ السلام سے وہی مل سکے گا جس کا نہ صرف خاتمہ ایمان پر ہو بلکہ زندگی بھی تقویٰ وطہارت کے اعلیٰ درجے پہ گزارے۔

۴- ازواج مطہرات بعد الوفات بھی حضور علیہ السلام کو ملنے کی اس طرح مشتاق تھیں جیسے

زندگی میں اور کیوں نہ ہو کہ لقائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مسئلے کا حل اور ہر درد کی دوا ہے۔

اے لقائے تو جواب ہر سوال — مشکل ماحل شود بے قیل وقال

بہر حال! حضور علیہ السلام نے فرمایا: اَطْوَلُكُنَّ يَدًا. جو تم میں سے لمبے ہاتھ والی (زیادہ سخی) ہوگی (وہ مجھے سب سے پہلے ملے گی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ہاتھ ماپنے شروع کر دیے تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ لمبے تھے لیکن جب حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد سب سے پہلے حضرت زینب کا وصال ہوا تو سب نے جان لیا کہ لمبے ہاتھوں سے مراد تھا زیادہ صدقہ وخیرات کرنیوالی وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ (۱۷۷۹) لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَتَصَدَّقُ (۱۷۸۰)

حضرت زینب رضی اللہ عنہا صدقہ کرنے کو محبوب رکھتیں بلکہ ہاتھ سے کمائی کر کے صدقہ کرتیں۔ الغرض معلوم ہوا کہ مومن اگر حضور علیہ السلام کا قرب چاہے تو صدقہ وخیرات زیادہ کرے اپنے اندر اچھی صفات پیدا کرے تو نہ صرف زندگی میں بلکہ بعد الموت بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں رہے گا' کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے۔ اس یوم العید کے بارے میں کہ

آج پھولے نہ سمائیں گے کفن میں عاصی
جس کے جویاں تھے اس گل سے ملاقات کی رات
جان تو جاتے ہی جائے گی قیامت یہ ہے
کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارا تیرا

☆ علم نہ ہونے کی وجہ سے چور' زانیہ' مالدار کو بھی صدقہ دے دیا تو فائدہ ہوگا۔
(۱۷۸۱)

☆ اندھے' گنجے اور کوڑھی کا امتحان جس میں اندھا پاس ہوگیا اور باقی دو فیل۔
(۱۷۸۲)

غیبی امداد کے بارے میں ایک مسئلہ

مندرجہ بالا حوالہ کی حدیث کو مکمل پڑھیں گے تو اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوگا کہ فرشتوں

کے ذریعے غیبی مال ملے تو حلال ہے۔ جیسا کہ اندھے' گنجے کوڑھی کو ملا لیکن جنات کا لایا ہوا مال حلال نہیں ہے کیونکہ وہ اکثر دوسروں کا مال چوری کر کے لاتے ہیں۔ فرشتے نے اندھے گنجے کوڑھی کو مال بھی دیا اور دعا بھی۔ معلوم ہوا کہ حاجت مند کو دے کر احسان جتانے کی بجائے اس کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے اس نیکی کا ثواب حاصل کرنے کا ہمیں موقع دیا ہے۔

جب دینے کو بھیک آئے سرِ کوئے گدایاں
لب پر یہ دعا تھی میرے منگتے کا بھلا ہو

ایک حدیث میں ہے: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خِبٌّ وَّلَا بَخِيْلٌ وَّلَا مَنَّانٌ (رواہ الترمذی' ۱۷۷۷) فریبی' کنجوس اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

☆ سائل کو خالی نہ لوٹاؤ اگرچہ بہت معمولی چیز ہو دے دو۔ وَلَوْ ظِلْفاً مُّحَرَّقًا (۱۷۸۳) اور سائل کو خالی لوٹانے کا وبال کہ گوشت پتھر ہو گیا۔ (۱۷۸۴) اللہ کے نام پہ مانگنے والے کو ضرور دو۔ (۱۷۸۵)

☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا مال و دولت کے بارے میں موقف اور اس پر ان کی شدت (۱۷۸۶)

☆ گھر میں پڑی چیز نے حضور علیہ السلام کو پریشان کر دیا اور اس کو نکال کر چین آیا۔ (۱۷۸۷-۸۸)

تج ڈال مال دھن کو کوڑی نہ رکھ کفن کو
جس نے دیا ہے تن کو دے گا وہی کفن کو

☆ اَنْفِقْ بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا. اے بلال خرچ کیے جا اور عرش والے سے کمی کا خطرہ محسوس نہ کر۔ (۱۷۸۹)

☆ بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاُهَا. صدقہ کرنے میں جلدی کرو اور بلاؤں مصیبتوں سے بچ جاؤ۔ (۱۷۹۱)

(۸۹) بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

(صدقہ کی فضیلت کا باب)

اَلصَّدَقَةُ مِنَ الصِّدْقِ. صدقہ صدق سے ہے جس کا معنی ہے سچ بولنا اور صدقہ کو صدقہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ رضائے الٰہی کے لئے اللہ کی راہ میں خرچ (صدقہ) کرنا ایک سچے مومن کی علامت ہے۔ جب مطلقاً صدقہ کا لفظ بولا جائے تو اس سے مراد مالی خیرات ہوتی ہے۔ خواہ نفل ہو یا فرض یہی یہاں پہ مراد ہے۔ اگرچہ حکمی طور پر بعض بدنی عبادات کو بھی اس باب میں صدقہ کہا گیا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں جنازہ پڑھنا' مریض کی عیادت کرنا' روزہ رکھنا' صدقہ قرار دیا گیا اور فرمایا جس شخص میں یہ صفات جمع ہو جائیں وہ جنتی ہے۔ (۱۷۹۵-۹۴) حضور علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں تمہیں بہترین صدقہ کی رہنمائی نہ کروں۔ اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ۔ تمہاری وہ بیٹی جو تم پر لوٹا دی گئی (طلاق کے ذریعے یا بیوگی کے طور پر) تمہارے سوا کوئی اس کا کمانے والا نہ ہو (رواہ ابن ماجہ' مشکوٰۃ' باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق) مسلمان بھائی سے مسکرا کر ملنا بھی صدقہ ہے۔ (۱۷۹۸) کسی کو شر سے بچانا بھی صدقہ ہے۔ (۱۷۹۹) فریقین میں عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا' کسی کو سواری پہ بٹھانا یا اس کا سامان اٹھانا' اچھا کلمہ زبان سے ادا کرنا' نماز کی طرف چل کر جانے پر ہر قدم اٹھانا اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا صدقہ ہے۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر' تسبیح و تہلیل' تکبیر و تحمید صدقہ ہے بلکہ اپنی بیوی سے صحبت کرنا بھی صدقہ ہے۔ اپنے مسلمان بھائی سے مسکرا کر بولنا صدقہ ہے۔ الغرض! كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ۔ ہر اچھا کام صدقہ ہے۔ (۱۷۹۷ تا ۱۸۰۲)

درخت یا کھیت لگانے اور اس سے انسان یا جانور کے کھانے سے بھی لگانے والے کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے بلکہ اگر کوئی اس سے چوری کر لے تو بھی لگانے والے کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ (۱۸۰۴) اولاد پر اور زوجین کا ایک دوسرے پہ خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔ (۱۸۳۵'۳۶)

بھرے خزانے رب دے فریدا دوئیں ہتھیں لٹ

☆ ایک مٹھی رزق حلال میں سے صدقہ بڑھا کر پہاڑ کے برابر کر دیا جاتا ہے۔

(متفق علیہ ١٧٩٢)

☆ صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اور معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے اور عاجزی کرنے سے بلندی ملتی ہے۔(١٧٩٣)

☆ کتے کی پیاس بجھانے والی بخشی گئی اور بلی کو بھوکا مارنے والی دوزخ میں چلی گئی۔(١٨٠٥-٦)

یہ چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہوسکتا

کمال کچھ نہ رہا صاحبِ کمال کے بعد
ہر آئینہ ہوا دھندلا ترے جمال کے بعد

(شاعر لکھنوی)

(یہود کے بہت بڑے عالم) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضور علیہ السلام (مکۃ المکرمہ سے ہجرت کر کے) مدینہ پاک تشریف لائے تو میں نے حضور علیہ السلام کے چہرۂ انور کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ اَنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ. یہ چہرہ کسی جھوٹے کا ہو ہی نہیں سکتا۔(اور جب آپ کا کلام سنا تو سبحان اللہ سب کچھ روشن ہوگیا) آپ فرما رہے تھے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔ (١٨١٠) (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ایک جملہ ہے اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ (١٨١١)

اے لوگو! سلام پھیلاؤ (لوگوں کو) کھانا کھلاؤ، رشتوں کو جوڑو، اس وقت بھی نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں، رحمت والے رب کی عبادت کرو اور اس کی جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ زبان ہے جس کا بیاں نہیں

☆ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور بُری موت سے بچا لیتا ہے۔

(١٨١٢)

☆ حضرت سعد نے کنواں کھدوا کر اپنی ماں کے ایصالِ ثواب کے لئے وقف کر دیا۔(١٨١٥)

☆ مسلمان کو کپڑا پہنانے، کھانا کھلانے اور پانی پلانے کا ثواب۔(١٨١٦، ٢٣)

☆ اِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ. مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حقوق ہیں۔(١٨١٧)

☆ پانی اور نمک کوئی مانگے تو دے دیا کرو (بطور مروت یعنی عرفاً نہ کہ شرعاً)

(١٨١٨)

اترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہو سکے کر لے
اندھیرا پاکھ آتا ہے یہ دو دن کی اجالی ہی
صدا نہ باغیں بلبل بولے صدا نہ باغ بہاراں
صدا نہ حسن، جوانی، ماپے صدا نہ صحبت یاراں

☆ حدیث ١٨٢١ کے بارے میں پوری تقریر ہماری کتاب ''شانِ مصطفیٰ برہانِ مصطفیٰ بلفظ انا'' میں دیکھو۔ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ اِنْ اَصَابَكَ ضَرٌّ فَدَعَوْتَهٗ.

☆ جو راہ خدا میں دے دیا وہ باقی ہے جو رکھ لیا وہ باقی نہیں۔ ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق (١٨٢٢)

تین شخص اللہ کے پیارے ہیں اور تین قسمت کے مارے ہیں

جو تین اللہ کو پیارے ہیں وہ یہ ہیں:

(١) رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْا كِتَابَ اللّٰهِ. جو رات کو اٹھ کر کلام اللہ کی تلاوت کرتا ہے (چاہے نماز تہجد میں یا ویسے ہی جس طرح حفظ کے طلباء سحری کے وقت اٹھ

Scanned with CamScanner

کر اپنا سبق یاد کرتے ہیں)

(۲) وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا (اُرَاهُ قَالَ) مِنْ شِمَالِهٖ دائیں ہاتھ سے صدقہ دے اور بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے۔

(۳) رَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ. جو کسی لشکر میں تھا۔ اس کے ساتھی بھاگ گئے اور وہ دشمن کے مقابلہ میں ڈٹا رہا۔ (۱۸۲۴، رواہ الترمذی، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

اس سے اگلی حدیث میں باختلاف الفاظ ایک وہ شخص بیان ہوا جو کسی قوم کے پاس گیا اور ان سے اللہ کے نام پہ کچھ مانگا اور اپنی ان سے قرابت کی وجہ سے طلب نہ کیا (اگرچہ قرابت کی وجہ سے دینے کا ڈبل ثواب ہے) لوگوں نے اس کو نہ دیا تو ان میں سے ایک شخص نے چھپا کر اس کو کچھ دے دیا جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا (یہ دینے والا اللہ کو پیارا ہے نہ کہ مانگنے والا) اور ایک اس قوم کا ذکر ہے جو رات بھر چلتی رہی حتیٰ کہ انہیں نیند ہر چیز سے پیاری ہوگئی۔ پھر ساری قوم سوتی رہی لیکن ایک شخص اٹھ کر اللہ کی خوشامد (عبادت) کرنے لگا اور کلام اللہ کی تلاوت میں مصروف ہوگیا۔

اور جو تین قسمت کے مارے ہیں یعنی جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہے، وہ یہ ہیں۔

(۱) بوڑھا بدکاری کرنے والا (۲) فقیر تکبر کرنیوالا (۳) مالدار ظلم کرنیوالا (۱۸۲۵)

تکبر مکن ز نہار اے پسر

اگرچہ ہر تکبر برا ہے مگر فقیر کا تکبر بہت ہی برا ہے کیونکہ اس کے پاس تکبر کے اسباب تو ہے نہیں، محض شیطان کے دھوکے میں آ کر تکبر کر رہا ہے۔

مرقات میں ہے کہ کفار و متکبرین کے مقابلہ میں تکبر کرنا عبادت ہے۔ لمعات میں ہے کہ حضرت بشیر بن حارث نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا: مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔ فرمایا: امیروں کا فقیروں پہ مہربانی کرنا بہت اچھا ہے لیکن فقیروں کا خدا پہ توکل کر کے امیروں سے تکبر کرنا اس سے بھی اچھا ہے۔ متکبرین میں وہ جاہل بھی داخل ہیں جو علماء کرام کو حقیر جانیں۔ (مرآۃ، ج ۳، ص ۱۳، ۱۱۲)

☆ ابن آدم ہر چیز سے شدید مخلوق ہے پتھر، آگ، پانی اور ہوا سے بھی۔ (۱۸۲۶)

☆ ہر چیز کا جوڑا اللہ کی راہ میں دینے کی فضیلت یہ ہے کہ فرشتے اس کا استقبال کریں گے اور اس کو جنت کے دروازوں کی طرف بلائیں گے۔ (۱۸۲۷)

☆ صدقہ قیامت کے دن مومن کے لئے سایہ ہوگا۔ (۱۸۲۸)

☆ عاشوراء (دس محرم) کو اپنے گھر والوں پہ رزق میں وسعت پیدا کرنے سے سارا سال اللہ تعالیٰ رزق وسیع فرما دیتا ہے، مجرب عمل ہے۔ (۱۸۲۹)

(۹۰) بَابُ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ

(بہترین صدقہ کا بیان)

ویسے تو ہر صدقہ ہی بہترین ہے لیکن کبھی بعض عوارض کی وجہ سے زیادہ اچھا ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ تندرستی میں صدقہ و خیرات کرنا بیماری و مرض الموت کی خیرات سے زیادہ بہتر ہے۔ اسی طرح کبھی لینے والے کے اعتبار سے صدقہ زیادہ اچھا ہو جاتا ہے کیونکہ فاسق و فاجر کی بہ نسبت کسی متقی، عالم کو دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ مالدار کو دینے کی بجائے عیالدار کو دینا زیادہ اچھا ہے۔ پھر جس چیز کی ضرورت ہو، دوسری چیز کی بہ نسبت وہ ہی چیز دینا زیادہ اچھا ہے۔ مثلاً جہاں پانی کی ضرورت ہے، وہاں دوسری چیز کی بہ نسبت پانی کا انتظام کر دینا۔

اس سے وہ لوگ سبق حاصل کریں کہ جو تین کلو گوشت والا بکرا پندرہ سو کا خرید لیتے ہیں اور مدرسہ کے حوالے کر دیتے ہیں حالانکہ وہ گوشت کھانے والا بھی نہیں ہوتا، نہ ہی اس طرح کا گوشت وہ خود کھانے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ کیا اس سے بہتر نہیں تھا کہ پندرہ سو روپیہ یا آٹا دالیں وغیرہ خرید کر مدرسہ کو دی جاتیں جس سے چند وقت کا کھانا تیار کیا جا سکتا۔ شاید یہ جاہل اور بے دین قسم کے عاملوں کی چال ہے کہ ضرور بکرا ہی دینا ہے ورنہ یہ ہو جائے گا اور وہ ہو جائے گا۔

☆ صدقہ وہ ہے جو دل کی امیری سے دیا جائے اور ابتدا گھر والوں سے کی جائے۔ (۱۸۳۱)

Scanned with CamScanner

☆ اللہ کے نام پہ جنت سے کم چیز نہ مانگی جائے۔(۱۸۴۶)

☆ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آیت لن تنالوا البر کے نزول پہ اپنا بہت ہی پیارا باغ راہ خدا میں وقف کر دیا۔(۱۸۴۶)

(۹۱) بَابُ صَدَقَةِ الْمَرْأَةِ مِنْ مَالِ الزَّوْجِ

(خاوند کے مال سے بیوی کا خیرات کرنا)

اگر چہ باب میں صرف بیوی کا ذکر ہے لیکن اس میں خازن نوکر چاکر سب شامل ہیں چونکہ عموماً بیوی ہی خاوند کے مال سے خیرات کرتی ہیں' اس لیے باب میں صرف اسی کا ذکر ہوا ورنہ احادیث بیوی' خازن اور نوکر کے بارے میں مندرج ہیں۔

☆ خاوند کی رضامندی سے بیوی اس کی کمائی سے صدقہ وخیرات کرے گی تو اس کو بھی اجر ملے گا۔ اگر بغیر اجازت کرے گی تو آدھا ثواب جبکہ پتہ ہو کہ خاوند ناراض نہیں ہوگا۔ یہ عرفی اجازت ہے۔(۵۰-۱۸۴۹)

☆ فوت شدہ کو صدقہ کا ثواب پہنچتا ہے۔(۱۸۵۲ تا)

حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں ایک صحابی حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میری ماں اچانک (ہارٹ فیل ہونے سے) فوت ہوگئی ہے۔ اگر اس کو کلام کرنے کا موقع ملتا تو ضرور صدقہ وخیرات کرتی۔ کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو اس کو اجر ہوگا؟ فرمایا: ہاں ہوگا۔ متفق علیہ (مرأۃ' ج ۳' ص ۱۲۸) معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کے دور میں بھی یہ بیماری (ہارٹ اٹیک کی) موجود تھی۔

☆ مالک اپنے مال سے نوکر کے کیے ہوئے صدقہ وخیرات پہ (اگر راضی ہوگا) تو اس کو بھی آدھا اجر ملے گا۔(۱۸۵۵)

(۹۲) بَابُ مَنْ لَّا يَعُوْدُ فِي الصَّدَقَةِ

(صدقہ کر کے واپس نہ لینا)

کسی کو صدقہ دے کر اس سے خریدنا ناجائز ہے اور اس میں قدرے تفصیل ہے جبکہ

بطور وراثت کے مل جانا جائز ہے۔ اسی طرح کسی کو صدقہ دے کر واپس لے لینے کی بھی اجازت نہیں۔ ہاں ہدیہ دے کر ضرورتاً واپس لینے میں حرج نہیں اگر چہ بہتر یہ بھی نہیں۔ بعض علماء نے ایک حدیث (یہ کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اَلْعَائِدُ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ صدقہ دے کر واپس لینے والا ایسے ہے جیسے قے کر کے چاٹ لینے والا) کی بنا پر فرمایا ہے کہ صدقہ دے کر لینا حرام ہے مگر حق یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جس کو صدقہ دیا تھا وہ دینے والے کی رعایت کرے گا اور کم قیمت پہ واپس کر دے گا۔ جتنی قیمت کم لے گا گویا کہ اتنی رقم صدقہ دینے والے نے واپس لے لی ہے اسی طرح اگر کسی کو آپ نے صدقہ دیا اور اس نے اسی مال کا کھانا پکایا اور آپ کو دعوت دی تو اگر تو یہ دعوت اس کی مہربانی کے شکریہ میں ہے تو ناجائز ہے اور اگر عام دعوت تھی جس میں آپ کو بھی اتفاقیہ بلا لیا گیا تو کوئی حرج نہیں۔ اسی حدیث کے ابتدائی حصہ میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو راہ خدا میں ایک گھوڑا دیا اس نے اس گھوڑے کو لاغر وکمزور کر دیا۔ حضرت عمر نے چاہا کہ اس سے گھوڑا خرید لیں۔ حضور علیہ السلام سے اپنے ارادے کا اظہار کیا تو سرکار نے فرمایا: لَاتَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ ۔ اسے نہ خرید اگر چہ تجھے ایک درہم میں دے دے کیونکہ اپنے صدقہ کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے چاٹ لے۔(۱۸۵۶)

مرنے والے کو حج یا روزوں کا ثواب پہنچانا۔(۱۸۵۷)

(۹۳) كِتَابُ الصَّوْمِ

(روزے کا بیان)

صوم کا لغوی معنی ہے رکنا' باز رہنا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: حضرت بی بی مریم نے کہا: انی نذرت للرحمن صوما ۔ میں نے اللہ کے لئے چپ رہنے کی نذر مانی ہے۔ شریعت میں صبح سے شام تک عبادت کی نیت سے صحبت سے اور کسی چیز کو پیٹ یا دماغ

میں داخل کرنے سے باز رہنے کو صوم کہا جاتا ہے۔ روزہ کا مقصد شہوت کو توڑنا' دل میں صفائی پیدا کرنا' فقراء و مساکین کے ساتھ موافقت پیدا کرنا اور ان کے لئے دل میں نرمی پیدا کرنا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام قحط کے زمانے میں پیٹ بھر کر نہ کھاتے تھے تاکہ بھوکوں کے ساتھ موافقت پیدا ہوا اور ان کا حق نہ بھولیں (مرقاۃ) رمضان کے روزے ۲ھ میں تبدیلی قبلہ کے ایک ماہ بعد ہجرت سے اٹھارھویں مہینے دس شعبان کو فرض ہوئے۔ (لمعات' مرقات' درمختار) رمضان رمض سے ہے۔ جس کا معنی ہے گرمی یا گرم چونکہ حرارت کی وجہ سے ہی بھٹی گندے لوہے کو صاف اور صاف لوہے کو پرزہ بناتی ہے۔ سونے کی ڈلی کو زیور بنا کر محبوب کے گلے تک پہنچاتی ہے۔ اسی طرح رمضان شریف کے روزوں کی برکت سے انسان کی صفائی ہوتی ہے' گناہ معاف ہوتے ہیں اور عبادات (روزہ' تراویح' اعتکاف' شب قدر میں عبادت اور تلاوت قرآن) کے ذریعے بندے کو بارگاہ خداوندی کا قرب حاصل ہوتا ہے اور رمضان کے پانچ حروف کی نسبت سے اللہ کی پانچ رحمتیں نصیب ہوتی ہیں۔ (رحمت' محبت' ضمان' امان اور نور) رمضان و روزہ کے دیگر فضائل ہماری کتاب فضائل و مسائل رمضان میں دیکھئے۔ یہاں اتنا یاد رکھیں کہ روزہ میں عشق کا غلبہ ہے اور عاشق کی تمام علامات روزے دار میں جمع ہو جاتی ہیں جو کہ یہ ہیں۔

عاشقاں راشش نشان است اے پسر — آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر
گر تر پر سندسہ دیگر کدام — کم خورد و کم گفت خفتن حرام

دوسری عبادات میں ریا ہو سکتی ہے روزہ میں نہیں۔ دوسرے عبادات قیامت کے دن اہل حقوق چھین سکتے ہیں چنانچہ فتاویٰ شامی میں ہے قرض خواہ مقروض سے سات سو نمازیں تین پیسہ کے عوض لے لے گا۔ مگر روزہ کی باری آئے گی تو کہا جائے گا الصوم لی روزہ کسی کو نہ دیا جائے گا کیونکہ یہ صرف میرے لیے ہے۔ دوسری عبادات بتوں کے لئے بھی کی جاتی رہیں روزہ کبھی کسی بت کے لئے نہ رکھا گیا۔

اس باب میں روزہ کے فضائل کی احادیث جمع ہیں۔ رمضان کی آمد یہ جنت کے دروازوں کا کھل جانا' دوزخ کے دروازوں کا بند ہو جانا۔ روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے

ہاں کستوری سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔ قیامت کے دن روزے دار کو رمضان و قرآن کی شفاعت ملے گی۔ لیلۃ القدر کی فضیلت اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی حضور علیہ السلام کا رمضان شریف کی فضیلت میں ایک جامع خطبہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن ارشاد فرمایا۔ حضور علیہ السلام کا رمضان شریف میں قیدیوں کے ساتھ کریمانہ رویہ اور آپ کی سخاوت کا جوبن' رمضان کے استقبال کے لئے گیارہ مہینے جنت کو سجایا جاتا ہے اور جنت کی حوریں دعا کرتی ہیں کہ اے اللہ ہمیں روزہ داروں کی بیویاں بنا دے۔ رمضان کی آخری رات تمام امت کی بخشش۔ یہ اس باب کی منتخب احادیث کا خلاصہ ہے۔ (۱۸۵۸ تا ۱۸۶۹)

نور آیا نور لایا نور پر نورانی رات
اس لیے رمضان کا سارا مہینہ نور ہے

چونکہ زکوٰۃ اور صدقۂ فطر کے چند فقہی مسائل بھی لکھنے تھے اور صدقۂ فطر رمضان شریف کے بعد ادا کیا جاتا ہے لہٰذا اس باب کی احادیث کے اختتام پر یہ چند مسائل فقہیہ ملاحظہ ہوں۔

زکوٰۃ و صدقۂ فطر کے مسائل

☆ جو شخص پورا سال پاگل رہا اس پر زکوٰۃ واجب نہیں اگرچہ بالغ ہو اور اس کے پاس مال بے انتہا ہو جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مطبوعہ مصر ۱۶۱ میں ہے لیس الزکوٰۃ علی صبی و مجنون اذا وجد منہ الجنون فی السنۃ کلھا۔

☆ جس شخص کے پاس کوئی ایسا سامان ہو مثلاً برتن وغیرہ جو تجارت کے لیے تو نہیں ہے مگر حاجت اصلیہ سے زائد ہے اور اس کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہے تو شخص مذکور پر قربانی اور فطرہ واجب ہے فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۹۷ باب صدقۃ الفطر۔

☆ جب کہ بالغ اولاد پاگل ہو اور مالکِ نصاب نہ ہو تو اس صورت میں اس کا صدقہ فطر باپ پر واجب ہے جیسا کہ ردالمحتار جلد دوم صفحہ ۷۴ پر ہے۔

☆ فقیر کو دینے کے بعد جب کہ روپیہ اس کی ملکیت میں باقی تھا خرچ نہیں ہوا تھا

اس وقت دینے والے نے زکوٰۃ کی نیت کر لی تو زکوٰۃ ادا ہو گئی جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۱۶۰ میں ہے۔ اذا دفع الی الفقیر بلا نیة ثم نواه عن الزكوٰة فان كان المال قائما فی ید الفقیر اجزاه والافلا ۔

☆ جسے صدقہ مانگنا جائز نہیں اس کے مانگنے پر صدقہ دینے والا گنہگار ہوگا جیسا کہ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۶۹ پر ہے۔

☆ جو زیور کہ نابالغ کو ہبہ کر دیا گیا اس کی زکوٰۃ نابالغ اور باپ کسی پر واجب نہیں (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ ۴۱۸) اور جو زیور کہ رہن ہو اس کی زکوٰۃ بھی واجب نہیں نہ راہن پر اور نہ مرتہن پر جیسا کہ درمختار میں ہے لا زكوٰة فی المرهون ۔

اس کی تشریح دیکھیے (ردالمختار جلد دوم صفحہ ۷ پر)

☆ اگر سونا چاندی کسی ویران مقام میں گاڑ دیا اور اس کی جگہ بھول گیا پھر کئی سال کے بعد یاد آنے پر نکل آیا تو اس صورت میں گزرے ہوئے سالوں کی زکوٰۃ اس مال پر نہیں واجب ہوگی۔ ہاں باغیچہ اور گھر وغیرہ میں اگر گاڑا تھا تو واجب ہوگی جیسا کہ عمدۃ الرعایۃ حاشیہ شرح وقایہ جلد اوّل مجیدی ص ۲۱۸ میں ہے۔

☆ طالبِ علم دِین کو صدقہ دینے میں ایک کے بدلے کم سے کم سات سو کا ثواب ہے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں ''طالبِ علم دِین کی اعانت میں کم سے کم ایک کے ساتھ سو'' قال اللہ تعالیٰ مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله كمثل حبة انبتت سبع سنابل فی كل سنبلة مائة حبة والله یضعف لمن یشاء والله واسع علیم ۔ (پ۳ ع۴) درمختار میں ہے۔ فی سبیل الله هو منقطع الغزاة وقیل الحاج وقیل طلبة العلم ۔

(فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۵۰۰)

☆ ایک شخص کے پاس نہ سامانِ تجارت ہے نہ چاندی وغیرہ کا نصاب ہے اور روپے جو کرایے کے آتے ہیں ان میں سے ضروری مصارف اور اہل و عیال کے نفقہ کے بعد اتنے نہیں بچتے کہ وہ اپنی حاجت اصلیہ سے فارغ ساڑھے باون تولہ چاندی خریدنے بھر

کے روپے کے مال کا مالک ہو تو اس صورت میں اگرچہ وہ شاندار بلڈنگ کا مالک ہو اور سال میں ہزاروں روپے کرائے کے آتے ہوں مگر اس پر زکوٰۃ نہیں واجب ہوتی بلکہ اس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مطبوعہ مصر صفحہ ۱۷۷

☆ مسافر اگرچہ بہت غنی ہے اور ہر سال اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے لیکن بقدر حاجت اس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے جب کہ اسے کوئی قرض دینے کے لیے تیار نہ ہو قال الله تعالیٰ ۔ انما الصدقت للفقراء والمساكین (الیٰ ان قال) وابن السبیل (پ۱۰ ع۱۴) جوہرہ نیرہ جلد اوّل صفحہ ۱۳۱ میں ہے۔ وابن السبیل من كان له مال فی وطنه وهو فی مكان لا شیی له فیه ولا یجد من یدینه فیعطی من الزكوٰة لحاجة وانما یا خذ مایكفیه الیٰ وطنه لا غیر ۔

☆ غنی اگر عامل زکوٰۃ ہے تو اسے مال زکوٰۃ لینا جائز ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ ''عامل زکوٰۃ جسے حاکم اِسلام نے اربابِ اموال کے تحصیلِ زکوٰۃ پر مقرر کیا وہ جب تحصیل کرے تو بحالت غنا بھی بقدر اپنے عمل کے لے سکتا ہے اگر ہاشمی نہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ ۳۹۷)

اور درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۵۸ پر ہے۔ وعامل فیعطی ولو غنیا لا هاشمیا ۔

☆ اپنی اصل و فرع یعنی ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہم اور بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا اور نواسی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں اگرچہ بہت غریب ہوں۔ جیسا کہ پیچھے احادیث میں گزر چکا۔

☆ مال دار کو فقیر سمجھ کر زکوٰۃ دی تو زکوٰۃ ادا ہو گئی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں: ''بہت سارے غنی فقیر بن کر بھیک مانگتے اور زکوٰۃ لیتے ہیں دینے والوں کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی کہ ظاہر پر حکم ہے اور لینے والے کو حرام قطعی ہے (فتاویٰ رِضویہ جلد ششم صفحہ ۴۶۹) اور فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۱۷۷ میں ہے راه فی صف الفقراء فدفع فان ظهر انه محل الصدقة جاز بالاجماع وكذا ان لم

یظہر حالہ عندہ ۔

☆ جب کہ یتیم مالک نصاب ہو تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ ۴۷۲)

☆ نابالغ پر کسی حالت میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی کہ اس کے وجوب کے لیے بلوغ شرط ہے مگر اس کی زمین میں عشر و خراج واجب ہوتا ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۰۶ پر احکام البیان میں ہے۔ اتفقوا علیٰ وجوب العشر والخراج فی ارضہ ۔

☆ سال پورا ہونے کے بعد زکوٰۃ کی ادائیگی سے پہلے نصاب ہلاک ہو گیا تو اس صورت میں زکوٰۃ واجب ہوئی مگر ادا نہیں کی یہ شخص گناہ گار بھی نہ ہوگا شرح وقایہ مجیدی صفحہ ۲۲۳ میں ہے۔ ھلاك النصاب بعد الحول يسقط الواجب ۔

☆ نابالغ پر زکوٰۃ نہیں واجب ہوتی مگر صدقہ فطر اور قربانی واجب ہوتی ہے۔

(الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۰۶ فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ ۴۱۹)

اور اسی طرح جس شخص کے پاس مال تجارت، جانور اور سونے چاندی کا نصاب نہ ہو اور دوسرا مال مثلاً گھر ہو کہ جو نہ رہنے کے لیے ہو اور نہ تجارت کے لیے مگر اس کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہو تو ایسے شخص پر بھی زکوٰۃ نہیں واجب ہوتی لیکن صدقہ فطر اور قربانی واجب ہوتی ہے۔ (جوہرہ نیرہ جلد اول صفحہ ۱۳۶)

☆ جس شخص کے پاس حاجت اصلیہ سے زائد اسباب غیر تجارت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے ہوں یا اتنی قیمت کا سونا ہو تو اگر چہ اس پر زکوٰۃ نہیں واجب ہوتی اور وہ نہ بنی ہاشم سے ہے مگر اس کو زکوٰۃ کا مال لینا حرام ہے۔ ردالمحتار جلد دوم صفحہ ۶۴ اور بہارِ شریعت حصہ پنجم صفحہ ۶۱ میں ہے۔ مثلاً چھ تولے سونا جب دو سو درہم قیمت کا ہو تو جس کے پاس ہوا اگر چہ اس پر زکوٰۃ واجب نہیں کہ سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے مگر اس شخص کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے"۔

☆ جب کہ مال کی زیادتی ظاہر ہونے سے ظالموں کا خوف ہو تو اس صورت میں زکوٰۃ چھپا کر دینا مستحب ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر کتاب الزکوٰۃ ص ۳۹۵ میں ہے۔ ای

رجل یستحب له اخفاءها؟ فقل الخائف من الظلمة لئلا یعلموا کثرة ماله ۔

(۹۴) بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

(چاند دیکھنے کا بیان)

تیسری رات تک کے چاند کو ہلال، اس کے بعد قمر، چودھویں رات کے چاند کو بدر اور آخری راتوں کے چاند کو محاق کہتے ہیں۔ اس باب میں ہلال سے رمضان کی پہلی رات کا چاند مراد ہے چونکہ بہت سی عبادات کا دارومدار چاند پہ ہے اس لیے ہر ماہ کا چاند دیکھنا چاہئے۔ خاص طور پہ شعبان، رمضان، شوال اور بقرعید کا کیونکہ ان سے روزے، قربانی وغیرہ کے احکام متعلق ہیں۔ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ کا فتویٰ ہے۔ اگر حکومت اسلامیہ کی قائم کردہ ہلال کمیٹی شرعی قواعد کی رو سے شرعی گواہی لے کر چاند ہونے کا اعلان کرے اور اپنے فیصلے کا ریڈیو (ٹی وی) پہ اعلان کرے تو معتبر ہے کیونکہ یہ حاکم کے فیصلہ کی اطلاع ہے جو کہ فائر، گولہ اور چراغاں وغیرہ سے بھی دی جا سکتی ہے۔ ریڈیو (ٹی وی) کی اطلاع تو اس سے کہیں زیادہ قوی ہے۔

(مرآۃ، ج ۳، ص ۱۴۵، فتاویٰ نعیمیہ)

☆ مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے یا تیس دن کا (۱۸۷۲) یہ بات سمجھانے کا انداز کس قدر پیارا ہے اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا......

☆ حضور علیہ السلام شعبان کے بھی پورے روزے رکھتے تھے۔ (۱۸۷۷) ممانعت امت کے کمزوروں کے لئے ہے۔

☆ ایک شخص کی گواہی اور خبر پہ رمضان شریف کے چاند کا اعلان کر دیا گیا (۱۸۷۹، ۸۰) مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں یہی مسئلہ ہے۔ (مرآۃ)

☆ شعبان میں رمضان کی تیاری۔ (۱۸۸۱)

☆ یہ کہنا کہ دوسری رات کا چاند لگتا ہے یا تیسری کا، مسترد ہے۔ (۱۸۸۲)

Scanned with CamScanner

چاند دیکھنے کے مسائل

☆ جب کہ ۲۹ شعبان کو مطلع صاف نہ ہو تو ایک مسلمان مرد یا عورت عادل یا مستور الحال کی خبر سے رمضان کے چاند کا ثبوت شرعاً ہو جاتا ہے۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، مشکوٰۃ ص ۱۷۴، اشعۃ اللمعات ج ۲ ص ۷۹- درمختار مع شامی ج ۲ ص ۹۰)

☆ جب کہ مطلع صاف ہو تو دو عادل گواہوں سے بھی چاند کا ثبوت نہیں ہوتا جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۱۸۵ میں ہے۔

☆ جب کہ میدانِ عرفات میں وقوف کے بعد گواہی دیں کہ ۲۹ ذی القعدہ کو چاند ہوا ہے اور آج ۱۰ ذی الحجہ ہے تو اگرچہ وہ نیک لوگوں کی جماعت ہو ان کی گواہی نہیں مانی جائے گی۔ اسی طرح ۸ ذی الحجہ کی رات کو منیٰ میں اگر بہت سے عادل شہادت دیں کہ ۲۹ کو رویت ہوئی ہے اور آج ۹ ذی الحجہ ہے تو ان کی شہادت بھی نہیں تسلیم کی جائے گی۔ جیسا کہ شرح وقایہ جلد اوّل مجیدی صفحہ ۲۸۹ میں ہے۔

☆ وہ لوگ جو فاسق نہیں ہیں مگر عادل بھی نہیں ہیں بلکہ مستور الحال ہیں یعنی بظاہر عادل معلوم ہوتے ہیں کہ پوری داڑھی رکھے ہوئے ہیں اور پیشانیوں پر سجدے کے نشانات بھی ہیں لیکن ان کے حالات کی تحقیق نہیں تو ان کی گواہیوں سے عید کا چاند ثابت نہ ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم صفحہ ۲۷ میں ہے۔ لا یقبل قول المستور فی الدیانات فی ظاهر الروایات هو الصحیح هکذا فی الکافی ۔

☆ جب کہ دو عورتیں گواہ ہوں تو ایک کی گواہی کے وقت دوسری گواہ کا موجود رہنا ضروری ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۲۸ میں ہے۔

☆ جو فاسق کہ محدود فی القذف ہو یا جھوٹ بولنے میں مشہور ہو تو توبہ کے باوجود اس کی شہادت نہیں قبول کی جائے گی جیسا کہ الاشباہ والنظائر ص ۲۲۹ میں ہے۔

☆ ۲۹ شعبان کو ایک عادل یا مستور الحال کے بیان پر روزہ کا حکم دیا گیا تو اس صورت میں تیس رمضان کو مطلع صاف ہونے کے باوجود اگر چاند نظر نہ آئے تو دوسرے دن عید کرنا جائز نہیں درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۹۴۔

☆ جب کہ عید کا چاند دن میں ہو گیا تو اس صورت میں روزہ چھوڑنا جائز نہیں جب تک کہ سورج ڈوب نہ جائے چاہے زوال سے پہلے دیکھے یا بعد میں کیونکہ وہ آنے والی رات کا چاند ہے جیسا کہ درمختار مع شامی جلد دوم ص ۹۵ میں ہے۔ رویته بالنهار للیلة الآتیة مطلقا علی المذهب ۔ اور ردالمحتار میں ہے۔ ای سواء رؤی قبل الزوال او بعده ۔

(۹۵) روزے کے متعلقات مثلاً سحری و افطاری کا بیان

صاحب مشکوٰۃ و مصابیح نے اس باب کا کوئی عنوان قائم نہیں کیا لیکن اس میں روزے سے متعلق مختلف احادیث ہیں شاید اسی لیے کوئی باقاعدہ عنوان نہیں قائم کیا گیا۔ اگرچہ مشکوٰۃ شریف کے بعض نسخوں میں اس باب کا نام باب فی مسائل متفرقه من کتاب الصوم رکھا گیا ہے۔ یعنی یہ وہ باب ہے جس میں روزے کے متفرق مسائل کا ذکر ہے۔

☆ ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں سحری کھانے کا فرق ہے۔ (۱۸۸۴)

حضور علیہ السلام کی ظاہری حیات میں کل نو مرتبہ رمضان شریف آیا۔ دو تیس دنوں کا اور سات مرتبہ انتیس دنوں کا (رمضان شریف انتیس کا ہو یا تیس کا ثواب میں کمی نہیں آتی۔ مرقاۃ) چونکہ رمضان کے بعد عید ہوتی ہے جس کا معنی خوشی ہے تو اس میں ایک نکتہ یہ ہے کہ تیس روزوں کے بعد تو عید یقینی ہے۔ عوام کو چونکہ زیادہ خوشی انتیس کے بعد کی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنی مخلوق کی خوشی کا لحاظ فرماتا ہے۔ انتیس روزوں کے بعد عید آئے تو ہر بندے کی زبان پہ ایک ہی جملہ ہوتا ہے کہ ایک روزہ کھا گئے۔ ایسے لوگوں کو خوف خدا سے کام لینا چاہئے۔ آپ تو اپنے ایک روزے کو ضائع کرنے کا گناہ اپنے سر نہیں لے سکتے اور ہلال کمیٹی جو کہ علماء کی کمیٹی ہے وہ پورے ملک کے کروڑوں عوام کا روزہ کھا جائیں گے۔ ایسی بدگمانی اور وہ بھی علماء کے متعلق بڑے گناہ کی بات ہے۔ ان بعض الظن اثم ۔

صوم وصال اور عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

پھول مہکے تو یہ محسوس ہوا   آپ کا نام لیا ہو جیسے

(غیور احمد غیور)

حدیث نمبر ۱۸۸۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ

وسلم نے پے درپے بغیر سحری وافطاری روزہ رکھنے (صوم وصال) سے منع فرمایا۔ایک شخص نے عرض کیا: اِنَّکَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ. حضور آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں؟ فرمایا: اَیُّکُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ. تم میں سے میرے جیسا کون ہے؟ میں تو اپنے رب کے پاس رات گزارتا ہوں' وہ مجھے کھلاتا بھی ہے' پلاتا بھی ہے۔اس کھلانے پلانے سے مراد کیا ہے۔اس بارے میں علماء کی تصریحات مندرجہ ذیل ہیں۔بعض نے کہا کہ اس سے قوت برداشت مراد ہے۔بعض نے فرمایا کہ اس سے روحانی غذائیں مراد ہیں۔بعض نے فرمایا کہ اس سے معنوی فیضان اور مناجات کی لذتیں مراد ہیں۔بعض نے فرمایا کہ اس سے بھوک پیاس کا نہ ہونا مراد ہے وغیرہ۔مگر حضرت عشق کا فتویٰ یہ ہے کہ حدیث اپنے بالکل ظاہری معنی پر ہے اور اس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے رب تعالیٰ کی تین نعمتوں کا ذکر فرمایا۔ایک یہ کہ تم سب اپنے بیوی بچوں کے پاس رات گزارتے ہو اور میں اپنے رب کے پاس۔شعر

فرشی و براوج عرش منزل — امی و کتاب خانہ در دل
امی و دقیقہ دان عالم — بے سایہ وسائبان عالم

دوسرے یہ کہ میں رب تعالیٰ کے پاس رہ کر خود نہیں کھاتا پیتا بلکہ مجھے رب تعالیٰ کھلاتا پلاتا ہے۔کھلانے والا اس کا دست کرم' کھانے والا میں۔تیسرے یہ کہ رب تعالیٰ مجھے وہ روزی کھلاتا پلاتا ہے جس سے نہ روزہ ٹوٹے' نہ روزوں کا تسلسل جائے یعنی جنت کے میوے اور سلسبیل وتسنیم وغیرہ کے شربت' اس جملہ سے چند مسئلے مزید معلوم ہوئے۔

نور چمکا حرم تا حرا آپ کا

(i) ایک یہ کہ کوئی شخص کسی درجہ پر پہنچ کر بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں ہو سکتا۔جب انسان کو ناطق کی قید نے تمام حیوانات سے ذاتی امتیاز دے دیا تو نبوت اور وحی کی صفتوں نے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانوں سے ذاتی ممتاز کر دیا۔

نور چمکا حرم تا حرا آپ کا
فیض پہنچا عرب تا عجم آپ کا

کعبۂ انس و جان بارگاہ آپ کی
آستاں' قبلہ گاہِ امم' آپ کا

(ii) دوسرے یہ کہ اگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بہ نیت عبادت' کھانا پینا چھوڑ دیں تو خواہ ہفتوں نہ کھائیں' ضعف وکمزوری بالکل طاری نہ ہوگی اور اگر بطور عادت کھانا ملاحظہ نہ کریں تو ضعف بھی نمودار ہوگا اور شکم پاک پر پتھر بھی باندھے جائیں گے کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نور بھی ہیں اور بشر بھی' عبادت میں نورانیت کا ظہور ہے اور عادت میں بشریت کی جلوہ گری۔لہٰذا یہ حدیث حضرت جابر کی اس روایت کے خلاف نہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو وقت کھانا نہ کھانے پر دو پتھر پیٹ پہ باندھے۔

(iii) تیسرے یہ کہ جنتی میوے کھانے اور وہاں کا پانی پینے سے روزہ نہیں جاتا' جیسے رب تعالیٰ سے کلام کرنے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنے سے نماز نہیں جاتی۔بعض اولیاء خواب میں کھا پی لیتے ہیں کہ کھانے کی خوشبو بیداری کے بعد ان کے منہ میں پائی جاتی ہے مگر ان کا روزہ قائم رہتا ہے۔دیکھو احتلام سے ہمارا روزہ نہیں جاتا۔

(iv) چوتھے یہ کہ بعض بندوں کو اسی زندگی میں جنتی میوے ملتے ہیں۔حضرت مریم علیہا السلام کا جنتی میوے کھانا قرآن پاک سے ثابت ہے۔

(v) پانچویں یہ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر کام ہمارے لئے سنت نہیں بلکہ وہ کام سنت ہے جو ہمارے لئے لائق عمل ہو۔خصوصیات مصطفوی ہمارے لئے سنت نہیں روزہ وصال' 9 بیویاں نکاح میں جمع فرمانا' ہمارے لئے نہ سنت ہیں' نہ لائق عمل' سنت وحدیث میں یہی فرق ہے۔(مراۃ شرح مشکوٰۃ' ج۳' ص۱۵۳)

☆ فرض غیر معین کے روزے کی نیت رات کو ضروری ہے۔(۱۸۸۸)

☆ سحری وافطاری میں معمولی کمی بیشی سے حرج لازم نہیں آتا۔حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَہٗ (۱۸۸۹) کے الفاظ سے یہ مسئلہ معلوم ہوا۔

☆ افطاری کی دودعائیں۔(۱۸۹۴'۹۵)

☆ مومن کی بہترین سحری کھجور ہے۔(۱۸۹۹) سنن ومستحبات پہ عمل دین کے غلبے

Scanned with CamScanner

اور مسلمانوں کے دبدبے کی علامت ہے۔ پھر فرائض پہ عمل کس قدر شوکت اسلام کا باعث ہوگا۔ لہٰذا غیر مسلموں سے رواداری کرتے ہوئے سنتوں کو نہ چھوڑا جائے کہ اذان نہ کہیں گے یا گائے کی قربانی نہ کرینگے کیونکہ یہ کام کوئی فرض واجب تو نہیں۔

(۹۶) بَابُ تَنْزِيْهِ الصَّوْمِ

(روزے کو صاف ستھرا رکھنے کا بیان)

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹتا ہے یا مکروہ ہو جاتا ہے یا اس کا ثواب کم ہو جاتا ہے۔ ان اشیاء سے روزے کو بچانا تنزیہ الصوم ہے۔ جو روزہ ان چیزوں کے ساتھ ملوث ہو جائے اس کے بارے میں فرمایا:

مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ

جو شخص (روزہ دار) جھوٹی باتیں اور برے کام نہ چھوڑے اللہ کو کوئی پرواہ نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے (اور نام نہاد روزہ دار بنا پھرے ایسے روزہ اللہ کے دربار میں کوئی مقام نہیں رکھتے) (۱۹۰۰)

☆ اپنے آپ پہ کنٹرول رکھنے والا اپنی بیوی سے روزہ کی حالت میں بوس و کنار کر سکتا ہے۔ (۷-۱۹۰۱)

☆ جنبی حالت جنابت میں روزہ رکھ سکتا ہے۔ (۱۹۰۲)

☆ بھول کر کھانے پینے والا اور پچھنے لگوانے والے کا روزہ قائم ہے۔ (۱۹۰۳،۴،۱۶)

(اسی طرح بھول کر صحبت کر لینے والے کا روزہ قائم ہے۔ مرأۃ، ج ۳، ص ۱۶۰)

☆ جان بوجھ کر روزہ توڑنے والے کو کھجوروں کا ٹوکرا مل گیا۔ (۱۹۰۵)

☆ جان بوجھ کر قے کرنے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱۹۰۸، مرأۃ، ج ۳، ص ۱۶۳)

☆ روزہ کی حالت میں مسواک، سرمہ اور غسل کی اجازت (۱۹۱۰،۱۱،۱۲)

☆ ایک روزے کو چھوڑ دیا تو ساری زندگی روزے رکھنا اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ (۱۹۱۴)

مسامات کے ذریعے جسم میں جانے والا پانی روزہ نہیں توڑتا لہٰذا مالش کرانا، تیل لگانا، بھیگا کپڑا جسم پہ لپیٹنا، پانی میں غوطہ لگانا، جسم گدوانا، ٹیکہ لگوانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ (مرأۃ، ج ۳، ص ۱۶۶) عورت روزے کی حالت میں مسواک کی بجائے علک، سکڑا، انگلی یا موٹا کپڑا استعمال کرے کیونکہ مسوڑھے کمزور ہونے کی وجہ سے عورت کے لئے مسواک کرنا مکروہ ہے اور عورت سے مشابہت کی وجہ سے مسی، سکڑا کا استعمال مرد کے لیے مکروہ ہے۔ (ایضاً، ص ۱۶۹)

(۹۷) بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ

(مسافر کے روزے کا بیان)

شرعاً وہ شخص مسافر ہے جو اپنے مقام سے ستاون میل (۹۲ کلومیٹر) کے ارادے سے نکلے پھر جب تک گھر نہ لوٹ آئے یا کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرے، مسافر ہی رہے گا۔ نماز قصر کرے گا روزہ چھوڑنے کی اجازت ہوگی۔ اگرچہ امام اعظم، شافعی و سفیان ثوری علیہم الرحمۃ کے نزدیک روزہ رکھ لینا ہی بہتر ہے۔ لقولہ تعالیٰ وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون جبکہ امام احمد، اوزاعی کے ہاں افطار بہتر ہے۔ لقولہ علیہ السلام لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ۔ (متفق علیہ، ۱۹۲۱) لیکن یہ عام حالات میں ہے۔ بعض حالات میں افطار فرض ہے جس طرح کہ مسافر غازی جب روزہ کی وجہ سے بجائے جہاد کرنے کے دوسروں پہ بوجھ بن جائے۔ (لمعات) مندرجہ بالا حدیث میں بھی ابتدائی حصہ کے اندر ایک اسی طرح کا واقعہ ہے کہ ایک سفر میں حضور علیہ السلام نے لوگوں کی بھیڑ دیکھی تو پوچھا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: روزہ دار پہ لوگ سایہ کئے ہوئے ہیں۔ تب آپ نے فرمایا: لیس من البر الصوم فی السفر۔ ایک مقام پہ سفر میں روزہ رکھنے والوں کو اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ۔ فرمایا: (۱۹۲۶) یہ لوگ نافرمان ہیں 'نافرمان ہیں۔ لیکن جس میں قوت و طاقت ہو اس کو فرمایا: هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ

وَجَلَّ فَمَنْ اَخَذَبِهَا فَحَسَنٌ وَّمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ (رواہ مسلم ۱۹۲۸) یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رخصت ہے جو اسے قبول کرے' اچھا ہے اور جو روزہ رکھنا پسند کرے اس پر کوئی گناہ نہیں۔

بہت زیادہ روزہ رکھنے والے ایک شخص (حمزہ بن عمرو اسلمی) کو فرمایا جب اس نے سفر میں روزہ رکھنے کا مسئلہ پوچھا: اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ. اگر چاہے تو رکھ لے چاہے تو نہ رکھ۔ (متفق علیہ' ۱۹۱۹) مسافر کی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی کے لئے بھی روزہ چھوڑنے کی رخصت ہے۔ (۱۹۲۴) لیکن بعد میں قضا ہی ہوگی نہ کہ فدیہ کی ادائیگی۔

(۹۸) بَابُ الْقَضَآءِ

(روزوں کی قضا کا بیان)

اس سے روزہ کی قضا ہی مراد ہے کیونکہ سیاق وسباق کے ابواب میں روزے ہی کا ذکر ہے۔ پھر احادیث بھی اس باب میں روزہ کی قضا سے متعلقہ ہیں۔ ہر عبادت کی قضا بہت جلد کر لینی چاہئے کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ اذا جاء اجلهم فلا يستاخرون ساعة ولا يستقدمون ۔ وقال الله تعالىٰ فی مقام اخر يقول الانسان اذا جاء اجله ۔ فيقول رب لولا اخرتني الى اجل قريب ۔

کر جوانی میں عبادت کاہلی اچھی نہیں
جب بڑھاپا آ گیا کچھ بات بن پڑتی نہیں
ہے بڑھاپا بھی غنیمت جب جوانی ہو چکی
یہ بڑھاپا بھی نہ ہوگا موت جس دم آ گئی

یہاں تک کہ اگر حیض والی اور مسافر کے پانچ روزے قضا ہو گئے۔ پھر حائضہ پاک ہو کر اور مسافر گھر آ کر تین دن کے بعد بغیر روزے قضا کئے فوت ہو گئے تو تین روزوں کا حساب دینا پڑے گا۔

☆ خاوند کی اجازت کے بغیر عورت نفلی روزہ نہ رکھے (۱۹۳۰) یعنی خاوند جب گھر میں موجود ہو تو اس کی صریحی یا عرفی اجازت کے بغیر عورت نہ نفلی روزہ رکھے اور نہ ہی نفلی

اعتکاف کرے ہاں نفلی نماز پڑھ سکتی ہے کہ وہ تھوڑی دیر کے لئے ہوتی ہے۔ جس سے خاوند کا حق صحبت نہیں ضائع ہوتا جبکہ روزہ واعتکاف سے خاوند کا یہ حق مارا جائے گا اور اگر بغیر اجازت کے روزہ واعتکاف کرے تو خاوند تڑوا سکتا ہے۔ جس کی قضا لازم ہوگی۔ اسی لیے صاحب مشکوٰۃ اس حدیث کو باب القضاء میں لائے ہیں۔ یاد رہے! نذر اور رمضان کے روزے اس سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ وہ حق شرع ہیں اور اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں خاوند کی اجازت چہ معنی دارد۔

☆ مرنے والے کے روزوں کا فدیہ ادا کرنے کا حکم (۱۹۳۳) مرنے والے کے روزہ و نماز کو اس کا ولی قضا نہیں کر سکتا۔ (۱۹۳۴) دلائل ملاحظہ ہوں۔

(مرآۃ' ج ۳' ص ۱۷۷)

(۹۹) بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

(نفلی روزے کا بیان)

تطوّع طَوْعٌ سے ہے۔ جس کا معنی ہے خوشی ورغبت قرآن مجید میں طوعاً اور کرہاً کا لفظ کئی مقام پہ ہے۔ اسی طرح زمین وآسمان کی اطاعت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: قالتا اتينا طائعين۔ نفلی عبادت کو اس لیے تطوع کہا گیا ہے کہ اللہ کی طرف سے اس کام کے کرنے پہ کوئی پابندی نہیں بلکہ بندہ اپنی خوشی سے کرتا ہے چنانچہ اس طرح کے کام حضور علیہ السلام نے بکثرت کئے۔ یہ باب چونکہ روزے کا ہے لہٰذا اس حوالے سے ہی چند احادیث کا خلاصہ ملاحظہ ہو۔

☆ حضور علیہ السلام اکثر شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے یعنی باقی مہینوں سے زیادہ بلکہ پورا مہینہ ہی کبھی روزے رکھتے۔ (۱۹۳۵)

☆ رمضان کے بعد افضل روزہ محرم (عاشورہ) کا ہے۔ (۱۹۳۸) عاشورہ کا احترام قبل الاسلام (۶۵' ۴۰' ۱۹۳۹)

☆ ہر ماہ کے تین روزے (شوال کے چھ روزے) اور رمضان کے روزے صیام

Scanned with CamScanner

الدھر (ساری عمر یعنی پورے سال) کے ہی روزے ہیں۔ (۱۹۶۰،۱۹۴۳،۴۶)

☆ پیر کے دن کا روزہ رکھنا یوم ولادته صلی الله علیه وسلم حضور علیہ السلام کی ولادت کا دن ہونے کی وجہ سے (۱۹۴۴،۷) جمعرات کا روزہ (۱۹۵۴،۵۵)

☆ عیدین، صرف جمعہ اور ایام تشریق کے روزوں کی ممانعت (۱۹۴۷ تا ۱۹۵۱)

☆ ایک نفلی روزہ دوزخ سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دیتا ہے۔ (۱۹۵۲) ایک روایت میں ہے مابین المشرق و المغرب (۱۹۶۳،۴۲)

☆ روزہ، نماز اور تلاوت روزانہ کتنی ہونی چاہئے اور جان، جسم اولاد و اہل کے حقوق کی جامع حدیث (۱۹۵۳)

☆ ایام بیض کے روزے (۱۹۵۶،۵۷)

☆ بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (۱۹۷۰)

(۱۰۰) روزے کے متفرقات کا باب

باب نمبر ۹۵ کی طرح اس باب کا بھی کوئی عنوان قائم نہیں کیا گیا کیونکہ اس میں گزشتہ بابوں کے مختلف مضامین اور روزے کے متفرقات مثلاً نفلی روزہ، روزہ رکھ کر توڑ دینے کا قضاء کفارہ وغیرہ بیان ہوا ہے۔ بالخصوص نفلی روزہ رکھ کر توڑ دینا اور پھر اس کی قضا کرنا اسی لیے بعض نسخوں میں اس باب کا نام یہ لکھا ہوا ہے۔ بَابٌ فِي الْإِفْطَارِ مِنَ التَّطَوُّعِ۔

☆ گھر میں کچھ ہوا تو کھا لیا نہ ہوا تو فرمایا: فَإِنِّيْ إِذًا صَائِمٌ ۔ میں روزہ سے ہوں۔ (۱۹۷۳) معلوم ہوا نفلی روزے کی نیت نصف النہار شرعی سے پہلے پہلے ہو سکتی ہے، رات کو ضروری نہیں۔

☆ نفلی روزہ رکھ کر توڑنے کی قضا لازم ہے۔ (۱۹۷۶)

☆ روزے دار کے سامنے کھانے تک فرشتے روزہ دار پہ صلوٰۃ بھیجتے رہتے ہیں۔ (۱۹۷۸،۷۹)

مسائل روزہ

☆ دوسرے کا تھوک نگلنے سے یا اپنا ہی تھوک ہاتھ پر لینے کے بعد نگل لینے سے

روزہ ٹوٹ جاتا ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری مصری جلد اوّل صفحہ ۱۹۰ میں ہے۔

☆ جب کہ عورت حیض یا نفاس میں ہو تو اس کو روزہ رکھنا حرام ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۳۶ میں ہے یحرم علیها الصوم ۔

☆ مریض نے مرض کے سبب اور مسافر نے سفر کے سبب روزہ نہ رکھا یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ ختم ہو گیا مگر مریض اچھا نہ ہوا اور مسافر مقیم نہ ہوا (اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا) تو ان پر قضا واجب نہیں۔ اور اسی حالت میں مریض و مسافر مر گئے تو فدیہ بھی واجب نہیں فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۱۹۴ میں ہے۔ لو فات صوم رمضان بعذر المرض او السفر واستدام المرض والسفر حتّٰی مات لا قضاء علیه لکنه ان اوصی بان یطعم عنه صحة وصیته وان لم تجب علیه ۔

☆ ماہِ رمضان میں عورت کو حیض آیا پھر عید آنے سے پہلے وہ مر گئی تو زمانہ حیض کا روزہ ساقط ہو گیا لہٰذا اس صورت میں روزہ فرض تو ہوا لیکن نہ رکھنے سے گناہ گار نہ ہوئی جیسا کہ ردّ المحتار جلد اوّل صفحہ ۱۹۳ باب الحیض میں ہے۔

☆ جب کہ نابالغ دن میں بالغ ہوا یا کافروں میں سے کوئی مسلمان ہوا اور وہ وقت ایسا تھا کہ روزہ کی نیت ہو سکتی ہے اور نیت کر بھی لی پھر توڑ دیا تو اس روزہ کی قضا بھی واجب نہیں جیسا کہ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۱۰۶ میں ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے دن کا اوّل حصہ نہ پایا۔

☆ عید الفطر، بقر عید یا ایام تشریق میں نفلی روزہ رکھ کر قصداً توڑنے سے اس کی قضا واجب نہیں ہوتی جیسا کہ تنویر الابصار میں ہے۔

☆ رمضان شریف کے علاوہ کسی دوسرے روزہ کے توڑنے میں کفارہ نہیں اگرچہ بلا عذر شرعی اور قصداً ہو جیسا کہ قدوری صفحہ ۵۸ میں ہے۔ لیس فی افساد الصوم فی غیر رمضان کفارة ۔

☆ کسی نے اس حال میں صبح کی کہ روزہ رکھنے کی نیت نہیں تھی پھر زوال سے پہلے نیت کر لی اور اس کے بعد جان بوجھ کر کھا لیا تو اس پر کفارہ لازم نہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری

Scanned with CamScanner

جلداوّل مطبوعہ مصر ص۱۹۲ میں ہے۔

☆ اپنے محبوب کا تھوک نگلنے سے روزہ فاسد ہونے کے ساتھ کفارہ بھی لازم ہوتا ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۹۰ میں ہے اور اسی طرح الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۹۶ میں بھی ہے۔

☆ قصداً قے کی اور منہ بھر نہیں ہے تو روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر بلا اختیار ہوئی اور منہ بھر نہیں ہے تو اس صورت میں بھی نہیں ٹوٹا۔ اگرچہ منہ سے لوٹ گئی ہو یا اس نے خود لوٹائی ہو۔ اور اگر بغیر اختیار منہ بھر ہوئی تو اس طرح بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ہاں اگر کچھ لوٹائے تو ٹوٹ جائے گا اور بلغم کی قے ہو تو مطلقاً روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (بہارِ شریعت حصہ پنجم صفحہ ۱۱۶' درمختار' شامی جلد دوم صفحہ ۱۱۰۔

☆ جو دروازہ دار کہ بھول کر کھائے پیے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۹۷۔

☆ مسافر بغیر کچھ کھائے پیے زوال سے پہلے اپنے گھر پہنچا اور روزہ کی نیت کر لی پھر اسی حالت میں جان بوجھ کر ہمبستری کی تو اس پر روزہ توڑنے کا کفارہ نہیں۔ اسی طرح پاگل کا جنون زوال سے پہلے جاتا رہا تو اس نے روزہ کی نیت کی اور پھر جان بوجھ کر ہمبستری کی تو اس پر بھی کفارہ نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل طبع مصر صفحہ ۱۹۲

☆ جب کوئی شخص قصداً کسی چیز کا دھواں اور غبار حلق یا دماغ میں پہنچائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے یہاں تک کہ لوبان یا اگربتی وغیرہ کی خوشبو سلگ رہی ہو اور کوئی منہ قریب کر کے دھوئیں کو ناک سے کھینچے تو اس صورت میں بھی ٹوٹ جائے گا بشرطیکہ روزہ دار ہونا یاد ہو جیسا کہ فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ ۵۸۹ میں درمختار سے ہے۔

☆ عید بقرعید اور ذی الحجہ کی ۱۱' ۱۲ اور ۱۳ تاریخ کو روزہ رکھنا جائز نہیں مراقی الفلاح مع طحطاوی صفحہ ۳۵۱ میں ہے۔ قد صرح بحرمة صوم العيدين و ايام التشريق في البرهان ۔

☆ کافر نے زوال سے پہلے مسلمان ہو کر روزہ کی نیت اس کے وقت میں کی مگر اس

کا روزہ صحیح نہیں ہوا جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۹۶ میں ہے۔ ای رجل نوى التطوع في وقته ولم يصح؟ فقل الكافر اذا سلم قبل الزوال ونواه ۔

☆ مسافر اور مریض کو ماہِ رمضان کے علاوہ دوسرا روزہ رکھنا صحیح ہے (بہارِ شریعت حصہ پنجم ص ۱۱۱' درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۸۶۔

(۱۰۱) بَابُ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ

(شب قدر کا بیان)

لیلۃ القدر امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی خصوصیات میں سے ہے یعنی اس امت سے پہلے کسی امت کو یہ رات نہ ملی۔ اس رات میں سال بھر کے اندر ہونے والے واقعات فرشتوں کے صحیفوں میں لکھ کر ان کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں۔ مثلاً ملک الموت کو سال بھر میں مرنے والوں کی فہرست دے دی جاتی ہے۔ حضرت میکائیل علیہ السلام کو تقسیم رزق کی فہرست دے دی جاتی ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے: فيها يفرق كل امر حكيم ۔ اسی رات آسمان سے اتنے فرشتے زمین پہ اترتے ہیں کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: تنزل الملائكة والروح فيها باذن ربهم ۔ اس لیے اس کو لیلۃ القدر یعنی اندازے کی رات یا عزت وعظمت کی رات اور (کثرت سے فرشتوں کے زمین پہ اترنے کی وجہ سے زمین) تنگ ہو جانے کی رات کہا جاتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اذا كان ليلة القدر نزل جبرئيل عليه السلام في كبكبة من الملائكة يصلون على كل عبد قائم او قاعد يذكر الله عزوجل ۔

جب شب قدر آتی ہے تو جبرئیل امین علیہ السلام فرشتوں کے جھرمٹ میں زمین پہ اترتے ہیں اور ہر اس شخص پہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں جو کھڑے یا بیٹھے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہوتا ہے۔ شب قدر کون سی رات ہے اس میں اختلاف ہے۔ بعض تو یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ مقرر نہیں کہ یہ رات کس سال کے کس مہینے کی کونسی تاریخ کو ہوتی ہے یعنی ایک سال کسی مہینے کی کسی تاریخ میں اور دوسرے سال کسی دوسرے مہینے کی اور تاریخ میں ہوتی ہے۔ بعض کے نزدیک ہوتی تو رمضان میں ہے مگر تاریخ مقرر نہیں۔ بعض رمضان کے آخری عشرہ میں اور

Scanned with CamScanner

بعض آخری عشرہ کی طاق راتوں میں فرماتے ہیں۔ اکثریت اس طرف ہے کہ ہر سال رمضان کی ستائیسواں رات ہوتی ہے کیونکہ لیلۃ القدر کے نو حروف ہیں جو کہ سورۂ قدر میں تین مرتبہ آئے ہیں اس طرح ستائیس ہوئے۔ پھر سورۃ قدر کے تیس حروف ہیں اور ستائیسواں ''ھی'' ضمیر ہے جو کہ لیلۃ القدر کی طرف لوٹ رہی ہے۔ (روح البیان)

چنانچہ اس باب میں لیلۃ القدر ہی کے بارے میں احادیث ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے۔ لیلۃ القدر کو رمضان شریف کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (۸۳، ۸۲، ۸۱، ۱۹۸۰) لیلۃ القدر کو اس لئے پوشیدہ رکھا گیا کہ کہیں لوگ اسی پہ بھروسہ نہ کر بیٹھیں۔ (۱۹۸۴) لیلۃ القدر کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ (۱۹۸۷) ایک صحابی گاؤں سے آتے اور تئیس رمضان المبارک کی ساری رات مسجد میں گزارنے کیونکہ انہیں حضور علیہ السلام نے تئیس رمضان کی رات لیلۃ القدر بتائی تھی۔ (۱۹۹۰) عید الفطر کی فضیلت پہ ایمان افروز حدیث (۱۹۹۲) اس حدیث پہ پوری تقریر ہماری کتاب اٹھارہ تقریریں میں ملاحظہ ہو۔

شب قدر کے بارے میں ایک مسئلہ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے، تجھے لیلۃ القدر کی صبح کو طلاق ہے تو یہ کہنے سے ٹھیک ایک سال بعد طلاق واقع ہو جائیگی کیونکہ نکاح تو یقینی ہے اور شب قدر کی تعین میں اختلاف ہے جبکہ سال میں کوئی ایک رات تو یقینی ہے۔ والیقین لایزول بالشك۔ شک سے یقین زائل نہیں ہوتا۔

(۱۰۲) بَابُ الْاِعْتِكَافِ

(اعتکاف کا بیان)

اعتکاف عکف سے ہے جس کا معنی ہے ٹھہرنا۔ قرآن پاک میں ہے: وانتم عاكفون في المساجد۔ شریعت میں عبادت کی نیت سے مسجد میں خاص ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں اور یہ بڑی پرانی عبادت ہے۔ حضرت ابراہیم و جناب اسماعیل علیہما السلام

کو حکم دیا گیا، میرے گھر کو صاف رکھو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور سجدہ و رکوع کرنے والوں کے لئے لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (البقرہ) اعتکاف کبھی فرض ہوتا ہے۔ جیسا کہ نذر کا اعتکاف اس میں روزہ شرط ہے اور اس کی مدت کم از کم ایک دن رات ہے۔ کبھی سنت ہوتا ہے جو کہ رمضان کی بیس تاریخ کو بعد العصر شروع ہو کر عید کا چاند دیکھنے (یعنی آخری روزہ اعتکاف کی حالت میں گزارنے) تک ہوتا ہے۔ یہ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے اور کبھی اعتکاف نفلی ہوتا ہے۔ اس میں نہ روزے کی شرط ہے اور نہ اس کی کوئی مدت مقرر ہے۔ جب بھی مسجد میں جائے اعتکاف کی نیت کرے۔ مرد تو جماعت والی مسجد میں اعتکاف کریں جہاں پنجگانہ نماز باجماعت ہوتی ہو مگر عورت اپنے گھر میں مسجد خانہ یعنی صاف ستھری جگہ جہاں نماز ادا کرتی ہے وہاں اعتکاف کرے۔ (لمعات، مرقات، مرات)

حضور علیہ السلام نے ہر سال اعتکاف فرمایا ہے۔ ظاہری حیات کے آخر سال (دو مرتبہ یعنی) بیس دنوں کا باقی ہر سال دس دنوں کا۔ ہر سال رمضان میں جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآن پاک کا دور کیا ہے۔ آخری سال دو مرتبہ اس دوران آپ کی سخاوت دیدنی ہوتی۔ كَانَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ (۹۵، ۹۴، ۱۹۹۳) غسل نفل کے لئے مسجد سے نکلنے کا مسئلہ اشعۃ اللمعات میں اس کی اجازت ہے۔ (مرأۃ، ج ۳، ص ۲۱۴) خود صاحب مرأۃ فرماتے ہیں جائز نہیں ہے۔ (ج ۳، ص ۲۱۶) تطبیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ اگر غسل نہ کریگا تو طبیعت خراب ہونے کا اندیشہ ہے یا یہ کہ مسجد کے اندر ٹب وغیرہ رکھ کر غسل کرنے کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ سخت گرمی میں رمضان آئے تو جو لوگ سردیوں میں بھی روزانہ غسل کرتے ہیں ان کے لئے گرمیوں میں بغیر غسل کے دس دن گزارنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا مسجد کے غسل خانوں میں اگر غسل کر لیا جائے تو حرج نہیں ہونا چاہئے۔ اس بارے میں علماء کرام کو آسانی پیدا کرنی چاہئے۔ بے شمار لوگ صرف اس ایک وجہ سے ہی اعتکاف کی نعمت سے محروم ہو جاتے ہیں کہ ہم دس دن بغیر نہائے کس طرح گزارا کریں گے۔ (ولایخرج لحاجة الالما لا بدمنه میں بھی اس کی گنجائش

Scanned with CamScanner

ہے۔(۲۰۰۱)

☆ عورت کا اپنے خاوند کو اعتکاف گاہ میں بیٹھے بیٹھے کنگی وغیرہ کرنا جائز ہے۔ (۱۹۹۶)

☆ چلتے چلتے معتکف کا مریض کی عیادت کرنا جائز ہے۔(۲۰۰۰)

اعتکاف کا ثواب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے معتکف کے بارے میں فرمایا:

يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْزٰى لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا (ابن ماجہ)

(معتکف کو اعتکاف کا فوری فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ) وہ گناہوں سے بچا رہتا ہے (یعنی مسجد میں ہونے کی وجہ سے اکثر گناہ جس میں دوسرے لوگ مسجد میں نہ ہونے کی وجہ سے لگے رہتے ہیں، یہ لوگوں کے اختلاط کے نہ ہونے کے باعث محفوظ رہتا ہے اور اعتکاف کی وجہ سے جو نیکیاں یہ نہیں کر سکتا مثلاً بیمار کی عیادت، جنازہ میں شمولیت، عمرہ وطواف، مسلمانوں سے ملاقات وغیرہ) ان تمام نیکیوں کا اس کو (اعتکاف گاہ میں بیٹھے بٹھائے) ثواب مل جاتا ہے۔(۲۰۰۳)

(۱۰۳) کِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ

(قرآن مجید کے فضائل)

فضائل فضیلت کی جمع ہے اور اس کا مطلب ہے وہ خصوصی و امتیازی شان جو کسی دوسری شئ میں نہ پائی جاتی ہو جس کو منطق کی زبان میں خاصہ کہا جاتا ہے اور اس کی تعریف اس طرح کرتے ہیں۔ مایوجد فیہ ولا یوجد فی غیرہ۔ جو اس شئ میں پایا جائے اور دوسری میں نہ پایا جائے۔ قرآن مجید کے فضائل اگر تفصیلاً پڑھنے ہوں تو ہمارے کتاب قرآن وحاملین قرآن کا مطالعہ فرمائیں۔ یہاں صرف ایک بات یاد رکھیں کہ قرآن پاک

کے بعض مقامات کی فضیلت خصوصاً بیان فرمائی گئی ہے جو دوسرے بعض کی نہیں۔ مثلاً تین بار سورۂ اخلاص کا ثواب پورے قرآن کے برابر یا قل شریف کی محبت کی وجہ سے جنت میں جانا۔ (۲۰۲۲، ۲۳، ۲۴) سورۂ یٰسین قرآن کا دل ہے۔ سورۃ الرحمٰن کو عروس القرآن کہا گیا وغیرہ۔ حالانکہ سارا قرآن ہی کلام الٰہی ہے تو پھر یہ فرق کیوں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح کعبہ معظمہ سارا کا سارا ہی بیت اللہ ہے مگر حجر اسود اور ملتزم کی شان بہت ہی افضل و اعلیٰ ہے۔ مسجد ساری ہی خدا کا گھر ہے مگر منبر ومحراب والے حصے کی شان دوسرے حصوں سے زیادہ ہے۔ مخلوق ساری ہی خدا کی ہے مگر انسان اشرف المخلوقات ہے۔ انسانوں میں پھر مسلمان افضل پھر اولیاء وانبیاء وغیرہ تلك الرسل فضلنا بعضهم علىٰ بعض۔ جیسے پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں اسی طرح قرآن کے بعض فضائل عمومی ہیں جو سارے قرآن پاک کے ہیں۔ بعض خصوصی ہیں جو بعض مقامات (سورتوں اور آیات) کے ہیں۔ پھر بعض آیات کے خصوصی فوائد وتاثیرات ہیں۔ حمد ونعت کی آیات کا ذکر وذاکر و مذکور افضل واعلیٰ ہیں لیکن جن آیات میں کفار وعذاب کا تذکرہ ہے وہ بطور ذکر وذاکر تو افضل ہیں لیکن مذکور کے اعتبار سے نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کو ایک بار پڑھو تو دس پاروں کے پڑھنے کا ثواب ہے اور سورۂ لہب کو سو بار بھی پڑھ لو تو یہ ثواب نہ ملے گا۔

ہادی نہ ملے گا تمہیں قرآن سے بڑھ کر
دولت نہ ملے گی تمہیں ایمان سے بڑھ کر

سب سے بہترین شخص کون ہے؟

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔ (رواہ البخاری، ۲۰۴) تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ قرآن سیکھنے اور سکھانے کا میدان بہت وسیع ہے۔ مثلاً بچوں کو سلمہ۔ دزق سے لے کر تجوید وقرات اور درس نظامی دورۂ حدیث تک بلکہ اولیاء وصوفیاء کا تصوف وروحانیت کی تعلیم دینا بھی اس میں آ جاتا ہے۔ لہٰذا یہ حدیث فقہاء کرام کے اس فرمان کے خلاف نہیں کہ (صرف) تلاوت کرنے سے فقہ سیکھنا افضل ہے کیونکہ وہاں

Scanned with CamScanner

تلاوت بھی ہے اور وہ بھی سمجھ کر پھر مسائل کا استنباط بھی ہے جو کہ پوری امت کے فائدے کے لئے ہے۔ بہر حال چونکہ کلام اللہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ سارے جہانوں کا خالق و مالک، افضل و اعلیٰ ہے تو اس کے کلام کی تفہیم کا کام کرنے والا بھی سب انسانوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔ پھر قرآنی اسرار کا علم قرآنی الفاظ کے علم سے افضل ہے اس لیے کہ الفاظ کا نزول ہمارے آقا علیہ السلام کے مبارک کانوں پہ ہوا جبکہ اسرار و معانی کا نزول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پہ ہوا۔ فانہ نزلہ علی قلبك ۔ اسی لیے تلاوت سے تفقہ کو افضل کہا گیا۔ یعنی عمل بالقرآن علم قرآن کے بعد ہے۔ لہٰذا عالم عامل سے افضل ہے۔ دیکھو! آدم علیہ السلام عالم تھے اور فرشتے صرف عامل مگر آدم علیہ السلام مسجودِ ملائک ہو گئے۔ حدیث شریف میں ہے: الماھر بالقران مع السفرة الکرام البررة ۔ قرآن کا عالم معظم و محترم فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ (۲۰۰۷) معلوم ہوا قیامت کو اچھوں کا ساتھ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اس لیے تو قرآن کے عالم کو فرشتوں کی سنگت کی خوشخبری سنائی جا رہی ہے۔ پھر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنگت و معیت کی شان کون بیان کرے۔

گر محمد (ﷺ) کا ساتھ ہو جائے ۔۔۔ پھر تو سمجھو نجات ہو جائے

☆ دو قابل رشک بندے ایک وہ جس کو اللہ نے قرآن دیا جس کی وہ دن رات تلاوت کرے اور دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا، وہ دن رات اس کو خرچ کرے۔ (۲۰۰۸)

☆ قرآن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کئی قوموں کو بلند کریگا (جو اس پر عمل کریں گی) اور کئی قوموں کو پست کرے گا (جو اس کو نظر انداز کریں گی) (۲۰۱۰)

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہو کر ۔۔۔ اور ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

☆ تلاوت قرآن کے وقت نزول سکینہ کی برکات کو جانور بھی محسوس کرتے ہیں۔ (۲۰۱۱-۱۲)

☆ حضور علیہ السلام بلائیں تو نماز کی حالت میں ہی حاضر ہو جاؤ۔ استجیبوا للّٰہ وللرسول (۲۰۱۳)

☆ سورہ بقرہ، ال عمران، آیت الکرسی (مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ الْبَارِحَةَ) کے فضائل (۲۰۱۴،۱۵،۱۶،۱۷،۱۸،۱۹،۲۰/۲۰۳۶،۳۸،۳۹)

☆ سورہ اخلاص کے فضائل (۲۰۲۲،۲۳،۲۴،۲۷،۸)

☆ معوذتین سے دم کرنا۔ (۲۰۲۶)

☆ جس سینے میں قرآن نہیں، وہ بے آباد گھر کی طرح ہے۔ کالبیت الخراب (۲۰۲۹)

آباد وہی دل ہے جس میں تیری یاد ہے ۔۔۔ جو یاد سے غافل ہو ویران و برباد ہے

☆ قرآن میں مصروف رہنے والے کے تمام مقاصد پورے ہو جاتے ہیں۔ (۲۰۳۰)

☆ الم پڑھنے پہ تیس نیکیاں (۲۰۳۱)

☆ جو قرآن پڑھ کر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنائے جائینگے۔ دس افراد کی شفاعت کریگا جن پر جہنم واجب ہو چکی۔ (۲۰۳۳،۳۵)

☆ قَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ...... قرآن کا دل سورۃ یٰسٓ ہے (۲۰۴۱) اس کے بعد دیگر مختلف سورتوں کے فضائل ہیں۔

قبر سے تلاوت قرآن پاک کی آواز

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام کے ایک صحابی نے ایک جگہ خیمہ لگایا اور انہیں نہ معلوم تھا کہ یہاں قبر ہے۔ چنانچہ اس قبر سے ایک شخص سورۃ ملک کی تلاوت کرنے لگا اور اول سے لے کر آخر تک پوری سورت پڑھ دی جب حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں یہ ماجرا پیش ہوا تو آپ نے فرمایا: هِیَ الْمَانِعَةُ هِیَ الْمُنْجِیَةُ تُنْجِیْهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ (ترمذی، ۲۰۴۷)

یہ سورۃ (عذاب سے) بچانے والی ہے (زندگی میں گناہوں سے، موت کے وقت خرابی خاتمہ سے قبر میں تنگی گور سے اور آخرت میں دہشت سے) نجات دلانے والی ہے۔

☆ سورہ حشر کی آخری تین آیات کو صبح و شام پڑھنے والا ستر فرشتوں کی دعا لیتا ہے

اورشہادت کی موت مرتا ہے۔(۲۰۵۰)

☆ ہرشئ کی زینت ہوتی ہے۔ وَعُرُوْسُ الْقُرْاٰنِ الرَّحْمٰنُ قرآن کی زینت سورۂ رحمٰن ہے۔(۲۰۷۳)

☆ سورۃ واقعہ سے فاقہ دور ہوتا ہے۔(۲۰۷۴) سورۂ کوثر ہزار آیات کے برابر۔(۲۰۷۷)

(۱۰۴) باب: قرآن پاک کی تلاوت کے آداب

اس باب میں قرآن مجید کے متعلق متفرق مسائل بیان ہوئے ہیں اور مشکوٰۃ کے بعض نسخوں میں اس باب کا نام ہے۔ بَابُ اٰدَابِ التِّلَاوَةِ وَدُرُوْسِ الْقُرْاٰنِ (اشعہ) اس کے مطابق ہم نے ترجمۃ الباب لکھ دیا ہے۔ اس باب میں قرآن مجید کی تلاوت نہ کرنے والا بالخصوص حافظ قرآن ہو کر تلاوت سے بے رخی برتنے والے کے لئے شدید وعیدیں ہیں۔ اصحاب صفہ کی شدید غربت کے باوجود تلاوت سے محبت۔ مرأۃ میں مرقات کے حوالے سے ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ گھوڑا کسنے سے پہلے پورا قرآن مجید پڑھ لیا کرتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام چند لمحات میں پوری زبور پڑھ لیتے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک رات میں پورا قرآن پڑھ لیتے۔ لہٰذا مروجہ شبینوں کو حرام نہیں کہا جا سکتا۔ (ص ۲۷۰، ج ۳)

آخری زمانے میں محض ریا و نمود کے لئے قرآن کی تلاوت ہوگی۔(۲۰۹۹) اہل عشق کی طرح (راگوں اور سُروں سے قرآن پڑھنا کہ جس سے قواعد تجوید بگڑ جائیں) منع ہے کیونکہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: قرآن کو اپنی آواز سے زینت دو کیونکہ اچھی آواز قرآن کے حسن کو بڑھا دیتی ہے۔(۲۱۰۱) جبکہ اس کے سینے میں خوف خدا بھی ہو۔(۲۱۰۲)

پھر قرآن آنکھوں میں نور اور دل میں سرور بھی پیدا کرے گا۔ رضائے خدا اور خوشنودئ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نصیب ہوگی۔ آخر کلام کس کا ہے؟ نہ بدلنے والی ذات

کا نہ بدلنے والا کلام ہے۔

بدلے گا زمانہ لاکھ مگر قرآن نہ بدلا جائے گا
ہے قول محمد قول خدا فرمان نہ بدلا جائے گا
ہر روز بدلتے ہیں کفار کی پوجا کے مرکز
مومن کا قبلہ و کعبہ ایمان نہ بدلا جائے گا
دنیا میں بدلتے رہتے ہیں وزراء بھی شاہ بھی لیڈر بھی
پر شاہ عرب محبوب خدا سلطان نہ بدلا جائے گا
جس در پہ گدائی کی آ کر شاہوں نے اور گداؤں نے
اس پاک محمد سرور کا اب شان نہ بدلا جائے گا
بدلی ہیں فضائیں عالم کی پلٹے ہیں نقشے دنیا کے
شیطان نے سبھی رنگ بدلے ہیں رحمٰن نہ بدلا جائے گا

آواز کو اچھا کرنے کے لئے بعض کتب میں باقاعدہ کچھ نسخہ جات لکھے گئے ہیں۔ ان کو یہاں درج کر دینا بے موقع نہ ہوگا۔ خوش آوازی کے ساتھ ساتھ یہ نسخے قوت حافظہ کو بھی بڑھاتے ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان کا کوئی ری ایکشن نہیں ہے۔

قوت حافظہ اور خوش آوازی کے لئے

۱- زہری فرماتے ہیں کہ تم پر شہد لازم ہے کیونکہ وہ حافظہ کے لئے بہترین چیز ہے۔

۲- پودینہ کو جوش دے کر اس میں کلونجی کے تیل کے چند قطرے اور خالص شہد کا ایک بڑا چمچ ملا دیں اور صبح کو نہار منہ اس کو پی لیں، پورا دن حافظہ تر و تازہ اور طبیعت ہشاش بشاش رہے گی۔

۳- شہد کو کلونجی کے تیل کے ساتھ ملا کر استعمال کرنا خوش آوازی اور بلغم نکالنے کے لئے انتہائی مفید و مجرب ہے۔

۴- ہاشمی کا قول ہے کہ جو شخص حدیث شریف کو حفظ کرنا چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ کشمش استعمال کرے (صبح کو نہار منہ صاف ستھری کشمش کے اکیس دانے استعمال کریں)

۵-ایک شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس آیا اور بھولنے کی بیماری کی شکایت کی۔فرمایا: گائے کا دودھ لازم کرلے کیونکہ وہ دل کو بہادر بناتا ہے اور بھولنے کی بیماری کو دور کرتا ہے۔

۶-قوت حافظہ کی نیت سے زمزم کا پانی پئیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے کہ زمزم کا پانی جس غرض کے لئے پیا جائے حاصل ہوتی ہے۔سلف صالحین میں سے متعدد حضرات نے مختلف نیتوں سے زمزم کا پانی نوش کیا اور ہر ایک کو اس کی غرض ونیت حاصل ہوئی۔

۷-دکتور حسان شمسی پاشا کا قول ہے کہ تازہ مچھلی میں ایسی وٹامینات پائی جاتی ہیں جو دماغ کو قوت بخشتی ہیں۔

۸-غذا کم مقدار میں استعمال کی جائے کیونکہ بسیار خوری اور بدہضمی سے حافظہ میں ضعف اور افکار وخیالات میں ڈھیلا پن پیدا ہو جاتا ہے۔اسی لئے قدیم مشائخ میں یہ محاورہ معروف رہا ہے کہ اَلْبِطْنَةُ تُذْهِبُ الْفِطْنَةَ یعنی پیٹ بھر کر کھانا ذہانت کو ختم کر دیتا ہے۔

(ماخوذ از کیف تحفظ القرآن ص ۱۲۵ تا ۱۲۷)

قرآن سے فال نکالنا

مرأۃ میں مرقات کے حوالے سے ہے کہ قرآن مجید پہ ٹیک لگانا، اس کی طرف پاؤں پھیلانا، اس پہ کوئی اور کتاب رکھنا، اس کی طرف پیٹھ کرنا اور اسے پھینکنا سخت منع ہے۔اس کو چومنا مستحب ہے اور اس سے فال نکالنا حرام ہے۔(ج ۳، ص ۲۷۵)

فال نکالنا شاید اس لیے حرام ہے کہ جب کسی شخص کی فال نکال کر آپ اس کو بتائیں گے تو وہ یقین کر لے گا کہ ایسا ہی ہوگا کیونکہ قرآن سچی کتاب ہے اور اس کی فال بھی سچی ہوگی اور اگر کل کلاں ایسا نہ ہوا تو ہوسکتا تو اس کا ایمان ہی ضائع ہو جائے کہ قرآن سے نکالی ہوئی فال پوری نہیں ہوئی۔لہٰذا اس کا ایمان قرآن سے اٹھ جائے گا۔العیاذ باللہ تعالیٰ۔

(۱۰۵) باب: قرآن سے متعلقہ متفرق مضامین

بعض نسخوں میں اس باب کا نام اس طرح درج ہے۔بَابُ فِي اخْتِلَافِ الْقُرْاٰنِ

وَ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ۔یعنی قرآن پاک کی مختلف قرأت اور جمع قرآن کا بیان، مطلب یہ کہ یکجا کتابی شکل میں قرآن پاک کو جمع کس طرح کیا گیا۔

☆ حضور علیہ السلام نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سینے پہ ہاتھ مارا تو حضرت ابی پسینے سے نچڑ گئے (بعض مشائخ جو سینے پہ ہاتھ مار کر فیض دیتے ہیں ان کا ماخذ یہ حدیث ہے) (۲۱۰۴)

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ (ایضاً)

☆ قیامت کے دن ساری مخلوق میرے پاس آئیگی۔حتی ابراھیم۔یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔(۲۱۰۶)

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

☆ قرآن کے ذریعے روزی طلب کرنے کی مذمت (۲۱۱۰)

☆ جمع قرآن کا مشکل مرحلہ (۱۴، ۲۱۱۳)

(۱۰۶) کِتَابُ الدَّعْوَاتِ

(دعاؤں کا بیان)

اس باب میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار دعاؤں کا ذکر خیر ہے۔اس وجہ سے دعوات جمع کا لفظ بولا گیا ہے۔دعا کو عبادت کی جان قرار دیا گیا ہے۔رضا بالقضاء افضل ہے یا دعا افضل ہے اس میں آراء مختلف ہیں اور تطبیق یہ ہے کہ زبان سے دعا کی جائے اور دل رضائے مولیٰ پہ خوش ہوتا کہ دونوں برکات نصیب ہو جائیں۔بعض نے کہا عمومی حالت میں دعا بہتر ہے کیونکہ اس میں بندگی کا اظہار ہے۔یہی وجہ ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام بلکہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دعائیں مانگیں لیکن بوقت امتحان نعرۂ ابراہیمی کو بلند کیا جائے کہ انہوں نے حضرت جبریل علیہ السلام کے عرض کرنے پہ ارشاد فرمایا: کفانی من سوالی علمه بحالی۔

Scanned with CamScanner

جانتا ہے وہ میرا رب جلیل　　　آگ میں پڑتا ہے اب اس کا خلیل

بڑے بڑے گناہگار امتیوں کے لئے حضور علیہ السلام کی خصوصی دعا

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَاِنِّيْ اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِيْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَهِيَ نَآئِلَةٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا

(رواہ مسلم وللبخاری اقصر منہ ۲۱۱۶)

ہر نبی علیہ السلام کی ایک دعا خصوصاً قبول ہوتی ہے جو کہ ہر نبی نے جلد ہی (اس دنیا میں) کر لی اور میں نے اپنی وہ خصوصی دعا قیامت کے دن کے لئے اپنی امت کے واسطے سنبھال رکھی ہے اور ان شاء اللہ میری وہ دعا ہر اس امتی کے لئے فائدہ مند ہوگی جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہوگا۔ (بدعقیدہ لوگ اس میں شامل ہی نہیں ہیں کہ ان کو نکالا جائے)

مسلمانوں کو کوئی خلد سے روکے تو کیوں روکے
یہ امت ہے محمد کی وہ جنت ہے محمد کی (ﷺ)

☆ حضور علیہ السلام کی دعا کہ اگر بتقاضائے بشریت کسی کے بارے میں رحمت سے دوری کی دعا کر دوں یا کسی کو برا کہہ دوں تو ان الفاظ کو بھی اس کے لئے رحمت بنا دینا (۲۱۱۷) اپنی امت کو بھی ایک دوسرے کے خلاف دعا کرنے سے منع فرمایا۔ (۲۱۲۲٬۲۱) مَلَكٌ مُّوَكَّلٌ کے الفاظ بھی اسی حدیث میں ہیں شاید اسی سے عاملین نے مؤکلات کا وسیع جہاں تراشا ہے۔

☆ اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (الف لام عہدی۔ دعا عبادت ہی ہے نہ کہ دعا ہی صرف عبادت ہے تاکہ کوئی صرف دعا کر کے دیگر عبادات سے پہلوتہی نہ کرے) (۲۱۲۳)

☆ ہاتھ اٹھا کر دعا کرو اور ہاتھوں کو چہرے پہ ملو۔

اِذَا سَاَلْتُمُوا اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ (۲۱۴۵/۲۱۳۴٬۳۵٬۳۶)

☆ غائبانہ دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ (۲۱۳۸٬۵۰) یہ بھی اسی میں ہے کہ کس کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟

☆ حضرت عمر کو حضور علیہ السلام نے فرمایا: ہمیں اپنی دعا میں یاد رکھنا۔ (۲۱۳۹٬۴۰٬۴۱)

اے کہ باہر دل ترا رازے دگر　　　ہر گدارا بر درت نازے دگر

☆ معمولی نمک اور تسمہ کی دعا بھی کی جا سکتی ہے۔ (بندہ رب سے نہ مانگے تو اور کس سے مانگے، ۲۱۴۲)

میری طلب بھی تمہارے کرم کا صدقہ ہے
قدم یہ اٹھتے نہیں اٹھائے جاتے ہیں

☆ دعا، استغفار اور ابتہال میں کیا فرق ہے۔ (۲۱۴۶)

☆ دعا کی قبولیت کی تین صورتیں (۲۱۴۹) یا تو من وعن قبول ہو جاتی ہے یا ذخیرہ کر لی جاتی ہے اور یا آنے والی کسی مصیبت سے بچا لیا جاتا ہے۔

(۱۰۷) بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ اِلَيْهِ

(اللہ کا ذکر اور اسکی بارگاہ کا قرب)

گر تو خواہی زیستن با آبرو　　　ذکر اوکن ذکر اوکن ذکر او
ہر کہ دیوانہ بود در ذکر حق　　　زیر پائش عرش و کرسی نہ طبق

ذکر کا معنی یاد کرنا، یاد رکھنا، چرچا کرنا، خیر خواہی عزت وشرف وغیرہ ہے۔ ذکر کا لفظ قرآن پاک کے اندر ان تمام معانی کے لئے آیا ہے پھر ذکر لسانی ہے، ذکر جنانی اور ذکر ارکانی ہے چنانچہ ہر عضو کا علیحدہ ذکر ہے جیسا کہ صوفیاء کرام نے کتب تصوف میں بیان کیا اور شیخ عطاء علیہ الرحمۃ نے پندنامہ کے اندر اشعار میں لکھا۔ پھر اللہ کی ذات کا ذکر ہے اور اس کی صفات کا ذکر بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جس بھی صفاتی نام کا ذکر کرو گے تو اس کے معنی کے مطابق اسی طرح کی نعمت ملے گی۔ مثلاً یا رزاق کا ذکر کرنے سے رزق میں وسعت پیدا

Scanned with CamScanner

ہوگی وغیرہ اور اسم ذات کا ذکر کرو گے تو تمام صفاتی ناموں کی برکت بھی حاصل ہوگی۔ پھر کبھی اللہ تعالیٰ کا ذکر بلاواسطہ ہوتا ہے اور کبھی بالواسطہ دیکھو سارا قرآن اللہ کا ذکر ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر۔ لیکن کہیں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا تذکرہ ہے' کہیں اہل اللہ کے اوصاف ہیں اور کہیں اعداء اللہ کی مذمت کے تذکرے لیکن پھر بھی سارا قرآن ذکر الٰہی ہے اور ذکر الٰہی بہترین عبادت ہے۔ ولذکر اللہ اکبر کیونکہ جب بندہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندے کا ذکر کرتا ہے۔ فاذکرونی اذکرکم۔ ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے۔

☆ مجلس ذکر کو فرشتے اپنے نورانی پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔(۵۷'۲۱۵۱)

☆ ذاکر زندہ ہے غیر ذاکر مردہ (۲۱۵۳) ذاکر کا ذکر خود مذکور کرتا ہے۔ اور وہ بھی بہترین جماعت میں فی ملأخیر منھم (۲۱۵۴)

☆ جو اللہ کی طرف چل کر جائے اللہ تعالیٰ (کی رحمت) اس کی طرف دوڑ کر آئے۔(۲۱۵۵)

☆ نَافَقَ حَنْظَلَةُ والی حدیث (۲۱۵۸) مجلس ذکر ریاض الجنہ ہیں۔(۲۱۶۰)

☆ جس مجلس میں ذکر الٰہی نہ کیا جائے۔ اس کی نحوست کا بیان (۶۴'۶۳'۲۱۶۲)

صوفیاء فرماتے ہیں' فرائض کے بغیر نوافل قبول نہیں۔(مراۃ' ج ۳' ص ۳۰۸)

☆ ایک حلقہ ذکر کا حال (اس حدیث کی شرح ہماری کتاب مقالات وخطبات میں محفل میلاد کے عنوان میں دیکھئے) (۲۱۶۸) یہاں ایک شعر پہ اکتفا کیا جارہا ہے۔

فرشتے محفل میلاد میں رحمت کے آتے ہیں
رسول اللہ خود اس بزم میں تشریف لاتے ہیں

(۱۰۸) کِتَابُ اَسْمَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی

(اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان)

اللہ تبارک وتعالیٰ کے بہت نام ہیں۔ دلائل الخیرات شریف میں دو سو ذکر کیے گئے۔ مدارج النبوت میں ایک ہزار نام گنوائے گئے۔ جن احادیث میں ننانوے ناموں کا ذکر ہے

ان سے وہ نام مراد ہیں جن کو یاد کرنے پر جنت کی خوشخبری سنائی گئی ہے نہ کہ کل نام (۷۷'۲۱۷۶) پھر ان نام میں سے بعض ذاتی ہیں' بعض صفاتی اور بعض افعالی ہیں۔ لہٰذا یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کمالیہ تو آٹھ ہیں۔ پھر صفاتی نام زیادہ کیسے ہوگئے؟ بہرحال لفظ اللہ' ذات واجب الوجود کا ذاتی نام ہے اور باقی تمام نام صفاتی ہیں۔ پھر صفاتی نام تین قسم کے ہیں۔ صفت سلبی پر دلالت کرنے والے جیسے سبحان قدوس وغیرہ صفت ثبوتیہ حقیقیہ پر دال جیسے علیم' قادر یا ثبوتیہ اضافیہ پر دال جیسے حمید ملیک' مالک الملک وغیرہ یا صفت فعلیہ پر دال جیسی رازق خالق وغیرہ۔ حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام توفیقی ہیں کہ شریعت نے جو نام بتائے ان ہی ناموں سے اسے پکارا جائے اور اپنی طرف سے نام نہ ایجاد کیے جائیں۔ اگرچہ ترجمہ ان کا صحیح ہو۔ لہٰذا رب کو عالم کہہ سکتے ہیں' عاقل نہیں کہہ سکتے۔ اسے جواد کہیں گے نہ کہ سخی۔ حکیم کہیں گے' نہ کہ طبیب۔ قرآن مجید میں ہے: قل اللہ یفتیکم۔ اللہ تعالیٰ فتویٰ دیتا ہے تمہیں لیکن اللہ تعالیٰ کو مفتی نہیں کہا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ (رحمٰن) نے قرآن کی تعلیم دی لیکن اللہ تعالیٰ کو معلم' استاد نہ کہا جائے تو جب ان ناموں سے اللہ تعالیٰ کو پکارنے کی اجازت نہیں۔ پھر ایسے الفاظ جن کی وجہ سے شرک لازم آتا ہے اور مشرکین اللہ تعالیٰ پہ بولتے تھے ان میں کس قدر قباحت ہوگی اس لیے فرمایا: تعالی اللہ عما ذلک علوا کبیرا۔ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون۔ یاد رہے! غوث اعظم مشکل کشاء حاجت روا' غریب نواز' داتا گنج بخش فارسی کے الفاظ ہیں اور حدوث کا عقیدہ رکھ کر بندوں پہ بولے جاسکتے ہیں۔ تفصیل دیکھئے ہمارے رسالہ ''مسئلہ توحید و شرک'' میں۔ خدا رب کا نام نہیں بلکہ ایک صفت یعنی مالک کا ترجمہ ہے جیسے پروردگار پالنہار بخشنے والا وغیرہ' خدا تعالیٰ کے بعض نام مخلوق پر بھی بولے جاتے ہیں۔ جیسے رؤف' رحیم اللہ کے نام بھی ہیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی مگر مخلوق کے لئے ان ناموں کے معنی اور ہوں گے جب کسی صفت الٰہی کی تجلی بندے پر پڑتی ہے تو اس وقت اس پر وہ نام بولا جاتا ہے۔

☆ ایسی دعا جو قبول ہی قبول ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔(۲۱۸۲'

Scanned with CamScanner

۲۱۷۸) ایک اور مقبول دعا (۲۱۷۹)

☆ اسم اعظم ان دو آیات میں ہے۔ آیت الکرسی اور والٰھکم اله واحد ......

(۲۱۸۰)

جھولیاں سب کی بھرتی رہتی ہیں   دینے والا نظر نہیں آتا

(۱۰۹) بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ

(تسبیح و تہلیل اور تکبیر و تحمید کا ثواب)

اس سے پہلے باب میں ذکر الٰہی کے فضائل کا بیان ہوا حالانکہ ذکر اللہ میں تسبیح و تحمید اور تھلیل و تکبیر شامل تھی لیکن ان کی افضلیت کی بنا پر ان کے ثواب کا علیحدہ باب باندھا (تو گویا یہ تعمیم کے بعد تخصیص ہے) حدیث میں ان چار قسم کے اذکار کو افضل الکلام اور احب الکلام فرمایا گیا (۲۱۸۳٬۸۴) پھر ان میں سے ہر ایک کے علیحدہ علیحدہ فضائل بھی بیان ہوئے۔ مثلاً سبحان اللہ وبحمدہ کے بارے میں فرمایا جو روزانہ سو مرتبہ پڑھے گا۔ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو بخش دیئے جائیں گے۔ (متفق علیہ٬ ۲۱۸۵)

یاد رہے! تسبیح کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کو تمام عیوب سے پاک جاننا یا اپنی زبان سے اس کو تمام نقصانات سے پاک بیان کرنا پھر اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے والا جب اس کو اپنا ورد بنالیتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی ایسی تجلی وارد ہوتی ہے کہ خود بھی گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ شاید اسی وجہ سے رکوع و سجود میں اور نماز کی ابتداء میں تسبیح کا ہی انتخاب کیا گیا ہے ورنہ کہاں بندہ اور کہاں رب العالمین۔

یاخفی الذات محسوس العطاء   انت کالماء ونحن کالوحی
انت کالریح ونحن کالغبار   یختفی الریح و غبراء جھار

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
وز ہرچہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم

ما نہ بودیم   تقاضائے ما نبود
لطف تو ناگفتۂ ما مے شنود

تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا
پہچان گیا میں تیری پہچان یہی ہے

نہ گل چمن میں رہے گا نہ گل میں بو باقی
مٹیں گے سارے تجھی پہ رہے گا تو باقی

چار کلمات کئی گھنٹوں کی عبادت کے برابر

ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں٬ صبح کی نماز کے بعد میں نماز کی جگہ بیٹھی تھی کہ حضور علیہ السلام میرے پاس سے گزرے پھر دوپہر کے وقت تشریف لائے تو میں اسی جگہ بیٹھی (کچھ پڑھ رہی) تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ابھی تک یہیں بیٹھی ہو (اور ثواب کے حصول کے لئے تب سے اب تک پڑھ رہی ہو) میں نے عرض کیا: جی٬ فرمایا: میں نے تیرے (پاس سے گزرنے کے) بعد چار کلمات تین دفعہ پڑھے ہیں۔ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَ زَنَتْهُنَّ۔ اگر ان کلمات کو تمہارے اب تک کے تمام وظیفوں کے ساتھ تولا جائے تو (ثواب کے حساب سے) بھاری ہو جائیں۔ عرض کی: یارسول اللہ! وہ کلمات کون سے ہیں؟ فرمایا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ (رواہ مسلم٬ ۲۱۹۰)

میں اللہ تعالیٰ کی ایسی تسبیح کرتا ہوں جو تمام مخلوق کے برابر ہو٬ اس کی رضا کا باعث ہو اس کے عرش کی زینت ہو اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر ہو۔

بے حجابی میں یہ کہ ہر ذرہ میں جلوہ آشکار
اس پہ یہ پردہ کہ صورت آج تک نادیدہ ہے

یار تیرے حسن کو تشبیہ دوں کس چیز سے
ایک تو ہی دیدہ ہے تیرے سوا نادیدہ ہے

افضل الذکر لا الہ الا اللّٰہ' افضل الدعاء الحمد للّٰہ. الحمد' راس الشکر ہے اور حامدین قیامت میں سب سے پہلے جنت کی طرف بلائے جائیں گے۔ (۲۱۹۵'۹۶'۹۷)

☆ لا الٰہ الا اللہ کا وزن سات زمینوں اور سات آسمانوں (وما فیہا) سے زیادہ ہے۔ (۲۱۹۸)

☆ وظائف سے گناہوں کی معافی مشروط ہے۔ ما اجتنب الکبائر۔ جب تک کہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔ (۲۲۰۳)

☆ جنت کے درخت تسبیح و تہلیل و تحمید ہیں۔ (۲۲۰۴)

☆ انگلیوں پہ تسبیحات پڑھنا۔ (۲۲۰۵)

☆ لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ کے فضائل اور یہ کلمات ننانوے بیماریوں کا علاج ہے ان میں سے کمتر بیماری غم (وفی روایۃ) اور تنگدستی ہے۔ (۲۲۰۸'۲۲۰۹'۱۰)

(۱۱۰) بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

(بخشش وتوبہ کا باب)

گزشتہ گناہوں سے معافی مانگنے کو استغفار اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد توبہ ہے یا یہ کہ زبان سے گناہ نہ کرنے کا عہد کرنا استغفار ہے اور اسی بات کا دل میں عہد کرنا توبہ ہے۔ استغفار کا مادہ غفر ہے جس کا معنی ہے ڈھانپنا چونکہ استغفار کی وجہ سے گناہ ڈھک جاتے ہیں' لہٰذا اس کو استغفار کہا گیا۔ توبہ تاب تیوب سے ہے جس کا معنی ہے لوٹنا' رجوع کرنا' اگر اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو جیسا کہ فتاب علیہ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارادۂ عذاب سے یا اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما لیا اور اگر اس کی نسبت بندے کی طرف ہو تو پھر مطلب یہ ہو گا کہ بندے نے گناہوں سے نیکی کی طرف اور نافرمانی و غفلت سے ذکر و اطاعت کی طرف رجوع کر لیا۔ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کا فرمان ہے: توبہ کا کمال

یہ ہے کہ دل لذت گناہ بلکہ خود گناہ کو بھی بھول جائے۔ (انہی بندوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ راضی برضا ہو جاتے ہیں کہ وہ اللہ کی طرف سے تھوڑے رزق پہ اور اس کی طرف سے آنے والے رنج والم پہ راضی رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے تھوڑی عبادت بلکہ ان کی خطاؤں کے باوجود بھی ان پہ راضی رہتا ہے۔' مرأۃ ج ۳' ص ۳۴۳)

بہر حال! توبہ کرنے والے کو چاہئے کہ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرے اور جس قدر ہو سکے اس قدر گزشتہ گناہوں کا عوض اور بدلہ دے یعنی جس قدر گناہ ہوئے اس قدر یا اس سے زائد نیکیاں کرے' نمازیں رہ گئی ہیں تو قضا کرے' قرض کی ادائیگی کرے۔ یہ توبہ تو ہم جیسوں کی ہے۔ اہل اللہ تو عبادت کر کے بھی استغفار کرتے ہیں کہ شاید اس کے دربار کے شایان شان ہے بھی کہ نہیں۔ ماعبدناك حق عبادتك وما عرفناك حق معرفتك

زاہداں از گناہ توبہ کنند   عارفاں از عبادت استغفار

یہ رحمت رب ہے کس کے سبب؟

فریاد اے سلطانِ دیں' اے رحمۃ للعالمیں
تم ہو شفیع مذنبیں اس در سے ہم جائیں کہاں
فریاد اے محبوبِ رب فریاد اے شاہِ عرب
ہم تجھ سے کرتے ہیں طلب دِل کی مرادیں ہر زماں

(مولانا نعیم الدین مرادآبادی)

☆ ننانوے افراد کا قاتل بخشا گیا۔ (۲۲۱۶) جب پہلی امتوں کے اولیاء کی یہ شان ہے تو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اولیاء کی عظمت و شان کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟ پھر خود حضور پاک کی برکت سے اللہ تعالیٰ کس قدر مہربانی فرماتا ہو گا؟ اسی لیے اعلیٰ حضرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پہ اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کو دیکھ کر سرکار کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں

؎ یہ رحمت رب ہے کس کے سبب   بربّ جہاں تمہارے لیے تمہارے لیے

☆ اللہ فرماتا ہے اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تمہیں ختم کر کے ایسی قوم پیدا کریگا۔

Scanned with CamScanner

يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ ۔ (۲۲۱۷، رواہ مسلم) جو گناہ کر کے توبہ کریں گے تو ان کی توبہ قبول کی جائیگی۔ (اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے ضرور ہی گناہ کرانا چاہتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم پہ گناہوں سے توبہ کرنے پہ خوش ہوتا ہے)۔

☆ سورج مغرب سے طلوع ہونے تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ (۲۲۲۰)

☆ خوشی کی انتہا کی وجہ سے یہ کہنے والا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ ۔ اے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب۔ (۲۲۲۱)

☆ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ پہ کس قدر خوش ہوتا ہے۔ (۴۶، ۲۳، ۲۲۲۲)

☆ حضور علیہ السلام (تعلیم امت کے لئے) روزانہ ستر ستر مرتبہ استغفار کرتے بلکہ ایک ایک مجلس میں سو سو مرتبہ (۴۰، ۲۲۲۸) پھر ہمیں کس قدر استغفار کرنی چاہئے حالانکہ ما ایم پر گناہ تو دریائے رحمتی آں جا کہ فضل تست چہ باشد گناہ ما

مگر ہاں یاد آیا

گنہ رضا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھوں سے ہیں سوا
مگر اے کریم تیرے عفو کا نہ حساب ہے نہ شمار ہے

کچھ اسی طرح کی بات اس فرقے کے بانی نے بھی کی ہے جو فرقہ آج بارگاہِ رسالت میں استغاثہ کا قائل نہیں ہے۔

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار
جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا
بنے گا کون ہمارا ترے سوا غمخوار

(قاسم نانوتوی)

اس سے بھی اوپر جائیں تو حاجی امداد اللہ یہ کہتے نظر آتے ہیں

جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
بس اب چاہو ڈبو دو یا تراؤ یا رسول اللہ ﷺ

☆ حالت نزع تک (مالم یغرغر) توبہ قبول ہے۔ (۲۲۳۱)

☆ عالم مجتہد مغرور دوزخ میں چلا گیا اور گناہگار جس کو عالم نے حقیر جانا وہ جنت میں پہنچ گیا۔ (۲۲۳۵)

ایصالِ ثواب کا مسئلہ

بیٹے کی دعا سے باپ کا جنت میں درجہ بلند ہوتا ہے۔ (۲۲۴۲) ایصال ثواب کی حدیث کہ زمیں والوں کی دعائیں (اجر وثواب کے اعتبار سے) پہاڑ کی طرح (بڑھا کر) مرنے والوں کو پیش کی جاتی ہیں۔ وَاِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ ۔ (۲۲۴۳)

☆ ساری دنیا سے پیاری آیت قل یاعبادی الذین اسرفوا (۳۶، ۲۲۴۸)

☆ گناہ کرتے وقت مومن و کافر کی کیفیت کہ مومن کو گناہ پہاڑ کی طرح اور کافر کو ناک پہ مکھی کی طرح محسوس ہوتا ہے۔ (۲۲۴۶)

☆ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ (۲۲۵۱) گناہ سے (سچی) توبہ کرنیوالا ایسے ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

توشۂ اعمال اپنے ساتھ لے جاؤ ابھی
کون پیچھے قبر میں بھیجے گا سوچو تو سہی
بعد مرنے کے تمہیں اپنا پرایا بھول جائے
فاتحہ کو قبر پر پھر کوئی آئے یا نہ آئے

(۱۱۱) باب (اللہ تعالیٰ کی رحمت کا باب)

مونس دل شکستگاں پشت پناہ خستگاں
شافع عرصۂ جزاء صل علی محمد (ﷺ)

(مولانا حسرت موہانی)

چونکہ اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت ہمیں حضور علیہ السلام ہی کے وسیلے سے ملی ہے اس لیے جہاں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت و کرم نوازیوں کا بیان ہوگا ہم اپنے آقا علیہ السلام کو ضرور یاد

Scanned with CamScanner

کریں گے لہٰذا کوئی یہ نہ کہے کہ ربّ کی رحمت کا باب ہے تو اس میں حضور علیہ السلام کی شان میں شعر لکھنے کا کیا مطلب؟ کوئی اگر یہ سوال کرے تو اس کو یہ جواب دیا جائے گا کہ اللہ کے محبوب سے بڑھ کر کوئی رحمت ہے تو ہمیں دکھا دو باقی صرف رحمتیں ہیں اور حضور رحمۃ للعالمین بھی ہیں، شفیع المذنبین بھی ہیں، انیس الغریبین بھی ہیں، راحت العاشقین بھی ہیں، مراد المشتاقین بھی ہیں اور کیا ہیں؟

آخر رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا مولیٰ کہوں تجھے

اللہ تعالیٰ کی رحمت چونکہ اس کے غضب پہ غالب ہے اور یہ بات اللہ تعالیٰ نے اس وقت عرش کے اوپر لکھ دی تھی جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمانے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ (۲۲۵۲) اس لیے باب الاستغفار کے بعد مستقلاً اللہ تعالیٰ کی رحمت کا باب باندھا گیا۔ دنیا میں رحمت کے جتنے بھی مناظر نظر آرہے ہیں۔ مثلاً جن وانس اور جانوروں کی اپنی اولاد پہ رحمت۔ یہ سب اللہ کی رحمت کا ایک حصہ ہے اور ننانوے حصے اللہ کی رحمت کے قیامت کے دن ظہور پذیر ہوں گے۔ (۲۲۵۳) جو کافر کو بھی معلوم ہو جائیں تو اس کو بھی امید لگ جائے کہ جنت میں چلا جاؤں گا۔ (۲۲۵۴) بعض نسخوں میں اس باب کا نام باب سِعَةِ الرَّحمَةِ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کا باب۔

☆ ماں کو اپنی اولاد سے وہ محبت کہاں جو خدا کو اپنے بندے سے ہے۔ (۶۵، ۶۴، ۲۲۵۷) اور حضور علیہ السلام کو اپنی امت سے جو محبت ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے اسی لیے ہم ہر وقت حضور علیہ السلام سے آپ کی نگاہِ کرم کی خیرات مانگتے رہتے ہیں، اور جگر مراد آبادی کی زبان سے عرض کرتے ہیں

یک گوشۂ چشم التفات　　برامتنانِ غم رسیدہ
رحمت باشارہ تو جوشاں　　جنت بنگاہت آرمیدہ

☆ اللہ کی رحمت سے ہی جنت ملے گی جس کو بھی ملے گی۔ (۲۲۵۸، ۵۹)

☆ نیکی کا صرف ارادہ کرنے سے بھی ایک نیکی کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

(۲۲۶۱)

یہ سب جنتی ہیں

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق روایت فرماتے ہیں۔

فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرٰتِ

بعض ان میں سے وہ ہیں جو اپنی جانوں پہ ظلم ڈھانے والے ہیں اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو میانہ روی اختیار کرنے والے ہیں اور بعض بھلائیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں یعنی اہل اسلام کی تین جماعتیں ہیں (۱) ظالمین جن کے گناہ نیکیوں پہ غالب ہیں۔ (۲) میانہ رو جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہیں۔ (۳) سابقین بالخیرات، جن کی نیکیاں گناہوں پہ غالب ہیں یا ان کی نیکیوں نے ان کے گناہوں کو مٹا دیا ہے حضور علیہ السلام نے ان تینوں گروہوں کے بارے میں فرمایا: كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ. یہ سب کے سب جنتی ہیں۔

(رواہ البیہقی فی کتاب البعث والنشور، ۲۲۶۷)

ڈگمگاتے ہیں گرتے جاتے ہیں تیرے ناتواں
اے تیری رحمت کے صدقے تھام لے بڑھ کر ہمیں
تیرے در کو چھوڑ کر ہم بے نوا جائیں کہاں
یا بتا دے اپنے جیسا اور کوئی در ہمیں

(آغا حشر)

اور وہ اس طرح کہ سابقین تو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ مقتصدین معمولی حساب کتاب کے بعد داخل جنت ہو جائیں گے اور ظالمین یا سخت حساب کے بعد بغیر سزا کے یا کچھ سزا پا کر۔ بیہقی اور ابن مردویہ نے حضرت عمر سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ سابق تو سابق ہیں ہی، مقتصد ناجی ہیں اور ظالم مغفور۔ حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ان تینوں گروہوں کو عبادنا فرمایا ہے: ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے اللہ ان کو اپنا بندہ بھی فرمائے اور یہ بخشش سے محروم ہو جائیں یہ سب صدقہ ہے محبوب دا اور شفیع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

Scanned with CamScanner

قلب کی حالت غنچہ بستہ' اس کو کرم سے کردو شگفتہ
دے دعائیں حافظ خستہ صلی اللہ علیہ وسلم

اگرچہ کتنا ہی گناہ گار ہو......

ایک حدیث میں ہے' حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو برسر منبر یہ فرماتے ہوئے سنا: وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ. میں نے تین بار عرض کیا: وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں' یارسول اللہ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے' تینوں مرتبہ آپ نے فرمایا: وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ. ہاں اگرچہ زنا کرے' اگرچہ چوری کرے اور تیسری مرتبہ فرمایا: وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِی الدَّرْدَآءِ. ہاں ہاں اگرچہ ابودرداء کی ناک خاک آلود ہو۔
(۲۲۶۳)

کہا قلم نے تحریر میری لاثانی — ہر اک سطر میری کہکشاں کی پیشانی
مری سیاہی گناہوں کو دھونے والی ہے — سیاہ ضرور ہوں لیکن صفت بلالی ہے
(ادیب رائے پوری)

اور اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے اور اپنے پیارے کے امتیوں سے اس قدر محبت کیوں نہ ہو کہ

بندۂ خود خواند احمد در رشاد
جملہ عالم رانجوان قل یعباد

حدیث لکھنے والی قلم کی سیاہی سے بخشش کی امید

الوفا باحوال المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے کہ علامہ ابن جوزی نے حالت نزع میں نحیف سی آواز کے ساتھ اپنے پاس بیٹھنے والوں کو کہا وہ سارے قلم اکٹھے کر دیے جائیں جن سے میں نے تمام عمر شافع محشر' محبوب داور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک احادیث لکھیں ان کے سروں پر لگی ہوئی روشنائی کھرچ لی جائے جب آپ کے حکم کی تعمیل کی گئی تو اس سیاہی کا ڈھیر لگ گیا پھر انہوں نے یہ وصیت کی کہ مرنے کے بعد میری نعش کو غسل دینے

کے تیار کردہ پانی میں یہ روشنائی ڈال دی جائے شاید خدائے رحمٰن ورحیم اس جسم کو نارِ جہنم سے نہ جلائے جس پر اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کی روشنائی کے ذرّات لگے ہوں۔

چنانچہ وصیت کے مطابق آپ کو غسل دیا گیا لیکن روشنائی پھر بھی بچ گئی۔ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہیں

انا طامع فی الجود منك ولم یكن
لابی حنیفة فی الانام سواك

حضور! میں آپ کے جود وکرم کا طلب گار دل لے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں کیونکہ اس جہان میں آپ کے سوا ابوحنیفہ کا اور کون ہے؟

چھوڑ کر دامن تمہارا — اور لیں کس کا سہارا
کس کے در پہ ہو گزارا — کون ہے آقا ہمارا

یا نبی سلام علیك

اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم سے خود اپنی امت کو یوں تسلی دی ہے: یعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لاتقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم۔ (مرآۃ شرح مشکوٰۃ کی تیسری جلد اس حدیث پہ مکمل ہو رہی ہے)

(۱۱۲) بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَآءِ وَالْمَنَامِ

(صبح وشام اور سوتے وقت کیا پڑھا جائے)

سونے والے اللہ اللہ کر کے سو — کیا خبر اب جاگنا ہو یا نہ ہو

دن کے آغاز (نماز فجر سے پہلے اور بعد طلوع آفتاب تک) اور اختتام (نماز مغرب کے بعد سے غروب شفق تک) کی دعاؤں اور وظائف کا بیان اور رات کے وقت سونے (نہ کہ دوپہر کو قیلولہ) سے پہلے کیا پڑھا جائے؟ اللہ تعالیٰ نے رات آرام کرنے کے لئے اور

Scanned with CamScanner

دن کام کرنے کے لئے بنایا ہے۔ وجعلنا اللیل لباسا وجعلنا النهار معاشا ۔ تو جس طرح رزق حلال کمانا ثواب وعبادت ہے' اس طرح اس باب میں رات کو سونے سے پہلے جن بہت سارے وظائف اور دعاؤں کے بارے میں بتایا گیا ہے' ان کو پڑھ لیا جائے تو رات کا سونا بھی ثواب وعبادت کے زمرے میں آ جائے گا۔ انشاء اللہ۔ سبحان اللہ مومن کا جاگنا بھی ثواب اور سونا بھی۔ نہ کھائے تو روزہ' کھائے تو عید' بچ جائے تو غازی' مر جائے تو شہید۔

☆ سوتے وقت کی دعا: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ۔ اے اللہ! میں تیرے ہی نام کے ساتھ مروں اور جیوں۔ (اپنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر سونے کا ذکر بھی اس حدیث میں ہے) (۲۲۶۹)

☆ سو کر اٹھتے وقت کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔ اللہ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں' جس نے ہمیں مرنے (نیند جو کہ موت کی بہن ہے) کے بعد زندہ فرمایا اور اس کی طرف اٹھنا ہے۔

☆ بستر جھاڑ کے سویا کرو۔ فَاِنَّہٗ لَایَدْرِیْ مَا خَلَفَہٗ عَلَیْہِ سونے والا نہیں جانتا کہ اس کی عدم موجودگی میں بستر پہ کوئی چیز آ گئی ہو (جو اس کو نقصان پہنچائے) (۲۲۷۰)

حضور علیہ السلام دائیں طرف سوتے تھے۔ (۲۲۷۱)

ہمارے آقا علیہ السلام ہم پہ کس قدر مہربان ہیں کہ وہ باتیں جو ماں باپ بھی اپنی اولاد کو کم ہی بتاتے ہیں حضور علیہ السلام نے بڑے اہتمام سے امت کو ارشاد فرما دیں' پھر اُمتی کیوں نہ اپنے آقا پہ قربان ہو کر عرض کرے

ما عاشق ظہور جمال محمدیم — سرمست از شراب وصال محمدیم

(حضرت صابر کلیری)

☆ بستر پہ جاتے ہوئے حضور علیہ السلام نے یہ دعا بھی پڑھی: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَاٰوَانَا فَکَمْ مِمَّنْ لَّا کَافِیَ لَہٗ وَلَا مُؤْوِیَ

(رواہ مسلم' ۹۵' ۲۲۷۲)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا' پلایا' بچایا اور پناہ عطا فرمائی کیونکہ بہت سے ایسے بھی ہیں کہ جن کو نہ کوئی پناہ دینے والا ہے اور نہ کوئی بچانے والا۔

شمع منیر قصر طہارت ہے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا (شادی کے بعد کام کاج کی وجہ سے زخمی ہاتھ لے کر) اپنے ابا حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور اس تکلیف کی شکایت کی جو چکی چلا چلا کر آپ کے ہاتھوں کو پہنچی تھی اور یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب انہیں معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کے پاس غلام لونڈیاں آئی ہیں (تاکہ کام کاج کے لئے کوئی غلام یا لونڈی مل جائے' حضور علیہ السلام کو گھر نہ پا کر) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ساری بات کہہ آئیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے من وعن حضرت فاطمہ کا پیغام دربار رسالت میں پہنچایا حضور علیہ السلام (اسی وقت) اپنی لخت جگر کے گھر تشریف لے گئے (رات کافی گزر جانے کی وجہ سے حضرت فاطمہ وعلی رضی اللہ عنہما اپنے بستروں میں لیٹ چکے تھے۔ حضور علیہ السلام کو دیکھ کر بستروں سے اٹھنے لگے تو سرکار نے فرمایا: عَلٰی مَکَانِکُمَا۔ اپنی جگہ پہ ہی رہو۔ اہل عرب کہتے ہیں: (اذا جاءت الالفة رفعت الکلفة جب محبت آتی ہے تو تکلیف دور ہو جاتی ہے۔ مشکوٰۃ حاشیہ ۲' ص ۲۰۹' زیر لفظ حتی وجدت بر دقدمه علی بطنی)

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما ہو گئے۔ حضرت علی المرتضیٰ فرماتے ہیں: میں نے حضور علیہ السلام کے قدوم میمنت لزوم کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پہ محسوس کی۔ تب حضور علیہ السلام نے فرمایا: میں اس وقت اس لیے آیا ہوں کہ تمہیں بتاؤں کہ ہر نماز کے وقت اور جب بستر پہ لیٹو تو تینتیس بار سبحان اللہ' تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمَا مِنْ خَادِمٍ۔ یہ تمہارے لیے خادم وغلام سے بہتر ہے (لونڈی غلام کا فائدہ تو صرف دنیا میں ہوگا اور یہ عمل دنیا وآخرت اور قبر وحشر ہر جگہ کام آئیگا۔ دیکھتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق پر فدک نہ دینے کی وجہ سے طعن کرنے والے اس

Scanned with CamScanner

متفق علیہ حدیث کی وجہ سے حضور علیہ السلام پہ کیا فتویٰ لگاتے ہیں اگر فتویٰ میں اتنا زور ہے تو قوت آزمائی کرلیں اور جو ایمان کی تھوڑی بہت رمق ہے اس کو بھی ضائع کرلیں ورنہ صدیق اکبر کے فیصلے کو مان لیں)۲۲۷۳،۴،۷- اس واقعہ کو کسی نے نظم کے پیرائے میں یوں قلمبند کیا ہے۔

آئیں جب خاتون جنت اپنے گھر — پڑ گئے سب کام ان کی ذات پر
کام سے کپڑے بھی کالے پڑ گئے — ہاتھ میں چکی سے چھالے پڑ گئے
پر نہ تھے دولت کدہ میں شاہ دیں — والدہ سے عرض کر کے آ گئیں
گھر میں جب آئے حبیب کبریا — والدہ نے ماجرا سارا کہا
فاطمہ چھالے دکھانے آئی تھیں — گھر کی تکلیفیں سنانے آئی تھیں
ایک لونڈی آپ اگر ان کو بھی دیں — چکی اور چولہے کے دکھ سے وہ بچیں
شب کو آئے مصطفیٰ زہرا کے گھر — اور کہا دختر سے اے جانِ پدر
ہیں یہ خادم ان یتیموں کے لئے — باپ جن کے جنگ میں مارے گئے
تم پہ سایہ ہے رسول اللہ کا — آسرا رکھو فقط اللہ کا

☆ جو وظائف اور نفلی نیکیاں چھوٹ جائیں تو صبح وشام سورۃ روم کی یہ آیات فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ حِيۡنَ تُمۡسُوۡنَ الی قولہ تعالیٰ تخرجون پڑھ لیں تو کمی پوری ہوجائے گی۔(۲۲۸۰)

☆ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ...... رات کو تین مرتبہ پڑھنے سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ یا درختوں کے اوراق برابر ہوں۔(۲۲۸۹) (علاوہ ازیں بے شمار وظائف اس باب میں دیکھے جاسکتے ہیں، ہم نے مختصراً چند کا ذکر کردیا ہے)

(۱۱۳) بَابُ الدَّعَوَاتِ فِی الۡاَوۡقَاتِ

(خاص وقتوں کی دعاؤں کا باب)

پچھلے باب میں دائمی دعاؤں کا تذکرہ تھا جیسا کہ ہمیشہ صبح وشام سونے جاگنے کی دعائیں لیکن اس باب میں عارضی اوقات، عارضی حالات کی دعاؤں کا ذکر ہے۔ جیسا کہ

جہاں نکاح، وطی وغیرہ کی دعائیں صاحب مرقات فرماتے ہیں اتباع سنت کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول دعائیں کم از کم زندگی میں ایک بار ضرور پڑھ لینی چاہئیں جبکہ یہ منقول دعائیں دوسری دعاؤں سے ہیں بھی افضل کیونکہ ان میں اتباع سنت بھی ہے۔ دیکھتے نہیں ہو کہ سجدہ، رکوع اور التحیات میں قرآن مجید پڑھنے کی بجائے منقول الفاظ پڑھے جاتے ہیں۔ اسی طرح نوافل گھر میں پڑھنے کا ثواب مسجد میں پڑھنے سے زیادہ ہے۔ (لقولہ علیہ السلام صلوٰۃ الرجل فی بیتہ افضل من صلوتہ فی مسجدی ھذا الا المکتوبۃ) کیونکہ اس میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے اور فضیلت ساری کی ساری حضور پاک کے قدموں سے وابستہ ہے۔ کیونکہ

میرے آقا ہیں کل نبیوں میں جیسے — خدا سب سے بڑا سب سے بڑا ہے
کوئی ماہتاب کہتا ہے کوئی چاند — جو ختم المرسلیں کا نقش پا ہے
مقدر ہو گئی روشن جبینی — اگر سجدے میں کوئی سر جھکا ہے
رجھائے کیا مجھے جنت کا گلزار — نگاہوں میں جمال مصطفیٰ ہے
تیری قسمت پہ رشک آتا ہے زیدی — لبوں پہ نغمۂ صل علیٰ ہے

صحبت (مجامعت) سے پہلے یہ دعا پڑھ لیں تو اولاد شیطان کے شر سے محفوظ رہتی ہے۔ بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبۡنَا الشَّيۡطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيۡطٰنَ مَارَزَقۡتَنَا۔ بسم اللہ اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور جو (اولاد) تو ہمیں عطا کرے شیطان کو اس کے قریب نہ آنے دے۔(۲۳۰۱ متفق علیہ)

☆ اعوذ باللہ سے غصہ (جو کہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے) دور ہوجاتا ہے۔
(۲۳۰۳)

☆ گدھا شیطان کو دیکھ کر اور مرغ فرشتے کو دیکھ کر بولتا ہے۔ لہٰذا گدھے کے بولنے پہ تعوذ پڑھو اور مرغ کی آواز سن کر اللہ سے رحمت مانگو۔(۲۳۰۴)

سفر کی دعا (۲۳۰۵،۶) سفر سے واپسی کی دعا۔(۲۳۰۷)

☆ فرمایا: اگر تورات کو یہ پڑھ کر سوتا (تو تجھے بچھونہ کاٹتا) اَعُوۡذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ

Scanned with CamScanner

التامات من شر ما خلق۔ (۲۳۰۸)

☆ احزاب کے دن حضور علیہ السلام کی مشرکین کے خلاف دعا اللھم منزل الکتاب سریع الحساب اللھم اھزم الاحزاب اللھم اھزمھم وزلزلھم۔
ایک روایت کے آخر میں یہ الفاظ میں صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ (۲۳۱۱،۲۳۱۰)

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ زباں ہے جس کا بیاں نہیں

☆ نیا چاند دیکھنے کی دعا: اللھم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللہ (۲۳۱۳، ۲۳۳۵ ایک اور دعا)

☆ بیمار (اور کسی بھی عیب میں مبتلا شخص کو دیکھ کر) پڑھی جانے والی دعا الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا (۲۳۱۴)

☆ بازار میں جاتے ہوئے کلمہ توحید پڑھنے سے دس لاکھ گناہ مٹتے ہیں' دس لاکھ نیکیاں ملتی ہیں' دس لاکھ درجے بلند ہوتے ہیں اور جنت میں محل بھی ملتا ہے۔ (۲۳۱۵) یہ حدیث شاہ خراسان نے سنی تو روزانہ بازار جاتا اور یہ دعا پڑھ کر واپس آ جاتا۔

(مرقاۃ عن قتیبہ بن مسلم)

☆ اللہ سے صبر کی بجائے عافیت مانگنے کا حکم۔ (۲۳۱۶)

☆ مجلس کے گناہوں کا کفارہ سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک (۲۳۱۷)

کسی نقش پا کی تلاش تھی کہ میں جھک رہا تھا نماز میں

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی خدمت میں سواری کے لئے ایک جانور (گھوڑا) لایا گیا۔ آپ نے بسم اللہ شریف پڑھ کر رکاب میں پاؤں رکھا جب اس کی پیٹھ پہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو یہ دعا پڑھی۔

الحمد للہ سبحان اللہ۔ سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین و انا الی ربنا لمنقلبون۔ پھر تین تین بار الحمدللہ' اللہ اکبر کہا اور یہ الفاظ پڑھے: سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔

ثم ضحک۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ مسکرانے لگے۔ عرض کیا گیا (مسکرانے کی بظاہر تو کوئی وجہ نظر نہیں آ رہی) من ای شیء ضحکت یا امیر المؤمنین؟ آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ فرمایا: رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع کما صنعت ثم ضحک۔ جیسے میں نے کیا اسی طرح میں نے حضور علیہ السلام کو کرتے ہوئے دیکھا پھر (جیسے میں مسکرایا اسی طرح) سرکار مسکرائے (جیسے تم نے مجھ سے مسکرانے کی وجہ پوچھی) میں نے بھی حضور علیہ السلام سے مسکرانے کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا:

ان ربک لیعجب من عبدہ اذا قال رب اغفرلی ذنوبی

اللہ تعالیٰ تعجب فرماتا (خوش ہوتا) ہے بندے پر جب وہ کہتا ہے خدایا! میرے گناہ بخش دے۔

یقول یعلم انہ لا یغفر الذنوب غیری (۲۳۱۸) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (میرا بندہ یہ تو) جانتا ہے کہ (اس کے) گناہوں کو میرے علاوہ معاف کرنیوالا کوئی نہیں۔

خدا جانتا ہے یہی حال محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ خدا اپنے بندے کے ساتھ یہ معاملہ فرماتا ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتی کو گناہ میں دیکھ تڑپ جاتے ہیں اور اس کے لئے دعا گو ہو جاتے ہیں۔

دیکھی جو بے بسی تو انہیں رحم آ گیا
گھبرا کے ہو گئے وہ گناہ گار کی طرف

حضور کی بندہ پروری ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

نبی اکرم' نور مجسم' شفیع معظم' احمد مجتبیٰ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بندہ نوازی ملاحظہ ہو کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ودع رجلا اخذ بیدہ فلا

Scanned with CamScanner

يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت کریمہ تھی کہ جب کسی کو الوداع کہنے کے لئے سلام لیتے تو اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے جب تک کہ وہ شخص خود نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چھوڑ دیتا۔

اور یہ الوداعی سلام اس کو ساری عمر یاد رہتا جب آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پہ الوداعی سلام ساری زندگی نہیں بھولتا۔ اہل محبت آہوں اور سسکیوں میں پکار پکار کر عرض کرتے ہیں۔ الفراق الفراق یارسول اللّٰہ۔ الوداع الوداع یا حبیب اللہ۔

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ ایک وداعیہ قصیدے میں بارگاہ رسالت سے جدائی کے وقت یوں عرض گزار ہیں۔

آستانہ سے جدا ہوتے ہیں اب — یہ تو فرماؤ کہ بلواؤ گے کب
چشم رحمت سے نہ تم کر یو جدا — رکھیو اپنے سایہ میں ہم کو سدا
دور سے آئے تھے پردیسی غلام — عرض کرنے کو غلامانہ سلام

بہرحال اپنی بارگاہ سے رخصت ہونے سے اس طرح مصافحہ فرما کر حضور علیہ السلام اپنے غلام کو دعا سے بھی نوازتے تھے اور فرماتے۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ

میں تیرا دین، تیرے اعمال اور تیری امانت اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں یعنی اللہ تعالیٰ تیرے دین وایمان اور تیرے اعمال وخاتمہ بالخیر کی حفاظت فرماتے۔ (۲۳۱۹)

یارسول اللہ! اور زیادہ دیجئے

کبھی یوں بھی فرماتے: زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى قَالَ زِدْنِيْ قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ وَيَسَّرَلَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ. (جب ایک شخص نے سفر پہ جاتے ہوئے عرض کیا: اِنِّيْ اُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِيْ. یارسول اللہ میرا سفر پہ جانے کا ارادہ ہے۔ مجھے زادراہ یعنی ایسی دعا سے نوازیے کہ جس کی برکات میرے ساتھ رہیں۔

فرمایا) اللہ تعالیٰ تجھے پرہیزگاری کا توشہ عطا فرمائے۔ اس نے عرض کیا: زدنی۔ حضور کچھ زیادہ عطا فرمائیں، فرمایا اور اللہ تعالیٰ تیرے گناہ بخشے، اس نے پھر عرض کیا: زِدْنِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ۔ اور زیادہ عطا کریں میرے ماں باپ آپ پہ قربان ہو جائیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے بھلائی میسر کرے تم جہاں بھی رہو (خوش رہو) (۲۳۲۰)

متاعِ عشقِ محمد مذاق عام نہیں
عطائے رب ہے یہ لیکن کسی کسی کے لئے

(ادیب رائے پوری)

ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا سفر کا ارادہ ہے۔ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ فرمایا: عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ. اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے اوپر لازم کر لو اور ہر بلندی پہ اللہ کا نام بلند کرو۔ جب وہ شخص واپس ہوا تو حضور علیہ السلام نے اس کو یوں دعا دی: اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ۔ اے اللہ اس کے لئے دوری کو لپیٹ دے اور سفر کو اس پر آسان کر دے۔ (۲۳۲۱)

الغرض! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کس کس شان کریمہ کو بیان کیا جائے اور کس کس جانثار کا ذکر کیا جائے۔ کاش ہم اس قابل ہو جائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعائیں ہمیں بھی نصیب ہو جائیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک اپنی امت کو دعاؤں سے اور قبر میں زیارت سے اور محشر میں شفاعت سے نوازتے رہیں گے۔ ہماری طلب ختم ہو تو ہو ان کا کرم موسلا دھار بارش کی طرح برستا رہتا ہے۔

سر محشر شفاعت کے طلبگاروں میں ہم بھی ہیں
ہمیں بھی دیکھیے آقا خطاکاروں میں ہم بھی ہیں
ہمارے سامنے مسند نشینوں کی حقیقت کیا
غلامان نبی کے کفن برداروں میں ہم بھی ہیں
کرم اے رحمتِ کونین ان کو پھول بنوا دے
گرفتار آتش دنیا کے انگاروں میں ہم بھی ہیں

Scanned with CamScanner

اچٹتی سی نظر ہم پہ بھی ہو جائے شہ والا
تمہارے لطف بے حد کے سزاواروں میں ہم بھی ہیں
کبھی دنیا کے ہر بازار کو ہم نے خریدا تھا
بکاؤ مال اب دنیا کے بازاروں میں ہم بھی ہیں
سراسرا پھول ہیں باغ محمد میں ہر اک جانب
صبا یہ سوچ کر خوش ہیں یہاں خاروں میں ہم بھی ہیں

☆ جب کسی قوم کی طرف سے خطرہ ہوتا تو حضور علیہ السلام یہ دعا پڑھتے: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔ اے اللہ! ہم تجھے ان کے مقابلہ میں کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (٢٣٢٥)

☆ جب کسی کی شادی ہوتو یوں دعا دی جائے: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ۔ اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے اور تم دونوں پہ برکت فرمائے اور تم دونوں کو بھلائی میں جمع فرمائے۔ (٢٣٢٩)

☆ غم دور کرنے کی دعا: يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ (٢٣٣٨)

(علاوہ ازیں بیسیوں بابرکت دعائیں اس باب میں ملاحظہ فرمائیں۔ ہم نے طوالت کے خوف سے چھوڑ دی ہیں ۔ ورنہ سفینہ چاہیے اس بحر بےکراں کے لئے)

(١١٤) بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

(اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کا باب)

اس باب میں ان دعاؤں کا ذکر ہے جن میں اعوذ یا استعیذ جیسے الفاظ ذکر کئے گئے ہیں۔ اعوذ' عوذ سے ہے جس کا معنی ''پناہ'' ہے اور استعیذ استعاذہ سے ہے جس کا معنی ہے پناہ طلب کرنا۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم کو استعاذہ کہا جاتا ہے۔ قرآن پاک کی تلاوت کرنے سے پہلے استعاذہ کا حکم دیا گیا ہے۔ فاذا قرأت القران فاستعذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ اگرچہ تلاوت سے پہلے اس کا درجہ سنت کا ہے۔ مصائب وعام حالات میں بھی استعاذہ کرتے رہنا چاہئے۔ حضور علیہ السلام نے آفتوں کی مشقت' بدبختی

کے پہنچے' برے فیصلے' دشمن کے طعنوں سے اور اس کی خوشی سے' رنج وغم' کم ہمتی وکنجوسی' قرض اور لوگوں کے غلبے سے' بڑھاپے' گناہ سے' عذاب قبر' عذاب نار' مالداری اور فقر وتنگدستی و دجال کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی ہے اور امت کو بھی ان چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگنے کی تلقین فرمائی۔ (٢٣٤١'٤٢'٤٣)

امیری افضل ہے یا فقیری؟

یہ بھی یاد رہے! فقر (فقیری وتنگدستی) نہ مطلق بری ہے نہ مطلقاً اچھی ہے بلکہ فقیری و امیری ہمارے آقا علیہ السلام کے دو حال ہیں جو ان حالوں کے مطابق ہوگی وہ اچھی ہوگی دوسری بری۔ ہاں ان دونوں کے فتنے برے ہیں۔ پھر بعض کے لئے فقیری افضل ہے' بعض کے لئے امیری جس طرح بعض کے لئے کڑوی دوائی مفید ہوتی ہے بعض کے لئے میٹھی۔ اسی لیے ان کے فتنوں سے ہی پناہ طلب کی گئی ہے۔ فقر وشاہی واردات مصطفیٰ است۔

فقیری کے ساتھ دل کا استغناء ہوتو اس کو کون برا کہے ہے یہی تو الفقر فخری ہے اور مالداری کے ساتھ سخاوت ہوتو اس کو فضل اللہ کہا گیا ہے۔

علامہ اقبال نے کیا خوب کہا۔

نہیں فقر و سلطنت میں کچھ امتیاز ایسا
وہ نگاہ کی تیغ بازی یہ سپاہ کی تیغ بازی

فقر کی چار قسمیں ہیں

حاشیہ مشکوۃ میں فقر کی چار اقسام بیان کی گئی ہیں جن کا مفہوم خلاصۃً بیان ہو چکا۔ لہٰذا ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔ فرماتے ہیں: اصل الفقر کسر قفاء الظھر۔ فقر کا لغوی معنی ہے پشت (ریڑھ) کی ہڈی کا ٹوٹ جانا۔ والفقر یستعمل علی اربعة اوجه ۔ اور اس کا استعمال چار طرح پہ ہوتا ہے۔ (١) وجودالحاجة الضروریة وذلك عام للانسان مادام فی دار الدنیا بل عام للموجودات کلها وعلیه قوله تعالیٰ یایها الناس انتم الفقراء الی الله۔ (الفاطر) (٢) عدم المقیتات وهوالمذکور فی قوله تعالیٰ للفقراء الذین احصروا فی سبیل الله (البقره)

انما الصدقت للفقراء (التوبه) (۳) فقرالنفس وهو شره وهوالمقابل لقوله علیه السلام الغنی غنی النفس (٤) الفقر الی اللّٰه المشاراليه اللهم اغننی بالافتقار اليك ولا تفتقرنی بالاستغناء عنك۔

والمستعاذ منه فی الحديث هوالقسم الثانی انما استعاذ منه عند عدم الصبر الذی هو فتنة وقلة الرضیٰ به اواستعاذ من الفقر الذی هو فقر النفس لا قلة المال (ص۲۱۷، حاشیہ۴)

حدیث میں جس فقر سے پناہ طلب کی گئی ہے وہ دوسری قسم کا فقر ہے یعنی رزق روزی کی تنگی اور اس سے پناہ اس لیے طلب کی گئی کہ عموماً اس کی تنگی سے بے صبری آتی ہے اور رضا بالقضاء نہیں رہتی یا پھر دل کی غریبی سے پناہ مانگی گئی ہے نہ کہ مال کی کمی سے۔ (بہت سارے لوگ مال نہیں رکھتے لیکن دل ان کا بادشاہ ہوتا ہے۔) حدیث میں (العجز) سستی سے مراد ہے نیک اعمال اور عبادات کا طبیعت پہ گراں ہو جانا اور بڑھاپے سے وہ حالت مراد ہے (نہ کہ عاجزی وانکساری سے) جس کی طرف قرآن نے اشارہ فرمایا ہے: لکیلا یعلم بعد علم شیئا۔ جب ان کی عقل جواب دے جائے اور جسمانی طور پہ اس قدر مفلوج ہو جائے کہ دوسروں پہ بوجھ بن جائے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے۔

دانت گرے اور کھر گھسے اور پیٹھ بوجھ نہ لے
ایسے بوڑھے بیل کو کون باندھ بھس دے

کن کن چیزوں سے حضور علیہ السلام نے اللّٰہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی ہے

سخت دلی سے، اس نفس سے جو سیر نہ ہو، اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔ (۲۳۴۴، ۲۳۴۸) نعمت کے زائل ہونے سے، عافیت کے منقلب ہونے سے، اچانک کے عذاب اور اللّٰہ کی ناراضگیوں سے۔ (۲۳۴۵)

زوال وانقلاب میں فرق یہ ہے کہ نعمت کا چھن جانا زوال ہے اور نعمت کے بدلے مصیبت کا آجانا انقلاب ہے۔ نعمت ہماری بداعمالیوں کی وجہ سے چھن جاتی ہے۔ ان اللّٰه لایغیر ما بقوم حتّٰی یغیروا ما بانفسهم۔ (الرعد)

کئے ہوئے کام کی برائی اور نہ کئے ہوئے کام کی برائی سے۔ (۲۳۴۶) گمراہی سے (۲۳۴۷) بخل و بزدلی سے، سینوں کے فتنے اور قبر کے عذاب سے۔ (۲۳۴۹) ذلت سے کسی کو ستانے سے اور اس سے کہ مجھے ستایا جائے۔ (۲۳۵۰) عداوت و منافقت و بدخلقی سے (۲۳۵۱)

معلوم ہوا! سردی گرمی میں لباس کی، بیماری و مظلومیت میں حکیم و حاکم کی اور معصیت میں حضور علیہ السلام کی پناہ حاصل کرنا استعاذہ کے خلاف نہیں۔ یہ سب اللّٰہ تعالیٰ ہی کے مقرر کردہ اسباب ہیں ان کی پناہ رب ہی کی پناہ ہے۔ پھر بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ

حاکم حکیم داد و دوا دیں یہ کچھ نہ دیں
مردود! یہ مراد کس آیت و خبر کی ہے

مولانا روم نے تو عشق الٰہی کے بارے میں کہا:

اے دوائے نخوت و ناموس ما
اے تو افلاطون و جالینوس ما

جبکہ مولانا جامی علیہ الرحمۃ نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللّٰہ علیہ وسلم میں عرض کیا:

زمہجوری برآمد جان عالم ترحم یا نبی اللّٰہ ترحم
یارسول اللّٰہ بدرگاہت پناہ آوردہ ام ہمچو کاہے آمدم لیکن گناہ آوردہ ام

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے

اور یاد رکھو جو حضور پاک سے نہیں مانگ سکتا وہ اللّٰہ کی بارگاہ سے بھی محروم رہتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی ہر نعمت ہمیں حضور ہی کے صدقے سے ملتی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے: واللّٰه معطی وانا قاسم۔

لاورب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللّٰہ کی (ﷺ)

ورنہ تو جانور اور دشمنان خدا بھی کھا پی رہے ہیں مگر یہ فضل الٰہی نہیں کیونکہ کوئی کھاتا ہے تو مزید نافرمان ہو جاتا ہے اور کسی کا کھانا اس کے دل میں نور پیدا کرتا ہے۔ زنا کے نتیجے

Scanned with CamScanner

میں بھی اولاد پیدا ہو جاتی ہے اور نکاح کے نتیجے میں بھی۔ مگر وہ ناجائز ہے' یہ جائز ہے اس پہ خوشیاں ہیں' اس پہ غمیاں ہیں۔ دیکھنے میں برابر ہی لگتی ہے' دودھ بکری و گائے کا بھی ہے اور گدھی و کتیا کا بھی۔ دونوں دودھ ہی تو ہیں رنگ بھی ایک ہے مگر کیا فرق نہیں؟ ہم اگر حضور سے مانگتے نہیں تھکتے تو ہمارے آقا ہمیں دینے سے سیر نہیں ہوتے۔ حریص علیکم بالمومنین رء وف رحیم ۔

حاجتے نیست مرا سیر ازیں آب حیات
ضَاعَفَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ زَمَانٍ عَطَشِیْ

بہر حال بھوک سے (جو عبادت میں خلل ڈالے) خائن مشیر سے' برص' کوڑھ' دیوانگی اور تمام بری بیماریوں (جو عقل میں بگاڑ اور عبادات میں خلل انداز ہوں) سے ہمارے آقا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی ہے۔ (۲۳۵۲'۵۳)

بری عادتوں' برے کاموں اور بری خواہشات سے پناہ مانگی' کان' آنکھ اور شرمگاہ کے شر سے پناہ مانگی۔ عمارت کے نیچے دب کر مرنے' ڈوب کر یا جل کر مرنے (ناگہانی موت) اور شیطان وسوسوں سے پناہ مانگی۔ میدان جہاد میں پیٹھ پھیرنے' سانپ کے کاٹنے سے پناہ مانگی۔ دنیوی حرص (مِنْ طَمَعٍ یَهْدِیْ اِلٰی طَبْعٍ) چاند کے شر سے (هُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ) (۲۳۵۴'۵۵'۵۶'۵۷'۵۸)

بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالنا

حضرت عمرو بن شعیب (عن ابیہ عن جدہ) روایت فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جب تم میں کوئی سوتے میں گھبرا جائے تو یوں کہا کرے: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔ (ہرگز کوئی نقصان نہ ہوگا)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنی بالغ اولاد کو یہ دعا سکھا دیا کرتے اور نابالغ اولاد کے گلے میں کاغذ پہ لکھ کر (تعویذ بنا کر) ڈال دیا کرتے۔ (۲۳۶۰) معلوم ہوا تعویذ لکھنا گلے میں ڈالنا جائز ہے اور یہ کہ جب الفاظ میں نفع ہے تو ذوات میں نفع کیوں نہیں۔

لہٰذا جن تعویذات کو شرک کہا گیا ہے۔ وہ وہ ہیں جن میں شرکیہ الفاظ ہوں یا کفار کے جنتر منتر یا کفریہ الفاظ ہوں۔ قرآن و حدیث کے الفاظ لکھ کر گلے میں باندھنا بھی جائز اور ان کو دھو کر پینا پلانا بھی جائز۔ جبریل علیہ السلام کی کھوڑی کی ٹاپ کی خاک نے سونے کے بے جان بچھڑے میں آواز پیدا کر دی۔ ایوب علیہ السلام کے پاؤں کی ٹھوکر نے پانی میں شفا پیدا کر دی۔ اسماعیل علیہ السلام کے قدموں سے زمزم میں قیامت تک کے لئے شفا مانی جارہی ہے تو یہ کیسے توحید پرست ہیں کہ نام خدا کو کاغذ پہ لکھ کر گلے میں ڈالنا شرک کہہ رہا ہے۔

ذرے کو مل گئی ہے ضیاء آفتاب کی

جب بندہ تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت خود کہتی ہے: اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ۔ اے اللہ! اس کو جنت میں داخل فرما دے اور جب کوئی بندہ تین بار دوزخ سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہے تو دوزخ عرض کرتی ہے: اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ۔ اے اللہ! اس کو مجھ سے بچا لے۔ (۲۳۶۱)

امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے لئے یہ کتنا بڑا اعزاز و اکرام ہے کہ خود جنت دعا کر رہی ہے کہ اے اللہ! اپنے محبوب کی امت کو میرے اندر داخل کر دے اور خود جہنم التجا کر رہی ہے کہ اے اللہ! اس کی دعا کو قبول فرما کر اس کو مجھ سے نجات عطا کر دے۔ پھر ہم کیوں نہ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گن گاتے رہیں کہ جن کی نسبت غلامی نے ہم جیسے ذروں کو سورج جیسی آب و تاب عطا فرمائی ہے۔

ذرے کو مل گئی ہے ضیا آفتاب کی
میں نعت لکھ رہا ہوں رسالت مآب ﷺ کی
نسبت ذرا سی مجھ کو بھی ہے ان کی ذات سے
ہو فکر کس لیے مجھے روز حساب کی
وہ منبع علوم دو عالم کہ اس کے بعد
تنزیل ہو سکی نہ کسی بھی کتاب کی

Scanned with CamScanner

ہر وقت ان کا ذکر ہو ہر وقت اس کی یاد
تدبیر خاص ہے یہ حصول ثواب کی
رفعت پڑھو درودوسلام ان کے نام پر
دیکھو گے تم نہ شکل کبھی اضطراب کی

☆ حضرت کعب الاحبار (مشہور تابعی' تورات کے بڑے عالم) فرماتے ہیں: اگر میں یہ کلمات نہ پڑھتا ہوتا تو یہودی مجھے (جادو کے زور سے) گدھا بنا دیتے۔ وہ کلمات یہ ہیں:

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَّبِاَسْمَآءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَءَ وَبَرَءَ

(۲۳۶۲)

☆ حضورعلیہ السلام نے کفروقرض سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی تو ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کفروقرض کو برابر سمجھتے ہیں۔ فرمایا: ہاں (۲۳۶۴)

(۱۱۵) بَابُ جَامِعِ الدُّعَآءِ

(جامع دعاؤں کا باب)

اس سے پہلے خاص مقاصد کے لئے خاص خاص دعاؤں کا تذکرہ تھا اس باب میں وہ دعائیں ذکر کی گئی ہیں جو کسی بھی حالت میں کسی بھی مقصد کے لئے کی جاتی ہیں' جن کے الفاظ تھوڑے ہیں مگر معانی بہت زیادہ ہیں۔ (مرقاۃ' اشعۃ اللمعات' مرأۃ) جیسا کہ ترمذی شریف میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے بہت ساری دعائیں کی ہیں جو ساری ہمیں یاد نہیں رہتیں (تو ہم ہر موقع پہ کونسی دعا پڑھا کریں کہ آپ کی ہر دعا اس میں آجائے) فرمایا: یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْكَ الْبَلٰغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اے اللہ! ہم ہر اس بھلائی کا تجھ سے سوال کرتے ہیں جو تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے مانگی ہے اور ہر اس شر سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے پناہ طلب کی ہے اور تو ہی مددگار ہے اور تجھ تک ہی ہماری پہنچ ہے اور نہیں کوئی پھرنے والا برائی سے اور نہیں کوئی طاقت دینے والا نیکی کی مگر اللہ تعالیٰ۔

کیا خوبصورت الفاظ ہیں جن سے اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خدا کی تعریف کر رہے ہیں اور قرآن میں خدا اپنے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر رہا ہے۔ فلا وربك لا یؤمنون حتّٰی یحکموك فیما شجر بینهم تیرے ربّ کی قسم ہے اپنے جھگڑوں میں جب تک آپ کو حاکم نہ مان لیں یہ ایماندار ہو ہی نہیں سکتے۔

ترا عزّ لولاک تمکیں بس است
ثنائے تو طٰہٰ و یٰسٓ بس است

اسی طرح قرآنی دعاؤں میں سے ربنا اتنا فی الدنیا حسنة...... کو جامع دعا قرار دیا گیا ہے اور حضور علیہ السلام کی اکثر دعا یہی ہوا کرتی تھی۔ (۲۳۷۰،۸۵)

یاالٰہی! رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے - حدیث وسیلہ

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے (نابینا پن سے) عافیت عطا فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكَ. اگر تو چاہے میں تیرے لیے دعا کر دیتا ہوں اور اگر تو چاہے تو صبر کر لے یہ تیرے لئے بہتر ہوگا۔ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں اس نے عرض کیا: دعا ہی فرما دیں۔ (مطلب یہ تھا حضور مجھے آنکھیں بھی مل جائیں تاکہ دنیا بھی بھلی ہو جائے اور آخرت کی بھلائی بھی مل جائے۔ آپ کے پاس کس چیز کی کمی ہے۔

کس چیز کی کمی ہے مولیٰ تیری گلی میں
دنیا تیری گلی میں عقبیٰ تیری گلی میں

یا مطلب یہ تھا آپ کی برکت سے آخرت تو اچھی ہو ہی جائے گی کیونکہ حدیث میں ہے جس کی آنکھیں نہ ہوں اس کو اللہ تعالیٰ جنت عطا فرمائے گا۔ دعا فرمادیں تاکہ وہ اجر بھی قائم رہے اور دنیا کا نظارہ بھی کرلوں۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاٰخرة حسنة

جھولیاں کھول کے بے سمجھے نہیں دوڑے آئے
ہمیں معلوم ہے دولت تیری عادت تیری

بہر حال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور پھر یہ دعا کرنے کا ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ لِيُقْضٰى لِيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ ۔ (رواہ الترمذی: ۳۵۷۸)

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف رحمت والے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے متوجہ ہوتا ہوں (اور اے میرے آقا) میں آپ کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہو رہا ہوں تاکہ میری حاجت پوری ہو' یا اللہ! میرے بارے میں اپنے نبی علیہ السلام کی شفاعت قبول فرما۔ (اس کے بعد کیا ہوا وہ بھی پڑھ لیں)

"طبرانی کی روایت میں ہے کہ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پس خدا کی قسم! ہم جدا نہیں ہوئے اور نہ حدیث بیان ہوئے زیادہ عرصہ گزرا کہ وہ نابینا شخص داخل ہوا' اس حالت میں کہ اس کی بینائی واپس آچکی تھی۔ گویا وہ کبھی نابینا تھا ہی نہیں"۔

اس حدیث کو پندرہ سے زائد محدثین کرام نے اپنی اپنی مستند کتابوں میں جگہ دی ہے اور تقریباً سبھی محدثین کرام نے اس حدیث کو حسن و صحیح بتایا ہے۔ جن میں امام ترمذی' امام بخاری' امام مسلم اور امام اسحاق رضی اللہ عنہ کے اسمائے گرامی سرفہرست ہیں۔ اگر بالفرض اس حدیث میں کسی قسم کا ضعف اور سقم ہوتا تو اتنے سارے محدثین کرام اس حدیث کو بغیر

جرح و تنقید کے نقل کر دیتے؟ قطعاً ایسا ممکن نہ تھا...... بہر کیف اس حدیث پاک سے واضح طور پر یہ ثابت ہوگیا کہ توسل بالذات جائز ہے اس لیے کہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نابینا صحابی کو دعائے حاجت میں اپنی ذات شریفہ کو وسیلہ بنانے کا حکم فرمایا۔ اگر ذات کو وسیلہ بنانا مشروع نہ ہوتا بلکہ کفر و شرک ہوتا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جو اس دنیا سے کفر و شرک مٹانے کے لئے تشریف لائے تھے' نابینا صحابی کو اپنی ذات شریفہ کو وسیلہ بنانے کا حکم کیوں فرماتے۔

یارسول اللہ! کرم کیجیے خدا کے واسطے

ابن ماجہ شریف کی روایت میں اس دعا کے الفاظ اس طرح ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ تُقْضٰى اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ

(سنن ابن ماجہ باب صلوٰۃ الحاجۃ' ص ۹۹)

اے اللہ! بیشک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور نبی رحمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (کے وسیلہ) سے تیری طرف متوجہ ہوں۔ اے محمد! بیشک میں اپنی اس حاجت میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا تاکہ وہ حاجت پوری کردی جائے۔ اے اللہ! تو میرے لیے انہیں شفیع بنادے۔

آئینہ دار پرتوِ مہر است ماہتاب
شانِ حق آشکار ز شانِ محمد است (صلی اللہ علیہ وسلم)

(غالب)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

یہاں اس امر کی صراحت بھی ضروری ہے کہ نابینا صحابی کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعا تعلیم فرمائی' ایسا نہیں ہے کہ اس کی تاثیر صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری ہی کے ساتھ مخصوص تھی۔ جیسا کہ بعض منکرین وسیلہ کا گمان ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال فرما جانے کے بعد اس پر

عمل پیرانہ ہوتے۔

مشہور محدث علامہ طبرانی نے اپنی کتاب معجم میں روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص خلیفۂ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں آپ کے پاس ایک ضرورت لے کر حاضر ہوتا تھا لیکن آپ امور خلافت میں اس درجہ منہمک ہوتے تھے کہ اس کے حال کی طرف متوجہ نہ ہو پاتے تھے۔خلیفہ وقت کی اس بے التفاتی سے وہ شخص کبیدہ خاطر ہو کر ایک روز حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے شکایت کی۔حضرت عثمان بن حنیف نے اس سے فرمایا کہ خوب اچھی طرح وضو کرو اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرو' پھر اس طرح دعا مانگو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَامُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ فَیَقْضِیْ

اور پھر اپنی حاجت ذکر کرو۔اس شخص نے جا کر آپ کی تعلیم پر عمل کیا اور پھر شام کو دارالخلافہ کی طرف چل پڑا۔جب وہ شخص خلیفہ سوم کے دروازے پر پہنچا تو دربان نے اس کا ہاتھ تھام کر بلا تاخیر خلیفہ وقت کے روبرو پیش کر دیا۔آپ نے اسے اپنے روبرو فرش پر بٹھایا اور اس سے اس کا حال دریافت کیا۔اس شخص نے اپنی حاجت بیان کی جو آپ نے پوری کر دی اور فرمایا کہ تو نے اپنی حاجت بیان کرنے میں کافی تاخیر کی۔آئندہ جب بھی کوئی حاجت پیش آئے میرے پاس لے کر آؤ۔وہ شخص ہنسی خوشی وہاں سے نکل کر حضرت عثمان بن حنیف کے پاس آیا اور بولا ''اللہ آپ کو جزائے خیر دے کیونکہ جب تک آپ نے امیر المومنین سے میرے بارے میں گفتگو نہ فرمائی تھی انہوں نے میری طرف توجہ نہ فرمائی اور نہ میری ضرورت پوری کی''۔حضرت عثمان بن حنیف نے فرمایا: ''میں نے ان سے تمہارے متعلق کوئی گفتگو نہیں کی ہے''۔

اس واقعہ کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں' منذری نے الترغیب والترہیب میں' حافظ نورالدین ہیثمی نے مجمع الزوائد میں' امام محی الدین سبکی نے شفاء السقام میں' محمد عبدالرحمٰن نے تحفۃ الاحوذی میں اور علامہ جلال الدین سیوطی نے الجامع الصغیر و خصائص کبریٰ میں نقل

کیا ہے۔اتنے سارے مستند و معتمد محدثین و مفسرین کا اس واقعہ کو اپنی اپنی کتابوں میں نقل کرنا اس کی صداقت کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔لہٰذا اس واقعہ سے یہ بات سامنے آ گئی کہ دعائے نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیر صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری تک مخصوص نہ تھی۔اگر مخصوص ہوتی پھر حضرت عثمان بن حنیف اس شخص کو اس انداز میں دعا کی تلقین نہ کرتے اور نہ ہی اس کا خاطر خواہ فائدہ ظاہر ہوتا۔

معلوم ہوا صحابہ کرام علیہم الرضوان بیماری سے شفا کے لئے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا کرتے تھے۔اکثر براہ راست اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کی بجائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کو یہ نہ فرماتے کہ جب اللہ تعالیٰ سب کی دعائیں سنتا ہے تو خود ہی دعا کر لیا کرو' میرے پاس آنے کی کیا ضرورت ہے۔یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر دعا کے ساتھ ہی وسیلہ اور استغاثہ بھی ملا لیا جائے تو جائز ہے۔اس حدیث میں بیان ہونے والا پورا عقیدہ اعلیٰ حضرت کے اس شعر میں ملاحظہ ہو۔

(پہلا حصہ) یاالٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
(دوسرا حصہ) یارسول اللہ کرم کیجیے خدا کے واسطے

اس بارے میں شرک و بدعت کے فتوی لگانا اپنی دعاؤں کو بے اثر کرنے والی بات ہے۔بہتر تو یہ تھا کہ اس قدر مجرب واقعہ سے روشنی حاصل کر کے اپنی دعاؤں میں اثر پیدا کیا جاتا اور اپنی ضد کو پس پشت ڈال دیا جاتا تاکہ یہ شکوہ تو نہ رہتا۔

میری رات کی دعائیں جو نہیں قبول ہوتیں
میں سمجھ گیا یقیناً ابھی مجھ میں کچھ کمی ہے

(۱۱۶) کِتَابُ الْمَنَاسِكِ

(ارکان حج کا بیان)

مناسک جمع منسک کی ہے جو کہ نسیکہ سے ماخوذ ہے جس کا معنی قربانی ہے۔یہی وجہ ہے کہ قربانی کو نسیکہ اور قربانی کے وقت اور مقام کو منسک کہا جاتا ہے۔جیسا کہ قرآن مجید میں

Scanned with CamScanner

ہے: لکل امة جعلنا منسکا ۔ اب شریعت میں ارکان حج کو مناسک کہا جاتا ہے۔ حج کا معنیٰ قصد وارادہ ہے اور شرعاً عبادت کی نیت سے کعبہ شریف حاضر ہو کر خاص اعمال بجا لانے کو حج کہتے ہیں۔ اس باب میں حج بیت اللہ شریف کے بارے میں احادیث لکھی گئی ہیں۔ حج کے متعلق تفصیلات درکار ہوں تو ہماری کتاب فضائل ومسائل حج میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

☆ صاحب اختیار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَ جَبَتْ...... اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جائے۔ (۲۳۸۸، ۲۴۰۳)

منتخب نسخۂ وحدت کا یہ تھا روز ازل
کہ نہ احمد کا ہے ثانی نہ احد کا اوّل

☆ حج مبرور بندے کو گناہوں سے پاک کر دیتا ہے۔ رَجَعَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔ اور اس کی جزا جنت ہے۔ (۹۱، ۲۳۹۰، ۲۴۰۷)

☆ رمضان کا عمرہ حج برابر (۲۳۹۲) نابالغ بچہ حج کرے گا تو ثواب والدین کو ملے گا۔ (۲۳۹۳)

☆ حج بدل کرنے کی اجازت (۹۵، ۲۳۹۴) لیکن پہلے اپنا پھر دوسرے کا (۱۱، ۲۴۱۰)

☆ عورت بغیر محرم کے حج کا سفر بھی نہیں کر سکتی۔ (۹۸، ۲۳۹۶)

☆ میقات، حج وعمرہ اور حضور علیہ السلام کے چار عمرے۔ (۲۴۰۱، ۲۳۹۹)

☆ جو استطاعت کے باوجود حج نہ کرے چاہے یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔ (۱۷، ۲۴۰۴)

☆ زادِ راہ لے جانا توکل کے خلاف نہیں۔ (۲۴۱۵)

☆ حاجی سے مصافحہ کرنا اور اس سے دعا کرانا۔ (۲۴۲۰، ۲۴۱۸) (الحاج کا لفظ ایک حاجی پر بھی اور حاجیوں کی جماعت پر بھی بولا جا سکتا ہے۔

(اشعہ، مرآۃ، ص ۱۰۱، ج ۴)

(۱۱۷) بَابُ الْاِحْرَامِ وَالتَّلْبِيَةِ

(احرام باندھنے اور لبیک کہنے کا بیان)

حرمت والی چیز میں داخل ہونے کو احرام یا تحریم کہتے ہیں اسی لیے نماز جس تکبیر سے شروع ہوتی ہے اس کو تکبیر تحریمہ کہا جاتا ہے کہ اس سے کھانا پینا، چلنا پھرنا اور بول چال حرام ہو جاتا ہے۔ حدیث میں ہے: تحریمها التکبیر و تحلیلها التسلیم ۔ تکبیر حرام کرنے والی ہے اور سلام (پھیرنا ان تمام کاموں کو) حلال کرنے والا ہے۔ حج وعمرہ کی نیت وتلبیہ کو اس لیے احرام کہتے ہیں کہ اس سے سر ڈھکنا، سلا ہوا کپڑا پہننا اور دیگر کئی چیزیں حرام ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ اپنی بیوی سے جماع کرنا بھی اور بندہ زمین حرم میں داخل ہونے کے قابل ہو جاتا ہے۔ عندالاحناف احرام، حج وعمرہ کے لئے شرط ہے بعض آئمہ کے ہاں رکن۔

☆ احرام باندھنے سے پہلے کی لگائی ہوئی خوشبو احرام کے بعد قابل قبول ہے۔ (۲۴۲۲)

☆ جب حاجی ومعتمر لبیک کہتا ہے تو دائیں بائیں سے پتھر و درخت تا حدِ نگاہ تلبیہ کہتے ہیں۔ لہٰذا تلبیہ سے فارغ ہو کر اللہ کی رضا، جنت اور اس کی رحمت کے وسیلے سے دعا کرو۔ (۳۴، ۲۴۳۲)

(۱۱۸) بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

(حضور علیہ السلام کے آخری حج کا ذکر)

باختلاف روایات حج چھ، سات یا نو ہجری میں فرض ہوا لیکن حضور علیہ السلام نے حج فرض ہونے کے بعد اپنی ظاہری حیات میں ایک ہی حج فرمایا اور وہ دس ہجری میں (کیونکہ آپ کو اپنی وفات کا علم تھا اس لیے فوراً نہ کیا) اسی کو حجۃ الوداع کہا گیا ہے اور اس باب میں اسی حج کا تفصیلی بیان ہے جو ہم اپنی کتاب فضائل ومسائل حج میں لکھ آ چکے ہیں اور خطبہ حجۃ الوداع بھی انگریزی اردو ترجمے کے ساتھ لکھا ہے۔ مرقات کے مطابق اس حج میں حضور

Scanned with CamScanner

علیہ السلام کے ساتھ ایک لاکھ تیس ہزار حجاج کرام تھے۔ اشعۃ اللمعات وغیرہ میں تعداد ایک لاکھ یا اس سے چودہ یا چوبیس ہزار زائد بتائی گئی ہے۔ ہوسکتا ہے ابتداء میں کم ہوں پھر بڑھتے گئے ہوں۔ کل صحابہ کرام کی تعداد بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے جس میں بمعہ خلفاء راشدین تین سو تیرہ بدری ہیں۔ یاد رہے کہ انبیاء کرام اور رسل عظام بھی مشہور قول کے مطابق اتنے ہی ہیں اور ان میں سے رسول تین سو تیرہ ہیں۔ پھر ان میں سے چار مرسلین ہیں جن میں ہمارے آقا علیہ السلام سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی　　سب سے بالا و والا ہمارا نبی

حجۃ الوداع کی طرف روانگی ۲۵ ذیقعدہ ۱۰ھ بعد نماز ظہر ہوئی (ترمذی، ابن ماجہ، طبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما) جس کجاوے پہ ہمارے آقا علیہ السلام سوار تھے اس کی قیمت بظاہر چار درہم یعنی ایک روپیہ دو آنے تھی۔ (مرقات، مرأۃ) سبحان اللہ! اس سال پاکستانی حاجی دو دو لاکھ روپیہ جمع کرا کے اپنے آقا علیہ السلام کی اس یاد کو تازہ کر کے حج بیت اللہ شریف کے بعد مدینہ شریف کی زیارت کر کے یہ کہتے ہوئے واپس ہوئے ہیں کہ

اللہ کی رحمت تھی عجب مست گھڑی تھی　　جب پہلی نظر گنبد خضریٰ پہ پڑی تھی
مجرم تھا ندامت سے جھکائے ہوئے سر کو　　آنسو تھے رواں ایسے کہ ساون کی لڑی تھی
کیا تم کو بتاؤں جو وہاں دیکھا تھا منظر　　خورشید صفت راہ تھی پُر نور گلی تھی
مرجھائے ہوئے دل بھی وہاں کھلنے لگے تھے　　اس شہر محبت کی فضا کتنی بھلی تھی
اس شہر کے ذرّے تھے چمکتے ہوئے تارے　　ہر چیز وہاں نور کے سانچے میں ڈھلی تھی
نفرت کے اندھیروں کا جگر کاٹ رہی تھی　　وہ شمع محبت جو میرے دل میں جلی تھی
منگتے تو ہوئے منگتے اسے چوم رہے تھے　　شاہوں نے بھی چہروں پہ وہی خاک ملی تھی
نادار کی قسمت میں تھا دیدار مدینہ　　لے فضل کو آقا کی محبت ہی چلی تھی

یاد رہے! خطبہ حجۃ الوداع میں عورتوں کو فرمایا گیا: اَنْ لَّا یُوْطِئْنَ فُرُشَکُمْ اَحَدًا تَکْرَھُوْنَہٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِکَ فَاضْرِبُوْھُنَّ۔ عورتیں اپنے مردوں کے بستر ان سے پامال نہ کروائیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو، اگر ایسا کریں تو تم انہیں (غیر مہلک) مار مارو۔ اس سے

فقہاء نے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ عورت کے میکے والے حتیٰ کہ اس کے والدین بھی بغیر خاوند کی اجازت کے اس کے گھر نہیں آسکتے۔ اگر خاوند ان کا اپنے گھر میں آنا ناپسند کرتا ہے تو عورت انہیں نہ بلائے بلکہ میکے جا کر خود ان کو مل آیا کرے۔ ہاں مگر مرد عورت کو ماں باپ سے ملنے سے منع نہیں کرسکتا کیونکہ اس میں قطعیت رحم ہے۔ (مرأۃ، ج۴، ص۱۱۶)

☆ مفصل حدیث جس میں حجۃ الوداع اور خطبہ حجۃ الوداع کا تذکرہ ہے۔ (۲۴۳۷) اس حدیث سے کئی مسائل کا استنباط شرح مسلم للنووی کے حوالے سے دیکھئے، ہماری کتاب فیضان مسلم شریف میں۔

ایک سوال اور اس کا جواب

سوال: وہ کون سی جگہ ہے جہاں نفل کی وجہ سے فرض کو چھوڑ دیا جاتا ہے؟

جواب: وہ میدان عرفات ہے جہاں دعاؤں کی وجہ سے (جو کہ نفل ہیں) عصر کا وقت (جو کہ فرض ہے اس کو) چھوڑ دیا جاتا ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک میدان عرفات و مزدلفہ میں نمازوں کا جمع کرنا حج کی وجہ سے ہے (اور یہ کہ یہ جمع حقیقی ہے نہ کہ صوری) جبکہ امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ جمع صلوٰتیں سفر کی وجہ سے ہے لیکن مذہب حنفی قوی ہے کیونکہ خود مکہ والے بھی ان نمازوں کو جمع کرتے ہیں حالانکہ وہ مسافر نہیں ہوتے۔

☆ حج کے دنوں میں مکہ والے عمرہ کرسکتے ہیں۔ دَخَلَتِ الْعُمْرَۃُ فِی الْحَجِّ...... (ایضاً، ۴۱، ۲۴۴۰) فَاِنَّ الْعُمْرَۃَ قَدْ دَخَلَتْ فِی الْحَجِّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ) اور حج کے دنوں میں عمرہ کو تا قیامت تک داخل کرنا حضور علیہ السلام نے اپنے خداداد اختیار سے کیا اور ایسا کیوں نہ ہو کہ آپ باعث تخلیق کائنات جو ہوئے۔

باعث کن فکاں، والیٔ دو جہاں　　آپ پر ہے فدا، میرا دل میری جاں
آپ کی ذات ہے رحمت ہر جہاں　　آپ کی رحمتیں ہیں کراں تا کراں
مہر و ماہ و نجوم آپ کے نقش پا　　دھول ہے آپ کے پاؤں کی کہکشاں
آپ دکھیاری دنیا کا ہیں آسرا　　حامیٔ بے کساں مونس انس و جاں

Scanned with CamScanner

حاصل زندگی ہے یہی آرزو! خلد طیبہ میں آقا! بنے آشیاں!
میں کہاں اور کہاں نعت سرور ذکی ایک بندہ کہاں اور آقا کہاں

☆ صحابہ کرام اپنا مسئلہ بے دھڑک حضور علیہ السلام کے سامنے عرض کر دیتے تھے۔
تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَنِيَّ (۲۴۴۱)

(۱۱۹) بَابُ دُخُوْلِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ

(مکہ کا داخلہ اور طواف)

مکہ معظمہ میں داخل ہونے کے آداب کہ کس وقت آئے' کس طرف سے آئے' کدھر سے جائے اور طواف کعبہ کا طریقہ کہ طواف کس عمل سے شروع کرے اور کس پر ختم کرے۔ یہ ساری باتیں اس باب میں بیان ہوں گی۔

☆ حضور علیہ السلام نے حجر اسود کو بھی چوما (۲۴۴۹) جب اونٹ پہ طواف کیا تو چھڑی سے اشارہ کر کے چھڑی کو بھی چوما۔ (۲۴۵۱) حجر اسود کے بارے میں دیگر احادیث مثلاً جب جنت سے اترا تو دودھ سے زیادہ سفید تھا۔ لوگوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا۔ (۲۴۵۹) قیامت کے دن اس کی آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھ کر اور زبان ہوگی جس سے بول کر اپنے چومنے والوں (کے ایمان) کی گواہی دے گا۔ (۲۴۶۰) حجر اسود و مقام ابراہیم جنت کے یاقوت ہیں۔ (۲۴۶۱'۶۲) حجر اسود کو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چومنا۔ (۲۴۶۸)

☆ حضور علیہ السلام نے سبز (مخطط نہ کہ خالص سبز) کپڑوں میں طواف فرمایا۔ (۲۴۶۶) حرم شریف میں نمازی کے آگے سے گزرا جا سکتا ہے۔

(مرأۃ' ج ۴' ص ۱۳۷' ج ۳)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حجر اسود سے مخاطب ہو کر فرمایا: میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ تو (ذاتی طور پہ) نفع دے سکتا ہے' نہ نقصان۔ اگر میں نے حضور علیہ السلام کو نہ دیکھا ہوتا کہ تجھے چوم رہے ہیں تو کبھی نہ چومتا۔ (۲۴۷۰)

☆ نبی اکرم علیہ السلام نے فرمایا: جو بیت اللہ شریف کے سات چکر لگائے اور ان

کلمات کے سوا کوئی دنیوی کلام نہ کرے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ۔ تو اس کے دس گناہ معاف' دس نیکیاں اور دس درجے بلند ہوں گے۔ (۲۴۷۱)

مرقات میں ہے طواف کے چکروں میں دعائیں متعین نہیں ہیں کہ فلاں چکر میں یہ دعا پڑھی جائے اور فلاں میں وہ' اور بحالت طواف قرآن مجید پڑھنا بھی حضور علیہ السلام سے ثابت نہیں لہٰذا بہتر یہی ہے کہ دعائیں ہی کرے۔ (مرأۃ' ج ۴' ص ۱۳۹)

(۱۲۰) بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

(عرفات میں ٹھہرنے کا بیان)

نویں ذی الحجہ کو یوم عرفہ کہتے ہیں (جان پہچان کا دن) اور میدان عرفات کو بھی۔ لیکن عرفات صرف میدان کو ہی کہا جاتا ہے۔ اس نام کی چند وجوہات بیان کی گئی ہیں۔

۱۔ اس جگہ تین سو سال کے فراق کے بعد آدم علیہ السلام کی حضرت حوا سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے ایک دوسرے کو پہچان لیا۔

۲۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کو اس جگہ ارکان حج سکھائے اور انہوں نے جواباً فرمایا: عرفت میں نے پہچان لیا۔

۳۔ حج اور خطبۂ حج کی وجہ سے یہ جگہ تمام جہان کے لئے جانی پہچانی ہے یعنی مشہور و معروف ہے۔

۴۔ عرف بمعنی عطیہ ہو تو وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس جگہ اس دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاجیوں کو بخشش کا عطیہ ملتا ہے۔ جیسا کہ قرآن و حدیث میں ہے۔

☆ تمام حجاج وہاں جا کر اپنے گناہوں کا اقرار و اعتراف کر کے اپنی حیثیت پہچان لیتے ہیں۔

یاد رہے! قیام عرفہ حج کا رکن اعلیٰ ہے جس کو یہ مل گیا اس کا حج ادا ہو گیا۔ عرفہ میں حاجیوں کا تلبیہ کہنا سنت ہے اور تکبیر کہنا جائز اور تلبیہ دسویں بقرعید جمرۃ عقبیٰ کی رمی پہ ختم ہو جاتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ تکبیرات تشریق ہر جگہ نماز پنجگانہ کے بعد واجب ہیں لیکن

Scanned with CamScanner

عرفات میں نہیں۔(مرقات) صحابہ کرام نے جو تکبیرات وہاں کہیں وہ تشریق کی نہ تھیں۔

☆ عرفہ کے دن کی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دن تمام دنوں سے زیادہ لوگوں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے اور لوگوں (حاجیوں) کی وجہ سے فرشتوں پہ فخر فرماتے ہوئے انہیں فرماتا ہے: مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ ۔ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔(۲۴۷۵)

☆ اس دن شیطان سب سے زیادہ ذلیل و رسوا ہوتا ہے اور غضبناک و غمگین ہوتا ہے، جب دیکھتا ہے کہ اتنے لوگوں کو بخشا جا رہا ہے۔(۲۴۸۰) دیگر فضائل یوم عرفہ (۲۴۸۱)

حضور علیہ السلام کی ایک دعا کا حال اور شیطان کی ذلت و رسوائی

لب ایسے جن پہ جھوٹی بات کوئی آ نہیں سکتی
دعا گر کوئی فرما دیں تو خالی جا نہیں سکتی

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے عرفہ کی شام اپنی امت کے لئے بخشش کی دعا مانگی تو جواب ملا کہ حقوق العباد کے سوا باقی سب کچھ (بعد التوبہ) بخش دیا گیا لیکن مظالم کا حساب ضرور ہوگا۔ عرض کیا: اے اللہ! اگر تو چاہے تو ظالم کو بخش کر مظلوم کو جنت عطا کر دے۔ لیکن اس عرض کا اس شام جواب نہ ملا مگر جب مزدلفہ تشریف لے گئے تو حضور علیہ السلام نے صبح کے وقت دوبارہ وہی دعا کی تب آپ کا سوال پورا ہو گیا تو حضور علیہ السلام (خوشی سے) ہنسے یا مسکرائے (راوی کو شک ہے) حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: ہمارے ماں باپ آپ پہ قربان (کیا بات ہے) اس گھڑی آپ ہنسا تو نہیں کرتے اللہ تعالیٰ آپ کو (ہمیشہ خوش رکھے) اور آپ ہنستے رہیں (کیونکہ حضور علیہ السلام ادائے عبادت کے موقع پہ تبسم کی بجائے گریہ وزاری فرماتے تھے) فرمایا: اللہ تعالیٰ کے دشمن ابلیس نے جب دیکھا ہے کہ میری دعا قبول ہوئی ہے اور میری امت کو بخش دیا گیا ہے تو اس نے سر میں خاک ڈال کر واویلا شروع کر دیا ہے۔ فَاَضْحَكَنِيْ مَا رَاَيْتُ مِنْ جَزْعِهٖ. تو اس کی اس گھبراہٹ نے مجھے ہنسا دیا ہے۔

(۲۴۸۳)

اُدھر اُٹھائے نہ تھے ہاتھ التجا کے لئے
ادھر سے دست کرم بڑھ گیا عطا کے لئے

(ادیب رائے پوری)

معلوم ہوا کہ بے دینوں کے ایسے غم پہ اہل ایمان کو خوش ہونا چاہئے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ شیطان جہاں بھی رہتا ہے۔ جہان بھر میں ہونیوالے واقعات کی خبر رکھتا ہے اور ہر بات سنتا ہے تو جب اس ناری بے ایمان کا علم و نگاہ یہ ہے تو نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیاء پاشیوں کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ شیطان کی یہ گریہ وزاری اپنی نامرادو ناکامی پہ تھی کہ میں عمر بھر کوشش کرتا رہا مگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ہی دعا نے میری ساری کوشش کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔ اہل محبت کے لئے صرف حضور علیہ السلام کی دعا ہی نہیں بلکہ آپ کے دربارِ عالیہ کی حاضری اور گنبد خضریٰ پہ ایک نظر ہی ہر رنج و غم سے نجات کی سند ہے لیکن

یارب! در نبی ﷺ پہ رسائی ہو کس طرح! — رنج و غم و الم سے رہائی ہو کس طرح!
عکس جمال سرور کونین ﷺ کے بغیر! — روح و دل و نظر کی صفائی ہو کس طرح
محبوب ﷺ کبریا کا در پاک چھوڑ کر!! — اللہ تک کسی کی رسائی ہو کس طرح
قرآں میں جن کی شان بیاں خود خدا کرے — بندے سے ان کی مدح سرائی ہو کس طرح
جب تک دکھائے راہ نہ سیرت حضور کی — بھٹکے ہوؤں کی راہنمائی ہو کس طرح!
جب تک پرت پرت میں نہ عشق رسول ہو — دل کی تہوں سے ختم برائی ہو کس طرح
محمود میں ہوں بندۂ محبوب ﷺ کبریا! — غیروں کے در پہ ناصیہ سائی ہو کس طرح

(۱۲۱) بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ

(عرفہ و مزدلفہ سے روانگی کا باب)

چونکہ اس موقع پہ ہجوم بہت زیادہ ہوتا ہے اس لیے وہاں سے نکلنا اور اگر پاس سواری ہو تو اور بھی مشکل پیش آتی ہے اس لیے اس مسئلہ کے لئے الگ سے باب باندھا گیا۔

☆ جتنا بھی رش ہو اطمینان و سکون بہرحال پیش نظر رہنا چاہئے کیونکہ جلد بازی سے بہت نقصانات ہو سکتے ہیں۔ يَاَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ

Scanned with CamScanner

بِالْاِیْضَاعِ۔(۹۰‘۲۴۸۵)

پیدل حج کا ثواب اس قدر ہے کہ ہر قدم پہ سات کروڑ نیکیاں ملنے کا وعدہ ہے۔
اگرچہ سواری پہ حج کرنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے یعنی ثواب اُس کا زیادہ تقرب اِس میں زیادہ جس طرح کہ وتروں کے بعد والے دو نفل کھڑے ہو کر پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے لیکن بیٹھ کر پڑھنے میں تقرب زیادہ ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ نوافل بیٹھ کر ہی پڑھتے تھے۔(مراۃ‘ ج ۴‘ ص ۱۵۳) آقا علیہ السلام کی ان بابرکت نسبتوں سے ہمیں تا قیامت اللہ تعالیٰ کے قرب کی لذت نصیب ہوتی رہے گی۔ جب حضور علیہ السلام کی نسبت کی یہ برکت ہے تو آپ کی ذات ستودہ صفات میں کس قدر برکتیں ہوں گی۔

رسول پاک کا کونین میں جواب نہیں — جو سوکھ جائے خزاں میں یہ وہ گلاب نہیں
صحیفے یوں تو ہیں توریت بھی زبور و انجیل — قرآن پاک سے بڑھ کر کوئی کتاب نہیں
وہ جس کے دل میں محبت نہیں محمد کی — قسم خدا کی جہاں میں وہ کامیاب نہیں
جہان میں یوں تو ہیں دربار لاکھوں شاہانہ — میرے نبی سے مقدس کوئی جناب نہیں
بروز حشر گناہوں کا کیوں میں فکر کروں — میرے نبی کے کرم کا کوئی حساب نہیں
بشیر نعت میں آقا کی کس طرح لکھوں — لکھوں میں شان کرم مجھ میں اتنی تاب نہیں
تمہارے حسن کا کونین میں جواب نہیں — غروب ہوگا کہیں یہ وہ آفتاب نہیں

اس باب کی آخری حدیث میں حجاج بن یوسف کا ذکر ہے جو کہ عبدالملک بن مروان کی طرف سے حجاز کا گورنر تھا اور نہایت ظالم تھا۔ اس نے ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی باندھ کر قتل کر دیے۔(مرقاۃ) جو جنگوں میں مارے گئے وہ اس کے علاوہ ہیں۔ اس نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما پر حملہ کیا جو کہ مکہ اور عراق کے حاکم بن چکے تھے اور ان کو قتل کر کے سولی پہ کئی دن تک لٹکائے رکھا۔(مراۃ)

(۱۲۲) بَابُ رَمْیِ الْجِمَارِ
(حج کے دوران کنکر مارنے کا بیان)

جمار جمرہ کی جمع ہے اور عربی میں چھوٹے کنکر یا سنگریزے کو جمرہ کہتے ہیں اور حج کے

موقع پہ دس‘ گیارہ اور بارہ بلکہ تیرہ کو بھی تین ستون کو میدان منیٰ میں کنکر مارنے کو رمی جمار کہا جاتا ہے۔ پھر ان ستونوں کو ہی جمرہ کہا جانے لگا کیونکہ وہاں ہر طرف کنکریاں اور سنگریزے بکھرے ہوتے ہیں۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ جن حاجیوں کا حج قبول ہو جاتا ہے ان کے مارے ہوئے کنکر غائب کر دیئے جاتے ہیں ورنہ ہر سال کنکروں کے پہاڑ بن جائیں۔ کنکر مارنا حضرت ابراہیم‘ حضرت اسماعیل اور حضرت ہاجرہ علیہم السلام کی سنت ہے اس کی تفصیل ہماری کتاب مقام ابراہیم اور مسائل حج وعمرہ میں دیکھیں۔ یہاں اتنا سمجھ لو کہ تمام ائمہ کے ہاں سواری پر رمی کرنا جائز ہے۔ البتہ افضلیت میں فرق ہے۔ امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ جس رمی کے بعد اور بھی رمی ہو وہ رمی پیادہ افضل ہے کیونکہ اس وقت دعا مانگنا سنت ہے اور دعا میں خشوع وخضوع پیادہ ہونے سے زیادہ ہوگا اور جس رمی کے بعد دوسری رمی نہیں وہ سواری پر افضل ہے کیونکہ اس کے بعد کوئی دعا نہیں۔ یہ مسئلہ امام ابو یوسف نے اپنی نزع کی حالت میں ابراہیم ابن جراح کے سوال پر بیان فرمایا اور پھر اسی وقت آپ کا انتقال ہو گیا۔ طرفین کے ہاں ہر طرح کی رمی مندرجہ ذیل حدیث کی وجہ سے افضل ہے۔ امام ابو یوسف نے اس سواری پر حضور علیہ السلام کے رمی کرنے کو تعلیم پر محمول فرمایا۔ امام شافعی کے ہاں دسویں ذی الحجہ کو اگر منیٰ میں سوار ہو کر پہنچا تو سوار ہو کر رمی افضل اور اگر پیادہ پہنچا تو رمی پیادہ افضل‘ گیارہویں بارہویں کو پیادہ افضل اور تیرھویں کو سوار ہو کر افضل‘ واللہ اعلم (مرقات‘ اشعہ) خلفاء راشدین کا عمل مختلف رہا ہے۔ بعض نے پیدل رمی کی بعض نے سواری پر۔

حضور علیہ السلام نے اپنی وفات کی طرف اشارہ فرمادیا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بقرعید کے دن سواری پہ رمی کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ رمی کرتے ہوئے فرما رہے تھے: لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِیْ ھٰذِہٖ

(رواہ مسلم‘ ۲۴۹۸)

مجھ سے ارکان حج سیکھ لو کیا خبر شاید میں اس حج کے بعد حج نہ کرسکوں۔

Scanned with CamScanner

لادری کالفظ اٹکل پچو سے خبر دینے کی نفی کرتا ہے اور حضور علیہ السلام کی خبر وحی الٰہی پہ مبنی ہوتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے وحی الٰہی سے معلوم ہے کہ اگلا حج میں تمہارے ساتھ نہیں کرسکوں گا۔ اگر یہ بات نہ مانی جائے تو قرآن مجید کی اس آیت (ما کنت تدری ماالکتب و لاالایمان) سے نبی علیہ السلام کی ایمان سے بے خبری لازم آئیگی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی نبی علیہ السلام بھی کسی حالت میں بھی ایمان سے بے خبر نہیں ہوتا چہ جائیکہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک میں ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی فرمایا: انی عبداللہ اتانی الکتب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا این ما کنت۔ بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا کی اور بابرکت نبی بنایا۔ میں جہاں بھی رہوں (زمین پہ رہوں یا آسمان پہ رہوں) اور حضور علیہ السلام تو وہ ہیں کہ

جو طلب تھی انبیاء کی رُخِ مصطفیٰ کو دیکھیں
یہ نماز کا وسیلہ انہیں کام آ گیا ہے (ادیب)

(۱۲۳) بَابُ الْهَدْيِ

(ھدی کا بیان)

ھدایا جمع ھدیۃ کی ہے۔ شرعاً ھدی وہ جانور ہے جو کہ حرم کے باہر سے قربانی کے لئے حرم میں لایا جائے۔ اونٹ گائے کی ھدی بالاتفاق جائز ہے جبکہ بھیڑ بکری کی ھدی امام اعظم علیہ الرحمۃ جائز قرار دیتے ہیں اور دیگر ائمہ ناجائز یعنی ہمارے ہاں ہر وہ جانور جس کی قربانی جائز ہے۔ وہ ھدی کے طور پر بھی جائز ہے فرق یہ ہے کہ ھدی صرف حرم شریف کی سرزمین میں ہوسکتی ہے۔ لقولہ تعالی ثم محلھا الی البیت العتیق۔ اور قربانی ہر جگہ ہوسکتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فصل لربك وانحر

☆ بوقت ضرورت ھدی کے جانور پہ سواری کی جاسکتی ہے۔ لقولہ علیہ السلام ارکبھا (متفق علیہ ۱۴، ۲۵۱۳)

☆ ھدی کے اونٹ اور گائے میں بھی سات افراد ہی شریک ہوسکتے ہیں۔ (۲۵۱۶)

☆ دشمن کو غیظ وغضب کی آگ میں جلانے کے لئے حضور علیہ السلام نے ابوجہل کا

اونٹ جو بدر میں مالِ غنیمت میں آیا تھا ھدی کے طور پہ مکہ بھیجا۔ يُغِيظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِيْنَ (۲۵۲۰) اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یارسول اللہ کی کثرت کیجئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

یاد رہے! اونٹ کو ذبح کرنا خلاف اولیٰ ہے اور نحر سنت ہے۔ نحر کا طریقہ یہ ہے کہ کھڑے اونٹ کا بایاں پاؤں رسی سے باندھ دیں۔ پھر سینے سے متصل گردن میں نیزہ مار کر اوپر کو کھینچیں تاکہ رگیں وحلقوم طولاً چر جائیں۔ جب اونٹ گر جائے تو استعمال کریں لیکن اگر نحر کا طریقہ صحیح نہ آتا ہو تو ذبح کرنے میں حرج نہیں۔

حضور علیہ السلام کے ہاتھوں ذبح ہونے کا جذبہ

اللہ کے محبوب سے ہے عشق کا دعویٰ
بندوں کا بھی کیا حوصلہ اللہ غنی ہے

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: سب سے زیادہ عظمت والا دن قربانی (عیدالاضحیٰ) کا ہے۔ پھر قرّ کا (اس سے اگلا) دن ہے۔ راوی کہتے ہیں حضور علیہ السلام کے سامنے نحر کے لئے پانچ یا چھ اونٹ پیش کئے گئے (دست نبوت سے ذبح ہونے کے لئے ان کی بے تابی کا عالم یہ تھا کہ) فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَاُ (۲۵۲۲) وہ (اونٹ) اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گرا رہے تھے کہ حضور کس سے ابتداء کرتے ہیں (یعنی ہر ایک یہی چاہتا کہ آپ پہلے مجھے ذبح فرمائیں) کسی نے کیا خوب کہا:

ہمہ آہوان صحرا سر خود نہادہ برکف
بامید آنکہ روزے بشکار خواہی آمد

جنگل کے تمام ہرن اپنے ہاتھوں پہ سر رکھے ہوئے ہیں یعنی شکار ہونے کا شوق رکھتے ہیں، اس امید پر کہ وہ کون سا دن ہوگا کہ محبوب کے ہاتھوں شکار ہو جائیں۔ حالانکہ شکار تو شکاری سے بھاگتا ہے مگر یہ ایسا شکاری ہے کہ شکار خود دوڑ دوڑ کے قدموں میں گر رہا ہے اور

Scanned with CamScanner

اہل محبت تو اپنے آقا کی بارگاہ میں دلوں کے نذرانے پیش کرتے ہیں۔

گر یار من برآید دل راکنم کباب　　سر راپیالا سازم خون جگر شراب
تن را رباب سازم ہر رگ بجائے تار　　ہر تار ایں بگوید اے یار یار یار

مولانا جامی فرماتے ہیں:

ادیم طائفی در زیر پاکن　　شراک از رشتۂ جانہائے ماکن

حضور علیہ السلام کی محبت کا یہ ایسا طویل سلسلہ ہے اور آپ کی محبوبیت کا ایسا زندہ جاوید معجزہ ہے کہ انسان تو انسان جانور بھی محبوب خدا کے ہاتھوں ذبح ہونے کو اعزاز سمجھ رہے ہیں۔ کیوں نہ سمجھیں کہ آپ کے نواسوں نے دین کے لئے قربانی دے کر امت کو اسلام کی بہاریں عطا فرمائی ہیں۔

کربل میں جانیں دیں حق پر ہنس ہنس کے نبی کے نواسوں نے
امت پہ رسول اکرم کا احسان نہ بدلا جائے گا
شیطان کے فتنے پاؤ گے جس طرف نگاہ کو اٹھاؤ گے
مومن کا رسول اکرم سے پیمان نہ بدلا جائے گا

(۱۲۴) بَابُ الْحَلْقِ

(حج وعمرہ میں سر منڈانے کا باب)

حج وعمرہ سے فارغ ہو کر مردوں کو سر منڈانا اور بال کتروانا بالاتفاق جائز ہے لیکن مردوں کو منڈوانا افضل ہے اور عورتوں کے لئے منڈوانا حرام ہے۔ وہ صرف اپنے بالوں کی نوکیں کاٹیں گی جبکہ مردوں پر چہارم سر کے بال کٹوانا یا منڈوانا ضروری ہے اور پورے سر کے سنت جیسا کہ سر کا مسح کرنا چوتھائی حصہ کا فرض اور پورے کا سنت۔ گنجا شخص بھی احرام کھولتے وقت سر پر استرہ پھروائے اور جو روزانہ عمرہ کرے وہ بھی ہر بار استرہ پھروائے۔ حضور علیہ السلام نے حج وعمرہ کے علاوہ کبھی سر نہ منڈوایا۔ یاد رہے کہ ڈاڑھی منڈوانا مرد کے لئے حرام ہے۔ (اشعۃ اللمعات، مرأۃ، ج ۴، ص ۱۶۵)

☆ حضور علیہ السلام نے اپنے بال بطور تبرک حضرت ابوطلحہ کو دیئے کہ صحابہ کرام میں تقسیم کردو۔ (متفق علیہ، ۲۵۲۹)

اسی حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں جانب کے بال پہلے کٹوائے پھر بائیں طرف کے۔ اس سے معلوم ہوا حجامت میں دائیں بائیں طرف کا خیال رکھنا چاہئے۔ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا موقف یہ تھا حجام چونکہ فاعل ہے اس کا دایاں بایاں معتبر ہے لیکن جب یہ حدیث دیکھی تو اپنے موقف سے رجوع فرمالیا اور فرمایا: حدیث قیاس پہ مقدم ہے۔ (مرقاۃ)

☆ حضرت علی المرتضٰی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے عورتوں کو سر منڈانے سے منع فرمایا۔ (۲۵۳۲) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: لَيْسَ عَلَى النِّسَآءِ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَى النِّسَآءِ التَّقْصِيْرُ۔ (۲۵۳۳) عورتوں پہ منڈانا نہیں بلکہ کٹانا ہے اور یہ بات بھی حج وعمرہ کی ہے جبکہ فیشن کے طور پر عورت کو بال کٹانا حرام ہے۔ حضور علیہ السلام نے ان عورتوں پہ لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی سی شکل بناتی ہیں۔ عورتوں کے لئے سر منڈانا ایسے ہی حرام ہے جیسے مردوں کو داڑھی کٹانا کیونکہ یہ مُثلہ ہے یعنی شکل بگاڑنا جو قرآن پاک کی اس آیت کے تحت منع ہے۔ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ۔ لیکن ضرورت کی بنا پر جبکہ اعضاء کٹوانا بھی جائز ہیں تو بال بھی منڈوائے اور کٹوائے جاسکتے ہیں لہٰذا ضروریات مستثنٰی ہیں۔ (مرآۃ بحوالہ مرقات)

(۱۲۵) (حج کے متفرقات کے بیان میں)

اس باب میں مصنف نے عنوان درج نہیں کیا کیونکہ اس میں ارکان حج میں تقدیم و تاخیر کی احادیث درج کی گئی ہیں۔ اس لیے بعض نسخوں میں اس باب کا نام یہ ہے باب جواز التقدیم والتاخیر فی بعض امور الحج۔ علامہ ابن حجر نے کہا ہے باب فی مسائل تتعلق بالحلق۔ کہ اس باب میں وہ مسائل ہیں جن کا تعلق سر منڈوانے سے ہے۔ حالانکہ اس میں رمی، ذبح اور افاضہ کے مسائل بھی ہیں۔

(مرقاۃ حاشیہ مشکوٰۃ، ص ۲۳۳، ج ۴)

Scanned with CamScanner

دسویں ذی الحجہ کو حج کے چار افعال ادا ہوتے ہیں۔ جمرہ عقبہ کی رمی' قربانی' سر منڈانا اور طواف زیارت۔ ان چاروں میں یہی ترتیب امام شافعی واحمد کے ہاں سنت ہے اور امام اعظم و مالک کے ہاں بعض میں واجب ہے جس کے بدل جانے سے دم لازم ہوگا اور حدیث میں جہاں بھی ولا حرج کا لفظ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بھول کر کرنے سے گناہ لازم نہیں۔ نہ کہ فدیہ کی ادائیگی لازم نہیں کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جو کہ اس حدیث کے راوی ہیں ان کا بھی یہی موقف ہے۔ معلوم ہوا ان کے نزدیک بھی حدیث کا یہی معنی ہے۔

پھر امام صاحب کے نزدیک رمی' ذبح اور سر منڈانے میں قارن اور متمتع پہ ترتیب واجب ہے جبکہ صاحبین کے ہاں سنت ہے۔ اسی طرح حج کی قربانی حج کے دنوں میں ہونا امام صاحب کے ہاں واجب ہے جبکہ حرم میں ذبح ہونا بالاتفاق واجب ہے لیکن حلق وطواف یا رمی وطواف میں ترتیب واجب نہیں۔ لہٰذا اگر کوئی طواف پہلے کر لے پھر رمی کر لے تو اس پہ دم لازم نہ ہوگا۔ الغرض جس طرح ترک واجب سے نماز میں سجدہ سہو لازم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح حج کا واجب رہ جائے تو دم لازم آ جاتا ہے۔

☆ دن بھر لوگ پوچھتے رہے کہ میں نے فلاں کام پہلے کر لیا ہے اور فلاں بعد میں کر لیا ہے تو حضور یہی فرماتے رہے: لَاحَرَجَ ۔ کوئی حرج نہیں۔ (رواہ البخاری' ۲۵۳۵)

روز محشر سایہ گستر ہے جو دامان رسول (ﷺ)
تاب محشر سے ہیں بے پرواہ غلامان رسول (ﷺ)
نور سے ایمان خالص کے منور تھا جہاں
اب کہاں سے آئے وہ عہد درخشان رسول (ﷺ)

(۱۲۶) بَابُ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَرَمْيِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالتَّوْدِيْعِ

(قربانی کے دن کا خطبہ' ایام تشریق کی رمی اور طواف وداع)

یاد رہے! خطبہ خا کے کسرہ سے ہو تو اس کا معنی ہوتا ہے عورت کو نکاح کا پیغام دینا اور ضمہ سے ہو تو اس کا مطلب ہے عظیم الشان یا اعلیٰ مسجع کلام جبکہ نظم میں نہ ہو بلکہ نثر میں ہو۔

پھر یہی یہاں مراد ہے۔ مگر بمعنی وعظ ونصیحت نہ کہ وہ خطبہ مسنونہ جو کہ حج میں ہوتا ہے اور یہ خطبہ اس خطبہ کے علاوہ ہے جو کہ نویں ذی الحجہ کو عرفات میں دیا جاتا ہے۔ ایام تشریق کی وجہ تسمیہ یہ ہے تشریق کا معنی ہے دھوپ دینا اور سکھانا' ان دنوں میں اہل عرب قربانی کا گوشت دھوپ میں سکھاتے تھے اس لیے ان دنوں کا نام ایام تشریق پڑ گیا۔

☆ حضور علیہ السلام نے جو بھی سوال پوچھا' صحابہ کرام نے یہی جواب دیا: اللہ ورسولہ اعلم اَیُّ شَهْرٍ هٰذَا. اَیُّ بَلَدٍ هٰذَا. اَیُّ یَوْمٍ هٰذَا...... فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ (۲۵۳۸)

اس حدیث کے تحت مرآۃ میں ہے حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے حاملہ ہونا ایام منیٰ میں ہوا۔

سادہ سادہ نیک طبیعت (صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ حضور علیہ السلام نے زمزم شریف پیا جس مین لوگ ہاتھ ڈالتے رہے تھے (قرآن پاک میں ہے: وما انا من المتكلفين) (۲۵۴۲) حالانکہ حضرت عباس نے عرض کیا: یارسول اللہ! اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ۔ لوگ اس میں ہاتھ ڈالتے رہے ہیں اور اپنے بیٹے حضرت فضل کو کہا: اِذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَاْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا۔ اپنی ماں کے پاس جا اور حضور علیہ السلام کے لئے صاف ستھرا پانی لے آ۔ مگر آقا علیہ السلام نے وہی پانی پیا۔ اور جو لوگ پانی نکال رہے تھے اور پلا رہے تھے۔ انہیں فرمایا: اعملوا فانکم علی عمل صالح ۔ تم بہت اچھا کام کر رہے ہو' یہی کرتے رہو۔ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ. اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم (رش کی وجہ سے) مغلوب ہو جاؤ گے تو میں خود (زمزم کے کنویں میں) اترتا اور رسی اس کندھے پہ رکھتا۔ (رواہ البخاری ۲۵۴۲ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما) میرے آقا علیہ السلام کی انہی اداؤں نے زمانے کے دل موہ لیے ہیں اور دنیا آج تک اور تا قیامت کہتی نظر آ رہی ہے۔

دوزخ پہ نظر اور نہ جنت پہ نظر ہے — سرکار کے دامان شفاعت پہ نظر ہے

Scanned with CamScanner

سدرہ کی بلندی بھی نظر آتی ہے پستی — جب سے مری سرکار کی عظمت پہ نظر ہے
وہ روضۂ اطہر کہ ہے خورشید دو عالم — اس مطلع انوار نبوت پہ نظر ہے
اب گرمی محشر کوئی وقعت نہیں رکھتی — اب سایۂ دامان شفاعت پہ نظر ہے
اب اور مجھے کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا — اب صرف حضور آپ کی شفقت پہ نظر ہے
اوروں کے سہارے کی تمنا نہیں مجھ کو — میری تو فقط آپکی رحمت پہ نظر ہے
میں نعت کے معیار سے واقف تو نہیں ہوں — لیکن مری اظہار عقیدت پہ نظر ہے
اب اور کوئی چیز نظر میں نہیں جچتی — میری تو بس اک چادر رحمت پہ نظر ہے
وہ لوگ منیر اور کہیں جا نہیں سکتے — جن لوگوں کی دہلیز رسالت پہ نظر ہے

(علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام)

(۱۲۶) بَابُ مَا یَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

(احرام والا کن چیزوں سے بچے؟)

احرام کی حالت میں کون کون سے کام کرنے جائز ہیں اور کون کون سے ناجائز' جو کام ناجائز ہیں ان میں تمام ممنوعات داخل ہیں' خواہ اس کام کے کرنے سے قربانی واجب ہوتی ہو یا صدقہ یا پھر کچھ بھی واجب نہ ہو مگر اس کا کرنا اچھا نہیں۔ ان مسائل کی احادیث اب باب میں بیان ہوئی ہیں۔

☆ محرم نہ قمیص پہنے' نہ پگڑی' نہ ٹوپی پہنے' نہ موزے مگر یہ کہ جوتا نہ ہو تو موزے کاٹ کر پہن لے۔ (۲۵۵۶)

☆ احرام کی حالت میں نکاح ہو سکتا ہے حقوق زوجیت کی ادائیگی نہیں۔

(۲۵۶۰'۶۱)

☆ جہاں کسی ممنوع کام کے کرنے کی اجازت دی گئی وہاں فدیہ کفارہ وغیرہ کی ادائیگی لازم ہے۔ (۲۵۶۶)

یہی معنی ہوگا کہ حالت احرام میں حضور علیہ السلام نے پچھنے لگوائے مگر وہاں فدیہ کا ذکر اگرچہ نہیں لیکن فدیہ ادا فرمایا کیونکہ فصد بال مونڈے بغیر نہیں کھولی جا سکتی اور سر کے

درمیان سے بال مونڈھ کر فصد لگوائی ہے اور سر منڈانے پہ فدیہ کی ادائیگی نص قرآن لازم ہے۔ یہی معنی کیا جائے گا تو قرآنی آیت اور حدیث میں موافقت ہوگی۔ (۲۵۷۱) جس حدیث میں پاؤں پہ درد کی وجہ سے فصد کھلوانے کا ذکر ہے اس پہ کوئی سوال نہیں کیونکہ پاؤں مبارک پہ بال نہ تھے۔ (۲۵۷۲)

(۱۲۷) بَابُ الْمُحْرِمِ يَجْتَنِبُ الصَّيْدَ

(احرام والا شکار کرنے سے پرہیز کرے)

محرم دریائی شکار مطلقاً کر سکتا ہے۔ جانور خواہ حلال ہو یا حرام' دریا چاہے حرم کا ہو یا بیرون حرم' خشکی کے شکار میں تفصیل یہ ہے کہ درندے اور شکاری جانور کا شکار حلال ہے جیسا کہ سانپ' شیر اور بھیڑیا وغیرہ دوسرے حرام' جانور جو بذات خود موذی تو نہیں مگر کبھی حملہ کر دیتے ہیں تو حملہ کرنے کی صورت میں ان کا شکار حلال ہے ورنہ نہیں۔ حلال جانور کا نہ خود شکار کرے نہ شکاری کی امداد کرے اور نہ ہی اس کی طرف کسی کی رہنمائی کرے' اگر کریگا تو اس کی قیمت دینا ہوگی۔ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک محرم کا کیا ہوا شکار حرام ہے۔ خواہ اس نے خود شکار کیا ہو یا دوسرے محرم نے یا اس محرم کی امداد یا اشارے سے حلال شکار کرے۔ جو محرم نہیں ہے اس کا کیا ہوا شکار محرم کھا سکتا ہے۔ خواہ اس نے اپنے لیے کیا ہو یا محرم کے لئے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ احل لکم صید البحر...... و حرم علیکم صید البحر...... شکار وہ جانور ہے جو کہ خلقت کے اعتبار سے وحشی ہو۔ اس کی پیدائش و پرورش جنگل میں ہوئی ہو۔ (لمعات' مرقات' مرات' ج ۴' ص ۱۹۱) حرم پہ مالی جرمانہ حرام ہے۔

(مراۃ' ج ۴' ص ۲۲۱)

☆ کوئی ھدیہ قبول نہ کرنا ہو تو عدم قبولیت کی وجہ بھی بیان کر دی جائے تا کہ ھدیہ دینے والے کا دل نہ دکھے۔ (۲۵۷۴)

☆ پانچ جانور جن کو فاسق کہا گیا ان میں کوا بھی ہے جب باقی چار سانپ' چوہا' دیوانہ کتا اور چیل کو سب حرام مانتے ہیں تو کوا کیسے حلال ہو گیا۔ (۲۵۷۷)

Scanned with CamScanner

حنفی جس جانور کو حرام کہتے ہیں دوسرے ائمہ اگر اسے حلال بھی کہیں تب بھی نہیں کھاتے۔ دیکھو گھوڑا، گوہ، بجو وغیرہ کو دوسرے ائمہ حلال کہتے ہیں مگر ان کو کھاتا کوئی بھی نہیں، نہ کہیں ان جانوروں کا گوشت مارکیٹ میں ملتا ہے۔ یہ مذہب حنفی کے مضبوط ہونے کی بڑی قوی دلیل ہے۔ اسی طرح چوتھے دن قربانی کرنے کے قائلین بھی اگرچہ احناف کے بعض میں جواز کا قول کرتے ہیں مگر چوتھے دن قربانی نہیں کرتے۔ اس کو کہتے ہیں: **الفضل ماشهدت به الاعداء**۔ یعنی جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ کسی نے کیا خوب کہا:

بو حنیفہ وارث علم رسول اللہ تھے
ان کے در پہ بھیک کا دامن بچھانا چاہئے
حنفیت ہی میں کتاب اللہ کی تنفیذ ہے
راز یہ ملائے جاہل کو بتانا چاہئے
حنفیت ہی سنت خیرالبشر کی ترجمان
یہ بشارت سارے عالم کو سنانا چاہئے
جو کہے سترہ حدیثیں یاد تھیں ان کو فقط
ایسے جاہل کی زباں کو کھینچ لانا چاہئے

(۱۲۸) بَابُ الْاِحْصَارِ وَفَوْتِ الْحَجِّ

احصار، حصر سے ہے جس کا معنی روکنا ہے۔ قرآن پاک میں ہے: **احصروا فی سبیل اللہ**۔ شرعاً حصر یا احصار یہ ہے کہ کوئی شخص احرام باندھنے کے بعد حج کرنے پہ قادر نہ رہے۔ احصار میں تین طرح کا اختلاف ہے۔

(۱) ہمارے امام اعظم کے ہاں دشمن، مرض، خرچہ کی وجہ سے ہلاک ہو جانے، راستہ میں عورت محرمہ کے محرم مر جانے سے احصار ہو جاتا ہے۔ دیگر اماموں کے ہاں احصار صرف دشمن کافر سے ہوگا اور کسی وجہ سے نہیں۔

(۲) ہمارے ہاں احصار کی قربانی حرم شریف میں ہی بھیجی جائیگی کہ وہاں ذبح ہو۔ دیگر ائمہ کے ہاں جہاں احصار ہوا وہاں ہی ذبح کر دی جائے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضور انور

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی حدیبیہ میں ہی کر دی تھی۔ ہم کہتے ہیں کہ وہ مجبوراً ہوا کہ وہاں سے حرم تک قربانی لے کر جانے والا کوئی نہ تھا، سب ہی روک دیئے گئے تھے۔ ایسی مجبوری میں ہم بھی کہتے ہیں حل میں قربانی کر دے (اشعہ) یا حدیبیہ کا بعض حصہ حرم میں داخل ہے، یہ قربانیاں داخل حرم والے حصہ میں ہوئیں۔

(۳) ہمارے ہاں محصر پر قضا واجب ہے۔ امام شافعی کے ہاں نہیں مگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمرہ کی قضا کرنا ہماری تائید کرتا ہے۔ حج کا فوت ہونا قیام عرفات رہ جانے سے ہوتا ہے۔ قیام عرفات کا وقت نویں بقرعید کے زوال سے دسویں کی پو پھٹنے تک ہے۔ اگرچہ ایک ساعت ہی وہاں ٹھہر جائے۔ حتیٰ کہ تنگی کے وقت اس وقوف کے لئے نماز عشاء قضا کر دے۔ (اشعہ ومرقات)

مسئلہ یہ ہے کہ اگر قارن (جس نے حج وعمرہ کا اکٹھا احرام باندھا) کا حج رہ گیا تو وہ عمرہ تو ادا کرے پھر فوت شدہ حج کے لئے بھی عمرہ کرے۔ اس سے قران کی قربانی معاف ہوگئی اور اگر متمتع (جس نے پہلے عمرہ کیا پھر حج کا احرام باندھا) کا حج رہ گیا تو تمتع جاتا رہا۔

(مرقات وغیرہ)

(۱۲۹) بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ (حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی)

مکہ معظّمہ کا حرم (اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے)

مکہ شریف اور اس کے قرب وجوار کی وہ زمیں جہاں شکار وغیرہ کرنا حرام ہے، حرم کہلاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حجر اسود کو خانہ کعبہ کی دیوار میں نصب فرمایا تو اس کی روشنی جہاں تک گئی وہ جگہ حرم قرار پائی۔ جدہ وجعرانہ کی جانب کے علاوہ حدود حرم پہ ابراہیم علیہ السلام نے مینار قائم کر کے علامات مقرر کر دیں۔ پھر اسماعیل علیہ السلام نے پھر عدنان بن اوس نے پھر قریش نے پھر حضور علیہ السلام نے پھر حضرت عمر نے پھر حضرت عثمان نے اور پھر آخر میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہم نے۔ چنانچہ اب تک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے قائم کردہ نشانات موجود ہیں۔ یاد رکھیں کہ حدود حرم ہر طرف سے

Scanned with CamScanner

برابر نہیں۔ البتہ سب سے قریب کوہِ تنعیم ہے یعنی مسجد عائشہ جہاں سے عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے۔ (مرآۃ)

☆ مکہ شریف کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال کر دیا گیا۔ (۲۵۹۳) ورنہ مکہ میں اسلحہ اٹھا کر چلنے کی بھی کسی کو اجازت نہیں۔ (الا یہ کہ اپنی حفاظت کے لئے وہ بھی غلاف میں) (۲۵۹۴) لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن خطل کے لئے کعبہ کے پردوں میں چھپے ہونے کے باوجود قتل کر دینے کا حکم دیا۔ (۲۵۹۵)

فیه دلیل علی انه لایجب الاحرام لمن یرید دخول مکة والجواب عند الحنفیة انه احل له صلی الله علیه وسلم ساعة ۔ (حاشیہ مشکوٰۃ' ص۵' ص۲۳۸)

☆ حضور علیہ السلام نے کعبہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: اگر میری قوم مجھے تجھ سے نہ نکالتی تو میں کبھی نہ جاتا۔ (۲،۲۶۰۱)

☆ جب کعبہ کی عزت نہ رہے گی تو لوگ برباد ہو جائیں گے۔ (۲۶۰۴)

مکہ مکرمہ کی ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے اور ایک گناہ بھی ایک لاکھ کے برابر ہے۔ مدینہ منورہ کی ایک نیکی پچاس ہزار نیکی کے برابر ہے مگر ایک گناہ ایک ہی ہے۔ اس کی بھی شفاعت سے بخشش کی امید ہے۔ اسی لیے امام ابوحنیفہ و امام مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''بیرونی آدمیوں کو مکہ معظمہ رہنے کی بجائے وہاں سے وطن لوٹ آنا افضل ہے' وہاں جاتا آتا رہنا بہتر' دیکھو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بجائے مکہ معظمہ مکرمہ کے طائف کو اپنی قیام گاہ قرار دیا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارادۂ گناہ پر کہیں پکڑ نہیں سوائے مکہ مکرمہ کے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: وَمَنْ یُّرِدْ فِیْهِ بِاِلْحَادٍ الخ ۔ ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے جو شخص مکہ مکرمہ کا رمضان پائے پھر وہاں کے روزے اور تراویح کی پابندی کرے تو ایک لاکھ رمضانوں کا ثواب پائے گا اور ہر دن ہر رات ایک ایک غلام آزاد کرنے اور ایک ایک غازی کو میدان جنگ میں بھیجنے کا ثواب پائے گا۔ مدینہ منورہ میں رہنا اور مرنا بھی بہت برکت کا باعث ہے۔ بشرطیکہ وہاں کا

احترام کر سکے۔ (مرقات)

یا رب میری سوئی ہوئی تقدیر جگا دے — صحرائے مدینہ مجھے آنکھوں سے دکھا دے
پیچھا میرا دنیا کی محبت سے چھڑا دے — یا رب مجھے دیوانہ مدینے کا بنا دے
اللہ! ملے حج کی اس سال سعادت — عطار کو پھر روضۂ محبوب دکھا دے

حج کے مسائل

☆ جب کہ ماں یا باپ اجازت نہ دیں اور وہ اس کی خدمت کے محتاج ہوں تو اس صورت میں حج کے لیے جانا جائز نہیں جیسا کہ فتح القدیر جلد دوم صفحہ ۲۱۹ میں ہے۔ یکرہ الخروج الی الحج اذا کره احد ابویة وھو محتاج الی خدمته

(الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۲۲)

☆ غنی کا حج فقیر کے حج سے افضل ہے جیسا کہ الاشباہ والنظاء ص ۱۷۶ میں ہے کیونکہ فقیر کا نفلی ہے اور غنی کا فرض و فضیلة الفرض افضل من فضیلة التطوع.

☆ مسلمانوں کے لیے مسافر خانہ بنانا دوسرا حج کرنے سے افضل ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۷۴ میں ہے۔ بناء الرباط بحیث ینتفع به المسلمون افضل من الحجة الثانیة .

☆ جب کہ محرم سلا ہوا کپڑا خلاف عادت پہنے مثلاً کرتے کو لنگی کے طور پر باندھے تو اس صورت میں کفارہ لازم نہیں ہوتا جیسا کہ جوہرہ نیرہ جلد اوّل صفحہ ۱۷۳ باب الجنایات فی الحج میں ہے۔ اذا اتزر بالقمیص فلا شی علیه .

☆ جب کہ بال کپڑا یا بدن سے جوں پکڑ کر مارے تو صدقہ لازم ہوتا ہے اور اگر زمین سے پکڑ کر مارے تو کچھ نہیں۔

☆ محرم حالت احرام میں اگر شکار کی خرید و فروخت کرے تو اس کی بیع باطل ہے جیسا کہ جوہرہ نیرہ جلد اوّل صفحہ ۱۸۲ میں ہے۔ اذا باع المحرم صیدا او ابتاعة فالبیع باطل .

☆ عورت کے لیے بیت اللہ شریف کا طواف دور سے افضل ہے جیسا کہ الاشباہ

Scanned with CamScanner

والنظائر صفحہ ۳۲۳ میں ہے۔ والتباعد طوافها عن البيت افضل ۔

☆ جو شخص کہ پہلے مالدار تھا اور اس پر حج فرض ہوا مگر اس نے نہیں کیا اور مال کو برباد کر دیا تو ایسے غریب مسلمان کو حج کے لیے قرض لینا لازم ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۹۶ میں ہے۔ ای فقیر يلزمه الا ستقراض للحج؟ فقل من كان غنيا ووجب عليه ثم استهلكه ۔

☆ مکمل طور پر اپنی طرف سے حج فرض ادا کر لینے کے بعد مرتد ہو گیا معاذ اللہ! تو اس صورت میں پھر مسلمان ہونے پر اگر صاحبِ استطاعت ہو تو دوبارہ حج فرض ہے۔ در مختار مع شامی جلد سوم باب المرتد صفحہ ۳۰۳ میں ہے۔ اذا اسلم وهو غني فعليه الحج ۔

☆ جو حاجی کہ عرفات میں رات کو رہ گیا۔ یا مزدلفہ کے سوا دوسرے راستے سے واپس ہوا تو اسے عرفہ کے دن مغرب کی نماز مغرب کے وقت ہی میں پڑھنا ضروری ہے (بہارِ شریعت حصہ ششم صفحہ ۹۶' شامی جلد دوم صفحہ ۱۷۷)

(۱۳۰) بَابُ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ (حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى)

مدینہ منورہ کا حرم (اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھے)

تیری جالیوں کے نیچے تیری رحمتوں کے سائے — جسے دیکھنی ہو جنت وہ مدینہ دیکھ آئے
طیبہ کو جانیوالے تجھے دیتا ہوں دعائیں — در مصطفیٰ پہ جا کے تو جہاں کو بھول جائے
کیسی وہاں کی راتیں کیسی وہاں کی باتیں — انہیں پوچھ لو نبی کا جو مدینہ دیکھ آئے
نہ یہ بات شان سے ہے نہ یہ بات مال و زر کی — وہی جاتا ہے مدینے آقا جسے بلائے
روضے کے سامنے میں یہ دعائیں مانگتا تھا — میری جاں نکل تو جائے یہ سماں بدل نہ جائے
لو چلا ہوں میں لحد میں میرے مصطفیٰ سے کہہ دو — کہ ہوا تیری گلی کی مجھے چھوڑنے کو آئے

(محمد علی ظہوری)

تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ حدود مدینہ منورہ کا ادب و احترام مکہ معظمہ کی حدود کی طرح ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ مگر اختلاف اس میں ہے کہ حرم مدینہ میں شکار کرنا حلال ہے یا حرام۔ اگر حرام ہے تو اس کی جزا یعنے فدیہ یا کفارہ واجب ہے یا نہیں۔ ہمارے امام

اعظم علیہ الرحمۃ کے ہاں وہاں شکار بھی حلال ہے اور درخت وغیرہ کا کاٹنا بھی درست۔ کیونکہ ان چیزوں کی حلت تو قرآن کریم کی صریحی آیات سے ثابت ہے مگر حدود مدینہ میں ان کی حرمت کی نہ کوئی آیت ہے نہ حدیث قطعی بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت انس کے بھائی ابو عمیر نے مدینہ منورہ میں ایک چڑیا پالی تھی جو پنجرے میں رکھی تھی۔ اگر مدینہ منورہ میں شکار حرام ہوتا تو چڑیا کو پنجرے میں بند کرنا بھی حرام ہوتا۔ حرم مکہ میں شکار حرام ہونا اور کر لینے پر جزا واجب ہونا قرآن کریم سے بھی ثابت ہے اور احادیث قطعیہ سے بھی۔ بعض ائمہ کے ہاں حرم مدینہ میں شکار حرام تو ہے مگر اس کی جزا واجب نہیں۔ بعض کے ہاں جزاء بھی واجب ہے' بعض کے نزدیک وہاں پرندوں کا شکار حلال ہے' چرندوں کا حرام۔ بہر حال مسئلہ اختلافی ہے اور اس بارے میں مذہب حنفی بہت قوی ہے۔ (مرأۃ)

مدینہ شریف کے فضائل ہم نے اپنی کتاب شان مصطفیٰ بزبان مصطفیٰ بلفظ انا میں تفصیل کے ساتھ لکھ دیئے ہیں۔ یہاں چند احادیث کے حوالہ جات لکھنے پہ اکتفا کیا جا رہا ہے مگر اس سے پہلے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

رنگینی گلاب نہ گلزار چاہیئے — طیبہ کے دشت کا مجھے اک خار چاہیئے
دنیا نہ مجھ کو مال کا انبار چاہیئے — چشم کرم حضور کی اک بار چاہیئے
کعبہ کی عظمتیں مجھے تسلیم ہیں مگر — میری جبیں کو کوچۂ سرکار چاہیئے
یوسف نبی سا مال بھی کہتا ہے بالضرور — بکنے کے واسطے تیرا دربار چاہیئے
"ہے خلد کی طلب بھی لیکن یہ عرض ہے" — مجھ کو حضور آپ کا دیدار چاہیئے
ان کے گناہگار کو تو چاہیئے کرم — ان کے کرم کے واسطے گناہگار چاہیئے

☆ مدینے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم بنایا۔

اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَابَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ (۳۲'۹'۲۶۰۶)

پس مردن مری مٹی ٹھکانے خوب لگ جاتی
میسر گر مجھے دو گز مدینے کی زمیں ہوتی

جو مدینہ کی بھوک اور سختی (مصائب) پہ صبر کرے گا' میں اس کی شفاعت کروں گا۔

(ایضاً)

Scanned with CamScanner

طیبہ میں مر کے سیدھے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

☆ مدینہ میں مکہ سے دگنی (بلکہ کئی گنا) برکت کی دعائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (۳۱، ۲۶۰۸)

یہی تو وجہ ہے کہ اہل ایمان ومحبت کی

آنکھوں میں بس گیا ہے مدینہ حضور کا — بے کس کا آسرا ہے مدینہ حضور کا
پھر جا رہے ہیں اہل محبت کے قافلے — پھر یاد آ رہا ہے مدینہ حضور کا
نبیوں میں جیسے افضل و اعلیٰ حضور ہیں — شہروں میں بادشاہ ہے مدینہ حضور کا
ہے رنگ نور جس نے دیا دو جہان کو — وہ نور کا دیا ہے مدینہ حضور کا
جب سے قدم رکھے ہیں رسالت مآب نے — جنت بنا ہوا ہے مدینہ حضور کا
ہر ذرہ ذرہ اپنی جگہ ماہتاب ہے — کیا جگمگا رہا ہے مدینہ حضور کا

(صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ حضور علیہ السلام کی برکت سے مدینہ یثرب (بیماریوں کا مرکز) کی بجائے دارالشفاء بن گیا۔ (۲۶۱۲،۱۴،۱۵،۱۶)

اس آس پہ جیتا ہوں کہہ دے یہ کوئی آ کر — چل تجھ کو مدینے میں سرکار بلاتے ہیں
اے خوارو ذرا آؤ میخانۂ سرور میں — وہ جام کرم اب بھی بھر بھر کے پلاتے ہیں

☆ حضور علیہ السلام کی مدینہ طیبہ کے ساتھ محبت کا یہ عالم کہ مدینہ شریف کی محبت کی وجہ سے مدینہ شریف کے قریب آ کر سواری کو ایڑی مارتے (تاکہ جلد مدینہ شریف میں داخل ہوں) (۲۶۳۱) جب ہمارے آقا علیہ السلام کی نگاہوں میں مدینہ شریف کی یہ عظمت ہے تو پھر بھلا

مجھ خطا کار سا انسان مدینہ میں رہے — بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے
یاد آتی ہے مجھے اہل مدینہ کی وہ بات — زندہ رہنا ہو تو انسان مدینے میں رہے
ان کی شفقت غم کونین بھلا دیتی ہے — جتنے دن آپ کا مہمان مدینے میں رہے

کتنی پیاری ہے یہ محبوب نوازی کی مثال — آپ کے میں قلمدان مدینے میں رہے
چھوڑ آیا ہوں دل و جان یہ کہہ کر اعظم — آ رہا ہوں میرا سامان مدینے میں رہے

☆ اَحَدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَ نُحِبُّهُ ۔ احد (پہاڑ) ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ (۲۶۲۱،۲۲) محبت وغلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا صلہ کیا ہے؟ کوئی پتھر کے اس پہاڑ سے ہی پوچھ لے

ان کا در چومنے کا صلہ مل گیا — سر جھکایا تو مجھ کو خدا مل گیا
جس کو طیبہ کی ٹھنڈی ہوا مل گئی — بس اسے زندگی کا مزہ مل گیا
تم کو موسیٰ ملی خضر کی راہبری — اور ہمیں حضر کا راہنما مل گیا
عاصیوں کو بڑا مرتبہ مل گیا — حشر میں دامن مصطفیٰ مل گیا
ان کھجوروں کے جھرمٹ میں کیا مل گیا — باغ خلد بریں کا پتہ مل گیا

☆ جو مدینہ شریف میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔
من استطاع منکم........... (۲۶۲۷)

در کو تکتے تکتے ہو جاؤں ہلاک — وہاں کی خاک پاک میں سے مل جائے خاک

☆ فرشتوں کے ذریعے دجال سے مدینہ شریف کی رکھوالی۔ (۲۶۳۰)

یارب در نبی پہ رسائی ہو کس طرح — رنج و غم والم سے رہائی ہو کس طرح
محبوب کبریا کا در پاک چھوڑ کر — اللہ تک کسی کی رسائی ہو کس طرح

☆ جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے بعد وہ ایسے ہے جیسے اس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔ (۲۶۳۳)

غلام مصطفیٰ بن کر میں بک جاؤں مدینے میں
محمد نام پر سودا سر بازار ہو جائے
سنبھل کر پاؤں رکھنا حاجیو شہر مدینہ میں
کہیں ایسا نہ ہو سارا سفر بے کار ہو جائے

☆ مدینہ شریف میں قبر شہادت فی سبیل اللہ سے کم نہیں کہ حضور علیہ السلام خود مدینہ

Scanned with CamScanner

میں اپنی قبر کو پسند فرما رہے ہیں۔(۲۶۳۴)

روضے پہ اپنے مجھ کو اک بار تو بلالیں — ہمدرد بھی ہمارے سرکار آپ ہیں
محتاج کے جہاں میں غمخوار آپ ہیں — ٹوٹے ہوئے دلوں کے معمار آپ ہیں

☆ مدینہ منورہ کے قریب کی زمین پہ ہی حضور علیہ السلام نے فرشتے کے کہنے پہ یہ بابرکت اعلان فرمایا: عُمْرَۃٌ فِیْ حَجَّۃٍ اور عُمْرَۃٌ وَ حَجَّۃٌ۔ عمرہ حج میں ہے (اور یہیں پہ نماز ادا فرمائی کیونکہ یہاں کی نماز حج وعمرہ کا ثواب رکھتی ہے) (۲۶۳۵)

وہ جا کہ جہاں مرقد شاہ دو جہاں ہے
لاریب ہے رتبے میں سوا عرش بریں سے
انوار کا مرکز ہے یہ دربار مدینہ
ملتی ہے ہر اک نعمت کونین یہیں سے

یہ سلسلہ تو بہت طویل ہے صرف اشارات ہی مقصود تھے۔ بات اشعار سے شروع ہوئی اور اشعار پہ ہی مکمل کرتے ہیں۔

یارسول اللہ! دیکھوں میں بھی روضہ آپ کا — بے سروساماں سہی، ہوں نام لیوا آپ کا
آپ ہی کے در سے ملتا ہے جو ملتا ہے ہمیں — ہے خدائے پاک کا سارا خزانہ آپ کا
عقل انسانی سے تو ممکن نہیں اس کا وقوف — بس خدا ہی جانتا ہے کیا ہے رتبہ آپ کا
آپ یٰسٓ، آپ طٰہٰ، آپ حٰمٓ، آپ قٓ — مرتبہ اللہ نے کیا کیا بڑھایا آپ کا
ساری مخلوقات شیدائی نہ ہو کیوں آپ کی — جب محبت کر رہا ہے حق تعالیٰ آپ کا
غیر ممکن ہے، وہ مانے رہبر اپنا غیر کو — یارسول اللہ! دیکھا جس نے رستہ آپ کا
حشر تک عابد نبی اب کوئی آ سکتا نہیں — جو زمانہ آئے گا، ہو گا زمانہ آپ کا

کِتَابُ الْبُیُوْعِ

(تجارتوں کا بیان)

(۱۳۱) بَابُ الْکَسَبِ وَطَلَبِ الْحَلَالِ

(حلال روزی کی تلاش اور کمائی کرنے کا باب)

بیوع جمع بیع کی ہے، جس کا معنی ہے ہاتھ بڑھانا چونکہ تجارت میں بائع ومشتری ہاتھ بڑھا کر لین دین کرتے ہیں، لہٰذا اسے بیع کہا گیا۔ شرعاً مال کا مال سے تبادلہ کرنا بیع کہلاتا ہے۔ پھر کبھی پورے عقد کو، کبھی صرف بیچنے کو اور کبھی اس کے نتیجے یعنی ملکیت کو بیع کہتے ہیں اور یہاں اول معنی مراد ہے۔ بیع کی چونکہ متعدد اقسام ہیں (مطلق، صرف، مقایضہ، مسلم، تولیہ، مرابحہ اور وضیعہ وغیرہ) اس لیے بیوع جمع کا صیغہ بولا گیا۔ یاد رہے! شرعی احکام چند طرح کے ہیں۔ خالص حقوق اللہ، خالص حقوق العباد، عقوبات و کفارات وغیرہ چنانچہ مصنف نے خالص حقوق اللہ یعنی عبادات کا ذکر پہلے کیا ہے اور اب خالص حقوق العباد کا ذکر کر رہے ہیں۔ چونکہ تجارت کے فضائل براہ راست حدیث میں بیان نہیں ہوئے۔ لہٰذا باب الکسب قائم کر کے اس کے فضائل بیان فرمانے لگے۔ کسب سے مراد مال کمانا ہے یعنی حلال مال کمانے کے لئے کوشش کرنا۔

☆ بہترین مال ہاتھ کی کمائی ہے۔ وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ دَاوُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ یَاْکُلُ مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ (۲۶۳۶)

☆ اللہ پاک ہے اور پاک شئی ہی قبول فرماتا ہے جس کا کھانا پینا پہننا حرام ہو، اس کی دعا کیسے قبول ہو؟ (۲۶۳۷)

☆ ایسا زمانہ آئیگا کہ انسان پرواہ ہی نہ کرے گا مال حلال طریقے سے آیا ہے یا

Scanned with CamScanner

حرام کے طریقے سے۔(۲۶۳۸)

☆ دل کی صحت سے سارا جسم صحیح اور دل کے فساد سے پورا جسم فاسد ہو جاتا ہے۔ (۲۶۳۹)

حلال و حرام کمائیاں

☆ کن کن چیزوں کی کمائی حرام و مکروہ ہے۔(۲۶۴۰ تا ۲۶۴۶) رنڈی کے زنا کی اجرت بالاتفاق حرام ہے۔ فصد لینے والے کی اجرت بالاتفاق ناپسندیدہ یا مکروہ ہے' کتے کی خرید و فروخت امام شافعی کے ہاں حرام ہے۔ ہمارے ہاں حلال مگر ناپسندیدہ (خبیث کا لفظ طیب کا مقابل ہے جس کے دو معنی ہیں' حرام و خسیس جس طرح کہ طیب کے دو معنی ہیں حلال اور نفیس) کاہن کی مٹھائی بالاتفاق حرام ہے کیونکہ یہ غیبی باتیں بتانے' فال کھولنے اور تقدیر بتانے کی اجرت ہے۔

☆ سود کھانے والا اور کھلانے والا دونوں حرام کے مرتکب ہیں۔(۲۶۴۲) خون لگوانے کی اجازت کب ہے؟ (مرأۃ' ج ۴' ص ۲۳۱)

☆ بلی کی خرید و فروخت سے منع کیا گیا۔ (۲۶۴۵) اس کا مطلب ہے کہ غیر مناسب ہے' حدیث کا معنی یہ ہے کہ یہ چیزیں بوقت ضرورت بیچنے کی بجائے یونہی ہبہ کر دینی چاہئیں۔(مرأۃ)

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آدمی کے دل کی باتیں جان جاتے ہیں

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کچھ پوچھنے کے لئے حاضر ہوئے تو بغیر ان کے پوچھے ان کے دل کی حالت پہ مطلع ہو کر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا وَابِصَةُ جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ۔ اے وابصہ! تم نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھنے کے لئے آئے ہو؟ میں نے ہاں میں جواب دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں جمع فرما کر میرے سینے پہ لگائیں اور تین بار فرمایا: اپنے دل سے پوچھ لیا کر۔

اَلْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ۔ نیکی وہ ہے جس پر طبیعت

جمے اور دل اطمینان حاصل کرے۔

وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ۔ اور گناہ وہ ہے جو طبیعت میں (کانٹے کی طرح) چبھے اور دل میں کھٹکا پیدا کر دے۔ اگرچہ (عام) لوگ (اس کے جائز ہونے کا) فتویٰ دیتے رہیں۔(۲۶۵۱)

خیال آیا مسلماں نیک و بد پہچان جاتے ہیں
محمد آدمی کے دل کی باتیں جان جاتے ہیں (ﷺ)

☆ شراب کے بارے میں دس افراد پہ لعنت۔(۲۶۵۳'۵۴)

☆ گانا باجا سیکھنا اور گانے والیوں کی کمائی کا ناجائز ہونا۔(۲۶۵۷)

علماء و مشائخ کو مالدار ہونا چاہئے

☆ کتابت قرآن کی اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں (۲۶۵۹) (ناجائز کمائی جانوروں یا غلاموں کو کھلا دی جائے۔ مرأۃ' ج ۴' ص ۲۳۷) کوئی شخص اپنا ذریعہ آمدنی بلاوجہ بند نہ کرے' یہ ناشکری ہے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں جو شخص بلاوجہ پچاس روپے کی نوکری چھوڑے گا تو ایک دن ایسا آئیگا کہ پندرہ روپے کی نوکری تلاش کریگا لیکن نہ ملے گی۔ حدیث میں ہے: اِذَا سَبَّبَ اللّٰهُ لِاَحَدِكُمْ رِزْقًا مِّنْ وَجْهٍ فَلَا يَدَعْهُ (۲۶۶۲) تنگدستی علماء و مبلغین کے لئے زہر قاتل ہے (یعنی بلاوجہ نوکری نہ چھوڑی جائے) دودھ بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔(۲۶۶۱)

مالدار عالم کا وعظ بھی موثر ہوتا ہے۔ علماء کو چاہئے کہ فقیری و ناداری سے بچیں۔ حلال ذرائع سے مال کمائیں۔ علماء سلف نے خوب تجارتیں کیں۔ صاحبِ مرقات نے فرمایا: خوب کمائی کرو' تم تو ایسے زمانے میں ہو کہ حاجت مند پہلے اپنے دین کو ہی کھا جاتا ہے۔ ایک بار حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کچھ اشرفیاں ہاتھوں میں الٹ پلٹ کر رہے تھے اور فرما رہے تھے "اگر میرے پاس یہ مال نہ ہوتا تو بنی عباس (اس وقت کے حکمران) مجھے رومال بنا کر اپنی جسم کی میل صاف کرتے۔(مرأۃ)

☆ دس درہم کا کپڑا خریدا' ان میں ایک درہم حرام کا تھا تو جب تک کپڑا جسم پہ رہے گا نماز

قبول نہ ہوگی (۲۶۶۵) یاد رہے! سود شراب کی قیمت اور جوئے کی امدنی کا حکم اور ہے اور ناجائز پیشوں کی آمدنی کا حکم دوسرا ہے، جس کی آمدنی کا ذریعہ غیر درست ہو اس کے ہاتھ چیز بیچی جاسکتی ہے اس سے مکان کا کرایہ لیا جاسکتا ہے جبکہ وہ اس روپیہ کا مالک ہوگیا ہو۔ (مرآۃ، ج ۴، ص ۲۳۷)

انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کے پیشے

رہبانیت اور ترک دنیا نہ اسلام میں ہے نہ اسلام سے پہلے کسی نبی علیہ السلام کے دین میں تھی۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے مختلف پیشے اختیار کیے۔ کسی نے چندوں یا سوال پر زندگی نہ گزاری سوائے مرزا قادیانی لعین کے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اولاً کپڑا سازی پھر کھیتی بھاڑی کرتے تھے۔ نوح علیہ السلام لکڑی کا پیشہ، ادریس علیہ السلام درزی گری، ھود و صالح علیہما السلام تجارت، ابراہیم علیہ السلام کھیتی باڑی کرتے تھے، شعیب علیہ السلام جانور پالتے تھے۔ لوط علیہ السلام کھیتی باڑی، موسیٰ علیہ السلام بکریاں چراتے، داؤد علیہ السلام زرہ بناتے، سلیمان علیہ السلام اتنے بڑے ملک کے مالک ہوکر پنکھے اور زنبیلیں بنا کر گزارہ کرتے تھے، عیسیٰ علیہ السلام ہمیشہ سیاحی کرتے تھے، ہمارے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاً تجارت پھر جہاد کیے (اسلامی زندگی) داؤد علیہ السلام کا ذکر اس باب کی پہلی حدیث میں گزر چکا کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرتے تھے۔ (رواہ البخاری)

بیع کے فقہی مسائل

☆ جب کہ گیہوں کو آٹے کے بدلے بیچے تو جائز نہیں جیسے کہ بعض لوگوں چکی والوں کے ہاتھ آٹا گیہوں بیچتے ہیں درمختار مع شامی جلد چہارم صفحہ ۱۸۶ میں ہے۔ لا یجوز بیع البر بدقیق.

☆ گیہوں کو چنے وغیرہ سے ادھار بیچنا سود اور حرام ہے اگرچہ دونوں برابر ہوں البتہ نقد بیچنا کمی بیشی کے ساتھ بھی جائز ہے ہدایہ اخریین صفحہ ۶۲

☆ ایک من گیہوں کو ایک من کے بدلے بیچنا اس لیے حرام و ناجائز ہے کہ گیہوں عندالشرع وزنی چیز نہیں ہے بلکہ کیلی ہے لہٰذا اسے پیمانہ ہی سے ناپ کر ایک دوسرے کے برابر بیچنا جائز ہے۔ وزن سے ایک دوسرے کے برابر بیچنا جائز نہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری

Scanned with CamScanner

جلد سوم مصری صفحہ ۱۰۷ میں ہے۔

☆ گیہوں کو گیہوں سے کم زیادہ کر کے بیچنے کی صورت یہ ہے کہ گیہوں نصف صاع سے کم ہو مثلاً ایک کلو گیہوں کو ڈیڑھ کلو گیہوں سے بیچنا جائز ہے اس میں شرعاً قباحت نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری جلد سوم مصری صفحہ ۱۰۷۔

یاد رہے! صدقہ فطر میں نصف صاع احتیاطاً ایک سو پچھتر روپے بھر یعنی دو کلو تقریباً ۴۷ گرام مانا گیا ہے مگر سود کے مسئلہ میں نصف صاع احتیاطاً ایک سو چوالیس روپے بھر قرار دیا جائے گا یعنی ایک کلو چھ سو پچھتر گرام تقریباً۔ تا کہ سود کا شبہ نہ رہے۔

جیسے کے حطیم نماز کے مسئلہ میں احتیاطاً کعبہ سے خارج مانا گیا ہے اور طواف کے مسئلہ میں احتیاطاً کعبہ کا جز قرار دیا گیا ہے۔ ردالمحتار جلد دوم صفحہ ۱۶۷۔

☆ جو شخص مالک نصاب نہیں ہے اس نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا تو وہ ایسا جانور ہے کہ جس کا گوشت کھانا حلال ہے مگر اس کا بیچنا جائز نہیں جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۳۔

☆ زمین کا جو حصہ کہ پڑوسی کی زمین سے متصل ہے اس کو پوری لمبائی میں ایک ہاتھ زمین چھوڑ کر باقی حصہ بیچنے سے پڑوسی کا حق شفعہ ساقط ہو جائے گا جیسا کہ ہدایہ جلد چہارم صفحہ ۳۹۲ میں ہے۔

☆ مباح چیز حاصل کرنے کے لیے شرکت جائز نہیں مثلاً جنگل کی لکڑیاں یا گھاس کاٹنے کی شرکت کی کہ جو کچھ کاٹیں گے وہ ہم دونوں میں مشترک ہوگی یا جنگل اور پہاڑ کے پھل چننے میں شرکت کی یا جاہلیت یعنی زمانہ کفر کے دفینہ نکالنے میں شرکت کی یا مباح زمین سے مٹی اُٹھا لانے میں شرکت کی یا ایسی ہی زمین سے مٹی کی اینٹ بنانے یا اینٹ پکانے میں شرکت کی، یہ سب شرکتیں فاسد اور ناجائز ہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ دہم ص ۳۷)

اور اس طرح کی شرکت کرنا کہ ایک شکار پکڑے اور دوسرا جال اُٹھا کر لے جائے تو یہ شرکت بھی ناجائز ہے۔ شکار کا مالک وہی ہے جس نے اسے پکڑا اور دوسرے کو اس کے کام کی اُجرت مثل دی جائے گی۔ (بہارِ شریعت حصہ دہم ص ۳۸)

اِسی طرح بھیک مانگنے والوں نے شرکت کی کہ جو کچھ مانگ کر لائیں گے وہ دونوں میں مشترک ہوگا تو یہ شرکت بھی ناجائز ہے۔ جس نے جو کچھ مانگ کر جمع کیا وہ اسی کا

ہے۔(بہارِ شریعت حصہ دہم ص ۳۸)

اسی طرح ایک نے دوسرے کو اپنا جانور دیا یا سائیکل دی کہ اس پر تم اپنا سامان لاد کر پھیری کرو جو نفع ہوگا وہ ہم دونوں تقسیم کرلیں گے۔تو یہ شرکت بھی جائز نہیں نفع کا مالک وہ ہے جس نے پھیری کی اور جانور یا سائیکل والے کو مناسب کرایہ ملے گا۔

یوں ہی اپنا جال دوسرے کو مچھلی پکڑنے کے لیے دیا کہ جو مچھلی ملے گی وہ ہم لوگ بانٹ لیں گے تو مچھلی اس کو ملے گی جس نے پکڑی اور جال والے کو مناسب کرایہ ملے گا۔(بہارِ شریعت حصہ دہم صفحہ ۳۹)

☆ دوسرے کو گائے بکری اس شرط کے ساتھ دینا جائز نہیں کہ جتنے بچے پیدا ہوں گے دونوں نصف نصف لے لیں گے۔اس صورت میں شرعاً بچے اسی کے ہیں جس کی گائے بکری ہے اور دوسرے کو صرف اس کے کام کی واجبی اُجرت ملے گی۔

(بہارِ شریعت جلد ۱۴ ص ۱۴۳)

☆ جب کہ مرغی کسی کو اس شرط پر دی کہ جتنے انڈے وہ دے گی دونوں نصف نصف تقسیم کرلیں گے یہ صورت ناجائز ہے انڈے اسی کے ہیں جس کی مرغی ہے دوسرے کو اس کے کام کی مناسب مزدوری ملے گی۔

(بہارِ شریعت حصہ چہاردہم صفحہ ۱۴۳، عالمگیری جلد چہارم مصری صفحہ ۴۳۰)

☆ زمین اور بیل ایک شخص کے اور کام و بیج دوسرے کے ذمہ۔یا بیل اور بیج ایک شخص کے اور زمین اور کام دوسرے کا۔یا ایک کے ذمہ فقط بیل باقی سب کچھ دوسرے کا۔یا ایک کا بیج باقی سب دوسرے کے ذمہ۔بٹائی پر کھیت دینے کی یہ چاروں صورتیں ناجائز اور باطل ہیں بہارِ شریعت جلد ۱۵ صفحہ ۹۶ اور درمختار مع شامی جلد پنجم صفحہ ۱۷۶۔

☆ جب کہ ہبہ کرنے والا نابالغ ہو تو اس صورت میں ہبہ قبول کرنا جائز نہیں درمختار مع شامی جلد چہارم صفحہ ۵۰۸ میں ہے۔لا تصح هبة صغير ۔ اور بہارِ شریعت حصہ چہاردہم صفحہ ۷۷ میں ہے"بعض لوگ دوسرے کے بچہ سے پانی بھروا کر پیتے یا وضو کرتے ہیں یا دوسری طرح استعمال کرتے ہیں یہ ناجائز ہے کہ اس پانی کا وہ بچہ مالک ہو جاتا ہے اور ہبہ نہیں کرسکتا پھر دوسرے کو اس کا استعمال کیونکر جائز ہوگا۔

اجرت پہ قرآن پڑھنا پڑھانا منع ہے

سوم وغیرہ کے موقع پر قرآنِ مجید پڑھنا جائز مگر اُس پر اُجرت لینا جائز نہیں حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں: سوم وغیرہ کے موقع پر اُجرت پر قرآن پڑھوانا ناجائز ہے دینے والا لینے والا دونوں گنہگار اسی طرح اکثر لوگ چالیس روز تک قبر کے پاس یا مکان پر قرآن پڑھوا کر ایصالِ ثواب کرواتے ہیں اگر اُجرت پر ہو یہ بھی ناجائز۔ بلکہ اس صورت میں ایصالِ ثواب بے معنی بات ہے کہ جب پڑھنے والے نے پیسوں کی خاطر پڑھا تو ثواب ہی کہاں جس کا ایصال کیا جائے۔اس کا ثواب یعنی بدلہ پیسہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ اعمال جتنے ہیں نیت کے ساتھ ہیں جب اللہ کے لیے عمل نہ ہو تو ثواب کی اُمید بیکار ہے۔(بہارِ شریعت حصہ چہاردہم ص ۱۳۹)

اور اسی طرح نر جانور کو جفتی کرنے کے لیے دینا جائز ہے مگر اس کام کی اُجرت لینا جائز نہیں جیسا کہ ہدایہ جلد سوم صفحہ ۲۸۷ میں ہے۔

☆ زید کا جو بچہ کہ دوسری بیوی سے ہوا اس کی بیوی ہندہ زید سے اس بچہ کو دودھ پلانے کی اُجرت لے سکتی ہے جیسا کہ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۶۷۶ میں ہے۔

☆ نماز پڑھنے کے لیے مکان کرایہ پر نہیں لے سکتا۔

(بہارِ شریعت حصہ چہارم صفحہ ۱۳۱، ردالمحتار جلد پنجم صفحہ ۲۱)

قرآن پاک یا کوئی کتاب کرائے پہ لے کر پڑھنا

قرآنِ مجید ہو یا کوئی دوسری کتاب چاہے وہ شاعروں کے دیوان ہوں یا قصے کہانی کی کتابیں کسی کو پڑھنے کے لیے کرایہ پر لینا جائز نہیں۔(درمختار مع شامی جلد ۵ صفحہ ۲۱) اور حضرت صدر الشریعۃ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:"قرآن مجید یا کتاب کو پڑھنے کے لیے کرایہ پر لیا یہ ناجائز ہے۔یوں ہی شعراء کے دیوان اور قصوں کی کتابیں پڑھنے کے لیے اُجرت پر لینا ناجائز ہے۔(بہارِ شریعت حصہ چہاردہم ص ۱۲۲)

☆ کھیت کو اس شرط پر رہن لینا کہ ہم اس کی پیداوار سے فائدہ اُٹھاتے رہیں گے اور جب ہمارا روپیہ مل جائے گا تو ہم کھیت واپس کردیں گے۔اس طرح رہن لینا سود اور حرام ہے

Scanned with CamScanner

اگر چہ رہن لینے والا گورنمنٹی لگان بھی دیتا رہے۔حدیث شریف میں ہے۔ کل قرض جر منفعة فهو ربا ۔البتہ یہاں (ہندوستان) کے کافروں کا کھیت اس شرط پر رہن لینا جائز ہے اگر چہ گورنمنٹ لگان بھی نہ دے کہ یہاں کے کفار حربی ہیں جیسا کہ رئیس الفقہا حضرت ملا جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیرات احمدیہ صفحہ ۳۰۰ میں فرماتے ہیں: ان هم الاحربي وما يعقلها الاالعالمون ۔اور حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ عزیزیہ جلد اوّل صفحہ ۳۹ پر تحریر فرماتے ہیں: گرفتن سود از حربیاں بایں وجہ حلال ست کہ مال حربی مباح ست اگر در ضمن آں نقض عہد نباشد و حربی چوں خود بخود دہد بلا شبہ حلال خواہد بود۔

☆ حضرت صدر الشریعۃ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں: ''بعض لوگ جو قرض لے کر مکان یا کھیت رہن رکھ دیتے ہیں کہ مرتہن مکان میں رہے اور کھیت کو جوتے بوئے اور مکان یا کھیت کی کچھ اُجرت مقرر کر دیتے ہیں مثلاً مکان کا کرایہ پانچ روپے ماہوار یا کھیت کا پٹہ دس روپے سال ہونا چاہیے اور طے یہ پاتا ہے کہ رقم زر قرض سے مجرا ہوتی رہے گی جب کل رقم ادا ہو جائیگی اس وقت مکان یا کھیت واپس ہو جائے گا۔اس صورت میں بظاہر کوئی قباحت نہیں معلوم ہوتی اگر چہ کرایہ یا پٹہ واجبی اجرت سے کم لے پایا ہو اور یہ صورت اجارہ میں داخل ہے یعنی اتنے زمانہ کے لیے مکان یا کھیت اُجرت پر دیا اور زر اجرت پیشگی لے لیا۔ (بہارِ شریعت حصہ شانزدہم ص ۳۹)

☆ جب کہ کسی کو اس شرط پر روپیہ دیا کہ وہ تجارت کرے اور روپیہ دینے والا آدھا یا تہائی یا چوتھائی نفع لے گا یہ طے پایا تو اس طرح روپیہ دے کر نفع حاصل کرنا جائز ہے۔اسے مضاربت کہتے ہیں۔(کتب عامہ)

☆ صحیح شرعی مجبوری کی صورت میں سود دینے کی شرط پر قرض لینا جائز ہے۔الاشباہ والنظائر صفحہ ۹۲۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں: سود دینے والا اگر حقیقۃً صحیح شرعی مجبوری کے سبب دیتا ہے اس پر (گناہ) لازم نہیں۔(درمختار) اور اگر بلا مجبوری شرعی سود دیتا ہے مثلاً تجارت بڑھانے یا جائیداد میں اضافہ کرنے یا اونچا محل بنوانے یا اولاد کی شادی میں بہت کچھ لگانے کے واسطے سودی قرض لیتا ہے تو وہ بھی سود کھانے والے کے مثل ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۲۴۳)

سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک درم سود کا جان بوجھ کر کھالے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کعبہ شریف کے حطیم میں چھتیس بار زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے۔احمد وطبرانی (فتاویٰ رضویہ جلد دوم مطبوعہ لائل پور ص ۱۹۳)

یتیم کی جائیداد کن صورتوں میں بیچنا جائز ہے

سات صورتوں میں یتیم کی جائیداد بیچنا جائز ہے۔(۱) جب کہ جائیداد کو اس کی مالیت سے دوگنی قیمت پر بیچے۔(۲) جب کہ یتیم کے پاس اُس جائیداد کے علاوہ کوئی دوسرا مال نہ ہو اور اس کے ضروری اخراجات پورے نہ ہوتے ہوں۔(۳) جب کہ میت پر کسی کی رقم باقی ہو اور یتیم کی جائیداد بیچے بغیر اس کی ادائیگی ممکن نہ ہو۔(۴) جب کہ میت کی کوئی وصیت ہو اور یتیم کی جائیداد بیچے بغیر وہ پوری نہ کی جاسکے۔(۵) جب کہ جائیداد کی آمدنی اس کے اخراجات سے زائد نہ ہو۔(۶) جب کہ یتیم کی دوکان یا مکان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔(۷) جب کہ جائیداد پر کسی کے قبضہ کے سبب یتیم کی ملکیت سے نکل جانے کا ڈر ہو جیسا کہ حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الاشباہ والنظائر ص ۲۹۲ پہ تحریر فرمایا۔

☆ بیع استصناع یعنی وہ بیع کہ جس میں کاریگر سے میز، کرسی یا جوتا وغیرہ بنوانے کی فرمائش (سائی) دے کر بیع ہوتی ہے وہ بیع بیچنے والے کے مرنے سے باطل ہو جاتی ہے۔جیسا کہ حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: البيع لا يبطل بموت البائع الافي الاستصناع فيبطل بموت الصانع ۔(الاشباہ والنظائر ص ۲۱۳)

☆ جب کہ دو شخص دار الحرب میں مسلمان ہوئے اور دار الاسلام میں نہیں آئے۔تو اُن دونوں کے درمیان اور مسلمان مولیٰ اور اس کے غلام کے درمیان سود کا لین دین جائز ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر ص ۲۱۴ میں ہے۔الربا حرام الافي مسائل بين مسلمين اسلم ثمه ولم يخرجا الينا وبين المولى وعبدهٗ ۔

☆ جب کہ خریدنے والا کافر حربی ہو تو اس کے ہاتھ مرداری چمڑا بیچنا جائز ہے۔ایسا ہی بہارِ شریعت حصہ یازدہم صفحہ ۵۳ میں ہے۔اور ردالمحتار جلد چہارم صفحہ ۱۸۸ میں ہے۔

☆ جب کہ بیع سلم میں رب السلم مسلم الیہ کو مسلم فیہ ہبہ کردے تو اس صورت میں

Scanned with CamScanner

مسلم الیہ پر ہبہ کرنے والے کو موہوب کا ثمن دینا واجب ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۴۰۰ میں ہے۔ای موھوب وجب دفع ثمنہ الی الواھب؟ فقل المسلم فیہ اذا وھبہ رب السلم الی المسلم الیہ وجب علیہ رد راس المال ۔

یاد رہے! جس عقد میں مبیع ادھار اور ثمن نقد ہو اسے بیع سلم کہتے ہیں۔اور جو روپیہ دیتا ہے اس کو رب السلم کہتے ہیں اور دوسرے کو مسلم الیہ اور مبیع کو مسلم فیہ کہتے ہیں۔

(بہار شریعت وغیرہ)

(۱۳۲) بَابُ الْمُسَاهَلَةِ فِی الْمُعَامَلَةِ

(معاملہ میں نرمی کرنے کا باب)

اس باب میں معاملات اور لین دین میں نرمی کرنے کی فضیلت پر احادیث ہیں اور معاملات سے مراد ہے نکاح، تجارت، قرض، اجرت وغیرہ اور وہ تمام کام جن کا تعلق بندوں سے ہے جبکہ عبادت کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ اگر نیت خیر ہو تو اس کے معاملات بھی عبادات کے اندر آجاتے ہیں۔دیکھو! خدمت والدین کی ہو رہی ہے اور ساتھ ساتھ عبادت لکھی جا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے والدین کی خدمت کر رہا ہے۔اہل وعیال کو پال رہا ہے، ساتھ ساتھ عبادت کا ثواب مل رہا ہے کہ اللہ کے حکم سے ہی یہ عمل کر رہا ہے......اور نیت کو جاننے والا خدا ہے۔

اے کہ ذات پاک تو صبح دھور
چشم تو بینندہ ما فی الصدور

☆ خرید و فروخت میں نرمی کرنیوالے کے لئے حضور علیہ السلام کی دعائے رحمت۔ (۲۶۶۶)

☆ تنگ دست کو مہلت دینے والے کو بخش دیا گیا۔(متفق علیہ ۲۶۶۷)

☆ کاروبار میں قسم اٹھانے سے مال تو بک جاتا ہے لیکن برکت اٹھ جاتی ہے۔ (۲۶۶۸،۶۹)

☆ تین شخص اللہ کی رحمت سے محروم ہیں (لایکلمھم اللہ یوم القیمۃ ولا

ینظر الیھم ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم)

(۱) تہبند کو (تکبر سے) لٹکانے والا (۲) احسان جتلانے والا (۳) جھوٹی قسمیں اٹھا کر مال بیچنے والا۔(۲۶۷۰)

☆ سچا اور امانتدار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔(۲۶۷۱)

(۱۳۳) بَابُ الْخِيَارِ

(اختیار کا بیان)

خیر و بھلائی کی تلاش، چننا اور پسند کرنا خیار کہلاتا ہے۔بیع میں احناف کے ہاں چار خیار ہیں۔(۱) خیار عقد (۲) خیار رویت (۳) خیار عیب (۴) خیار شرط۔جبکہ امام شافعی علیہ الرحمۃ کے ہاں ایک پانچواں خیار بھی ہے اور وہ ہے خیار مجلس یعنی ایجاب وقبول کے بعد بھی جب تک فریقین اپنی اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائیں اس وقت تک انہیں اختیار رہتا ہے کہ بیع کو رکھیں یا ختم کر دیں۔لیکن ہمارے ہاں ایجاب وقبول سے بیع مکمل ہو گئی، اب اس میں کسی کو فسخ کا اختیار نہیں ہے، الا یہ کہ خیار کا حق لے لیا ہو۔خیار شرط کی مدت تین دن ہے خیار عقد میں مجلس کا اعتبار ہے۔خیار عیب میں یہ شرط ہے کہ عیب بائع کے ہاں پیدا ہوا ہو نہ کہ خریدار کے ہاں اور اگر ایک عیب بائع کے ہاں اور دوسرا خریدار کے ہاں پیدا ہوا ہو تو واپسی کا حق خریدار کو نہ ملے گا بلکہ چیز کی قیمت کم ہو جائیگی۔پھر ہمارے ہاں تبدیلی مجلس سے کلام کی علیحدگی مراد ہے نہ کہ جسمانی علیحدگی یعنی ایک کہے میں نے فلاں چیز بیچی۔دوسرا کہے میں نے خریدی اور پھر روئے سخن بدل گیا تو بیع پکی ہو گئی۔یہی معنی ہے ان احادیث کا جن میں سالم یتفرقا کے الفاظ ہیں۔اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا خرید و فروخت کرنیوالوں میں سے ہر ایک کو اپنے ساتھی پہ اختیار ہے جب تک کہ الگ نہ ہوں۔(۲۶۷۴،۷۷) اور قرآن پاک کی مندرجہ ذیل آیت میں بھی یتفرقا کا یہی معنی ہے نہ کہ زوجین کی جسمانی علیحدگی وان یتفرقا یغنی اللہ کلا من سعتہ۔اگر خاوند بیوی ایک دوسرے سے (طلاق کے ذریعے) الگ ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کر دے گا۔

Scanned with CamScanner

اور حدیث ۲۲۷۷ سے بھی امام اعظم علیہ الرحمۃ کے موقف کی بھرپور تائید ہو رہی ہے کیونکہ اقالہ ہوتا ہی بیع منعقد ہونے کے بعد ہے اور اگر بیع مکمل نہ ہوتی تو حضور علیہ السلام اَنْ یَّسْتَقِیْلَهٗ نہ فرماتے کہ اقالہ کرے۔ (دیکھئے مرآۃ' ج ۴' ص ۲۴۸)

(۱۳۴) بَابُ الرِّبٰو

(سود کا بیان)

ربٰو یا ربٰی یا ربا کا معنی بڑھنا ہے۔ قرآنِ مجید میں ہے: فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَاللّٰہِ۔ اس لیے جس زمین میں پیداوار زیادہ ہوتی ہو اسے ربوہ کہا جاتا ہے۔ کَمَثَلِ جَنَّۃٍ بِرَبْوَۃٍ۔ شرعاً ربٰو اس زیادتی کو کہتے ہیں جو عوض و بدلہ سے خالی ہو اور نفس عقد میں مشروط ہو (کہ اتنے پیسوں کے بدلے مہینے یا سال بعد اتنے زیادہ لوں گا یا دوں گا) جانبین میں ہم جنس و ہم وزن مال ہوں جس طرح کہ ایک کلو گندم دے کر سوا کلو لے لینا اور اگر جنس یا وزن میں فرق ہو گیا تو سود نہ ہوا۔ ربٰو کو الف و یا کے ساتھ بھی لکھ سکتے ہیں۔ اگرچہ قرآن پاک میں صرف واؤ کے ساتھ آیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت و کتابت سب کچھ منقول ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔ ''سود کے ستر گناہ ہیں اور ان میں سے چھوٹا گناہ ایسا ہے کہ جیسے اپنی ماں سے زنا کرنا (جیسا کہ آگے حدیث کا نمبر آ رہا ہے) سود کا ایک درہم چھتیس بار زنا سے برا ہے۔ قرآن پاک میں سودی کاروبار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کرنے کا چیلنج کیا گیا ہے۔ فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ۔ البقرہ۔ پھر چونکہ سود لینا سود دینے سے زیادہ برا ہے کہ یہ لینا بھی ہے اور کھانا بھی' جس سے لیتا ہے اس پہ اور اس کی اولاد پہ ظلم ڈھاتا ہے۔ ان کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے۔ اللہ کا بھی حق مارتا ہے اور بندوں کا بھی' اس لیے جہاں سود میں ملوث لوگوں (کھلانے والا' لکھنے والا' گواہ بننے والا وغیرہ) پہ لعنت کی گئی وہاں سب سے پہلے اکل الربو یعنی سود کھانے والے پہ لعنت کی گئی۔ (۲۶۴۲) آخر میں فرمایا: ھُمْ سَوَاءٌ (اصل گناہ ہیں) سب برابر ہیں (۲۶۸۰)

☆ جن چھ چیزوں میں بالاتفاق زیادتی کے ساتھ بیچنا حرام ہے۔

اَلذَّھَبَ بِالذَّھَبِ.......... (۲۶۸۱'۸۲)

گائے اور بکری کے گوشت میں قدر تو ہے جنس نہیں' سونا اور لوہا ہم جنس تو ہیں ہم وزن یعنی ان میں قدر نہیں۔ لہٰذا کمی بیشی کے ساتھ بیع ہو سکتی ہے۔ اسی طرح سونا اور چاندی یعنی نام اور کام میں یکساں ہونا مراد ہے۔ (مرآۃ) اسی طرح ردی کھجوروں کو اعلیٰ کھجوروں کے بدلے میں لینے کی بجائے ان کو پیسوں کے بدلے میں بیچ دے پھر ان سے اعلیٰ کھجوریں خرید لے تو جائز ہے۔ (۲۶۸۶'۸۷) غیر سودی مال میں کمی بیشی جائز ہے۔ جیسا کہ ایک غلام کو دو غلاموں کے بدلے میں' ایک بکری دو کے عوض (۲۶۸۸) ہاں حیوان کی حیوان سے ادھار بیع ناجائز ہے۔ (مرآۃ' ج ۴' ص ۲۸۳' آخری سطر و حدیث ۲۶۹۵) پانچ سو کا ہار جو کہ چھ سو کا لیا جاتا ہے اور پھر پانچ سو میں واپس کیا جاتا ہے ایسی خرید و فروخت نہ چاہئے۔ (۲۶۹۰' مع مرآۃ' ص ۲۵۴)

☆ ایک دور ایسا آئیگا کہ سود کے بغیر ایک لقمہ کھانا بھی میسر نہ ہوگا' بندہ جتنا بھی بچے گا اس کا اثر بہرحال پہنچ جائے گا۔ فَاِنْ لَّمْ یَاْکُلْهُ اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِہٖ (۲۶۹۱)

☆ اَلرِّبٰو فِی النَّسِیْئَۃِ (میں الف لام عہدی ہے اور ہو سکتا ہے استغراقی ہو یعنی ادھار میں مطلق زیادتی حرام ہے اور نقد میں تب جبکہ قدر و جنس ہو (۲۶۹۷)

☆ سود کا کم از کم گناہ ماں سے زنا کرنے کے برابر (۲۶۹۹)

☆ شب معراج سود خوروں کی سزا کو ملاحظہ فرمانا: بُطُوْنُھُمْ کَالْبُیُوْتِ فِیْھَا الْحَیَّاتُ (۲۷۰۱)

☆ سود میں اختلاف اس لیے ہے کہ حضور علیہ السلام نے وفات تک اس کی پوری تشریح نہ فرمائی۔ (۲۷۰۳)

☆ اپنے مقروض سے ھدیہ وغیرہ نہ لیا جائے۔ (۲۷۰۴'۵'۶)

(۱۳۵) بَابُ الْمَنْھِیِّ عَنْھَا مِنَ الْبُیُوْعِ

(ممنوع تجارتوں کا بیان)

وہ تجارتیں جو منع ہیں' ان میں بیع باطل' بیع فاسد اور بیع مکروہ بھی ہے۔ فرق یہ ہے کہ بیع

Scanned with CamScanner

فاسد قبضہ کے بعد ملکیت کا فائدہ دیتی ہے اور بیع باطل نہ قبضہ سے پہلے ملک کا فائدہ دیتی ہے نہ بعد جبکہ بیع مکروہ مطلقاً مفید ملک ہے اگرچہ نہ کرنی چاہئے جیسا کہ جمعہ کی اذان کے بعد تجارت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (وذروا البیع) لیکن کوئی کرے گا تو گناہ کے باوجود ملکیت ثابت ہو جائیگی۔ بیع مزابنہ سے منع کیا گیا اور وہ یہ ہے کہ اگر کھجور ہو تو کوئی شخص اپنے باغ کے پھل کو کھجور کے عوض ناپ سے فروخت کرے اور اگر انگور کا کھیت ہو تو انگور، کشمش کے عوض ناپ سے فروخت کرے۔ اس کو مزابنہ اس لیے کہتے ہیں کہ مزابنہ زبن سے بنا ہے جس کا معنی ہے ختم کرنا، دفع کرنا چونکہ اس بیع کو بھی بعد میں ایک شخص قائم رکھنا چاہتا ہے اور دوسرا جسے نقصان نظر آتا ہے، وہ فسخ کرنا چاہتا ہے۔ اسی طرح بیع مخابرہ، محاقلہ، معاومہ سے منع کیا گیا اور عرایا کی اجازت دی اور وہ یہ ہے کہ کوئی باغ والا اپنے باغ کا ایک حصہ کسی فقیر کو دے دے کہ تو اس کے پھل کھایا کر، اب فقیر اس باغ میں آنے جانے لگے جس کی وجہ سے باغ والے کے اہل وعیال کو تکلیف ہو تو باغ کا مالک اس فقیر کو باغ میں لگے ہوئے پھلوں کے بدلے کچھ کھجوریں دے کر فارغ کردے۔ اگرچہ یہ بھی بیع مزابنہ ہی معلوم ہوتی ہے مگر دراصل یہ تبدیل ہبہ ہے۔ لہٰذا جائز ہے اس کی اور بھی تشریحات ہیں مگر یہ قوی ہے (اشعہ، مرقات، مراۃ)

مزارعہ اور مخابرہ کو امام اعظم علیہ الرحمۃ ممنوع فرماتے ہیں مگر صاحبین جائز کہتے ہیں اور جس حدیث کی وجہ سے امام صاحب نے منع کیا ہے اس کو صاحبین منسوخ مانتے ہیں جس کی ناسخ حدیث خیبر ہے اور اسی پہ فتویٰ ہے۔ ہاں زمین کے معین حصہ کی پیداوار مالک یا کرایہ دار کے لئے مقرر کرنا اور باقی دوسرے کے لئے یہ حرام ہے کیونکہ خبر نہیں کس حصہ میں کتنی پیداوار ہو پھر ہو بھی کہ نہ۔ بیع عریہ یا عرایا پانچ وسق سے کم میں جائز ہے اور وہ بھی فقراء کے لئے نہ کہ امراء کے لئے۔ (مراۃ)

پھل سرخ ہونے سے پہلے چونکہ آفات کے خطرے میں ہوتے ہیں، اس لیے اس حالت میں ان کی بیع سے منع فرمایا گیا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تَزْهِيَ (۲۷۱) باغ یا کھیت کی چند بہاریں بیچنے خریدنے سے منع فرمایا گیا (کیونکہ یہ معدوم کی بیع ہے) نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ (۲۷۱۴)

☆ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ ۔ شہری دیہاتی کے لئے تجارت نہ کرے (۲۷۱۹) اس طرح کہ مال لانے والے دیہاتیوں کو آج کے بھاؤ پہ مال فروخت نہ کرنے دے بلکہ اس کا مال خود سنبھال لے کہ جب مہنگا ہوگا تو فروخت کردوں گا جس طرح کہ آج کل بعض آڑھتی اور دلال کرتے ہیں کیونکہ اس سے چیزیں مہنگی ہونے کا بلکہ قحط پڑھنے کا خطرہ ہے۔

☆ بیع المُصَرّاۃ سے منع کیا گیا (ایضاً) دودھ والے جانور کا دودھ روک کر اس کو بیچنا کیونکہ یہ دھوکہ ہے۔

☆ بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع کیا گیا (۲۷۲۵) (ان کی تعریفیں خود حدیث میں موجود ہیں)

☆ کنکری پھینک کر بیع الحصاۃ اور بیع الغرر سے منع کیا گیا۔ (۲۷۲۶) (بیع الحصاۃ کی تین صورتیں ہیں اور تینوں منع ہیں۔ ان کی تعریفات دیکھئے۔ (ص ۲۷۰، مراۃ، ج ۴) اور غرر دھوکہ کی بیع کو کہتے ہیں۔

☆ فالتو پانی بیچنے سے منع کیا گیا۔ (یعنی پینے کا پانی) (۲۷۳۱)

☆ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ جو ملاوٹ کرے وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (۲۷۳۲) حکومت ظلماً جو نیلامی کرتی ہے وہ منع ہے۔ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ (۲۷۳۷)

☆ حضور علیہ السلام نے ایک شخص کا پیالا بولی لگا کر بیچ دیا اور اسے مانگنے سے بچا لیا۔ (۲۷۴۵)

(۱۳۶) (تجارت کے بارے میں متفرق احادیث)

☆ ولاء (استحقاق میراث) اور ہبہ کی بیع سے منع فرمایا گیا۔ (۲۷۵۰)

☆ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ۔ جب بائع اور مشتری جھگڑ پڑیں اور مبیع بعینہٖ موجود ہے تو بائع کی بات مانی جائیگی ورنہ سودا رد کردیا جائے گا۔ (۲۷۵۲)

اس بارے میں حنفی مذہب یہ ہے کہ مبیع موجود ہے اور قیمت میں اختلاف ہوگیا تو فیصلہ گواہی پر ہوگا اور اگر گواہی دونوں کے پاس ہو تو زیادتی قیمت کی گواہی مانی جائیگی اور اگر

Scanned with CamScanner

کسی کے پاس گواہی نہ ہو تو قسم کھائیں گے اور بیع فسخ ہو جائیگی اور اگر قیمت و بیع دونوں میں جھگڑا ہے تو قیمت کے بارے میں بائع کی گواہی قبول ہوگی اور مبیع کے متعلق خریدار کی لیکن اگر مدت یا شرط خیار یا بعض قیمت پر قبضہ کرنے میں اختلاف ہو جائے تو قسم کسی پر نہیں۔ اس بارے میں جو مختلف احادیث مروی ہیں وہ صحیح نہیں لہٰذا مندرجہ بالا حدیث مشہور پر اعتماد چاہیے کیونکہ گواہ مدعی پر ہیں اور قسم منکر پر (اشعہ)

☆ جو خریدار بائع کی طرف سے فسخ بیع قبول کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی غلطیاں معاف کریگا۔ (۲۷۵۳)

☆ ایک ایمان افروز واقعہ' ایثار' خوف خدا کی عمدہ مثال اور بہترین فیصلے پہ اللہ تعالیٰ نے فریقین کی کس طرح مدد فرمائی۔ (دیکھئے حدیث ۲۷۵۴)

جب کرم ہوتا ہے حالات بدل جاتے ہیں

(۱۳۷) بَابُ السَّلَمِ وَالرِّهْنِ

(بیع سلم اور گروی کا بیان)

بیع سلم یہ ہے کہ قیمت ابھی دے دی جائے اور چیز بعد میں (ادھار) لی جائے' یہ تجارت سات یا آٹھ شرطوں کے ساتھ صحیح ہے اور چونکہ اس سے قیمت فوراً سپرد کر دی جاتی ہے اسی لیے اس کو سلم کہتے ہیں کیونکہ سلم کا لغوی معنیٰ سپرد کرنا ہی ہے۔ جانب مخالف سے چونکہ چیز دیر سے ملتی ہے تو اس اعتبار سے اس کو بیع سلف بھی کہا گیا ہے۔ اس بیع کا ذکر قرآن مجید کی اس آیت میں ہے۔ یا ایھا الذین امنوا اذا تداینتم بدین...... علماء نے یہاں سے بیع سلم ہی مراد لی ہے۔ اس سے اگلی آیت میں رہن کا ذکر ہے۔ فَرِهَانٌ مَّقْبُوْضَةٌ۔ رہن کا لغوی معنی روکنا ہوتا ہے اور شریعت میں اس کی حقیقت یہ ہے کہ کسی کے حق کی وجہ سے اپنی کوئی چیز حقدار کے پاس رکھ دی جائے کہ جب یہ شخص حقدار کا حق واپس کریگا تو اپنی چیز واپس لے لے گا۔ بخاری کی حدیث میں ہے کہ حضور علیہ السلام کی وفات کے وقت آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی رکھی ہوئی تھی جو بعد میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے چھڑائی۔ (اشعہ' مراۃ)

☆ پہلی حدیث میں بیع سلم کی تین شرائط کا ذکر ہے۔ خریدی گئی چیز کا وزن' پیمانہ اور ادائیگی کا وقت مقررہ معلوم ہونا۔ (وقت کا تقرر احناف کے ہاں شرط ہے جس کی دلیل یہی حدیث ہے) باقی شرائط یہ ہیں چیز کی ذات اور وصف کا معلوم ہونا' ادائیگی کی جگہ مقرر ہونا' وقت ادا تک چیز کا بازار میں ملتے رہنا۔ (یہ شرائط اگلی احادیث میں متفرق طور پہ مذکور ہیں) (۲۷۵۵)

☆ راھــــن (اصل مالک) کو مرہون (گروی رکھی ہوئی چیز) کے استعمال کا حق حاصل ہے۔ (۲۷۵۹)

(۱۳۸) بَابُ الْاِحْتِكَارِ

غلہ کو روکنے (ذخیرہ اندوزی کرنے) کا بیان

احتکار حکر سے ہے جس کا معنی ظلم و زیادتی ہے۔ شرعاً انسان یا جانوروں کی غذاؤں کا ذخیرہ کرنا احتکار کہلاتا ہے۔ تنگی کے زمانے میں احتکار ناجائز ہے اور فراخی کے زمانے میں جائز ہے یعنی بازار میں کوئی چیز مل رہی ہے تو اس چیز کو سٹور کر لینے میں حرج نہیں ہے اور نہ ہی یہ ناجائز ذخیرہ اندوزی ہے بلکہ اس کا عکس ناجائز و ممنوع ہے کہ بازار میں ایک شئی کی قلت ہے اور یہ زیادہ قیمت وصول کرنے کے لئے وہ چیز روک لیتا ہے۔ ممانعت کی تمام احادیث اسی احتکار کے متعلق ہیں اور نہ ہی ہر چیز کا احتکار ممنوع ہے ورنہ تو بھوسہ وغیرہ کی بھی تجارت نہ ہو سکے گی۔ (مرقات)

☆ ذخیرہ اندوزی کرنیوالا لعنتی ہے۔ (۲۷۶۴)

☆ مہنگائی روکنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرو۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ (۲۷۶۵) اللہ ہی قیمت میں کمی کرنے والا ہے۔ یعنی اللہ ہر شے کی بہتات کر دے تو کوئی شے بھی مہنگی نہ ہو اس کے لیے زیادہ سے زیادہ استغفار کی ضرورت ہے۔

☆ ذخیرہ اندوز لاعلاج بیماریوں (کوڑھ اور مفلسی) میں مبتلا ہوگا۔ (۲۷۶۶)

☆ چالیس دن تک غلہ روکنے کا وبال کہ وہ شخص اللہ کے ذمہ سے نکل جاتا ہے۔ (۲۷۶۷) پھر سارا مال صدقہ بھی کر دے تو کفارہ نہ بن سکے گا۔ (۲۷۶۹) کیونکہ یہ ایسا ظالم ہے کہ اللہ تعالیٰ ارزانی کرے تو پریشان ہوتا ہے اور مہنگائی پہ راضی رہتا ہے۔ (۲۷۶۸)

Scanned with CamScanner

(۱۳۹) بَابُ الْاِفْلَاسِ وَالْاِنْظَارِ

(دیوالیہ کرنا اور مہلت دینے کا باب)

افلاس فلس مصدر سے ہے جس کا معنی ہے پیسہ، ہمزہ سلب کے لئے ہو تو افلاس کا مطلب ہوا پیسہ نہ ہونا اور اگر ہمزہ تصییر کیلئے ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ اشرفیوں جیسی رقم کا پیسہ پیسہ بن جانا بہر حال تنگدستی مراد ہے اور انظار نظر سے ہے جس کا معنی ہے مہلت اور ڈھیل دینا مطلب یہ ہے کہ مقروض دیوالیہ ہو جائے تو اس کو قرضخواہوں یا حکومت کی طرف سے مہلت ملنا کہ مال حاصل ہونے پر ادا کر دے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وان کان ذو عسرة فنظرة الی میسرة۔ اگر وہ (مقروض) تنگ دست ہو تو وسعت آنے تک اس کو مہلت دو۔

☆ تنگدست مقروض پہ آسانی پیدا کرنے والے کی فضیلت (۲۷۷۲ تا ۲۷۷۵)

☆ قرض خواہ کو بغیر شرط لگائے زیادہ واپس کرنا جائز ہے۔ (۲۷۷۶'۹۴)

☆ حضور علیہ السلام پہ قرض خواہ کی سختی اور آپ کا خلق عظیم (۲۷۷۷)

☆ نبی علیہ السلام مقروض کا جنازہ نہ پڑھتے تھے۔ (۲۷۸۰)

☆ مقروض شہید بھی ہو جائے تو نہ بخشا جائے گا۔ (۹۸-۹۱-۹۰-۸۳-۲۷۸۲)

☆ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ. جس کا کوئی مددگار نہیں اس کے حضور مددگار ہیں۔ (۲۷۸۴)

بخشوانا مجھ سے عاصی کا روا ہو گا کیسے
کس کے دامن میں چھپوں دامن تمہارا چھوڑ کر

(قرض کی ادائیگی میں اولاً روپیہ پیسہ پھر منقولہ سامان فروخت کیا جائے گا۔ پھر غیر منقولہ جائیداد پھر...... (مرأة)

☆ مقروض کو ڈھیل دینے پہ ہر دن پہ صدقہ کا ثواب ہے۔ (۲۷۹۶)

(۱۴۰) بَابُ الشِّرْكَةِ وَالْوَكَالَةِ

(شرکت اور وکالت کا بیان)

شرکت کا معنی ہے ساجھی ہونا، شریک ہونا اور وکالت کا معنی ہے دوسرے پہ اعتماد کر

کے اس سے اپنا کام کروانا پھر شرکت کی بہت اقسام ہیں۔ منافع میں شرکت، اصل چیز میں شرکت، حقوق بدنی میں شرکت جیسے قصاص یا حد قذف میں مطالبہ کرنیوالوں کی شرکت، حق مال میں شرکت جیسے حق شفع، شرکت عنان، شرکت معاوضہ، شرکت وجوہ، شرکت صنائع یہ سب شرکت ہی کے اقسام ہیں۔ تفصیل کتب فقہ میں دیکھیں۔

☆ جس کو حضور علیہ السلام نے دعائے برکت دی۔ صحابہ کرام اس کو اپنے کاروبار میں شریک ہونے کی درخواست کرتے۔ (۲۷۹۹)

☆ حضور علیہ السلام کی دعا کی برکت سے اگر مٹی بھی خریدی جاتی تو نفع ہی ہوتا۔ (۲۸۰۱)

کیونکہ جن کا نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا
بلکہ بگڑے بھی بنا دیتا ہے یہ نام محمد

پھر اس نام والے کی دعا میں کتنا اثر ہوگا؟

☆ سودا کرنے والے خیانت نہ کریں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کے ساتھ ہوتی ہے اور ایک بھی خیانت کرے تو رحمت گئی اور لعنت آ گئی۔ (۲۸۰۲)

☆ حضور علیہ السلام نے اپنے وکیل کو اپنا بندہ بھیجنے کی علامت یہ سمجھائی کہ اس کے گلے پہ ہاتھ رکھنے والا ہمارا بھیجا ہوا ہوگا۔ (۲۸۰۴)

☆ صرف خریداری کے وکیل کو پتہ ہو کہ میرا موکل ناراض نہیں ہوگا تو فروخت بھی کر سکتا ہے۔ نیز قربانی کے جانور کی قیمت سے بچا ہوا مال صدقہ کر دیا جائے۔ (۲۸۰۶)

(۱۴۱) بَابُ الْغَصَبِ وَالْعَارِيَةِ

(ہتھیا لینے اور مانگ کر لینے کا باب)

کسی کی مال پر ناجائز قبضہ کرنا غصب کہلاتا ہے۔ پھر غصب اور چوری ڈکیتی میں فرق ہے کیونکہ مانگ کر چیز لینا اور واپس نہ کرنا یا امانت نہ لوٹانا غصب ہے۔ چوری ڈکیتی نہیں ہے۔ عاریۃ کا مطلب یہ ہے کہ کسی کی چیز سے اس کی اجازت پر بغیر معاوضہ کے نفع حاصل کرنا جس طرح کہ کسی کا برتن وغیرہ لے کر کام نکال کر واپس کر دینا اور عاریۃ شد کے ساتھ

Scanned with CamScanner

ہوتو منسوب ہے۔ عار کی طرف بمعنی شرم وعیب۔ لان طلبها عار و عیب ۔ کیونکہ اس کے مانگنے میں ایک قسم کی شرم محسوس ہوتی ہے۔ ننگے کو بھی عاری اس لیے کہتے ہیں کہ ننگا رہنے میں شرم و عار ہوتی ہے۔ بعض نے عاریت کو تعاور سے مانا ہے بمعنی تبادلہ کرنا اور دست بدست لین دین کرنا۔ بہرحال عاریت جائز ہے اور غصب حرام ہے۔

☆ جو کسی کی زمین پہ ظلماً قبضہ کریگا قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ہوگا۔ (۲۸-۲۷-۲۸۲۶-۲۸۰۷)

☆ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے غیرت کی بنا پہ پیالا توڑ دیا۔ (۲۸۰۹)

☆ جنت و دوزخ کو سورج گرہن کی نماز میں ملاحظہ فرمانا۔ (۲۸۱۱)

اہل محبت کہتے ہیں کہ جنت و دوزخ خود سلام کے لیے سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوگئیں اس لئے حضور علیہ السلام نماز میں آئے تو جنت و دوزخ حضور پاک کے سامنے آ گئیں۔

آتا ہے جو صاحب تاج و سریر ہے
رونق فضا ہے خلق کا جو دستگیر ہے
دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و ملک سلام کو آئیں پکار دو

☆ (حکومت کی اجازت سے) بنجر زمین کو آباد کرنیوالا اس کا مالک ہے۔ (۲۸۱۳)

☆ نکاح شغار (ان یتزوج الرجل امرأة علی ان یزوجك اخری من غیر مهر بینهما) سے ممانعت وهذا العقد فاسد عند اکثر اهل العلم قال ابو حنیفة والثوری یصح ویجب مهر المثل) (۲۸۱۵)

☆ غاصب سے (بے خبری میں) خریدی ہوئی چیز مالک کے پالی تو اس کو ملے گی اور خریدار غاصب کو تلاش کرے۔ (اگر جان بوجھ کر خریدی تو برابر کا مجرم ہے) (۲۸۱۷)

(۱۴۲) بَابُ الشُّفْعَةِ

(حق شفعہ کا باب)

شین کے پیش سے شفعہ، شفع سے ہے جس کا معنی ہے جوڑنا ملانا اس لیے جفت عدد کو شفع کہتے ہیں اور طاق کو وتر۔ قرآن حکیم میں یہ دونوں الفاظ آئے ہیں۔ والشفع

والوتر۔ سفارش کو عربی میں شفاعت اور سفارش کرنے والے کو شفیع کہتے ہیں کیونکہ شفیع اپنے آپ کو ملزم کے ساتھ ملا دیتا ہے۔ حق قرب کو اسی لیے شفع کہا گیا ہے کہ دوسرے کی زمین خرید کر اپنی زمین کے ساتھ ملا دی جاتی ہے۔ دوسرے ائمہ کے ہاں صرف شرکت کرنے والے کو شفع کا حق ہے جبکہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے ہاں پڑوسی کو بھی حق حاصل ہے جسے حق جوار کہتے ہیں۔

☆ جب حدیں قائم ہو جائیں، راستے بن جائیں تو شفع (شرکت) نہیں۔ (۲۸۲۹)

☆ پڑوسی کو حق شفع ملتا ہے۔ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ (۲۸۳۱) السقب وهذا الحدیث یدل علی ثبوت الشفعة للجار۔ (حاشیہ مشکوٰۃ، ص ۲۵۶)

☆ پڑوسی کو دیوار میں کیل وغیرہ لگانے سے نہ روکو (جبکہ تمہارا کوئی نقصان نہ ہو رہا ہو یہ حکم استحبابی ہے) (۲۸۳۲)

☆ زمین کا پیسہ اگر زمین ہی میں نہ لگایا جائے تو اس میں کوئی برکت نہیں۔ (۲۸۳۴)

☆ ہر (غیر منقول) چیز میں شفعہ ہے (جو قابل شفعہ ہو) (۲۸۳۶)

(۱۴۳) بَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ

(پانی دینے اور کھیتی باڑی کا باب)

مساقات یہ ہے کہ کسی سے اپنے باغ میں پانی لگوانے کے بدلے کچھ حصہ پیداوار کا اس کے لئے مختص کیا جائے اور مزارعت یہ ہے کہ کسی کو اپنی زمین ٹھیکے (حصے) پر دی جائے کہ کاشت تم کرو اور پیداوار میں اتنا حصہ تمہارا ہوگا۔ یہ دونوں امام اعظم علیہ الرحمۃ کے ہاں ممنوع ہیں جبکہ صاحبین اور باقی ائمہ ان کو جائز قرار دیتے ہیں فتویٰ اسی پر ہے۔ امام اعظم نے جو ممنوع قرار دیا ہے تو ان کی دلیل بھی بڑی معقول ہے کہ یہ نا معلوم بلکہ معدوم چیز پہ کرایہ ہے۔ نیز یہ کہ حضور علیہ السلام نے مخابرہ سے منع فرمایا ہے۔ بہرحال آپ کا قول احتیاط پر مبنی ہے یا اس بنا پر ہے کہ انہیں جواز والی احادیث نہیں پہنچی اور صاحبین کا فتویٰ ضرورت کی وجہ سے ہے اور اس باب میں بیان کی گئیں جواز والی احادیث کی بنا پر ہے۔

Scanned with CamScanner

امام صاحب کے ہاں خیبر میں حضور علیہ السلام کا یہود سے معاملہ فرمانا جیسا کہ حدیث ۲۸۳۹ میں ہے۔ مساقات و مزارعت نہیں بلکہ بطور جزیہ تھا۔ نیز حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا حَتّٰى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا فَتَرَكْنَاهَا مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ (رواہ مسلم ۲۸۴۰) ہم کھیتی باڑی کراتے تھے اور اسمیں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے (مخابرہ یہ ہے کہ زمین ایک کی ہو محنت دوسرا کرے اور پیداوار مشترک ہو) یہاں تک کہ حضرت رافع بن خدیج نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے اس سے منع فرمایا ہے تب ہم رک گئے۔ یہ حدیث اپنے ظاہری معنی کے اعتبار سے امام صاحب کی دلیل قرار دی جاتی ہے کہ کھیتی باڑی مطلق ممنوع ہے۔ صاحبین کے نزدیک اس سے ایک خاص صورت مراد ہے (کہ اجرت کے لئے کسی خاص حصے کی پیداوار مقرر ہو یعنی یوں بات ہو کہ اس حصے کی پیداوار تیری ہوگی باقی میری) جیسا کہ حضرت رافع بن خدیج سے ہی حدیث ۲۸۴۲ میں ہے۔

(۱۴۴) بَابُ الْاِجَارَةِ

(کرایہ کا باب)

نفع عوض پر فروخت کرنا شرعاً اجارہ ہے جو کہ قیاس کے طور پر تو ناجائز ہونا چاہئے کہ اس میں معدوم کی فروخت ہے مگر شریعت نے ضرورت کا لحاظ کرتے ہوئے اسے جائز قرار دیا ہے اور نص کے مقابلہ میں قیاس قابل عمل نہیں جیسا کہ روٹی کپڑے کے عوض دائی کو نوکر رکھنا جائز ہے۔ اگرچہ اس کا دودھ بھی نامعلوم ہے اور روٹی کپڑا ابھی غیر مقرر یا جیسے حمام میں اجرت پر غسل کرنا کیونکہ پانی کی مقدار معلوم نہیں مگر ضرورۃً یہ بھی جائز ہے۔ وہ بھی جائز اسی طرح ضرورۃً اجارہ بھی جائز ہے۔ لہٰذا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَاَمَرَ بِالْمُوَاجَرَةِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا۔ حضور علیہ السلام نے مزارعت (کھیتی باڑی کی خاص صورت سے) منع فرمایا اور زمین کرائے پر دینے کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔ یعنی زمین کو نقد روپیہ میں کرائے پہ دینا بلا کراہت درست ہے۔ (۲۸۴۸)

☆ حضور علیہ السلام نے پچھنے لگانے والے کو اجرت عطا فرمائی اور نسوار لی (وَاسْتَعَطَ) (۲۸۴۹)
لہٰذا نسوار (جو ناک میں چڑھائی جاتی ہے نہ کہ جو کھائی جاتی ہے) لینا جائز ہوا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ہر نبی علیہ السلام نے بکریاں چرائیں (۲۸۵۰)

☆ کتاب اللہ اور دینی کاموں پہ اجرت جائز اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ (رواہ البخاری) (۵۳-۲۸۵۲) ناجائز بھی ہے (۲۸۵۷) مگر متاخرین نے بالاتفاق جائز قرار دیا ہے تاکہ دین ضائع نہ ہو جائے۔ جائز والی احادیث میں علاج کے لئے قرآن و حدیث سے دم کرنا جائز ثابت ہوا اور ممانعت والی حدیث سے تعلیم قرآن کی اجرت سے منع فرمایا۔ وہ بیان جواز کے لئے اور یہ بیان استحباب کے لئے یا پہلی احادیث میں طے کر لیا گیا تھا کہ ہم یہ کچھ لیں گے اور اس حدیث میں طے کئے بغیر پڑھانا طے پایا اور پھر لے لیا اس لیے فرمایا: اِنْ كُنْتَ تُحِبُّ اَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِّنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا۔ اگر تم چاہو کہ یہ (کمان) آگ کی بنا کر تجھے طوق پہنایا جائے تو لے لو۔

(۱۴۵) بَابُ اِحْيَآءِ الْمَوَاتِ وَالشِّرْبِ

(بنجر زمین کو آباد کرنا اور پانی دینا)

آباد زمین جس کو عربی میں عامر کہتے ہیں اس کا مقابل موات ہے یعنی وہ زمین جو نہ تو کسی کی ملکیت میں ہو اور نہ ہی بستی والوں کی ضروریات کے لئے ہو اور نہ ہی اس میں کوئی کاشت کاری کرتا ہو۔ شرب۔ شین کے کسرہ سے ہے۔ جس کا معنی ہے پانی کا حصہ یا پانی کی باری یا پانی دینے کا حق۔ احناف کے ہاں حاکم وقت کی اجازت سے بے آباد زمین کو آباد کرنے والا مالک بنے گا ورنہ نہیں۔ یہی مطلب ہے حدیث (۲۸۵۸) کا۔

☆ تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ بروز قیامت نہ کلام فرمائے گا نہ ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے گا۔ (۱) جھوٹی قسمیں اٹھا کر مال بیچنے والا۔ (۲) دوسروں کا حق مارنے والا (۳) فالتو پانی روکنے والا (۲۸۶۲)

☆ غیر مملوک چیز پہ قبضہ ملکیت ثابت کر دیتا ہے جیسا کہ شکاری جانور، خودرو جنگلی

Scanned with CamScanner

درختوں کا پھل، غیر مملوک زمیں میں اگی ہوئی گھاس، بن کی لکڑی، جنگل کا پانی وغیرہ (۲۸۶۹)

☆ امام شافعی کی روایت سے مذہب حنفی کی تائید ہو رہی ہے۔حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو پرانی غیر مملوکہ زمیں آباد کرے وہ اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مِنِّيْ ۔ پھر وہ میری طرف سے تمہاری ہے۔یہی امام اعظم علیہ الرحمۃ کا موقف ہے کہ بغیر سلطان اسلام کی اجازت کے اس پہ ملکیت ثابت نہیں ہوتی اور حدیث سے یہی صراحت کے ساتھ ثابت ہو رہا ہے۔(۲۸۷۰)

☆ پانی اور درخت نہ دینے کے سلسلہ میں حضور علیہ السلام کی ناراضگی (۲۸۶۰-۲۸۷۲)

☆ پانی نمک اور آگ دینے سے انکار نہ کیا جائے اور اس کی فضیلت (جبکہ اپنے پاس ضرورت سے زیادہ ہو) (۲۸۷۳)

(۱۴۶) بَابُ الْعَطَايَا

(بخششوں کا باب)

بغیر عوض کے بڑا چھوٹے کو کچھ دے تو اس کو عطیہ کہتے ہیں۔چھوٹا بڑے کو دے تو اس کو نذرانہ کہتے ہیں اور برابر والے کو دینا ہبہ کہلاتا ہے۔عطیات کی چونکہ زیادہ قسمیں ہیں۔ (عمریٰ، رقبیٰ، جائزہ، شاہی انعامات، ماں باپ کا اپنی اولاد کو کچھ دینا) لہٰذا عطایا جمع کا صیغہ ارشاد فرمایا گیا۔مسئلہ یہ ہے کہ سلطانی بخششیں قبول کرنا عالم جاہل، فقیر وغنی ہر ایک کے لئے جائز ہیں۔اگرچہ سلطانی اموال عموماً حلال وحرام سے مخلوط ہوتے ہیں۔حضور علیہ السلام نے شاہ اسکندریہ مقوقس وغیرہ کے تحفے قبول فرمائے ہیں۔یہود مدینہ سے قرض لیا ہے حالانکہ یہود کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ. یہ حرام خور ہیں۔(مرقات، مراۃ)

☆ عمریٰ کا عطیہ جائز ہے اَلْعُمْرٰى جَائِزٌ (۲۸۷۵) اَلْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ لِاَهْلِهَا (۲۸۷۶) انما العمرى التى اجاز رسول الله صلى الله عليه وسلم (۲۸۷۷) عمرہ حج اور ہے یہاں عمریٰ عطاء مراد ہے۔جس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) کوئی شخص کسی کو اپنی زمین وغیرہ عمر بھر کے لئے دے دے اور ساتھ یہ بھی کہہ دے کہ تیرے بعد تیرے ورثاء کی ہے تو یہ بالاتفاق جائز ہے۔اگر اس کے وارث نہ ہوں تو بیت المال کو ملے گی۔

(۲) وارثوں کا ذکر نہ کرے یہ ہمارے ہاں جائز ہے اور حق یہ ہے کہ امام شافعی کے ہاں بھی جائز ہے۔اس کا حکم بھی پہلے عمریٰ کا سا ہے کہ کسی صورت میں واہب کو نہ لوٹے گی۔

(۳) واپس لینے کی شرط لگائے کہ تیری زندگی تک تیری پھر میری، اس کے جواز میں ہمارے ہاں اختلاف ہے اور فتویٰ جواز پر ہے اور واپس لینے کی شرط لگانا باطل ہے کیونکہ ہبہ بالشرط ہے جو جائز ہوتا ہے جبکہ اس میں شرط باطل قرار پاتی ہے۔امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔عمریٰ مطلق درست ہے اور موقت باطل ہے۔امام مالک علیہ الرحمۃ، کے ہاں عمریٰ میں منافع کی ملکیت ہوتی ہے نہ کہ اصل شئی کی یعنی موہوب اس کو برت تو سکتا ہے لیکن اس کا مالک نہیں ہوسکتا۔خلاصہ یہ کہ عمریٰ ہبہ کی قسم ہے اور ہبہ کا حکم یہ ہے کہ واہب اس کو واپس نہیں لے سکتا جبکہ موت مانع رد ہے اور مانع رد کل سات چیزیں ہیں جو اس مجموعہ میں ہیں۔ دَمْعٌ خَزَقَةٌ یعنی زیادہ، موت، عوض خروج عن الملک، زوجیت، قرابت، ہلاکت، حدیث میں ہے: مَنْ اُعْمِرَ عُمْرٰى فَهِيَ لِلَّذِيْ اُعْمِرَ حَيًّا وَّمَيِّتًا وَلِعَقِبِهٖ (رواہ مسلم ۲۸۸۱) جسے عمریٰ کے طور پر کچھ دیا گیا مرے جیے وہ اسی کا ہے پھر اس کے پسماندگان کا۔یہ حدیث جمہور علماء کی دلیل ہے۔

(۱۴۷) بَابٌ

(متفرقات کے بیان میں)

☆ پھول اور خوشبو کا تحفہ رد نہ کیا جائے۔

فَاِنَّهٗ خَفِيْفُ الْمَحْمَلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ (۹۶-۸۳-۲۸۸۲)

☆ حضرت نعمان بن بشیر بروزن زبیر (مراۃ، ج۴، ص۲۲۹) کا اپنی اولاد میں سے بعض کو باغ ہبہ کرنا اور اس پر حضور علیہ السلام کو گواہ بننے کی درخواست کرنا۔

(۲۸۸۵-۹۷)

Scanned with CamScanner

(زندگی میں جائیداد کی تقسیم ہر طرح جائز ہے لڑکے کو دوگنا یا لڑکی کو دوگنا یا برابر برابر۔ (مرأۃ' بحوالہ شامی' درمختار) اگر کسی وجہ سے بعض اولاد کو مثلاً معذوری یا تنگدستی کی وجہ سے کم زیادہ دیا تو کوئی حرج نہیں (تفصیل دیکھیے اس مقام پہ مرأۃ' ج ۴' ص ۳۵۴)

☆ جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرسکتا وہ اللہ کا شکر گزار بھی نہیں ہے۔ نیکی یا تحفے کے بدلے جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا کہہ دینا بہت کافی ہے۔ (۹۱-۲۸۹۰)

☆ ہدیہ تحفہ عداوتوں کو دور کردیتا ہے۔ (۹۴-۲۸۹۳)

☆ دودھ تیل اور تکیہ رد نہ کیا جائے۔ (۲۸۹۵) تیل سے خوشبو مراد ہے۔ (ایضاً)

☆ حضور علیہ السلام کے پاس جب نیا پھل لایا جاتا تو اسے اپنی آنکھوں پہ رکھتے اور ہونٹوں کے ساتھ لگاتے اور یہ دعا کرتے اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا اٰخِرَهٗ (اے اللہ جس طرح تو نے اس کی ابتداء ہمیں دکھائی ہے انتہا بھی دکھانا) پھر بچوں میں تقسیم فرمادیتے۔ (۲۸۹۸)

(۱۴۸) بَابُ اللُّقْطَةِ

(گری پڑی چیز کا بیان)

لقط اور التقاط کا معنی ہے۔ پڑی ہوئی چیز کا اٹھالینا اسی سے لقطہ لام کے پیش کے ساتھ ہے۔ بعض نے لام کے پیش اور ق کے فتح سے وہ لوگ مراد لیے ہیں جو گری ہوئی چیز اٹھانے والے ہیں۔ یعنی لقطہ جمع لاقط کی ہے۔ جیسے حمزہ جمع حامز کی ہے اور لمزہ جمع لامز کی ہے۔ گری پڑی چیز کا اعلان مسجدوں' بازاروں اور اجتماعات میں کیا جائے گا لیکن روزانہ اور مسلسل واجب نہیں۔ امام محمد و شافعی و احمد کے ہاں ہر قسم کے لقطہ کا اعلان ایک سال کیا جائے جبکہ امام مالک و ابوحنیفہ کے ہاں معمولی لقطہ کا اعلان کچھ دن' درمیانی کا ایک سال اور اعلیٰ و قیمتی چیز کا اعلان تین سال کیا جائے۔ جس حدیث کو امام شافعی علیہ الرحمۃ نے اپنے موقف کی دلیل بنایا ہے۔ وہ درمیانے درجے کی ہے۔ جس کا نمبر ۲۸۹۹ ہے۔ کیونکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو تین سال اعلان کرنے کا حکم دیا گیا۔

☆ حضور علیہ السلام نے لقطہ کا دینار (ضروری کارروائی کے بعد) خود بھی استعمال

فرمایا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کے گھر بھی دیا۔ پھر ایک عورت دینار ڈھونڈتی ہوئی آئی تو حضرت علی کو دینار دینے کا حکم دیا۔ (۲۹۰۳) کیونکہ لقطہ کے بارے میں غنی سے مراد وہ ہے کہ جو چاندی سونے وغیرہ کا نصاب رکھتا ہو (سید غیر سید کی اس میں پابندی نہیں ہے) اور ہمارے حضور تو بوقت وفات بھی اپنی زرہ یہودی کے پاس گروی رکھے ہوئے تھے۔ لہٰذا آپ کے لئے کھانا جائز ہوا۔

سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

جو گری پڑی چیز پائے تو اس پر ایک دو گواہ بنالے نہ اسے چھپائے نہ غائب کرے پھر اگر اس کا مالک مل جائے تو اس کو واپس کردے ورنہ فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے جس کو چاہے دے دے (۲۹۰۵)

(۱۴۹) بَابُ الْفَرَآئِضِ

(میراث کے حصوں کا بیان)

فرائض فریضہ کی جمع ہے جو کہ فرض سے بنا ہے اور فرض کا معنی ہے کاٹنا' اصطلاح میں میت کے متروکہ مال کے معین حصہ کو فریضہ کہا گیا ہے۔ گویا کہ ہر حصہ دوسرے سے کاٹ کر جدا کردیا گیا ہے۔ علم میراث کو بھی علم الفرائض کہا گیا ہے اور مسائل میراث جاننے والے کو فرضی یا فارض کہتے ہیں۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے: افرضکم زید۔ تم سب میں میراث کا علم زیادہ جانےوالے زید (بن ثابت رضی اللہ عنہ) ہیں (مرقات و مرات)

☆ قریبی وارث کے ہوتے ہوئے دور والے کو وراثت نہ ملے گی۔ فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ (متفق علیہ ۲۹۰۸) لہٰذا باپ کے ہوتے ہوئے دادا محروم بیٹے کے ہوتے ہوئے پوتا محروم' بھائی کے ہوتے ہوئے بھتیجا محروم' چچا کے ہوتے ہوئے چچا زاد اولاد محروم' یہ شریعت کا قاعدہ کلیہ ہے جس پر یہ آیت گواہ ہے مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ۔ اقربون اسم تفضیل ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قریبی کے ہوتے ہوئے بعیدی محروم ہے۔ لہٰذا یتیم پوتے کو وراثت نہ دینے پہ ہنگامے کھڑا کرنے والے (جبکہ اس

Scanned with CamScanner

کے چچے تائے موجود ہیں) یہ کیوں نہیں کہتے کہ باپ کے ہوتے ہوئے دادا کو بھی وارث ہونا چاہئے۔ بیٹی کے ہوتے ہوئے یتیم نواسہ بھی وارث ہونا چاہئے اور بھائی چچا کے ہوتے ہوئے دوسرے مرحوم بھائی چچا کی یتیم اولاد بھی وارث ہو جبکہ دعویٰ یہ ہے کہ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ میں ماں باپ دادا دادی سب شامل ہیں اور نانا نانی کو پھر اس میں شامل نہیں مانتے۔ آج تک یہ مسئلہ کسی زمانہ میں کسی مسلمان نے نہ کہا اور اب ان لوگوں کو سمجھ آیا۔

☆ مومن کافر کا وارث نہیں اور کافر مومن کا وارث نہیں۔ (۲۹۰۹-۱۲)

☆ ماں کے ہوتے ہوئے دادی وراثت سے محروم ہے۔ (۲۹۱۴)

☆ جو بچہ پیدا ہوتے ہوئے روئے اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے اور وہ وارث بھی ہوگا۔ (۲۹۱۵)

☆ میں ہر اس شخص کا مولیٰ ہوں جس کا کوئی مولیٰ نہیں۔ اَنَا مَوْلٰی مَنْ لَّا مَوْلٰی لَهٗ (۲۹۱۷)

بر اُمم از عون تو رحمت حق بیش باد
ہشت در خلد باز ہفت درک بیش باد
مایہ عصیاں ما ہست زاندازہ بیش
در حق ما عاصیاں عون تو زاں بیش باد
مذنب چوں من نباشد در تمامی امت
رحم کن بر حال ما یا رحمۃ للعالمین

☆ حرامی بچہ نہ (اپنے باپ اور اس کے اعزہ) کی روایت کا مالک ہوگا نہ یہ اس کے وارث ہوں گے (بلکہ یہ بچہ صرف اپنی ماں اور ماں کے قرابت داروں مثلاً نانی خالہ ماموں وغیرہ کا وارث ہوگا اور وہ اس کے) (۲۹۱۹)

☆ قرض وصیت پر عمل سے پہلے ادا کیا جائے۔ (۲۹۲۲)

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی علمی شان کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے کہا جب تک یہ علامہ تم میں موجود ہے مجھ سے مسئلہ پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ (۲۹۲۴)

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک صحابی کی بات کو قبول نہ فرمایا جب

تک کہ دوسرے نے تصدیق نہ فرمائی اور مسئلہ وراثت کا تھا۔ (۲۹۲۶)

☆ میراث، طلاق اور حج کے مسائل سیکھو فَاِنَّهٗ مِنْ دِيْنِكُمْ یہ تمہارے دین سے ہیں۔ (۲۹۳۴)

انبیاء کرام علیہم السلام جائیداد کے نہ خود وارث ہوتے ہیں نہ انکا کوئی وارث

☆ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کسی کی جائیداد کے وارث نہیں ہوتے اور نہ ان کی جائیداد کا کوئی دوسرا وارث ہوتا ہے جیسا کہ حضرت علامہ ابنِ نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں: الانبیاء علیهم السلام لا یرثون ولا یورثون ۔

(الاشباہ والنظائر ص ۲۹۷)

اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لا نورث ماترکناه صدقة ۔ یعنی ہم گروہ انبیاء کسی کو اپنا وارث نہیں بناتے۔ ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہے۔

(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ صفحہ ۵۵۰)

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث شریف مروی ہے کہ حضور علیہ السلام کے وصال فرما جانے کے بعد ازواج مطہرات نے چاہا کہ حضرت عثمان غنی کے ذریعہ حضور علیہ السلام کے مال سے اپنا حصہ تقسیم کروائیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لانورث ماترکناه صدقة ۔ یعنی کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم وارث نہیں بنائے جاتے یا ہم وارث نہیں بناتے جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے۔

(مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۹۱)

اور بخاری و مسلم میں حضرت مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجمع صحابہ میں جن میں حضرت عباس، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت زبیر بن العوام اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم موجود تھے۔ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب کو قسم دے کر فرمایا: کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ

Scanned with CamScanner

وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم کسی کو وارث نہیں بناتے تو سب نے اِقرار کیا کہ ہاں حضور نے ایسا فرمایا ہے۔

پھر وہ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں آپ دونوں کو خدائے تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ حضور نے ایسا فرمایا ہے؟ تو ان دونوں نے بھی کہا کہ ہاں حضور علیہ السلام نے ایسا ہی فرمایا ہے۔

(اللفظ للبخاری جلد دوم صفحہ ۵۷۵، مسلم جلد دوم صفحہ ۹۰)

اِن احادیث کریمہ کے صحیح ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ خیبر اور فدک وغیرہ اِن کے قبضہ میں ہوا اور پھر ان کے بعد حسنین کریمین رضی اللہ عنہما وغیرہ کے اختیار میں رہا۔ مگر اِن میں سے کسی نے ازواج مطہرات، حضرت عباس اور ان کی اولاد کو باغ فدک وغیرہ سے حصہ نہ دیا۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ نبی کے ترکہ میں وراثت جاری نہیں ہوتی۔ اس لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو باغِ فدک نہیں دیا نہ کہ بغض وعداوت کے سبب جیسا کہ رافضیوں کا اِلزام ہے۔

باقی رہا آیتِ کریمہ ورث سلیمان داؤد یا اس کے علاوہ قرآنِ مجید اور حدیث شریف میں جہاں بھی انبیائے کرام کی وراثت کا ذکر ہے۔ اس سے علم شریعت ونبوت ہی مراد ہے نہ کہ درہم ودینار۔

یاد رہے! مرتد کسی کا وارث نہیں ہوتا مگر مسلمان ورثہ اس کی جائیداد کے وارث ہوتے ہیں جیسا کہ حضرت علامہ ابنِ نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: المرتد لا یرث وترثه ورثته المسلمون. (الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۹۷)

مردہ کس چیز کا مرنے کے بعد مالک بنتا ہے؟

جب کہ مرنے سے پہلے شکار کے لیے جال پھیلایا اور مرنے کے بعد اس میں شکار پھنسا تو اس صورت میں مرنے کے بعد مردہ اس شکار کا مالک بنتا ہے اور اس میں وراثت جاری ہوتی ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر ص ۲۹۷ میں ہے۔ المیت لا یملک بعد

الموت الا اذا نصب شبكة للصيد ثم مات فتعقل الصيد فيها بعد الموت يملكه ويورث عنه .

☆ بیٹے نے اپنے باپ کو ناحق قتل کیا تو اس صورت میں اس کی جائیداد کا وارث نہ ہوگا۔ اسی طرح کوئی بھی قاتل اپنے مقتول کا وارث نہ ہوگا جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد ششم مصری صفحہ ۴۳۱ میں ہے۔

☆ بچہ جب پیٹ میں تھا اس کا باپ فوت ہوگیا پھر کسی نے پیٹ میں اس کو مار ڈالا تو اس صورت میں مرا بچہ پیدا ہوا پھر بھی وہ اپنے باپ وغیرہ کا وارث ہوا۔ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد ششم مصری صفحہ ۴۳۳ میں ہے۔ اذا ضرب انسان بطنها فالقت جنينا ميتا فهذا الجنين من جملة الوارث .

☆ اِسلام میں سب سے پہلے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی میراث تقسیم کی گئی جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۴۰۲ میں ہے۔ ما اول ميراث قسم في الاسلام؟ فقل ميراث سعد بن الربيع .

☆ کسی وارث کے لیے مال کی وصیت کرنا جائز نہیں بشرطیکہ اس کے علاوہ اور بھی کوئی وارث ہو ردالمحتار جلد پنجم صفحہ ۳۱۵ میں ہے۔ وعن ابی امامة رضی اللہ تعالٰی عنه قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم یقول ان اللہ اعطی کل ذی حق حقه فلا وصية لوارث واخرجه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی وهذا الحديث مشهور تلقته الامة بالقبول .

(۱۵۰) بَابُ الْوَصَایَا

(وصیتوں کا بیان)

جیسے خطایا جمع ہے خطیئۃ کی اس طرح وصایا جمع ہے وصیۃ کی۔ وصیت کا لغوی معنی عہد ہے مگر اصطلاح میں اس وعدہ وعہد کو وصیت کہا جاتا ہے جس کا تعلق موت کے بعد سے ہو۔ ابتداء میں مالداروں پہ وصیت کرنا فرض تھا کیونکہ اس دور میں وصیت سے ہی متروکہ مال کی تقسیم ہوتی تھی لیکن میراث کی آیات آنے پر وصیت کا حکم منسوخ ہوگیا اور استحباب اب بھی

Scanned with CamScanner

باقی ہے۔ ہاں وارث کے لئے وصیت جائز نہیں ہے اگر کی گئی تو معتبر نہیں قرآن مجید میں تاکیدی حکم کو بھی وصیت کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا: یوصیکم اللہ...... ووصی بھا ابراھیم بنیہ و یعقوب...... ووصینا الانسان بوالدیہ ۔

☆ قابل وصیت مال کی وصیت ضرور کر دینی چاہئے بلکہ لکھی ہوئی اس کی جیب میں ہونی چاہئے۔ (۲۹۳۵)

☆ صرف ثلث مال تک وصیت ہو سکتی ہے۔ ورثاء کو کنگال بنا کر چھوڑنے کی بجائے خوشحال چھوڑا جائے تو بہتر ہے۔ (۲۹۳۶/۲۹۳۷)

☆ وارث کے لئے وصیت نہیں، بیٹا نکاح والے کا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔ (۲۹۳۸)

☆ وصیت کرنے میں خیانت کا گناہ (۲۹۳۹)

☆ مرنے والا اگر مسلمان ہوگا تو اس کو ثواب ضرور پہنچے گا حج کا، صدقہ کا، غلام آزاد کرنے کا۔ عاص بن وائل (جو کفر کی حالت میں مرا) کی اپنے بیٹوں کو غلام آزاد کرنے کی وصیت پہ حضور علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا: اِنَّهٗ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهٗ ذٰلِكَ (۲۹۴۱)

(بحمداللہ سبحانہ و تعالیٰ تم النصف الاول من مشکوٰۃ المصابیح ویتلوہ النصف الثانی من کتاب النکاح ان شاء اللہ تبارك وتعالیٰ)

جامع مسجد مولانا روحی اندرون بھاٹی گیٹ میں مشکوٰۃ شریف کے نصف اول کا درس میں نے گیارہ سال کے عرصہ میں مکمل کیا۔ اس حصہ میں کل ۲۹۴۲ احادیث ہیں۔ اس کے ساتھ ہی مرآۃ المناجیح اردو ترجمہ وشرح مشکوٰۃ المصابیح تاریخی نام ذوالمرات کی چوتھی جلد بھی مکمل ہوئی۔

مشکوٰۃ شریف

نصف ثانی کے حوالہ جات

Scanned with CamScanner

(۱۵۱) کِتَابُ النِّکَاحِ

(نکاح کا بیان)

لفظ نکاح 'نَکَحَ' سے ہے جس کا معنی ضم یعنی ملنا ہے۔ چونکہ نکاح کی وجہ سے دو شخص یعنی خاوند و بیوی دائمی مل کر زندگی گزارتے ہیں بلکہ نکاح سے عورت و مرد کے خاندان بلکہ نکاح سے کبھی دو ملک مل جاتے ہیں اس لیے اسے نکاح کہتے ہیں۔ اصطلاح شریعت میں یہ لفظ مشترک ہے۔ صحبت و عقد دونوں پر بولا جاتا ہے۔ نکاح کا رکن زوجین کا ایجاب وقبول ہے شرط دو گواہ ہیں۔ نکاح اور ایمان یہ دو ایسی عبادتیں ہیں جو آدم علیہ السلام سے شروع ہوئیں اور تا قیامت رہیں گی۔ نکاح بہترین عبادت ہے اس سے نسل انسانی کی بقا ہے' یہی صالحین و ذاکرین و عابدین کی پیدائش کا ذریعہ ہے۔ نکاح انسان مرد کا صرف انسان عورت ہی سے ہو سکتا ہے نہ جن سے ہو سکتا ہے نہ دریائی انسان سے نہ کسی جانور سے کیونکہ نکاح میں ہم جنس ہونا شرط ہے۔ (درمختار شامی)

جنت میں انسان مردوں کا نکاح حوروں سے یہ وہاں کی خصوصیت سے ہے ورنہ حوریں انسان یعنی اولاد آدم نہیں۔ اس لیے آدم علیہ السلام کو جب جنت میں رکھا گیا تو انہیں وہاں کے پھل وغیرہ کھانے کی تو اجازت تھی مگر حوروں کو ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں تھی' یہ اجازت بعد قیامت ہوگی کیونکہ قیامت سے پہلے نکاح کے لئے جنسیت شرط ہے۔ حسن ابن زیاد کا قول ہے کہ انسان مرد کا نکاح جنی عورت سے جائز ہے اس کے عکس نہیں مگر اس پر فتویٰ نہیں (درمختار)

نکاح بحالت سکون سنت ہے اور اندیشہ زنا یعنی زیادتی جوش کی حالت میں فرض اور نامرد پر حرام' جو عورت کے خرچہ پر قادر نہ ہو یا جو ظلم کا صحیح اندیشہ کرتا ہو اس کے لئے مکروہ (مرقات' مرات' لمعات' درمختار وغیرہ)

☆ جو نوجوان شادی کی استطاعت نہیں رکھتے ان کو روزہ رکھنے کا حکم کیونکہ روزہ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرَجِ (نگاہ نیچی کرنیوالا اور شرمگاہ کا محافظ) ہے اور روزہ

وجاء (گناہ سے بچانے والا) ہے۔ (۲۹۴۳)

☆ جس نے حسب و نسب اور مال و جمال کی بجائے دین کی وجہ سے نکاح کیا وہ کامیاب ہو گیا ورنہ.......... (۵۳-۲۹۴۵)

☆ خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ. دنیا کا بہترین سامان نیک بیوی ہے۔ (۲۹۴۶)

(عورت کو گھوڑے کی سواری کرنا ممنوع ہے۔ لَعَنَ اللّٰهُ الْفُرُوْجَ عَلَى السُّرُوْجِ (مراۃ ج ۵' ص ۴' ج ۳)

☆ عورت کا فتنہ' نحوست اور اس بارے میں احادیث (۵۰-۴۹-۲۹۴۸)

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا: میں تمہاری کثرت پہ فخر کروں گا۔ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ لِهٰذَا تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی سے نکاح کرو۔ (۲۹۵۴)

☆ نکاح اور خصوصاً کنواری عورت سے نکاح کی فضیلت (۵۷-۵۶-۲۹۵۵)

☆ تقویٰ کے بعد نیک بیوی مومن کے لئے بہت بڑی نعمت ہے۔ (۲۹۵۸)

☆ نکاح نصف ایمان ہے۔ اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الْاِيْمَانِ (۲۹۵۹)

☆ بڑی برکت والا نکاح وہ ہے جس میں بوجھ کم ہو۔ اِنَّ اَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً اَيْسَرَهٗ مَؤُنَةً (۲۹۶۰)

(۱۵۲) بَابُ النَّظْرِ اِلَى الْمَخْطُوْبَةِ وَبَيَانِ الْعَوْرَاتِ

(جس عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا گیا اس کو دیکھ لینا اور ستر کا بیان)

مخطوبہ خطاب سے ہے۔ خطبہ خ کے کسرہ سے ہے جس کا معنی ہے نکاح کا پیغام۔ خطبہ خ کے ضمہ سے کا معنی کلام کرنا ہے۔ خُطبہ کا اسم فاعل خطیب اور خِطبہ کا خاطب ہے۔ جس عورت کو نکاح کا پیغام بھیجنا ہو اس کو نکاح سے پہلے ایک نظر دیکھ لینا یا دکھوا لینا مستحب ہے۔ (۲۹۷۰) اور بہتر یہ ہے کہ پیغام سے پہلے دیکھ لیا جائے اور وہ بھی کسی بہانے سے کہ عورت کو پتہ نہ چلے تاکہ ناپسندیدگی کی صورت میں عورت کو رنج نہ ہو۔ عورات جمع عورۃ کی

Scanned with CamScanner

ہے اور عورۃ کا لفظ عار سے ہے۔ ستر کو اسی لیے عورت کہا گیا ہے کہ اس کے اظہار سے شرم محسوس ہوتی ہے۔ عورت کو بھی عورت اس لیے کہتے ہیں کہ اس کی بے پردگی باعث شرم ہے۔ بری بات کو عوراء کہتے ہیں جس کا بولنا باعث عار ہے۔ (مرقات) مرآۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ حضور علیہ السلام اگرچہ تمام امت کے روحانی باپ ہیں لیکن شرعی احکام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی عورتوں کا پردہ کرنا فرض ہے۔ جو عورتیں آپ کے سامنے آئیں وہ آپ کی رضاعی ہمشیرہ وغیرہ تھیں یا کسی اور طرح سے محرمات تھیں۔ (بحوالہ لمعات ومرقات)

بتولے باش پنہاں شو ازیں عصر　　کہ در آغوش شبیرے بگیری

ہاں نابالغ بچیاں جو کہ غیر مراہقہ ہوں ان کا حکم اور ہے کیونکہ انہوں نے حضور علیہ السلام کے سامنے دف بجا کر خاص موقع پہ اچھے اشعار بھی پڑھے ہیں۔ (مرآۃ)

☆ بعض صورتوں میں پس پشت عیب بیان کرنے کی اجازت ہے جیسا کہ حضور علیہ السلام نے انصار کی عورتوں کے بارے میں فرمایا: فَاِنَّ فِیْ اَعْیُنِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا (رواہ مسلم ۲۹۶۱)

☆ عورت اپنے خاوند کے سامنے دوسری عورت کے حسن و جمال کا تذکرہ بھی اس طرح نہ کرے کہ کَاَنَّهٗ یَنْظُرُ اِلَیْهَا۔ گویا کہ اس کو دیکھ رہا ہے۔ (۲۹۶۲)

☆ اَلْحَمْوُ مَوْتٌ۔ (دیور تو موت (کی طرح خطرناک) ہے۔ (۲۹۶۵)

☆ غیر عورت پہ اچانک نظر پڑ جائے تو معاف ہے لیکن فوراً ہٹا لی جائے۔ (۲۹۶۷-۷۳)

☆ عورت شیطان کی صورت میں آتی جاتی ہے۔ (۲۹۶۸-۷۱-۷۲)

☆ ران شرمگاہ میں شامل ہے۔ اَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَۃٌ (۲۹۷۵-۷۶-۷۷) فیہ حجۃ علی مالک فی قولہ انها لیس بعورۃ (مشکوٰۃ، ص ۲۶۹، بین السطور)

☆ حضور علیہ السلام نے امہات المومنین کو نابینا صحابی سے پردہ کرنے کا حکم دیا۔ (۲۹۷۹)

☆ حضور علیہ السلام کا شیطان (قرین) مسلمان ہو گیا۔ (۲۹۸۲)

☆ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے صرف ایک چادر میں گزارا کیا اور وہ بھی......

(۲۹۸۳)

☆ خنثوں کو گھروں میں نہ داخل ہونے دو۔ (۲۹۸۴)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کبھی حضور علیہ السلام کی شرمگاہ کو نہ دیکھا۔ (۲۹۸۶)

☆ عورت پر نگاہ پڑ جائے تو ہٹانے سے عبادت میں حلاوت نصیب ہوتی ہے ورنہ دونوں پر لعنت برستی ہے۔ (۲۹۸۷-۸۸)

(۱۵۳) بَابُ الْوَلِیِّ فِی النِّکَاحِ وَاسْتِیْذَانِ الْمَرْاَۃِ

(نکاح میں ولی کا بیان اور عورت سے اجازت لینے کا باب)

ولی سے مراد یہاں لڑکی کا قریبی رشتہ دار اور اس کے نکاح کا منتظم و متولی ہے۔ ہمارے ہاں بالغہ کا نکاح تو اسکی مرضی سے ہوگا۔ لقوله علیه السلام الایم احق بنفسها من ولیها (رواہ الستة الا البخاری عن ابن عباس رضی الله عنهما ۔ ۲۹۹۰) ہاں نابالغہ کا نکاح بغیر ولی کی اجازت کے نہیں ہو سکتا۔ بالغہ کے نکاح میں ولی کی اجازت شرط نہیں بلکہ مستحب ہے اور نہ ہی بالغہ پر ولی کو جبر کا حق حاصل ہے بالغہ خواہ کنواری ہو، بیوہ ہو، یا مطلقہ۔ ہاں دیوانی بالغہ اور لونڈی کے نکاح کے لئے ولی یا مالک کی اجازت شرط ہے۔ نیز ان دونوں پہ ولی و مالک کو جبر کا حق ہے۔ جس طرح کہ نابالغہ کے لئے ولی کو جبر کا حق حاصل ہے یعنی جہاں چاہے اس کا نکاح کر سکتا ہے۔

یاد رہے! کنواری لڑکی کی خاموشی اس وقت اجازت مانی جائیگی جبکہ اس سے اذن لینے والا اس کا ولی ہو یا ولی کا وکیل ہو اور دولہا کا نام پتہ بتا کر اجازت مانگی جائے جس سے اس کو دولہا کا پورا پتہ چل جائے۔ اگر ان میں سے کوئی چیز رہ گئی تو خاموشی اجازت نہ ہوگی۔ یہی مطلب ہے اس حدیث کا وَالْبِکْرُ یَسْتَاْذِنُهَا اَبُوْهَا فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا (رواہ مسلم ۲۹۹۰)

☆ بالغہ عورت کی مرضی کے بغیر ہونیوالا نکاح حضور علیہ السلام نے رد کر دیا۔ (۲۹۹۱-۹۸)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نکاح کے وقت عمر سات سال اور رخصتی

Scanned with CamScanner

کے وقت نو سال تھی۔(۲۹۹۲)

☆ بغیر گواہوں کے نکاح کرنے والیاں زانیہ ہیں (۲۹۹۵) یتیمہ سے مراد ہے بالغہ کنواری (۲۹۹۶)

☆ بالغ ہونے کے بعد (معقول رشتہ ملنے پر لاپرواہی نہ کی جائے اور) بچے بچی کا نکاح کر دیا جائے ورنہ گناہ کا بوجھ والد پہ ہوگا۔(۳۰۰۱) نسیم، اختر، ریحانہ، گلفام وغیرہ واہیات نام ہیں۔(مرأۃ، ج۵ ص۳۰)

(۱۵۴) بَابُ اِعْلَانِ النِّكَاحِ وَ الْخُطْبَةِ وَالشَّرْطِ

(نکاح کا اعلان، خطبہ اور شرط کا بیان)

خطبہ اس نثر کلام کو کہا جاتا ہے جس میں حمد و نعت اور وعظ و نصیحت ہو نکاح میں ایجاب و قبول سے پہلے خطبہ پڑھنا سنت ہے۔ امام شافعی علیہ الرحمۃ کے ہاں خرید و فروخت اور کرایہ وغیرہ تمام جائز عقود میں خطبہ سنت ہے۔(اشعہ) نکاح کا اعلان سنت ہے خواہ اس طرح ہو کہ نکاح جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ علانیہ ہو یا گولے و دف بجا کر یہ سب کچھ نکاح کے وقت مستحب ہے (۱۶-۱۵-۱۴-۳۰۰۳) اور بلا وجہ ممنوع۔ باب میں لفظ شرط سے مراد ہے نکاح میں تفویض طلاق یا خاوند پہ اپنے سسرال میں رہنے کی شرائط فاسدہ لگانا مراد ہے۔ مگر یاد رکھیں شرط فاسد سے بیع تو فاسد ہو جاتی ہے لیکن نکاح فاسد نہیں ہوتا۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام پہ جو آٹھ یا دس سال خدمت کی شرط لگائی تھی یہ شرط نکاح سے پہلے تھی لہٰذا جائز ہوئی۔

☆ نکاح شغار اور اس کی تعریف۔ لَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ. متعہ کی حرمت (۲۰-۱۹-۱۰-۹-۳۰۰۸، مرأۃ، ج۵ ص۳۵)

☆ خطبہ نکاح میں سورۃ نساء اور الاحزاب کی آیات کا پڑھنا (۳۰۱۱)

☆ كُلُّ اَمْرٍ ذِي بَالٍ لَمْ يُبْدَأْ فِيهِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ. ہر کام کا آغاز حمد خدا سے کرو ورنہ بے برکتی ہوگی۔(۳۰۱۳)

☆ نکاح میں رونق، موج میلا اور آوازیں ہونی چاہئیں۔(۱۶-۳۰۱۵) پہلا امتی محمد رضی اللہ عنہ محمد بن حاطب ہیں جو اس حدیث کے راوی ہیں۔(مرأۃ، ص۳۹، ج۵

ج۶) لیکن کیسی آوازیں ہونی چاہئیں۔ اَتَیْنَا کُمْ اَتَیْنَا کُمْ فَحَیَّانَا وَحَیَّاکُمْ. ہم آگئے، ہم آگئے، اللہ ہمیں اور تمہیں زندگی دے۔(۲۱-۳۰۱۷)

(۱۵۵) بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ

(حرام رشتوں کا بیان)

جن عورتوں سے نکاح حرام ہے ان کی حرمت تین وجہ سے ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱-نسب: اس کی وجہ سے چار قسم کی عورتیں حرام ہیں۔

☆ اپنی اولاد جیسے بیٹی، نواسی، پوتی اور ان کی اولاد (ان کو فروع کہا جاتا ہے)

☆ اپنے اصول یعنی جن کی ہم اولاد ہیں جیسے ماں، دادی، نانی وغیرہ۔

☆ اپنے قریبی اصول جیسے بہن، بھانجی، بھتیجی اور ان کی تمام اولاد۔

☆ اپنے بعیدی اصول یعنی دادا، نانا کی قریبی اولاد جیسے خالہ، پھوپھی کہ یہ خود تو حرام ہیں مگر ان کی اولاد حلال ہے۔

۲-سسرالی رشتہ سے اپنی بیوی کی اولاد اور اس کی ماں دادی وغیرہ (اپنی اولاد بیٹے پوتے، نواسے کی بیوی یونہی اصول کی بیویاں جیسے باپ دادا، نانا کی بیوی یہ سب اصولی حرام ہیں)

۳-رضاعت سے وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو کہ نسب سے حرام ہیں۔ لقولہ علیہ السلام يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ (رواہ البخاری ۳۰۲۳)

از جانب شیرہ ہمہ خویش شوند
واز جانب شیر خوار زوجان و فروع

امام بخاری علیہ الرحمۃ کے بارے میں فتح القدیر اور مرقات کے حوالے سے مرأۃ میں ہے کہ انہوں نے غلطی سے بکری اور گائے کے دودھ سے حرمت رضاعت کا فتویٰ دے دیا تھا جس پر تمام علماء ان سے ناراض ہو گئے اور ان کو بخارا چھوڑنا پڑا۔(ج۵ ص۴۴)

دو ایسی عورتوں کو ایک مرد کا نکاح میں جمع کرنا حرام ہیں جس میں سے ایک کو مرد فرض کیا جائے تو ان کا آپس میں نکاح نہ ہو سکے جیسے دو بہنیں، خالہ بھانجی اور پھوپھی بھتیجی وغیرہ۔ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَ عَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَ خَالَتِهَا (متفق علیہ ۳۱-۲۲-۳۰۲۲)

☆ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے رضاعی بھائی بھی تھے۔(۳۰۲۵)

Scanned with CamScanner

☆ قیدیہ کافرہ خواہ مشرکہ ہو یا اہل کتاب میں سے۔ اس سے استبراء (ایک ماہ گزرنے) کے بعد صحبت حلال ہے۔(۳۰۳۰)

(حرام عورت کو حرام جانتے ہوئے نکاح کرلیا تو امام اعظم کے ہاں اس پر سخت تعزیر ہے اور شافعی، مالک واحمد علیہم الرحمۃ کے ہاں حد زنا ہے۔ عورت کا دودھ طبیب حازق کے کہنے پہ علاج کے طور پر کان ناک میں ٹپکانا جائز ہے اور بلا ضرورت استعمال حرام ہے۔ مرأۃ، ج ۵، ص ۵۰)(۳۰۳۵)

☆ حضور علیہ السلام نے اپنی رضاعی ماں (حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہ) کے قدموں تلے چادر بچھادی۔(۳۰۳۵)

☆ کافر جوڑا اسلام قبول کرلے تو وہی پرانا نکاح کافی ہے۔ تجدید نکاح کی ضرورت نہیں۔(۳۰۳۹)

☆ منکوحہ کی ماں بہر صورت حرام ہے جبکہ اس کی بیٹی تب حرام ہے جبکہ منکوحہ سے صحبت کرکے اس کو طلاق دی ہو۔(۳۰۴۱)

(۱۵۶) بَابُ الْمُبَاشَرَةِ

(اپنی بیوی سے صحبت کا بیان)

مباشرت کا لغوی معنی ہے کھال سے کھال ملانا اور اصطلاح میں میاں بیوی کے اختلاط وصحبت کو مباشرت کہا گیا ہے۔ زندگی میں ایک مرتبہ اپنی بیوی سے صحبت کرنا فرض ہے۔ اس کے بغیر وہ دعویٰ دائر کرسکتی ہے۔ چار ماہ میں ایک بار صحبت لازم ہے اس کے علاوہ بقدر طاقت، حیض ونفاس اور روزے کی حالت میں صحبت حرام ہے۔ جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے مستحب اور جن حالات میں صحبت (طبی نقطہ نگاہ سے) مضر ہو ان میں صحبت مکروہ ہے۔ عورت کی دبر میں وطی کرنا تمام دینوں میں حرام ہے اور اسلام میں حرام قطعی ہے۔ اس کی حرمت کا منکر کافر ہے اور وطی فی الدبر کا مرتکب فاسق وفاجر ہے۔ اس بارے میں احادیث دیکھئے۔(۳۰۵۰ تا ۳۰۵۴)

☆ کس طرح صحبت کرنے سے اولاد بھینگی ہوتی ہے۔ (اِذَا اَتَی الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ مِنْ دُبُرِهَا فِیْ قُبُلِهَا) یہود کا نظریہ۔ جس کی قرآن نے یہ کہہ کر تردید فرمائی

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ (۳۰۴۲-۵۰)

☆ عزل (انزال باہر کرنا) کی احادیث (۳۰۴۳ تا ۳۰۴۹) عزل جائز ہے اور جس حدیث (۳۰۴۸) میں اسے خفیہ زندہ درگور کرنا قرار دیا گیا ہے۔ (ذلک الوادالخفی) وہ منسوخ ہے (مرأۃ بحوالہ مرقات) ہاں آزاد عورت کی مرضی سے عزل کیا جائے۔(۳۰۵۶)

(بحالت حمل عورت سے وطی کرنا جائز ہے اور اس سے بچہ کو نقصان نہیں ہوتا) (۳۰۴۷) لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَ الرُّوْمَ (مرأۃ ج ۵، ص ۶۰، ج ۲) فَاِنَّ الْغَيْلَ يُدْرِكُ الْفَارِسَ .... کا مطلب یہ ہے دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا جس سے وہ حاملہ ہوجائے یہ دودھ جوانی میں جاکر اثر کرتا ہے کہ جوان کو گھوڑے سے گرادیتا ہے۔ علماء فرماتے ہیں حدیث ۳۰۴۷ میں بیان جواز تھا یا یہ حدیث منسوخ ہے۔ (۳۰۵۵) مرأۃ ۶۳، ج ۵)

(۱۵۷) باب (صحبت وغیرہ کے متفرقات کے بیان میں)

☆ حضور علیہ السلام نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اس کے شوہر کے نکاح میں رہنے اور نہ رہنے کا اختیار دے دیا جو انہوں نے استعمال کرتے ہوئے اپنے آپ کو ان کے نکاح سے آزاد کرلیا۔ (۳۰۵۷) حضرت بریرہ کے خاوند ان کی محبت میں مدینے کی گلیوں میں ان کے پیچھے پھرتے اور روتے جس کی وجہ سے حضور علیہ السلام کو ان پر ترس آیا اور آپ نے حضرت بریرہ کو فرمایا: لَوْ رَاجَعْتِيْهِ. بہتر تھا کہ تو اس سے رجوع کرے (اور اپنا حق فسخ استعمال نہ کرے) حضرت بریرہ نے عرض کیا: کیا آپ مجھے یہ حکم دے رہے ہیں (یا مشورہ) فرمایا: مشورہ۔ عرض کیا: لَاحَاجَةَ لِيْ فِيْهِ ۔ مجھے اس کی حاجت نہیں ہے (۳۰۵۸) معلوم ہوا حضور علیہ السلام اپنے کسی اُمتی کی دوسرے سے سفارش فرماسکتے ہیں۔ آگے اس کی مرضی وہ مانے یا نہ مانے کیونکہ حکم اور سفارش میں فرق ہے۔ حکم ماننا لازم ہے اور سفارش ماننا واجب نہیں۔ قرآن مجید میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم کے ساتھ بیان فرمایا: **وما كان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضى الله ورسوله امرا ان يكون لهم الخيرة من امرهم** ۔ کسی مسلمان مرد اور عورت کے لئے یہ روا نہیں

Scanned with CamScanner

ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے بعد اسکو اپنے معاملہ میں اختیار ہو۔ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک لونڈی کو آزاد ہونے پر بہر حال خیار عتق ملتا ہے۔ چاہے اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام کیونکہ لونڈی کی طلاقیں دو ہوتی ہیں اور آزاد عورت کی تین۔ تو چونکہ لونڈی آزاد ہو کر زیادتی طلاق کی مستحق ہے۔ لہٰذا اسے اختیار ہے کہ خاوند کو اس زیادتی کا مالک ہونے دے یا نہ ہونے دے اس لیے اس کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے جبکہ امام شافعی و مالک واحمد کے ہاں اگر خاوند غلام ہے تو عورت کو فسخ کا حق ہے ورنہ نہیں۔ فریقین کی دلیل حضرت بریرہ کا واقعہ ہے جو کہ روایات معتبرہ کے مطابق آزاد تھیں (تفصیل دیکھئے مرقات میں) نیز لونڈی آزاد ہونے کے بعد اگر اپنے خاوند سے صحبت کرائے تو اس کا اختیار جاتا رہے گا یعنی نکاح فسخ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ یہ صحبت علامت رضا ہے بلکہ فقہاء فرماتے ہیں ''اگر لونڈی کا نکاح اس کے مولیٰ نے کیا ہے تو لونڈی کو اختیار ملے گا اور اگر لونڈی نے مولیٰ سے پوچھے بغیر خود ہی اپنا نکاح کر لیا ہے تو وہ نکاح مولیٰ کی اجازت پہ موقوف ہوگا لیکن اگر ابھی مولیٰ سے پوچھا نہ گیا تھا کہ آزاد ہوگئی تو اسے خیار فسخ نہ ہوگا بلکہ نکاح لازم ہو جائے گا۔ یہ مسئلہ اس باب کی آخری حدیث سے ماخوذ ہے جس میں حضور علیہ السلام نے حضرت بریرہ کو فرمایا: اِنْ قَرَّبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ۔ اگر وہ (تیرا خاوند مغیث) تیرے قریب آ گیا تو تجھے (نکاح فسخ کرنے کا) کوئی اختیار نہ ہوگا۔ (۳۰۶۰)

(۱۵۸) بَابُ الصَّدَاقِ

(حق مہر کا بیان)

صداق چاہے خا کے فتح سے ہو یا کسرہ سے بہر حال صدق سے ہے جس کا معنی ہے سچائی معلوم کرنے کا ذریعہ۔ حق مہر کو صداق اس لیے کہا گیا ہے کہ اس کے ذریعے مرد کی سچائی معلوم ہوتی ہے کہ وہ کہاں تک اس نکاح کے معاملہ میں سچا ہے۔ ہمارے نزدیک مہر کی رقم ایک دینار یعنی دس درہم چاندی یا اس کے برابر رقم یا کوئی قیمتی چیز ہے۔ امام مالک کے ہاں چوتھائی دینار اور امام شافعی کے ہاں ہر وہ چیز جو بیع ہو سکے وہ مہر بن ہو سکتی ہے چاہے اس کی قیمت ایک پیسہ ہی ہو۔ جس حدیث میں لوہے کی انگوٹھی بطور حق مہر مقرر کرنے کا ذکر ہے وہاں لوہے کی انگوٹھی سے مراد معمولی چیز ہے نہ کہ خاص لوہے کی انگوٹھی کہ اس سے یہ ثابت

ہو کہ صحابہ کرام لوہے کی انگوٹھیاں پہنتے تھے کیونکہ لوہے کی انگوٹھی مرد و عورت دونوں کے لئے حرام ہے۔ (مرآۃ ج ۵ ص ۶۶ ج ۷)

☆ ازواجِ مطہرات کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ (پانچ سو درہم) تھا۔ (۳۰۶۲)

☆ مرد کی حیثیت سے زیادہ حق مہر مقرر کرنے سے منع فرمایا گیا۔ (۳۰۶۳) بہتر یہ ہے کہ عورت کو کچھ دیئے بغیر زفاف نہ کیا جائے۔ (مرآۃ ج ۵ ص ۶۹ حاشیہ ۵)

☆ غائبانہ نکاح کا جواز حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نجاشی نے حضور علیہ السلام سے (اس طرح کیا کہ اس نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مجمع عام میں اجازت لی اور اس کی اطلاع حضور علیہ السلام کو دی اور حضور علیہ السلام نے مجمع صحابہ میں قبول فرمایا۔ اس طرح نکاح اب بھی جائز ہے۔ مرآۃ) کیا اور چار ہزار درہم حق مہر اپنی طرف سے ادا کیا۔ (۳۰۶۷) حضرت عمر نے چالیس اوقیہ سے زیادہ حق مہر مقرر کرنے سے منع فرمایا۔ اس پہ ایک عورت نے یہ آیت واتیتم احداهن قنطارا پڑھ کر کہا اللہ تو ڈھیروں کے ڈھیر مہر مقرر کرنے کی اجازت دے رہا ہے اور آپ منع کر رہے ہیں اس پہ حضرت عمر نے فرمایا: ایک عورت سچ کہہ رہی ہے اور مرد غلطی پر ہے۔ (مرقاۃ، مرآۃ)

(۱۵۹) بَابُ الْوَلِيمَةِ

(ولیمہ کا بیان)

ولیمہ ولم سے بنا ہے جس کا معنی ہے ملنا اور جمع ہونا اسی سے التیام بھی ہے جو کہ زخم کے بھرنے اور مل جانے کو کہتے ہیں۔ اصطلاح میں خاوند بیوی کے ملنے پر جو دعوت کی جاتی ہے اس کو ولیمہ کہتے ہیں۔ ولیمہ سنت ہے اور شب عروسی کے بعد کیا جانا چاہئے اور بہتر یہ ہے زفاف کے سویرے کو ہو۔ امام مالک کے ہاں ایک ہفتہ کے اندر اندر ولیمہ کیا جا سکتا ہے۔

(اشعۃ اللمعات، مرآۃ)

☆ حضور علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی (حضرت عبدالرحمان بن عوف) پر زردی کا اثر دیکھ کر فرمایا۔ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔ ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہی ہو۔ (۳۰۶۹) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا۔ حضرت انس فرماتے ہیں ایسا (عظیم الشان) ولیمہ حضور علیہ السلام نے کسی شادی پہ نہ کیا

Scanned with CamScanner

(۳۰۷۱) لوگوں نے (حضور علیہ السلام کی برکت سے) خوب پیٹ بھر کر روٹی اور گوشت کھایا۔ (۳۰۷۲) حضرت صفیہ بنت حیی (جو کہ ایک بہت بڑے یہودی سردار کی بیٹی تھیں) ان سے نکاح پہ ایسا ولیمہ ہوا کہ نہ روٹی تھی نہ سالن بلکہ چھوارے پنیر اور گھی سے ولیمہ ہوا۔ (۳۰۷۳-۷۴) ولیمہ کی دعوت کو قبول کرنے کا حکم (جبکہ کوئی مانع نہ ہو) (۳۰۷۵) بدترین ولیمہ وہ ہے جس میں صرف امیروں کو بلایا جائے۔ (۳۰۷۷) کیونکہ ایسے ولیموں میں للّٰہیت نہیں ہوتی آج کل خوشی کی دعوتوں میں عموماً امراء کو اور موت وغمی کی دعوتوں میں دینی مدارس کے طلباء وفقراء کو بلایا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فقراء دعائیں کرتے ہیں کہ امراء مرتے رہیں اور ہمیں خیرات ملتی رہے۔ اگر ولیمے اور خوشیوں کی دعوتوں میں بھی فقراء بلائے جائیں تو یہ ان کی خوشیوں کی بھی دعا کیا کریں۔ کیا یہ عجب نہیں کہ بھانڈ میراثی اور گانے باجے والے تو خوشی کی دعائیں کریں اور دینی طلباء وفقراء ومساکین غمی کی دعائیں مانگیں۔ پھر اگر انہیں خوشی کی دعوت پہ بلایا بھی جائے تو سب سے پیچھے بٹھاتے ہیں اور ذلت وخواری کے ساتھ کھانا دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ ختم وفاتحہ کے کھانے فقراء کو کھانے چاہئیں۔ مالدار لوگ کھانے سے احتیاط کریں ہاں بزرگوں کی فاتحہ کے کھانے تبرک ہیں، سب کھا سکتے ہیں۔ (مرأۃ، ص ۷۵ ج ۵)

بیک وقت چند کھانے فقہاء کرام کے نزدیک جائز نہیں۔ (مرأۃ، ص ۷۶)

☆ دعوت پہ کوئی بندہ ساتھ لے جانا ہو تو میزبان سے اجازت طلب کی جائے۔

(۳۰۷۸،۸۱)

☆ اپنی بیٹی کے گھر میں پردہ (امارت کی علامت) دیکھ کر حضور علیہ السلام واپس ہو گئے۔ (۳۰۸۰)

☆ ایک دوسرے پہ فخر کرنے کے لئے کی گئی دعوت قبول نہ کی جائے اور اگر وہ کھانا بھیجیں تو واپس کر دیا جائے۔ (۳۰۸۴-۸۵) فاسقوں کی دعوت قبول نہ کی جائے۔

(۳۰۸۶)

☆ کھانے کی دعوت میں خواہ مخواہ شک نہ کیا جائے بلکہ کھا پی لے۔ (۳۰۸۷)

(۱۶۰) بَابُ الْقَسْمِ

(بیویوں میں باری مقرر کرنے کا بیان)

ق کے فتح اور سین کے جزم کے ساتھ قسم کا معنی ہے بانٹنا، حصہ مقرر کرنا اسی سے تقسیم کرنا بھی ہے۔ یہاں میاں بیوی کے درمیان شب باشی کا حصہ مقرر کرنا مراد ہے۔ ایک شخص کی چند بیویاں ہوں تو ان میں دلی میلان کی برابری تو ممکن نہیں لیکن عدل وانصاف نہایت ضروری ہے۔ یعنی زیور، ہدیہ اور شب باشی وغیرہ میں انصاف واجب ہے لیکن بچوں والی عورت کو اکیلی عورت سے زیادہ خرچ دیا جائے یعنی بچوں کی وجہ سے، ویسے بھی ایک سے زائد نکاح تبھی جائز ہیں جبکہ ظلم کا خطرہ نہ ہو۔ قرآن پاک میں ہے: **وان خفتم ان لا تعدلوا فواحدہ**۔ پھر اس پر فتن دور میں تعدد نکاح سخت ممنوع ہے (مرأۃ) دلی میلان تو معاف ہے **ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم**۔ اسی طرح صحبت و جماع میں بھی برابری واجب نہیں لیکن ہر بیوی کے ساتھ رات گزارنے میں برابری ضروری ہے۔ اصل مقصود رات ہے اور دن اس کے تابع ہے۔ اگر کوئی آدمی رات کو نوکری کرتا ہو تو دن میں برابری کرے، نہ ایک کی باری میں دوسری کے پاس رہے اور نہ چند بیویوں کو اکٹھا رہنے پہ مجبور کرے۔ حدیث میں جو ہے کہ حضور علیہ السلام ایک رات میں تمام ازواج کے پاس تشریف لے گئے اور ہر بار غسل فرمایا تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے اور اس لیے بھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر برابری واجب نہ تھی یا برابری واجب ہونے سے پہلے کی بات ہے یا پھر ازواج کی اجازت سے تھا۔ (مرقات، لمعات، مرأۃ)

☆ حضور علیہ السلام کی وفات کے وقت آپ کے نکاح میں نو بیویاں تھیں (حضرت عائشہ، حفصہ، سودہ، ام سلمہ، صفیہ، میمونہ، ام حبیبہ، زینب اور جویریہ (رضی اللہ عنہن) (۳۰۸۸) مزید تفصیل یہ ہے

ازواج مطہرات کا تذکرہ

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں بعض وہ ہیں جو نکاح میں بھی آئیں اور قرب سے بھی مشرف ہوئیں۔ بعض وہ ہیں جو نکاح میں آئیں مگر قربت سے پہلے انہیں طلاق ہو

Scanned with CamScanner

گئی۔بعض کو حضور ﷺ نے صرف پیغام دیا مگر ان سے نکاح نہ ہوا۔بعض حضور ﷺ کے زمانہ میں وفات پا گئیں۔بعض حضور ﷺ کے بعد فوت ہوئیں۔ جو نکاح اور مقاربت دونوں سے مشرف ہوئیں ان کی تعداد بارہ یا چودہ ہے اور ترتیب یہ ہے۔خدیجہ بنت خویلد۔ سودہ بنت زمعہ۔عائشہ صدیقہ۔حفصہ بنت عمر۔زینب بنت خزیمہ۔ام سلمہ بنت امیہ۔ زینب بنت جحش۔ام حبیبہ بنت ابوسفیان۔جویریہ بنت حارث' میمونہ بنت حارث' صفیہ بنت حیی' ریحانہ بنت زید (رضی اللہ عنہن) اور بیس بیویاں وہ ہیں جن سے نکاح ہوا مگر مقاربت سے پہلے طلاق ہوگئی۔دیکھو اشعۃ اللمعات یہی مقام ان نکاحوں کی ترتیب یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے پہلا نکاح بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کیا اور وہ بھی پچیس سال کی عمر شریف میں' جبکہ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر شریف اس وقت چالیس سال تھی اور ہجرت سے تین سال پہلے جناب خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔پھر حضرت سودہ بنت زمعہ سے نکاح کیا اس کے بعد جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہجرت سے پہلے نکاح کیا چھ سال عمر میں' اور نو سال کی عمر میں رخصتی ہوئی۔آپ کی وفات ۵۴ ہجری میں ہوئی پھر ۲ یا ۳ھ میں بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا ان کی وفات ۴۵ میں ہوئی۔۳ھ میں زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور ۴ھ میں ان کی وفات ہوئی۔۴ھ میں ام سلمہ مخزومیہ سے نکاح کیا اور ۵۹ء میں آپ کی وفات ہوئی۔۵ھ میں زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ان کی ۲۱ھ میں وفات ہوئی۔پھر ۶ھ میں اُم حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا۔نجاشی شاہ حبشہ نے آپ کا نکاح کیا۔یہ پہلے حضرت عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں جو حبشہ پہنچ کر وفات پا گئے۔اسی ۶ھ میں حضرت جویریہ سے نکاح کیا۔ اور ۶ھ میں ہی ان کی وفات ہوئی۔۷ھ میں حضرت میمونہ بنت حارث سے نکاح کیا۔اسی ۷ھ میں حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔آپ اس وقت سترہ سالہ تھیں ۵۲ھ میں وفات ہوئی۔خیال رہے کہ حضور ﷺ کی ساری اولاد بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہے۔سوا حضرت ابراہیم کے وہ جناب ماریہ قبطیہ کے شکم سے ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں حقیقی ہیں۔زینب' کلثوم' رقیہ' فاطمہ (رضی اللہ عنہن) اور چار صاحبزادیاں سوتیلی ہیں۔جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹیاں (مرآۃ' ج ۸'۴۹۴)

☆ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی۔(۳۰۸۹-۹۶)

بوقت وفات بھی حضور علیہ السلام حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار فرماتے تھے۔(۳۰۹۰)

☆ کنواری عورت کے زیادہ دن مقرر کیے جا سکتے ہیں۔(باری آنے پہ شمار کر لیے جائیں)(۳۰۹۲-۹۳-۳۰۹۵)

☆ بیویوں میں انصاف نہ کرنے والے کی قیامت کے دن ایک کروٹ ٹیڑھی ہوگی۔(۳۰۹۵)

(۱۶۱) بَابُ عِشْرَةِ النِّسَآءِ وَ مَالِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الْحُقُوْقِ

(بیویوں کے ساتھ رہنا اور ان کے حقوق کی ادائیگی کا بیان)

اس باب میں دو باتوں کا بیان ہے (۱) مرد اپنی بیوی کے ساتھ کیسا برتاؤ رکھے (۲) خاوند کا بیوی پہ اور بیوی کا خاوند پہ کیا حق ہے۔یہی دو باتیں اس دور کی اشد ضرورت ہیں جن کو مسلمانوں نے بھلا رکھا ہے اور گھروں کے سکون تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔

☆ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے اس کو حکمت عملی سے ہی رکھنا ہوگا ورنہ معاملہ بہ طلاق رسد (۳۰۹۷-۹۸) اگر اسکی ایک عادت خراب لگے تو دوسری اچھی عادت سے راضی ہو جائے۔(۳۰۹۹)

☆ خیانت کا سلسلہ عورت سے شروع ہوا (۳۱۰۰)

☆ گوز زنی کر کے ہنسنے کی ممانعت (۳۱۰۱)

☆ حضرت عائشہ کا گڑیاؤں کے ساتھ کھیلنا اور حبشیوں کے کھیل کو دیکھنا (۳۱۰۲-۳)

☆ خاوند کے بلانے پہ عورت نہ آئے تو ساری رات فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں۔(۳۱۰۵)

☆ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیٹیوں کو ڈانٹا کہ تم حضور علیہ السلام سے مطالبے کرتی ہو۔(۳۱۰۸)

Scanned with CamScanner

☆ حضرت عائشہ نے عرض کیا: مَا اَرٰی رَبَّكَ اِلَّا یُسَارِعُ فِیْ هَوَاكَ آپ کا رب آپ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔ (۳۱۰۹)

☆ اپنی بیوی کے ساتھ دوڑ لگانا (۳۱۱۰)

☆ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَهْلِیْ (۳۱۱۱)

☆ اطاعت زوج کی فضیلت اور حقوق زوجین کی احادیث۔ حب حور کا علم ہے (کہ رات کے اندھیرے میں' تنہائی کے اندر عورت خاوند کو ستاتی ہے تو جنت میں اس کی زوجہ بننے والی حور کہتی ہے لَا تُؤْذِیْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِیْلٌ. اس کو نہ ستا یہ تو تیرے ہاں چند روز مہمان ہے) تو پھر حضور پر نور کا علم کیا ہوگا؟ (اگر خدا کے علاوہ کسی اور کو سجدہ روا ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ خاوند کو سجدہ کرے۔ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔ (باب کے آخر تک)

پیش نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بے قرار

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مہاجرین و انصار کی ایک جماعت میں حضور علیہ السلام تشریف فرما تھے کہ ایک اونٹ آیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَسْجُدُلَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَّسْجُدَ لَكَ حضور! جب جانور آپ کو سجدہ کرتے ہیں تو ہم زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔ اس پر آپ نے فرمایا: عبادت رب کی' تعظیم اپنے بھائی......

(۳۱۲۷)

اس سے معلوم ہوا کہ جانور بھی حضور علیہ السلام کی عظمت کو تسلیم کرتے ہیں۔ پھر جو انسان ہو کر آپ کی تعظیم نہ کرے وہ جانوروں سے بھی بدتر ہوا۔ یہاں مرقات میں لکھا ہے کہ جس طرح آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا فرشتوں کو حکم تھا۔ اسی طرح درختوں اور جانوروں کو حکم تھا کہ میرے پیارے کو سجدہ کرو۔ کیسی بات ہے کہ ابو الحکم کہلانے والا تو حضور پاک کی عظمت کو نہ پہچان سکا لیکن درخت اور جانور سرکار کی عظمت کو سمجھ گئے۔

عقل والے تیری دنیا سے پریشان گئے
عشق والے تجھے ہر رنگ میں پہچان گئے

تسجد لك کے الفاظ بتاتے ہیں کہ یہ سجدہ صرف ایک بار ہی نہ ہوا تھا بلکہ ہوتا رہتا تھا کبھی جانور کبھی درخت کبھی پتھر کبھی لکڑیاں...... جو تیرے کوچے میں ہے وہی کفن بردوش ہے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ حضور علیہ السلام کو سجدہ کرنے کی خواہش دل میں پیدا ہونا صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عشقی ذوق تھا لیکن آپ کا حکم مان کر صرف رب کو سجدہ کرنا ان کے ایمان کا تقاضا تھا۔ لہٰذا یہ دونوں عقیدے ساتھ ساتھ رہنے ضروری ہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

پیش نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بے قرار
روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے

☆ چار چیزیں دنیا و آخرت کی بھلائی ہیں (۱) شاکر دل (۲) ذکر کرنیوالی زبان (۳) مصائب پہ صبر کرنے والا جسم (۴) مال و جان میں خیانت نہ کرنے والی بیوی (۳۱۳۰)

حلال شئی کو اپنے اوپر حرام کر لینا قسم ہے۔ **لقوله تعالٰی یا ایها النبی لم تحرم ما احل اللّٰه لك...... الی ان قال اللّٰه تعالٰی قد فرض اللّٰه لکم تحلة ایمانکم** (مرأة' ج ۵' ص ۱۱۱) تبلیغ کی خاطر حضور علیہ السلام نے بعض وہ کام کیے جو امت کے لئے مکروہ ہیں اور ان پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجر و ثواب بھی ملے گا۔ جس طرح منبر پر کھڑے ہو کر نماز ادا فرمانا۔ اونٹ پہ طواف کرنا' نواسی کو کندھے پہ اٹھا کر نماز ادا فرمانا' حسنین کریمین کے لئے خطبہ چھوڑ کر انہیں اٹھا لینا وغیرہ (ایضاً' ۱۱۲' ج ۵)

مسائل نکاح

جس کے پاس نان ونفقہ اور مہر ادا کرنے کی قدرت ہو اور اس کو یقین ہے کہ نکاح نہ کرنے کی وجہ سے وہ زنا میں مبتلا ہو جائے گا تو اس حالت میں نکاح کرنا اس پہ فرض ہو جاتا ہے۔ چنانچہ درمختار مع شامی ج ۲' ص ۲۶۰ پہ ہے۔ **ان تیقن الزنا الا به فرض نهاية وهذا ان ملك المهر والنفقة** اسی طرح بدائع الصنائع ج ۲' ص ۲۲۸ پہ ہے:

☆ جب کہ یقین ہو کہ نکاح کرے گا تو نان ونفقہ نہ دے سکے گا۔ یا نکاح کے بعد جو فرائض متعلقہ ہیں انہیں پورا نہ کر سکے گا تو ان صورتوں میں نکاح کرنا حرام ہے درمختار مع

شامی جلد دوم صفحہ۲۶۱ میں ہے۔ یکون مکروھا لخوف الجور فان تیقنه حرم ذلك ۔

☆ اس قدر ایجاب وقبول ہونے سے نکاح جائز نہیں ہوتا کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں ایجاب وقبول کے الفاظ کو نہ سن سکیں۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۲۵۱۔

☆ نابالغ اور مرتد کی گواہی سے نکاح نہیں ہو سکتا اس لیے کہ وہ ولی بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اور جو ولی بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا وہ نکاح کا گواہ نہیں ہو سکتا۔ فتاویٰ رضویہ حصہ پنجم صفحہ ۲۶ ہے ''مرتد یا نابالغ صالح ولایت نہیں۔

☆ جب کہ حاملہ عورت کسی کے نکاح اور عدت میں نہ ہو تو اس صورت میں اس سے نکاح کرنا جائز ہے پھر اگر حمل اسی شخص کا ہے کہ جس سے نکاح ہوا تو بعد نکاح وہ اس عورت سے ہمبستری بھی کر سکتا ہے۔ ورنہ نہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۲۶۲ میں ہے۔ اور درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۲۹۱ میں ہے۔

☆ جس شخص نے عورت کو ایک یا دو طلاق بائن دی ہو تو خود اس کو اپنی اس عورت سے عدت کے اندر نکاح کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ قدوری باب الرجعۃ صفحہ ۲۰۲ میں ہے۔ ان کان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان یتزوجها فی عدتها ۔

☆ حلالہ کے لیے عورت نے نکاح فاسد کیا مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح کیا یا شوہر ثانی کے نکاح میں چار عورتیں پہلے سے تھیں یا اس کی عدت میں عورت کی بہن تھی تو ان تمام صورتوں میں اگرچہ شوہر ثانی نے بعد ہمبستری طلاق دی اور عدت بھی عورت نے گزار لی مگر وہ شوہر اوّل کے لیے حلال نہیں ہوئی کہ حلالہ کے لیے نکاح صحیح کا ہونا شرط ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مطبوعہ مصر صفحہ ۴۳۱ میں ہے۔

☆ جس عورت کو طلاق دی ہے عدت گزرے بغیر دوسرا نکاح اس کی بہن سے نہیں کر سکتا۔ اور ایسے ہی جس کے نکاح میں چار عورتیں تھیں اگر ایک کو طلاق دی تو عدت گزرے بغیر پھر چوتھی سے نکاح نہیں کر سکتا جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۲۶۱ میں ہے۔

☆ پیٹ کے بچہ کا نکاح کسی طرح نہیں ہو سکتا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں: ''پیٹ کے بچہ کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ اذا لا ولایة علی

الجنین لاحد کما فی غمز العیون ۔ (فتاویٰ رضویہ جلد پنجم صفحہ ۷۵)

☆ اگر ولی کی رضا کے بغیر بالغہ غیر کفو سے نکاح کرے تو نہیں ہوگا جیسا کہ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۲۹۷ میں ہے۔

☆ جب کہ حاملہ بالزناء سے کسی نے نکاح کیا اور مر گیا۔ یا خلوت صحیحہ کے بعد طلاق دی تو اس صورت میں میں حاملہ بالزناء کے ساتھ وضع حمل کے پہلے نکاح کرنا جائز نہیں فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۲۷۴۔

☆ جب کہ بالغہ لڑکی نے غیر کفو سے نکاح کیا اور ولی نے بعد نکاح جائز کیا تو اس صورت میں نکاح نہ ہوا کہ غیر کفو سے صحیح ہونے کے لیے عقد سے پہلے ولی کا جان بوجھ کر اپنی رضا کو ظاہر کرنا ضروری ہے۔ درمختار۔

☆ اگر باپ دادا کا سوء اختیار معلوم ہو چکا مثلاً اس سے پہلے اس نے اپنی کسی نابالغہ لڑکی یا پوتی کا نکاح غیر کفو سے کر دیا تھا۔ پھر دوسرا نکاح غیر کفو سے کیا تو اس صورت میں نکاح نہ ہوا جیسا کہ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۳۰۴ میں ہے۔ لزم النکاح بغیر کفؤ ان کان الولی ابا او جدا لم یعرف منهما سوء الاختیار وان عرف لا یصح النکاح اتفاقاً ۔

☆ باپ دادا کے علاوہ بھائی یا چچا وغیرہ نے اگر نابالغہ لڑکی کا نکاح غیر کفو سے کیا تو نکاح نہیں ہوا درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۳۰۵۔

☆ جب کہ عورت مجنونہ (پاگل) ہو تو بیٹا اس کے نکاح کا ولی ہوتا ہے۔ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۳۱۱ میں ہے۔ یقدم ابن المجنونه علی ابیها ۔

☆ شوہر نے عورت کو دھمکی دی کہ مہر معاف کر دے ورنہ تجھے ماروں گا اور شوہر مار نے پر قادر ہے تو اس صورت میں عورت کے مہر معاف کرنے سے معاف نہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت جلد نمبر ۱۵ صفحہ ۱۱) مرض الموت میں اگر ورثہ کی اجازت کے بغیر عورت نے مہر معاف کیا تو اس صورت میں بھی مہر معاف نہ ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۰

☆ عورت حاملہ تھی شوہر نے اسے طلاق دے دی تو عورت نے اس سے پورا مہر وصول کیا اور طلاق کے فوراً بعد اسے بچہ پیدا ہوا عدت ختم ہو گئی تو اسی روز اس نے دوسری

شادی کر لی مگر دوسرے شوہر نے فوراً خلوت صحیحہ کے پہلے طلاق دے دی تو اس سے آدھا مہر وصول کیا۔ اور چونکہ اسصورت میں عدت نہیں اس لیے عورت نے اسی روز تیسرے شوہر سے شادی کی جو فوراً مر گیا اس کے ترکہ سے عورت نے پورا مہر وصول کیا اس طرح ایک عورت نے ایک ہی روز میں تین شوہروں سے تین مہر وصول کیے۔ الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۹۶ میں ہے۔ ای امرأة اخذت ثلاثه مهور من ثلاثة ازواج فی یوم واحد؟ فقل امرأة حامل طلقت ثم وضعت فلها کمال المهر ثم تزوجت وطلقت قبل الدخول ثم تزوجت فمات .

☆ نابالغ نے ولی کی اجازت کے بغیر عاقلہ بالغہ عورت سے اپنا نکاح کر لیا اور ہمبستری بھی کر لی۔ پھر اس نکاح کو ولی نے رد کر دیا تو اس صورت میں مہر لازم نہیں ہوا۔ الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۷۸ میں ہے۔ تزوج صبی امرأة مكلفة بغیر اذن ولیه ثم دخل بها طوعا فلا حد ولا مهر کما فی الخانیة .

☆ تین بچیاں اڑھائی سال کی عمر سے کم تھیں اور ایک عورت بڑی تھی۔ اس نے تین چھوٹی بچیوں کو اپنا دودھ پلا دیا تو چاروں عورتیں بغیر ارتداد و طلاق شوہر پر حرام ہو گئیں ہدایہ جلد دوم صفحہ ۳۲۳ میں ہے۔ اذا تزوج الرجل صغیرة وکبیرة فارضعت الکبیرة الصغیرة حرمن علی الزوج .

☆ اڑھائی سال کی عمر ہونے سے پہلے اگر شوہر اپنی بیوی کا دودھ پی لے تو وہ شوہر پر حرام ہو جاتی ہے اور اس سے زیادہ عمر ہونے کے بعد پیا تو حرام نہیں ہوتی جیسا کہ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۴۱۴ میں ہے۔

نکاح کے باوجود صحبت حرام

نکاح کے باوجود اپنی بیوی سے مندرجہ ذیل صورتوں میں ہمبستری حرام ہے۔ (۱) حالتِ حیض میں (۲) نماز کا وقت تنگ ہونے کی صورت میں (۳) حالتِ اعتکاف میں (۴) حالتِ احرام میں (۵) ایلاء میں (۶) ظہار میں کفارہ ادا کرنے سے پہلے۔ (۷) وطی بالشبہ کی عدت میں۔ (۸) عورت کے آگے اور پیچھے کا مقام ایک ہو جانے کی صورت میں جب تک کہ آگے کے مقام میں ہمبستری ہونے کا یقین نہ ہو۔ (۹) جب

کہ عورت اپنی کمسنی، مرض، یا موٹاپے کی وجہ سے ہمبستری کو برداشت نہ کر سکے۔ (۱۰) جب کہ عورت مہر معجل لینے کے لیے اپنے کو شوہر سے روکے تو ان صورتوں میں بھی ہمبستری حرام ہے۔ (الاشباہ والنظائر ص ۲۳۵)

☆ دوسرے کی عدت گزارنے والی عورت سے لاعلمی میں نکاح کے بعد صحبت کی اور معلوم ہونے پر عورت کو جدا کر دیا تو اس صورت میں صحبت حرام ہوئی مگر گناہ نہ ہوا۔

(فتاوٰی رضویہ جلد نمبر ۱ ۶۵)

☆ بیوی کو ہمبستری کے لیے جگانا چاہا تو ہاتھ اس کی لڑکی پر پہنچ گیا جو مشتہاۃ تھی تو اسے بیوی سمجھ کر شہوت کے ساتھ جگایا اس طرح لڑکی کو سوتے سے جگانے پر بیوی ہمیشہ کے لیے حرام ہو گئی جیسا کہ فتاوٰی عالمگیری جلد اوّل مطبوعہ مصر صفحہ ۲۵۷ میں ہے۔

☆ جب کہ مرد کو دودھ اترا تو اگرچہ بچہ نے اڑھائی سال عمر ہونے سے پہلے اس کا دودھ پیا مگر اس صورت میں دودھ کے رشتہ کی حرمت نہیں ثابت ہوئی جیسا کہ شرح وقایہ جلد دوم مجیدی صفحہ ۶۱ میں ہے۔ اور الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۲۴ میں ہے۔ لبنها محرم فی الرضاع دونه.

☆ ایک شخص کی لڑکی کا نام کوئی دوسرا عائشہ وغیرہ ہے اور اس نے قصداً یا بھول کر یہ کہا کہ میں نے اپنی لڑکی فاطمہ کا نکاح کیا تو اِس صورت میں نکاح منعقد نہ ہوا جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۵۶ میں ہے۔ قال فی الخانیة رجل له بنت واحدة اسمها عائشة .فقال الاب وقت العقد زوجت منك بنتی فاطمة لا ینعقد النکاح .

☆ صغیرہ سے نکاح حرمت مصاہرت کو ثابت نہیں کرتا۔ جماع الصغیرة لا یوجب المصاهرة .(الاشباہ والنظائر علی صفحہ ۳۹۶)

☆ جب کہ ایک باپ کے دو بیٹے دو عورتوں سے ہوں تو ایک بیٹے کے دوسرے بیٹے کی اخیافی یعنی ماں شریکی بہن سے نکاح کرنا جائز ہے جو دوسرے باپ سے ہے جیسا کہ قدوری صفحہ ۱۹۱ میں ہے۔ یجوز ان یتزوج باخت اخیه من النسب وذلك مثل الخ من الاب اذا کان له اخت من امه جاز لاخیه من ابیه ان یزوجها .

☆ نسبی بھائی کی رضاعی ماں، رضاعی بھائی کی نسبی ماں اور رضاعی بھائی کی رضاعی ماں

سے نکاح کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس کی رضاعی ماں نہ ہو۔

(شرح وقایہ جلد ثانی کتاب الرضاع صفحہ ۵۸)

☆ نسبی بیٹے کی رضاعی بہن، رضاعی بیٹے کی نسبی بہن اور رضاعی بیٹے کی رضاعی بہن سے نکاح کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس کی رضائی بیٹی نہ ہو۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۳۲۱ میں ہے۔ لا یجوز للرجل ان یتزوج اخت ابنہ من النسب ویجوز فی الرضاع

(۱۶۲) بَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ

(خلع اور طلاق کا بیان)

خ کے ضمہ اور لام کے فتح سے خلع کا معنی ہے اتارنا، جدا کرنا۔ قرآن پاک میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مقدس وادی میں داخل ہونے پر فرمایا: فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ. اپنے جوتے اتار لیجئے۔ شرعاً خلع یہ ہے کہ مال کے بدلے خلع کے لفظ کے ساتھ بیوی کو اپنے نکاح سے علیحدہ کر دینا مثلاً مرد کہے میں نے ایک لاکھ روپے میں تجھ سے خلع کیا اور عورت کہے میں نے قبول کیا یا عورت کہے کہ تو اتنے پیسوں پہ مجھ سے خلع کر مرد کہے کر لیا تو یہ خلع ہے۔ چونکہ قرآن پاک میں میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا گیا ہے۔ ھن لباس لکم وانتم لباس لھن۔ اس لیے اس لباس کو اتار کر نکاح کے بندھن سے آزاد ہونا خلع کہلایا۔ ہمارے ہاں خلع طلاق بائن ہے اور امام شافعی و احمد کے ہاں ایک قول میں فسخ نکاح ہے۔ طلاق کا لغوی معنی ہے کھل جانا اس لیے تیزی زبان کو طلاقۃ اللسان کہتے ہیں اور خندہ پیشانی کو طلاق الوجہ کہا جاتا ہے چونکہ طلاق کے ذریعے عورت، مرد کی قید نکاح سے آزاد ہو جاتی ہے اس لیے اس کو طلاق کہا گیا۔

☆ خلع میں زوجین کی رضامندی کا ہونا ضروری ہے (۳۱۳۱)

☆ حیض کی حالت میں طلاق نہ دینی چاہئے لیکن اگر کوئی دے دے تو ہو جاتی ہے اسی لیے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حضور علیہ السلام کی طرف سے رجوع کرنے کا حکم دیا گیا اگر طلاق ہی نہیں تو رجوع کیسا؟ (۳۱۳۲)

☆ فِی الْحَرَامِ يُكَفِّرُ. کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کر لینے میں کفارہ ہے۔

(۳۱۳۴) امام صاحب کے ہاں اگر طلاق کی نیت سے حرام کرے گا تو ایک طلاق بائن واقع ہو جائے گی۔ (مرأۃ، ج ۵، ص ۱۱۰)

☆ حضور علیہ السلام کا اپنے آپ پر شہد کو حرام کرنے کا واقعہ (۳۱۳۵)

☆ بلاوجہ طلاق کے مطالبے سے عورت پر جنت کی خوشبو بھی حرام کر دی جاتی ہے۔ (۳۱۳۶)

☆ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ. ناپسندیدہ ترین حلال اللہ کے ہاں طلاق ہے۔ (۳۱۳۷)

☆ چپ کر رہنا کوئی عبادت نہیں لَاصَمْتَ يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ (۳۱۳۸)

☆ ثَلٰثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَّهَزْلُهُنَّ جِدٌّ...... تین چیزیں ہر حال میں واقع ہو جاتی ہیں۔ طلاق نکاح اور رجوع (۳۱۴۱) (وفی روایۃ العتاق)

مجبوری کی حالت میں تحریری طلاق واقع نہ ہوگی۔ مرأۃ بحوالہ عالمگیری۔ یاد رہے کہ گیارہ چیزیں مجبوری کی حالت میں بھی جائز ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ ایک رباعی میں بیان فرمایا گیا۔

یصح من الاکراہ عتق ورجعۃ — نکاح وایلاء طلاق مفارق

وفی ظہار والیمین ونذرہ — وعفو لقتل شاب عنہ مفارق

نکاح، طلاق، رجوع، ایلاء، فی، ظہار، عتاق، قصاص سے معافی، قسم، نذر (اور گیارھویں اسلام یعنی مجبور شخص کا اسلام معتبر ہے۔ (مرقات و مرات)

☆ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ وَالْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ. جس کی عقل میں فتور آ جائے یا دیوانہ ہو جائے اس کی طلاق نہیں (اسی طرح بے ہوش کی طلاق بھی نہ ہوگی) (۳۱۴۳)

☆ تین اشخاص مرفوع القلم ہیں۔ (۱) سونے والا جب تک کہ بیدار نہ ہو جائے (۲) بچہ جب تک کہ بالغ نہ ہو جائے (۳) دیوانہ جب تک کہ اس کو عقل نہ آ جائے۔ (۳۱۴۴)

☆ تین طلاق اکٹھی اگر تین نہ ہوتیں تو حضور علیہ السلام غصہ میں کیوں آتے۔ (۳۱۴۸)

Scanned with CamScanner

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سو طلاق دینے والے کو یوں فرماتے کہ تین طلاق سے تیری بیوی تجھ سے جدا ہوگئی اور ستانوے طلاق سے تو نے اللہ کی کتاب کا مذاق اڑایا ہے۔
(۳۱۴۹)

(۱۶۳) بَابُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلٰثًا

(تین طلاق دی ہوئی عورت کا بیان)

بلا ضرورت طلاق دینا اگرچہ جائز ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے ورنہ کبھی طلاق دینا واجب بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ فاسقہ فاجرہ اور خدا کی ناشکر گزار عورت کو طلاق دینا بہتر ہے۔ ابو حفص بخاری فرماتے ہیں: قیامت کے دن اگر رب سے اس حالت میں ملاقات کروں کہ میری مطلقہ بیوی کا حق مہر میرے ذمہ ہو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ بے نمازی عورت میرے نکاح میں ہو۔ لہٰذا یہ اعتراض نہ رہے کہ جب طلاق دینا اللہ کو ناپسند ہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل علیہ السلام سے بیوی کو طلاق دینے کا اشارہ کیوں دیا کہ اپنی چوکھٹ بدلو۔ حضور علیہ السلام نے حضرت سودا رضی اللہ عنہا کو طلاق دینے کا ارادہ کیوں فرمایا اور حضرات امام حسن رضی اللہ عنہ نے کثرت کے ساتھ نکاح کیے اور طلاقیں دیں۔ احناف کا موقف یہ ہے کہ نکاح کرنا دنیوی کاروبار اور نفلی عبادات سے افضل ہے (مرقاۃ) اور والدین اگر (کسی معقول وجہ سے) بیوی کو طلاق دینے کا حکم دیں اور اگر نہ دی جائے تو ان کو تکلیف ہوگی اس صورت میں بیوی کو طلاق دے دینا ضروری ہے کیونکہ والدین کی اطاعت ضروری اور ان کو ایذا دینا حرام ہے اور بیوی کو طلاق دینا جب عام حالات میں جائز ہے تو اس حالت میں ضروری ہو جائے گا۔ لان العقوق حرام والاجتناب عن الحرام واجب لقوله عليه السلام ان امراك ان تخرج من اهلك ومالك فاخرج ۔ (فتاویٰ رضویہ پنجم قدیم ص ۴۰۵)

☆ حلالہ کا ذکر حَتّٰی تَذُوْقِیْ عُسَیْلَتَہٗ وَیَذُوْقَ عُسَیْلَتَكِ ۔ متفق علیہ (۵۲-۳۱۵۱) عُسَیْلَۃٌ تصغیر ہے معلوم ہوا کہ دوسرے نکاح کی صحبت میں انزال شرط نہیں صرف حشفہ کا غائب ہونا کافی ہے۔ (مراۃ ج ۵ ص ۱۲۱ ج ۳) حلالہ میں نکاح صحیح ضروری ہے اگر حلالہ متعہ یا عارضی چند روزہ نکاح کے ذریعے کیا تو درست نہ ہوا بلکہ نکاح ہی باطل

ہے اور صرف دل میں نیت تھی چند روز کی تو اس پہ لعنت فرمائی گئی اگرچہ حلالہ ہو جائے گا۔
(ایضاً، ص ۱۲۲)

☆ ظہار کا ذکر اور اس کے کفارے کا بیان (۵۶-۵۵-۳۱۵)

کفارہ ظہار میں ترتیب یہ ہے کہ پہلے غلام آزاد کیا جائے گا اگر یہ نہ ہو سکے تو روزے رکھے ورنہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ حضور علیہ السلام نے مظاہر کو فرمایا: اعتق رقبة ۔ ایک گردن آزاد کر۔ رقبہ مطلقہ فرمانے سے معلوم ہوا کہ کفارہ ظہار میں ہر قسم کا غلام آزاد کیا جا سکتا ہے مومن ہو خواہ کافر۔

مسائل طلاق

☆ کسی نے شوہر کو دھمکی دی کہ اگر تم نے اپنی بیوی کو طلاق نہ دی تو ہم تمہیں قتل کر دیں گے یا بہت ماریں گے اور شوہر کو غالب گمان ہوا کہ طلاق نہ دینے کی صورت میں ایسا کر گزرے گا تو اس نے طلاق کا لفظ زبان سے نہ کہا: اور نہ دل میں ارادہ کیا مگر طلاق نامہ لکھ دیا تو ہوش و حواس کی درستگی میں طلاق کے باوجود طلاق واقع نہ ہوئی فتاویٰ قاضی خان مع ہندیہ جلد اوّل صفحہ ۴۴۱۔

☆ شراب یا بھنگ پی کر طلاق دی تو واقع ہو جائے گی اگرچہ اس کے ہوش و حواس درست نہ تھے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۳۳۱ میں ہے

☆ مجنون کی بیوی کو چار صورتوں میں طلاق ہو جاتی ہے۔ (۱) جب کہ مجنون نے ہوش و حواس کی درستگی کے زمانے میں طلاق کو کسی چیز پر معلق کیا ہو۔ مثلاً بیوی سے کہا کہ اگر تو فلاں کے گھر جائے تو تجھے طلاق۔ پھر شوہر کے مجنون ہونے کے زمانہ میں عورت فلاں کے گھر گئی تو اس پر طلاق پڑ جائے گی۔ (۲) جب کہ مجنون شوہر مجبوب یعنی مقطوع الذکر والخصیتین ہو تو عورت کے چاہنے پر ان دونوں کے مابین تفریق کر دی گئی تو اس صورت میں بھی مجنون کی عورت پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ (۳) جب کہ مجنون شوہر نامرد ہو تو عورت کے دعویٰ کرنے پر ایک سال کی مدت مقرر کی گئی اور اس دوران میں وہ جماع نہیں کر سکا پھر مجنون کے ولی کے سامنے تفریق کر دی گئی تو اس کی عورت کو طلاق ہو جائے گی (۴) جب کہ مجنوں کافر کی بیوی مسلمان ہو جائے اور اس کے ماں باپ اسلام لانے سے انکار کر دیں تو

Scanned with CamScanner

اس صورت میں بھی تفریق کردی جائے گی اور مجنون کی بیوی پر عندالشرع طلاق واقع ہو جائے گی۔ جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۸۰ میں ہے۔

نابالغ کی بیوی کو کس صورت میں طلاق ہوجاتی ہے؟

نابالغ کی بیوی پر دو صورتوں میں طلاق پڑ جاتی ہے۔ (۱) جب کہ نابالغ کی بیوی مسلمان ہوگئی اور نابالغ سمجھدار ہے تو اس پر اسلام پیش کیا گیا مگر اس نے انکار کردیا تو اس صورت میں نابالغ کی بیوی پر طلاق پڑ جائے گی۔ (۲) جب کہ نابالغ لڑکا مقطوع الذکر والخصیتین ہو اور بیوی کے چاہنے پر ان دونوں کے درمیان تفریق کردی جائے تو اس صورت میں بھی طلاق واقع ہوجائے گی۔ (الاشباہ والنظائر ص ۱۸۰)

☆ مفتی کے فتویٰ دینے کے سبب شوہر نے طلاق کا اقرار کیا پھر مفتی کا فتویٰ غلط ثابت ہوا تو اس صورت میں طلاق اقرار طلاق نہیں پڑی جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۶۱ میں ہے: لو اقر بطلاق زوجته ظانا الوقوع بافتاء المفتي فتبين عدمه لم يقع ۔

☆ تالاب میں غسل کرنیوالی عورت کو خاوند نے کہا اگر تو اس پانی سے نکلے تو تجھے طلاق پھر کسی چیز سے تالاب کا کل پانی نکال لیا گیا پھر عورت گھر چلی گئی تو اس صورت میں طلاق نہیں پڑے گی۔ الاشباہ والنظائر میں ۳۹۷ میں ہے۔ قال لامرأته ان خرجت من هذا الماء فانت طالق فما الحيلة؟ فقل تخرج ولا يحنث لان الماء الذى كانت فيه زال بالجريان ۔

☆ کٹھری میں شکر یا نمک تھا اور شوہر نے بیوی سے کہا: اگر تو اسے کھولے یا پھاڑ کر نکالے تو تجھے طلاق پھر عورت نے اسے پانی میں ڈال دیا تو وہ پگھل کر نکل گیا۔ اس طرح عورت پر طلاق نہیں پڑی۔ الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۹۷ میں ہے۔

☆ شوہر اپنی عورت سے کہے کہ تجھے طلاق ہے اِنشاءاللہ تعالیٰ تو اس صورت میں قسم پوری ہوجائے گی مگر اس کی عورت کو طلاق نہیں پڑے گی حضرت علامہ ابنِ نجیم مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں: حلف ليطلقها اليوم. فالحلية ان يقول لها انت طالق انشاء الله تعالى۔ (الاشباہ والنظائر ص ۴۰۹)

☆ لفظ انشاءاللہ تعالیٰ کا شمار استثناء میں ہے اور استثناء جب طلاق سے متصل ہوگا تو

نہیں پڑے گا۔ لہٰذا جب طلاق واستثناء کے درمیان کوئی مفید لفظ ہوگا تو اتصال باقی رہے گا اور طلاق نہیں پڑے گی ورنہ پڑ جائے گی تو اگر شوہر نے غیر مدخولہ عورت سے کہا کہ تجھے طلاق بائن ہے انشاءاللہ تو لفظ بائن اس صورت میں چونکہ مفید نہیں اس لیے کہ اگر وہ بائن نہ کہتا تو بھی غیر مدخولہ کو بائن ہی پڑتی۔ لہٰذا استثناء صحیح نہ ہوا اور طلاق پڑ گئی اور اگر مدخولہ عورت سے کہا تجھے طلاق بائن ہے انشاءاللہ تو نہیں پڑے گی۔ اس لیے کہ لفظ بائن کے مفید ہونے کے سبب استثناء صحیح ہوگیا۔ اور اگر کہا کہ تجھے طلاق رجعی ہے انشاءاللہ تو عورت مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ بہر صورت طلاق پڑ جائے گی۔ درمختار مع شامی جلد۲ صفحہ ۵۱۰۔

☆ شوہر اپنی عورت سے کہے کہ میں نے تجھے اس شرط پر طلاق دی کہ تو مجھے ایک ہزار روپیہ دے اور عورت اس شرط کو قبول نہ کرے تو یہ طریقہ اختیار کرنے سے اس کی بیوی پر طلاق نہیں پڑے گیا۔ الاشباہ والنظائر صفحہ ۴۰۹۔ اس طرح درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۴۴۵ میں بھی ہے۔

☆ کسی شخص کے منہ میں لقمہ ہے اور کہتا ہے کہ اگر اس لقمہ کو نگل جاؤں تو میری بیوی کو طلاق اور اگر نکالوں تو طلاق پھر کوئی شخص اس کی جازت کے بغیر زبردستی اس کے منہ سے لقمہ نکال لے تو اس ترکیب سے اس کی بیوی پر طلاق نہیں پڑے گی۔ (الاشباہ والنظائر)

☆ شوہر اوپر چڑھتے ہوئے زینہ پہ ٹھہر گیا اور کہا اگر اوپر جاؤں تو میری بیوی کو طلاق اور اگر نیچے آؤں تو طلاق پھر کوئی شخص اس کی اجازت کے بغیر زبردستی اسے اُٹھا کر نیچے کردے اس طریقہ سے اس کی بیوی پر طلاق نہیں پڑے گی۔ الاشباہ والنظائر ص ۴۱۰ میں ہے۔ ان صعدت فكذا وان نزلت فكذا يحملها وينزل بها ۔

☆ بیوی سے کہا اگر فلاں شخص سے بات کرے تو تجھے طلاق پھر فلاں شخص مذکور مر گیا پھر کسی ولی کی کرامت سے زِندہ ہوگیا اس کے بعد عورت نے اس شخص سے بات کی تو اس صورت میں عورت پر طلاق نہیں پڑے گی۔ (بہارِ شریعت باب تعلیق جلد ۸ صفحہ ۴۲)

جب کبھی کسی عورت سے نکاح کروں تو اسے طلاق

کوئی یہ الفاظ کہے پھر فضولی یعنی جسے اس شخص نے نکاح کا وکیل نہ بنایا ہو بغیر اس کے حکم کے کسی عورت سے نکاح کر دے اور جب اسے خبر پہنچے تو زُبان سے نکاح کو نافذ نہ کرے بلکہ کوئی ایسا کام کرے جس سے اجازت ہوجائے مثلاً اس عورت کے پاس مہر کا

کچھ حصہ بھیج دے یا اس کے ساتھ میاں بیوی جیسا تعلق قائم کرے تو یہ طریقہ اختیار کرنے سے نکاح ہوجائے گا اور طلاق نہیں پڑے گی۔ (بہارِ شریعت ۸ صفحہ ۱۶)۔

☆ عورت کا نام طالق ہے اور شوہر نے اس لفظ سے طلاق کی نیت بھی نہیں کی تو اس صورت میں عورت کو طالق کہنے کے باوجود اس پر طلاق نہیں پڑی جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۴۶ میں ہے۔ لو قال لها یا طالق وهو اسمها ولم یقصد الطلاق لا یقع کما فی الخانیة

☆ طلاق رجعی دی ہو تو ایسی طلاق والی عورت سے ہمبستری کرنا جائز ہے جیسا کہ قدوری باب الرجعۃ صفحہ ۲۰۲ میں ہے۔ الطلاق الرجعي لا یحرم الوطی۔

☆ شوہر نے عورت کو اختیار دیا ہو تو وہ اپنے آپ کو طلاق دے سکتی ہے فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۳۷۵۔

☆ نابالغہ لڑکی جو قابل جماع نہ ہو اس کا نفقہ شوہر پر واجب نہیں اگرچہ وہ اپنے شوہر کے پاس ہو جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۴۸۵ میں ہے۔

☆ جب کہ باپ تنگدست ہو اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے محتاج ہوں مگر بڑا بیٹا مالدار ہو تو اس صورت میں تندرست باپ کی موجودگی میں بھائی پر نفقہ واجب ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۵۰۰ میں ہے۔

☆ عورت مطلقہ رجعیہ ہے کہ جس نے طلاق کے بعد عدت ختم ہونے کا اقرار نہ کیا تو اگرچہ بیس سال یا اس سے زیادہ گزر گئے لڑکا پیدا ہوا تو وہ لڑکا طلاق دینے والے شوہر ہی کا ہے جیسا کہ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۶۲۳ میں ہے۔

☆ اپنی بیوی کو کہا: اگر تو فلاں کے گھر میں داخل ہو تو تجھے طلاق، تو طلاق سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ عورت کو ایک طلاق دیدے اور جب عدت گزر جائے تو عورت اس گھر میں داخل ہو پھر اس سے نکاح کرلے اس ترکیب سے اب وہ عورت اس گھر میں داخل ہوگی تو طلاق نہیں پڑے گی جیسا کہ شرح وقایہ جلد دوم مجیدی صفحہ ۸۹ میں ہے۔

☆ جب کہ عورت خلوت صحیحہ کی عدت میں ہو اور مدخولہ نہ ہو تو اس صورت میں طلاق رجعی کے بعد بھی رجعت نہیں کرسکتا اگرچہ اس سے پہلے شوہر نے اس عورت کو کبھی کوئی طلاق نہ دی ہو، فتاویٰ رضویہ جلد پنجم صفحہ ۵۰۲ میں ہے۔ اگر بعد نکاح ابھی وطی و جماع

کی نوبت نہ پہنچی ہو اگرچہ خلوت ہوچکی ہو تو طلاق دی جائے بائن ہی ہوگی۔ اور درمختار مع ردالمحتار جلد دوم صفحہ ۵۲۹ میں ہے۔ لا رجعة في عدة الخلوة.

☆ جس طہر میں ہمبستری نہیں کی تھی ایک طلاق بائن دی۔ اور اسی طہر میں دوبارہ نکاح کرنے کے بعد پھر طلاق دی یا ایک طلاق رجعی دی اور اسی طہر میں ہمبستری کے علاوہ کسی دوسرے طریقہ سے رجعت کرنے کے بعد پھر طلاق دی۔ تو ان صورتوں میں ایک ہی طہر میں دو طلاق دینے کے باوجود گنہگار نہیں ہوا جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۳۲۶ میں ہے۔

☆ اگر نکاح فاسد کے بعد ہمبستری سے پہلے طلاق دے دی تو اس صورت میں آدھا مہر بھی واجب نہیں ہوگا جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری ۳۰۹ میں ہے۔

☆ لعان وتفرق کے بعد جو طلاق بائن پڑتی ہے اس صورت میں ایک ہی طلاق بائن کے باوجود شوہر اس عورت سے دوبارہ نکاح نہیں کرسکتا۔ جب تک دونوں اہلیت لعان رکھتے ہوں (بہارِ شریعت) حدیث شریف میں ہے۔ المتلاعنان لا یجتمعان ابدا ۔

☆ جب کہ پانی یا ہوا پر طلاق لکھی تو اس صورت میں اگرچہ ہوش وحواس کی درستگی ہے اور طلاق کی نیت سے لکھی مگر واقع نہ ہوئی۔ بہارِ شریعت حصہ ص ۸ میں ہے۔ ''زبان سے الفاظ طلاق نہ کہے مگر کسی ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز نہ ہوتے ہوں مثلاً پانی یا ہوا پر طلاق نہ ہوگی''۔ اور الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۴۰ میں ہے۔ لو کتب علی الهواء او الماء لم یقع شیء وان نوی.

☆ حلالہ کرنے والے سے نکاح سے پہلے یہ کہلوایا جائے کہ اگر میں فلاں عورت سے نکاح کروں تو پہلی ہمبستری سے فارغ ہونے پر اسے تین طلاق یا طلاق بائن تو اس طرح پہلی بار ہمبستری سے فارغ ہونے پر اسے طلاق پڑ جائے گی اور حلالہ کرنے والا پھر رجعت بھی نہیں کرسکتا۔

اور بہتر صورت یہ ہے کہ عورت اس شرط پر اس سے نکاح کرے کہ میں جب چاہوں گی اپنے اوپر طلاق بائن واقع کرلوں گی جیسا کہ الاشباہ والنظائر میں صفحہ ۴۰۸ پر ہے۔

☆ جس کو کسی نے مجبور کرکے شراب پلا دی یا بحالتِ اضطرار پی مثلاً پیاس سے مر رہا

Scanned with CamScanner

تھا اور پانی نہ تھا۔ پھر نشہ میں طلاق دے دی تو واقع نہ ہوگی درمختار شامی ج ۲ ص ۴۲۴۔

☆ بیوی سے کہا: اگر تو ہانڈی میں آدھا حلال اور آدھا حرام ایک ساتھ نہ پکائے تو طلاق پھر بیوی نے ہانڈی میں شراب ڈال کر اس میں کھڑے انڈے پکائے تو یہ طریقہ اختیار کرنے سے اس پر طلاق نہیں پڑے گی جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۴۰۹ میں ہے۔

(۱۶۴) باب:

(اس بات کے بیان میں کہ ہر کفارہ میں مومن غلام آزاد کرنا چاہئے)

ہمارے نزدیک ہر کفارہ میں مومن غلام آزاد کرنا مستحب ہے اور امام شافعی علیہ الرحمۃ کے ہاں واجب، قتل خطا میں تو سب کے ہاں بالاتفاق واجب ہے کیونکہ قرآن مجید میں ایمان کی قید موجود ہے۔ تحریر رقبۃ مومنۃ

☆ جس لونڈی نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے حضور علیہ السلام نے اس کو مومنہ قرار دیا اور صحابی کو فرمایا: اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ. اس کو آزاد کردے کیونکہ یہ مومنہ ہے (۳۱۵۷)

حضور علیہ السلام کا اس لونڈی سے یہ سوال کرنا اَیْنَ اللّٰهُ ۔ اللہ کہاں ہے؟ اور اس کا جواب دینا فِی السَّمَآءِ ۔ اللہ آسمان میں ہے۔ یہ سوال وجواب اللہ تعالیٰ کی جگہ کے متعلق نہ تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ تو مکان سے پاک ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تحقیق فرمائی کہ یہ لونڈی مشرکہ تو نہیں ہے کہ کہیں بتوں کو خدا تو نہیں کہتی کیونکہ اگر مشرکہ ہوتی تو بتوں کو اللہ کہہ دیتی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دوسرا سوال اپنی رسالت کے بارے میں کیا اور فرمایا: مَن انا ۔ میں کون ہوں؟ اس نے جواب میں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

بہتر ہے دل کے ساتھ رہے پاسبانِ عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

(۱۶۵) بَابُ اللِّعَانِ

(لعان کا بیان)

لعان باب مفاعلہ کا مصدر ہے اور اس کا مادہ لعن بمعنی لعنت ہے اور لعنت، رحمت حق سے دوری کا نام ہے لعان کا معنی ہوا کہ ایک دوسرے پہ لعنت کرنا۔ ویسے تو شریعت میں کسی بھی گنہگار مسلمان کا نام لے کر اس پہ لعنت کرنا جائز نہیں ہے۔ خواہ وہ کتنا ہی گناہگار کیوں نہ ہو بلکہ یوں بھی نہ کہا جائے گا کہ یزید پہ لعنت حجاج پہ لعنت یا فلاں قاتل وزانی پہ لعنت۔ (یعنی جو یزید کو مسلمان سمجھتے ہیں ان کے مطابق) ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ امام حسین کے قاتلوں پہ لعنت یا آپ کے قتل پہ راضی ہونے والوں پہ لعنت کیونکہ یہ لعنت بالوصف ہے جو کہ جائز ہے (شامی باب اللعان) لیکن لعان میں میاں بیوی ایک دوسرے پہ لعنت کرتے ہیں اور اس کی صورت شریعت میں یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی پہ ایسی تہمت لگائے کہ اگر اجنبیہ عورت کو لگاتا تو حد قذف واجب ہو جاتی اس پہ حاکم، مجمع کے سامنے ان دونوں (شوہر وزن) کو کھڑا کر کے چار چار قسمیں لے اور پانچویں مرتبہ خاوند عورت پہ لعنت کرے گا اور عورت خاوند پہ غضب الٰہی کی بددعا کرے گی (جیسا کہ سورۂ نور کے پہلے رکوع کی آخری آیات میں ہے) پھر ان دونوں میں ہمیشہ کے لئے جدائی ڈالی دی جائے گی۔ پھر یہ عورت اس مرد کے نکاح میں نہ آ سکے گی مگر لعان توڑنے پر اور وہ اس طرح کہ مرد کہے کہ میں نے اس پہ جھوٹی تہمت لگائی تھی چنانچہ اس مرد کو اسی کوڑوں کی سزا دی جائیگی اور پھر ان کا نکاح کر دیا جائے گا۔ ہمارے نزدیک یہ گواہیاں ہیں جن کی تاکید قسم سے کی گئی ہے اور امام شافعی کے ہاں لعان قسمیں ہیں جن کی تاکید گواہیوں سے کی گئی ہے۔ لہٰذا امام صاحب کے ہاں وہی شخص لعان کر سکتا ہے جس کی گواہی قابل قبول ہو۔

یہ تمام جزئیات باب اللعان کی پہلی حدیث کی شرح میں مل سکتی ہیں۔ نیز اس حدیث میں مافی الارحام کا حضور علیہ السلام کو علم بھی بیان ہوا ہے کہ آپ نے بچہ پیدا ہونے سے پہلے اس کی جو علامات ارشاد فرمائیں بچہ اسی طرح کا ہوا۔ اس کی ایمان افروز تشریح بخاری و مسلم کی منتخب احادیث میں ہم نے بیان کر دی ہے۔ (۱۶۱–۳۱۵۸)

☆ لعان کا بچہ میراث نہیں پاتا صرف ماں کی طرف منسوب ہوتا ہے اور اس کو

Scanned with CamScanner

عورت کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔(۳۱۵۹)

☆ اَنَا اَغْیَرُ مِنْہُ وَاللّٰہُ اَغْیَرُ مِنِّیْ. میں (سعد سے) زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے۔(۶۳-۳۱۶۲)

ہمارے آقا علیہ السلام نے عرب کے بگڑے ہوئے معاشرے کو جن کے بگاڑ کی مثالیں متنبی حماسہ اور سبعہ معلقہ میں صاف نظر آتی ہیں جو درندگی اور بے حیائی میں جانوروں سے بھی بڑھے ہوتے تھے۔حضور کی برکت سے غیرت مند قوم بن گئے۔

انسانیت کو فخر ہوا تیری ذات پر — بے نور تھا خرد کا ستارہ تیرے بغیر

(۱۶۶) بَابُ الْعِدَّةِ

(عدت کا باب)

عدت (عین کے کسرہ کے ساتھ) کا لغوی معنی ہے شمار کرنا (اور عین کے ضمہ کے ساتھ بمعنی تیاری کرنا ہے) شریعت میں نکاح یا شبہ نکاح کے زائل ہونے پہ جو عورت کو اگلے نکاح کے لئے جو انتظار کرنی پڑتی ہے اس کو عدت کہتے ہیں۔اس دوران اس کو نکاح کرنا منع ہے اور عدت صرف عورت پر لازم ہے نہ کہ مرد پر لیکن چند مقام ایسے ہیں کہ آگے نکاح کرنے کے لئے مرد کو بھی انتظار کرنی پڑتی ہے مثلاً جس عورت کو اسنے طلاق دی ہے اس کی بہن، بھانجی، بھتیجی، خالہ، پھوپھی وغیرہ سے نکاح کرنے کے لئے مطلقہ کی عدت گزرنے کا انتظار کرنا ہوگا۔ پھر عورت کی تین عدتیں ہیں۔(۱) عدت وفات، یہ چار ماہ دس دن ہے۔ یتربصن بانفسھن اربعۃ اشہر وعشرا (۲) طلاق وغیرہ کی عدت حاملہ ہونے کی صورت میں وضع حمل واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن۔(۳) غیر حاملہ بالغہ ہے تو تین حیض المطلقت یتربصن بانفسھن ثلثۃ قروء۔غیر حاملہ نابالغہ ہے یا بہت بوڑھی جس کو حیض نہیں آتا تو تین ماہ۔قرآن مجید میں ہے:والئی ینسن من المحیض من نساء کم ان ارتبتم فعدتھن ثلثۃ اشہر والئی لم یحضن (الطلاق، البقرہ) طلاق کے علاوہ فسخ نکاح میں بھی عدت واجب ہے۔خواہ فسخ خاوند کی طرف سے ہو یا عورت کی طرف سے (از مرأۃ بحوالہ شامی ومرقات)

☆ طلاق بتہ وہ طلاق ہے جو نکاح کو بالکل ہی ختم کر دے جس کے بعد بغیر حلالہ

کے نکاح نہ ہو سکے یعنی تین طلاق یا دو کے بعد تیسری طلاق۔اس باب کی پہلی حدیث میں پہلے معنی والی طلاق بتہ مراد ہے کیونکہ اس حدیث کے آخر میں مسلم شریف کی روایت میں ہے اَنَّ زَوْجَھَا طَلَّقَھَا ثَلٰثًا اس بی بی کے خاوند نے اس کو تین طلاق دیں۔(۳۱۷۸)

مجبوری کی وجہ سے عورت عدت گزارنے کے لئے دوسری جگہ منتقل ہو سکتی ہے۔
(۳۱۷۹)

(محرم میں کالے کپڑے پہننا اور شیعوں کی دیگر رسومات پہ عمل کرنا حرام ہے۔)
(مرأۃ، ص ۱۵۱، ج ۵، حاشیہ ۴)

حائضہ عورت کو اگر بیماری کی وجہ سے حیض نہ آئے تو علاج کرا کے حیض سے ہی عدت گزارے۔(ایضاً، ص ۱۵۶)

مسائل عدت

کسی نے کسی عورت کو اپنی عورت سمجھ کر شبہ میں وطی کر لی تو اس عورت پر تین حیض سے وطی بالشبہ کی عدت لازم ہے۔جوہرہ نیرہ جلد دوم صفحہ ۱۳۸ پر ہے۔الموطوئۃ بشبھۃ فعدتھا الحیض فی الفرقۃ والموت۔

☆ جس عورت کا مقام بند ہو خلوت صحیحہ کے باوجود طلاق کے بعد اس پر عدت نہیں۔(بہار شریعت حصہ ۸ ص ۱۲۲)

☆ مدخولہ نہ ہونے کے باوجود عورت پہ عدت لازم ہونے کی صورت یہ ہے کہ اس کا خاوند فوت ہو گیا کما قال اللہ تعالیٰ: والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر وعشرا (البقرہ)

☆ جن چار عورتوں پر عدت نہیں ہے ان میں سے پہلی مطلقہ غیر مدخولہ ہے۔دوم حربیہ عورت جو دارالحرب میں اپنے شوہر کو چھوڑ کر دارالاسلام میں امان کے ساتھ داخل ہوئی اس پر بھی عدت نہیں۔سوم جن دو بہنوں سے ایک شخص نے بیک وقت نکاح کیا۔چہارم چار عورتوں سے زیادہ کے ساتھ نکاح کیا تو ان دو صورتوں میں بھی ان عورتوں پر فسخ نکاح کے بعد عدت نہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری صفحہ ۱۷۴ میں ہے۔

☆ طلاق والی عورت جب کہ حیض والی ہو یعنی حاملہ، نابالغہ اور پچپن سالہ نہ ہو تو اس

Scanned with CamScanner

کی عدت تین حیض ہے۔لہٰذا اگر تیس سال تک اسے تین حیض نہ آئے تو اس کی عدت ختم نہ ہوئی۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:"طہر کے لیے زیادت کی جانب کوئی حد مقرر نہیں ممکن ہے کہ تین حیض تیس برس میں آئیں۔(فتاویٰ رضویہ جلد پنجم میں ۶۶۸)اور پارہ دوم رکوع ۱۲ میں ہے والمطلقت یتربصن بانفسهن ثلثة قروء ۔یعنی مطلقہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک (نکاح سے) روکے رہیں۔

☆ عورت حاملہ تھی شوہر کی موت یا طلاق کے بعد ایک گھنٹہ پر یا اس سے پہلے لڑکا پیدا ہوا تو اس کی عدت ختم ہوگئی۔فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۴۷۳ پر ہے۔لیس للمعتدة بالحمل مدة سواء ولدت بعد الطلاق او الموت بیوم او اقل كذا فی الجوهرة النيرة ۔

☆ بیوہ عورت کی عدت دو برس میں ختم ہونے کی صورت یہ ہے کہ شوہر کی موت سے دو سال بعد لڑکا پیدا ہوا اور اس سے پہلے عورت نے عدت گزرنے کا اِقرار نہ کیا تھا۔اس لیے کہ حمل کی مدت زیادہ سے زیادہ دو سال ہے اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔قال اللہ تعالیٰ واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن (پ ۲۸ سورۂ طلاق)اور فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصفحہ ۴۸۲ میں ہے۔اکثر مدة الحمل سنتان ۔

☆ جب کہ نکاح فاسد کی صورت میں شوہر ہمبستری کے بعد مر گیا تو عورت کی عدت تین حیض ہے جیسا کہ ہدایہ جلد دوم صفحہ ۴۰۴ میں ہے۔المنكوحة نكاحا فاسدا والموطوءة بشبهة عدتها الحيض فی الفرقة والموت ۔

☆ شوہر نے طلاق دی یا وہ مر گیا مگر عورت کو خبر نہ ہوئی اس صورت میں عدت کا زمانہ گزرنے کے بعد خبر ملتے ہی وہ فوراً دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔جوہرہ نیرہ جلد دوم صفحہ ۱۴۰۔

☆ جب کہ عورت عمر سے بالغ ہوئی اور اسے حیض نہیں آیا۔تو اس صورت میں عورت نابالغہ نہیں اور نہ پچپن سالہ ہے مگر اس کو طلاق کی عدت مہینے سے گزارنے کا حکم ہے۔جیسا کہ شرح وقایہ جلد دوم مجیدی صفحہ ۱۲۶ میں ہے۔

☆ جب کہ نکاح فاسد ہوا اور اس صورت میں شوہر وطی کے بعد مر گیا تو عورت کو عدت میں سوگ کا حکم نہیں (بہارِ شریعت حصہ ۸ صفحہ ۱۳۱) اور درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ

۶۱۸ میں ہے۔لا حدا علٰی معتدة نكاح فاسدًا ۔

(۱۶۷) بَابُ الْاِسْتِبْرَاءِ

(استبراء یعنی جدا رہنے کا بیان)

استبراء کا لغوی معنی ہے براءت وعلیحدگی معلوم کرنا۔شرعاً استبراء یہ ہے کہ کسی کی لونڈی خریدنے، ہبہ، میراث یا وصیت وغیرہ کی وجہ سے آپ کے قبضہ میں آ گئی تو اس سے جدا رہیں یعنی صحبت وبوس وکنار وغیرہ نہ کریں یہاں تک کہ معلوم ہو جائے کہ حاملہ تو نہیں۔اگر حائضہ ہے تو حیض آنے تک ورنہ ایک ماہ تک انتظار کریں، اس کے بعد صحبت کر سکتے ہیں۔پھر اگر حاملہ ہے تو بچہ پیدا ہونے تک اس کے قریب نہ جائے۔کنواری لونڈی سے بھی استبراء واجب ہے۔اگرچہ اس کا پردۂ بکارت قائم ہو کیونکہ حدیث میں مطلقاً استبراء کا حکم آ رہا ہے جس سے ہر لونڈی مقبوضہ پہ استبراء کا حکم معلوم ہو رہا ہے۔(۳۱۹۴) اس حدیث میں تین حیضوں کا ذکر بھی ہے لیکن جمہور کے نزدیک ایک حیض سے استبراء ہو جاتا ہے جیسا کہ اگلی حدیث میں ہے۔(۳۱۹۵) یہ دونوں احادیث رزین نے روایت کی ہیں اور باب الاستبراء کی آخری احادیث ہیں۔اگرچہ اس بالکل آخری حدیث میں کنواری عورت کا استبراء کرنے کا ذکر ہے لیکن یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اپنی رائے ہے کیونکہ جب یہ کنواری ہے تو معلوم ہے کہ اس کا بطن خالی ہے حالانکہ صرف حمل معلوم کرنے کے لئے ہی تو استبراء نہیں کیا جاتا۔آپ دیکھتے نہیں کہ اگر عورت کا خاوند خلوت سے پہلے فوت ہو جائے تو بھی اس پر عدت واجب ہے جبکہ وہاں حمل کا احتمال ہی نہیں ہے۔گزشتہ احادیث میں بھی ہر لونڈی کے استبراء کا حکم ہے اور حضور علیہ السلام نے غزوۂ اوطاس کی تمام لونڈیوں پر استبراء کا حکم جاری فرمایا۔اگرچہ ان میں سے بعض کنواریاں تھیں۔شاید حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو وہ احادیث نہ پہنچی ہوں بہرحال قیاس صحابی حدیث مرفوع کے مقابلہ میں معتبر نہیں ہے۔

(۱۶۸) بَابُ النَّفَقَاتِ وَحَقُّ الْمَمْلُوْكِ

(خرچوں کا بیان اور مملوک کا حق)

علامہ زمخشری کے مطابق عربی کے جس لفظ میں نون اور فا ہوں اس میں جانے اور

Scanned with CamScanner

نکلنے کے معنی پائے جائیں گے۔ مثلاً نفق' نفر' نفد' نفذ' نفخ' نفس' نفی وغیرہ جیسا کہ جیسا کہ جس لفظ میں جیم اور نون ہوں اس میں اخفاء و پوشیدگی کے معنی ہوں گے جیسا کہ جنت' جہنم' جن' جنین' جنت' جنون وغیرہ جبکہ اصطلاح میں نفقہ کا معنی وہ خرچہ ہے جو خاوند اپنی بیوی کو دیتا ہے کیونکہ وہ بھی ختم ہوتا رہتا ہے۔ لہٰذا اس کو نفقہ کہا گیا۔ کسی کا نفقہ واجب ہونے کی تین وجہیں ہیں زوجیت قرابت اور ملکیت کیونکہ خرچہ بہت قسم کا ہے اس لیے نفقات فرمایا گیا۔ اولاد کا خرچہ' بیوی کا' والدین کا' غلام ولونڈی کا' ممکو کہ جانوروں کا پھر مملوک کے مالک پہ تین حق ہیں کھانا' کپڑا اور طاقت سے زیادہ کام نہ کروانا۔ (مرقات' لمعات' مرات)۔

☆ ہندہ بنت عتبہ زوجۂ ابی سفیان کو حضور علیہ السلام نے ابوسفیان کے مال سے خفیہ طور پہ بقدر کفایت خرچہ لینے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ (۳۱۹۶)

(حدیث ۳۲۰۰ میں صاحب مشکوٰۃ سے غلطی ہوئی کہ آخر میں رواہ مسلم فرمادیا جبکہ مسلم کی روایت تو تہ پہ ختم ہوگئی ہے اور کفی بالمرء سے ابوداؤد اور نسائی کی روایت ہے۔ (مرأۃ بحوالہ مرقاۃ)

☆ غلاموں کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلانے کا حکم دیا گیا ہے۔ (۳۲۰۱)

☆ جو غلام اپنے آقا کا حق ادا کرے اور اللہ کی عبادت بھی کرے اس کو دوہرا اجر ہے (۳-۳۲۰۲)

☆ انت و مالك لوالدك...... تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔ (۳۲۰۸)

☆ مرض الموت میں حضور علیہ السلام کا کلام الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم نماز اور غلاموں کی حفاظت کرو۔ (۳۲۰۱)

☆ نمازی (غلاموں) کو مارنے سے منع فرمایا گیا۔ (۳۲۱۸)

☆ غلاموں کو روزانہ ستر مرتبہ بھی معاف کرنا پڑے تو کرو (۳۲۱۹)

☆ چوپایوں کے ساتھ مہربانی کرنے کا حکم دیا گیا۔ (۳۲۲۱)

☆ والدین اور اولاد اور بھائی بھائی میں جدائی ڈالنے سے منع فرمایا گیا۔

(۳۲۲۳-۲۴)

(۱۶۸) بَابُ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحِضَانَتِهٖ فِی الصِّغْرِ

(بچہ کی جوانی اور لڑکپن میں اس کی پرورش)

اس باب میں دو چیزوں کا بیان ہے۔ (۱) بچے کے بلوغ کی حد کیا ہے۔ (۲) بچے کی پرورش کا حق کس کو ہے۔ حضانت حضن سے ہے جس کا لغوی معنی ہے گود یا مرغی کے پر یعنی بچہ کو گود میں لینا یا مرغی کا اپنے بچے یا انڈے کو پروں میں ڈھانپنا' شریعت میں بچے کی پرورش کو حضانت کہا گیا ہے (مرقات' لمعات' مرات)۔ بلوغ کی عمر لڑکی کی نو سے پندرہ برس تک ہے اور لڑکے کی بارہ سے پندرہ سال تک ہے یعنی اگر پندرہ برس سے پہلے لڑکی کو حیض اور لڑکے کو احتلام ہو جائے تو بالغ قرار پائیں گے ورنہ پندرہ برس کے ہو جائیں گے تو حیض واحتلام نہ بھی ہو تو بالغ ہیں۔ بچے کی پرورش کا حق ماں کو ہے۔ اگر چہ طلاق یافتہ ہو پھر نانی پھر پڑنانی یہ نہ ہوں تو دادی پڑدادی کو یہ بھی نہ ہوں تو سگی بہن پھر خالہ' پھوپھی اور پرورش کا حق تب تک ہے کہ بچہ خود کھا پی سکے۔ استنجا کر سکے یعنی لڑکے کے لئے سات سال اور لڑکی کے لئے حیض آنے تک۔

☆ ابن عمر رضی اللہ عنہما چودہ سال کے تھے تو حضور علیہ السلام نے جہاد کے لئے قبول نہ فرمایا۔ پندرہ سال کے ہوئے تو قبول فرمالیا۔ (۳۲۲۷)

☆ حضرت امیر حمزہ کی یتیم بیٹی کی کفالت کے لئے صحابہ کرام کا ذوق طلب۔

(۳۲۲۸)

(۱۶۹) كِتَابُ الْعِتْقِ

(آزادی کا بیان)

ع ت ق کی ترکیب آگے ہونے اور تقدم کے لئے ہے۔ یعنی ان حرفوں میں آگے ہونے کے معنی ملحوظ رہتے ہیں۔ چنانچہ کندھے کے اگلے حصہ کو عاتق کہتے ہیں۔ پرانی چیز کو عتیق کہا جاتا ہے۔ اسی لیے بیت اللہ کو بیت العتیق کہتے ہیں۔ ابوبکر صدیق کا لقب عتیق ہے کہ ابوبکر کے معنی اولیت والے' ابو معنی والے بکر معنی اولیت' عتیق کے معنی بھی پرانے یا اول مومن اب اس کا استعمال چند معنی میں ہوتا ہے۔ کرم' جمال' شرافت' آزادی وحریت مگران

Scanned with CamScanner

سب میں تقدم کے معنی بھی ہیں۔ یہاں حریت یعنی آزاد کرنا کے معنی میں ہے۔ غلام حکماً مردہ ہوتا ہے کیونکہ غلامی کفر کا اثر ہے اور کفر گویا موت ہے۔ قرآن کریم میں کافر کو مردہ فرمایا گیا ہے۔ اسی لیے غلام نہ اپنا نکاح خود کر سکتا ہے نہ اپنی اولاد کا ولی ہو سکتا ہے' نہ اپنے مال میں تصرف کر سکے' نہ قاضی یا گواہ بن سکے نہ اس پر نماز جمعہ عیدین حج جہاد وغیرہ واجب' گویا بالکل مردہ ہے۔ اسے آزاد کرنا گویا مردہ زندہ کرنا ہے اسی لیے اعتاق کے بہت فضائل ہیں۔ غلام آزاد کرنا عموماً مستحب ہے مگر کبھی واجب بھی ہو جاتا ہے۔ جیسے کفارات میں کبھی ممنوع بھی جبکہ خطرہ ہو کہ وہ آزاد ہو کر مرتد یا چور ڈاکو وغیرہ بن جائے گا۔ اعتاق کی شرط یہ ہے کہ آزاد کرنے والا خود آزاد ہو اور اس غلام کا مالک ہو۔ عتق یعنی آزادی اختیاری بھی ہوتی ہے' غیر اختیاری بھی۔ چنانچہ جو شخص ذی رحم قرابتدار کا مالک ہو جائے تو وہ فوراً آزاد ہو جائے گا۔

☆ غلام کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنیوالے کا ہر عضو دوزخ سے آزاد ہو جائے گا۔ حَتّٰی فَرْجَهٗ بِفَرْجِه۔ (۳۲۳۳)

☆ اللہ کی راہ میں بوڑھا ہونیوالے کے لئے قیامت کے دن نور ہو گا۔ (۳۲۳۶)

(۱۷۰) بَابُ اِعْتَاقِ الْعَبْدِ الْمُشْتَرَكِ وَشِرَی الْقَرِيْبِ وَالْعِتْقِ فِی الْمَرَضِ

(مشترکہ غلام کو آزاد کرنے' قرابت دار کو خریدنے اور بیماری میں آزاد کرنے کا بیان)

ایک غلام کے چند اشخاص مالک ہوں اور ان مالکوں میں سے ایک آزاد کر دے تو باقی مالک کیا کریں کیونکہ اس میں اختلاف ہے کہ عتق تقسیم ہو سکتا ہے یا نہیں؟ مثلاً یہ کہ آدھا یا پونا غلام آزاد ہو جائے۔ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے ہاں تو ہو سکتا ہے جبکہ صاحبین کے ہاں نہیں ہو سکتا۔ پھر اس کو آگے بہت سے شرعی مسائل کی بنیاد بنایا گیا ہے۔ اس باب میں دوسری شق یہ ہے کہ کون سا قریبی عزیز ملکیت میں آنے پہ آزاد ہو جاتا ہے اور کون سا نہیں ہوتا اور تیسری بات یہ کہ مرض الموت میں غلام کو مدبر بنانے اور آزاد کرنے کا کیا حکم ہے۔

☆ مرض الموت میں اپنے (کل کے کل) چھ غلام آزاد کرنیوالے کے دو غلاموں

کی آزادی کا حکم دیا گیا۔ (کیونکہ وصیت ثلث میں ہے امام اعظم کے نزدیک بھی حکم یہی ہے مگر اس میں تفصیل یہ ہے کہ چھ غلاموں کا تہائی یعنی ہر غلام کا تیسرا حصہ آزاد ہو گا اور پھر وہ غلام اپنا دو تہائی آزاد کرنے کے لئے کمائی کریں گے اور قیمت ادا کر کے آزاد ہو جائیں گے) (۳۲۴۱)

صحابی کے جنت میں کھانسنے کی آواز

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انصار میں سے ایک شخص نے اپنا غلام مدبر کیا (غلام کو مدبر کرنا یہ ہے کہ مالک غلام کو کہے "اگر میں فلاں بیماری میں مر جاؤں تو تو آزاد ہے"۔ یہ تدبیر مقید ہے اور اسے مدبر مقید کہیں گے اور تدبیر مطلق یہ ہے کہ یوں کہے "جب میں مر جاؤں تو تو آزاد ہے"۔ ایسے غلام کو مدبر مطلق کہتے ہیں۔ اس انصاری صحابی کے پاس اور مال نہ تھا (چونکہ وصیت تہائی مال میں جاری ہوتی ہے اور کل مال ایک ہی غلام تھا چنانچہ) حضور علیہ السلام نے (اس کی تدبیر کو باطل قرار دیتے ہوئے) فرمایا: مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّیْ۔ اس کو مجھ سے کون خریدے گا؟ (یہ نیلامی نہ تھی ورنہ دوسرے بھی بولی دیتے بلکہ تدبیر کو باطل کرنا تھا) فَاشْتَرَاهُ نَعِيْمُ بْنُ النَّحَامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ۔ حضرت نعیم بن نحام نے آٹھ درہم میں اس غلام کو خرید لیا۔ (متفق علیہ' ۳۲۴۳)

حضرت نعیم بن عبداللہ نحام بنی عدی قبیلے سے تھے۔ نحام نحمہ سے بنا ہے جس کا معنی ہے کھانسنا یا کھنکار' ان کے بارے میں حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ہم نے جنت میں چلتے وقت اپنے آگے کسی کے کھانسنے کی آواز سنی تو حضرت جبریل نے کہا یہ (آپ کے غلام) عبداللہ عددی کی آواز ہے۔ اس دن سے نعیم کے والد عبداللہ کا نام نحام پڑ گیا۔

(مرأۃ' ج ۵' ص ۱۸۷' ج ۶)

تیری درگاہ کے فقیروں کا ذکر ہوتا ہے تاجداروں میں

☆ لونڈی مالک سے بچہ جن لے تو مالک کے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ (۳۲۴۵)

☆ حضرت عمر کے فیصلے کو صحابہ کرام تسلیم کیا کرتے تھے۔ كَانَ عُمَرُ يَنْهَانَا عَنْهُ فَانْتَهَيْنَا (۳۲۴۶)

(لہٰذا طلاق ثلاثہ اور دیگر فیصلوں کے بارے میں بھی حضرت عمر کا لحاظ ضروری ہے۔

Scanned with CamScanner

اگر صحابہ کرام لحاظ کرتے تھے تو ہم کیوں بدلحاظ ہو جائیں)

☆ حضرت سفینہ نے اپنی مالکہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا اگر آپ حضور علیہ السلام کی خدمت کی شرط پہ میری آزادی کو موقوف نہ بھی کریں میں تب بھی ساری زندگی حضور علیہ السلام کی خدمت کرتا رہونگا۔ (۳۲۴۹)

☆ ایصال ثواب کے لیے صحابہ کرام غلام آزاد فرماتے تھے۔ (۵۵-۳۲۵۴)

(۱۷۸) بَابُ الْاَیْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

(قسموں اور منتوں کا باب)

ایمان جمع ہے یمین کی جس کا معنی ہے دایاں ہاتھ' اہل عرب چونکہ قسم کھاتے وقت یا قسم لیتے وقت ایک دوسرے سے دایاں ہاتھ ملاتے ہیں' اس لیے قسم کو یمین کہا گیا یا یمین یمن سے ہے' جس کا معنی ہے برکت وطاقت کیونکہ قسم میں بھی اللہ کے نام کے ساتھ کلام کو قوت دی جاتی ہے لہٰذا اسے یمین کہا گیا۔ پھر قسم تین قسم کی ہوتی ہے۔

منعقدہ' جس کے توڑنے پہ کفارہ لازم ہے جبکہ اللہ کے نام کی کھائی گئی ہو اس کا تعلق زمانہ آئندہ کے ساتھ ہوتا ہے مثلاً یوں کہا اللہ کی قسم میں ایسا کروں گا تو نہ کیا' اس پر کفارہ ہے اور وہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنانا یا صبح و شام پیٹ بھر کر کھانا کھلانا اور اگر یہ کام نہ کر سکے تو تین روزے رکھنا۔

یمین غموس صرف گناہ ہے اس پر کفارہ نہیں اور لغو میں نہ گناہ ہے نہ کفارہ (یمین لغو کی تعریف میں اختلاف ہے۔ مرأۃ' ج ۵' ص ۱۹۹' ج ۲)

نذور جمع نذر کی ہے جس کا معنی ہے ڈرانا اسی سے نذیر ہے ڈرانے والا۔ کسی غیر واجب عبادت کو اپنے ذمہ واجب کر لینا نذر کہلاتا ہے خواہ کسی شرط پہ معلق ہو یا نہ ہو۔ گناہ کی نذر ماننے میں قسم کا کفارہ لازم ہوتا ہے۔ (قرآن مجید میں جو قسمیں بیان ہوئیں وہ لغوی اعتبار سے قسمیں ہیں نہ کہ شرعی۔ مرأۃ' ص ۲۰۰)

☆ حضور علیہ السلام اکثر اس طرح قسم اٹھاتے لَا وَمُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ (رواہ البخاری' ۳۲۵۷) قسم ہے دلوں کو بدلنے والے کی۔ اس جملہ کی ترکیب اس طرح ہے کہ ماقبل الفاظ میں اکثر کا لفظ مبتداء ہے ما مصدریہ ہے۔ (اَکْثَرُ مَا کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ

علیہ وسلم) اور یہاں وقت کا لفظ پوشیدہ ہے کان تامہ ہے۔ یَحْلِفُ خبر کے قائم مقام ہے۔ اور لا ومقلب القلوب۔ یحلف کا مفعول بہ ہے جیسے نحوی کہتے ہیں۔ اخطب ما یکون الامیر قائما۔

☆ جس نے یہ قسم اٹھائی کہ اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ...... (۳۲۷۲)

☆ بت کی قسم اٹھانا شرک جلی ہے۔ ماں باپ اولاد کی قسم کھائی اگر ان کی تعظیم کی بنا پر اٹھائی تو شرک خفی ہے۔ نبی اور کعبہ کی بھی قسم شرعی جائز نہیں مگر جو کہے اگر میں یہ کروں تو نبی یا قرآن یا کعبہ سے بری ہوں تو قسم ہو جائیگی' جس پر کفارہ واجب ہوگا۔ نبی و قرآن سے بری ہونا کفر ہے۔ کفر کی قسم معتبر ہے (مرأۃ' بحوالہ مرقات)

مسائل قسم

☆ قسم کھائی کہ نکاح نہیں کرے گا اور نکاح فاسد کیا۔ مثلاً بغیر گواہوں کے تو اس صورت میں قسم نہیں ٹوٹی جیسا کہ درمختار شامی جلد سوم میں ۱۲۲ میں ہے۔

☆ نماز نہ پڑھنے کی قسم اُٹھائی لیکن نماز جنازہ پڑھ لی اس سے قسم نہیں ٹوٹی۔ جیسا کہ علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: **لو حلف لا یصلی لا یحنث بصلوٰۃ الجنازۃ کما فی عامۃ الکتب** (الاشباہ والنظائر ص ۹۷)

☆ قسم کھائی کسی گھر میں داخل نہیں ہوگا پھر کعبہ شریف جو ایک گھر ہے اُس میں داخل ہوا تو قسم نہ ٹوٹی جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۹۸ میں ہے۔ **حلف لا یدخل بیتا فدخل الکعبۃ لایحنث** .

☆ قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائے گا پھر مردار کا گوشت کھایا تو اس صورت میں قسم نہیں ٹوٹی جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۹۷ میں ہے۔

☆ قسم کھائی کہ گھر سے نہیں نکلے گا پھر کسی نے زبردستی کھینچ کر یا اُٹھا کر باہر کر دیا اس صورت میں بازار چلا گیا مگر قسم نہیں ٹوٹی۔ درمختار شامی جلد سوم صفحہ ۹۷۔

☆ جس کی اجازت پہ زید سے کلام کرنا قسم کے ساتھ مشروط کیا وہ مر گیا اس کے بعد قسم کھانے والے نے زید سے گفتگو کی تو اس طرح اس شخص کی اجازت کے بغیر بات کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ درمختار مع شامی جلد سوم صفحہ ۱۰۵ میں ہے۔ **لو قال لغیرہ**

Scanned with CamScanner

والله لا اکلمك حتّٰی یاذن لی فلان فمات فلان قبل الاذن فالیمین ساقطة ۔

☆ قسم کھائی کہ نماز کی امامت نہیں کرے گا پھر نمازِ جنازہ کی امامت کی تو اس صورت میں قسم نہیں ٹوٹی۔ ایسا ہی بہارِ شریعت حصہ نہم صفحہ ۶۸ میں ہے اور در مختار مع شامی جلد سوم صفحہ ۱۲۷ میں ہے۔

☆ قسم کھائی کہ دس روپے میں نہیں خریدے گا پھر گیارہ یا اس سے زیادہ میں خریدا تو اس صورت میں قسم ٹوٹ گئی۔ در مختار مع شامی جلد سوم صفحہ ۷۳ میں ہے۔ حلف لا یشتریه بعشرة حنث باحد عشر ۔

☆ گناہ کرنے یا فرائض واجبات نہ کرنے کی قسم کھائی مثلاً قسم کھائی کہ نماز نہ پڑھوں گا۔ یا چوری کروں گا یا ماں باپ سے کلام نہ کروں گا تو اس طرح کی قسم توڑنا شرعاً ضروری ہے مگر اس صورت میں کفارہ لازم ہوگا ایسا ہی بہارِ شریعت حصہ نہم صفحہ ۱۶ میں ہے۔ اور تنویر الابصار میں ہے۔

☆ جب کہ قسم کھائی کہ فلاں نماز جماعت سے پڑھوں گا اور آدھی سے کم جماعت ملی یعنی چار یا تین رکعت والی میں ایک رکعت جماعت سے پائی یا قعدہ میں شریک ہوا تو اِس صورت میں قسم کا کفارہ لازم ہوگا اگرچہ وہ جماعت میں شریک ہونے کا ثواب پائے گا جیسا کہ شرح وقایہ جلد اوّل مجیدی صفحہ ۱۸۰ میں ہے۔

☆ جب کہ ہوش میں قسم کھائی اور جنوں میں اُسے توڑا تو اس صورت میں مجنون پر قسم کا کفارہ واجب ہوتا ہے جیسا کہ بہارِ شریعت حصہ نہم صفحہ ۱۸ پر تبیین سے ہے کہ ''بیہوشی یا جنون میں قسم توڑنا ہوا جب بھی کفارہ واجب ہے جب کہ ہوش میں قسم کھائی ہو'' اور فتاویٰ عالمگیری جلد دوم صفحہ ۴۹ میں ہے۔ من فعل المحلوف علیه عامدا او ناسیا او مکرها فهو سواء وکذا من فعله وهو مغمی علیه او مجنون ۔

تین چیزوں میں یمین لغو پہ بھی مؤاخذہ ہے

☆ تین چیزوں کے بارے میں یمین لغو پر مواخذہ ہے طلاق، عتاق اور نذر مثلاً کسی شخص نے قسم کھائی کہ میں اپنی بیوی کو فلاں تاریخ میں طلاق دے چکا ہوں اس خیال سے کہ واقعی اس نے طلاق دی ہے حالانکہ حقیقت میں اس نے طلاق نہیں دی ہے۔ تو اس یمین لغو

پر مواخذہ ہے یعنی اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوجائے گی۔ وقس علیه العتاق والنذر الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۸۵۔

☆ جب کوئی شخص یہ قسم اُٹھالے کہ اس رمضان کے روزے نہیں رکھے گا اور اب چاہتا ہے کہ قسم پوری ہو اور گناہ بھی نہ ہو تو پورا ماہِ رمضان مسافر رہے اور روزہ نہ رکھے پھر بعد میں اس کی قضا کرے تو اس طرح قسم پوری ہو جائے گی اور گنہگار نہیں ہوگا۔ حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: لو حلف لا یصوم رمضان هذا یسافر یفطر ۔ (الاشباہ والنظائر صفحہ ۴۰۶)

☆ قسم کھائی کہ فلاں شخص سے بات نہیں کرے گا یا اس کو نہیں مارے گا پھر مرنے کے بعد اسی شخص سے بات کی یا اس کو مارا تو اس صورت میں قسم نہیں ٹوٹی جیسا کہ اصول الشاشی ص ۳۱ میں ہے۔

☆ ایک شخص نے زید سے ثابت نہ کرنے کی قسم کھائی پھر اگر زید امام تھا اور وہ شخص مقتدی۔ اس حالت میں اس نے زید کو لقمہ دیا تو اس کی قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر زید نماز میں نہ تھا اور اس نے لقمہ دیا تو قسم ٹوٹ گئی بحر الرائق جلد چہارم ص ۳۳۳۔

☆ بکر نے کسی شخص کی اجازت پہ زید کے ساتھ کلام کرنے کو مشروط کر کے قسم اُٹھالی پھر شخص مذکور نے اجازت دی لیکن بکر کو اس کا علم نہیں تھا۔ تو اس صورت میں اگرچہ اس نے اجازت کے بعد زید سے بات کی مگر قسم ٹوٹ گئی۔ جیسا کہ در مختار مع شامی جلد سوم صفحہ ۱۰۳ میں ہے۔ حلف لا یکلمه الا باذنه فاذن له ولم یعلم بالاذن فکلمه حنث ۔

☆ قسم کھائی کہ روزہ نہ رکھے گا پھر روزہ رکھنے کے تھوڑی دیر بعد توڑ دیا اس صورت میں اگرچہ ایک دِن کا بھی روزہ نہیں رکھا مگر قسم ٹوٹ گئی جیسا کہ در مختار مع شامی جلد سوم صفحہ ۱۲۵ میں ہے حلف لا یصوم حنث بصوم ساعة بنیة ۔ اور اسی طرح بہارِ شریعت حصہ نہم صفحہ ۶۸ میں ہے۔

☆ نذر مانی کہ میرا بیمار بیٹا تندرست ہوگیا تو دو سلاموں سے چار رکعت ادا کروں گا۔ بیٹا ٹھیک ہوگیا تو اس نے ایک ہی سلام سے چار رکعت نماز پڑھی گنہگار نہیں رہا۔ ہدایہ جلد اوّل صفحہ ۱۲۷ میں ہے۔ لو نذر ان یصلی اربعا بتسلیمة لا یخرج عنه

Scanned with CamScanner

بتسلیمتین وعلی القلب یخرج ۔

☆ کسی خاص جگہ زید سے کلام نہ کرنے کی قسم کھائی پھر زید اس جگہ سے چلا گیا پھر واپس آیا اس کے بعد زید سے اس نے اسی جگہ پر کلام کیا تو اس صورت میں قسم نہیں ٹوٹی (بہارِ شریعت حصہ نہم صفحہ ۶۰) اور درمختار مع شامی جلد سوم صفحہ ۱۰۵۔

☆ نماز نہ پڑھنے کی قسم کھائی پھر دو رکعت نماز نہیں پڑھی بلکہ ایک ہی رکعت پڑھ کر توڑ دی تو اس صورت میں بھی قسم ٹوٹ گئی جیسا کہ درمختار مع شامی جلد سوم صفحہ ۱۲۶ میں ہے۔ حنث فی لا یصلی برکعۃ اور اسی طرح بہارِ شریعت حصہ نہم ص ۶۷ میں بھی ہے۔

(۱۷۹) بَابٌ فِی النُّذُوْرِ

(نذروں کا باب)

پہلا باب نظروں اور قسموں کا مشترکہ تھا۔ اب صرف نذر کی احادیث کا باب ہے کیونکہ نذروں کی بہت اقسام ہیں اس لیے جمع کا صیغہ استعمال فرمایا۔ نذر شرعی کے صحیح ہونے میں یہ شرط ہے کہ جس شئی کی نذر مانی ہے کہیں نہ کہیں وہ چیز واجب ہو۔ دوسرا یہ کہ وہ کام عبادت ہو تیسرا یہ کہ خالص اللہ کے لئے ہو۔ کیونکہ یہ نذر عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ کے لئے ہے۔ لغوی نذر بمعنی نذرانہ ہے جو بندوں کے لئے ہوسکتا ہے جیسے فاتحہ، گیارھویں شریف کی نذر مان لینا۔ چنانچہ ایک لونڈی نے حضور علیہ السلام کی غزوۂ احد سے بخیریت واپسی پہ دف بجانے کی نذر مانی تو حضور علیہ السلام نے اسے پورا کرنے کی اجازت دے دی۔ (۳۲۸۸) حرام کام کی نذر مانی تو اسے پورا نہ کرے مگر قسم کا کفارہ ادا کرنا لازم ہے۔ (۳۲۷۸-۷۹-۸۰-۸۵)

☆ نذر کے ذریعے بخیل سے مال نکلوایا جاتا ہے۔ تقدیر تو بدل نہیں سکتی۔ (۳۲۷۷)

☆ تکلیف مالایطاق کی نذر بھی پوری نہ کی جائے بلکہ مانی ہی نہ جائے۔ (۳۲۸۱-۸۲)

☆ قبولیت توبہ کے شکرانے کے طور پہ کچھ خیرات کرنا (۳۲۸۹) (واجب تو نہیں لیکن جائز ہے یہ حدیث بزرگان دین کی عبادت میں مشقت جیسا کہ حضرت بابا فرید کا بارہ

سال کنوئیں میں لٹکا رہنا صرف نماز کے وقت آنا وغیرہ کی دلیل بن سکتی ہے۔ (مرأۃ ج ۵ ص ۲۰۹، ج ۳)

☆ نوافل کی نذر مانی تو جگہ کی تخصیص معتبر نہیں (یعنی بیت المقدس میں نوافل ادا کرنے کی نذر مانی تو جہاں پڑھ لے گا امام اعظم کے نزدیک نذر پوری ہوجائے گی) (۳۲۹۰، مرأۃ ج ۵ ص ۲۱۰)

(۱۸۰) کِتَابُ الْقِصَاصِ

(قصاص کا بیان)

قصاص، قَصٌّ سے بنا ہے جس کا معنی ہے کاٹنا، برابر کرنا اور کسی کے پیچھے پیچھے چلنا، قرآن مجید میں حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا واقعہ پندرھویں پارے کے آخری رکوع سورۃ کہف میں ہے: فارتدا علی اٰثارھما قصصا۔ وہ دونوں (حضرت موسیٰ اور یوشع بن نون علیہما السلام) اپنے نشانات قدم پر پیچھے لوٹے۔ اور حضور علیہ السلام کا فرمان عالی شان ہے قصوا الشوارب یعنی مونچھوں کو کاٹو، برابر کرو۔ اصطلاح میں قتل یا زخم میں برابری کرنے کو قصاص کہتے ہیں اس میں بھی چونکہ مقتول کا ولی اور مجروح، قاتل اور جارح سے بدلہ لینے کے لئے ان کے پیچھے پڑ جاتا ہے لہٰذا پیچھے پیچھے چلنے والا معنی بھی صحیح ہوا۔

☆ کسی مسلمان کو تین وجہ سے قتل کیا جاسکتا ہے۔

(۱) قتل کے بدلے (۲) شادی شدہ ہوکر بدکاری کرے

(۳) مرتد ہوجائے۔ العیاذ باللہ (۳۲۹۶، ۳۳۸۵)

☆ قیامت کے دن (معاملات میں) سب سے پہلے خونوں کا حساب ہوگا۔ (۳۲۹۸)

☆ حضرت اسامہ نے جب لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والے ایک شخص کو قتل کر دیا تو حضور علیہ السلام ان پہ شدید ناراض ہوئے۔ (۳۳۰۰)

☆ خودکشی کرنے والے کی سزا (۳۳۰۲-۳-۴-۵)

☆ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ مَنْ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ (۳۳۰۸)

Scanned with CamScanner

☆ اللہ کے ہاں ایک مومن کا قتل ہو ساری دنیا کے فنا ہونے سے زیادہ بھاری ہے۔ (۳۳۱۰)

☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کرنے والوں کو خطاب (۳۳۱۳)

☆ مسجد میں سزا نہ دی جائے (۳۳۱۴) (لانہ انما بنی المساجد للصلوٰۃ والذکر)

☆ جو شخص اندھا دھند، پتھراؤ، فائرنگ وغیرہ میں مارا گیا۔ اس کا قصاص نہیں بلکہ دیت ہے۔ (۳۳۳۲)

(۱۸۱) بَابُ الدِّيَاتِ

(دیتوں کا باب)

دِيَتٌ وَدْيٌ سے بنا ہے، جس کا معنی ہے بہنا، جنگل کو اسی لیے وادی کہتے ہیں کہ وہاں بارش میں پانی بہتا ہے۔ ودی کا واؤ گرا کر اس کے بدلے آخر میں تا زیادہ کر دی جیسا کہ وَزْنٌ سے زِنَۃٌ اور وعْدٌ سے عِدَۃٌ شریعت کی اصطلاح میں قتل یا زخم یا اعضاء کاٹنے کے عوض جو مال دیا جاتا ہے دیت کہلاتا ہے کیونکہ یہ مال خون بہانے کے عوض ہے۔ احناف کے ہاں قتل کی دیت (مرد کے لئے) سو اونٹ ہے (اور عورت کی دیت پچاس اونٹ) اگر اونٹ نہ ملیں تو ایک ہزار سونے کی اشرفیاں یا دس ہزار درہم چاندی کے ان تین چیزوں کے سوا کسی مال سے دیت نہ دی جائیگی (روپیہ پیسہ سونے چاندی کے قائم مقام ہی ہے) صاحبین کے ہاں گائے بکری بلکہ کپڑوں کے جوڑوں سے بھی دیت دی جاسکتی ہے۔

☆ دانت کی دیت پانچ اونٹ (تو اس طرح تمام دانتوں کی دیت پوری جان سے زیادہ ہوگئی) (۳۳۳۶)

جہاں دانتوں میں سو اونٹ کا ذکر ہے وہاں یکدم سارے دانت توڑنا مراد ہے۔ یہ صرف دانتوں کی خصوصیت ہے کہ ان کی دیت جان سے بڑھ جاتی ہے۔ بچے کے چونکہ اٹھائیس دانت ہوتے ہیں تو اس کی دیت اسی حساب سے ہوگی۔ امام شافعی علیہ الرحمۃ کے ہاں بیس دانت توڑنے میں پوری دیت ہے اور زیادہ توڑنے میں زیادتی پر کچھ نہیں۔ (مرقات) زبان کاٹ دینے اور داڑھی مونڈھ دینے پہ پوری دیت ہے۔ (اشعہ، مرقات)

(۱۸۲) بَابُ مَالَا يُضْمَنُ مِنَ الْجِنَايَاتِ

(ان جرائم کا بیان جن کا ضمان نہیں دیا جاتا)

جنایات جمع ہے۔ جِنایۃ کی، جس کا مادہ جَنْیٌ ہے بمعنی حادثہ۔ اس سے جنی الثمر ہے یعنی درخت سے پھل لینا۔

کوئی شخص چوپائے سے گر کر زخمی ہوگیا تو اس کا ضمان چوپائے والے پہ واجب نہیں۔ خواہ چوپائے نے لات ماری ہو یا سینگ یا پاؤں سے روند ڈالا۔ اسی طرح اس کے معمولی چلانے سے سوار گر کر چوٹ کھا جائے تو بھی چلانے والے پہ ضمان نہ ہوگا۔ خواہ یہ واقعہ رات میں ہو یا دن میں۔ امام شافعی فرماتے ہیں اگر رات کو کسی کا جانور کھل گیا اور اس نے کسی کو نقصان پہنچا دیا تو اس پہ ضمان ہے۔ اگر کھلا جانور کسی کا کھیت خراب کر دے تو بھی یہی اختلاف ہے۔ ہماری دلیل اس بارے میں اس باب کی پہلی حدیث ہے جو کہ بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْمَعْدَنُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ (۳۳۵۲)

چوپائے کا زخم باطل ہے (سونے چاندی وغیرہ کی کان میں گر کر مرنے والے کا خون) باطل ہے اور کنواں باطل ہے۔

یعنی کسی کان یا کنویں میں گر کر کوئی شخص یا جانور ہلاک یا زخمی ہو جائے تو کنویں اور کان والے پر کوئی تاوان نہیں ہے جبکہ کنواں اس نے اپنی زمین میں کھدوایا ہو، اسی طرح اگر مباح زمین میں کھودا تب بھی یہی حکم ہے۔

☆ مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جانے والا بھی شہید ہے۔ (۳۳۵۴-۷۱)

☆ گھر میں جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دو کوئی گناہ نہیں۔ (مگر ضمان ہوگا جیسا کہ قتل خطا میں گناہ نہیں مگر دیت لازم ہے) (۳۳۵۶-۵۷-۶۸)

☆ لوہے سے کسی کی طرف اشارہ کرنا (مذاق یا ڈرانے کے طور پر) منع ہے۔ (۳۳۶۱)

☆ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا۔ مَنْ حَمَلَ

Scanned with CamScanner

عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا (۳۳۶۲-۶۳-۷۲) یعنی ہماری جماعت یا طریقہ پر نہیں، اس سے کفر مراد نہیں۔

☆ مجرم کو سبق سکھانا مقصود ہوتا ہے نہ کہ جان سے مار دینا۔ لہٰذا بڑے بڑے کوڑے مثل اذناب البقرہ (گائے کی دم کی طرح) بنوا کر نہ مارے جائیں۔ (۳۳۶۵) حضرت حکیم بن حزام کی پیدائش کعبہ کے اندر ہوئی۔ (مرآۃ، ج ۵، ص ۲۵۴، ولد فی الکعبة قبل الفیل بثلث عشرة سنة ۔ اکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکوۃ، ص ۵۹۵)

☆ حضور علیہ السلام نے ہمیں ہمارے فائدے کے لئے کیسی کیسی احتیاطی تدابیر بتائیں۔ نَهٰى اَنْ يُّقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ۔ دو انگلیوں کے درمیان تسمہ نہ کاٹا جائے (کہیں بے احتیاطی میں زخم نہ ہو جائے) (۳۳۷۰)

(۱۸۳) بَابُ الْقَسَامَةِ
(قسم لینے کا بیان)

احناف کے نزدیک قسامہ کا شرعی معنی یہ ہے کہ کسی محلہ میں کوئی مقتول پایا جائے یا قاتل کا پتہ نہ چلے تو مقتول کے ورثاء اس محلہ کے پچاس آدمیوں سے قسم لیں۔ ہر ایک قسم اٹھائے کہ نہ میں نے اسے قتل کیا ہے اور نہ مجھے اس کے قاتل کا علم ہے۔ ان پچاس آدمیوں کے چناؤ میں مقتول کے ورثاء کو اختیار ہوگا لیکن چناؤ انہیں کا ہوگا جو آزاد عاقل بالغ ہوں گے۔ قسم لے لینے کے بعد قصاص لازم نہ ہوگا بلکہ دیت ہوگی خواہ مقتول کے ورثاء قتل عمد کا دعویٰ کریں یا قتل خطا کا اور قسم صرف ملزمین پر ہوگی نہ کہ مقتول کے ورثاء پر یعنی مقتول کے ورثاء مدعی ہونیکی وجہ سے دو گواہ پیش کریں۔ البینة علی المدعی ورنہ ملزمین قسم اٹھائیں۔ والیمین علی من انکر (قسامہ کا یہی طریقہ زمانہ جاہلیت میں مروج تھا جسے اسلام نے باقی رکھا۔)

☆ کرے کوئی، بھرے کوئی۔ سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے۔ قتل کسی نے کیا لیکن فَوَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ بِمِائَةِ نَاقَةٍ۔ دیت حضور علیہ السلام نے اپنے پاس سے خود ادا فرما دی۔ حالانکہ آپ پہ لازم نہ تھی مگر آپ

نے اس طرح کر کے لوگوں کو ایک بڑے فتنے سے بچا لیا۔ اگر آپ مقتول کے ورثاء کو دیت ادا نہ کرتے تو خدا جانے کتنے لوگ قتل ہو جاتے اور ایک قیامت صغریٰ بپا ہو جاتی۔
(۳۳۷۳-۷۴)

دنیا ہے ایک دشت تو گلزار آپ ہیں ۔۔۔ اس تیرگی میں مطلع انوار آپ ہیں
یہ بھی ہے سچ کہ آپ کی گفتار ہے جمیل ۔۔۔ یہ بھی ہے حق کہ صاحب کردار آپ ہیں
ہو لاکھ آفتاب قیامت کی دھوپ تیز ۔۔۔ میرے لئے تو سایۂ دیوار آپ ہیں
مجھ کو کسی سے حاجت چارہ گری نہیں ۔۔۔ ہر غم مجھے عزیز کہ غم خوار آپ ہیں
انسان مال و زر کے جنوں میں ہے مبتلا
اس حشر میں ندیم کو درکار آپ ہیں

(احمد ندیم قاسمی)

(۱۸۴) بَابُ قَتْلِ اَهْلِ الرِّدَّةِ وَالسُّعَاةِ بِالْفَسَادِ
(مرتد اور فسادیوں کو قتل کر دینے کا بیان)

شریعت میں مرتد وہ شخص ہے جو مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو جائے۔ اسی طرح اسلامی فرقوں میں جس فرقہ کی بدعقیدگی کفر تک پہنچ گئی وہ مرتد ہے جیسا کہ قادیانی، بہائی، رافضی غالی اور گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم خواہ وہ اپنے آپ کو کچھ بھی کہلائیں۔ من انداز قدت رامی شناسم۔ کیونکہ بچپن میں کلمہ پڑھ لینے کی وجہ سے مسلمان تو ہو گئے کہ بچپن کا اسلام معتبر ہے لیکن اپنی قومی بدعقیدگی کی وجہ سے کافر نہ ہوئے تھے کہ بچہ کا کفر معتبر نہیں لیکن پھر جب بالغ ہو کر کفر اختیار کیا تو مرتد ہو گئے (تفصیل دیکھئے فتاویٰ عالمگیری باب المرتدین۔ احکامھم کا حکام المرتدین)

فسادی وہ لوگ ہیں جو مملکت اسلامیہ میں شر انگیزی کریں۔ جیسے ڈاکو باغی وغیرہ۔ ان دونوں کا قتل قرآن پاک سے ثابت ہے۔ مرتد کا قتل اس آیت سے فاقتلوا انفکسم ۔ بنی اسرائیل نے بچھڑا پوجا تو مرتد ہو گئے۔ انہیں فرمایا گیا کہ اگر توبہ کرنا چاہتے ہو تو اپنے آپ (ایک دوسرے کو) قتل کر دو اور انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ...... میں ڈاکو اور فسادی کی سزا قتل، سولی، ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کاٹنا اور جلاوطنی بیان کی گئی۔

تفصیل کتب فقہ میں دیکھئے۔

☆ حضرت علی نے زندیقوں کو جلا دیا۔(زندیق اولاً ان مجوسیوں کو کہا گیا جو "زند" کو آسمانی کتاب مانتے تھے۔ پھر ہر بے دین کو کہا جانے لگا۔ حضرت علی المرتضیٰ کے دور میں عبداللہ بن سبا کے پیروکاروں نے حضرت علی کو خدا کہنا شروع کر دیا جیسا کہ اب بھی روافض کا فرقہ نصیری حضرت علی کو خدا کہتا ہے۔ معاذ اللہ اور ان کا ایک مشہور شعر ہے۔

دکھا دو یا علی جلوہ نصیری کے خدا تم ہو
یہ آنکھیں طالبِ دیدار ہیں حاجت روا تم ہو

انہیں آپ نے آگ کی سزا دی اور جب یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا: آگ کی سزا دینا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے' میں ہوتا تو انہیں آگ میں جلانے کی بجائے قتل کر دیتا کیونکہ حضور علیہ السلام کا فرمان ہے: لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰہِ.....مَنْ بَدَّلَ دِیْنَہٗ فَاقْتُلُوْہُ ۔ اس سے علماء نے فرمایا کہ جوں' کھٹمل اور بھڑ کو بھی آگ میں نہیں جلانا چاہئے۔(مرأۃ' ج ۵' ص ۲۶۲ وحدیث ۳۳۸۳)

ہو سکتا ہے حضرت علی المرتضیٰ کو یہ روایت نہ پہنچی ہو اس لیے روایات میں ہے کہ جب انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ تبصرہ پہنچا تو انہوں نے فرمایا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سچ کہا ہے (مرقات' لمعات' ۳۳۷۵)

☆ خوارج کی علامات اور ہمارے دور کے گستاخان رسول کی خوارج کے ساتھ مماثلت (۹۴-۸۴-۳۳۷۷)

☆ مثلہ کرنے کی ممانعت (۳۳۸۲) اب قصاصاً تو جائز ہے سزاءً ممنوع ہے۔ (مرأۃ' ج ۵' ص ۲۶۷)

☆ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو نہ ڈرائے۔ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُّرَوِّعَ مُسْلِمًا (۳۳۸۶)

☆ حضور علیہ السلام کی گستاخی کرنے والے یہودی کو ایک شخص نے اپنے طور پر مار دیا تو حضور علیہ السلام نے اس کا خون باطل قرار دے دیا۔(۳۳۹۱) (یہ حدیث یا تو منسوخ ہے یا یہ قتل ذمہ ٹوٹنے کی وجہ سے نہ تھا بلکہ دینی طیش کی بنا پر تھا ہاں یہ حدیث امام شافعی علیہ

الرحمۃ کی دلیل ہو سکتی ہے کیونکہ ان کے ہاں اگر کوئی ذمی گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتکب ہو تو اس کا ذمہ ٹوٹ جاتا ہے۔(مرأۃ)

☆ جو میری امت میں پھوٹ ڈالے' اسے قتل کر دو۔(۳۳۹۳) اَیُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ یُفَرِّقُ بَیْنَ اُمَّتِیْ فَاضْرِبُوْا عُنُقَہٗ۔

یا الٰہی رحم کن برما ہمہ
عفو کن جملہ گناہ ما ہمہ

(۱۸۵) کِتَابُ الْحُدُوْدِ

(مقررہ سزاؤں کا بیان)

حدود حد کی جمع ہے۔ لغت میں اس کا معنی آڑ ہے۔ اس لیے گارڈ کو عربی میں بواب و حداد کہتے ہیں کہ وہ آنے والوں کے لیے گھر میں داخل ہونے سے آڑ بنتا ہے اور شرعاً جرم کی شرعی مقررہ سزا کو حد کہا گیا ہے کیونکہ یہ بھی لوگوں کو جرائم سے روکتی ہے۔ اسلام میں زنا کی سزا رجم یا سو کوڑے ہے۔ چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا' شراب پینے کی سزا اسی کوڑے' یہی سزا پاکدامن عورت کو زنا کی تہمت لگانے پہ دی جاتی ہے جس کو حد قذف کہتے ہیں۔ ڈکیتی کی سزا سولی وغیرہ ہے۔ قتل کی سزا قصاص ہے۔ اِنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ..... باقی جرائم بڑے ہوں یا چھوٹے ان میں تعزیر ہے یعنی حاکم جو سزا مناسب سمجھے دے۔ سزا کے ساتھ اگر توبہ بھی ہو جائے تو آخروی سزا و عذاب بھی نہ ہو گا اور اگر توبہ نہ ہو تو گناہ کا کفارہ نہ ہو گا۔ چنانچہ ڈاکو کے بارے میں فرمایا: ذلك لهم خزى فى الدنيا ولهم فى الأخرة عذاب عظيم ۔ حاکم' مجرم کو اپنے خصوصی علم کے ذریعے سزا نہیں دے سکتا جب تک کہ شرعی ثبوت قائم نہ ہو جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فاذلم ياتوا بالشهداء فاولئك عندالله هم الكذبون ۔ یہی مذہب ہے احناف کا اور جمہور علماء کا۔

☆ رجم کی سزا کا ذکر قرآن پاک میں موجود تھا (اس کی تلاوت منسوخ ہو گئی اور حکم باقی رہا)(۳۳۹۸)

☆ تورات میں رجم کی سزا کا ذکر اور یہودیوں کا انکار۔(۳۴۰۰)

☆ حضرت ماعز اسلمی کے رجم کا واقعہ' حضور علیہ السلام کی اس بارے میں خوب

Scanned with CamScanner

تفتیش فرمائی اور پھران کی توبہ کی فضیلت بھی بیان کی۔(۴-۳-۲-۳۴۰۱)

☆ لونڈی اگر تیسری بار زنا کرے تو اس کو بیچ دو اگرچہ ایک رسی کے عوض۔(اسی زانی کے ہاتھ)۳۴۰۴

فقہاء کرام نے جو بہت سستی چیز خریدنے سے منع کیا ہے وہ وہاں ہے جہاں بائع اپنی مفلسی کی وجہ سے سستے داموں مال بیچنے پر مجبور ہو جائے کیونکہ یہ دوسرے کی مجبوری سے فائدہ اٹھانا ہے لہٰذا ممنوع ہے۔(مرأۃ، ج۵ ص۲۸۸)

☆ حضرت ماعز نے دوران سزا بھاگنے کی کوشش کی اور جب یہ بات حضور علیہ السلام کے پاس پہنچی تو آپ نے فرمایا: هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ ۔ تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا۔ (۲۲-۳۴۰۶)

☆ مروت والے لوگوں سے (یعنی پرہیزگار اور عزت والے لوگوں سے) درگزر کرو (یعنی اگر تعزیر والا جرم کر بیٹھے ہیں اور پہلی بار کیا ہے تو، ورنہ حد کی سزا معاف نہ ہوگی) (۳۴۱۰) عورت سے جبراً زنا کیا تو اس پر حد نہیں۔ زانی مرد یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے مجبوراً زنا کیا۔(۲۱-۳۴۱۲، مرأۃ و مرقات)

☆ زنا کے مرتکب مرد نے ایسی توبہ کی کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: ''اگر اس کی توبہ پورے مدینہ والوں میں تقسیم کی جائے تو کافی ہو''۔(۳۴۱۳)

☆ سو شاخوں والی ٹہنی سے ایک ہی بار مار کر سو کوڑوں کی سزا پوری کر دی۔(اگر بیمار مجرم کے اچھا ہونے کی امید نہ ہو تو ایسا کیا جا سکتا ہے) (۳۴۱۵) اس حدیث کے راوی حضرت سعید بن سعد بن عبادہ تابعی کے بارے میں مرأۃ میں اکمال کے حوالے سے لکھا ہے کہ آپ کو غسل خانہ میں جنات نے قتل کر دیا تھا۔(ج۵ ص۲۹۴)

☆ لوطی کی سزا اور اس عمل بد کی قباحت (۲۵-۲۴-۱۸-۱۷-۳۴۱۶)

☆ کسی قوم میں زنا پھیل جائے تو قحط سالی آتی ہے۔ رشوت عام ہو جائے تو دشمن کا رعب طاری ہو جاتا ہے۔(۳۴۲۳)

☆ لوطی پہ حد نہیں (بلکہ تعزیر ہے)(۳۴۲۶)

☆ ایک حد قائم کرنا چالیس (دن) رات کی (مفید) بارش سے بہتر ہے۔(۳۴۲۸)

(۱۸۶) بَابُ قَطْعِ السَّرِقَةِ

(چوری میں ہاتھ کاٹنے کا بیان)

سرقۃ، سین کے فتح اور راء کے کسرہ سے مصدر ہے جس کا معنی ہے چوری کرنا اور دونوں کے فتح سے سارق کی جمع ہے یعنی چور یہاں دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔ چوری کی تعریف یہ ہے کہ کسی کی چیز کو خفیہ طریقے سے لے لینا۔ چوری کرنے پہ ہاتھ کاٹنے کی کچھ حدود و قیود ہیں۔ مثلاً یہ کہ چور عاقل بالغ ہو، جو مال اس نے چرایا ہے وہ کم از کم دس درہم کے برابر مالیت کا ہو۔ مال جلد خراب ہونے والا نہ ہو۔ جیسے کہ تر پھل یا پھول، مال کسی کی حفاظت میں ہو اور محفوظ بھی ہو۔ لہٰذا چور کے قبضے میں مال ہو اور وہ چرا لیا گیا، زوجین میں سے ایک نے دوسرے کا مال چرا لیا اور جن قرابتداروں کے گھروں میں جانے کی شرعاً اجازت ہے ان گھروں سے مال چرا لیا تو ہاتھ نہ کٹیں گے۔(مرقات، مرأۃ)

☆ لوٹ کھسوٹ کرنے والا ہم میں سے نہیں ہے۔(۳۴۳۵)

☆ حاکم کے پاس معاملہ پہنچنے سے پہلے پہلے ملزم کو معاف کیا جا سکتا ہے بعد میں نہیں۔(۳۴۳۶)

☆ چور کا ہاتھ کاٹ کر عبرت کے لئے اس کے گلے میں لٹکانا۔(۳۴۴۰)

☆ فرمایا: اگر (بفرض محال) فاطمہ بھی چوری کرتی تو اس (کے ہاتھ) کو کاٹ دیتا۔ (۴۵-۳۴۴۲)

☆ غلام اپنے آقا کی چوری کرلے تو اس پہ قطع ید نہیں۔(۳۴۴۳)

(۱۸۷) بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُوْدِ

(حدود میں سفارش کا بیان)

کسی بھی جرم میں سفارش کرنا تاکہ ملزم کو حد نہ لگائی جائے سخت منع ہے۔ جائز کام اور کسی کا جائز حق دلوانے کے لئے سفارش کرنا باعث ثواب ہے۔ قرآن مجید میں ہے: من يشفع شفاعة حسنة يكن له نصيب منها ۔ ناجائز کام اور کسی کا حق مارنے کے لئے سفارش کرنا گناہ ہے۔ اسی آیت کے مذکورہ جملہ کے بعد ہے: ومن يشفع شفاعة سيئة

Scanned with CamScanner

یکن له کفل منها۔(النساء)

☆ باطل شئ میں جھگڑا کرنے والا (جھوٹے مقدمے، جھوٹے مناظرے، غلط بحثیں وغیرہ) اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہے جب تک کہ اس (فضول بحث) سے نکل نہ جائے۔ (۳۴۴۶)

☆ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں ایک چور لایا گیا جس نے چوری کا صریح اقرار کر لیا جبکہ اس کے پاس چوری کیا ہوا سامان نہ تھا۔حضور علیہ السلام نے فرمایا: مَا اُخَالُكَ سَرَقْتَ ۔ میرا نہیں خیال نہ تو نے چوری کی ہو؟ اس نے عرض کیا کیوں نہیں (میں نے چوری کی ہے) جب اس نے دو یا تین مرتبہ اقرار کر لیا تو حضور علیہ السلام نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا۔ پھر اسے دربار رسالت میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: اِسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ۔ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ اور توبہ کر۔ اس نے کہا: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ پھر حضور علیہ السلام نے خود اس کے لئے ان الفاظ میں تین بار دعا فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ۔ اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔ (۳۴۴۷)

تمام ائمہ کا اس پہ اتفاق ہے کہ چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے جبکہ چوری کی تمام شرائط پائی جائیں لیکن اس میں اختلاف ہے کہ چور سے مال کا تاوان بھی لیا جائے گا یا نہیں۔ ہمارا یعنی احناف کا موقف اس بارے میں یہ ہے کہ اگر مسروقہ مال چور کے پاس موجود ہے تو مالک کو دلوا دیا جائے گا ورنہ اس پہ ضمان واجب نہیں صرف سزا ہی کافی ہے۔ حدیث میں ہے: **لاغرم على السارق بعد قطع يمينه**۔ (دارقطنی) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: **لا يضمن السارق بعد اقامة الحد** ۔قرآن پاک میں بھی ہاتھ کاٹنے کو مکمل سزا قرار دیا گیا۔ **جزاء بما كسبا نكالا من الله** ۔

(۱۸۸) بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ

(شراب کی سزا کا بیان)

خمر کا لغوی معنی چھپانا ہے۔ دوپٹے کو عربی میں خمار اس لیے کہتے ہیں کہ وہ سر کو چھپا لیتا

ہے۔ دوسرے ائمہ ہر نشہ آور پتلی شئ کو خمر فرماتے ہیں اور اس کا پینا حرام کہتے ہیں۔ خواہ نشہ دے یا نہ دے۔ خواہ انگور سے کشید کی گئی ہو یا کھجور سے یا کسی اور چیز سے امام اعظم علیہ الرحمۃ صرف انگوری شراب کو خمر کہتے ہیں۔ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے ہاں انگوری اور غیر انگوری شراب میں چند طرح کا فرق ہے۔

(۱) انگوری شراب یعنی خمر حرام قطعی ہے۔ اس کو حلال جاننے والا کافر ہے۔ باقی شرابوں کا یہ حکم نہیں ہے۔

(۲) انگوری شراب نجس العین، نجاست غلیظہ ہے اور دوسری شرابیں نجاست خفیفہ ہیں۔

(۳) خمر کا ایک قطرہ بھی پینے والے کو اسی کوڑوں کی سزا ملے گی۔ خواہ نشہ ہو یا نہ اور دوسری شراب پینے سے نشہ ہو گا تب سزا ہو گی کیونکہ خمر کا ایک قطرہ بھی حرام و نجس ہے خواہ نشہ دے یا نہ...... جبکہ دوسری شرابیں حد نشہ سے کم حرام نہیں لیکن لہو ولعب یا عیش وطرب کے لئے استعمال کرے گا تو سخت گنہگار ہے کیونکہ لہو ولعب بذات خود ناجائز ہے۔ نہ ہی اس کی اجازت دی جائیگی تا کہ فساق کو شراب خوری کا بہانہ نہ ملے۔ امام حفص کبیر علیہ الرحمۃ سے شراب کا حکم پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ہر شراب کا قطرہ بھی حرام ہے۔ سائل نے کہا یہ قول تو امام اعظم علیہ الرحمۃ کے خلاف جاتا ہے۔ فرمایا: فی زمانہ لوگ لہو ولعب کے لئے پیتے ہیں، جن لوگوں کے لئے غیر خمر حد نشہ سے کم حلال تھی وہ لوگ اب نہ رہے۔ یہ وہ لوگ تھے جو صرف کھانا ہضم کرنے کے لئے اور عبادت پر قوت حاصل کرنے کے لئے ایسا کرتے تھے۔ (اشعۃ، لمعات)

یاد رہے کہ انگوری شراب کا ایک قطرہ بھی بالا جماع حرام ہے۔ شراب کی سزا کے لئے شرط یہ ہے کہ بحالت نشہ اس کی گواہی یا اقرار حاکم وقت کے پاس ہو جائے۔ اگر نشہ اتر جانے کے بعد گواہی یا اقرار ہوا تو امام صاحب کے ہاں اس پہ سزا جاری نہ ہو گی۔ نشہ والے کی طلاق تو واقع ہو جاتی ہے لیکن اس کا ارتداد درست نہیں یعنی اگر حالت نشہ میں اس کے منہ سے کلمۂ کفریہ جاری ہو گیا تو اسلام سے خارج نہ ہو گا۔ جیسا کہ ایک شخص نے نماز میں

Scanned with CamScanner

حالت نشہ کے اندر سورۂ کافرون پڑھی اور ہر جگہ سے لا کا لفظ چھوڑ دیا جس سے یہ کلمات کفر بن گئے مگر اس پہ حکم ارتداد جاری نہ ہوا۔

شراب کی سزا کے بارے میں اختلاف

شراب پینے کی سزا کے بارے میں ابتداءً اختلاف رہا لیکن پھر عہد صحابہ میں ہی' اسی کوڑوں پہ اتفاق ہو گیا۔ افیون' بھنگ' چرس وغیرہ یعنی نشہ آور چیزیں جو پتلی اور بہنے والی نہیں ہیں' ان کا حکم یہ ہے کہ حد نشہ تک پہنچیں تو حرام ہیں اس سے کم دوا کے طور پہ حلال ہیں اور لہو ولعب کے لئے حرام' نیز یہ چیزیں نجس بھی نہیں ہیں (دوسری شرابوں کو جو احادیث میں خمر فرمایا گیا ہے' وہ لغوی معنی کے اعتبار سے ہے نہ کہ شرعی معنیٰ کے اعتبار سے) اس بارے میں اشعۃ اللمعات کے حوالے سے ایک تحقیق ملاحظہ ہو۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اشعۃ اللمعات میں اس جگہ دو باتیں بہت ضروری فرمائیں۔ ایک یہ کہ سواء شراب انگوری کے دوسری تمام شرابیں جمہور علماء کے نزدیک تو مطلقاً حرام ہیں مگر احناف کے نزدیک تب حرام ہیں جبکہ نشہ دیں یا لہو ولعب کے لئے پی جائیں۔ حق مذہب جمہور کا ہے کہ ہر شراب مطلقاً حرام ہے۔ نشہ دے نہ دے' مفتی کو اسی پر فتویٰ دینا چاہئے۔ دوسرے یہ کہ خشک نشہ آور چیزیں جیسے بھنگ' چرس' افیون میں بھی اختلاف ہے۔ فیصلہ یہ ہے کہ دوا میں ان چیزوں کا استعمال جائز ہے بشرطیکہ نشہ نہ دیں' نشہ دیں تو یہ بھی حرام ہیں۔ نیز ان چاروں کا استعمال لذت کے لئے حرام ہے۔ اگرچہ نشہ نہ دیں کہ ہر لہو باطل ہے۔ نیز یہ چیزیں پاک ہیں کہ اگر نمازی کی جیب میں افیون وغیرہ کی پڑیا ہو تو نماز ہو جائے گی۔ نیز بھنگ افیون وغیرہ کی تجارت جائز تو ہے کیونکہ ان کا استعمال دواءً حلال ہے مگر نہ تو زیادہ کی تجارت کرے نہ نشہ والوں کے ہاتھ فروخت کرے حتیٰ کہ شراب بنانے والے کے ہاتھ بہت مقدار میں انگور بھی نہ بیچے کہ یہ حرام پر امداد ہے۔ نیز افیون بھنگ چرس کی کاشت جائز ہے جبکہ اس سے کاشتکار کی نیت نشہ کرنے یا نشہ کرانے کی نہ ہو صرف دوا فروخت کرنے کی ہو۔ تمباکو کے احکام اس سے بھی ہلکے ہیں کہ تمباکو کو پینا یا کھانا نشہ کے لئے حرام ہے' نشہ نہ دے تو حرام نہیں۔ جو شخص بھنگ' چرس' افیون سے نشہ کرے اس

پر حد نہیں بلکہ تعزیر ہے۔ علامہ شامی نے فتاویٰ شامی جلد پنجم کتاب الاشربہ میں تمباکو کے بہت خصوصی احکام بیان فرمائے۔ فیصلہ یہ فرمایا کہ تمباکو حلال ہے مگر اس سے منہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے لہٰذا طبعاً مکروہ ہے' نشہ دے تو حرام۔ (مرأۃ' ج۵' ص ۳۳۸)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پورے دور میں اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں شراب نوشی کی سزا متعین نہ تھی۔ (۳۴۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲) (ایک لفظ جو اہل لغت نے نہیں لیا اور حدیث میں آیا ہے وہ ہے "المیتحة" یعنی مارنے کی چیز خواہ شاخ تر ہو جیسا کہ روایت ۳۴۵۱ میں ہے: الجریدة الرطبة ۔ یا چھڑی ہو یا درہ یا کوڑا۔ ہوسکتا ہے اس روایت میں اس کا معنی تر شاخ ہو۔

☆ جس کو سزا دی جا رہی ہے اس کو لعنت' ملامت کرنا شیطان کو تقویت دینا ہے بلکہ اسکی مغفرت اور اس کے لئے رحمت کی دعا کرو۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ

(۳۴۵۲،۳۴۵۷)

☆ نشہ کی علامات دیکھ کر نہیں بلکہ گواہی پر سزا دی جائیگی۔ (۳۴۵۳)

☆ سزا دینے کا مقصد مجرم کو جان سے مار دینا نہیں ہوتا۔ (۳۴۵۴)

☆ حضرت عمر کے دور میں ہی شراب نوشی کی سزا اسی کوڑے مقرر ہو گئی۔

(۳۴۵۵)

(۱۸۹) بَابُ مَالَا يُدْعٰى عَلَى الْمَحْدُوْدِ

(سزا یافتہ کے لئے بددعا نہ کی جائے)

ترجمۃ الباب کے الفاظ میں مشکوٰۃ شریف کے بعض نسخوں میں لفظ "ما" نہیں ہے اور باب کو تنوین کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ جن نسخوں میں ما ہے وہ مصدریہ ہے جس سے لا یدعیٰ کا معنی مصدری ہو گیا یعنی سزا یافتہ مجرم کے لئے بددعا کرنے کا بیان۔

Scanned with CamScanner

☆ بار بار شراب پینے والا اور سزا پانے والا بھی اللہ رسول کا محب ہوسکتا ہے۔ (۳۴۵۶)

☆ سزا دینے سے پہلے خوب تحقیق کر لی جائے اور سزا دینے کے بعد اس (سزا یافتہ) کی برائی نہ کی جائے۔ یہ عمل مردار، بدبودار گدھے کا گوشت کھانے سے بھی زیادہ کراہت والا ہے کیونکہ سزا اس کے گناہ کا کفارہ ہوگئی۔ (جبکہ شرعی قانون توڑنے کی وجہ سے ساتھ توبہ بھی کر لے کیونکہ) حضور علیہ السلام نے چور کا ہاتھ بھی کاٹا اور اس سے توبہ بھی کرائی۔ (۳۴۵۹)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس کو اس کے جرم کی سزا مل گئی تو اللہ تعالیٰ اس بات سے عادل تر (پاک) ہے کہ اس کو اس جرم کی آخرت میں بھی سزا دے اور جو سزا کا مستحق تو ہوگیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی (کہ اس کے جرم پہ کسی کو خبردار ہونے سے پہلے اس کو توبہ کی توفیق مل گئی) تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ کرم کرنے والا ہے کہ اس چیز کو لوٹائے (اور قیامت کو سزا دے) جس کو دنیا میں معاف کر چکا ہے۔ (۳۴۶۰)

دستگیر و راہنما توفیق دہ
جرم بخش و عفو کن نہ کشا گرہ

(۱۹۰) بَابُ التَّعْزِیْرِ

(غیر مقررہ سزاؤں کا بیان)

لفظ تعزیر عزر سے ہے جس کا معنی ہے عظمت، حقارت، مدد اور روک ٹوک اس آخری معنی میں ہی اس کا زیادہ تر استعمال ہوتا ہے اور مدد کرنے کو تعزیر (وتعزروہ) اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے دشمن کو ایذا رسانی سے روکا جاتا ہے۔ سزا کو بھی اسی لیے تعزیر کہتے ہیں کہ اس سے جرائم رک جاتے ہیں۔ شرعاً تعزیر یہ ہے کہ اس سزا کو شریعت کی طرف سے متعین نہ کیا

گیا ہو بلکہ حاکم اپنی صوابدید پر جاری کرے۔ خاوند کا بیوی کو، باپ کا اولاد کو اور استاد کا شاگرد کو سزا دینا تعزیر ہی کہلائے گا۔ جن جرائم میں تعزیر کا حکم ہے وہاں ضرور تعزیر دی جائے اور جہاں حکم نہیں وہاں واجب نہیں۔ تعزیر مجرم کے حال کے مطابق دی جائیگی، مجرم اگر سرکش ہوگا تو تعزیر بھی سخت دی جائے اور شریف آدمی اگر اتفاقاً گناہ کر بیٹھے تو معمولی تعزیر ہی کافی ہے۔

☆ منہ پہ مارنے سے پرہیز کیا جائے۔ (۳۴۶۲) انسان کی زینت منہ ہی سے ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی پسندیدہ صورت پہ پیدا فرمایا۔ منہ میں آنکھ، ناک، کان بھی شامل ہیں اور اس سے قریب ہی سر بھی ہے جس میں مغز ہے خطرہ ہے کہ چہرہ پہ مار پڑے تو انسان اندھا، بہرہ یا دیوانہ ہوجائے۔ الغرض اس میں کئی حکمتیں ہوسکتی ہیں لیکن رجم میں یہ حکم نہیں، جہاں بھی پتھر لگ جائے ٹھیک ہے کیونکہ وہاں ہلاک کرنا مقصود ہے۔

☆ کسی کو یہودی یا مخنث کہا تو بیس کوڑوں کی سزا ہے۔ (۳۴۶۳) یہی حکم کسی کو عیسائی یا کافر کہنے کا بھی ہے۔ اگر کسی کو کتا، سور یا گدھا کہا تو وہ اگر ذی عزت ہے یعنی عالم فقیہ یا سید ہو تب بھی تعزیر ہے عوام میں سے ہو تو تعزیر نہیں کیونکہ یہ الفاظ محض گالی ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنی محرم سے زنا کرے تو اسے قتل کر دو (ایضاً) امام احمد نے اس حدیث کے ظاہر پہ عمل کر کے قتل کا حکم دیا ہے۔ باقی آئمہ فرماتے ہیں اگر وہ شخص اس جرم کو حلال سمجھ کر کرے تو مرتد ہونے کی وجہ سے اس کو قتل کر دیا جائے گا ورنہ اس کا حکم زنا کا سا ہے یعنی محصن ہے تو اس کو رجم کیا جائے گا ورنہ سو کوڑے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ فرمان یا تو مرتد کے بارے میں ہے یا پھر دھمکانے کے لئے۔

(۱۹۱) بَابُ بَیَانِ الْخَمْرِ وَ وَعِیْدُ شَارِبِهَا

(شراب اور شرابی کے متعلق وعید)

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا کہ لغوی معنی کے اعتبار سے بہت ساری شرابوں کو خمر کہا گیا ہے۔ اس باب میں اس کی مثالیں بکثرت آپ کو ملیں گی۔ مثلاً کھجور، چھوہارے، گندم، جوار

Scanned with CamScanner

شہد وغیرہ سے بنائی گئی شراب کو خمر فرمایا گیا۔

(شراب کے عادی کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوتا) دنیا میں شراب پینے والا آخرت کی شراب (طہور) سے محروم رہے گا۔ (۳۴۶۹)

☆ شراب پینے والے کو آخرت میں جہنمیوں کے جسم سے نکلنے والی پیپ پلائی جائیگی۔ (۳۴۷۰)

☆ شراب کی عادت چھوڑانے کے لئے ابتداءً حکم دیا گیا کہ اس کو سرکہ بھی نہ بنایا جائے۔ (۳۴۷۲)

☆ شرابی کی چالیس دن کی نماز نامقبول، پھر توبہ کرے اور توڑ دے تو پھر چالیس دن کی نماز قبول نہیں چار بار فرمایا۔ (۳۴۷۴)

☆ جادو کی تصدیق کرنے والا (یعنی اس کو جائز سمجھنے والا یا اس کی بذاتہ تاثیر کا قائل کافر ہے۔

☆ شراب کا عادی اگر مر جائے تو اللہ سے بت پرست کی طرح ملاقات کرے گا۔ (۳۴۸۷) ڈھول طبلہ، سارنگی وغیرہ حرام آلات کی چوری پہ نہ سزا ہے اور نہ ان کے توڑنے پہ ضمان ہے کیونکہ یہ تبلیغ ہے۔ (مرآۃ، ج ۵، ص ۳۳۳)

(۱۹۲) کِتَابُ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ

(حاکم اور قاضی بننے کا باب)

امارت، الف کے کسرہ سے ہو تو اس کا معنی ہے امیر و فرماں روا بننا یا بنانا اور الف کے فتح سے ہو تو اس کا معنی ہے علامت۔ یہاں ہمزہ مکسور سے ہے۔ قضا کا معنی ہے فیصلہ۔ یہاں قضا کا منصب یا شرعی فیصلہ مراد ہے یعنی اس باب میں وہ احادیث جمع فرمائی گئی ہیں جن میں امیر و قاضی بنانے اور ان کی شرائط وصفات کا ذکر ہے۔

☆ امیر جیسا بھی ہو جب تک اللہ و رسول کی اطاعت کرتا رہے تم بھی اس کی اطاعت بجالاتے رہو۔ (۳۴۸۹ تا ۳۴۹۶) یاد رہے یزید پلید نہ سلطان تھا نہ حاکم بلکہ اس کو

سلطان بنانے کے مسئلہ پہ امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ نے اس کی مخالفت کی۔ لہٰذا یہ احادیث امام حسین کے عمل کے خلاف نہیں ہیں کہ کہا جائے انہوں نے حاکم کی اطاعت سے انکار کر دیا۔ بادشاہ بنانا اور ہے اور بنے ہوئے کی مخالفت کرنا اور۔ فاسق کو نماز کا امام نہ بناؤ اور اگر بن چکا ہے تو تنہا نماز پڑھنے کی بجائے اس کے پیچھے پڑھو۔

(مرآۃ، ج ۵، ص ۳۴۲-۳۴۰)

☆ ہمارے دور کے حکمرانوں میں تو اسلامی حکمران کی آخری صفت بھی نہیں ہے کہ کم از کم نماز تو قائم کرتے رہیں۔ مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ (۳۴۹۸) پھر ہم ان کی اطاعت کیوں کریں۔

☆ صوفیاء کا فرمان "جس کا کوئی پیر نہیں اس کا شیطان پیر ہے" کی ماخذ حدیث مَنْ مَّاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَّاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً (۳۵۰۲) بیعت بہت قسم کی ہے۔ بیعت اسلام، خلافت، اطاعت، ارادت وغیرہ۔

☆ بنی اسرائیل کے انبیاء کرام علیہم السلام سیاست فرمایا کرتے۔ (لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ کے الفاظ بھی اسی حدیث میں ہیں) (۳۵۰۳)

☆ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ...... (۳۵۱۳)

☆ انصاف کرنے والے اللہ کی دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے۔ (۳۵۱۸)

کسریٰ شاہِ ایران اور اسلامی حکمران

وہ قوم کامیاب نہیں ہو سکتی جس نے اپنا کام عورت کے سپرد کر دیا۔ (۳۵۲۱)

کسریٰ شاہ ایران کے مرنے پہ جب ایرانیوں نے اس کی بیٹی کو اپنا حکمران بنایا تب حضور علیہ السلام نے یہ فرمایا: یاد رہے کسریٰ شاہ فارس کا لقب تھا۔ قیصر شاہ روم کا شاہ حبشہ کا نجاشی، شاہ ترک کا خاقان، شاہ قبط کا فرعون، عزیز شاہ مصر کا شاہ ہند کا رائے، شاہ حمیر کا تبع۔ کسریٰ معرب ہے خسرو کا بمعنی بڑے ملک والا۔

☆ سلطان اسلام کو اچھا لباس پہننا چاہئے۔ (۳۵۲۳) امام جعفر صادق ایک مرتبہ

Scanned with CamScanner

نہایت اعلیٰ لباس پہنے ہوئے تھے۔حضرت سفیان ثوری نے عرض کیا: اے ابن رسول اللہ! یہ لباس آپ کے لئے موزوں نہیں۔آپ نے سفیان کا ہاتھ اپنی آستین میں ڈالا تو نیچے بوریہ کا جبہ تھا۔فرمایا: اوپر والا لباس مخلوق کے لئے ہے اور نیچے والا خالق کے لیے (مرقاۃ) آج کل لباس کو ہی ذریعہ عزت سمجھا جاتا ہے۔اہل عرب کہتے ہیں: الناس باللباس ۔

☆ لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ۔خالق کی نافرمانی کرنے والے حکمران کی اطاعت جائز نہیں۔(۳۵۲۴)

☆ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا ۔دیہات کا باسی سخت دل ہو گیا۔(۳۵۲۹)

☆ بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔(۳۵۳۳)

(مرقات میں ہے ''آج کل کے بادشاہوں کو عادل کہنا کفر ہے۔ مرأۃ' ج ۵' ص ۳۶۲) خلافت حیدری میں امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ برحق تھے اور حضرت امیر معاویہ باغی' جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ان کے حق میں خلافت سے دستبرداری فرمائی تب وہ سلطان برحق ہوئے۔(مرأۃ' ج ۵' ص ۳۴۶-۴۷)

☆ لوگوں کی خفیہ باتوں کے پیچھے پڑنے والا حکمران انہیں بگاڑ دے گا۔
اِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَّهُمْ (۳۵۳۶)

کبھی بھول کر بھی کسی سے نہ کرو کلام ایسا
کہ جو کوئی تم سے کرتا تو تمہیں ناگوار ہوتا

☆ چھوکروں کی حکومت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو (کہ عزت داروں کو ذلیل کرتے ہیں اور ملک کو تباہ کرتے ہیں)۔(۳۵۴۳)

چو خواہد کہ ویران کند عالمے   نہد ملک در پنجۂ ظالمے (سعدی)

☆ جیسے تم ہو گے ویسے ہی تم پہ حاکم بنائے جائیں گے۔ كَمَا تَكُوْنُوْنَ كَذٰلِكَ يُؤَمَّرُ عَلَيْكُمْ (۳۵۴۴)

☆ کسی کو گھور کر دیکھنے سے بھی منع فرمایا گیا۔(۳۵۴۷)

(۱۹۳) بَابُ مَا عَلَى الْوُلَاةِ مِنَ التَّيْسِيْرِ

(حکمرانوں کو عوام پہ آسانی کرنا واجب ہے)

ولاۃ والی کی جمع ہے جیسے رماۃ رامی کی اور قضاۃ قاضی کی۔والی سے مراد بادشاہ اور حکام سب ہی ہیں۔آسانی سے مراد یہ ہے کہ قانون نرم بنانا اور فیصلے درست کرنا۔ (مرقاۃ)

☆ حضور علیہ السلام جب بھی کسی کو حاکم بنا کر بھیجتے تو فرماتے ''خوشخبریاں دو' تنفر نہ کرو' آسانیاں پیدا کرو' تنگی نہ کرو' تسکین دو' بھڑکاؤ نہیں۔آپس میں سلوک کرو۔اختلاف سے بچو۔(۳۵۴۹-۵۰-۵۱)

☆ لوگوں کے مسائل حل نہ کرنے والا حکمران اپنے مسائل میں الجھ جائے گا۔ (۳۵۵۵-۵۶)

یعنی اللہ تعالیٰ خود اس حکمران سے اپنے مجبور بندوں کا بدلہ لیتا ہے کہ بندوں کی حاجتیں تو اللہ تعالیٰ خود پوری کر دے گا اور اس کے لئے مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔اس لیے کہا گیا۔

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب کسی کو کسی علاقے کا حاکم بناتے تو مندرجہ ذیل شرائط لگاتے۔(۱) ترکی گھوڑے پہ سواری نہ کرنا (۲) میدے یعنی چھنے ہوئے آٹے کی روٹی نہ کھانا (۳) باریک لباس نہ پہننا (۴) اپنے دروازے لوگوں کی ضرورتوں کے سامنے بند نہ کرنا۔پھر فرماتے:

فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوْبَةُ

اگر تم نے ان شرائط میں سے کسی پہ عمل نہ کیا تو تمہیں سزا ضرور ملے گی۔

(۳۵۵۷)

Scanned with CamScanner

(۱۹۴) بَابُ الْعَمَلِ فِي الْقَضَآءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ

(فیصلوں پہ عمل کرنا اور اس سے ڈرنا)

مطلب یہ ہے کہ حاکم و قاضی کس چیز سے فیصلہ دے۔ کتاب اللہ' سنت رسول اللہ' اجماع امت اور قیاس اور عہدۂ قضا قبول کرنے سے ڈرے کیونکہ یہ پھولوں کی سیج نہیں بلکہ کانٹوں کا بستر ہے۔ حضور علیہ السلام نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تو کمزور ہے اور حکومت امانت ہے اور قیامت کے دن رسوائی اور ندامت ہے' سوائے اس کے کہ اسے حق کے ساتھ حاصل کرے اور ذمہ داریاں پوری کرے جو کہ اس میں ہیں۔ ایک روایت میں ہے فرمایا: تم کمزور ہو میں تمہارے لیے وہی شئی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے کرتا ہوں تم نہ تو دو شخصوں کے درمیان فیصلہ کرنے والا بننا اور نہ ہی یتیم کے مال کا ولی بننا۔ (۳۵۱۰) اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو آج کے دور میں ممبری اور صدارت و وزارت کے لئے سر پھوڑے مرے جاتے ہیں۔

☆ غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کیا جائے۔ لَا یَقْضِیَنَّ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَھُوَ غَضْبَانُ (۳۵۵۸)

☆ حاکم (مجتہد) خطا بھی کر جائے تو اس کو ایک ثواب ضرور ملتا ہے۔ (۳۵۵۹)

☆ جس کو قاضی بنا دیا گیا اس کو بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔ (۳۵۶۰)

☆ حضرت معاذ بن جبل والی حدیث اَجْتَھِدُ بِرَاْیِیْ میں اپنے رائے سے اجتہاد کرونگا۔ (۳۵۶۴)

☆ فریقین کا کلام سن کر بعد میں فیصلہ کیا جائے۔ (۳۵۶۵)

☆ قیامت کے دن قاضی پچھتائے گا کہ کاش دنیا میں اس نے دو شخصوں کے درمیان ایک (تمرہ) چھوارے کا بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔ (۳۵۶۷)

☆ حضرت عمر نے مسلمان کی بجائے یہودی کے حق میں فیصلہ فرمایا۔ (۳۵۶۹)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عثمان کے کہنے پر بھی عہدۂ قضا قبول نہ

کیا اور اس کی وجہ بیان فرما دی۔ (۳۵۷۰)

(۱۹۵) بَابُ رِزْقِ الْوُلَاۃِ وَھَدَایَاھُمْ

(حکام کی روزی اور انکے تحائف)

مطلب یہ ہے کہ حکام کو جو تنخواہ وغیرہ حکومت کی طرف سے ملتی ہے اور جو ہدیے تحفے لوگوں کی طرف سے انہیں دیئے جاتے' اس باب میں اس بارے روایات ہیں۔ رزق ماہوار تنخواہ کو اور عطا اس روزی کو کہتے ہیں جو سال کے بعد فوجیوں کو بیت المال سے ملتی ہے۔

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا: میں قاسم ہوں' وہیں رکھتا ہوں جہاں حکم دیا جاتا ہوں یعنی میرا کسی کو عطا کرنا کسی کو نہ کرنا' کسی کو کم' کسی کو زیادہ دینا اللہ کے حکم سے ہی ہوتا ہے۔ (۳۵۷۱)

حضور علیہ السلام با اختیار قاسم ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت حضور علیہ السلام سے مانگی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام سے فرمایا: فامنن او امسك بغير حساب ۔ وسخرنا له الريح تجری بامره ۔ حضرت ذوالقرنین سے فرمایا: اما ان تعذب و اما ان تتخذ فيهم حسنا ۔

اور ہمارے آقا و مولیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: فاذن لمن شئت منهم ۔ ان میں سے جس کو چاہیں اجازت دے دیں۔ (جس کو چاہیں نہ دیں)

☆ حضرت ابوبکر صدیق نے بیت المال سے تنخواہ وصول فرمائی۔ (۳۵۷۳) اس حدیث کی بنا پر متاخرین فرماتے ہیں کہ امام' موذن' مدرس' مفتی اور قاضی وغیرہ دینی کاموں پہ تنخواہیں وصول کر سکتے ہیں۔

☆ ایک سوئی کی خیانت بھی قیامت کے دن گلے کا طوق بن جائے گی۔ (۳۵۷۸)

☆ راشی اور مرتشی دونوں پہ لعنت۔ (۳۵۷۹) حق فیصلہ پہ فریقین میں سے کسی سے کچھ لینا رشوت کہلاتا ہے کیونکہ حاکم پہ حق فیصلہ کرنا شرعاً واجب ہے۔ پھر کچھ لینا چہ معنی

Scanned with CamScanner

دارد؟ لیکن ظلم سے بچنے کے لئے اور بغیر کچھ دیئے اگر حق نہ مل رہا ہو تو کچھ دے کر اپنا حق لے لینا جائز ہے۔ وکذا الاخذ اذا اخذ لیسعی فی اصابة صاحب الحق الی مستحقه فلاباس به ودفع الظلم عن المظلوم واجب علیهم فلا یجوز لهم الاخذ علیه (حاشیہ ۳ مشکوۃ ۳۲۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے زمین حبشہ کے جھگڑے میں وہاں کے حاکم کو دو دینار دے کر اپنے آپ کو ظلم سے بچایا۔ (مرقاۃ)

☆ صحابی کو حضور علیہ السلام نے مال کی بشارت دی تو اس نے عرض کیا: آقا میں نے ہجرت مال کے لئے نہیں کی بلکہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے کی ہے۔ (۳۵۸۰)

☆ سفارش کرنے والا جس کی سفارش کی ہے اس کا ہدیہ وغیرہ نہ لے۔ (۳۵۸۱)

(۱۹۶) بَابُ الْاَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ

(فیصلوں اور گواہیوں کا بیان)

قضا کی جمع اقضیہ آتی ہے جس کا لغوی معنی ہے مضبوط کرنا اور فارغ کرنا۔ شریعت میں قضا وہ مقدمہ ہے جو کہ حاکم کی کچہری میں فیصلہ کے لئے پیش کیا جائے یا جو فیصلہ ہوا اس فیصلے کو بھی قضا کہا جاتا ہے۔ شہادات شہادۃ کی جمع ہے جس کا لغوی معنی تو ہے حاضر ہونا' مشاہدہ کرنا (آنکھ سے یا دل سے) شرعاً شہادت یہ ہے کہ کسی دوسرے کے حق کی کسی پہ خبر دینا۔ یاد رہے دوسرے پر اپنے حق کی خبر دینا دعویٰ ہے۔ اپنے اوپر دوسرے کے حق کی خبر دینا اقرار ہے اور کسی پر کسی کے حق کی خبر دینا شہادت یعنی گواہی ہے کیونکہ فیصلوں اور گواہیوں کی بہت سی نوعیتیں ہیں اس لیے قضا اور شہادۃ کو جمع کے صیغہ سے لائے ہیں۔

☆ اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ ۔ گواہ پیش کرنا مدعی پر ہے اور (اگر اس کے پاس گواہ نہ ہو اور مدعیٰ علیہ مدعی کے دعوے کا اقراری نہ ہو بلکہ انکاری ہو اور مدعی اس سے قسم کا مطالبہ کرے تو) قسم مدعی علیہ پر ہے۔ (۳۵۸۲-۹۳)

☆ دوسرے مسلمان کا حق مارنا کتنا بڑا جرم ہے............ (۳۵۸۳-۸۴)

☆ اللہ تعالیٰ کے ہاں ناپسندیدہ ترین شخص وہ ہے جو سخت جھگڑالو (الالد الخصام) ہو۔ (۳۵۸۶)

☆ بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر وہ جو ان سے متصل ہیں...... (۳۵۹۱)

دور تھے اویس مگر ہو گئے قریب

زمانہ نبی علیہ السلام اور ہے اور زمانہ نبوت اور' زمانہ نبوی ظاہری حیات تک ہے یعنی جس زمانہ میں حضور علیہ السلام کی زیارت کر کے لوگ صحابی بنتے تھے اور زمانۂ نبوت تا قیامت ہے تو اس اعتبار سے آج بھی حضور ہی کا زمانہ ہے۔ ایک شخص نے بدعت کی تعریف کرتے ہوئے کہا بدعت ہر وہ شئی ہے جو حضور علیہ السلام کے زمانے میں نہ تھی اور آج ہے' تو کسی عاشق نے اس کا منہ اس طرح بند کر دیا کہ آج کس کا زمانہ ہے؟ آج بھی تو حضور علیہ السلام ہی کا زمانہ ہے اس لیے تو ہم کلمہ طیبہ میں پڑھتے ہیں محمد اللہ کے رسول ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ یزید صحابی کا بیٹا ہو کر بھی تابعی نہیں ہے کیونکہ فیض صحابہ حاصل نہ کر سکا اور امام ابوحنیفہ تابعی ہیں اسی لیے مرقات نے یہاں لکھا کہ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ کے معنی ہیں۔ یقربونهم فی الخیر کالتابعین۔ جو صحابہ سے خیر میں قریب ہوں۔ (مرآۃ)

دور تھے اویس مگر ہو گئے قریب
بوجہل تھا قریب مگر دور ہو گیا

☆ حضور علیہ السلام کے وعظ میں ایسی تاثیر کہ فریقین میں سے ہر ایک جو زمین کی ملکیت کا دعویٰ کر رہا تھا اب ہر ایک کہہ رہا ہے: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَقِّيْ هٰذَا لِصَاحِبِيْ ۔ یہ میرا حق (نہیں) میرے ساتھی کا ہے۔ (۳۵۹۴)

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ زباں ہے جس کا بیاں نہیں

☆ قسم لینے کا طریقہ اِحْلِفْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَالَهٗ عِنْدَكَ شَيْءٌ یَعْنِیْ لِلْمُدَّعِیْ تو قسم اٹھا کہ تیرے پاس مدعی کی کوئی چیز نہیں ہے۔ (۳۵۹۸)

☆ مسلمان مدعی کے مقابلہ میں کافر مدعی علیہ سے قسم لی جائیگی۔ (۳۵۹۹) لیکن مسلمان مدعی علیہ کے مقابلہ میں کافر مدعی کے گواہ معتبر نہیں کیونکہ قسم دفع کے لئے ہوتی ہے

Scanned with CamScanner

اور گواہی دوسرے پر لازم کرنے کے لئے، تو کافر کی گواہی مسلمان مدعیٰ علیہ پہ الزام نہیں کر سکتی۔ (مرأۃ)

☆ یمین غموس (دانستہ جھوٹی قسم) کا کبیرہ گناہ ہے۔ (۳۶۰۱)

☆ دیہاتی کی گواہی شہری کے خلاف جائز نہیں۔ (۳۶۰۶) (یہ حکم مشروط ہے کہ جب وہ احکام شرعیہ سے واقف نہ ہو یا لایجوز کا معنی لایحسن ہے یعنی بہتر نہیں۔ مرأۃ) احناف کے نزدیک ارتداد کی وجہ سے صحابیت ختم ہو جاتی ہے۔ شافعیہ کے ہاں نہیں ختم ہوئی احناف کے ہاں صحابیت کے لئے مسلسل ایمان دار رہنا ضروری ہے۔ (مرأۃ، ج ۵، ص ۴۰۲)

(۱۹۷) كِتَابُ الْجِهَادُ

(جہاد کا بیان)

جہاد بنا ہے جہد سے۔ جہد جیم کے پیش سے یا فتحہ سے بمعنی مشقت ہے شریعت میں جہاد بالکسر کے معنی ہیں کفار کے مقابلہ میں مشقت کرنا یا تلوار سے لڑ کر غازیوں کی مدد کر کے مال سے یا رائے سے یا ان کے ساتھ جا کر ان کی جماعت بڑھا کر۔ جہاد کا درجہ اسلام میں بہت بڑا ہے۔ عام مومن اپنا مال وقت یا کوشش اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ مجاہد اپنی جان سے دین اسلام کی خدمت کرتا ہے جان بڑی پیاری چیز ہے اس لئے مجاہد خدا کو بڑا پیارا ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ عبادت الٰہیہ پر ہمیشگی کرنا بھی جہاد اعظم ہے بلکہ نماز کی پابندی جہاد سے افضل ہے کہ جہاد تو نماز قائم کرنے کے لئے ہی کیا جاتا ہے۔ جہاد حسن لغیرہ ہے اور نماز حسن لعینہ ہے (مرقات) حق یہ ہے کہ عام حالات میں نماز جہاد سے افضل ہے مگر بعض خصوصی حالات میں جہاد نماز سے افضل ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض احادیث میں نماز کو جہاد پر مقدم فرمایا گیا ہے اور بعض احادیث میں جہاد کو نماز پر مقدم فرمایا گیا ہے۔ اس جگہ اشعۃ اللمعات میں ہے کہ عام مردوں کی روح ملک الموت قبض کرتے ہیں لیکن شہید کی روح خود رب تعالیٰ براہ راست قبض فرماتا ہے۔ (اشعۃ)

☆ جنت کے ایک سو درجے میں ہر درجہ کے درمیان زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لئے تیار کر رکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے جنت الفردوس مانگا کرو۔ یہ

جنت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے اس سے اوپر عرش ہے اور اس سے ہی نہریں پھوٹتی ہیں۔ (۳۶۱۰)

☆ امام الانبیاء علیہ السلام کی خواہش شہادت لَوَدِدْتُّ اَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلَ (متفق علیہ، ۳۶۱۳)

☆ ایک دن جہاد کے لئے گھوڑا پالنا یا ایک بار صبح یا شام جہاد کے لئے نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (۱۵-۳۶۱۴)

☆ شہادت کی دعا کرنے والا اپنے بستر پہ بھی مرے تو شہید ہے۔ (۳۶۳۱)

☆ ام حارثہ کو فرمایا: تیرا بیٹا جنت کے اعلیٰ ترین درجہ میں ہے۔ (۳۶۳۲)

☆ مال غنیمت کے ساتھ اگر اعلاء کلمۃ اللہ کی نیت ہو تو بھی شہید۔ (۳۶۳۷)

(حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے آگے سے آگے ہٹو بچو کرتے جنت میں داخل ہوں گے۔ (مرأۃ، ج ۵، ص ۴۳۹، ج ۱)

☆ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے۔ فَاِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا (رواہ ابوداؤد، ۳۶۵۹)

☆ جو حضور علیہ السلام کا حکم جاری نہ کرے۔ اس کو معزول کر دیا جائے۔ (۳۶۶۹) اس کے تحت مرأۃ میں ہے۔ موذن کو امام معزول کر سکتا ہے امام کو متولی مسجد علیحدہ کر سکتا ہے اور متولی کو عامۃ المسلمین معزول کر سکتے ہیں۔ (ج ۵، ص ۴۵۱)

(۱۹۸) بَابُ اِعْدَادِ اٰلَةِ الْجِهَادِ

(جہاد کے آلات تیار کرنے کا بیان)

آلات جہاد سے مراد سامان و اسباب ہے خواہ ہتھیار ہوں جن کے ذریعے دشمن کے خلاف جارحانہ کارروائی کی جاتی ہے یا بار برداری کا سامان جس کے ذریعے میدان جہاد میں جانا ہوتا ہے تو اس طرح گھوڑے اونٹ، گاڑیاں، بندوق توپ اور جملہ ساز و سامان جن کی مجاہدین کو ضرورت ہوتی ہے، آلات جہاد میں شامل ہوگا۔

☆ جو اسلام میں بوڑھا ہو گیا اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔ (۳۶۹۴) اس حدیث کی بنا پر علماء فرماتے ہیں کہ سر اور داڑھی سے سفید بال نہ اکھاڑے جائیں کہ یہ

Scanned with CamScanner

نور ہے۔ ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ نے آئینہ دیکھا اور اپنے سر اور داڑھی میں سفید بال دیکھ کر فرمایا: ظهر الشيب ولم يذهب العيب ۔ بڑھاپا تو آ گیا مگر عیب نہیں گئے۔ (مرقاۃ)

گھڑ دوڑ کے بارے میں احادیث اور اس پر شرط لگانے کی ایک جائز صورت۔ (۹۶-۳۶۹۵)

گھڑ دوڑ پہ شرط لگانے کی جائز صورت

گھڑ دوڑ پر شرط کی جائز صورت یہ ہے کہ مثلاً زید اور عمر اپنے گھوڑے مقابلہ میں دوڑا رہے ہیں تو بکر نے بھی ان کے درمیان اپنا گھوڑا کھڑا کر دیا اور شرط یہ ٹھہری کہ اگر بکر کا گھوڑا نصب العین یعنی حد پر پہلے پہنچے پھر زید اور عمر کے گھوڑے ایک ساتھ یا آگے پیچھے وہاں پہنچے تو بکر ان دونوں سے سو سو روپیہ لے گا اور اگر زید اور عمر کے گھوڑے ایک ساتھ وہاں پہلے پہنچ گئے پھر تیسرا گھوڑا بکر کا پہنچا تو کسی کو کچھ نہ ملے گا اور اگر زید اور عمر کے گھوڑوں میں سے کسی کا گھوڑا پہلے پہنچ گیا۔ پھر دوسرا گھوڑ بکر کے گھوڑے کے ساتھ یا آگے پیچھے پہنچے تو اگلے گھوڑے والا یہ پوری رقم دوسو روپیہ پر قبضہ کرلے گا اور اگر بکر کا گھوڑا اور اس کے ساتھ پہلے گھوڑوں میں سے ایک گھوڑا ایک ساتھ پہلے پہنچے پھر ایک گھوڑا بعد میں پہنچے تو وہ دونوں اگلے گھوڑوں والے اس رقم پر قبضہ کرلیں گے یہ جائز ہے کہ اب جوا نہ رہا۔

(مرقات' مرآۃ' ج ۵' ص ۴۷۵)

☆ بہترین گھوڑا کونسا ہے؟ بہترین گھوڑا سیاہ رنگ کا؟ سفید پیشانی والا جس کی ناک بھی سفید ہو پھر سفید پیشانی والا پانچ کلیاں' داہنا پاؤں خالی پھر اگر کالا نہ ہو تو اس صفت کا سرخ' زبان رسالت سے اعلیٰ گھوڑے کی نشانیاں (۹۹-۳۶۹۸)

☆ حصول خچر کے لئے گھوڑی پہ گدھا نہ چڑھایا جائے۔ (۴-۳۷۰۳)

☆ حضور علیہ السلام کے جھنڈے کا رنگ۔ بڑا جھنڈا سیاہ (ای ما غالب لونه اسود بحيث يرى من البعيد اسود لا انه خالص السواد ۔ حاشیہ۴ مشکوٰۃ ص ۳۳۸) چھوٹا جھنڈا سفید تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو آپ کا

جھنڈا سفید تھا۔ (۱۰-۹-۳۷۰۸)

(مرقات میں ہے کہ حضور علیہ السلام کو چار ہزار مردوں کی قوت مردمی عطا ہوئی تھی اس کے باوجود نو بیویوں پہ صبر فرمانا یہ حضور علیہ السلام کا کمال تھا۔ (مرآۃ' ج ۵' ص ۴۸۲)

(۱۹۹) بَابُ اٰدَابِ السَّفَرِ

(سفر کے آداب کا بیان)

جہاد کے لئے عموماً سفر کرنا پڑتا ہے اس لیے جہاد کے بیان میں احکام سفر بھی بیان کر دیئے گئے۔ آداب جمع ادب کی ہے۔ جس کا معنی ہے پسندیدہ طریقہ اور سفر کا مقابل حضر ہے۔ سفر کا لغوی معنی ظاہر ہونا ہے اس لیے صبح کے اجالے کو اسفار کہتے ہیں۔ چونکہ سفر کے ذریعے کئی مقامات کے حالات ظاہر ہوتے ہیں لہٰذا اسے سفر کہا گیا۔ آداب سے مراد طریقے یا احکام ہیں کیونکہ سفر کبھی فرض ہوتا ہے کبھی واجب' کبھی مستحب و مکروہ اور کبھی حرام جیسا سفر کا مقصد ہوگا ویسا اس کا حکم ہوگا۔ فرض حج کے لئے سفر کرنا فرض ہے اور چوری ڈکیتی کے لئے سفر کرنا حرام۔ پھر آداب کچھ تو سفر سے پہلے ہوتے ہیں' کچھ درمیان میں اور کچھ سفر کے بعد۔ الغرض! ہر قسم کا سفر اور اس کے آداب کی احادیث اس باب میں جمع فرمائی گئی ہیں۔

☆ حضور علیہ السلام جمعرات کو سفر کے لئے نکلنا پسند فرماتے۔ (۳۷۱۳) چار وجوہ کی بنا پر (۱) جمعرات کا دن بابرکت ہے کہ اس میں بندوں کے اعمال رب کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں۔

(۲) جمعرات ہفتہ کا آخری دن ہے۔ بہتر یہ ہے کہ عملی حج کا آغاز بھی جمعرات کے دن سے ہو۔

(۳) جمعرات کا دن سید الایام یعنی جمعہ کے دن کا پڑوسی ہے اور اس کی آمد کی خبر دیتا ہے۔

(۴) جمعرات کو عربی میں خمیس کہتے ہیں جو کہ خمس سے بنا ہے بمعنی پانچ' مال غنیمت

Scanned with CamScanner

میں سے اللہ اور رسول کے لیے خمس نکالا جاتا ہے تو اس میں یہ نیک فال ہے کہ خمیس کی برکت سے خمس والی غنیمت حاصل ہوگی۔ اسلام میں کوئی دن اور کوئی ساعت منحوس نہیں۔ اگرچہ ہفتہ، پیر اور جمعرات کے ایام زیادہ بابرکت ہیں۔ (مرأۃ)

☆ جھانجھ شیطان کا باجا ہے (۳۷۱۶) بالخصوص سفر جہاد میں گھنٹی کی آواز دشمن کو آمد کی اطلاع کرتی ہے۔ لہٰذا فرمایا: اَلْجَرَسُ مَزَامِیْرُ الشَّیْطَانِ ۔ لہٰذا جھانجھ کی حرمت لعینہ ہے اور دوسرے باجوں کی حرمت لغیرہ ہے۔ (مرأۃ)

حضور علیہ السلام کی تقریر پر تاثیر اور آپ کی ملکیت مطلقہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور علیہ السلام کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ ایک شخص (دبلے پتلے اور تھکے ہوئے) اونٹ پہ سوار ہو کر آیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا (کہ کچھ کھانے پینے کو مل جاتے) تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے پاس فالتو سواری ہو وہ اس کو دے دیا کرے جس کے پاس نہیں ہے، جس کے پاس فالتو کھانا ہو وہ اس کو دے دے جس کے پاس نہیں ہے۔ اسی طرح آپ نے بہت ساری چیزوں کا ذکر فرمایا: حَتّٰی رَاَیْنَا اَنَّهٗ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِّنَّا فِیْ فَضْلٍ ۔

(رواہ مسلم ۳۷۱۹)

یہاں تک کہ ہم سمجھنے لگے کہ ضرورت سے زیادہ شئی پر ہمارا کوئی حق نہیں ہے۔

یاد رکھنا چاہیے کہ حضور علیہ السلام ہم سے زیادہ ہمارے مالوں اور ہماری جانوں کے مالک ہیں۔ جس طرح آقا اپنے غلام کے مال و جان کا مالک ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بھی زیادہ مالک مطلق ہیں۔ قرآن مجید میں ہے: النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم۔ یہاں اولیٰ بمعنی قریب تر بھی ہے اور مالک تر بھی۔

حدیث میں ہے کہ غزوۂ تبوک میں غیر حاضری کی وجہ سے حضور علیہ السلام نے حضرت کعب اور ان کے دو ساتھیوں سے بائیکاٹ کرنے کا حکم دیا تو ان کی بیویوں کو جو حالانکہ ان کی منکوحہ تھیں لیکن ان سے ازدواجی تعلقات سے منع کر دیا۔ یہ حضور علیہ السلام کی ملکیت نہیں تو کیا ہے؟ پہلے قربانی کا گوشت تین دن سے زائد استعمال کرنے سے منع فرمایا،

پھر اجازت دے دی یہ ملکیت نہیں تو کیا ہے؟ الغرض! تمام مسلمان مرد ہوں یا عورتیں، حضور علیہ السلام کے غلام اور لونڈیاں ہیں۔ اگر وہ ہمیں اپنی غلامی میں قبول فرمالیں تو زہے نصیب۔

حضور علیہ السلام پہ زکوٰۃ فرض نہ ہونے کی ایک وجہ

حضرت مولانا نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا: حضور علیہ السلام پہ زکوٰۃ فرض نہ ہونے کی میرے نزدیک ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ حضور ہر شئی کے مالک تو ہیں لیکن سارا جہاں حضور علیہ السلام کے غلام و لونڈیاں ہیں اور اپنا غلام لونڈی زکوٰۃ کا مصرف ہی نہیں اس لیے آپ پہ زکوٰۃ فرض ہی نہیں۔ کسی شاگرد نے عرض کیا پھر ہم پر بھی زکوٰۃ فرض نہ ہونی چاہئے کیونکہ غلام لونڈی پہ زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔ فرمایا: ہم لوگ عبد ماذون ہیں اور بعض خاص حالات میں ماذون غلام پہ زکوٰۃ ہو جاتی ہے۔ ماذون وہ غلام ہے جیسے اس کے مولانے کاروبار کرنی کی اجازت دے رکھی ہو۔ (مرأۃ، ج۵، ص۴۸۷)

بندگانش حورو غلمان و ملک
چاکرانش سبز پوشان فلک

☆ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ...... سفر عذاب کا ٹکڑا ہے۔ (۳۷۲۰)

آداب سفر کا بیان

حضور علیہ السلام کا سفر سے واپسی پہ بچوں کے ساتھ پیار کرنا اور اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر جانا اور مسافر کے لئے دیگر ہدایات (مثلاً گھر والی کو تیاری کا موقع دینا، کوئی جانور ذبح کرنا (تاکہ خوشی کا اظہار ہو کہ اللہ تعالیٰ نے بخیر و عافیت واپسی فرما دی ہے) سب سے پہلے مسجد میں جا کر نوافل ادا کرنا، رات کو سفر کرنا کیونکہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰی بِاللَّیْلِ ۔ اجتماعی سفر کرنا اور ایک کو امیر بنا لینا، قافلہ والوں کی ضروریات کا خیال رکھنا، پڑاؤ کے وقت پھیل نہ جانا، سواریاں کم ہوں تو باری مقرر کر لینا، جاندار سواری ہو تو کھڑی ہونے کی حالت میں اوپر نہ بیٹھے رہنا۔ لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ ۔ یہ کہ سواری کا مالک اگلے حصے کا زیادہ حقدار ہے الا یہ کہ وہ اجازت دے

دے، کسی کو سواری پہ نہ بٹھانے والے کی مذمت، راستے کے حقوق ادا کرنا مثلاً کوئی گزرنا چاہے تو اس کو موقع دینا وغیرہ۔ (۳۷۲۱ تا ۳۷۴۱)

☆ حضور علیہ السلام کا حکم بجا لانا آپ کے پیچھے جمعہ پڑھتے اور ساری دنیا کی دولت خرچ کرنے سے بھی افضل ہے۔ (۳۷۴۴)

☆ سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ ۔ قوم کا سردار سفر میں ان کا خادم ہوتا ہے۔ (۳۷۴۵)

(۲۰۰) بَابُ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ وَدُعَائِهِمْ اِلَى الْاِسْلَامِ

(کفار کو خط لکھنا اور انہیں اسلام کی طرف دعوت دینا)

صلح حدیبیہ سے واپسی پہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف ملکوں کے بادشاہوں کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یہ بادشاہ بغیر مہر کے خط نہیں پڑھتے تب حضور علیہ السلام نے چاندی کی مہر بنوائی جس میں ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ کنداں کروائے اور شاہ فارس کسریٰ اور شاہِ روم قیصر وغیرہ کو خط لکھے (مرقات میں ہے مہر والی انگوٹھی بادشاہ، قاضی اور مفتی کے لئے سنت ہے) قیصر روم کو جو خط لکھا وہ حضرت دحیہ کلبی کے حوالے کیا، کسریٰ کی طرف حضرت عبداللہ بن حذافہ سہی کو بھیجا جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پھاڑ دیا تو حضور علیہ السلام نے اس کے خلاف دعا فرمائی۔ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ ۔ ان کو ریزہ ریزہ کر دیا جائے (رواہ البخاری) جبکہ ہرقل شاہ روم نے فرمان عالی سن کر دل سے اسلام قبول کرلیا۔ (قسطلانی) مگر اپنی رعایا کے خوف سے اسلام ظاہر نہ کیا۔ پرویز کسریٰ ایران کے بیٹے شیرویہ نے اپنے باپ کو قتل کر دیا اور خود بھی چند ماہ بعد مر گیا اور حضرت عمر کے دور میں سارا ایران مسلمانوں کے پاس آ گیا۔ اس وقت ایران کا بادشاہ یزدجر بن شہریار بن شیرویہ بن پرویز تھا جس کی بیٹی شہر بانو گرفتار ہو کر مدینہ آئی اور حضرت عمر نے اس کا نکاح امام حسین کے ساتھ فرمایا۔ مرقات میں ہے کہ شاہ روم نے حضور علیہ السلام کا خط مبارک پڑھ کر ریشمی کپڑے میں لپیٹا اور بہت محفوظ صندوق میں رکھا۔ تب حضور علیہ السلام نے اسے دعا دی کہ اس کا ملک باقی رہے۔ فتح الباری شرح بخاری میں ہے کہ سیف الدین

Scanned with CamScanner

منصور رومی بادشاہ کے پاس کچھ ہدیے لے کر گئے تو اس نے ایک سنہری صندوق سے ایک بوسیدہ کاغذ نکالا جس کے حروف جگہ جگہ سے مٹ چکے تھے اور اس کا ریشمی غلاف بھی گل چکا تھا اور بولا یہ تمہارے نبی علیہ السلام کا خط ہے جو ہمارے دادا قیصر کے نام آیا تھا، ہم اسے سنبھال کر رکھتے ہیں اور ہمارے ہاں یہ مشہور ہے کہ جب تک ہم اسے سنبھال کر رکھیں گے، ہماری حکومت قائم رہے گی۔ اس خط کا آغاز حضور علیہ السلام نے بسم اللہ شریف سے فرمایا۔ مراۃ میں ہے کہ اگر خط کا آغاز سات سو چھیاسی اور بانوے کے عدد سے کرلیا جائے تو یہ احتیاط اچھی ہے۔ (ج ۵، ص ۵۰۲)

☆ دشمن سے لڑائی کی تمنا نہ کرو۔ اللہ سے عافیت طلب کرو اور جب آمنا سامنا ہو جائے تو ڈٹ جاؤ اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سایوں میں ہے۔ (۳۷۵۱) جنگ میں بچوں کو قتل نہ کرنا چاہئے لیکن کفار کا بچہ اگر بادشاہ یا سپہ سالار ہو تو اس کو قتل کر دیا جائے کیونکہ اس سے کفر کی شان و شوکت ٹوٹے گی۔ یہی حال عورتوں اور بچوں کا ہے کہ اگر جنگ سے علیحدہ رہیں تو کچھ نہ کہا جائے اور اگر کفار کے مددگار رہوں مثلاً جنگ کا طریقہ سکھاتے ہوں تو قتل کر دیا جائے۔ (مراۃ بحوالہ مرقات و فتح القدیر) (امام حسین کے نام کا امام ضامن مسافر کے بازو پر باندھنا۔ مراۃ، ج ۵، ص ۵۰۹).

مرنے سے پیار کرنیوالی قوم

(غالباً خلافت فاروقی کے زمانے میں جب ایران پر مسلمانوں کا حملہ ہونے والا تھا تو) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اہل فارس کو خط لکھا جس میں بسم اللہ شریف کے بعد یہ تھا کہ یہ خط خالد بن ولید کی طرف سے رستم اور مہران کی طرف ہے جو کہ فارس کی جماعت میں ہیں، سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد ہم تمہیں اسلام کی طرف دعوت دیتے ہیں (بہتر تو یہ ہے کہ تم مسلمان ہو جاؤ اور ہماری بات مان لو اور) اگر تم ہماری بات نہ مانو تو ذلت کے ساتھ تمہیں جزیہ ادا کرنا پڑے گا (قرآن مجید میں ہے: حتی یعطوا الجزیة عن یدوهم صاغرون ۔ اسی لیے فقہا فرماتے ہیں ذمی کفار خواہ کتنے ہی امیر ہو جائیں مگر اپنا جزیہ حاکم اسلام کے سامنے خود لے کر حاضر ہوں، اپنے

نوکر وغیرہ کے ہاتھ بھیجیں گے تو نہ عن ید کی شرط پائی جائیگی اور نہ صاغرون کی) حضرت خالد نے اس کے بعد لکھا فَاِنَّ مَعِیَ قَوْمًا یُحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَا یُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ (۳۷۵۷) (پھر اگر تم نہ مانو تو لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور یاد رکھنا) پس بے شک میرے ساتھ ایسی قوم ہے جو قتل ہو جانے کو اس قدر پسند کرتی ہے جتنا کہ ایرانی لوگ شراب کو پسند کرتے ہیں (یہ ہمارے مجاہدین عشق الٰہی کے دائمی نشہ میں مست ہو کر صرف رب کی رضا کے لئے لڑتے ہیں اور تم شراب بدتر از پیشاب میں بدمست رہتے ہو عارضی اور پلید نشہ' دائمی' اصلی اور حقیقی نشہ' عشق الٰہی کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکے گا۔ لہٰذا اس جنگ کا انجام سوچ کر سامنے آنے کی کوشش کرنا)

ے . عاشقانِ او ز خوباں خوب تر

(۲۰۱) بَابُ الْقِتَالِ فِی الْجِهَادِ

(جہاد میں قتال کا بیان)

جہاد' قتال اور غزوہ قریب المعنی الفاظ ہیں۔ جہاد جہد سے ہے۔ جس کا معنی ہے مشقت' غزوہ غزو سے ہے۔ جس کا معنی ہے باہر نکلنا اور جنگ کے لئے روانہ ہونا' قتال کا معنی ہے ایک دوسرے کو قتل کرنا' اس باب میں اللہ کی راہ میں کفار کے ساتھ لڑنے کے فضائل اور غازی کے ثواب کی احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔

☆ عورتوں کا غزوات میں حصہ لینا۔ (۶۲-۳۷۶۱)

☆ شب خون مارنے میں عورتیں بچے مر بھی جائیں تو حرج نہیں۔ (۳۷۶۴)

☆ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام کے (خیبر کے باغات جلانے) کے عمل پر اپنی رضا مندی ظاہر فرمادی۔ ماقطعتم من لینة او ترکتموها قائمة علیٰ اصولها فباذن اللہ۔ (الحشر) کام صحابہ کا نام رب کا' کرتا کوئی ہے بھرتا کوئی ہے۔

ے سنگریزہ ئی زند دست جناب   ما رمیت از رمیت آید خطاب
تا ابد گر شرح این مفصل کنم   جز تحیر ہیچ نبود حاصلم

☆ مشرکین کے بڑوں کو قتل کردو اور بچوں کو زندہ رہنے دو۔ (۳۷۷۳)

☆ میدان بدر میں کافروں کے مقابلہ کے لئے حضور علیہ السلام کا فرمان: قُمْ یَا حَمْزَۃُ قُمْ یَا عَلِیُّ قُمْ یَا عُبَیْدَۃَ ابْنِ الْجَرَّاحِ۔ اٹھ حمزہ' اٹھ علی' اٹھ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم (۳۷۷۸)

☆ صحابہ کرام کا حضور علیہ السلام کے ہاتھ چومنا اور حضور علیہ السلام کا انہیں فرمانا: اَنَا فِئَتُکُمْ۔ میں تمہاری پناہ ہوں۔ (۳۷۷۹)

ے یا رسول اللہ بدرگاہت پناہ آوردہ ام   ہمچو کاہِ آمدم کو ہے گناہ آوردہ ام

(۲۰۲) بَابُ حُکْمِ الْاَسْرَاءِ

(قیدیوں کا حکم)

اسراء الف کے فتح اور سین کے جزم سے اسیر کی جمع ہے بمعنی قیدی اور یہ جمع قلت ہے اور اساریٰ جمع کثرت ہے' جہاد کے نتیجے میں لوگ قیدی بھی بنتے ہیں اس لیے کتاب الجہاد میں قیدیوں کا ذکر بھی آ گیا۔

☆ قیام تعظیمی کی حدیث قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ (۳۷۸۴)

☆ سردار نجد ثمامہ بن اثال کے ایمان لانے کا ایمان افروز واقعہ (۳۷۸۵)
(پوری تقریر اس واقعہ کی ہماری کتاب الباقیات الصالحات میں دیکھئے)

☆ حضور علیہ السلام نے اسی حملہ آوروں پہ قابو پا کر انہیں معاف فرمادیا۔ (۳۷۸۷)

☆ میدانِ بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے مرنے کے بعد سرداران قریش کے نام لے کر انہیں پکارا اور حضرت عمر کے عرض کرنے پہ فرمایا تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو۔ (۳۷۸۸)

کیا مُردے سنتے ہیں؟

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ علیہم رحمۃ الرحمٰن کے بعد وفات سننے

Scanned with CamScanner

دیکھنے تصرف کرنے کے متعلق تمام اسلامی فرقے اس پر متفق ہیں کہ وہ حضرات بعد وفات سنتے، دیکھتے عالم میں تصرف کرتے ہیں کیونکہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام دنیاوی حقیقی حیات سے زندہ ہیں اور حضرات اولیاء بہ حیات اخروی، معنوی زندہ ہیں (اشعۃ اللمعات) عام مردوں کے سننے کے متعلق علماء اسلام کی تین جماعتیں ہیں۔ ایک جماعت کہتی ہے کہ عام مردے کبھی نہیں سنتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی پہلے یہی فرماتی تھیں مگر بعد میں آپ نے اس سے رجوع کر لیا اور سماع موتی کی قائل ہو گئیں (اشعۃ اللمعات) دوسری جماعت کہتی ہے کہ مردے عام حالات میں تو نہیں سنتے مگر خاص وقتوں میں سنتے ہیں۔ جیسے بعد دفن کے دفن کرنے والوں کے جوتوں کی آہٹ سنتے ہیں یا حضور علیہ السلام کے اس فرمان کے وقت مقتولین میں زندگی پیدا کی گئی جس سے انہوں نے حضور علیہ السلام کا یہ فرمان سن لیا۔ یہ قول حضرت قتادہ کا ہے جیسا کہ یہاں مذکور ہوا۔ تیسری جماعت کا قول ہے کہ عام مردے بھی ہر وقت سنتے، زائرین کو دیکھتے پہچانتے ہیں۔

منکرین سماع موتی کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) قرآن کریم فرماتا ہے: انك لاتسمع الموتٰی ولا تسمع الصم الدعاء۔ اے محبوب تم مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو پکار سنا سکتے ہو۔ (۲) قرآن کریم فرماتا ہے: وما انت بمسمع من فی القبور جو قبروں میں ہیں آپ انہیں نہیں سنا سکتے۔ (۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فرمان کہ مردے نہیں سنتے (۴) فقہاء فرماتے ہیں کہ جو کسی سے نہ بولنے کی قسم کھالے پھر اس کے مرنے کے بعد اس سے کلام کرے تو اس کی قسم ٹوٹے گی نہیں کیونکہ میت کلام سنتی سمجھتی نہیں۔ منکرین سماع موتی کے کل یہی چار دلائل ہیں۔

سماع موتی کا ثبوت

(۱) قرآن پاک میں ہے حضرت صالح علیہ السلام جب عذاب یافتہ قوم کی نعشوں پر گزرے تو آپ نے ان سے خطاب کر کے فرمایا: یا قوم لقد ابلغتکم رسلٰت ربی ونصحت لکم ولکن لا تحبون الناصحین (اعراف: ۷۹) (۲) قرآن کریم میں ہے

کہ حضرت شعیب علیہ السلام اپنی کافر عذاب یافتہ قوم کی نعشوں پر گزرے تو انہوں نے بھی اپنی قوم کو اسی طرح کا خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ اے قوم! میں نے تم کو احکام الٰہی پہنچائے تمہاری بڑی خیر خواہی کی تو اب میں کافر قوم پر کیسے غم کروں۔ (ایضا: ۹۳) (۳) قرآن کریم فرماتا ہے: واسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا ا جعلنا من دون الرحمن اٰلهة يعبدون ۔ اے محبوب اپنے سے پہلے رسولوں سے پوچھ کہ کیا ہم نے اللہ کے سوا کوئی معبود بنائے جن کی پوجا کی جائے۔ (۴) مندرجہ بالا میدانِ بدر والی حدیث جو مسلم و بخاری نے روایت کی جس سے معلوم ہوا کہ کافر مردے بھی سنتے ہیں۔ (۵) مسلم شریف میں ہے کہ بعد دفن جب لوگ واپس ہوتے ہیں تو مردہ ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔ (۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ کے قبرستان میں تشریف لے جاتے تو ان سے خطاب کر کے سلام بھی کہتے تھے اور کلام بھی کرتے تھے کہ تم ہمارے سلف ہو، ہم تمہارے خلف۔ (۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب مکہ معظمہ میں اپنے بھائی عبد الرحمٰن کی قبر پر پہنچیں تو سلام کیا اور فرمایا کہ اے عبد الرحمٰن اگر میں تمہارے انتقال کے وقت موجود ہوتی تو تم کو وہاں ہی دفن کرتی جہاں تمہاری وفات ہوئی تھی۔ (۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب تک میرے حجرے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دفن رہے تب تک میں بے حجاب اندر چلی جاتی تھی۔ جب سے حضرت عمر دفن ہوئے ہیں تب سے میں حجاب کے ساتھ اندر جاتی ہوں۔ حضرت عمر سے شرم وحیا کی وجہ سے (۹) فقہا فرماتے ہیں کہ قبرستان میں جائے تو اہل قبور کو سلام کرے۔ عام مومنوں کو یوں کہے السلام علیکم دار قوم من المسلمین وانا ان شاء اللّٰہ لا حقون نسئل اللّٰہ لنا ولکم العافیه ۔ شہداء کو یوں سلام کرے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار ۔ اولیاء اللہ کو یوں سلام کرے۔ سلام علیکم بما کبستم فنعم عقبی الدار اور ظاہر ہے کہ نہ سننے والوں کو سلام کرنا ممنوع ہے۔ دیکھو سوتے ہوئے کو سلام نہ کرو کہ وہ سنتا نہیں۔ نیز جو سلام کا جواب نہ دے سکتا ہو اسے سلام کرنا ممنوع ہے جو نماز پڑھ رہا ہے۔ استنجا کر رہا ہے، اسے سلام نہ کرو کہ اگر چہ وہ سلام سنتا تو ہے مگر جواب دے

Scanned with CamScanner

نہیں سکتا۔اگر قبر والے مردے سلام سنتے نہ ہوتے یا جواب نہ دے سکتے تو انہیں سلام کرنا ممنوع ہوتا۔معلوم ہوا کہ وہ سنتے بھی ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔

منکرین سماع موتی کے دلائل اور اُن کے جوابات

نمبر۱: آیۃ کریمہ انك لاتسمع الموتٰی میں مردے اور بہرے سے مراد دل کے بہرے مردے کفار ہیں جو حضور علیہ السلام کی تبلیغ کو مفید طور پر نہیں سنتے کیونکہ اس جگہ قرآن کریم نے فرمایا: ان تسمع الا من یؤمن بایٰتنا آپ انہی کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔دیکھو یہاں موت کے مقابلہ میں ایمان کا ذکر فرمایا۔معلوم ہوا کہ موت سے مراد کفر ہے۔قرآن کریم نے خود اس کی تفسیر کردی۔

نمبر۲: آیت ما انت بمسمع من فی القبور میں بھی قبر والوں سے مراد کفار ہیں جن کے مردہ دل ان کے سینوں میں بے حس دفن ہیں۔قرآن کریم نے آنکھ، کان، زبان والے کفار کو بہرا، گونگا اور اندھا فرمایا ہے۔صمٌّ بکمٌ عمیٌ فھم لا یرجعون۔ان قرآنی آیات سے واضح ہے کہ اگر بفرض محال مان لیا جائے کہ ان دونوں آیتوں میں مردے ہی مراد ہیں تو بھی ان میں مردوں کے سننے کی نفی نہیں بلکہ حضور علیہ السلام کے سنانے کی نفی ہے یعنی مردوں کو آپ نہیں سنا سکتے، ہم سناتے ہیں یا مفید سنانا مراد ہے یعنی مردے آپ کا کلام سن کر فائدہ نہیں اٹھا سکتے کہ فائدہ زندگی میں اٹھایا جا سکتا تھا۔

نمبر۳: اشعۃ اللمعات میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اولاً سماع موتی کا انکار فرماتی تھیں پھر قائل ہوگئیں۔خود انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن کی قبر پر جا کر ان سے خطاب فرمایا۔حضرت عمر فاروق کے دفن ہو جانے پر روضہ انور میں باپردہ جانے کا التزام فرمایا حضرت عمر سے شرم وحیا کی وجہ سے۔

نمبر۴: قسم میں عرف کا اعتبار ہوتا ہے۔دیکھو مچھلی کو قرآن کریم میں گوشت فرمایا: لحمًا طریًا، مگر فقہاء قسم کے موقعہ پر اسے گوشت نہیں مانتے جو شخص گوشت نہ کھانے کی قسم کھائے وہ مچھلی کھانے سے حانث نہیں ہوتا۔کیوں اس لیے کہ اسے عرف میں گوشت نہیں کہتے۔لہٰذا جو عرف میں بولنے سے مراد ہوتا ہے ظاہری سوال وجواب والا بولنا مردے سے بولنے کو عرفاً

بولنا نہیں کہتے، اس لیے مردے سے کلام کرنے والا حانث نہیں ہوتا۔بہرحال یہ دلائل نہایت کمزور ہیں۔

الغرض! ان کے پاس کوئی دلیل نہیں صرف حضرت قتادہ کی رائے ہے جو قرآن کریم کے بھی خلاف ہے اور حدیث شریف کے بھی، مردے میں بعض وقت جان پڑ جانا پھر نکل جانا یہ پڑتے نکلتے رہنا حضرت قتادہ کی رائے ہے۔کسی آیت یا حدیث میں اس کا ذکر نہیں۔لہٰذا اس کا جواب دینے کی ضرورت ہی نہیں۔بہرحال حق یہ ہے کہ مردے زندوں کا کلام سنتے اور انہیں جانتے پہچانتے ہیں۔

اہل قبور سے استمداد

خشک علماء اس کے منکر ہوئے ہیں مگر صاحب کشف اولیاء وعلماء کا عقیدہ ہے کہ بزرگان دین کی قبور سے مدد لینا فیض حاصل کرنا بالکل درست ہے۔ان کے فیوض سے مایوس ہونا کفار کا طریقہ ہے۔رب تعالیٰ فرماتا ہے: یئسوا من الاٰخرۃ کما یئس الکفار من اصحاب القبور ۔ یہ لوگ آخرت سے ایسے مایوس ہیں جیسے کفار قبر والوں سے مایوس ہیں۔معلوم ہوا کہ اہل قبور کے فیوض سے مایوس طریقہ کفار ہے۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک بار بارش کے لئے حضور علیہ السلام کے روضہ انور کی چھت کھلوا دی۔فوراً بارش آئی (مشکوٰۃ شریف باب الکرامات) رب العالمین نے بنی اسرائیل کو حکم دیا ادخلوا الباب سجدًا وقولوا حطۃ بیت المقدس کے دروازہ میں سجدہ کرتے جاؤ اور کہو کہ مولیٰ معافی دیدے۔وہاں کیوں بھیجا مدفون انبیاء کرام کی قبروں سے فیض حاصل کرنے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضور علیہ السلام کی امت کی مدد کرتے ہوئے معراج کی رات پچاس نمازوں کی پانچ کرادیں۔یہ قبور والوں کی مدد ہی تو ہے۔اس مسئلہ کی تحقیق مرات جلد دوم باب زیارۃ قبور میں دیکھو اور حیات انبیاء کی تحقیق باب الجمعہ میں دیکھی جا سکتی ہے۔

☆ حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاوند ابوالعاص کی رہائی کے لئے حضور علیہ السلام کی خدمت میں فدیہ کے طور پہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا

Scanned with CamScanner

دیا ہوا ہار بھیجا جس کو دیکھ کر حضور علیہ السلام پہ سخت رقت طاری ہوگئی۔ (۳۷۹۱)

☆ موئے زیر ناف دیکھ کر بلوغ کا حکم لگایا گیا (کیونکہ قیدی ہونے کی وجہ سے یہ لوگ احتلام کے بارے میں غلط بیانی سے کام لے رہے تھے) (۳۷۹۵)

☆ جو شخص صحیح طور پہ اپنا اسلام ظاہر نہ کر سکا اور صَبَأْنَا صَبَأْنَا کہا۔ حضرت خالد نے یہ سمجھ کر کہ مسلمان نہیں ہے اس کو قتل کر دیا تو حضور علیہ السلام نے حضرت خالد کے اس عمل پہ بیزاری کا اظہار فرمایا۔ (۳۷۹۷)

(۲۰۳) بَابُ الْاَمَانِ

(امن دینے کا بیان)

خوف کی ضد امن و امان ہے اور جنگ کے مقابلہ میں بھی یہ لفظ بولے جاتے ہیں۔ یہاں امان سے مراد ہے کافروں کو امن دینا۔ اس کی بہت سی صورتیں ہیں مثلاً مستامن وہ کافر جو دار الحرب سے ہمارے ملک میں چند دنوں کے لئے ہماری اجازت سے آئے (اس کو) پناہ دینا' بحالت جنگ کسی کافر کو امان دینا۔ کسی مصلحت کی بنا پر ذمی کافر کو دائمی امان دینا۔ جس کافر قوم سے ہماری صلح کا معاہدہ ہوگیا ہے اسے زمانہ صلح میں امن دینا۔ کافروں کا قاصد ہمارے پاس پیغام رسانی کے لئے آئے تو اسے امن دینا جیسا کہ ابو رافع (اسلم جو پہلے حضرت عباس کے غلام تھے اور انہوں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں ہدیۃً پیش کر دیئے انہوں نے ہی حضور علیہ السلام کو حضرت عباس کے ایمان لانے کی خبر دی تو حضور علیہ السلام نے اس خوشخبری پہ انہیں آزاد کر دیا۔ آپ بہت خوش نصیب صحابی اور قبطی النسل ہیں۔ مرقات' لمعات) کفار قریش کے قاصد بن کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور فرماتے ہیں: فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُلْقِيَ فِيْ قَلْبِي الْاِسْلَامُ۔ حضور علیہ السلام کو دیکھتے ہی میرے دل میں اسلام اتر گیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قسم بخدا اب میں کبھی کافروں کے پاس واپس نہ جاؤں گا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: نہ ہم عہد توڑتے ہیں نہ قاصدوں کو روکتے ہیں تم ابھی واپس جاؤ۔ پھر تمہارا دل چاہے تو واپس آ جانا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اس طرح ان کو ایمان نصیب ہوگیا۔ (۵-۳-۳۸۰۲)

جو بندہ تمہارا وہ بندہ ہے خدا کا   جو بندہ ہے خدا کا وہ بندہ تمہارا

☆ فتح مکہ کے موقع پہ حضور علیہ السلام نے غسل فرما کر چاشت کی آٹھ رکعات ادا فرمائیں۔ (۳۷۹۸)

☆ عورت بھی مرد کی طرح کافر کو امان دے سکتی ہے۔ (۳۷۹۹)

☆ حضرت امیر معاویہ کا معاہدے کی پاسداری کرنا۔ جنگ کے لئے جا رہے تھے تو معاہدہ یاد آنے پہ واپس آ گئے۔ (۳۸۰۰)

(۲۰۴) بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُوْلِ فِيْهَا

(غنیمتوں کی تقسیم اور ان میں خیانت کا بیان)

قسمت کے معنی ہیں بخشش کرنا' اندازہ لگانا اور حصہ کرنا' غنیمت وہ مال ہے جو بحالت جنگ کفار سے چھینا جائے۔ فی وہ مال ہے جو کفار سے حاصل کیا جائے خواہ جبراً خواہ صلح کے طور پر بشرطیکہ حلال طریقہ سے ہو تو غنیمت عام ہوا اور فی خاص' یعنی مال غنیمت ہو یا جزیہ کا مال یا خراج کا ان سب کو مال فی کہہ سکتے ہیں۔ (مرقات) مال غنیمت میں خیانت کرنے کو غلول کہتے ہیں (اشعہ) مال غنیمت صرف اس امت کے لئے حلال کیا گیا۔ لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا (۳۸۰۶/۵۳-۳۸۲۲)

☆ قیامت کو لوگ کہیں گے يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ (۲۲-۳۸۱۷) حضور علیہ السلام مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کی مدد تو نہ فرمائیں گے تو کیا خیانت نہ کرنے والے کی مدد بھی نہ فرمائیں گے پھر خائن اور امین میں فرق کیا رہا؟ مالِ غنیمت میں معمولی خیانت کرنے کا گناہ (۵۴-۳۲-۲۱-۲۰-۱۹-۳۸۱۸)

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کو بدر میں قتل کیا (یا عفراء کے بیٹوں نے ۳۸۴۹) تو انکو اس کی تلوار دے دی گئی۔ (۳۸۲۵)

ذوالفقار نامی تلوار حضور علیہ السلام نے اپنے لیے پسند فرمائی۔ (۳۸۳۹) یہ تلوار عتبہ بن حجاج کافر کی تھی جو بدر میں مارا گیا۔ یہ جوڑوں والی تلوار تھی۔ فقار فقر کی جمع ہے۔ پھر یہ

Scanned with CamScanner

تلوار حضور علیہ السلام نے حضرت علی کو دے دی۔(مرقاۃ) امام ابو جعفر محمد بن علی باقر سے روایت کرتے ہیں کہ بدر کے دن ایک فرشتے نے پکارا تھا **لاسیف الا ذوالفقار لا فتی الا علی** ۔ (مرقاۃ)

☆ اسلام زبانی اقرار کا اور ایمان قلبی تصدیق کا نام ہے۔(۳۸۵۰)

☆ حضرت عثمان بدر میں حاضر نہ تھے مگر حضور علیہ السلام نے ان کا حصہ مقرر فرمایا۔ (۳۸۵۱)

☆ ایک نبی علیہ السلام کی دعا سے عصر کے وقت سورج روک دیا گیا۔(۳۸۵۳)

(۲۰۵) بَابُ الْجِزْيَةِ

(جزیہ کا بیان)

لفظ جزیہ بنا ہے جزاء سے بمعنی بدلہ، جزیہ بدلہ کا مال، شریعت میں جزیہ وہ ٹیکس ہے جو سلطان اسلام کافر رعایا سے وصول کرتا ہے ان کی جان و مال کی حفاظت کے بدلہ میں، یہ جزیہ نہایت معمولی رقم ہے۔ مسلمانوں سے جو زکوۃ وصول کی جاتی ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ یوں ہی مسلمانوں پر فطرہ، قربانی سب کچھ واجب ہے جو کفار پر نہیں آج جزیہ پر اعتراض کرنے کی بجائے مروجہ ٹیکسوں کی بھرمار کو دیکھیں۔ جزیہ دو قسم کا ہے ایک وہ جس پر ذمی کفار سے صلح ہو جائے وہ جزیہ بقدر مصالحت ہی رہے گا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں سے دو ہزار جوڑے سالانہ پر صلح فرمائی تھی۔ ایک ہزار جوڑے ماہ صفر میں اور ایک ہزار ماہ رجب میں حضرت عمر نے بنی تغلب کے عیسائیوں سے یہ صلح فرمائی تھی کہ مسلمانوں سے وصولی رقم سے دوگنی ادا کریں۔ دوسرا وہ جزیہ جو سلطان اسلام خود مقرر فرمادے۔ اس کے لئے شرعی قانون یہ ہے کہ مالدار ذمیوں پر سالانہ اڑتالیس درہم یعنی چار درہم ماہوار (سوا روپیہ) درمیانی حیثیت کے کفار پر چوبیس درہم، دو درہم ماہوار (آٹھ آنہ) غریب کفار پر بارہ درہم سالانہ ایک درہم ماہوار (چار آنہ) یہی مذہب احناف ہے۔ امام شافعی کے ہاں ہر بالغ کافر پر بارہ درہم سالانہ۔ امام مالک کے یہاں مالدار کافر سے چار دینار یعنی اڑتالیس درہم سالانہ اور فقیر سے دس درہم سالانہ۔ امام احمد کے ہاں جزیہ مقرر

نہیں۔ امام اور ذمی رعایا جس پر صلح کر لیں وہی مقرر ہوگا (مرقات) لیجئے یہ ہے وہ جزیہ جس پر موجودہ عیسائی اور ہندو وغیرہ شور مچا رہے ہیں کہ اسلام نے ذمی کفار پر جزیہ مقرر کر کے ظلم کر دیا۔

☆ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ ۔ مسلمان پہ جزیہ نہیں ہے۔(۳۸۵۷) اگر کوئی ذمی جزیہ ادا کرنے سے پہلے مسلمان ہو جائے تو بھی اس سے جزیہ نہ لیا جائے گا اور کوئی مسلمان اگر کفار کے ملک میں رہتا ہے تو وہ بھی جزیہ نہ دے کہ یہ ایک ذلت ہے اور **العزة لله ولرسوله وللمومنين** ۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر کافر غلام مسلمان ہو جائے تو آزاد نہ ہوگا اسی طرح جس کافر کی زمین پر خراج لگ گیا وہ زمین اگر کوئی مسلمان بھی خرید لے تو اس پر خراج قائم رہے گا لیکن جزیہ کا حکم اس سے مختلف ہے۔

(۲۰۶) بَابُ الصُّلْحِ

(صلح کا باب)

صلح و مصالحت کا مقابل فساد ہے۔ حربی کفار سے صلح کرنے میں اگر اہل اسلام کی مصلحت ہو تو جائز ہے۔ قرآن مجید میں ہے: **وان جنحوا للسلم فاجنح لها** ۔ اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھک جاؤ۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶ ھ میں کفار مکہ کے ساتھ مقام حدیبیہ میں صلح فرمائی جس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ دس سال تک ہمارے تمہارے درمیان جنگ نہ ہوگی۔ مگر کفار نے حضور علیہ السلام کے حلیف بنی خزاعہ کے خلاف اپنے حلیف بنی بکر کی مدد کر کے شرط کو توڑ دیا اس لیے حضور علیہ السلام نے ان پہ حملہ کر کے مکہ معظمہ کو فتح فرمالیا۔

☆ صلح حدیبیہ کا تفصیلی واقعہ (۳۸۶۲)

☆ صلح حدیبیہ کی دیگر شرائط اور ابو جندل کا واقعہ (۳۸۶۳)

☆ حضور علیہ السلام نے بیعت فرماتے ہوئے بھی کبھی کسی عورت کا ہاتھ نہ چھوا۔ (۳۸۶۵)

Scanned with CamScanner

نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کے فرمان کے باوجود صلح نامہ سے محمد رسول اللہ کے الفاظ مٹانے سے معذرت کرلی بلکہ عرض کیا: وَاللّٰہِ لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا ۔ اللہ کی قسم میں آپ کو کبھی نہیں مٹا سکتا۔(۳۸۶۹) یہ حکم سے سرتابی نہ تھی بلکہ انتہائی جوش ایمانی اور جذبہ عشق رسول تھا اور محبت واخلاص کی حد ہے آپ کو معلوم تھا کہ یہ حکم وجوب شرعی کے لئے نہیں اور واللہ لاامحوك ابدا سے آپ نے یہ بھی پیغام دیا کہ حضور کے نام کو مٹانا حضور کی ذات کو مٹانے کے مترادف ہے۔اس سے وہ لوگ سبق لیں جو مسجدوں کی پیشانیوں سے یارسول اللہ اور یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس الفاظ مٹانے پہ ہر وقت تیار رہتے ہیں جبکہ خدا کا وعدہ ہے وللاخرة خيرٌ لك من الاولىٰ ۔اعلیٰ حضرت نے کیا خوب کہا ہے:

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

نکتہ: فضیلت انبیاء علیہم السلام

یاد رکھنا چاہئے کہ نبی، غیر نبی سے کروڑوں درجہ اعلیٰ ہے اور نبی کا ہر عمل غیر نبی کی ہر نیکی سے کروڑوں گنا زیادہ افضل ہے۔جب صحابی کا دو چار سیر جو خیرات کرنا غیر صحابی کے پہاڑ بھر سونا خیرات کرنے سے افضل ہے تو نبی کی شان کا کیا کہنا۔جیسے کہا جائے انسان دوسرے جانوروں سے صرف ناطق ہونے میں اعلیٰ ہے تو جیسے ناطق نے انسان کو جانوروں سے ذاتی طور پر ممتاز کر دیا کہ یہ اشرف المخلوقات ہو گیا۔ایسے ہی نبی کو نبوت نے ذاتی حیثیت سے امتیاز بخش دیا۔رب تعالیٰ فرماتا ہے: قل انما انا بشرٌ مثلکم یوحی الی اس وحی کی قید نے بھی ایسا ہی فرق کر دیا۔لہٰذا ان جیسی آیات واحادیث دیکھ کر دھوکا نہیں کھانا چاہئے اور حضرت انبیاء کرام سے ہمسری کا دعویٰ نہیں کرنا چاہئے۔اس بھنور میں بہت سے بیڑے غرق ہو چکے ہیں۔نبی کا ادب روح ایمان ہے۔پھر امام الانبیاء کی شان کا کون اندازہ کر سکتا ہے؟

افضل ہے مرسلوں میں رسالت حضور کی — اکمل ہے انبیاء میں نبوت حضور کی
پہچان لیں گے آپ وہ اپنوں کو حشر میں — غافل نہیں ہے چشم عنایت حضور کی
کھولے ہیں مشکلات جہاں نے کئی محاذ — کام آئی ہر قدم پہ حمایت حضور کی
جو ہو گئے ہیں آپ کے آپ انکے ہو گئے — عادت نہیں ہے ترک محبت حضور کی
چوما ہے اپنی آنکھوں کو رکھ رکھ کے آئینہ — جب بھی ہوئی ہے مجھ کو زیارت حضور کی
چشم طلب میں کس کا اجالا؟ حضور کا — دنیائے طلب میں کس کی حکومت؟ حضور کی
انسانیت کو ماننے والوں کے واسطے — آئین دے گئی ہے معیشت حضور کی
دانش ہیں سب فقیر ثنا خواں مصطفیٰ
ہے ہم قلندروں میں صدارت حضور کی

(۲۰۷) بَابُ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

(جزیرۂ عرب سے یہودیوں کو نکالنے کا حکم)

یاد رہے عرب اس جزیرہ کا نام ہے جو بحر ہند، بحر شام، دجلہ وفرات میں گھرا ہوا ہے۔جس کا طول عدن سے شام تک ہے اور عرض جدہ سے عراق تک ہے۔اس کے پانچ صوبے ہیں: حجاز، عراق، یمن، نجد، بحرین۔اس کے علاوہ باقی ممالک کو عجم کہا جاتا ہے۔اگرچہ یہود ونصاریٰ دونوں کو ہی عرب سے نکالا جائے گا مگر یہاں صرف یہودیوں کو نکالنے کا ذکر ہے کیونکہ انہیں کو نکالنے کا موقع ملا۔معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام ہر شئی کے مالک ومختار ہیں جس کو جہاں چاہیں رہنے دیں اور جس کو جہاں سے چاہیں نکال دیں۔

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

☆ زمین ساری کی ساری اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔(۳۸۷۰)

☆ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ . مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دو۔(۳۸۷۲)

Scanned with CamScanner

☆ یہود ونصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکالنے کی سعادت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئی۔ (۳۸۷۴)

(۲۰۸) بَابُ الْفَيْءِ

(مال فی کا بیان)

وہ مال جو کفار سے جنگ لڑ کر حاصل کیا جائے کبھی اس کو بھی فی کہتے ہیں اور کبھی وہ مال بھی فی کہلاتا ہے جو کفار سے بغیر جنگ کے ملے۔ مال غنیمت سے خمس نکال کر باقی چار خمس مجاہدین کو دے جاتے ہیں مگر فی میں نہ خمس ہے نہ تقسیم' یہاں فی کے یہی معنی ہیں' اس فی میں بھی حضور علیہ السلام مختار مطلق تھے کہ جہاں چاہیں خرچ کریں۔ اب فی خراج کے حکم میں ہے یعنی مسلمانوں کی مصلحتوں پہ خرچ ہوگا۔ جیسے پل' ہسپتال اور دیگر رفاھی ادارے بنانا اور علماء و قضاۃ کو اس سے تنخواہیں دینا وغیرہ امام شافعی علیہ الرحمۃ کے ہاں فی' جزیہ اور خراج میں سے بھی خمس لیا جائے گا مگر آپ کا یہ موقف نہ صرف اجماع کے خلاف ہے بلکہ کسی روایت سے بھی ثابت نہیں ہے۔ (مرقاۃ)

یاد رہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فی میں برابر کے قائل تھے مگر حضرت عمر اس بارے میں فرق مراتب کا خیال فرماتے تھے۔ چنانچہ آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اپنی بیٹی ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر ترجیح دیتے اور فرماتے۔ اگرچہ یہ دونوں ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں مگر عائشہ محبوبۂ محبوب رب العالمین ہیں اور ان کے باپ مجھ سے زیادہ حضور کی بارگاہ میں محبوب تھے۔ حضرت عمر نے ہی ایک بار اپنے بیٹے حضرت عبداللہ سے زیادہ حصہ حضرت اسامہ کو دیا جس پر حضرت عبداللہ نے عرض کیا میں اور اسامہ ہجرت میں یکساں ہیں' پھر آپ نے اسامہ کو زیادہ کیوں دیا؟ فرمایا: اس لیے کہ اسامہ کا باپ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں تیرے باپ سے اور اسامہ تجھ سے زیادہ محبوب تھا۔ (مرقاۃ)

☆ حضرت فاطمہ نے حضور علیہ السلام سے بھی فدک طلب کیا مگر آپ نے انکار فرما دیا اور جو معاملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی حضرت ابوبکر و عمر نے کیا۔ (۳۸۸۳)

(۲۰۹) کِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

(شکار اور ذبیحوں کا بیان)

صید مصدر ہے جس کا معنی ہے شکار کرنا اور کبھی بمعنی مفعول خود شکار کیے ہوئے جانور کو بھی صید کہتے ہیں۔ حرم کا شکار حرام ہے' اسی طرح احرام کی حالت میں بھی شکار کرنا حرام ہے۔ محض تفریح طبع اور لہو ولعب کے لئے بھی شکار کرنا بہتر نہیں۔ حضور علیہ السلام نے کبھی شکار نہ کیا کیونکہ وہ نہیں سوتے جو آتے ہیں جگانے کے لئے۔ جبکہ صحابہ کرام میں سے بعض شکار کرتے تھے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی شکار فرماتے تھے۔

ذبائح جمع ہے ذبیحہ کی اور ذبیحہ ایسے جانور کو کہتے ہیں جس کی شرعی طریقے کے مطابق رگیں کاٹ دی گئی ہوں۔

مچھلی اور ٹڈی کے سوا باقی تمام جانور ذبح کیے بغیر حلال نہیں۔ اونٹ کو نحر کرنا مستحب ہے جبکہ دوسرے جانور ذبح کئے جائیں۔

حلق کے آخری حصے میں نیزہ وغیرہ جھونک کر رگیں کاٹ دینے کو نحر کہتے ہیں۔ ذبح میں ان چار رگوں کو کاٹا جائے۔

حلقوم: یہ وہ رگ ہے جس میں سے سانس آتی ہے۔

مری: جس سے خوراک نیچے اترتی ہے۔

دوجین: حلقوم اور مری کے دونوں طرف ایک ایک رگ ہے جنہیں شہ رگ بھی کہتے ہیں۔ ان دونوں رگوں میں خون گردش کرتا ہے۔

ان چار رگوں میں سے تین کا کٹ جانا ضروری ہے اس سے کم رگیں کٹیں تو جانور حلال نہ ہوگا۔

ذبح سے جانور حلال ہونے کے لئے درج ذیل شرائط کا لحاظ ضروری ہے:

(ا) ذبح کرنے والا سمجھدار ہو' مجنون اور بے سمجھ بچے کا ذبیحہ درست نہیں۔

(ب) ذبح کرنے والا مسلمان ہو۔

(ج) اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کیا جائے۔

Scanned with CamScanner

(د) جس جانور کو ذبح کیا جائے وہ وقت ذبح زندہ ہو یعنی چھری پھرنے کے بعد خون نکلے یا جانور میں حرکت پیدا ہو۔

اس باب کی احادیث

☆ شکاری کتے کا کیا ہوا شکار کب کھایا جا سکتا ہے اور کب نہیں کھایا جا سکتا۔ (۳۸۸۴)

☆ اہل کتاب کے برتنوں میں کھانے سے بچو اگر مجبوری ہے تو کھالو۔ (۳۸۸۶-۳۹۰۶)

☆ اَلْیَقِیْنُ لَا یَزُوْلُ بِالشَّكِّ کے فقہی قانون کی ماخذ حدیث (۳۸۸۸)

☆ پالتو جانور وحشی ہو کر قبضہ سے نکل جائے تو اس کا ذبح کرنا بھی وحشی کی طرح ہے کہ تیر مارو جہاں بھی لگ کر خون نکال دے درست ہے۔ (۳۸۹۱-۳۹۱۵) اگر بکری یا مرغی وغیرہ کنویں میں گر جائے اور وہیں مر رہی ہو تو اس کا ذبیحہ بھی اسی طرح ہوگا۔ (مرأۃ، ج ۵، ص ۶۴۲)

☆ ہر دھاری دار شئی سے جانور ذبح کیا جا سکتا ہے چاہے پتھر ہی ہو۔ ہاں ہڈی ناخن سے نہ کیا جائے۔ (ایضا) (۳۸۹۲)

☆ جانور کو نشانہ بنا کر نہ مارا جائے۔ نہ ہی چہرے پہ داغ لگائے جائیں۔ (۳۸۹۴-۹۵-۹۶-۹۷)

☆ غیر مسلموں کی اشیاء پہ جب تک حرام و نجس ہونے کی دلیل نہ ملے حلال و پاک ہیں۔ (۳۹۰۶-۷)

یاد رہے! دوائیاں، بسکٹ، چاکلیٹ وغیرہ دودھ، ولایتی ڈبوں کا گوشت یہ سب کچھ پاک و حلال ہے۔ اگر تقویٰ کی بنا پر نہ کھائے تو بہتر ہے۔ انگریزی کپڑے (لنڈے کا مال) سب پاک ہیں اور ان کو دھوئے بغیر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ صحابہ کرام بلکہ خود حضور علیہ السلام کفار کے بھیجے ہوئے (ہدیۃ) کپڑے استعمال فرماتے تھے۔ (مرأۃ، ج ۵، ص ۶۵۰)

☆ کیل والے درندے (کتا، بلی، شیر، چیتا، بھیڑیا وغیرہ) اور پنجے والے پرندے (شکرہ، کوا، باز وغیرہ) حرام ہیں۔ (۳۹۰۹) طوطے کی حلت و حرمت میں اختلاف ہے

(مرأۃ) فتاویٰ نوریہ میں طوطے کی حلت کا فتویٰ موجود ہے۔ (دیکھئے ج ۴، ص ۱۹۹)

☆ پیٹ کا بچہ اپنی ماں کی طرح ذبح کر لیا جائے تو حلال ہے۔

زَکٰوۃُ الْجَنِیْنِ زَکٰوۃُ اُمِّہٖ (ای کزکوۃ امہ) ۱۲-۳۹۱۱

☆ زندہ جانور سے گوشت کاٹ لیا گیا تو وہ گوشت حرام ہے۔ (۳۹۱۴)

☆ دریائی جانور (عندالاحناف یعنی مچھلی) کو ذبح کرنے کی ضرورت نہیں۔ (۳۹۱۶)

(۲۱۰) بَابُ ذِکْرِ الْکَلْبِ

(کتے کا بیان)

یعنی کونسا کتا پالنا جائز ہے اور کونسا ناجائز۔ کس کتے کو قتل کرنا جائز ہے اور کس کو مارنا ناجائز چونکہ شکار اور ذبیحہ میں کتے کا ذکر آیا ہے تو اس لیے کتے کے احکام و اقسام و مسائل والی احادیث بیان فرما دی گئیں۔ گویا یہ باب پچھلے باب کا تتمہ ہے۔

☆ شکار (فصل) جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کتا پالنے کی ممانعت۔ (۳۹۱۷-۱۸-۲۱)

اسلام میں پہلے تمام کتوں کے قتل کا حکم دیا گیا پھر صرف کالے رنگ کے آنکھوں پہ داغ والے کتے کو مارنے کا حکم باقی رہا اور فرمایا: فَاِنَّهٗ شَیْطَانٌ ۔ رواہ مسلم (۳۹۱۹) یعنی ایسا کتا ضرر و نقصان میں شیطان کی طرح ہے۔ پھر تمام کتوں کے قتل کا حکم منسوخ ہو گیا۔ اب حکم یہ ہے کہ بے ضرر کتوں کے قتل کا حکم منسوخ ہے۔ خواہ کالے ہوں یا نہ، اور ضرر والے خصوصاً دیوانے کتے کا قتل ضروری ہے اور بلاضرورت کتا پالنا منع ہے۔ (مرقاۃ) اس سے اعمال کے ثواب میں (دو قیراط) کمی ہو جاتی ہے۔ (۳۹۱۷)

جانوروں کو لڑانے سے منع فرمایا گیا۔ (۳۹۲۲) مرغ لڑانا، کتے لڑانا، اونٹ، بیل وغیرہ لڑانا سخت حرام ہے۔ اس میں بلاوجہ جانوروں کو ایذاء پہنچانا ہے، اپنا وقت ضائع کرنا ہے اور اگر مال کی شرط لگا کر لڑایا تو جوا بھی ہے یعنی حرام در حرام، اس سے اندازہ لگا لو کہ انسانوں کو لڑانا کتنا گناہ ہوگا؟ جہاد کی تیاری کے لئے کشتی کرنا اور چیز ہے۔ (مرأۃ) (اس

Scanned with CamScanner

باب میں فصل ثالث نہیں ہے)

(۲۱۱) بَابُ مَا يُحِلُّ اَكْلُهُ وَمَا يُحْرَمُ

(کس جانور کا کھانا حلال ہے اور کس کا کھانا حرام)

قرآن کریم نے صرف چھ چیزیں حرام فرمائیں۔ مردار' بہتا خون' سؤر کا گوشت' غیر خدا کے نام پر ذبیحہ' گلا گھونٹا جانور' گر کر مر جانے والا جانور۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چیزیں حرام فرمائیں۔ ہر کیل والا شکاری چرندہ جانور جیسے کتا بلی وغیرہ ہر پنجہ والا شکاری جیسے کوا' باز' شکرہ وغیرہ جن جانوروں کی حرمت قطعی ویقینی حدیث سے ثابت ہے ان کی حرمت پر تمام امت کا اتفاق ہے جیسے کتا' بلی وغیرہ' جن کی حرمت احادیث ظنیہ سے ثابت ہے ان کی حرمت میں اختلاف ہے چنانچہ ہمارے امام اعظم کے ہاں سواء مچھلی کے تمام دریائی جانور حرام ہیں۔ امام مالک کے ہاں سوائے دریائی خنزیر اور دریائی انسان کے تمام دریائی جانور حلال ہیں۔ امام شافعی کے ہاں تمام دریائی جانور حلال ہیں۔ وہ اس آیت سے دلیل دیتے ہیں۔ واحل لکم صید البحر اور اس حدیث سے ھو الطھور ماء ہ والحل میتة ہمارے امام صاحب کی دلیل یہ آیت ہے ویحرم علیھم الخبائث غرضیکہ حرام وحلال کا مسئلہ نہایت ہی اہم ہے امام احمد کے ہاں سواء مخصوص محرمات کے جسے عرب طیب حلال کہیں وہ حلال ہے۔ (اشعۃ اللمعات)

جانوروں کی حلت وحرمت کا ایک استقرائی قاعدہ

حلال وحرام جانوروں کی پہچان کے بارے میں کوئی قاعدہ کلیہ تو نہیں تاہم ایک استقرائی قاعدہ ذہن نشین کر لینے سے کافی حد تک وضاحت ہو جاتی ہے:

جانور دو قسم کے ہیں: (۱) دریائی (۲) خشکی

مچھلی کے بغیر تمام دریائی جانور مکروہ وحرام ہیں۔ نیز وہ مچھلی جو خود بخود پانی کی سطح پر الٹ گئی ہو ناجائز ہے۔

خشکی والے جانور بھی دو قسم کے ہیں پرندے اور درندے...... پرندے پھر دو قسم

ہیں: خون والے' بلا خون...... ایسے پرندے جن میں خون بالکل نہ ہو یا دم مسفوح (بہنے والا خون) نہ ہو ماسوائے ٹڈی کے سب حرام ومکروہ ہیں۔ جیسے مچھر' مکھی' بھڑ وغیرہ۔

ایسے پرندے جن میں دم سائل ہو اور پنجے سے شکار کرنے والے یا موذی وحرام خور ہوں جیسے باز' چیل' کوا وغیرہ سب کے سب حرام ہیں' باقی حلال۔

واضح رہے کہ طوطا اگرچہ پنجے سے پکڑ کر کھاتا ہے مگر شکار نہیں کرتا۔ لہٰذا اس حکم حرمت سے خارج ہے۔

درندے یعنی زمینی جانور دو قسم کے ہیں: خون والے' بے خون

وہ تمام جانور جن میں دم مسفوح نہیں حرام ہیں جیسے حشرات الارض' بچھو' سانپ' کیڑے مکوڑے وغیرہ۔

ایسے تمام جانور جن میں بہنے والا خون ہو ان میں سے درندے یعنی کیلے سے شکار کرنے والے جانور مثلاً شیر' چیتا' کتا وغیرہ حرام ہیں۔ ان کے علاوہ سب حلال ہیں۔ (اونٹ اگرچہ کیلے والا جانور ہے مگر وہ شکار نہیں کرتا لہٰذا اس حکم حرمت میں داخل نہیں)

بھیمة الانعام یعنی بے زبان مویشی جن کی حرمت شریعت میں وارد نہیں ہوئی سب حلال ہیں مثلاً اونٹ' گائے' بھیڑ' بکری وغیرہ۔

پرندوں کے بارے میں ایک استقرائی اکثری قاعدہ یہ بھی ہے کہ جن کی چونچ مڑی ہوئی ہے' طوطے کے سوا سب حرام ہیں جیسے باز وغیرہ اور جن کی چونچ سیدھی ہے وہ کوے کے بغیر سب کے سب حلال ہیں جیسے کبوتر' فاختہ' گیری' لالی' تلیر وغیرہ۔ (فتاویٰ نوریہ)

اس باب کی احادیث

وحشی گدھا یعنی نیل گائے بالاتفاق حلال ہے۔ پالتو گدھا جمہور علماء کے نزدیک حرام ہے۔ اسی طرح گھوڑا اور خچر عند الاحناف (۴۸-۳۹۴۷ میں ممانعت)

یاد رہے حرام جانور کا دودھ بھی حرام ہے۔ سوائے انسان کے یونہی حرام جانور کے انڈے بھی حرام ہیں۔ (مراۃ' ج ۵' ص ۶۶۰)

☆ وحشی گدھے (نیل گاؤ) کے حلال ہونے کی حدیث (۳۹۲۷)

Scanned with CamScanner

☆ خرگوش کے حلال ہونے کی حدیث (۳۹۲۸)

☆ گوہ سے حضور علیہ السلام کی طبعی کراہت (۳۹۳۰) یاد رہے گوہ کبھی پانی نہیں پیتی۔ اوس پر ہی گزارا کرتی ہے۔ چالیس دنوں بعد ایک قطرہ پیشاب کرتی ہے۔ اس کے دانت ساری زندگی قائم رہتے ہیں۔ سات سو سال تک اس کی عمر ہو سکتی ہے۔ ان لہ ذکرین فی اصل واحد (مرقاۃ، حاشیہ نمبر۱، مشکوٰۃ ص۳۶۰) حدیث ۳۹۴۵ میں گوہ کھانے سے منع فرما دیا گیا۔

☆ مشروب میں مکھی گر جائے تو اس کو ڈبو کر نکال دو اور پینا چاہو تو پی لو۔

(۳۹۳۴-۶۱-۶۲)

☆ گرگٹ کو مار دینے کا حکم کَانَ یَنْفُخُ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ۔ ابراہیم علیہ السلام پر جلائی جانے والی آگ پہ پھونک مارتا تھا تاکہ اور بھڑکے۔ (۳۹۳۸)

☆ جمی ہوئی چیز (گھی وغیرہ) میں چوہا گر جائے تو نکال دو اور قریب والا حصہ بھی نکال دو اور اگر پتلی چیز ہو تو (تقویٰ یہ ہے کہ) اس کے قریب نہ جاؤ۔ (۳۹۴۲) اس کے پاک کرنے کا طریقہ بھی ہے جو فقہ کی کتب میں دیکھا جا سکتا ہے۔

☆ حضور علیہ السلام نے بٹیر کا گوشت کھایا۔ (۳۹۴۳)

☆ دو مردار (مچھلی اور ٹڈی)، اور دو خون (کلیجی اور تلی) حلال ہیں۔ (۳۹۵۰) اگر کوئی شخص گوشت نہ کھانے کی قسم کھا کر کلیجی یا تلی کھا لے تو قسم نہ ٹوٹے گی۔

(مراۃ، ج۵، ص۶۷۵)

☆ مرغ کو گالی نہ دو کہ یہ اذان دیتا ہے نماز کے لئے۔ یُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوۃِ

(۳۹۵۳-۵۴)

سانپ کی خصوصیات

سانپ کو حضرت سلیمان اور نوح علیہ السلام کا واسطہ دینا (۳۹۴۵) سانپ کی طبعی عمر ایک ہزار سال ہوتی ہے۔ ہر سال اپنی کھال اتارتا ہے۔ اس کی آنکھ کی پتلی گردش نہیں کرتی۔ اس کے دانت توڑ دیئے جائیں تو پھر جلد ہی اگ آتے ہیں۔ دم کاٹ دی جائے تو

جلد نکل آتی ہے۔ سانپ انسان سے اتنا ہی ڈرتا ہے جتنا کہ انسان سانپ سے، آگ کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے، دودھ بہت رغبت سے پیتا ہے۔ اگر اس کو ذبح کر دیا جائے تو کئی دن زندہ رہتا ہے۔ جب اندھا ہو جاتا ہے تو سبز سونف کے ساتھ اپنی آنکھیں ملتا ہے جو کہ درخت کے ساتھ لگی ہوتی ہے پھر انکھیارا ہو جاتا ہے۔ بعض سانپ انسانوں کی بولی سمجھتے ہیں جب انہیں حضرت سلیمان و نوح علیہما السلام کا عہد یاد دلایا جاتا ہے تو انہیں وہ عہد یاد آ جاتا ہے۔ حالت اضطراری کے علاوہ سانپ کا گوشت کھانا یا اس کے گوشت سے بنا ہوا تریاق کھانا حرام ہے۔ (مرقات)

☆ جو کوئی سانپ کو (ناگن کے بدلہ لینے کے) ڈر سے چھوڑ دے اور نہ مارے وہ ہم میں سے نہیں۔ (۳۹۵۷)

ان جانوروں کو نہ مارا جائے

چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور ممولا کو مارنے کی ممانعت۔ (۳۹۶۳)

یہ جانور حرام بھی ہے اور بے ضرر بھی۔ ان کے قتل میں کوئی فائدہ بھی نہیں اور بلا فائدہ جانور کو قتل کرنا ممنوع ہے۔ شہد کی مکھی بڑی مبارک ہے کہ اس کے منہ سے شہد اور موم ملتا ہے، بے ضرر ہے اس کی پرورش کرنی چاہئے، اسے مارنا ممنوع ہے۔ نملہ سے مراد بڑی چیونٹی ہے جس کے پاؤں بڑے بڑے ہوتے ہیں وہ بالکل ہی بے ضرر ہوتی ہے یوں ہی ہدہد حضرت سلیمان علیہ السلام کا خاص خادم ہے، اس کا کھانا حرام ہے گوشت بدبودار بھی ہوتا ہے۔ صرر (ممولہ) ایک عجیب الخلقت پرندہ ہے اس کا سر بڑا ہوتا ہے، چڑیوں کا شکار کرتا ہے اس کے پر بڑے ہوتے ہیں، آدھے سفید آدھے کالے اہل عرب اس کو منحوس جانتے ہیں، اس کی آواز سے یہ فال لیتے ہیں جیسے ہمارے ملک کے جہلاء الو کو منحوس سمجھتے ہیں۔ چھوٹی چیونٹی کو ذر بڑی چیونٹی کو نمل کہتے ہیں یہاں مرقات نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ہدہد کے لئے زمین صاف شیشہ کی مثل ہے وہ زمین کی تہ میں پانی دیکھ لیتا ہے اس لیے حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک سفر میں ہدہد کو یوں فرمایا: مالی لا اری الھدھد کیونکہ آپ کو وضو کی ضرورت تھی، ہدہد زمین کی تہ کا پانی بتاتا۔ جنات کنواں تیار کرتے

Scanned with CamScanner

آپ وضو فرماتے۔ یہاں ہی مرقات نے اس دعوت کا ذکر فرمایا جو ہدہد نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی کی تھی یہاں مرقات نے جانوروں کے اقسام ان کے احکام بہت شرح و بسط سے بیان فرمائے کئی صفحات میں۔

☆ حلال وحرام کا حدیث میں ایک کلیہ (۳۹۶۴-۴۰-۴۱)

☆ جنوں کی تین قسمیں ہیں (۲) وہ جن کے پر ہوتے ہیں اور وہ ہوا میں اڑتے ہیں۔ (۲) سانپ کی قسم کے اور کتے کی طرح (۳) جو قیام بھی کرتے ہیں اور سفر بھی (۳۹۶۶) اسی طرح انسان بھی تین طرح کے ہوتے ہیں بعض تو جانوروں کی طرح ناسمجھ' بعض شیاطین کی طرح گمراہ اور بعض ملائکہ سے بھی اعلیٰ (مرقاۃ)

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

(مرأۃ کی پانچویں جلد یہاں پہ اختتام پذیر ہوئی)

(۲۱۲) بَابُ الْعَقِيقَةِ

(عقیقہ کا بیان)

عقیقہ بنا ہے عق سے بمعنی کاٹنا' الگ کرنا اس لیے ماں باپ کی نافرمانی کو عقوق کہتے ہیں اور نافرمان اولاد کو عاق کیونکہ وہ نافرمان بھی اپنے ماں باپ بلکہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے کٹ کر الگ ہو جاتا ہے۔ شریعت میں بچے نومولود کے سر سے اتارے ہوئے بال بھی عقیقہ ہیں اور اس حجامت کے وقت ذبح کیا ہوا جانور بھی عقیقہ ہے یعنی الگ کیے ہوئے بال اور سر کاٹا ہوا جانور۔ امام احمد کے ہاں عقیقہ واجب ہے باقی اماموں کے ہاں سنت۔ امام اعظم فرماتے ہیں کہ قربانی کے واجب ہونے سے تمام ذبیحے منسوخ ہو گئے جیسے روزۂ رمضان فرض ہونے سے تمام دوسرے روزے منسوخ ہو گئے یا غسل جنابت واجب ہونے سے دوسرے دنوں کے غسل کا وجوب منسوخ ہو گیا (اشعۃ اللمعات) امام اعظم کے اس فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عقیقہ کے وجوب سے انکار فرماتے ہیں' سنیت کا نہیں کیونکہ غسل جنابت سے جمعہ وعیدین کے غسل کی سنیت باقی ہے۔ صرف وجوب ختم ہوا۔ یوں ہی زکوٰۃ

کی فرضیت سے صدقہ فطر باقی ہے۔ لہٰذا صحیح قول یہ ہے کہ عقیقہ سنت ہے۔ عقیقہ کے احکام قربانی کی طرح ہیں کہ عقیقہ کی بکری ایک سال سے کم کی نہ ہو' گائے دو سال سے اور اونٹ پانچ سال سے۔ نیز بکری صرف ایک کی طرف سے ہو سکتی ہے۔ گائے' اونٹ میں سات عقیقہ ہو سکتے ہیں۔ اس طرح کہ لڑکے کے دو حصے لڑکی کے لئے گائے وغیرہ کا ایک حصہ عقیقہ کا گوشت بھی قربانی کی طرح تین حصے کیا جائے۔ ایک حصہ خیرات' ایک حصہ عزیزوں میں تقسیم اور ایک حصہ اپنے گھر کھایا جائے۔ سری نائی کو ران دائی کو دی جائے اگر وہ دونوں مسلمان ہوں (مرأۃ)

☆ عقیقہ کا جانور ذبح کرنے سے بچہ تکالیف سے محفوظ رہے گا ان شاء اللہ

(۳۹۶۷)

یا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جانور ذبح کر کے عقیقہ کرو اور بچے کے ساتھ لگی ہوئی غلاظت کو دور کرو۔ ختنے کرنا بھی مراد ہو سکتا ہے۔

☆ حضور علیہ السلام کا بچوں کو کھجور چبا کر گھٹی دینا اور ان کے لئے برکت کی دعا کرنا۔

(۳۹۶۸-۶۹)

☆ لڑکے کے دو اور لڑکی کا ایک جانور (۳۹۷۰) لڑکے کا بھی ایک ہو سکتا ہے جیسا کہ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ امام حسن و حسین کا ایک ایک دنبے سے عقیقہ کیا گیا۔ نسائی شریف میں دو دو کا ذکر ہے اور چاندی کے ساتھ بال تول کر صدقہ اتار اگیا۔ (۳۹۷۲-۷۳) حضور علیہ السلام نے امام حسن کے کان میں اذان پڑھی (۳۹۷۵) نومولود بچے کے دائیں کان میں اذان پڑھی جائے اور بائیں میں تکبیر یہ سنت ہے۔

(مرقاۃ بحوالہ مرأۃ ج ۶' ص ۷)

(۲۱۳) كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

(کھانوں کا بیان)

طعام اس چیز کو کہتے ہیں جو کھائی جائے خواہ غذاءً کھائی جائے یا دواءً یا بطور لذت یہاں طعام سے یہی مراد ہے یعنی کھانے پینے کی اشیاء اس میں دودھ شربت پانی وغیرہ سب کچھ کا بیان

آئیگا اسی طرح کھانوں کی تفصیل اوران کے احکام وآداب کا بیان ہوگا۔ طعام کی جمع اطعمہ ہے۔

☆ ایک برتن سے ایک سے زائد لوگ کھا رہے ہوں تو اپنے قریب سے کھانا چاہیے۔(۳۹۷۷-۴۰۴۶)

☆ کھانا کھاتے ہوئے اور گھر میں داخل ہوتے ہوئے اللہ کا ذکر کرلیا جائے تو کھانا اور گھر شیطان کی نحوست سے محفوظ ہوجاتا ہے۔(۳۹۷۸-۷۹)

☆ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے تم دائیں ہاتھ سے کھاؤ پیو۔(۳۹۸۰-۸۱)

☆ کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا۔(۳۹۸۲-۸۳-۸۴)

☆ ٹیک لگا کر کھانا نہ کھایا جائے۔(۳۹۸۵)

☆ حضور علیہ السلام نے ساری زندگی چھنے ہوئے آٹے کی روٹی نہ کھائی۔
(۳۹۸۹)

☆ کھانا جلدی کھانا (۴۰۰۲) ہر لقمے اور ہر گھونٹ پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا۔
(۴۰۱۸)

مسجد میں کھانا کھانے سے فرش خراب ہوتا ہو تو مسجد میں کھانا حرام ہے۔ خواہ معتکف و مسافر ہو یا کوئی اور۔ غیر معتکف وغیر مسافر کو عندالاحناف ویسے ہی مسجد میں کھانا پینا اور سونا حرام ہے۔(مرأة، ج ۶، ص ۳۵)

☆ کھانے والا برتن صاف کرنے سے وہ استغفار کرتا ہے۔ حضور علیہ السلام کو کھرچنی پسند تھی۔(۴۰۳۰-۳۱-۵۵)

☆ حضور علیہ السلام نے دل کی بیماری کا علاج عجوہ کھجوروں کے ذریعے کردیا۔
(۴۰۳۷)

☆ گھی والی روٹی کی خواہش، خواہش ہی رہی۔(۴۰۴۲)

☆ مونچھوں کو کاٹنے کا حکم دیا گیا۔(۴۰۴۹) مونچھیں منڈانا بھی منع ہے اور بہت پست کرنا بھی منع ہے بلکہ اتنی کاٹنا کہ ہونٹ کا کنارہ بخوبی کھل جائے سنت ہے۔

(مرأة، ج ۶، ص ۴۸، بحوالہ مرقاة)

☆ بسیار خوری نحوست ہے۔(۴۰۵۱)

☆ جوتے اتار کر کھانا کھانا چاہیے۔(۴۰۵۳)

کھانے کے مسائل

جس پاگل کی عقل جاتی رہی اس کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری ج ۱، مطبوعہ مصر ص ۱۸۹ پہ ہے **ذاهب العقل اذا ذبح لم تؤكل ذبيحته كذا في فتاوىٰ قاضي خان .**

☆ محرم نے حالت احرام میں کسی شکار کو ذبح کیا تو اس جانور کا گوشت کھانا حرام جیسا کہ قدوری کتاب الحج باب الجنایات صفحہ ۵۷ میں ہے۔ **اذ ذبح المحرم صيدا فذبيحته ميتة لا يحل اكلها .**

☆ جو گوشت کہ سڑ کر بدبودار ہوگیا اس کا کھانا حرام ہے۔ اگر چہ وہ صحیح العقیدہ مسلمان غیر محرم کا تسمیہ کے ساتھ ذبیحہ ہو جیسا کہ بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۱۰۱ میں ہے۔ ''جو گوشت سڑ گیا بدبو لے آیا اس کا کھانا حرام ہے اگرچہ نجس نہیں ہے''۔

☆ شہوت پیدا کرنے کے لیے بھوک سے زیادہ کھانا حرام ہے اور روزہ کی قوت حاصل کرنے کے لیے یا مہمان کا ساتھ دینے کے لیے اتنا زیادہ کھانا مستحب کہ جتنے سے معدہ خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۸۔

☆ کسی سے کہا گیا کہ اگر تو مردار یا سؤر کا گوشت نہیں کھائے گا تو تجھے قتل کردیا جائے گا اور اسے غالب گمان ہوا کہ میرے ساتھ ایسا کیا جائے گا تو اس صورت میں مردار یا سؤر کا گوشت کھانا فرض ہے اگر نہیں کھایا اور مار ڈالا گیا تو گنہگار ہوا۔ لیکن اگر اس کو یہ بات معلوم نہ تھی کہ اس حالت میں ان چیزوں کا استعمال شرعاً جائز ہے اور ناواقفی کی وجہ سے استعمال نہ کیا اور قتل کردیا گیا تو گنہگار نہ ہوا۔ (بہار شریعت جلد ۱۵، ص ۶)

☆ ولی یا وصی یتیم کا کوئی کام کریں تو اس صورت میں انہیں اپنے کام کی اُجرت کی مقدار یتیم کا مال کھانا جائز ہے کہ جیسا علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

(یجوز) اکل الولی والوصی من مال الیتیم بقدر اجرۃ عملہ ۔

(الاشباہ والنظائر ص ۷۹)

☆ جس پان پر سیپ کا چونا لگا ہو اس کا کھانا حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد اوّل صفحہ ۱۰۷)

☆ جنگلی گدھا کہ جسے گورخر بھی کہتے ہیں حلال ہے جیسا کہ درمختار مع شامی جلد پنجم صفحہ ۱۹۳ میں ہے۔ لا یحل الحمر الاھلیۃ بخلاف الوحشیۃ فانھا ولبنھا حلال ۔

☆ جب کہ تیجہ وغیرہ میت کے ترکہ سے کیا جائے اور ورثہ میں کوئی نابالغ ہو تو اس صورت میں تیجہ وغیرہ کا کھانا حرام ہے۔ حضرت صدر الشریعۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: ''تیجہ وغیرہ کا کھانا اکثر میت کے ترکہ سے کیا جاتا ہے اس میں یہ لحاظ ضروری ہے کہ ورثہ میں کوئی نابالغ نہ ہو ورنہ سخت حرام ہے۔ یوں ہی اگر بعض ورثہ موجود نہ ہوں جب بھی ناجائز ہے جب کہ غیر موجودین سے اجازت نہ لی ہو۔ اور سب بالغ ہوں اور سب کی اجازت سے ہو یا کچھ نابالغ یا غیر موجود ہوں مگر بالغ موجود اپنے حصہ سے کرے تو حرج نہیں۔ (بہار شریعت حصہ چہارم ص ۱۶۹)

☆ جب کہ گوشت کے بارے میں اختلاف ہو تو جو شخص کہے کہ مسلمان کا ذبیحہ ہے اس کی خبر نہیں مانی جائے گی بلکہ جو کہے کافر کا ذبیحہ ہے اس کی بات مانی جائیگی اور گوشت کو حرام قرار دیا جائے گا۔ البتہ دوسرے کھانے اور پانی کے بارے میں اگر دو طرح کی خبریں دی جائیں تو کھانے کو حلال اور پانی کو پاک ہی قرار دیا جائے گا جیسا کہ درمختار میں ہے۔ اور شامی جلد اوّل صفحہ ۲۳۲۔

☆ بھول کر بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰہُ اکبر کے بغیر جانور ذبح کر دیا تو اِس صورت میں اس جانور کا گوشت کھانا حلال ہے ہدایہ جلد چہارم صفحہ ۴۱۹ میں ہے۔ ان ترک الذابح التسمیۃ عمدا فالذبیحۃ میتۃ لا توکل وان ترکھا ناسیا اکل ۔

(۲۱۴) بَابُ الضِّيَافَةِ

(دعوت کا بیان)

ضیافت کا معنی ہے مائل ہونا' ضیف کا معنی ہے مہمان اس کی جمع اضیاف ضیوف' ضیاف' ضیفاف' اضائف آتی ہے۔ (المنجد ص ۵۹۹) ضیافت اور ضیف دونوں کے الگ الگ اداب واحکام ہیں جن کا خیال رکھنا ضروری ہے ورنہ ضیافت کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ بعض حالات میں دعوت قبول کرنا سنت ہے۔ بعض اوقات مباح ہے اور بعض دفعہ مکروہ۔

☆ مہمان کا احترام واکرام کرنے اور پڑوسی کی ایذا رسانی سے بچنے کا حکم۔

(۴۰۵۶)

مرقاۃ میں ایک حدیث کے حوالے سے پڑوسی کے گیارہ حقوق بیان کئے گئے ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) جب اسے تمہاری مدد کی ضرورت ہو تو اس کی مدد کرو (۲) اگر تم سے معمولی قرض مانگے (جو تم آسانی سے دے سکتے ہو) تو دے دو (۳) اگر غریب ہو تو اس کا خیال رکھو (۴) بیمار ہو جائے تو بیمار پرسی و تیمارداری کرو (۵) مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرو (جبکہ بدعقیدہ نہ ہو۔ یہ شرط تقریباً تمام حقوق کے ساتھ ہوگی) (۶) اس کی خوشی میں خوشی کے ساتھ شرکت کرو (۷) اس کے غم ومصیبت میں ہمدردی کے ساتھ شریک رہو (۸) اس کی اجازت کے بغیر اپنا مکان اتنا اونچا نہ بناؤ کہ اس کی ہوا روک لو (۹) گھر میں پھل وغیرہ آئے تو اسے ہدیۃً بھیج دو ورنہ اس پہ ظاہر نہ کرو یعنی تمہارے بچے اس کے بچوں کے سامنے نہ کھائیں (۱۰) اپنے گھر کے دھوئیں سے اسے تکلیف نہ دو (۱۱) اپنے گھر کی چھت پہ اس طرح نہ چڑھو کہ اس کی بے پردگی ہو (پھر فرمایا) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے پڑوسی کے حقوق وہی ادا کر سکے گا جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

☆ حضور علیہ السلام بمعہ شیخین اپنے ایک انصاری صحابی کے مہمان بن گئے۔

(۴۰۵۹-۶۶)

Scanned with CamScanner

☆ میزبان کو دعا دینا اَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ وَاَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ ۔ تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں یا نیکوں نے کھایا اور فرشتوں نے تم پہ دعائے رحمت کی یا کریں اور روزہ دار تمہارے ہاں افطاری کریں۔
(۴۰۶۲)

☆ حضور علیہ السلام کا ایک پیالہ جسے چار بندے اٹھایا کرتے تھے۔(۴۰۶۴)

☆ مل کر کھانا کھانے میں برکت ہوتی ہے۔(۴۰۶۵)

☆ کھانا کھا کر سب کے ساتھ ہی اٹھو (۴۰۶۷) کوئی مجبوری ہو تو بتا دو اور چلے جاؤ۔

☆ مہمان کو گھر کے دروازے تک چھوڑنے آنا۔(۴۰۷۱)

(۲۱۵) باب: (مجبور ومعذور کے کھانے کا ذکر)

جہاں بھی ترجمۃ الباب ذکر نہیں کیا جاتا وہاں گزشتہ ابواب کے متفرقات کا بیان ہوتا ہے یہاں بھی ترجمۃ الباب (ہماری نسخے میں) نہیں ہے جبکہ بعض نسخوں میں باب فی اکل المضطر کے الفاظ آئے ہیں۔ اسی کے مطابق ترجمۃ الباب لکھ دیا گیا ہے۔ نیز اس باب میں پہلی فصل بھی نہیں ہے۔ اگرچہ بعض نسخوں میں تیسری فصل کے نہ ہونے کا بھی ذکر ہے مگر صحیح بات یہ ہے کہ صرف پہلی فصل نہیں کیونکہ تیسری فصل تو مصنف کی اپنی ہوتی ہے لائیں یا نہ لائیں اس کے ذکر کی ضرورت نہیں جس طرح کہ برتن ڈھکنے کے باب میں تیسری فصل نہیں ہے مگر اس کا ذکر نہیں فرمایا۔ الغرض صاحب مشکوٰۃ مؤلف مصابیح کے بارے میں بیان فرما رہے ہیں کہ وہ پہلی فصل نہیں لائے۔ تاہم یہ کہنا صحیح ہے کہ مشکوٰۃ شریف کے اس باب میں پہلی اور تیسری فصل نہیں ہے۔

☆ مردار کھانا کب حلال ہے۔(۴۰۷۴)

جب صبح وشام دودھ کا پیالہ بھی نہ مل سکے۔ ساگ، پات، گھاس اور درختوں کے پتے بھی نہ مل سکیں جنہیں چبا کر جان بچائی جا سکے۔(مرقات)

(۲۱۶) بَابُ الْاَشْرِبَةِ

(پینے کی چیزوں کا بیان)

شراب کی جمع اشربہ ہے جیسے طعام کی جمع اطعمہ، شراب، شرب سے ہے جس کا معنی ہے پینا، یہاں پتلی چیز پینا مراد ہے چاہے پانی ہو یا دودھ وغیرہ۔ چونکہ کھانے پینے کا آپس میں گہرا تعلق ہے اس لیے کھانے کے بعد پینے کا ذکر فرمایا اور چونکہ پینا، کھانے کا تتمہ ہے اس لیے اس کا مستقل باب باندھا جبکہ لباس مستقل علیحدہ ہے اس لیے اس کے لئے باقاعدہ کتاب اللباس لکھا۔(اشعہ)

☆ پینے میں تین سانس لینا حضور علیہ السلام کی سنت مبارکہ ہے۔(۴۰۷۵)

☆ کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا گیا، جو بھول کر پی لے وہ قے کر دے۔
(۴۰۷۸-۷۹)

مراٰۃ میں مرقات کے حوالے سے ہے ''تین سانس سے پانی پینا بہتر ہے اور ایک سانس سے پینا جائز ہے۔ مشکیزے سے منہ لگا کر اور کھڑے ہو کر پینا دونوں جائز ہیں جہاں ممانعت آئی ہے وہاں ممانعت تنزیہی یا خلاف اولیٰ مراد ہے۔(ج ۶، ص ۷۸)

زمزم شریف کو کھڑے ہو کر پیا جائے (۴۰۸۰) وضو کے بچے ہوئے اور بزرگوں کے پس خوردہ پانی کو بھی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے۔ (مراٰۃ، ج ۶، ص ۷۰)

☆ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہے۔(۴۰۸۴) داؤد ظاہری جس کے نزدیک سور کا صرف گوشت حرام ہے۔ کلیجی گردے حلال ہیں وہ صرف پینا حرام کہتا ہے، ان میں کھانا یا اور طرح سے استعمال کرنا درست ہے۔
(مراٰۃ، ج ۶، ص ۷۳)

☆ برتن میں سانس لینے سے اور پھونک مارنے سے منع کیا گیا۔(۴۰۸۹)

☆ کھانا کھانے کی اور دودھ پینے کی دعا(۴۰۹۵)

Scanned with CamScanner

(۲۱۷) بَابُ النَّقِيعِ وَالْاَنْبِذَةِ

(کشمش وغیرہ کے شربتوں کا بیان)

نقیع عموماً کشمش کے شربت کو اور نبیذ عام طور پر کھجور کے شربت کو کہتے ہیں یعنی رات کو کشمش یا کھجوریں پانی میں بھگو دی جائیں۔ صبح کو وہ پانی نتھار کر پی لیا جاتا اسے نبیذ کہتے ہیں یہ بہت مقوی اور زود ہضم ہوتا ہے۔ یہ حلال ہے بشرطیکہ حد نشہ کو نہ پہنچے۔ اگر زیادہ دیر تک رکھا رہے تو جھاگ چھوڑ دیتا ہے اور اس میں نشہ آ جاتا ہے اور اس وقت کل مسکر حرام کے تحت آ کر حرام ہو جاتا ہے۔

حضور علیہ السلام کا پیالا آٹھ لاکھ میں بکا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کو اپنے پیالے میں ہر قسم کے شربت پلاتے (۴۰۹۸) اس پیالے کی حضرت امام بخاری نے بصرہ میں زیارت کی اور اس میں پانی پیا چنانچہ یہ پیالہ آٹھ لاکھ کا خرید لیا گیا جو حضرت انس کی اولاد نے اپنے پاس بطور تبرک رکھا ہوا تھا۔ (مرقاۃ، اشعۃ اللمعات) معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور علیہ السلام کے استعمال شدہ برتنوں کو برکت کے لئے اپنے پاس رکھتے تھے اور لوگوں کو ان کی زیارت بھی کراتے تھے۔ اس باب سے تھوڑا پہلے مشکوٰۃ شریف میں حدیث (۴۰۹۳) گزری کہ حضرت کبشہ نے مشکیزے کا وہ چمڑا کاٹ کر (بطور تبرک) رکھ لیا جس سے حضور علیہ السلام نے پانی پیا تھا۔ حضرت جابر کے گھر کپڑے کا وہ دستر خوان تھا جس سے حضور علیہ السلام نے ہاتھ اور منہ پونچھا تھا جب وہ میلا ہو جاتا تو اس کو آگ میں ڈال دیا جاتا۔ میل جل جاتی اور کپڑا صاف ہو جاتا۔ مولانا روم اس پر فرماتے ہیں۔

اے دل تر سندہ از نارِ عذاب
باچنیں دست و دھاں کن انتساب

اے دوزخ کے عذاب سے ڈرنے والے دل اپنے ہاتھ اور منہ حضور علیہ السلام کے قدموں پہ رکھ دے پھر جیسے کپڑا دنیا کی آگ سے محفوظ رہتا تھا تو بھی دوزخ کی آگ سے

بچ جائے گا۔ (مرأۃ) شراب سے نفرت دلانے کے لئے شراب کے برتنوں کو استعمال کرنے سے بھی روک دیا گیا۔ (۴۱۰۲)

(۲۱۷) بَابُ تَغْطِيَةِ الْاَوَانِي وَغَيْرِهَا

(برتن وغیرہ ڈھکنے کا باب)

برتن سے مراد بھرے ہوئے برتن ہیں خواہ پانی سے بھرے ہوں یا دودھ، سالن وغیرہ سے نہ کہ خالی برتن اس باب میں رات کو چراغ بجھا کر دروازے بند کر کے سونے کا ذکر بھی ہے۔

☆ ایک بڑی جامع حدیث جس میں شام کے وقت شیطانوں کے پھیلنے کی وجہ سے بچوں کو گھروں سے نہ نکالنے کا حکم ہے، اللہ کا نام لے کر برتن ڈھانکنے اور دروازوں کو بند کر دینے کا ذکر ہے۔ چراغ گل نہ کر کے سونے کے نقصانات کا بیان اور سال میں ایک رات کے اندر خاص بلاؤں کے اترنے کا تذکرہ ہے۔ (۴۱۰۶)

☆ گدھا شیطان کو دیکھ کر ہینگتا ہے لہٰذا اس کی آواز سن کر اعوذ باللہ پڑھو۔ (۴۱۱۰)

(۲۱۸) کِتَابُ اللِّبَاسِ

(لباس کا بیان)

باب سمع یسمع سے لباس مصدر بمعنی اسم مفعول ہے یعنی پہنی ہو چیز اس باب میں کپڑے جوتے زیور وغیرہ سب کے پہننے کا بیان ہے کیونکہ یہ ساری چیزیں پہنی جاتی ہیں لباس بمعنی التباس بھی آتا ہے یعنی مشتبہ ہو جانا یہ بھی مصدر ہے لیکن باب ضرب یضرب سے، پہلے لباس کا مادہ لبس لام کے ضمہ سے ہے اور دوسرے کا لام کے فتح سے ہے یہاں پہلے والا مراد ہے بمعنی پہننا (اشعہ)

☆ حضور علیہ السلام نے تنگ بازوؤں والا رومی جبہ پہنا۔

حضور علیہ السلام کے گدے اور تکیے میں کھجور کے درخت کا گودا بھرا ہوا تھا۔

(۴۱۱۵-۱۶)

Scanned with CamScanner

بوریا ممنون خواب را حتش
تاج کسری زیر پائے امتش

☆ (بلاضرورت صرف فخر کے لئے) چوتھا بستر بنانے کی اجازت نہیں۔ والرابع للشیطان (۴۱۱۸)

☆ تکبر کی چال چلنا اور تکبر سے چادر گھسیٹنا (۴۱۱۹ تا ۴۱۲۲ و ۳۶-۴۱۳۵)

☆ دو بندوں (حضرت زبیر و عبدالرحمٰن بن عوف) کے علاوہ تمام امت کے مردوں کے لئے ریشم پہننا حرام۔ (۴۱۲۲ تا ۴۴-۴۱۳۰) حضور علیہ السلام کے جبے سے شفا حاصل کی جاتی۔

☆ خالص سرخ رنگ کے کپڑے پہننا مرد کے لئے منع ہے۔ (۵۶-۵۵-۴۱۳۱)

☆ حضور علیہ السلام کا پسندیدہ ترین کپڑا قمیص تھی۔ (۴۱۳۲)

☆ صحابہ کرام کی ٹوپیاں سر کے ساتھ چمٹی ہوئی ہوتی تھیں۔ (۴۱۳۷)

☆ سفید لباس پہننے کا حکم (۴۱۴۰)

عمامہ شریف کا شملہ کہاں ہو؟

عمامہ شریف کا شملہ پشت پر اور کندھوں پر دونوں کا ذکر حدیث میں ہے۔

(۴۲-۴۱۴۱)

شملہ سینہ پہ ہونا افضل ہے (مرقات ولمعات) بغیر شملہ کے عمامہ باندھنا ممنوع ہے۔ دوسری حدیث کے تحت فرمایا پہلا شملہ سینہ پہ' آخری پیٹھ پر یہ ہی سنت ہے۔ یہ دوسرا شملہ کبھی رکھا گیا کبھی نہیں مگر دوسرے شملہ کو اونچا کھڑا کرنا خلاف سنت ہے۔ نماز پنجگانہ کے لئے سات ہاتھ نماز جمعہ کے لئے بارہ ہاتھ کا عمامہ بہتر ہے اس کا شملہ کم از کم چار انگل ہو' زیادہ سے زیادہ آدھی پیٹھ تک اس سے زیادہ ممنوع ہے' شملہ پشت پر رہے یا داہنے ہاتھ کی طرف سینے پر' بائیں ہاتھ کی طرف سنت کے خلاف ہے مسجد میں باندھے یا کہیں اور۔

(مرآۃ' ج ٦' ص ۵-۱۰۵)

☆ کھانا کھانے اور کپڑا پہننے کی ایک ایک دعا۔ (۷۶-۴۶-۴۱۴۵)

☆ مالداروں (جو غافل و متکبر ہوں یا جن کے پاس بیٹھنے سے تمہارے اندر ناشکری پیدا ہوا نکی) صحبت سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ (۴۱۴۷) مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (۴۱۵۰)

فرعون کی غرقابی کے دن سارے فرعونی ڈوب گئے مگر موسیٰ علیہ السلام کی نقلیں اتارنے والا فرعونیوں کا بہرو پیا بچ گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا: یا اللہ یہ کیوں بچ گیا ہے۔ فرمایا: اس نے تمہارا روپ دھارا ہوا تھا اور ہم محبوب کی صورت والے کو بھی عذاب نہیں دیتے۔ (مرقاۃ' مرآۃ' ج ٦' ص ۱۱۰) کفار کی مذہبی علامت مسلمان کے لئے کفر ہے جیسے پیشانی پہ قشقہ لگانا' سر پہ چوٹی رکھنا' گلے میں صلیب لٹکانا وغیرہ اور ان کی قومی علامت مسلمانوں کے لئے حرام ہے جیسے ہندوانی دھوتی پہننا۔ (مرآۃ)

☆ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر بندے پہ ظاہر ہو رہا ہو۔

(۸۱-۵۴-۴۱۵۲)

(گناہ کی حالت میں سلام کرنیوالے کے سلام کا جواب نہ دیا جائے۔ مرآۃ)

☆ (سفید) بال اکھیڑنے سے منع فرمایا گیا۔ (۴۱۵۷) مصنوعی طور پر مشین کے ذریعے دانت پتلے کرنا یا جسم پہ گودنے کے نشانات بنوانا حرام ہی۔ (مرآۃ) عام مسلمان مردوں کو چاندی کی انگوٹھی بھی نہ پہننا بہتر ہے۔ لوہا' پیتل' تانبہ کی انگوٹھی' مرد و عورت دونوں کو حرام ہے۔ (مرآۃ) سونے کی انگوٹھی کے بارے میں فقہاء کا اختلاف۔

(حاشیہ ۳' مشکوٰۃ ص ۳۷٦)

☆ جو لباس حضور علیہ السلام کو پسند نہ آیا صحابی نے اس کو جلا دیا۔ (۸۴-۴۱٦۴)

☆ حضور علیہ السلام کی کالی کملی کا ذکر (بردۃ سوداء) (۴۱٦٦)

☆ عمامہ شریف فرشتوں کی علامت ہے (سیماء الملائکۃ' ۴۱۷۳)

☆ جو چاہو کھاؤ اور جو چاہو پہنو مگر فضول خرچی اور تکبر سے بچو۔

(۸۳-۴۱۸۲)

(۲۱۹) بَابُ الْخَاتَمِ

(انگوٹھی پہننے کا باب)

خاتم ت کے فتح سے صفت مشبہ یا اسم الہ کا صیغہ ہے جس کا معنی مہر ہے چونکہ انگوٹھی کے نگینہ میں بھی نام لکھا ہوتا تھا جس کے ذریعے مہر لگائی جاتی تھی اس لیے اس کو خاتم کہا گیا یعنی مہر لگانے کا آلہ یا شئ' خاتم النبین کا معنی ہے آخری نبی کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آمد سے درِ نبوت پہ مہر لگ گئی کہ اب کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا۔ یاد رکھو: عورتوں کو سونے چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے جبکہ مردوں کو چاندی کی ساڑھے چار ماشے کی ایک نگ والی انگوٹھی پہننے کی اجازت ہے باقی دھاتوں کی انگوٹھی یا چھلا مرد و عورت دونوں کے لئے حرام ہے۔ (مرأة' ج ٦' ص ۱۲۸) حضور علیہ السلام نے انگوٹھی دائیں ہاتھ میں بھی پہنی ہے' بائیں ہاتھ میں بھی دونوں طرح جائز ہے لیکن بہتر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والے عمل کو یعنی بائیں ہاتھ میں پہننے کو معمول بنایا جائے۔ مرد کو تین انگلیوں میں انگوٹھی پہننا منع ہے۔ ایک انگوٹھا اور دو اس کے ساتھ والی (سبابہ اور وسطیٰ) جبکہ عورت دسوں انگلیوں پہ پہن سکتی ہے۔ (مرأة)

☆ صحابی رسول نے سونے کی انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا جو چیز حضور نے ناپسند فرمائی ہے میں اس کو کبھی نہ اٹھاؤں گا۔ (۴۱۸۷)

☆ انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا جائے۔ (۴۱۹۰)

☆ مردوں کے لئے سونا بعض جگہ جائز ہے۔ (۴۱۹۶) جبکہ ریزہ ریزہ ہو جیسے تلوار میں یا چاندی کی انگوٹھی میں' کتب فقہ میں مردوں کے لئے سونا حلال ہونے کے پچیس مقام لکھے ہوتے ہیں جیسے ہلتے دانت کو سونے کی تار کے ساتھ باندھنا' کٹی ناک کی جگہ سونے کی ناک کا استعمال' قلمدان یا چاقو کے دستے پر سونے کے ریزے وغیرہ۔ (شامی' عالمگیری)

☆ عورت کو پاؤں میں بجنے والا زیور پہننے کی ممانعت

(ولا یضربن بارجلهن لیعلم مایخفین من زینتهن ـ القران)

☆ سونا پہننا بچوں کے لئے بھی ممنوع ہے۔ (۴۲۰۷)

(۲۲۰) بَابُ النِّعَالِ

(جوتا پہننے کا بیان)

نون کے کسرہ کے ساتھ نِعال ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو کہ پاؤں کو مٹی سے بچاتی ہے۔ اصطلاح میں ہر قسم کے جوتے کو نعال کہا جاتا ہے۔ جوتا چونکہ انسان کا زیور ہے اس لیے لباس میں شامل ہے جوتا پہننا سنت انبیاء علیہم السلام بھی ہے اور اسلام کا حکم بھی ہے۔ جب آدم علیہ السلام کو دنیا کا لباس عطا ہوا تو اس کے ساتھ کھجور کے پتوں کی نعلین بھی تھے۔ بڑی کشتی (بحری جہاز) اور چمڑے کا جوتا سیدنا نوح علیہ السلام کی ایجاد ہے۔ جب جوتا انسان کا زیور ہے اور مرد کے لئے بھی سنت ہے تو زیور کا استعمال مرد کے لئے جائز ٹھہرا۔ اسی طرح ہر زیور جس میں ممانعت شرعی اور کافروں سے مشابہت نہ ہو نہ ہی عورتوں سے۔ حضور علیہ السلام کی نعلین پاک چپلی تھی اور اس کے دو چمڑے کے فیتے آپ کے انگوٹھے اور انگلی کے درمیان سے ہو کر پنجے مبارک کے دائیں اور بائیں جڑے ہوئے تھے جس طرح نقش نعلین پاک میں ہے وہ شکل نہیں بلکہ جس طرح آج کل سپنج چپل بناتے ہیں' نقشہ پاک والی چپل آپ نے اکثر پہنی مگر یہ چپل کبھی کبھی۔ (مرأة)

☆ بندہ جوتا پہنے ہوئے ہو تو اپنے آپ کو سوار ہی سمجھے۔ (۴۲۱۰)

☆ جوتا پہنو تو دائیں پاؤں سے آغاز کرو' اتارو تو بائیں سے۔ (۴۲۱۱)

(تبلیغ مسئلہ اور بیان جواز کے لئے حضور علیہ السلام نے بعض کام ایسے بھی کیے ہیں جو کہ امت کے لئے مکروہ و ممنوع ہیں جس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑے ہو کر پانی پینا اس پر حضور علیہ السلام کو ثواب ملے گا کیونکہ یہ عمل تبلیغ ہے لیکن ہمارے لیے مکروہ ہے۔

(مرأة' ج ٦' ص ۱۴۴)

بعض علماء نے فرمایا ہے موزے سیاہ رنگ کے بہتر ہیں اور جوتے پیلے رنگ کے افضل (ایضاً)

حضور علیہ السلام نے پاجامہ کا ہدیہ قبول فرمایا مگر پہننا ثابت نہیں۔ (ایضاً' ص ۱۴٦)

Scanned with CamScanner

(۲۲۱) بَابُ التَّرَجُّلِ

(کنگھی کرنے کا بیان)

بالوں کو پریشان اور پراگندہ نہیں رکھنا چاہئے بلکہ کنگھی کرتا رہے۔ اس باب میں کنگھی کے علاوہ اور چیزوں کا ذکر بھی ہے۔ جیسے ختنہ کرنا' موئے زیر ناف صاف کرنا مونچھیں ترشوانا' ناخن کاٹنا' بغلوں کے بال اکھیڑنا (۴۲۲۰) مونچھیں بہت زیادہ پست کر دینا یا مونڈ دینا خلاف سنت ہے۔ بغل کے بال اکھیڑنا سنت ہے۔ منڈانا جائز ہے اور ناک کے بال اکھیڑنا ممنوع ہے اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے (مرأۃ بحوالہ مرقات)

☆ موئے زیر ناف' بغلیں منڈانا' ناخن کاٹنا اور مونچھیں ترشوانے کی مدت چالیس دن۔ (۴۲۲۲)

عورت کا ختنہ ہمارے ہاں مکروہ ہے۔ (مرأۃ' ص ۱۴۷' ج ۶) عورت کے چہرے پہ بال اگ آئیں تو انہیں ضرور اکھیڑ دے۔ (ایضاً' ص ۱۵۳)

☆ حضور علیہ السلام اپنی داڑھی مبارک کے طول و عرض سے لیا کرتے تھے۔ (۴۲۳۸) (چار انگل تک داڑھی واجب ہے۔ مرأۃ' ج ۶' ص ۱۵۸)

☆ مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک ظاہر ہو رنگت چھپی رہے اور عورت کی خوشبو ایسی ہو جس کا رنگ ظاہر ہو اور مہک چھپی ہوئی ہو۔ (۴۲۴۳) عورت مہندی لگائے ہوئے باہر نہ پھرے کیونکہ مہندی میں مہک ہے اور عورت کو مہک لگا کر نکلنا ممنوع ہے۔ (مرأۃ)

☆ حضور علیہ السلام سر مبارک میں تیل اور داڑھی مبارک میں کنگھی کثرت سے استعمال فرماتے۔ (۴۲۴۵) نبی اکرم علیہ السلام سفر و حضر میں سات چیزیں اپنے پاس رکھتے۔ پیشاب کا برتن' آئینہ' سرمہ دانی' مسواک' قینچی اور سرمہ کی سلائی۔ مرأۃ بحوالہ مرقات)

☆ حضور علیہ السلام کے چار گیسوؤں کا ذکر۔ (۴۲۴۶)

☆ جس نے بال رکھے ہوں وہ ان کا احترام کرے (تیل اور کنگھی وغیرہ سے)

(۴۲۵۰-۸۴)

(لیکن صرف سر کے بال ہوں تو) روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا گیا تا کہ ظاہر آرائش میں مشغول ہو کر رب کو نہ بھول جائے۔ اس حکم سے عورتیں مستثنیٰ ہیں۔ داڑھی میں وضو کے بعد کنگھی کرنے سے فقیری دور ہوتی ہے۔ (مشکوٰۃ ۴۲۴۸' مرأۃ' ج ۶' ص ۱۶۳)

احرام کھولنے کے علاوہ ٹنڈ کروانا اچھا نہیں (مرأۃ' ج ۶' ص ۱۷۲) عورت کے پاؤں کی مہندی کو حضور علیہ السلام نے ناپسند فرمایا۔ (ایضاً' ص ۱۷۴) حضرت علی کا سر منڈانا ثابت نہیں صرف بال کترایا کرتے۔ (ایضاً ۱۹۰)

☆ حضرت انس کے سر پہ جہاں حضور علیہ السلام ہاتھ لگاتے تھے وہ بال ان کی والدہ نے نہ کاٹنے دیئے۔ اگر چہ مرد کو لٹ رکھنا منع ہے مگر اس خصوصیت نے ممانعت دور کر دی۔ (۴۲۶۰' مرأۃ' ج ۶' ص ۱۷۱)

☆ حضور علیہ السلام کو مہندی کی بو ناپسند تھی۔ (۴۲۶۳)

☆ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بال سفید ہوئے۔ (۴۲۸۶) آپ سے پہلے کسی کے بال سفید نہ ہوتے اگر چہ عمریں صدہا سال ہوتیں چنانچہ آدم علیہ السلام کی عمر ایک ہزار سال تھی اور نوح علیہ السلام کی ڈیڑھ ہزار سال تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے انبیاء کرام مختون پیدا ہوئے اور ان کی امتوں نے ختنہ نہ کیا کیونکہ ان کو اس کا حکم نہ تھا۔ آپ سے مونچھ کاٹنے کا بھی شرعی حکم نہ تھا۔ (مرأۃ' ج ۶' ص ۱۹۳)

(۲۲۲) بَابُ التَّصَاوِیْرِ

(تصویروں کا باب)

تصویر کی جمع تصاویر ہے مراد اس سے جاندار کی تصویر بنانا ہے جس کو علماء نے حرام لکھا ہے اور بے جان کی تصویر کو جائز قرار دیا گیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی شریعت میں تصاویر حرام نہ تھیں۔ قرآن مجید میں ہے:

یعلمون له مایشآء من محاریب و تماثیل ۔

☆ جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

☆ حضور علیہ السلام ہر صلیب (یعنی تصویر) والی شئی کو توڑ دیتے تھے۔ (۴۲۸۹)

☆ قیامت کے دن سب سے شدید عذاب مصوروں کو ہوگا۔ (۴۲۹۵)

مرآۃ میں اس حدیث کے تحت لکھا ہے کہ مصوروں سے مراد بت ساز بت تراش ہیں یا وہ مصور مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں تصویر سازی کریں۔ یہ دونوں کافر ہیں اور کافر واقعی سخت عذاب کا مستحق ہے اور اگر اس سے مراد عام فوٹو گرافر ہوں تو یہ فرمان عالی ڈرانے کے لئے ہے تا کہ لوگ اس حرکت سے باز آجائیں ورنہ ایسے لوگ فاسق ہیں اور فاسق کا عذاب کافر سے ہلکا ہے یا حدیث میں الناس سے مراد مسلمان ہیں یعنی گناہ گار مسلمانوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر سازوں کو ہوگا اور تصویر سے مراد جاندار کی تصویر ہے۔ (ج ۶، ص ۲۰۱) یہی وضاحت اگلی حدیث کو سمجھنے کے لئے پیش نظر رہے۔

☆ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ ۔ ہر تصویر ساز آگ میں ہے۔ غیر ذی روح کی تصویر کا جواز۔ (۴۲۹۶)

☆ ایک کھیل (نردشیر) جس سے کھیلنا اپنے ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں رنگنا ہے۔ (۴۲۹۸)

شطرنج پہ مالی ہار جیت ہو تو بالاتفاق حرام ہے ورنہ امام صاحب کے ہاں ممنوع بعض علماء کے ہاں جائز ہے۔ بشرطیکہ اس کی مشغولیت نماز سے غافل نہ کرے اور دوران کھیل گالی گلوچ نہ کرے۔ (مرآۃ، ج ۶، ص ۲۱۱) کبوتر بازی شیطانی کھیل ہے۔ (۴۳۰۴)

☆ جس عالم کے علم سے نفع نہ ہو وہ سخت ترین عذاب میں ہوگا۔ (۴۳۰۷)

(۲۲۳) كِتَابُ الطِّبِّ وَالرُّقٰى

(دواؤں اور جھاڑ پھونک کا باب)

طب، طا کے کسرہ کے ساتھ ہو تو اس کا معنی علاج معالجہ ہے اور طا کے فتح کے ساتھ ہو تو اس کا معنی جادو بھی ہے اسی لیے جس پر جادو کیا گیا ہو اس کو مطبوب کہتے ہیں۔ طب بمعنی علاج کے تین ارکان ہیں۔ دفع مرض، حصول صحت اور اسباب مرض کا خاتمہ۔ طب جسمانی قرائن اور طب روحانی قرآن سے ہے۔ رقی جمع ہے رقیۃ کی بمعنی جھاڑ پھونک۔ اگر یہ جائز

الفاظ یا قرآن وحدیث کی دعاؤں کے ذریعے ہو تو جائز بلکہ سنت ہے ورنہ حرام اگر اس میں شرکیہ الفاظ ہوں تو کفر، جس دم کے معانی معلوم نہ ہوں وہ بھی نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو علم طب بھی عطا فرمایا بذریعہ وحی بھی اور بذریعہ تجربہ بھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں آتا ہے کہ آپ ہر درخت اور گھاس سے پوچھا کرتے تھے کہ تجھ میں کیا تاثیر ہے۔ اگر وہ اچھی تاثیر بتاتا تو اس کی کاشت بھی کراتے اور اس کا نام اور فوائد بھی لکھ لیتے۔ (مرقات)

☆ (موت اور بڑھاپے کے علاوہ) اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا علاج اتارا ہے۔ (۴۳۱۲)

☆ کلونجی میں موت کے سوا ہر بیماری کا علاج ہے۔ (۴۳۱۸)

☆ بچوں کے حلق کی گلٹیوں کا علاج گلٹیوں کو دبا کر نہ کرو۔ (۴۳۲۲)

☆ جو اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہے پہنچائے (یعنی ٹونا ٹوٹکا جبکہ خلاف شرع نہ ہو تو استعمال کرلو) (۴۳۲۷)

☆ مریض کو زبردستی نہ کھلانا پلانا چاہئے۔ (۴۳۳۱)

☆ (دفع حرارت وغیرہ کے لئے پاؤں پہ مہندی لگانے کی اجازت ہے۔ (مرآۃ، ج ۶، ص ۲۲۹)

☆ بچھو نے حضور علیہ السلام کو ڈنگ مارا۔ (۴۳۶۳)

☆ فصد لینے میں سات بیماریوں کی شفا ہے۔ سر درد، جنون، جذام، برص، زیادہ نیند، داڑھ کی درد، آنکھ تلے اندھیرا ہو جانا جبکہ فصد ضرورتاً اور صحیح وقت پہ لے اور کسی قابل طبیب کی رائے سے لے ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے۔ (مرآۃ، ج ۶، ص ۲۵۲)

☆ حضور علیہ السلام کے بال مبارک سے شفا حاصل کی جاتی تھی۔ (۴۳۶۴)

☆ ایوب علیہ السلام بھی بدھ کے دن بیمار ہوئے۔ (۴۳۶۹)

Scanned with CamScanner

(۲۲۴) بَابُ الْفَالِ وَالطِّيَرَةِ

(اچھی بری فال لینے کا بیان)

اہل عرب عموماً طیرہ بدفالی کو کہتے ہیں اور فال ہر اچھی بری شگون کو۔ طیرہ بمعنی تطیر ہے جیسے خیرہ بمعنی تخیر ہے۔ اس کے لغوی معنی ہیں اڑانا کیونکہ اہل عرب جب کسی کام کو جاتے تو کسی بیٹھے ہوئے پرندے کو اڑاتے۔ اگر وہ پرندہ دائیں طرف اڑتا تو سمجھتے کہ ہمیں اس کام میں کامیابی ہوگی اور اگر بائیں طرف اڑتا تو ناکامی سمجھتے اور اس کام کو نہ جاتے تھے اگر اوپر یا نیچے کی طرف اڑتا تو سمجھتے کہ کام میں دیر لگے گی یا کوئی رکاوٹ پیدا ہوگی۔ پھر اس لفظ کا استعمال مطلقاً فال یا بدفالی میں ہونے لگا۔ یاد رکھیں نیک فال لینا سنت ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ سے امید کا پہلو ہے اور بدفالی منع ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی کا تصور ہے۔

☆ صفر کے مہینے کو منحوس سمجھنے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔ (۴۳۷۳) آخری چہار کو خوشیاں منانا بھی باطل ہے۔ (مرأة)

☆ (بھوتوں کے وجود کا انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن) بعض لوگوں نے اس خیال کی تردید کی کہ خبیث لوگوں کی روحیں مرنے کے بعد بھوت بن کر جنگلوں میں پھرتی ہیں اور لوگوں کو ستاتی ہیں۔ فرمایا: ولا غول (۴۳۷۵)

☆ حضور علیہ السلام کا کوڑھی کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلانا (۴۳۸۰) جہاں اس سے دور رہنے کا حکم ہے۔ فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ۔ وہ عوام کے لئے ہے کہ ان کا عقیدہ نہ بگڑے کہ کہیں یہ مرض لگ جائے تو یہ نہ سمجھیں کہ اس سے اڑ کر لگا ہے۔

☆ بعض اچھے ناموں سے نیک فال لینا۔ يَا رَاشِدُ يَا نَجِيْحُ (۸۳-۴۳۸۲)

☆ کسی گھر میں نحوست سمجھنے والوں کو منتقل ہونے کا حکم دیا (تا کہ ان کے دل سے وسوسہ دور ہو جائے کہ اگر کوئی تکلیف آئے تو یہی سمجھیں گے اس گھر کی نحوست ہے ورنہ جگہ منحوس نہیں ہوتی) (۸۵-۴۳۸۴) ان وسوسوں سے بچنے کے لئے ایک دعا ارشاد فرمائی:

اَللّٰهُمَّ لَا يَاْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (۴۳۸۶)

(۲۲۵) بَابُ الْكَهَانَةِ

(کہانت کا باب)

کہانت کا معنی ہے غیب گوئی کا پیشہ اختیار کرنا چنانچہ کاہن لوگوں کا یہ دعویٰ تھا کہ ہمارے پاس جنات آتے ہیں جو ہمیں غیبی خبریں بتاتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ خفیہ علامات و اسباب سے غیبی خبریں دیتے انہیں عراف کہا جاتا اسی طرح نجومی رمال سب کاہن ہی ہیں۔ یاد رکھو کہانت اور عرافت دونوں حرام پیشے ہیں۔ (مرقاۃ)

☆ اللہ تعالیٰ کے ایک نبی (حضرت دانیال یا حضرت ادریس علیہما السلام کا معجزہ تھا کہ) خط کھینچتے (یعنی علم جفر یا رمل کے ذریعے غیبی بات دریافت فرمالیتے) تو جوان کے خط کے موافق ہو جائے وہ درست ہے۔ (۴۳۸۷) لیکن چونکہ ان کے خط سے مشابہت معدوم یا موہوم ہے تو اس پہ اعتماد کرنا ممنوع ہے لہٰذا عوام کے لئے حرام ہے۔ (اشعۃ اللمعات)

☆ کاہنوں کی سو باتوں میں سے ایک (اتفاقاً) صحیح ہو سکتی ہے۔ (۸۹-۴۳۸۸) تو ننانوے غلط کی بات کوئی نہیں کرتا اور ایک کا ڈھنڈورا پیٹ دیا جاتا ہے۔ (۴۳۹۵)

☆ عراف کے پاس (اس کی تصدیق کی نیت سے) جانیوالے کی چالیس دن کی نماز نا مقبول (۹۴-۴۳۹۰)

☆ علم نجوم (ذلت و برائی کے اعتبار سے) جادو ہی ہے۔ (۹۸-۴۳۹۳)

☆ آسمان سے تارا کیوں ٹوٹتا ہے...... (۴۳۹۶)

(۲۲۶) كِتَابُ الرُّؤْيَا

(خواب کا بیان)

رویا رؤیت سے بنا ہے جس کا معنی ہے دیکھنا لیکن رؤیت عام ہے اور رویا خاص کیونکہ رویت تو صرف دیکھنے کو کہتے ہیں خواہ آنکھ سے ہو یا دل سے مگر رویا صرف خواب کو کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا گیا قد صدقت الرؤیا۔

Scanned with CamScanner

خواب کے بارے میں اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ جیسے بیداری میں دل کے خیالات یا الہام الٰہی ہوتے ہیں یا وسوسہ شیطانی اسی طرح خواب سونے والے کے دلی خیالات، سچے خواب الہام الٰہی ہیں اور جھوٹے خواب شیطانی وسوسے ہمارے خواب ہر طرح کے ہو سکتے ہیں مگر انبیاء کرام کے خواب رحمانی ہی ہوتی ہیں۔

☆ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ...... مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ

(۴۴۰۲-۳-۴)

علماء فرماتے ہیں شیطان خواب میں خدا بن کر تو آ سکتا ہے مگر مصطفیٰ بن کر نہیں آ سکتا کیونکہ حضور علیہ السلام ہادی مطلق ہیں اور شیطان مضل مطلق تو جو گمراہ کر ہے وہ ہادی کی شکل میں آئے تو یہ اجتماع ضدین ہوگا جو کہ محال ہے جبکہ اللہ تعالیٰ ہادی بھی ہے اور مضل بھی۔ پھر مدعی الوہیت کے ہاتھ پہ عجائب ظاہر ہو سکتے ہیں۔ جیسے دجال لعین مگر مدعی نبوت کے ہاتھ پہ عجائبات ظاہر نہیں ہو سکتے جیسے مرزا قادیانی لعین کی ہر پیشین گوئی جھوٹی ہوئی۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو آئینے میں اپنی شکل کی بجائے حضور علیہ السلام کی شکل نظر آئی۔

(مرأة، ج ۶، ص ۲۸۷)

☆ برا خواب آئے تو بائیں طرف منہ کر کے تین مرتبہ تھتکارو اور تین مرتبہ اعوذ باللہ پڑھ کر کروٹ بدل لو۔ (۴۴۰۶)

☆ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئیں۔ (۴۴۱۱)

☆ حضور علیہ السلام صحابہ کرام سے پوچھتے کسی کو خواب آیا ہے تو بتاؤ پھر تعبیر بیان فرماتے اور اپنے خواب ان کے سامنے بیان فرماتے۔ (۴۴۱۳-۱۷)

☆ جنتیوں کا لباس سفید ہوگا۔ (قرآن مجید میں سبز لباس کا بھی ذکر ہے: یلبسون ثیابا خضرا...... (الکہف:۳۱) (۴۴۱۵)

☆ حضور علیہ السلام نے اپنے صحابی کی خواب کو سچا بنانے کے لئے انہیں اپنی پیشانی کو مصلیٰ بنا کر اس پہ سجدہ کروایا۔ (۴۴۱۶)

☆ جھوٹا خواب بیان کرنا بدترین جھوٹ ہے، زیادہ سچے خواب سحری کے وقت آتے ہیں۔ (۴۴۱۸-۱۹)

کِتَابُ الْاٰدَابِ (اچھی باتوں کا بیان)

(۲۲۷) بَابُ السَّلَامِ

(سلام کا باب)

آداب ادب کی جمع ہے۔ جس کا لغوی معنی ہے وہ کھانا جس کے لئے لوگوں کو جمع کیا جائے اس لیے دستر خوان کو مادبہ کہتے ہیں کہ لوگ اس پر جمع ہو کر کھانا کھاتے ہیں۔ اصطلاح میں ادب وہ محنت و مشقت ہے جو کہ اچھے کام برداشت کرنے کے لئے کی جاتی ہے، اس سے تادیب بھی ہے۔ بزرگوں کے احترام کو جو ادب کہتے ہیں تو وہ بمعنی تعظیم ہے۔

سلام کا لفظی معنی ہے آفات یا عیوب سے سلامتی اللہ تعالیٰ کا نام بھی سلام ہے کیونکہ وہ خود ہر عیب سے پاک ہے اور بندوں کو امن و سلامتی دینے والا ہے۔ یہاں سلام سے مراد کسی کو سلام کرنا اور اس کا جواب دینا ہے۔ مسلمان کو سلام کرنا سنت ہے اور اس کے سلام کا جواب دینا فرض ہے لیکن یہاں سنت کا ثواب فرض سے زیادہ ہے۔ جس طرح کہ وقت مقررہ سے پہلے قرض ادا کرنا سنت ہے اور وقت پہ ادا کرنا فرض ہے یہاں بھی سنت کا ثواب فرض سے زیادہ ہے یا محتاج مقروض کو مہلت و ڈھیل دینا فرض ہے۔ فنظرۃ الی میسرۃ مگر معاف کر دینا سنت ہے۔ جس کا ثواب بہرحال زیادہ ہے۔

☆ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ (کا حوالہ اور یہ کہ) آدم علیہ السلام کا قد ساٹھ ہاتھ تھا۔ (۴۴۲۰)

☆ حضور علیہ السلام بچوں کو سلام کرنے میں پہل فرماتے تھے۔ (۴۴۲۶)

☆ اہل کتاب کو ابتداءً سلام نہ کرے اور اس بارے میں دیگر احادیث۔

(۴۴۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱)

☆ مسلمان کے مسلمان پہ چھ حقوق میں سے ایک حق سلام کرنا بھی ہے اور ایک اسکی دعوت قبول کرنا ہے۔ (۴۴۳۵) بشرطیکہ دعوت ناجائز نہ ہو تیجے۔ چالیسویں کی دعوتیں ممنوع ہیں۔ (مرأة، ج ۶، ص ۳۱۵)

Scanned with CamScanner

☆ سلام میں ومغفرتہ کا اضافہ بھی دس نیکیوں کا باعث ہے۔(مزید اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے' مرآۃ)(۴۴۳۷)

☆ حضور علیہ السلام کا عورتوں کو سلام کرنا (آپ کی خصوصیت ہے خاص کر جوان عورتوں کو سلام کرنا آپ کے علاوہ ہر کسی کے لئے منع ہے۔ مرآۃ)(۵۵-۴۴۳۹)

فرض کفایہ تو بہت ہیں لیکن سنت علی الکفایہ صرف دو ہیں۔ ایک سلام اور دوسرا چھینک کا جواب دینا (مرآۃ) اعتکاف سنت موکدۃ علی الکفایہ ہے۔ یاد رہے کہ سلام کے وقت حد رکوع تک جھکنا حرام ہے۔(ایضاً)

☆ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے ساتھ ہے اور عیسائیوں کا ہتھیلیوں کے ساتھ۔(۴۴۴۱)

لہٰذا اہل اسلام اگر ہاتھ کھڑا کریں تو ساتھ السلام علیکم بھی کہیں تاکہ اسلامی اور غیر اسلامی سلام میں فرق ہوجائے۔

☆ پتھر' درخت اور دیوار عبور کرکے بھی ایک دوسرے کو سلام کہو۔(۴۴۴۲)

☆ گھر سے نکلتے ہوئے بھی سلام کہو اور واپسی پہ بھی۔(۴۴۴۳)

☆ کوئی سلام بھیجے تو اس کا جواب یوں دو: عَلَیْكَ وَ عَلَیْهِ السَّلَامُ (۴۴۴۷)

☆ سلام کی ابتداء کرنے والا تکبر سے بری ہے۔(۴۴۶۸)

قدرت کی تحریریں جانے اُمی اور تقریریں جانے
بخشش کی تدبیریں جانے وہ ہے رحمت والا
جن کا نام محمد ان سے دو جگ میں اجیالا
آن کی آن میں عرش پہ جائے پلک جھپکتے فرش پہ آئے
دو جگ کا والی کہلائے امت کا رکھوالا
جن کا نام محمد ان سے دو جگ میں اجیالا

(۲۲۸) بَابُ الْاِسْتِیْذَانِ

(اجازت لینے کا باب)

استیذان' اذن سے ہے جس کا معنی علم بھی ہے اور اباحت و اجازت بھی' تو استیذان کا معنی ہوا (کسی کے ہاں جانے کے لئے) اجازت طلب کرنا' بہتر یہ ہے کہ کہے "السلام علیکم کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ یہ سلام استیذان ہے اور وہ جو حدیث میں آتا ہے اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ (۴۴۴۴) وہاں سلام سے مراد سلام تحیت ہے جو کہ ملاقات کے وقت کیا جاتا ہے۔

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرنے پہ گواہ طلب فرماتے تھے۔ (۴۴۵۹)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں آنے کی خصوصی اجازت اِذْنُكَ عَلٰی اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ (۴۴۶۰)

☆ کسی کا دروازہ کھٹکھٹا کر انا انا (میں میں) نہ کہو بلکہ نام بتاؤ۔(۴۴۶۱)

☆ اپنے گھر میں جاؤ تب بھی اجازت لو (صرف بیوی گھر میں ہو تو اجازت کی ضرورت نہیں)(۴۴۶۶)

(۲۲۹) بَابُ الْمُصَافَحَةِ وَالْمُعَانَقَةِ

(مصافحہ کرنے اور گلے لگنے کا بیان)

مصافحہ بنا ہے صفح سے بمعنی کشادگی و چوڑائی اسی سے ہے جو دروازے کے تختوں کو صفائح الباب کہتے ہیں اور تلوار کی چوڑائی کو صفح السیف کہتے ہیں۔ مصافحہ کے معنی ہیں ہاتھ کی چوڑائی یعنی ہتھیلی کو دوسرے کی ہتھیلی سے ملانا۔ معانقہ بنا ہے عنق سے بمعنی گردن اور گلا' معانقہ کے معنی ہیں کسی کو گلے لگانا مصافحہ معانقہ کے متعلق چند مسائل یاد رکھو۔ (۱) مصافحہ دونوں ہاتھوں سے چاہئے صرف ایک ہاتھ سے نہ کرے (۲) مصافحہ کرتے وقت ہاتھوں کو ہلانا چاہئے۔ (۳) نماز جمعہ یا نماز فجر کے بعد مصافحہ کرنا اگرچہ سنت نہیں مگر درست ہے بلکہ اس کی اصل سنت سے ثابت ہے۔ (۴) اجنبی جوان عورت سے مرد کو مصافحہ کرنا حرام ہے۔

(۵) اپنی محرم یا بہت بوڑھی عورت سے مصافحہ جائز ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق اپنے زمانہ خلافت میں اپنی دودھ کی ماں سے مصافحہ کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما مکہ معظمہ میں ایک بوڑھی عورت کی اپنی ہاتھ سے خدمت کرتے تھے۔ (۶) خوبصورت امرد لڑکے سے مصافحہ کرنا جائز نہیں (۷) علماء ومشائخ کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ حضرات صحابہ نے حضور کے پاؤں چومے ہیں۔ (۸) جو شخص اپنے کو لوگوں سے چوموائے اور چومنے کے لئے کہے اشارۃً یا صراحۃً اس کے ہاتھ چومنا منع ہے۔ (۹) مصافحہ کر کے اپنے ہاتھ چومنا منع ہے۔ (۱۰) بچوں کو چومنا جائز ہے۔ (۱۱) ننگے بدن معانقہ کرنا حرام ہے۔ ہاں کپڑے پہنے ہوئے معانقہ کرنا جائز ہے مگر مرد مرد سے معانقہ کریں۔ عورتیں عورتوں سے۔ مرد عورت سے اور امرد لڑکوں سے معانقہ نہ کریں۔ (۱۲) اپنی اولاد کا سر چومنا جائز ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ زہرا کو چومتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں ان کے جسم سے جنت کی خوشبو پاتا ہوں۔ یہ تمام مسائل اشعۃ اللمعات میں ہیں۔ (۱۳) کسی کو سجدہ کرنا اس کے آگے کی زمین چومنا حرام ہے یوں ہی سلام میں تا حد رکوع جھکنا حرام ہے۔ (مرأۃ، ج ۶، ص ۳۵۴)

☆ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں مصافحہ مروج تھا۔ (۴۴۶۹)

☆ حضور علیہ السلام نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو چوما (۴۴۷۰) چومنا پانچ قسم کا ہے۔ (۱) بوسۂ مودت جیسے ماں باپ کے ہاتھ چومنا (۲) بوسۂ رحمت جیسا کہ اپنے بچوں کو چومنا (۳) بوسۂ شہوت جس طرح کہ اپنی بیوی کو چومنا (۴) بوسۂ تحیت مثلاً مسلمانوں کا ایک دوسرے کو چومنا (۵) بوسۂ عبادت جیسے حجر اسود اور قرآن مجید کو چومنا (اشعہ)

☆ مصافحہ سے فارغ ہوتے ہی مصافحہ کرنے والوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (۴۴۷۱)

☆ حضور علیہ السلام نے فرط محبت سے اپنے صحابی کو چوم لیا اور معانقہ فرمایا۔

(۴۴۷۴-۷۵-۷۸-۷۹)

☆ صحابی کا حضور علیہ السلام کو فرط عقیدت سے چوم لینا۔ (۴۴۷-۸۷-۸۰)

☆ حضور علیہ السلام اور حضرت ابوبکر صدیق کا اپنی صاحبزادیوں کو چومنا۔

(۴۴۸۱-۸۲)

(۲۳۰) بَابُ الْقِیَامِ

(کھڑے ہونے کا بیان)

کھڑا ہونے سے مراد قیام تعظیمی ہے جو کہ ممنوع بھی ہوتا ہے اور جائز بھی۔ مثلاً فاسق و دنیاداروں کے لئے قیام کرنا ان کی خوشامد میں' اس طرح مخدوم بیٹھا ہو اور خدام کھڑے ہوں دست بستہ' اسی طرح جو چاہے کہ لوگ میری تعظیم کے لئے کھڑے ہوں اگر یہ تین چیزیں نہ ہوں تو قیام تعظیمی جائز ہے۔ لہٰذا قیام تعظیمی کی ممانعت والی احادیث انہیں تین مواقع کے لئے ہوں گی اور جواز وممانعت والی احادیث میں تعارض نہ ہوگا۔

☆ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لئے قیام کا حکم قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ (۴۴۸۷)

☆ مجلس سے (واپسی کے ارادے سے) اٹھ کر جانیوالے کی جگہ پر قبضہ نہ کیا جائے۔ (۴۴۸۹)

☆ دو بندوں کے درمیان ان کی اجازت سے بیٹھا جا سکتا ہے۔ (۴۴۹۶)

☆ صحابہ کرام حضور علیہ السلام کے مجلس سے اٹھ کر جانے سے لے کر گھر میں داخل ہونے تک (حضور علیہ السلام کے احترام میں) کھڑے رہتے تھے۔ (۴۴۹۷)

☆ جگہ میں گنجائش ہونے کے باوجود مجلس میں کوئی مسلمان آئے تو (اس کے احترام میں) حرکت کی جائے۔ (۴۴۹۸)

(۲۳۱) بَابُ الْجُلُوْسِ وَالنَّوْمِ وَالْمَشْیِ

(بیٹھنے' سونے اور چلنے کا باب)

چونکہ پہلے کھانا کھانے کے لئے بیٹھا جاتا ہے اور کھانا کھا کر سویا جاتا ہے۔ پھر سو کر اٹھے تو انسان عموماً چلتا ہے لہٰذا ترجمۃ الباب میں اس ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا۔ جلوس مصدر ہے جس کا معنی ہے بیٹھنا کبھی یہ جالس کی جمع ہوتی ہے جیسے رقود جمع ہے راقد کی۔ قرآن پاک

Scanned with CamScanner

میں ہے وتحسبھم ایقا ظا وھم رقود ۔ جو جلوس نکالے جاتے ہیں ان کو اس لیے جلوس کہتے ہیں کہ وہ جگہ جگہ بیٹھتے ہیں۔ اس باب میں جائز ومکروہ بیٹھنے کا مستحب ومکروہ سونے کا اور اچھی بری چال چلنے کی احادیث جمع کی گئی ہیں۔ یاد رہے دونوں پنڈلیاں کھڑی ہوں' پاؤں کے تلوے زمیں کے ساتھ لگے ہوں' سرین زمین پہ ہوں اور دونوں ہاتھ پنڈلیوں پر حلقہ کیے ہوں یہ اکروں بیٹھنے کی ایک قسم ہے اس کو عربی میں احتباء کہتے ہیں' اس میں اظہار عجز وانکسار ہے اور یہ بیٹھک سنت ہے۔ (جس احتباء سے منع فرمایا گیا ہے وہ وہ ہے کہ جس میں ستر کھل جائے یعنی ایک ہی چادر ہو اور اس کو اس طرح لپیٹے کہ ستر نہ رہے) (مرقات ومرأۃ) حدیث نمبر ۴۴۹۹ میں حضور علیہ السلام کی اس بیٹھک کا ذکر ہے۔ ستر نہ کھلتا ہو تو قدم پہ قدم رکھ کر لیٹنے میں بھی حرج نہیں۔ حدیث ۴۵۰۰ میں یہی بیان ہوا ہے کہ حضور علیہ السلام مسجد میں اسی طرح لیٹے ہوئے تھے۔ اس حدیث سے مسجد میں لیٹنے کا جواز بھی معلوم ہوا' بالخصوص ضرورت کے وقت یا بحالت اعتکاف۔

☆ دو چادروں میں اکڑ کر چلنے والا تا قیامت زمین میں دھنسا دیا گیا۔ (۴۵۰۳)

☆ پیٹ کے بل لیٹنے سے منع کیا گیا۔ (۲۲-۱۱-۴۵۱۰)

(حضور علیہ السلام کی قبر انور کا رخ وہی ہے جو آپ کے بستر شریف کا ہوتا بلکہ اسی بستر کی جگہ قبر انور ہے اور جس کمبل شریف پر آپ سوتے تھے وہی کمبل شریف قبر انور میں بچھا دیا گیا۔ (مرأۃ' ج ٦' ص ۳۸۳' زیر حدیث ۴۵۰۹)

☆ بغیر منڈیر کے چھت پر سونے کی ممانعت (۴۵۱۲)

☆ مجلس کے درمیان میں بیٹھنے والا لعنتی ہے۔ (۴۵۱۴) یعنی لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر درمیان میں آ کر بیٹھنے والا جبکہ کناروں پہ جگہ موجود ہو یا درمیان میں بیٹھا ہو اور ارد گرد لوگ دست بستہ کھڑے ہوں کیونکہ یہ عمل متکبرین کا ہے یا جگت بازی کے لئے کسی بھانڈ میراثی کو درمیان کھڑا کر دیا جاتا ہے اور وہ لوگوں کو مذاق کرتا ہے۔ جس پر لوگ ہنستے ہیں۔ اشعہ

☆ آدھے سائے اور آدھے دھوپ میں بیٹھنا شیطان کا بیٹھنا ہے۔ (۴۵۱۷)

☆ عورت راستے کے درمیان میں نہ چلے (۴۵۱۸) اس فرمان کا اثر یہ ہوا کہ عورتیں دیواروں کے ساتھ چمٹ کر چلنے لگیں۔

سونے جاگنے کے چند فقہی مسائل

☆ دن کے ابتدائی حصہ میں سونا یا مغرب وعشاء کے درمیان سونا مکروہ ہے۔

(بہار شریعت جلد ۱٦ صفحہ ۷۰)

☆ جب کہ ایک پاؤں کھڑا ہوا اور لنگی وغیرہ پہنے ہو تو اس صورت میں پاؤں پر پاؤں رکھ کر سونا منع ہے کہ اس حالت میں بے ستری کا اندیشہ ہے اور اگر پائجامہ وغیرہ پہنے ہو یا پاؤں کو پھیلا کر ایک کو دوسرے پر رکھے ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(بہار شریعت جلد ۲٦ صفحہ ٦۸)

☆ جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بلا ضرورت شرعیہ اسے رات میں دیر تک جاگنا منع ہے۔ (بہار شریعت حصہ چہارم ص ۴۳)

کن باتوں میں سونے والا جاگنے والے کے حکم میں ہے

☆ سونے والے پچیس باتوں میں جاگنے والے کے حکم میں ہے:

(۱) جب کہ روزہ دار سو رہا ہو اور اس کے حلق میں پانی کا قطرہ چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(۲) سونے کی حالت میں عورت سے کوئی ہمبستری کرے تو اس کا روزہ چلا جائے گا۔

(۳) احرام کی حالت میں سو رہا ہو اور کوئی اس کا بال مونڈ دے تو کفارہ واجب ہوگا۔

(۴) احرام کی حالت میں عورت سو رہی ہو اور شوہر اس سے ہمبستری کرے تو عورت پر کفارہ لازم ہوگا۔

(۵) احرام باندھے ہوئے سو رہا تھا کہ اسی حالت میں کسی شکار پر گر گیا جس کے سبب وہ مر گیا تو کفارہ لازم ہوگا۔

(٦) احرام کی حالت میں کسی سواری پر سو رہا تھا کہ نویں ذی الحجہ کو سورج ڈھلنے کے

Scanned with CamScanner

بعد اور ۱۰ ذی الحجہ کو اُجالا ہونے سے پہلے اس کی سواری کسی وقت میدانِ عرفات سے ہو کر گزر گئی تو اس نے حج پالیا۔

(۷) جب کہ شکار پر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر تیر پھینکا گیا اور وہ تیر کے زخم کے سبب کسی سونے والے کے پاس گر کر مر گیا تو حرام ہوگا جیسے کہ جاگنے والے کے پاس گر کر مرنے سے حرام ہوتا ہے جب کہ وہ ذبح پر قادر ہوتا ہے۔

(۸) سونے والا کسی کے سامان پر گر جائے جس کے سبب وہ ٹوٹ جائے تو ضمان واجب ہوگا

(۹) جب کہ باپ دیوار کے کنارے سو رہا ہو اور بیٹا سونے کی حالت میں باپ کے اوپر چھت سے گر کر ہلاک ہو جائے تو بعض فقہاء کے قول پر باپ وراثت سے محروم ہو گا۔ اور یہی صحیح ہے۔

(۱۰) کسی سونے والے کو اُٹھا کر دیوار کے نیچے کر دیا اس کے بعد دیوار گری اور وہ مر گیا تو دیوار کے نیچے کرنیوالے پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

(۱۱) مرد اپنی عورت کے ساتھ ایسی جگہ پر تنہائی میں ہوا کہ جہاں کوئی اجنبی سو رہا تھا تو خلوت صحیحہ نہیں پائی گئی۔

(۱۲) مرد کسی گھر میں سو رہا تھا کہ اس کی بیوی وہاں آئی اور تھوڑی دیر ٹھہر کر چلی گئی تو خلوت صحیحہ ثابت ہوگئی۔

(۱۳) عورت کسی گھر میں سو رہی تھی کہ اس کا شوہر وہاں آیا اور تھوڑی دیر بعد چلا گیا تو خلوت صحیحہ پائی گئی۔

(۱۴) عورت سو رہی تھی کہ اڑھائی سال سے کم عمر کا بچہ آیا اور اس کے پستان سے دودھ پی لیا تو حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

(۱۵) نمازی سو گیا اور اسی حالت میں اس نے کلام کیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

(۱۶) نمازی سو گیا اور حالتِ قیام میں اس نے قرأت کی تو وہ قرأت ایک روایت

میں معتبر ہوگی۔

(۱۷) تیمم کرنے والی کی سواری ایسے پانی کے پاس سے گزری کہ جس کا استعمال ممکن تھا اور وہ سو رہا تھا تو اس کا تیمم ٹوٹ گیا۔

(۱۸) سونے والے نے آیت سجدۂ تلاوت کی جسے کسی شخص نے سن لیا تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہوگا جیسے کہ جاگنے والے سے سننے پر واجب ہوتا ہے۔

(۱۹) یہ سونے والا جب کہ بیدار ہو تو اُسے کسی شخص نے بتایا کہ تم نے سونے کی حالت میں آیت سجدۂ تلاوت کی ہے تو بعض فقہاء کے نزدیک اس پر بھی سجدۂ تلاوت واجب ہے۔

(۲۰) کسی شخص نے قسم کھائی کہ میں فلاں سے بات نہیں کروں گا پھر قسم کھانے والا اس کے پاس آیا جب کہ وہ سو رہا تھا تو اس نے کہا اُٹھ مگر سونے والا اُٹھا نہیں تو بعض فقہاء کے قول پر اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی لیکن صحیح یہ ہے کہ ٹوٹ جائے گی۔

(۲۱) عورت کو طلاق رجعی دی پھر عورت جب کہ سو رہی تھی شوہر نے اسے شہوت کے ساتھ چھوا تو رجعت ثابت ہوگئی۔

(۲۲) طلاق رجعی دینے والا شوہر سو رہا تھا کہ عورت نے اس کا شہوت کے ساتھ بوسہ لے لیا تو حضرت امام یوسف علیہ الرحمۃ کے نزدیک مراجعت ہو جائے گی۔

(۲۳) مرد سو رہا تھا کہ اسی حالت میں اجنبی عورت نے مرد کے ذکر کو اپنی شرمگاہ میں داخل کر لیا اور مرد نے بیدار ہونے کے بعد عورت کے اس فعل کو جانا تو حرمت مصاہرت ثابت ہوگی

(۲۴) عورت نے کسی سونے والے مرد کا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا تو حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔

(۲۵) جب کہ نماز میں سو جائے اور احتلام ہو تو غسل واجب ہوگا اور بنا نہیں کر سکتا۔

(الاشباہ والنظائر ص ۳۱۹ تا ۳۲۱)

Scanned with CamScanner

(۲۳۲) بَابُ الْعُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ

(چھینک اور جمائی کا بیان)

عطاس عطسۃ سے ہے بمعنی چھینک تو عطاس کا معنی ہوا چھینکنا اور تثاؤب باب تفاعل ثوباء سے مصدر ہے اور ثوباء کا معنی ہے سستی اور تثاؤت کا معنی ہوا سستی کا طاری ہونا کیونکہ جمائی سے بھی سستی طاری ہوتی ہے تو اصطلاح میں جمائی کو تثاؤب کہا گیا۔ تثاؤب مہموز العین ہے نہ کہ اجوف۔ (والھمزۃ بعدالالف ھو الصواب والواو غلط کذا فی المغرب (مرقاۃ، حاشیہ مشکوۃ، ۹، ص ۴۰۵)

چھینک سے دماغ ہلکا ہو جاتا ہے اور طبیعت کھل جاتی ہے جس سے عبادات پہ زیادہ قدرت ہو جاتی ہے اطباء کہتے ہیں زکام آ کر خیریت سے گزر جائے تو بہت ساری بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں اور جمائی چونکہ سستی کی علامت ہے اس سے جسم میں جمود طاری ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چھینک اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور جمائی شیطان کو اس لیے انبیاء کرام علیہم السلام کو جمائی کبھی نہیں آتی۔ جمائی کو دفع کرنے کی تین تدبیریں ہیں۔ (۱) جب جمائی آنے لگے تو ناک کے ذریعے زور سے سانس نکال دے۔ (۲) نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا دے۔ (۳) یہ خیال کرے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو جمائی نہیں آتی۔

☆ چھینک لینے والا الحمد للہ کہے تو جواب میں یرحمک اللہ کہا جائے گا۔ (۴۵۲۶)

بعض علماء نے فرمایا ہے جو چھینک لے اور اللہ کی حمد نہ کرے اس کو یرحمک اللہ کہنا گناہ ہے جبکہ بعض نے فرمایا ہے کہ یہ فرمان (وَاِنْ لَمْ یَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ) صرف جواب کے سنت ہونے کی نفی کرتا ہے لیکن یہ بات پکی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ایسے شخص کو جواب نہیں دیا جیسا کہ حدیث ۴۵۲۵ میں ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ عدم فعل سنت نہیں ہوتا بلکہ ترک فعل سنت ہے (یعنی ترک فعل سے ترک سنت لازم آتا ہے) عدم اور ترک میں فرق ہے۔ مثلاً عدم گناہ پہ ثواب نہیں جبکہ ترک گناہ پہ ثواب ہے یعنی جب کسی کام کا باعث موجود ہو اور پھر وہ کام نہ کیا جائے تو یہ ترک فعل ہے اور مطلقاً کوئی کام نہ کرنا عدم فعل ہے (مراۃ) اسی طرح سنت نہ ہونا اور بات ہے اور خلافت سنت ہونا دوسری بات، خلاف سنت

چیز بدعت ہوتی ہے جس کا کرنا ممنوع ہے اور سنت نہ ہونا ممنوع نہیں بخاری شریف کا پڑھنا سنت نہیں مگر خلاف سنت بھی نہیں۔ لہٰذا ممنوع نہیں، خلاف سنت وہ کام ہے جو سنت کو مٹا دے۔ یہ فرق ملحوظ رہنا بہت ضروری ہے کئی جگہ کام آئیگا۔ چھینک کے موقع پر حمد الٰہی کے ساتھ حضور علیہ السلام پہ سلام بھیجنا خلاف سنت ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے چھینک لی اور الحمد للہ کے ساتھ والسلام علی رسول اللہ کہا تو آپ نے اس کی تردید فرمائی اور ارشاد فرمایا: میں بھی ایسا کہہ سکتا ہوں لیکن حضور علیہ السلام نے ہمیں اس طرح نہیں سکھایا۔ (۴۵۳۵)

(۲۳۳) بَابُ الضِّحْكِ

(ہنسنے کا باب)

ہنسنے کے تین درجے ہیں۔ (۱) تبسم: یہ ہے کہ دانت کھل جائیں مگر آواز نہ پیدا ہو۔ حضور علیہ السلام کا ہنسنا عموماً یہی تھا۔ اگر نماز میں تبسم کیا تو نماز بھی قائم رہے گی اور وضو بھی نہیں ٹوٹے گا۔ (۲) ضحک: ض کے کسرہ اور ح کے سکون سے یا دونوں کے سکون سے یا ض کے فتح اور ح کے سکون سے، اس کو کہتے ہیں کہ تھوڑی سی آواز پیدا ہو جو خود تو سن سکے لیکن دوسرا نہ سنے۔ اس سے نماز تو ٹوٹ جائیگی مگر وضو نہ ٹوٹے گا۔ حضور علیہ السلام نے کبھی کبھی ضحک فرمایا ہے جب کوئی خاص واقعہ رونما ہوا۔ (۳) قہقہہ یہ ہے کہ خوب آواز سے ہنسے۔ اس سے نماز اور وضو دونوں جاتے رہیں گے اس طرح حضور علیہ السلام کبھی نہ ہنسے۔ ایک صحابی کہتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد میں جب بھی حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ کو تبسم کناں پایا (۴۵۳۷) اعلیٰ حضرت نے کیا خوب کہا۔

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

چنانچہ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر حضور علیہ السلام طلوعِ فجر تک مصلیٰ انور پہ تشریف فرما رہتے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان زمانۂ جاہلیت کے کاموں کا ذکر کر کے ہنس پڑتے۔ وَیَتَبَسَّمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور آقا علیہ السلام انہیں دیکھ کر تبسم فرماتے رہتے۔

Scanned with CamScanner

(۴۵۳۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ حضور علیہ السلام کے صحابہ واقعی ضحک فرماتے تھے۔ فرمایا: ہاں کیوں نہیں (لیکن اس سے ان نفوس قدسیہ کے بارے میں تیرے ذہن میں میل پیدا نہیں ہونی چاہئے کیونکہ)

اَلْاِیْـمَـانُ فِیْ قُلُوْبِهِمْ اَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ۔ ان کے دلوں میں ایمان پہاڑ سے بھی بڑا تھا۔ فَـاِذَا كَـانَ اللَّيْلُ كَانُوْا رُهْبَانًا۔ جب رات ہوتی تو راہب (تارک الدنیا) بن جاتے۔ (۴۵۴۰)

(۲۳۴) بَابُ الْاَسَامِیْ

(ناموں کا بیان)

اسامی الف کے فتح اوری کی شد اور بغیر شد کے بروزن افاعیل اسم کی جمع ہے۔ جیسا کہ اسماء اور اسام اسم کی جمع ہے (کمافی القاموس) اس باب میں اچھے اور برے ناموں کے متعلق احادیث جمع کی گئی ہیں۔ اس باب کا کچھ حصہ ہم نے اپنی کتاب مقالات وخطبات میں بھی ایک تقریر کے اندر بیان کیا ہے۔ سب سے افضل نام محمد واحمد ہیں کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہیں۔ پھر ابراہیم' پھر اسماعیل وغیرہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے نام پھر عبداللہ' عبدالرحمٰن' عبدالستار وغیرہ کیونکہ ان میں اپنی عبدیت اور خدا کی الوہیت کا بیان ہے۔ بے معنی یا برے معنی والے نام بھی ممنوع ہیں جیسے بدھو' نسیم' ریاض' جاوید وغیرہ۔ مرقاۃ میں حضور علیہ السلام سے ولید' رباح' حکم' کلب اور کلیب وغیرہ نام رکھنے بھی مکروہ تنزیہی لکھے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے کئی اچھے معانی والے نام رکھنے سے بھی منع فرمایا۔ مثلاً نافع' یسار' رباح' نجیح' افلح اور وجہ بھی بیان فرمادی۔ فَـاِنَّكَ تَقُوْلُ اَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُوْنُ فَيَـقُـوْلُ لَا (۴۵۴۴) کیونکہ تو کہے کیا یہاں وہ (افلح' کامیاب) ہے اور وہ نہ ہو تو کہے گا نہیں ہے (تو اس صورت میں تمہارے گھر سے فلاح وکامیابی کی نفی ہو جائیگی۔ نام تو رکھے تھے نیک فالی کے لئے لیکن جب اس کی نفی ہوگئی تو بدفالی ہوگئی) فرشتوں کے نام پر بھی نام نہ رکھی جائیں مثلاً جبرئیل یا میکائیل وغیرہ۔ تاریخ بخاری میں ایک حدیث ہے جس میں فرمایا گیا نبیوں کے نام پہ نام رکھو فرشتوں کے نام پہ نہ رکھو۔ حضور علیہ السلام نے برہ نام

بدل کر جویریہ رکھا۔ (۴۵۴۸) حضرت عمر کی بیٹی عاصیہ کا نام بدل کر جمیلہ رکھا (۴۵۴۹) حدیث کی رو سے ابوالحکم کنیت صحیح نہیں (۴۵۵۶) تو اس لحاظ سے ابوالاعلیٰ بھی صحیح نہیں کیونکہ ابو کے دو معنی ہیں اور اعلیٰ تو اللہ ہے۔ لہٰذا دوسرے معنی کے اعتبار سے معنی معیوب ہو جائیں گے۔ حضور علیہ السلام نے قاضی شریح کے باپ کی کنیت ابوالحکم سے ابوشریح اسی لیے رکھی۔ (ایضاً) اچھا نام رکھنے کی حدیث میں ایک وجہ یہ بیان فرمائی گئی کہ قیامت کے دن تمہارے نام اور تمہارے باپوں کے ناموں سے تمہیں پکارا جائے گا۔ (۴۵۵۸) بعض روایات میں قیامت کے دن ماں کے نام سے پکارا جانے کا ذکر ہے تو ہوسکتا ہے۔ باری باری پکارا جائے پہلے ماں پھر باپ کے نام سے۔ لہٰذا تعارض نہیں۔ بعض نے کہا ناجائز اولاد کو رسوائی سے بچانے کے لئے ماں کے نام سے پکارا جائے گا یا عیسیٰ علیہ السلام کے اظہار شرافت کے لئے یا حسنین کریمین کی والدہ کی عظمت کے اظہار کے لئے یا آباء سے مراد امہات ہی ہوں کیونکہ بہت دفعہ ماں باپ کو ایک دوسرے کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ (اشعہ)

☆ منافق کو سید نہ کہو (۴۵۶۸) لہٰذا بے دین وبدعقیدہ عالم کو تعظیم کے طور پہ مولانا بھی نہیں کہنا چاہئے کیونکہ یہ لفظ تو سید سے بھی زیادہ عزت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے مولانا کا لفظ آیا ہے سیدنا نہیں کہا گیا۔ ہاں اگر مولیٰ بمعنی غلام لیا جائے تو جائز ہے۔ (مرأۃ) حضور علیہ السلام نے اصرم نام کو زرعہ سے تبدیل فرمایا اور عاص' عزیز' عتلہ' شیطان' حکم' غراب' حباب اور شہاب ناموں کو بھی بدل دیا۔ (۴۵۶۵)

(۲۳۵) بَابُ الْبَیَانِ وَالشِّعْرِ

(وعظ اور شعر کا بیان)

بیان' بین سے ہے اور اس کا معنی ہے فصیح وبلیغ بیان جو کہ دل کی بات کو ظاہر کردے۔ شعر کے معنی ہیں دانائی وعقل مندی اسی سے شعور ہے۔ اصطلاح میں قافیہ وزن والے کلام کو شعر کہتے ہیں کیونکہ ایسا موزون کلام بھی شاعر کی دانائی کا پتہ دیتا ہے۔ نیز جھوٹے اور دلچسپ کلام کو بھی شعر کہتے ہیں۔ اس لیے قرآن مجید میں حضور علیہ السلام کے شاعر ہونے کی ان الفاظ میں نفی فرمائی گئی۔ وما علمناه الشعر و ماینبغی له لیکن حضور علیہ السلام نے

Scanned with CamScanner

اچھے اشعار کو پسند فرمایا ہے۔ جیسا کہ اس موضوع پہ ہم بخاری و مسلم کی منتخب احادیث میں تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمَۃً ۔ بعض اشعار میں حکمت و دانائی ہوتی ہے۔(۴۵۷۲) اور فرمایا نہایت ہی سچی بات جو کسی شاعر نے کہی وہ لبید کا یہ قول ہے۔

اَلاَ کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلاَ اللّٰہَ بَاطِلُ

یقیناً اللہ کے علاوہ ہر چیز فنا ہونیوالی ہے۔ اس لیے کہ یہ قول قرآن پاک کی آیت کے مطابق ہے۔ کل من علیها فان ویبقٰی وجه ربك ذوالجلال والاکرام ۔ کل شیء هالك الاوجهه ۔

حضور علیہ السلام نے سواری پر اپنے ایک صحابی سے امیہ بن صلت کے سو اشعار سنے۔ (۴۵۷۵)

☆ بے عمل واعظین کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جائیں گے۔(۴۵۸۸)

☆ بعض علوم بھی جہالت ہوتے ہیں (۴۵۹۱) علمے کی راہ حق ننماید جہالت است

☆ گانے دل میں نفاق پیدا کرتے ہیں۔(۴۵۹۶)

(۲۳۶) بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ وَالْغِیْبَةِ وَالشَّتْمِ

(زبان کی حفاظت اور غیبت اور گالی کا بیان)

کسی مسلمان کے غیر مشہور عیوب اس کی پس پشت بلا ضرورت بیان کرنا غیبت ہے۔ خواہ وہ شخص زندہ ہو یا مردہ، حاضر ہو یا غائب اور غیبت حرام ہے۔ تاہم غیبت کی یہ تعریف اور قیود ذہن میں رہنی چاہئیں۔ مسلمان کی غیبت بلا وجہ حرام ہے۔ انبیاء و اولیاء جو جنت کے بشارت یافتہ ہیں ان کی غیبت کفر ہے جیسے کہ روافض کا تبرا۔ راویان حدیث کی غیبت واجب ہے تاکہ صحیح اور غیر صحیح احادیث مخلوط نہ ہو جائیں۔ اسی طرح کسی کے شر سے دوسرے مسلمان کو بچانے کے لئے غیبت کرنا بھی واجب ہے۔

☆ شرمگاہ اور زبان کی حفاظت کے وعدے پر جنت کی ضمانت۔(۴۵۹۸)

☆ جو کافر نہیں اس کو کافر کہنے سے خود کافر ہو جائے گا۔(۳-۴۶۰۱)

☆ کسی پہ لعنت کرنے کے بارے میں احادیث (۴۶۳۱ تا ۴۶۳۵)

☆ کسی کو چھوٹے قد والا کہنا اس قدر برا ہے کہ (اس لفظ کا گناہ) سمندر میں ڈالا جائے تو پورا سمندر کڑوا ہو جائے۔(۴۶۳۷)

☆ (بری بات سے) چپ رہنے پہ ثابت قدم رہنا ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔(۴۶۴۸)

☆ اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھیں تو خدا یاد آ جائے۔ (۴۶۵۴)

☆ غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت ہے (۴۶۵۶) یعنی گناہ صغیرہ ہو کر شدت اور نتیجہ کے لحاظ سے زنا سے بھی زیادہ بری ہے (مرآۃ، ج ۶، ص ۴۸۶)

☆ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ اپنے لیے اور جس کی غیبت کی ہے اس کے لئے یوں دعا کرے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ ۔ اے اللہ! مجھے بھی بخش دے اور اس کو بھی بخش دے۔ (۴۶۵۷)

(۲۳۷) بَابُ الْوَعْدِ

(وعدے کا بیان)

اچھی چیز کی امید دلانا یا بری چیز سے ڈرانا لغت کے اعتبار سے وعدہ ہے۔ اصطلاح میں کسی چیز کی امید دلانا وعدہ کہلاتا ہے اور بری چیز سے ڈرانا وعید مثلاً یوں کہا کہ میں تمہیں کل اتنی رقم دوں گا وعدہ ہے اور اگر کہا کہ میں تمہیں سزا دوں گا وعید ہے۔ یہاں اصطلاحی وعدہ مراد ہے۔ وعدہ کا خلاف کرنا جھوٹ ہے اور خلاف وعید کرنا معافی ہے جو کہ اچھی چیز ہے۔

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگوں سے کیے ہوئے وعدے نبھاتے رہے۔(۵۹-۴۶۵۸)

☆ ظہور نبوت سے پہلے حضور علیہ السلام کے ساتھ ایک شخص نے بیع کا معاملہ کیا اور وعدہ کیا کہ آپ یہاں ٹھہریں میں بقایا لے کر آتا ہوں۔ پھر وہ شخص بھول گیا اور اس کو تین

Scanned with CamScanner

دن بعد یاد آیا جب اس جگہ پہنچا تو حضور علیہ السلام وہیں تشریف فرما تھے۔ اس کو صرف اتنا فرمایا:

لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَیَّ اَنَاهٰهُنَا مُنْذُ ثَلٰثٍ لِاَنْتَظِرَكَ (۴۶۶۰)

تو نے مجھ پر مشقت ڈال دی، میں تین دن سے یہاں پر تیرا انتظار کر رہا ہوں۔

☆ بچے کا جھوٹ سے دل بہلانا کہ ماں کہے میں تجھے فلاں چیز دوں گی پھر اگر وہ چیز نہ دی تو جھوٹ ہوگا۔ (۴۶۶۲)

☆ انتظار کرنے کا وعدہ کر کے نماز کی ادائیگی کے لئے چلے جانا وعدہ خلافی نہیں ہے۔ (۴۶۶۳)

(لان الصلوٰة من ضروريات الدين ۔ کیونکہ نماز ضروریات دین میں سے ہے)

(۲۳۸) بَابُ الْمُزَاحِ

(خوش طبعی کا بیان)

مزاح کا لفظ میم کے ضمہ اور کسرہ سے آتا ہے اور اس کا معنی ہے ایسی بات کرنا جس سے اپنا اور سننے والے کا دل خوش ہو جائے۔ یہ نہ صرف جائز ہے بلکہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جبکہ مذاق بری چیز اور ناجائز ہے کیونکہ اس میں دوسرے کی دل آزاری ہوتی ہے، اگرچہ بعض کے دل خوش بھی ہوتے ہیں لیکن ایک مسلمان کی دل آزاری ہو رہی ہو اور دوسرے خوش ہو رہے ہوں تو اس کی اجازت دین اسلام میں کیسے ہو سکتی ہے؟ جن احادیث میں مزاح سے منع کرنے کا ذکر ہے وہاں مزاح سے مذاق اور تمسخر ہی مراد ہے یا مطلب یہ ہے کہ ہر وقت ہنستے ہنساتے رہنا کیونکہ اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے اور دل پہ غفلت طاری ہو جاتی ہے۔ كثرة الضحك تميت القلب ۔ لہٰذا کبھی کبھی خوش طبعی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

بلکہ علماء نے اس کو سنت مستحبہ کا درجہ دیا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا ۔ حضور آپ ہم سے خوش طبعی فرماتے ہیں (تو کیا اس حال میں آپ کے

فرمودات عالیہ بھی ہمارے لیے باعث ہدایت و قابل عمل ہیں یا ہم جیسوں سے آپ کا خوش طبعی فرمانا عجیب لگتا ہے یا مطلب یہ تھا کہ کیا خوش طبعی جائز ہے؟) فرمایا: لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا ۔ میں (اس حالت میں بھی) حق کے سوا کچھ نہیں بولتا۔

(رواہ الترمذی، مشکوٰۃ ۴۶۶۵)

کہتا ہوں انہیں آؤ در سرور دیں پر
جو لوگ نظر آتے ہیں غمگین و حزیں سے
اللہ نے بخشی ہے عجب نعمت عظمیٰ
صد شکر محبت ہے مجھے سرور دیں سے
شان شہ دیں پوچھے جبریل امیں سے
ملتی ہے ہر اک نعمت کونین یہیں سے

ایک بچے کے ساتھ حضور علیہ السلام کی خوش طبعی

☆ يَا اَبَا عُمَيْر، مَا فَعِلَ النُّغَيْرُ ۔ اے ابو عمیر! تیری چڑیا کا کیا بنا؟ انہوں نے ایک چڑیا رکھی ہوئی تھی جس سے وہ کھیلتے تھے جب وہ مر گئی تو حضور علیہ السلام نے ان کے دل کو بہلانے یا تسلی دینے کے لئے یہ فرمایا۔ اس سے چند مسائل کا استنباط ملاحظہ ہوتا کہ پتہ چلے کہ حضور علیہ السلام کا اس انداز سے کلام فرمانا بھی کس طرح امت کے لئے رہنمائی کا باعث ہے۔ ایک تو اس فرمان سے معلوم ہوا کہ چڑیا پالنا، اسے پنجرے میں رکھنا اور بچوں کا اس سے کھیلنا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس کے دانہ پانی کا خیال رکھے (کبوتر پالنا جائز ہے لیکن کبوتر بازی حرام ہے) دوسرا یہ کہ حرم مدینہ میں شکار کرنے کی اجازت ہے ورنہ چڑیا کا پنجرے میں رکھنا بھی حرام ہوتا جیسا کہ حرم مکہ میں۔ تیسرا یہ کہ معلوم ہونے کے باوجود کسی اچھے مقصد کے لئے بات پوچھنے میں حرج نہیں نہ ہی اس سے پوچھنے والے کی لاعلمی ظاہر ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام کو معلوم تھا کہ چڑیا مر گئی پھر بھی پوچھا۔ چوتھا یہ کہ بچوں کا دل بہلانے کے لئے ان سے خوش طبعی کرنا جائز ہے اور پانچواں یہ کہ ہم وزن الفاظ بولنے میں کوئی قباحت نہیں جیسا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: یا اباعمیر ۔ مافعل النغير ۔

Scanned with CamScanner

الغرض! میں فدا تو آپ ہے اپنا جواب

نور خدا کا حسن و جمال آپ ہی تو ہیں — اس بے مثال رب کی مثال آپ ہی تو ہیں
غم کی شبوں میں صبح خیال آپ ہی تو ہیں — جس سے چھٹے غبار ملال آپ ہی تو ہیں
ہر ایک حد عصر و مکاں توڑ کر کبھی — جس کو ملا خدا کا وصال آپ ہی تو ہیں
بھیجے خدا نے سینکڑوں کامل نبی مگر — اس کی نبوتوں کا کمال آپ ہی تو ہیں
جو ظلمتیں جہاں میں تھیں اپنے عروج پر — ان ظلمتوں کی وجہ زوال آپ ہی تو ہیں
کیوں بادشاہ کے سامنے پھیلاؤں ہاتھ میں — کرتا ہے وہ بھی جس سے سوال آپ ہی تو ہیں

(ڈاکٹر سعید اقبال سعیدی)

صحابہ کرام سے خوش طبعی کی باتیں

ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے (اونٹ کی) سواری طلب کی تو آپ نے فرمایا: ہم تو تمہیں (اونٹ کی بجائے) اونٹنی کے بچے پہ سوار کریں گے۔ اس نے (یہ خیال کرتے ہوئے کہ اونٹنی کا بچہ تو اصطلاحاً سواری کے قابل نہیں ہوتا) عرض کیا: مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا؟ فرمایا: هَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ۔ ہر اونٹ کسی اونٹنی کا بچہ ہی تو ہوگا۔ یعنی اونٹ کو اونٹنی ہی تو جنتی ہے۔ (۴۶۶۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ (کے قدرے بڑے کان ہونے کی وجہ سے ان) کو فرمایا: یــاذاالاذنین اے دو کانوں والے (یا اس لیے فرمایا کہ ان کی قوت سماعت بہت قوی تھی یا آپ بہت ذہین تھے۔ بہر حال اس فرمان میں حضرت انس کی تعریف بھی ہے اور ان سے خوش طبعی بھی)

ایک حدیث میں ہے ایک بوڑھی عورت سے فرمایا کہ کوئی بوڑھی جنت میں داخل نہ ہو گی اور جب وہ پریشان ہوگئیں تو فرمایا بوڑھیاں جوان بنا دی جائیں گی۔ (مفہوم)
(۴۶۶۸) انا انشاناھن انشاء فجعلنٰھن ابکارًا۔ (الواقعہ)

☆ حضرت زاہر بن حرام کے ساتھ حضور علیہ السلام کی خوش طبعی کا واقعہ (۴۶۶۹)

(۲۳۹) بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

(فخر و تعصب کا بیان)

ایک دوسرے پہ ذاتی بڑائی ظاہر کرنا کہ میں تجھ سے اونچا ہوں یہ تفاخر ہے جو کہ کفار کے مقابلہ میں یا ضرورت کے وقت مسلمان کے سامنے بھی کر سکتے ہیں بشرطیکہ کوئی دینی مصلحت اس کے ساتھ متعلق ہو نفسانی فخر چونکہ تکبر ہے لہٰذا حرام ہے۔ تعصب عصب سے ہے، جس کا معنی ہے قوت، اصطلاح میں جماعت اور کنبہ کو عصب کہتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے وَنَحْنُ عُصْبَةٌ تو تعصب کا معنی بنے گا کہ اپنی قوم اور دھڑے کی حمایت کرنا اگر حمایت حق ہو پہ تو جائز ہے ورنہ حرام ہے۔ (مرأۃ)

☆ جو جاہلیت کی نسبتوں سے اپنے آپ کو منسوب کرے (میں فلاں کا بیٹا ہوں اور فلاں قبیلے کا ہوں) تو اسے صاف صاف کہہ دو کہ اپنے باپ کی شرمگاہ منہ میں لے لے اور یہ کہنے میں کنایہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (بلکہ کھلے لفظوں میں کہہ دو)۔
(۴۶۸۲)

☆ کافر پہ حملہ کرتے وقت حضرت سلمان فارسی نے اَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِیُّ کہا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: یوں کہنا تھا اَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِیُّ ۔ میں انصاری جوان ہوں۔ (۴۶۸۳-۸۷-۸۹)

☆ اپنی قوم کی ناحق مدد کرنے والا اس اونٹ کی طرح ہے جو گڑھے میں گر جائے تو اس کو دم سے پکڑ کر کھینچتے رہیں۔ (۴۶۸۴)

☆ شئی کی محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔ (۴۶۸۸)

☆ انسان کے لئے شرم کی بات یہ ہے کہ وہ فحش گو اور کنجوس ہو۔ (۴۶۹۰)

(۲۴۰) بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

(نیکی اور صلہ رحمی کا بیان)

برب کے کسرہ اور را کی شد کے ساتھ ہے بمعنی نیکی و بھلائی، لیکن یہاں مراد والدین

Scanned with CamScanner

کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔جس کا مقابل عقوق یعنی نافرمانی ہے۔صلہ وصل سے بنا ہے جس کا معنی ہے ملنا ملانا اس سے یہاں مراد ہے قرابتداروں پر احسان اور ان سے حسن سلوک کرنا کیونکہ اس سے بھی اعزہ کے دل مل جاتے ہیں۔ بر کا اسم فاعل بار ہے اور اس کی جمع بررہ ہے اور صلہ کا اسم فاعل واصل ہے۔جس کی جمع وصلہ اور واصلین ہے۔

☆ ماں کا حق باپ سے تین حصے زیادہ ہے۔(۴۶۹۱)

☆ ماں مشرکہ بھی ہے تو اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔(۴۶۹۳)

اس پہ فقہاء فرماتے ہیں مشرک والدین کو بت خانے نہ لے جائے لیکن اگر وہ کسی طریقے سے وہاں پہنچ جائیں تو وہاں سے لے آئے کیونکہ لے جانا بت پرستی پہ مدد ہے اور واپس لانا ان کی خدمت ہے۔والدین کے علاوہ دیگر اعزہ بھی اگر محتاج ہوں تو ان کی مالی مدد کی جاسکتی ہے۔(اشعہ)

☆ زیادہ قیل وقال اور کثرت سوال کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے۔(۴۶۹۵)

☆ دوسرے کے والدین کو گالی دینا اپنے والدین کو گالی دینا ہے۔(۴۶۹۶)

☆ قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہ جائے گا۔(۴۷۰۲)

☆ دعا تقدیر (معلق) کو بدل دیتی ہے۔حسن سلوک سے عمر بڑھتی ہے اور گناہ سے رزق کم ہو جاتا ہے۔(۴۷۰۵)

☆ حضور علیہ السلام نے ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے صحابی کی جنت میں تلاوت سنی۔(۴۷۰۶)

☆ باپ کی رضا میں رب کی رضا ہے اور باپ کی ناراضگی میں رب کی ناراضگی ہے۔(۴۷۰۷)

والدین کے کہنے پہ طلاق دینا (جائز ہے) (۴۷۰۸-۲۰) اگر حکم دیں تو طلاق دینا واجب ہے لیکن اگر والدین، بیوی پہ ظلم کرنے کا حکم دیں کہ اسے خرچہ نہ دو یا میکے چھوڑ کر آؤ تو ان کی بات نہ مانی جائیگی۔(مرأۃ) حدیث ۴۷۲۰ میں کسی دینی خرابی کی وجہ سے طلاق کا حکم دیا گیا۔(مرأۃ، ج ۶، ص ۵۴۰)

☆ ماں نہ ہو تو خالہ کو ماں سمجھ کر اس سے نیکی کرو۔(۴۷۱۵)

☆ اپنی رضائی والدہ (حضرت حلیمہ) کے لئے حضور علیہ السلام نے چادر بچھا دی۔(۴۷۱۷)

حدیث غار سے چند مسائل کا استنباط

☆ حدیث غار (۴۷۱۸)

حدیث غار کے تحت علماء نے چند مسائل لکھے۔

۱-مسجد، یتیم اور غائب آدمی کا متولی ان کے مال کو تجارت میں لگا سکتا ہے۔

۲-اس صورت میں سارا نفع مالک ہی کا ہوگا۔کام کرنے والے کو اس سے کچھ نہ ملے گا۔

۳-اس صورت میں یہ متولی اجرت نہ پائے گا کیونکہ مالک نے اسے اس کا حکم نہ دیا تھا۔

۴-ماں باپ کی خدمت پاک دامنی اور خدمت خلق اعلیٰ درجہ کی نیکیاں ہیں۔

۵-فی زمانہ حکومتیں اپنے ملازمین کی تنخواہ سے کچھ فنڈ کاٹتی ہیں ملازمت سے الگ ہونے پر یہ جمع شدہ رقم مع زیادتی دیتی ہیں۔یہ سود نہیں ملازم کے لیے حلال ہے کیونکہ قبضہ نہ ہونے کی وجہ سے اس فنڈ کی رقم کا مالک قابض نہ بنا۔لہٰذا وہ رقم دین نہیں نہ نفع سود۔حکومت اس فنڈ سے تجارت کرتی ہے۔اس تجارتی نفع سے اس ملازم کو دیتی ہے اس عمل کا ماخذ یہ حدیث ہے۔

☆ والدین کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھنے کا ثواب حج مبرور ہے۔(۴۷۲۴)

☆ والدین کی نافرمانی کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے۔(۴۷۲۵)

☆ بڑا بھائی باپ کی طرح ہے۔(۴۷۲۶)

(۲۴۱) بَابُ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ اِلَی الْخَلْقِ

(مخلوق پہ شفقت ورحمت کا بیان)

لفظ شفقت شفق سے ہے۔جس کا معنی ہے ڈر اور خوف، اصطلاحاً شفقت اس مہربانی کو

Scanned with CamScanner

کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر کسی کے ساتھ کی جاتی ہے کہ اگر نہ کی جائے گی تو اللہ ناراض ہو جائے گا۔ رحمت یہ ہے کہ بلا استحقاق کسی پہ مہربانی کی جائے اس کی آگے دو قسمیں ہیں۔ عامہ اور خاصہ یہاں دونوں مراد ہیں۔

☆ اپنی بچیوں کی تربیت کرنے والا حضور علیہ السلام کے ساتھ جنت میں ہوگا۔ (۴۷۳۰)

☆ اِشْفَعُوْا فَلْتُوْجَرُوْا ۔ جائز سفارش کرو اجر پاؤ گے۔ (۴۷۳۶)

☆ جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کا احترام نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (۴۷۵۰)

☆ بوڑھے مسلمان اور حامل قرآن (حافظ، قاری، عالم، مفسر) کا احترام خدا کا احترام ہے۔ (۴۷۵۲)

☆ اندھے کو دنیا میں دو آنکھیں نہ ملنے کے بدلے جنت دی جائیگی۔ (۴۷۵۵)

☆ کسی کو غیبت سے روکنے پر قادر ہونے کے باوجود نہ روکنے والا بھی پکڑا جائے گا۔ (۴۷۶۰)

☆ نیکی اور بدی کا فیصلہ ہمسائے کی گواہی سے کیا جائے۔ (۴۷۶۸)

☆ دل کی سختی کا علاج یتیم کے سر پہ ہاتھ پھیرنا اور مسکین کو کھانا کھلانا۔ (۴۷۸۰)

(۲۴۲) بَابُ الْحُبِّ فِی اللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ

(اللہ کی راہ میں محبت اور اللہ کی محبت)

اس باب میں فی اگر اپنے معنی میں ہو تو اس کے بعد سبیل کا لفظ پوشیدہ ہوگا۔ یا فی بمعنی لام ہوگا جیسا کہ فرمایا: والذین جاھدوا فینا۔ تو مطلب یہ ہوگا کہ کسی بندے سے محض اللہ کی رضا کے لئے محبت کرنا اس محبت میں والدین، اولاد، اہل قرابت اور جملہ اہل اسلام کی محبت آ جاتی ہے۔ حضرت انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی محبت اعلیٰ درجہ کی محبت فی اللہ ہے اور محبت من اللہ سے وہ محبت مراد ہے جو اللہ تعالیٰ بندے سے فرماتا ہے جیسا کہ اس باب کی دوسری حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبریل علیہ السلام

کو بلا کر زمین و آسمان پہ اس محبت کا اعلان کرواتا ہے۔ (۴۷۸۳)

قرآن مجید میں ہے: ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سیجعل لهم الرحمٰن ودا ۔ ایماندار نیک اعمال کرنے والوں کے لئے (لوگوں کے دلوں میں) محبت پیدا کر دی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے بزرگان دین کے آستانوں پہ لوگوں کے میلے لگے رہتے ہیں تو معلوم ہوا کہ ترجمہ باب کے الفاظ میں تکرار نہیں بلکہ دونوں مستقل مضامین ہیں۔

☆ بندہ قیامت کو اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ دنیا میں محبت کرے گا۔ (۴۷۸۶)

☆ انبیاء کرام علیہم السلام غیر انبیاء کو دیکھ کر غبطہ کریں گے یعنی خوش ہوں گے۔ یہ اولیاء کرام ہوں گے کیونکہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیهم ولا هم یحزنون (۴۷۹۰)

☆ جس سے محبت ہو اس کو بتایا جائے کہ مجھے تجھ سے محبت ہے۔ (۹۴-۴۷۹۳)

یہ خبر دینا خوشامد یا جھوٹ بولنے کے طریقے پہ نہ ہوگا تو انشاء اللہ اس کے دل میں بھی اس کی محبت پیدا ہو جائیگی یا وہ دعا کریگا کہ اے اللہ میرے دل میں بھی اس کی محبت پیدا کر دے یہ عمل بہت مجرب ہے کہ محبت کی خبر دینے سے محبت پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ اخلاص ہو۔ (مراۃ)

☆ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ کو نماز، زکوٰۃ اور حج سے بھی آگے کا درجہ دیا گیا۔ (۴۷۹۸)

☆ تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو خدا یاد آ جائے۔ (۴۸۰۰)

☆ اللہ کی رضا کی خاطر محبت کرنے والوں کو قیامت کے دن اکٹھا کر دیا جائے گا۔ (۴۸۰۱)

☆ اپنے بھائی کی ملاقات کے لئے نکلنے والے کے لئے ستر ہزار فرشتوں کی دعا۔ (۴۸۰۲)

Scanned with CamScanner

(۲۴۳)بَابُ مَایُنْهٰی عَنْهُ مِنَ التَّهَاجُرِ وَالتُّقَاطُعِ وَاِتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ

(کسی مسلمان کوچھوڑ دینااوراسکابائیکاٹ کرنااورچھپے عیبوں کی تلاش کاممنوع ہونا)

التھاجر ہجر سے ہےاسی سے ہجرت اورمہاجر بھی ہے۔تہاجر کامعنی ہے تقاطع کاٹ دینا۔اس صورت میں والتقاطع کاعطف تفسیری ہوگا ورنہ تہاجر خاص ہوگا اور تقاطع عام یعنی مسلمان بھائی کوچھوڑ دینااوررشتہ داروں سے تعلق توڑ دینا۔اتباع کامعنی ہے پیچھے پڑنا اس سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کے چھپے عیبوں کی تلاش میں رہنا تاکہ انہیں ظاہر کرکے بدنام کیا جائے اس میں چونکہ عیب جوئی ہے اوراس سے لوگوں میں عداوتیں پیدا ہوتی ہیں اور رشتے ناطے متاثر ہوتے ہیں۔لہٰذا اس کوحرام قرار دیا گیا۔پھریادرکھیں کہ کسی دنیاوی رنجش کی وجہ سے تین دن سے زائد تک ترک تعلق حلال نہیں ہے کیونکہ عموماً تین دنوں میں جوش ٹھنڈا ہو ہی جاتا ہے جبکہ بدمذہب اور بے دین سے دائمی بائیکاٹ یاتعلیم وتربیت کے لئے اپنوں سے ترک تعلق کرنا تین دن سے زائد کا بھی جائز ہے۔جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے والوں (کعب بن مالک٬ ہلال بن امیہ اورمرارہ بن لوی رضی اللہ عنہم) کا پچاس دن بائیکاٹ رکھا چونکہ یہ ہجران نہ تھا بلکہ تعلیم تھی۔لہٰذا یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں فرمایا گیا ہے: لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ (۴۸۰۴)اورفرمایا: فَمَنْ ھَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ۔جو تین دنوں سے زائد کسی کو چھوڑے گا اور پھر اسی حالت میں مرجائے گا تو وہ دوزخ میں جائے گا۔(۴۸۱۱) کیونکہ حسد٬ بغض اور کینہ عداوت بھی آگیں ہیں تو آخرت میں اس کے لئے آگ کی سزا ہی تجویز فرمائی گئی۔ایک حدیث میں معاملات کی درستگی اورآپس کی صلح وآشتی کو نماز٬ روزہ اورصدقہ سے بھی افضل قرار دیا گیا۔(۴۸۱۴)

☆ حسد نیکیوں کواس طرح کھاجاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو۔(۴۸۱۶)

☆ جوکسی ایماندار کودھوکہ دے یااسے تکلیف پہنچائے وہ لعنتی ہے۔(۴۸۱۹)

☆ بدترین سود مسلمان کی آبرو میں ناحق دست درازی ہے۔(۴۸۲۱)

ایسے لوگوں کومعراج کی رات تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو کھرچتے ہوئے دیکھا گیا۔(۴۸۲۲)

☆ قریب ہے کہ تنگدستی کفر تک پہنچادے اورحسد تقدیر پر غالب آجائے۔(۴۸۲۷)

☆ کسی کاعذر قبول نہ کرنا اتنابڑا گناہ ہے کہ جتنا گناہ ٹیکس لگانے والے اور وصول کرنے والے(ظالم)کو(۴۸۲۸)

(۲۴۴) بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّانِیْ فِی الْاُمُوْرِ

(احتیاط کرنے اورکاموں میں اطمینان کابیان)

حذر حا اور ذال کے فتح سے ہے جس کامعنی ہے احتیاط برتنا اور پرہیز کرنا اوراگر ذال کے کسرہ سے ہو تو اس کامعنی ہے احتیاط کرنے والا یعنی محتاط شخص۔یہاں حذر کے معنی ہیں نقصان دہ لوگوں سے محتاط رہنا اورتانی کے معنی ہیں اطمینان سے کام کرنا٬ اس کی ضد تعجیل (جلدی کرنا) ہے۔یادرکھیں دنیا کے ہرکام میں تاخیر واحتیاط بہتر ہے لیکن آخرت کا ہر کام جلدی کرلینا بہتر ہے(کیونکہ موت کا کوئی پتہ نہیں کہ کب آجائے)(۴۸۳۴)

وفد عبدالقیس کے سردار کی حضور علیہ السلام نے یوں تعریف فرمائی۔اِنَّ فِیْکَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّھُمَا اللّٰہُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاۃُ (۴۸۳۰) تیرے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔بردباری اور وقار۔

☆ ٹھوکریں کھاکھا کر بندہ بردبار ہوجاتا ہے اور تجربہ کرکے حکیم۔(۴۸۳۲)

میانہ روی نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے(۴۸۳۵) اس حدیث میں اقتصاد کا لفظ آیا ہے اس کی تشریح یہ ہے کہ

وہ کام جوافراط وتفریط کے درمیان ہو اقتصاد ہے جس طرح کہ فضول خرچی اور بخل کے درمیان سخاوت ہے۔ظلم اور بزدلی کے درمیان شجاعت ہے۔میانہ روی بعض اچھی ہوتی ہے بعض بری اور یہاں اچھی میانہ روی مراد ہے۔قرآن پاک میں چال کے اندر

Scanned with CamScanner

میانہ روی اپنانے کا حکم دیا گیا۔ واقصد فی مشیك۔ آواز کے اندر میانہ روی کا حکم دیا۔ واغضض من صوتك۔ اپنے ذکر میں میانہ روی کا حکم دیا اور فرمایا: ولا تجهر بصلوٰتك ولاتخافت بها وابتغ بين ذٰلك سبيلا۔ نیز فرمایا: ادعوا ربكم تضرعا وخفية انه لايحب المعتدين۔ خرچ کرنے میں میانہ روی کا حکم ہے۔ والذين اذا انفقوا لم يسرفوا ولم يقتروا وكان بين ذلك سبيلا۔ عرفاء فرماتے ہیں "علم اچھا ہے جبکہ درمیانی ہو کہ عمل سے نہ روکے اور عمل اچھا ہے جبکہ درمیانی ہو کہ علم سے نہ روکے۔ (مرقاۃ)

ایک حدیث میں میانہ روی کو نبوت کا پچیسواں حصہ قرار دیا۔ (۴۸۳۶)

ایک حدیث میں خرچ میں اقتصاد کو آدھی معیشت قرار دیا گیا۔ اَلْاِقْتِصَادُ فِی النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ (۴۸۴۳)

☆ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔ (۴۸۳۸)

☆ عقل کی فضیلت میں احادیث (۴۸۴۰ تا ۴۸۴۳)

اقتصاد اور عقل کے بارے میں احادیث ذکر کرنے کے بعد حظر واباحت کے حوالے سے چند مسائل کا ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ جن کو اللہ تعالیٰ نے عقل کی نعمت سے نوازا ہے وہ ان مسائل پہ عمل کر کے اپنی دنیا و آخرت کو کامیاب و کامران بنائیں۔

حظر واباحت سے متعلقہ فقہی مسائل

☆ ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ تو اپنے آپ کو تلوار سے قتل کر ورنہ میں تجھے نہایت برے طریقہ سے قتل کروں گا۔ تو اس شخص کو غالب گمان ہوا کہ اگر میں اپنے آپ کو قتل نہ کروں گا تو یہ شخص جیسی دھمکی دے رہا ہے ویسا ہی کر گزرے گا یعنی اکراہ شرعی پایا گیا تو اس صورت میں خودکشی گناہ نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری صفحہ ۳۶۔

☆ دوسرے کے مکان پر کھانا کھا رہے ہوں تو اس کے کھانے میں سے مسکین سائل کو دینا جائز نہیں۔ (بہار شریعت جلد ۱۶ص ۹۶، درمختار مع شامی جلد چہارم صفحہ ۵۲۲)

☆ بالغ آدمی کو ڈاکٹر یا نائی سے ختنہ کروانا جائز نہیں۔ اس لیے کہ ختنہ سنت ہے اور

بالغ آدمی کا ڈاکٹر یا نائی کے سامنے شرمگاہ کھولنا حرام ہے اور سنت کے لیے حرام کا ارتکاب جائز نہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں: "جوان آدمی آپ اپنا ختنہ کر سکے تو کر لے ورنہ ممکن ہو تو ایسی عورت سے نکاح کرے یا ایسی کنیز شرعی خریدے جو ختنہ کر سکے یہ بھی نہ ہو سکے تو اسے معاف ہے۔ (فتاویٰ افریقہ لاہوری صفحہ ۳۶) اور حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان فتاویٰ عالمگیری کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ بالغ شخص مشرف باسلام ہوا اگر وہ خود ہی اپنی مسلمانی (ختنہ) کر سکتا ہے تو اپنے ہاتھ سے کر لے ورنہ نہیں۔ ہاں اگر ممکن ہو تو ایسی کوئی عورت جو ختنہ کرنا جانتی ہو اس سے نکاح کرے تو نکاح کر کے اس سے ختنہ کرا لے۔ (بہار شریعت جلد ۱۶ صفحہ ۲۰۱)

رشوت دینا کب جائز ہے؟

اپنا حق لینے کے لیے یا اپنے اوپر سے ظلم کو دفع کرنے کے لیے رشوت دینا جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشى والمرتشى کے تحت حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: الرشوة ما يعطى لابطال حق او لاحقاق باطل اما اذا اعطى ليتوصل به الى حق او ليدفع به عن نفسه ظلما فلا باس به۔

☆ دو مردار جانور حلال ہیں۔ ایک مچھلی دوسرے ٹڈی۔ جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث شریف مروی ہے۔ (احمد، ابن ماجہ، دار قطنی، مشکوۃ ص ۳۶۱)

☆ جو شخص ماہ رمضان میں علانیہ بلا عذر قصداً کھائے اس مسلمان کے قتل کا حکم ہے اگرچہ وہ کسی کا قاتل اور مرتد نہ ہو جیسا کہ درمختار مع شامی جلد دوم میں ہے۔ لو اكل عمداً شهره بلا عذر يقتل۔

☆ بغیر زنجیر سونے کا بٹن مرد کو استعمال کرنا جائز ہے۔

(بہار شریعت حصہ شانزدہم صفحہ ۵۲)

☆ اسی طرح چاندی کا بٹن بغیر زنجیر ہو تو مرد کو اس کا استعمال بھی جائز ہے جیسا کہ

Scanned with CamScanner

حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: سونے چاندی کے بٹن کرتے یا اچکن میں لگانا جائز ہے جس طرح ریشم کی گھنڈی جائز ہے (درمختار) یعنی جب کہ بٹن بغیر زنجیر ہوں اور اگر زنجیر والے بٹن ہوں تو اِن کا اِستعمال ناجائز ہے کہ زنجیر زیور کے حکم میں ہے جس کا اِستعمال مرد کو ناجائز ہے۔ (بہارِ شریعت جلد ۱۶ ص ۵۲)

☆ جو برتن کہ آدمی یا خنزیر کے اجزاء سے بنایا گیا ہو اس کا استعمال کرنا حرام ہے الاشباہ والنظائر صفحہ ۴۰۲ میں ہے۔

☆ جس برتن کو اپنے لیے خاص کر لیا ہو اس کا اِستعمال کرنا جائز ہے مگر اس سے وضو بنانا مکروہ ہے جیسا کہ بہارِ شریعت حصہ دوم صفحہ ۲۲ میں ہے کہ اپنے لیے کوئی لوٹا وغیرہ خاص کر لینا مکروہ ہے۔ اور الاشباہ والنظائر صفحہ ۴۰۲ میں ہے۔ ای اناء مباح الاستعمال یکره الوضوء منه؟ فقل ماخصه لنفسه ۔

☆ جب کہ کسی کا قیمتی سامان دوسرے کے گھر میں گر گیا اور مالک کو خوف ہے کہ اگر وہ گھر والے سے مانگے تو وہ چھپا لے گا تو اس صورت میں بلا اجازت دوسرے کے گھر میں داخل ہونا جائز ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر ص ۸۸ میں ہے۔ جواز دخول بیت غیره اذا سقط متاعه فیه وخاف صاحبه ان لو طلبه منه لا خفاء ه ۔

☆ راستے میں پڑی ہوئی چیز مالک کو دینے کی نیت سے اُٹھانا جائز ہے اور اپنے لیے اُٹھانا جائز نہیں ہے جیسا کہ حضرت علامہ ابنِ نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے۔ (الاشباہ والنظائر ص ۲۸)

☆ جس قلم کی نب سونا، چاندی کی ہو اس سے لکھنا جائز نہیں۔

(بہارِ شریعت جلد ۱۶ ص ۳۵)

☆ جب کہ شکار محض بغرض تفریح ہو بندوق، غلیل کا ہو خواہ مچھلی کا روزانہ ہو خواہ کبھی کبھی، تو وہ مطلقاً بالاتفاق حرام ہے۔ (احکام شریعت حصہ اول ص ۱۲)

☆ کھانے کے لیے ہاتھ دھوئے تو اسے تولیہ وغیرہ سے پوچھنا منع ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری صفحہ ۲۹۶ میں ہے۔ لا یمسح یده قبل الطعام بالمندیل

لیکون اثر الغسل باقیا وقت الاکل ۔

جھوٹ بولنا کب مباح اور کب واجب ہے؟

اپنا حق پانے کے لیے یا اپنے اوپر سے ظلم کو دفع کرنے کے لیے جھوٹ بولنا جائز ہے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں: ''جب آدمی کا حق مارا جاتا ہے اور وہ بغیر کسی ایسے اِظہار کے جو بظاہر خلاف واقع ہے حاصل نہ ہو سکتا ہو تو اپنے احیائے حق کے لیے ایسی بات کا بیان شرعاً جائز ہے۔ اگرچہ سامع اسے کذب پر محمول کرے' درمختار میں ہے۔ الکذب مباح لا حیاء حقه و دفع الظلم عن نفسه ۔

(فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۱۹۲)

اور حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں: ''تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی اس میں گناہ نہیں ایک جنگ کی صورت میں کہ یہاں اپنے مقابل کو دھوکا دینا جائز ہے۔ اسی طرح جب ظالم ظلم کرنا چاہتا ہو تو اس کے ظلم سے بچنے کے لیے بھی جائز ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ دو مسلمانوں میں اختلاف ہے اور یہ اِن دونوں میں صلح کرانا چاہتا ہے مثلاً ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمہیں اچھا جانتا ہے تمہاری تعریف کرتا تھا یا اس نے تمہیں سلام کہلا بھیجا ہے۔ اور دوسرے کے پاس بھی اسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت کم ہو جائے اور صلح ہو جائے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ بیوی کو خوش کرنے کے لیے کوئی بات خلاف واقعہ کہہ دے (بہارِ شریعت حصہ شانزدہم صفحہ ۱۳۶ بحوالہ عالمگیری) اور سچ بولنے میں فساد پیدا ہوتا ہو تو اس صورت میں بھی جھوٹ بولنا جائز ہے اور بے گناہ کو قتل سے بچانے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہے۔ (بہارِ شریعت جلد ۱۶ صفحہ ۱۳۷)

☆ بعد سلام امام کو قبلہ رُخ بیٹھنا مکروہ منع ہے (فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۶۶) اور پیشاب و پاخانہ کرنے کے وقت قبلہ رُخ بیٹھنا حرام ہے جیسا کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں: ''مذہب امام اعظم ابوحنیفہ آنست کہ استقبال قبلہ واستدبار آں در بول و غائط حرام ست چہ در صحرا و چہ در خانہا'' یعنی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ پیشاب و پاخانہ کرنے میں قبلہ کی جانب منہ یا

Scanned with CamScanner

بیٹھ کرنا حرام ہے چاہے جنگل میں ہو یا گھروں میں۔ (اشعۃ اللمعات جلد اوّل ص ۱۹۸)

☆ مردہ کو نہلانے میں اور قبرستان جب کہ ہمارے ملک میں مشرق کی طرف ہو تو مردہ کو وہاں پہنچانے میں اس کے پیروں کو قبلہ کی طرف کرنا کوئی حرج نہیں اور مریض جب کہ بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو تو چت لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں کرے۔ مگر اس صورت میں پاؤں نہ پھیلائے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۲۸۔

☆ جو اپنی ضرویات شرعیہ کے لائق مال رکھتا ہے یا اس کے کسب پر قادر ہے اسے بھیک مانگنا حرام ہے جیسے اکثر قوم کے فقیر، جوگی، سادھو وغیرہ ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۴ ص ۴۶۸)

☆ وہ لوگ کہ عاجز وناتواں ہیں نہ مال رکھتے ہیں اور نہ کمانے پر قادر ہیں یا جتنے کی حاجت ہے اِتنا کمانے کی قدرت نہیں رکھتے تو ایسے لوگوں کو بقدر حاجت سوال کرنا جائز ہے اور یہی لوگ ہیں جنہیں جھڑکنا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۴ ص ۴۶۸)

☆ جس مسلمان پر غسل فرض ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اسے قرآنِ مجید پڑھنا بھی حرام ہے۔ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۱۱۶۔

☆ بے وضو ہونے کی صورت میں قرآنِ شریف چھونا حرام ہے، حیض ونفاس کی حالت اور غسل فرض کی صورت میں بھی قرآنِ شریف چھونا حرام ہے البتہ غلاف میں ہو تو اس غلاف کے چھونے میں حرج نہیں درمختار مع ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۱۱۶۔

☆ یہ منت مانی کہ اگر بیمار اچھا ہو جائے تو میں ان لوگوں کو کھانا کھلاؤں گا اور وہ لوگ مالدار ہوں تو منت صحیح نہیں اس کا پورا کرنا اس پر ضروری نہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ نہم صفحہ ۳۳) اور درمختار مع شامی جلد سوم صفحہ ۶۸

☆ علم، تعزیہ بنانے، محرم میں بچوں کو فقیر بنانے مرثیہ کی مجلس کرنے اور تعزیوں پر نیاز دلوانے وغیرہ خرافات جو روافض اور تعزیہ دار لوگ کرتے ہیں ان کی منت مانی ہو تو پوری نہ کرے۔ (بہارِ شریعت حصہ نہم صفحہ ۳۵)

☆ نکاح کا خطبہ ہو تو اسے بیٹھ کر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد پنجم صفحہ ۵۲)

☆ لڑائی میں کافروں کو مرعوب کرنے کے لیے خضاب لگانا بہتر ہے جیسا کہ ردالمحتار جلد پنجم صفحہ ۲۸۱ میں ہے۔

☆ خطبہ کے وقت میں یا جس وقت کہ قرآنِ مجید سن رہا ہے یا نماز پڑھ رہا ہے ان حالتوں میں نام مبارک سننے پر ہاتھ چوم کر آنکھوں پر لگانے کی اِجازت نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد دوم مطبوعہ لائل پور ۴۱۷)

☆ وضو کے بعد جس رومال سے اعضاء کو پونچھتا ہو اس رومال پر نماز پڑھنا بہتر نہیں جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۶۹ میں ہے۔ **الاولی ان لا یصلی علیٰ مندیل الوضوء الذی یمسح بہ ۔**

پھر عقل کی بات

آخر میں ایک بار پھر عقل کی طرف آتے ہیں کہ عقل کی دو قسمیں ہیں۔ ایک عقل مطبوع اور دوسری عقل مسموع، عقل مسموع کو ہی تدبیر کہتے ہیں کیونکہ اس کے بغیر عقل مطبوع بے کار ہے لیکن عقل مطبوع کے بغیر بھی عقل مسموع مفید ہوتی ہے کیونکہ عقل مطبوع وہ ہے جو فطری طور پر یا تجربہ یا سمجھ بوجھ کے ذریعے حاصل ہو جبکہ عقل مسموع حضور علیہ السلام کی تعلیم سے حاصل ہوتی ہے۔ عقل مطبوع دنیوی انجام معلوم کرتی ہے جبکہ عقل مسموع اخروی انجام کا پتہ دیتی ہے۔ حاصل یہ کہ عقل مطبوع کے ساتھ عقل مسموع شامل ہو تو مفید ہے۔ (مرقاۃ)

دیکھا گیا ہے کم عقلوں کو عقل مندوں سے کم ثواب ملتا ہے۔ عقل والا وہاں پیسہ لگائے گا جہاں ضرورت ہے کیونکہ جہاں مسجد کی ضرورت ہی نہ ہو وہاں بیس مساجد بنا دینے کا وہ ثواب نہیں کہ اس جگہ اگر پانی کی ضرورت ہے تو وہاں ایک کنواں کھدوا دینا بیس مسجدیں بنوانے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ حضرت مفتی احمد یار خاں علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ پٹنہ میں ایک بزرگ پیدل حج کو گئے۔ ہر پانچ قدم پہ دو نفل پڑھتے ہوئے دس سال بعد واپس پہنچے تو ہم نے کہا اگر ہوائی جہاز سے مکہ مکرمہ پہنچ جاتے اور اتنے سال وہاں نوافل پڑھتے رہتے تو

Scanned with CamScanner

فی رکعت لاکھ کا ثواب پاتے۔ (مرأة، ج ٦، ص ٦٣٢)

(۲۴۵) بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَ حُسْنِ الْخُلُقِ

(نرمی، شرم اور اچھی عادت کا باب)

رفق، رفاقت سے ہے جس کا معنی ہے نرمی، اسی سے رفیق ہے جو کہ اپنے ساتھیوں کی خاطر و مدارت کرتا ہے۔ حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں رفیق کا لفظ ارشاد فرمایا گیا ہے۔ (۴۸۴۴) لیکن عام محاورہ میں اللہ تعالیٰ کو رفیق کہنا جائز نہیں اور یہ لفظ اسماء الٰہیہ میں بھی نہیں آیا۔ حدیث میں لغوی معنی کے اعتبار سے یہ لفظ وارد ہوا ہے۔

حیا اس قلبی رکاوٹ کو کہتے ہیں جس کے ساتھ ہیبت بھی ہو۔ اپنے اور غیر کے معاملہ میں انصاف کرنا حسن خلق ہے۔ حضور علیہ السلام کا خلق قرآن مجید ہے اور ایسا خلق کہ جس سے مخلوق بھی خوش ہے اور خالق بھی راضی ہے۔ وانک لعلی خلق عظیم

☆ جو نرمی سے محروم کردیا گیا وہ (ہر) خیر سے محروم کردیا گیا۔ (۴۸۴۵)

☆ گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور لوگوں کا اس پہ آگاہ ہونا تمہیں پسند نہ ہو۔ (۴۸۴۹)

☆ تم میں سے مجھے محبوب ترین وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ (۴۸۵۰)

☆ حیا اور ایمان لازم و ملزوم ہیں۔ ایک نہ رہے تو دوسرا بھی نہیں رہتا۔ (۴۸۶۵)

☆ جب حضور علیہ السلام آئینہ دیکھتے تو یوں کہتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ حَسَّنَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ (۴۸۶۸) اس اللہ کا شکر ہے جس نے میری صورت اور سیرت کو اچھا بنایا اور میری وہ چیز اچھی کی جو دوسروں کی بُری کی معلوم ہوا کہ ہمارے آقا علیہ السلام کی سیرت و صورت بے مثال ہے۔ صوفیاء کرام فرماتے ہیں صورت کی نورانیت دل کی نورانیت کا پتہ دیتی ہے ورنہ سیرت تو آئینہ میں نظر نہیں آتی۔ (مرقاۃ) حضرت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اچھی عادت والا بندہ اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے، اس کے حبیب کو بھی پیارا ہے اور مخلوق خدا کو بھی، دنیاوی معاملات میں نہایت نرمی، دین میں نہایت پختگی و سختی یہ ہے خلق محمدی، اس کی یہاں تعلیم ہے۔ افسوس کہ آج ہم

رفع یدین، آمین بالجہر، قرأت خلف الامام کے مسائل پہ سر پھوڑے جاتے ہیں، اگر یہ اعمال سنت ہیں تو کیا اخلاق محمدی سنت نہیں؟ ان پر بھی ہمیں توجہ دینی چاہیے۔

(مرأة، ج ٦، ص ٦٣٩)

☆ مال بڑھانے کے لئے مانگنے والے کے مال میں کمی ہوتی جاتی ہے۔

(۴۸۷۲)

(۲۴۶) بَابُ الْغَضَبِ وَالْكِبْرِ

(غصے اور غرور کا باب)

غضب یعنی غصہ نفس کے اس جوش کا نام ہے جو دوسرے سے بدلہ لینے یا دفعہ کرنے پر ابھارے، غصہ اچھا بھی ہے اور برا بھی۔ اللہ کے لئے غصہ اچھا ہے جیسے مجاہد غازی کو کفار پر یا کسی واعظ عالم کو فساق و فجار پر یا ماں باپ کو نافرمان اولاد پر آئے اور برا بھی ہوتا ہے جیسے وہ غصہ جو نفسانیت کے لئے کسی پر آئے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے جو غضب کا لفظ آتا ہے وہاں غضب کے معنی ہوتے ہیں، ناراضی و قہر کیونکہ اللہ تعالیٰ نفس و نفسانیت سے پاک ہے۔ کبر کا معنی ہے عجب یعنی بڑائی۔ اپنی ذات و صفات کو اچھا جاننا، اس کے اظہار کا نام تکبر ہے۔ اس کے مقابل تواضع و انکسار ہے۔ تکبر اچھا بھی ہے اور برا بھی۔ مسلمان کا اپنے کو کفار سے اچھا جاننا اور انہیں حقیر سمجھنا تاکہ ان کی ہیبت ہمارے دل میں نہ آئے یہ اچھا تکبر ہے۔ مسلمان بھائی سے اپنے کو برا سمجھنا انہیں حقیر و ذلیل سمجھنا یہ برا ہے۔ نبی کے مقابلہ میں تکبر کفر ہے۔ جیسے شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کے مقابلہ میں کبر کیا تو کافر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے متکبر۔ وہاں اس کے معنی ہیں بہت بڑا، بہت ہی عالی و اونچا۔

☆ اللہ تعالیٰ جمال والا ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔ (۴۸۷۸)

☆ غصہ پہ قابو پانے کے لئے وضو کیا جائے۔ (۴۸۸۳) ایک حدیث میں ہے غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھا ہے تو لیٹ جائے۔

(۴۸۸۴)

☆ برے بندے کی بری صفات (۴۸۸۵)

Scanned with CamScanner

☆ غصہ ایمان کو فاسد کر دیتا ہے۔ (کبھی اصل ایمان کا ہی خاتمہ کر دیتا ہے۔
مرآۃ' ۴۸۸۸)

☆ جو عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرما دیتا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کر دیتا ہے۔ (۴۸۸۹)

(۲۴۷) بَابُ الظُّلْمِ

(ظلم کا باب)

ظلم کا لغوی معنی تو اندھیرا اور تاریکی ہے لیکن اصطلاح میں ظلم کے تین معانی ہیں۔ کسی کا حق مارنا، کسی کو غیر محل میں خرچ کرنا، کسی بے قصور کو سزا دینا۔ قرآن پاک میں ہے ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ۔ اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔ اس سے مراد بے قصور کو سزا دینا ہی ہے۔ وہ جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو دوزخ میں ڈال دے تو وہ ظالم نہیں یہاں ظلم کے پہلے دو معنوں میں سے کوئی معنی مراد ہے۔ عرفا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی محبت و ذکر و فکر کے لئے دل عطا فرمایا تو جو کوئی اس میں غیر کی محبت رکھے گا وہ ظالم ہوگا۔

☆ مفلس کون ہے؟ (۴۸۹۷)

☆ بے رائے اور نقال و تابع نہ بنو۔ لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً (۴۸۹۹)

☆ جو جان بوجھ کر کسی ظالم کے ساتھ اس کو تقویت پہنچانے کے لئے چلے، وہ اسلام سے نکل گیا۔ (۴۹۰۵)

چلنے سے مراد مطلقاً اس کی ظلم پہ مدد کرنا ہے۔ خواہ اس کے ساتھ چل کر ہو یا گھر میں بیٹھ کر، خواہ زبان سے ہو یا قلم سے۔ ظالم کا ساتھ دینا بہرحال حرام ہے۔ قرآن مجید میں ہے: ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ۔ ہمارے زمانے میں لوگ ظالموں کے ساتھ صرف اس لیے چلتے ہیں کہ لوگوں کو اپنا رعب دکھائیں کہ فلاں فلاں میرا دوست ہے۔ وہ علماء و مشائخ بھی اپنے کردار پہ نظر ثانی کریں جو ظالموں اور بدمعاشوں کو اپنے قریب بٹھاتے ہیں کیونکہ اس سے ان کی حوصلہ افزائی ہوگی اور مزید ظلم کریں گے اور ان کے ظلم کو

آپ کی پشت پناہی حاصل ہوگی۔ اسی طرح ظالموں کے وکیل جو ان کی ظالمانہ حرکتوں کے مقدمات کی پیروی کرتے ہیں، ان کی ضمانت دینے والے انہیں سزا سے چھڑانے کی کوشش کرنے والے سب ہی ظالم ہیں اور اپنے آپ کو اسلام کے نور یا حقیقت اسلام سے ہی خارج سمجھیں کیونکہ حقیقت اسلام تو یہ ہے کہ لوگ اس کے شر سے سلامت رہیں۔

تو مشو مغرور بر حلم خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

☆ کیا ظالم صرف اپنا ہی نقصان کرتا ہے؟ اس سوال کے جواب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم! یہاں تک کہ اس کے ظلم کی وجہ سے بٹیرا اپنے گھونسلوں میں دبلے پتلے ہو کر مر جاتے ہیں۔ (۴۹۰۶)

(مرآۃ کی چھٹی جلد کے حوالے بھی یہاں پر مکمل ہوئے)

(۲۴۸) بَابُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ

(اچھی باتوں کا حکم دینا)

المعروف کا لفظ نہایت ہی جامع ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تمام طاعات کو، عبادات کی تمام اصناف کو اور مخلوق کے ساتھ نیکی کرنے کی تمام اقسام کو شامل ہے۔ ہر وہ چیز جس کو شریعت نے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ نیکیوں میں سے اور جس سے شریعت نے منع کیا ہے مکروہات میں سے ہے اس نیکی کو بجا لانا اور اس برائی سے بچنا معروف میں شامل ہے اور اس کو معروف اسی لیے کہا گیا کہ لوگوں کے درمیان معروف ہو جاتی ہے اور کوئی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ (مرقاۃ از حاشیہ مشکوٰۃ ۴۳۶)

☆ ایمان کا کمزور ترین درجہ یہ ہے کہ برائی کو کم از کم دل سے تو برا جانے۔
(۴۹۰۷)

☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی حدود میں سستی کرنے والوں اور ان میں گرنے والوں کی مثال ان لوگوں

جیسی ہے جنہوں نے کشتی میں قرعہ ڈالا۔ پس کچھ لوگ اس کے نچلے حصے میں رہے اور کچھ اوپر والے میں۔ نیچے والے پانی لے کر اوپر والوں کے پاس سے گزرے۔ انہیں اس پر تکلیف ہوئی تو انہوں نے کلہاڑی لی اور کشتی کا نچلا حصہ توڑنا شروع کر دیا۔ فریق ثانی نے آ کر کہا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کہا کہ میری وجہ سے تمہیں تکلیف ہوتی ہے اور مجھے پانی کی ضرورت ہے۔ اگر وہ اس کا ہاتھ پکڑ لیں تو اسے بچا لیں گے اور اپنی جانوں کو بھی اور اگر چھوڑ دیں تو اسے ہلاک کر دیں گے اور اپنی جانوں کو بھی ہلاک کر لیں گے۔ (۴۹۰۸)

دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے والا اور خود نہ عمل کرنے والا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے:

يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَيْ فُلَانُ مَا شَانُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰنَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَنَهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ ۔ (۴۹۰۹)

قیامت کے روز ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ آگ میں اس کی انتڑیاں نکل پڑیں گی۔ وہ پھرے گا جیسے گدھا چکی کے گرد پھرتا ہے۔ جہنمی اس کے پاس جمع ہو کر کہیں گے اے فلاں! کیا بات ہے جبکہ تو تو ہمیں نیکی کا حکم دیتا اور برائی سے روکتا تھا؟ کہے گا کہ میں تمہیں نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا۔ تمہیں برائی سے روکتا تھا لیکن خود نہیں رکتا تھا۔

☆ گناہ پہ راضی ہونے والا بھی عذاب کی لپیٹ میں آ جاتا ہے اگر چہ اس نے گناہ نہ کیا ہو۔ (۱۳-۱۲-۱۱-۴۹۱۰)

☆ فتنے کے دنوں میں صبر کرنا چنگاری ہاتھ میں پکڑنے کی طرح ہے اور ان دنوں

عمل کرنے کا ثواب پچاس صحابہ کرام کے عمل کے ثواب کی طرح ہے۔ (۴۹۱۴)

حضور علیہ السلام نے ایک ہی خطبے میں سب کچھ بتا دیا

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُوْنُ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا ذَكَرَهُ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَكَانَ فِيْهِ فِيْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ....الی اخر الحدیث ۔ (۴۹۱۵)

ترجمہ: روایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد ہمارے درمیان خطبہ دینے کھڑے ہوئے۔ پس آپ نے قیامت تک ہونے والی کوئی خبر نہ چھوڑی مگر اس کا ذکر کر دیا۔ یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا اسی میں آپ نے فرمایا۔ بے شک دنیا میٹھی اور سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی تم کو خلافت دینے والا ہے۔ پس دیکھتا ہے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ خبردار، دنیا سے بچو اور (حرام) عورتوں سے بچو اور ذکر فرمایا کہ قیامت کے روز ہر دغا باز کے لیے اس کی دنیاوی دغا بازی کے مطابق جھنڈا ہوگا اور حاکم کی عام دغا بازی سے بڑھ کر کوئی دغا بازی نہیں۔ اس کا جھنڈا اس کے پاخانے کی جگہ کے پاس گاڑا جائے گا۔ فرمایا کہ تم میں سے کسی کو لوگوں کا خوف حق بات کہنے سے نہ روکے جبکہ اسے معلوم ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر برا کام دیکھے تو اس سے روکے۔ پس حضرت ابو سعید رو پڑے اور فرمایا: ہمیں اس سے لوگوں (حکمرانوں) کی ہیبت روکتی ہے۔ پھر فرمایا کہ آدمی مختلف درجوں کے پیدا کیے گئے ہیں۔ بعض وہ ہیں جو مومن پیدا ہوتے ہیں مومن ہی زندہ رہتے ہیں اور مومن مرتے ہیں اور ان میں سے بعض کافر پیدا ہوتے، کافر زندہ

Scanned with CamScanner

رہتے اور کافر ہی مرتے ہیں اور ان میں سے بعض مومن پیدا ہوتے، مومن زندہ رہتے اور کافر مرتے ہیں اور ان میں سے بعض کافر پیدا ہوتے، کافر زندہ رہتے اور مومن مرتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے غصے کا ذکر فرمایا کہ ان میں سے بعض کو جلد غصہ آتا اور جلد چلا جاتا ہے۔ پس ایک دوسرے کے ساتھ ہے۔ ان میں سے بعض کو دیر سے غصہ آتا ہے اور دیر سے جاتا ہے پس ایک دوسرے کے ساتھ ہے تم میں سے بہتر وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آئے اور جلد چلا جائے اور تم اسے دیکھتے ہو کہ لوگوں کی ہیبت ہمیں اس کے متعلق بولنے سے روکتی ہے۔ برے وہ ہیں جن کو جلدی غصہ آئے اور جلد چلا جائے اور تم میں سے برے وہ ہیں جن کو جلدی غصہ آئے اور دیر سے جائے۔ فرمایا کہ غصے سے بچو کیونکہ یہ آدمی کے دل پر چنگاری ہے۔ کیا تم اس کی رگوں کے پھولنے اور آنکھوں کے سرخ ہونے کو نہیں دیکھتے۔ جس کو غصہ محسوس ہو تو چاہیے کہ لیٹ جائے اور زمین سے چمٹ جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے قرض کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تم میں سے کوئی اچھی طرح ادا کر دیتا ہے لیکن جب اس کا کسی پر ہو تو لینے میں سختی کرتا ہے دونوں ایک دوسرے کے مقابل ہیں۔ ان میں سے کوئی ادا کرنے میں برا ہے لیکن اگر اس کا کسی پر ہو تو طلب میں اچھا ہے۔ یہ ایک عادت دوسری کے ساتھ ہے اور تم میں سے بہتر وہ ہے کہ جب اس پر کسی کا قرض ہو تو اچھی طرح ادا کرے اور اس کا کسی پر ہو تو اچھی طرح طلب کرے اور تم میں سے برا وہ ہے کہ جب اس پر کسی کا قرض ہو تو بری طرح ادا کرے اور اس کا کسی پر ہو تو سختی سے طلب کرے۔ خواہ سورج، درختوں کی چوٹیوں اور دیواروں کے کناروں پر ہو۔ نیز فرمایا کہ دنیا کی زندگی میں سے گزرے ہوئے وقت کے مقابلے میں نہیں باقی رہا مگر اتنا حصہ جتنا آج گزرے

ہوئے وقت سے باقی رہ گیا ہے۔ (۴۹۱۵)

☆ اللہ تعالیٰ کے ایک حکم کی خلاف ورزی کرنے پر نافرمان لوگ بندر اور سور بنا دیئے گئے۔ (۴۹۲۰)

☆ نیک بندے کے ہوتے ہوئے بستی کو الٹا دیا گیا کیونکہ لوگوں کے گناہوں پہ کڑھتا نہ تھا۔ (۴۹۲۲)

(۲۴۹) کِتَابُ الرِّقَاقِ

(دلوں کو نرم کرنیوالی باتوں کا بیان)

رقیق کی جمع رقاق ہے (جیسے صغیر کی جمع صغار، کبیر کی جمع کبار اور کریم کی جمع کرام جبکہ رقیقہ کی جمع رقائق ہے جسے دقیقہ کی جمع دقائق اور حقیقہ کی جمع حقائق ہے) اور رقیق کا معنی ہے نرم و پتلی چیز اس کی ضد غلیظ ہے۔ یہاں رقاق سے مراد حضور علیہ السلام کے وہ ارشادات ہیں جو سننے سنانے سے دل نرم ہو جاتے ہیں پھر جس طرح لوہا نرم ہو کر اوزار، سونا نرم ہو کر زیور، مٹی نرم ہو کر کھیت یا باغ اور آٹا نرم ہو کر روٹی بنتی ہے۔ اس طرح دل نرم ہو تو بندہ ولی، صوفی و عارف بنتا ہے۔ دل کی نرمی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اور یہ بزرگان دین کی صحبت سے بھی نصیب ہوتی ہے اسی لئے کہتے ہیں۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اس باب کی بہت ساری احادیث ہم اپنی ایک کتاب میں لکھ چکے ہیں۔ یہاں پہ چند احادیث کے حوالے سپرد قلم کیے جارہے ہیں۔

☆ امیری زیادہ مال سے نہیں بلکہ دل کی غنا سے ہے۔ (۴۹۴۰)

توانگری نہ بمال است نزد اہل کمال
کہ مال تالب گور است بعد ازاں اعمال

☆ صحابی نے اپنا مکان گرا دیا کیونکہ حضور علیہ السلام نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔

Scanned with CamScanner

(۴۹۵۴) حالانکہ حضور علیہ السلام نے ان کو گرانے کا حکم نہ دیا تھا۔ انہوں نے عقل کی بجائے عشق کے مفتی سے فتویٰ لے کر یہ عمل کیا۔

عقل می گوید کہ خود را پیش کن
عشق می گوید کہ ترک خویش کن

☆ کسی کے گناہوں کے باوجود بھی اس کو نعمتیں ملتی رہیں تو اللہ اس سے راضی نہیں ہے بلکہ اس کو ڈھیل دی جا رہی ہے۔ (قرآن مجید میں ہے: فلما نسوا ما ذكروا به فتحنا عليهم ابواب كل شيء (۴۹۷۱)

☆ عمارتوں میں پیسہ لگانا' مال کو ضائع کرنا ہے۔ (۴۹۷۹-۸۰)

(۲۵۰) بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَآءِ وَمَا كَانَ مِنْ عَيْشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(فقیروں کی بزرگی اور حضور علیہ السلام کی زندگی کا بیان)

فقیر کا معنی ہے خالی ہونا اور فقیر وہ ہے جو مال سے خالی ہو۔ شریعت میں فقیر وہ ہے جس کے پاس مال تھوڑا ہو اور طریقت میں فقیر وہ ہے جس کا دل تکبر و غرور سے خالی ہو۔ فقر مع الصبر ہو تو اللہ کی رحمت ہے اور فقر مع الضجر (بے صبری) ہو تو عذاب الٰہی ہے کیونکہ یہی وہ فقر ہے جو کبھی کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ ہمارے آقا علیہ السلام کا فقر اختیاری تھا۔ اس باب میں ان دو مضامین کا اجتماع بہت ہی پیارا ہے۔ فقر محمدی مسلمان کا طرۂ امتیاز ہے۔

سروری در دین ما خدمتگری است
عدل فاروقی و فقر حیدری است

☆ تمہیں کمزوروں کی وجہ سے ہی رزق دیا جاتا ہے اور انہی کے صدقے تمہاری مدد کی جاتی ہے۔ (۵۰۰۰)

☆ غریب مہاجرین کے وسیلے سے حضور علیہ السلام دشمن پہ فتح کی دعا فرماتے

تھے۔ (۵۰۱۴)

☆ حضور علیہ السلام کے ساتھ سچی محبت ہو تو فقیری دوڑ کر آتی ہے۔ (۵۰۱۹) کیونکہ ایسا شخص بھلا اپنا مال سنبھال کر کیوں رکھے گا بلکہ حضور علیہ السلام کے اس عمل کو اپنائے گا کہ

خود بھوکے رہے باندھے پتھر اوروں کو دیا جھولی بھر بھر
تیرے جود و سخا کا کیا کہنا

☆ حضور علیہ السلام نے پیٹ پہ دو پتھر باندھے ہوئے تھے۔ (۵۰۲۱)

بڑوں کو دکھ بہت ہیں چھوٹوں سے دکھ دور
تارے سب نیارے ہیں مگر گہن سے دور

☆ حضور علیہ السلام کو تین چیزیں پسند تھیں۔ خوشبو' حلال عورتیں اور نماز۔ (۵۰۲۸)

☆ جو تھوڑے رزق پہ راضی ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے تھوڑے اعمال پہ راضی ہو جاتا ہے۔ (۵۰۳۰)

☆ جو لوگوں سے اپنی غریبی چھپائے گا' اللہ تعالیٰ اس کو ایک سال رزق حلال کھلائے گا۔ (۵۰۳۱)

(۲۵۱) بَابُ الْاَمَلِ وَالْحِرْصِ

(امید اور حرص کا بیان)

لمبی عمر کی آرزو امل ہے اور کسی چیز سے سیر نہ ہونا بلکہ زیادتی کی خواہش کرتے رہنا حرص ہے۔ یہ دونوں چیزیں اگر دنیا کے لئے ہوں تو بری ہیں اور آخرت کے لئے ہوں تو اچھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کی شان حرص کو یوں بیان فرمایا: حريص عليكم بالمومنين رؤف رحيم۔ اس باب میں مذموم حرص و آرزو کا بیان ہے کیونکہ امید و حرص لازم و ملزوم میں اس لیے دونوں کو جمع کر دیا گیا۔ لمبی امیدیں نیک اعمال سے روکتی ہیں اور حرص دنیا گناہ زیادہ کرواتی ہے۔ انسان پہلے نیکیوں سے رکتا ہے پھر گناہ کرتا ہے اس لیے

Scanned with CamScanner

اہل کا ذکر پہلے ہے اور حرص کا بعد میں۔

☆ ابن ادم کے پیٹ کو قبر کی مٹی ہی بھرے گی۔ (۵۰۴۰)

☆ حضور علیہ السلام کی امت کی (عمومی) عمر ساٹھ سے ستر سال کے درمیان۔ (۵۰۴۶)

☆ زہد فی الدنیا موٹے کپڑے پہننا اور معمولی غذا کھانا نہیں۔ اِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قَصْرُ الْأَمَلِ۔ زهد في الدنيا (دنیا سے بے رغبتی) امیدیں کم کرنے میں ہے۔ (۵۰۴۹)

☆ حضور علیہ السلام نے کیسا نفیس قاعدہ بیان فرمایا ہے۔ آج بہت سارے لوگ اس وہم میں مبتلا ہیں اور کہتے ہیں کہ ''وہ فقیر کیسا جو رکھے پیسہ'' اور عوام الناس اس شخص کے معتقد ہو جاتے ہیں جو تارک دنیا ہو کر بیٹھ جائے۔ بیوی بچے نہ رکھے، پھٹے پرانے کپڑے پہنے اگرچہ بے نمازی، بے روز بھنگی چرسی کیوں نہ ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حلال و پاکیزہ چیزیں ہمارے استعمال کے لئے پیدا فرمائی ہیں اور حکم دیا ہے۔ کلوا من الطیبات واعملوا صالحا۔ پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے اعمال کماؤ۔

(۲۵۲) بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمُرِ لِلطَّاعَةِ

(اطاعت کے لئے مال اور عمر کا بہتر ہونا)

مال کا معنی ہے دل کا مائل ہونا دولت کو مال اس لیے کہتے ہیں کہ عموماً انسان کا دل اس کی طرف مائل رہتا ہے۔ عمر کا لغوی معنی آبادی ہے بستی کو اسی لیے عمران کہتے ہیں۔ زمانے کو عمر اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں روح جسم کو آباد رکھتی ہے اور اس میں رہتی بستی ہے۔ ترجمۃ الباب کا خلاصہ یہ ہے کہ زندگی اور مال اگر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ہو تو اچھی چیزیں ہیں۔ گزشتہ باب میں جوان چیزوں کی مذمت بیان ہوئی وہ اس وقت ہے جبکہ یہ چیزیں غفلت یا سرکشی میں گزاری جائیں۔

☆ بہترین شخص وہ ہے جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال اچھے ہوں اور بدترین شخص وہ ہے جس کی عمر تو لمبی ہو مگر اعمال برے ہوں۔ (۶۰-۵۰۵۲)

☆ سات دن کے نیک اعمال کا ثواب شہادت سے بھی اوپر چلا گیا۔ (۵۰۵۳)

☆ صدقہ وخیرات کرنے سے مال گھٹتا نہیں۔ ظلم سہنے سے عزت میں اضافہ ہوتا ہے اور سوال کرنے سے تنگدستی کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ (۵۰۵۴)

☆ عقلمند وہ ہے جو اپنے آپ کا محاسبہ کرے اور عاجز وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہشات کے پیچھے لگا دے اور پھر اللہ تعالیٰ سے خیر کی توقع رکھے۔ (۵۰۵۶)

☆ مالداری میں کوئی حرج نہیں جبکہ اللہ سے ڈرتا رہے۔ تندرستی امیری سے بہتر ہے اور دل کی خوشی (اطمینان قلب) بھی نعمتوں میں سے ہے۔ (۵۰۵۷)

☆ حضرت سفیان ثوری کا قول ہے کہ گزشتہ زمانے میں مال کو برا سمجھا جاتا تھا لیکن اس دور میں مال مومن کی ڈھال ہے اور فرمایا: اگر میرے پاس یہ مال نہ ہوتا تو یہ حکمران مجھے ہاتھ کا رومال بنا لیتے اور فرمایا جس کے پاس دولت ہو وہ اسے سنبھالے کیونکہ یہ وہ دور ہے کہ اگر کوئی محتاج ہو جائے تو (مال نہ ہونے کی صورت میں) دین کو ہی بیچ ڈالے گا۔ (۵۰۵۸) یہ جھوٹی گواہیاں، یہ کرائے پہ قتل، علماء کو لالچ دے کر غلط فتوے لینا، پیسے کے ذریعے نکاح خوانوں سے غلط نکاح پڑھوا لینا اس کی زندہ مثالیں ہیں۔ چند سال پہلے سینکڑوں مسلمان لالچ میں آ کر عیسائی بن گئے تھے۔ العیاذ باللہ۔

☆ اگر بندہ پیدا ہونے کے دن سے لے کر بوڑھا ہو کر مرنے تک اللہ کی اطاعت میں منہ کے بل گرا رہے تو قیامت کے دن اپنی عبادت کو حقیر سمجھ کر تمنا کریگا کہ دنیا میں لوٹا دیا جاؤں تا کہ زیادہ عبادت کر کے زیادہ اجر وثواب پاؤں۔ (۵۰۶۱)

(۲۵۳) بَابُ التَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ

(توکل اور صبر کا بیان)

توکل یہ ہے کہ اپنے کام کو دوسرے کے سپرد کر دینا اس سے وکیل اور وکالت ہے۔ اصطلاح میں توکل یہ ہے کہ اپنی عاجزی کا اظہار دوسرے پہ کرے۔ اس سے تکلان ہے۔ شریعت میں توکل کے معنی یہ ہیں کہ اپنے کام کو خدا کے حوالے کر دینا پھر توکل کی دو قسمیں

Scanned with CamScanner

ہیں۔(۱) عوام کا توکل اور وہ یہ ہے کہ اسباب پہ عمل کر کے نتیجہ خدا پہ چھوڑ دینا۔(۲) خواص کا توکل یہ ہے اسباب کو چھوڑ کر مسبب الاسباب پر نظر کرنا۔

صبر کا معنی ہے روکنا' شریعت میں صبر یہ ہے کہ مصیبت میں اپنے آپ کو گھبراہٹ سے روکنا اور راضی بہ رضا رہنا۔ صبر کی تین اقسام ہیں۔ عبادت پہ صبر' گناہوں سے صبر' مصیبت پہ صبر یہ تینوں صبر اچھے ہیں۔ اب باب میں تیسری قسم کے صبر پہ احادیث لائی گئی ہیں۔ یہ تیسری قسم کا صبر پھر عوام کا بھی ہوتا ہے اور خواص کا بھی اور دونوں میں فرق ہے۔

☆ قیامت کے دن بعض نبیوں کے ساتھ ایک امتی بھی نہیں ہوگا۔ (اندازے میں غلطی ہوجانا شان نبوت کیخلاف نہیں ہے۔ مراٰۃ' ج ۷' ص ۱۰۹) (۵۰۶۳)

☆ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ

(۵۰۶۵)

طاقتور مومن اللہ کے ہاں کمزور مومن سے بہتر اور محبوب تر ہے۔ وفی کل خیر اور اصل خیر سب میں موجود ہے۔

☆ اگر تم اللہ تعالیٰ پر پرندوں جتنا ہی توکل کرلو.......... (۵۰۶۶)

☆ اپنا رزق پورا کیے بغیر کوئی نہیں مرسکتا۔ (۵۰۶۷)

☆ کافر کے ہاتھ سے تلوار گرگئی اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔ (۵۰۷۱)

☆ کاروباریوں کو درویشوں کی وجہ سے رزق ملتا ہے۔ (۵۵۷۴)

☆ اللہ پہ بھروسہ کیا تو چکی آٹے سے اور تنور روٹیوں سے بھر گیا۔ (۵۰۷۷)

☆ رزق بندے کو ایسے تلاش کرتا ہے جیسے موت (۵۰۷۸)

☆ اللہ کے ایک نبی علیہ السلام اپنے چہرے سے خون صاف کررہے تھے اور ساتھ ساتھ اپنی قوم کے لئے بخشش کی دعا کررہے تھے۔ (۵۰۷۹)

(۲۵۴) بَابُ الرِّیَاءِ وَالسُّمْعَةِ

(دکھلاوے اور شہرت کا بیان)

ریا کاری یہ ہے کہ لوگوں کو دکھانے کے لئے عبادت کی جائے تا کہ اپنی بڑائی کا اظہار کرے۔ یہ صرف عبادت میں ہوتی ہے جبکہ مال و دولت میں دکھلاوا تکبر و غرور کہلاتا ہے۔ اسی طرح عبادت نہ کرنا لیکن ظاہر کرنا کہ میں نے عبادت کی ہے ریا کاری نہیں بلکہ جھوٹ یا منافقت ہے۔ اسی طرح لوگوں کو اس لیے عبادت دکھانا کہ وہ بھی کریں ریا نہیں بلکہ عملی تبلیغ و تعلیم ہے اور اس پہ ثواب بھی ہے۔ مشائخ فرماتے ہیں صدیقوں کی ریا مریدوں کے اخلاص سے بہتر ہے۔ اسی لیے ریا کے بہت درجے ہیں اور ہر ایک کا حکم الگ الگ ہے (شرک اصغر' حرام' مکروہ اور ثواب) مطلقاً ریا کا لفظ بولا جائے تو اس سے ممنوع و مذموم ریا ہی مراد ہوگی۔ ریا سے عبادت ناجائز نہیں ہوتی بلکہ نامقبول ہونے کا خطرہ ہے۔ اگر ریا کار آخر میں ریا سے توبہ کرلے تو اس پہ ریاکاری سے کی ہوتی عبادت کی قضا واجب نہیں بلکہ توبہ کی برکت سے ریاکاری کی عبادت مقبول ہوجائیگی۔ چونکہ ریا سے بچنا مشکل ہے لہٰذا کوئی شخص ریا کے اندیشے سے عبادت نہ چھوڑے بلکہ ریا سے بچنے کی دعا کرتا رہے۔ سمعہ یعنی شہرت میں بھی یہ ساری گفتگو ہے۔ مزید تفصیل درکار ہو تو کتب تصوف خصوصاً احیاء العلوم میں دیکھیے۔

☆ نیکی کا کام کرنے کی وجہ سے لوگ اگر محبت کرتے ہیں تو یہ ریا نہیں ہے بلکہ تِلْکَ عَاجِلُ بُشْرَی الْمُؤْمِنِ۔ مومن کی نیکی قبول ہونے کی فوری خوشخبری ہے۔

(۸۷-۵۰۸۳)

☆ مشکل کے وقت صحابہ کرام حضور علیہ السلام کی قبر انور پہ جا کر رویا کرتے تھے۔ (حضرت معاذ بن جبل کا واقعہ قَاعِدٌ عِنْدَ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْکِیْ۔

(۵۰۹۴)

☆ ریاکاری کیوں کی جاتی ہے؟ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰی بَعْضٍ وَّرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ ۔ بعض کی بعض کی طرف رغبت اور بعض کے بعض سے ڈر کی وجہ سے۔

(۵۰۹۵)

Scanned with CamScanner

☆ ریاکاری کا شرک ہونا۔ (۵۰۹۷-۹۹) ریاکاری کا مقصد جب جائز طریقے سے حاصل ہو جاتا ہے تو پھر ریاکاری کرنے کا کیا فائدہ؟ فرمایا: اگر تم کسی پتھر کی چٹان میں بھی عمل کرو جس کا کوئی دروازہ وغیرہ نہ ہو۔ خَرَجَ عَمَلُهُ اِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَّا كَانَ۔ اس کا عمل لوگوں تک نکل ہی آئیگا۔ (۵۱۰۰) امام غزالی فرماتے ہیں ہر عالم دین متقی ولی اللہ ہے اور اگر متقی عالم ولی نہیں تو کوئی بھی ولی نہیں۔ (مرقات' مرأۃ' ج ۷' ص ۱۴۰) واعظ کی یہ خواہش کہ میرا وعظ اچھا ہو لوگ خوب واہ واہ کریں' یہ بھی ریاکاری ہے۔

(مرأۃ' ج ۷' ص ۱۴۳)

قال را بگذار مرد حال شو ۔۔۔ زیر پائے کاملے پامال شو

خاموشی کا وعظ

ایک بار مولانا محمد یار بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے منبر پر بیٹھ کر فرمایا کہ آج ہم نے چپ کا وعظ کرنا ہے یہ کہہ کر خاموش ہو گئے۔ دس منٹ کے بعد لوگوں میں جوش پھیل گیا۔ بعض لوگوں کو غشی بے ہوشی طاری ہو گئی۔ اگر زیادہ دیر یہ سلسلہ جاری رہتا تو خطرہ تھا کہ بعض لوگوں کی موت واقع ہو جائے۔ یہ ہے خاموشی والی عبادت بعض بزرگ مراقبہ میں بھی فیض دے دیتے ہیں۔ کسی نے خوب کہا۔ ''خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید'' بعض لوگ چیخ چیخ کر گلا پھاڑ لیتے ہیں کوئی اثر نہیں ہوتا۔ (مرأۃ' ج ۷' ص ۱۴۷) حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''میں حکمت والے کا ہر کلام قبول نہیں کرتا لیکن میں اس کا ارادہ اور اس کی چاہت قبول فرماتا ہوں۔ پس اگر اس کا ارادہ اور چاہت میری فرمانبرداری ہو تو اس کی خاموشی کو بھی اپنی حمد اور وقار بنا دیتا ہوں۔ وَاِنْ لَّمْ يَتَكَلَّمْ اگرچہ وہ کچھ بھی نہ بولے۔ (۵۱۰۳)

(۲۵۷) بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ

(رونے اور ڈرنے کا بیان)

بکا بغیر ہمزہ کے ہو تو اس کا معنی آنسو ہوتا ہے اور ہمزہ کے ساتھ ہو تو اس کا معنی رونا ہے جبکہ اِبکاء باب افعال ہے جس کا معنی رلانا ہے۔ رونا بہت قسموں کا ہے غم سے رونا' بہت

خوشی کا رونا' اللہ و رسول کے عشق و محبت میں رونا' ڈر سے رونا۔ یہاں یہی آخری رونا مراد ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے عذاب کے خوف سے رونا۔ اسی وجہ سے رونے کے ساتھ خوف کا ذکر فرمایا گیا۔ اپنے گناہوں پہ رونا بھی اسی میں داخل ہے اور یہ رونا بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی رحمت ہے۔ خدا توفیق دے تو اپنے حال زار پہ بھی رویا جائے۔

باش چوں دولاب دائم چشم تر ۔۔۔ تادرون صحن تو روید خضر
تانہ گرید طفل کے جوشد لبن ۔۔۔ تانہ گرید ابر کے خند دچمن

ہمیشہ اپنی آنکھوں کے پانی سے ایمان کی کھیتی کو پانی دو تاکہ یہ باغ ہرا بھرا رہے۔ بادل روتا ہے تو باغ ہنستا ہے' بچہ روتا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مارتا ہے۔

☆ قبر کی پکار اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَاَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ...... اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ...... (۵۱۱۷)

کلیاں من میں سوچت ہیں جب کلی کوئی کملاوت ہے
جو دن ان پر بیت گیا وہ کل ہم پر بھی آوت ہے
مالی آیا باغ میں اور کلیاں کریں پکار ۔۔۔ کھلی کھلی سب توڑ لو کل ہماری ہے بار
اندھیرا گھر اکیلی جان دم گھٹتا دل اکتاتا
خدا کو یاد کر پیارے قیامت آنیوالی ہے

☆ حضرت انس فرماتے ہیں آج جن کاموں کو تم معمولی جانتے ہو۔ ہم ان کو حضور علیہ السلام کے دور اقدس میں مہلکات میں شمار کرتے تھے۔ (۵۱۲۰)

نو باتوں کا حکم

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے نو باتوں کا حکم دیا ہے۔

(۱) خَشْيَةِ اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ۔ اللہ سے ڈرنا جلوت و خلوت ہیں۔

(۲) وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا۔ انصاف کی بات کرنا غصہ اور رضا میں۔

(۳) وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى. درمیانی راہ اپنانا فقیری اور امیری میں۔
(۴) وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ. میں اس سے تعلق جوڑوں جو مجھ سے توڑے۔
(۵) وَاُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِیْ. مگر میں اس کو دوں جو مجھے محروم کرے۔
(۶) وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِیْ. میں اس کو معاف کروں جو مجھ پہ ظلم کرے۔
(۷) وَاَنْ یَکُوْنَ صَمْتِیْ فِکْرًا. یہ کہ میری خاموش فکر (انگیز) ہو۔
(۸) وَنُطْقِیْ ذِکْرًا . یہ کہ میرا بولنا (اللہ تعالیٰ کا) ذکر ہو۔
(۹) وَنَظَرِیْ عِبْرَةً. اور میرا دیکھنا عبرت (کے لئے) ہو۔

(آخر میں ہے کہ میں نیکی کا حکم دوں) (۵۱۲۳) ولقد اتینا موسیٰ تسع آیات بینات کی نسبت سے یہ حدیث لکھ دی ہے جو انشاءاللہ اصلاحی بیان میں بہت فائدہ دے گی۔

☆ اللہ کے خوف سے آنکھوں سے نکلنے والا ایک آنسو دوزخ سے نجات دلا دیتا ہے۔ (۵۱۲۴)

(۲۵۶) بَابُ تَغَیُّرِ النَّاسِ
(لوگوں میں تبدیلی کا بیان)

ہر دور میں لوگوں کے حالات مختلف ہوتے رہے ہیں لیکن قرب قیامت تو لوگ قرون اولیٰ کے مسلمانوں سے بالکل ہی مختلف ہو جائیں گے اور اس سے صحابہ کرام کے بعد والے لوگوں کے حالات کا مختلف ہونا ہی بیان کیا گیا ہے نہ کہ صحابہ کرام کا لہٰذا اہل تشیع اس سے صحابہ کرام کی ذوات مقدسہ پہ طعن کریں گے تو ان کا خبث باطن اور بدعقیدگی ہوگی کیونکہ اس باب کی دوسری حدیث میں واضح طور پر آ رہا ہے کہ تم ضرور بالضرور یہود و نصاریٰ کی پیروی کرو گے یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم بھی ان کے پیچھے چلے جاؤ گے۔ (۵۱۲۶) اور یہ حدیث کسی طرح بھی صحابہ کرام پہ فٹ نہیں آ سکتی جبکہ ہمارے اس دور کے مسلمانوں پہ سو فیصد فٹ آ رہی ہے۔ اگرچہ خطاب صحابہ کرام سے ہی ہے (تَبِعْتُمُوْهُمْ) اس کی نہایت عمدہ شرح ہم بخاری و مسلم کی منتخب احادیث میں ہم کر چکے

ہیں۔

☆ کمینے ترین لوگوں کو کامیاب ترین سمجھا جائیگا۔ اَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُکَعُ ابْنُ لُکَعٍ (۵۱۳۰)

☆ حضور علیہ السلام حضرت مصعب بن عمیر کی غریبی دیکھ (گزشتہ زمانہ میں ان کی شاہانہ حالت یاد کر کے) رونے لگے۔ (۵۱۳۱)

☆ دین پہ قائم رہنا ہاتھ میں انگارہ پکڑنے کے مترادف ہوگا۔ (۵۱۳۲)

☆ جب تمہارے مالدار بخیل ہو جائیں اور معاملات عورتوں کے ہاتھ میں چلے جائیں تو تمہارا مرجانا ہی بہتر ہے۔ (۵۱۳۳)

☆ لوگ تم پہ ٹوٹ پڑیں گے جیسے کھانے والے کھانے کے برتنوں پہ ٹوٹ پڑتے ہیں۔ (۵۱۳۴)

☆ کون سا گناہ کرنے سے کونسی مصیبت نازل ہوتی ہے؟ (۵۱۳۵)

(۲۵۷) بَابُ الْاِنْذَارِ وَالتَّحْذِیْرِ
(ڈرانے اور نصیحت واحتیاط کرنے کے بیان میں)

یاد رہے انذار عام ہے جبکہ تحذیر بھی کبھی ڈرانے کے معنی میں آتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ویحذرکم اللہ نفسہ۔ اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے غضب وعذاب سے ڈراتا ہے۔

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا: میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں وہ سب کچھ سکھادوں جو آج رب نے مجھے سکھایا ہے اور تم اس سے ناواقف ہو......

(۵۱۳۶)

یہ علم غیب ہے کہ رسول کریم نے
خبریں وہ دیں کہ جن کی کسی کو خبر نہ تھی

☆ اپنے خاندان والوں اور دیگر لوگوں کو جمع فرما کر حضور علیہ السلام کا ان کو ڈرانا۔

سورۃ اللھب اور وانذر عشیرتك الاقربین کا شان نزول (۳۸-۵۱۳۷)

☆ اُمَّتِیْ هٰذِهٖ اُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ۔ میری یہ امت رحمت والی ہے۔(۵۱۳۹)

☆ لوگ ریشم، زنا اور شراب کو حلال سمجھیں گے اس کے باوجود روزی بھی دیئے جائیں گے اور فتح بھی۔ (۵۱۴۰) اب کے حکام یا بادشاہ کو عادل کہنا کفر ہے اور کچہریوں کو عدالت کہنا حرام ہے (مرقات، مراۃ، ج ۷، ص ۱۸۴)

☆ خلافت علی منہاج النبوۃ کے بعد ملوکیت آئیگی اور اس کے بعد پھر خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ (۵۱۴۲) اس خلافت سے حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی خلافت مراد ہے جو کہ قرب قیامت قائم ہوگی۔ ان کے دور میں زمانہ رسالت کے تمام فیوضات و برکات جاری ہوں گے اگرچہ ان دونوں خلافتوں کے درمیان بعض بادشاہ بڑے عادل ہوئے ہیں۔ مثلاً حضرت عمر بن عبدالعزیز، سلطان محی الدین اورنگزیب وغیرہ مگر ان کی سلطنت خلافت علی منہاج النبوۃ نہ ہوگی۔

(مراۃ، ج ۷، ص ۱۸۶، بحوالہ مرقات واشعہ)

(۲۵۸) کِتَابُ الْفِتَنِ

(فتنوں کا بیان)

فتن فتنہ کی جمع ہے اور اس کے کل چودہ معانی ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

محنت، آزمائش، پسند آنا، کسی پہ فریفتہ ہونا، گمراہ ہونا، گمراہ کرنا، گناہ، کفر، رسوائی، عذاب، سونے کو آگ میں گالنا، جنون، محبت، لوگوں کے آپس کے جھگڑے اور فساد (اشعۃ اللمعات) ان معانی کے پیش نظر مولف علیہ الرحمۃ اس کتاب میں بہت سے ابواب لائے ہیں۔ حتیٰ کہ فضائل و مناقب کے ابواب بھی اس کے تحت آئیں گے۔

☆ ایک ہی وعظ میں حضور علیہ السلام نے قیامت تک ہونیوالے تمام حالات بیان فرمادے۔ مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ (۵۱۴۳)

☆ بے ایمان لوگوں کو عقلمند، خوش طبع اور امانتدار کہا جائے گا اور یہ بھی خال خال ہوں گے۔ (۵۱۴۵)

☆ غیر سنت کو سنت سمجھنے والے بھی فتنہ میں مبتلا ہیں۔ (۵۱۴۶)

☆ بندہ دن کو مومن ہوگا رات کو کافر دین کو دنیا کے بدلے بیچ دیا جائے گا۔ (۵۱۴۷-۶۳)

☆ فتنوں کے دور میں گوشہ نشیں ہو جانا ہی بہتر ہوگا۔ (۵۱۵۰)

☆ خلافت کا دور تیس سال ہوگا۔ ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا پھر سلطنت ہو جائے گی۔ (۵۱۵۹)

☆ دجال کے ساتھ نہر ہوگی اور آگ بھی......(۵۱۶۰)

☆ فتنوں کے دور میں تبلیغ چھوڑ دینے کی اجازت ہے لیکن اگر کوئی ہمت کر کے ایسے حالات میں بھی تبلیغ جاری رکھے تو ثواب کا مستحق ہوگا جس طرح حضرت نوح علیہ السلام نے قوم کی طرف سے بڑی مصیبتیں جھیلیں۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے فتنۂ یزیدی میں سفر کیا، تبلیغ فرمائی اور جام شہادت نوش کیا۔ (حضور علیہ السلام نے حضرت حذیفہ سے فرمایا: الزم بيتك و املك عليك لسانك...... گھر بیٹھے رہنا، اپنی زبان پہ قابو رکھنا جو اچھا سمجھو اسے اختیار کر لینا اور جو برا جانو اس کو چھوڑ دینا، اپنا خاص معاملہ اختیار کرنا اور عام لوگوں کو ان کی حالت پہ چھوڑ دینا۔ (مراۃ، ج ۷، ص ۲۱۱)

☆ تیس جھوٹے مدعین نبوت کا ذکر وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَانَبِيَّ بَعْدِيْ (۵۱۷۰-۷۴)

☆ حضور علیہ السلام سے بعض (نومسلم) لوگوں نے ایسی ہی خواہش کی جس طرح کہ موسیٰ علیہ السلام سے ان کی قوم نے اجعل لنا الها كما لهم الهة (۵۱۷۲)

☆ فتنوں کے باعث نیک لوگ اٹھا لئے جاتے ہیں۔ (۵۱۷۳)

بعض روایات میں ہے کہ میری امت پہ ایسا دور آئیگا کہ اسرائیلیوں کے نقش قدم پہ چلے گی حتیٰ کہ اگر انہوں نے ماں سے بدکاری کی تو ان میں سے بھی بعض ایسا کریں گے۔

(مراۃ)

Scanned with CamScanner

(٢٥٩) بَابُ الْمَلَاحِمِ

(لڑائیوں کا بیان)

ملاحم (بفتح المیم وکسر الحاء) ملحمہ کی جمع ہے جس کا مادہ لحم بمعنی گوشت ہے۔ اس سے مراد ہے بڑی جنگ' کیونکہ جنگوں میں انسانوں کا گوشت کثرت سے بکھرتا ہے اس لیے جنگ کو ملاحم کہا گیا۔ یا یہ لفظ لحمہ سے ہے جس کا معنی ہے کپڑے کا تانا بانا۔ چونکہ جنگ میں بھی لوگ اپنے دشمن سے گتھ جاتے ہیں جس طرح کپڑے کے دھاگے ایک دوسرے سے۔ لہٰذا اسے ملحمہ کہا گیا۔ گزشتہ باب میں جنگوں کا اجمالی ذکر تھا یہ خبر نہ تھی کہ کونسی جنگ کہاں ہوگی لیکن اس باب میں اکثر ایسی جنگوں کا ذکر ہے جنکی جگہ بھی مقرر ہے لہٰذا ایسی جنگوں کو علیحدہ باب میں بیان کر دیا گیا۔

☆ دجال کی طرف جانے والے جاسوسوں کے بارے حضور علیہ السلام نے فرمایا: میں ان کے نام' ان کے باپ دادوں کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ بھی پہچانتا ہوں۔ وہ روئے زمین کے بہترین سوار ہوں گے۔ (۵۱۸۵)

☆ قسطنطنیہ کی بڑی جنگ کے نتیجہ میں فتح ہوگی اور یہ فتح دجال کے نکلنے کی علامت ہوگی۔ (۵۱۸۷)

☆ بصرہ اور دجلہ کا ذکر حدیث میں (۵۱۹۵)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون ہے جو میرے لیے مسجد عشار میں دو چار رکعات پڑھنے کی مجھے ضمانت دے اور یہ کہے هٰذِهٖ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ۔ یہ نماز ابو ہریرہ کی ہے (۵۱۹۷) اس حدیث سے مندرجہ ذیل مسائل معلوم ہوئے۔

(۱) متبرک مقامات پہ نماز پڑھنا دوسری جگہ نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

(۲) نفلی نماز کا ثواب کسی کو بخشا جا سکتا ہے لیکن کسی کی طرف سے فرض نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔

(۳) کوئی نیکی کر کے جس کو ثواب پیش کرنا ہے اس کے بارے میں کہا جا سکتا ہے۔

یہ فلاں کو ملے (لہٰذا یہ کہنا کہ اتنے قرآن پاک اور اتنا کلمہ جو فلاں نے پڑھا ہے اے اللہ اس کا ثواب فلاں کو پہنچا' درست ہوا)

(۴) اپنے سے بڑے کی خدمت میں ثواب کا نذرانہ پیش کیا جا سکتا ہے جس طرح کہ حضرت ابو ہریرہ کے صحابی ہو کر تابعین کو فرمانے سے ثابت ہوا۔

(۵) صرف مردوں کو ہی نہیں بلکہ زندوں کو بھی ثواب بھیجا جا سکتا ہے۔

☆ حضرت عمر فتنوں کے آگے مضبوط دروازہ تھے جس کو توڑ کر فتنوں کو لایا گیا اور پھر فتنوں کا سلسلہ چل نکلے گا۔ (۵۱۹۸)

(٢٦٠) بَابُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ

(قیامت کی علامتوں کا بیان)

شرط (بفتح الشین والراء) کا معنی ہے علامت' نشان' ہر چیز کا شروع' ہر چھوٹی نالی' گھٹیا وحقیر مال۔ اس کی جمع اشراط ہے۔ اسی سے شرطہ بمعنی سپاہی ہے کیونکہ وہ بادشاہ کا باڈی گارڈ ہونے کی وجہ سے آگے آگے چل کر بادشاہ کی آمد کی علامت بنتا ہے۔ یہی معنی یہاں مراد ہیں نہ کہ شرط (بسکون الراء) جس کی جمع شروط ہے۔ اس شرط کا معنی ہے موقوف علیہ جیسے نماز کے لیے وضو' اس باب میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کے خروج کے علاوہ باقی تمام چھوٹی علامات کے ظہور والی احادیث جمع کی گئی ہیں جبکہ بڑی علامات قیامت اگلے باب میں آئیں گی۔ ساعت قیامت کا نام بھی ہے چونکہ یہ آناً فاناً آئیگی اس لیے اس کو ساعت کہا گیا یا اس لیے کہ مقبولان بارگاہ کو ایک لمحہ کی طرح محسوس ہوگی۔ قیامت کے نام محشر' قارعہ' حاقہ' غاشیہ' واقعہ' خافضہ' رافعہ اور یوم الحساب وغیرہ بھی ہیں۔

☆ جب (حکومت کا) معاملہ نااہلوں کے سپرد کر دیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ اس طرح کہ حکومت فاسقوں یا عورتوں کو ملے' قاضی وغیرہ جاہل مقرر کر دیئے جائیں' بے وقوف لوگ حکمران بن جائیں۔ (۵۲۰۲)

☆ سال مہینے جیسا' مہینہ ہفتے جیسا' ہفتہ دن جیسا اور دن ایک گھڑی جیسا اور گھڑی آگ سلگانے کی طرح ہو جائیگی۔ (وقت سے برکت اٹھ جائیگی) (۵۲۱۱)

Scanned with CamScanner

☆ ترمذی شریف کے حوالے سے علامات قیامت کی معروف حدیث۔ (۵۲۱۳)

☆ امام مہدی کا نام حضور علیہ السلام کے نام کے موافق (محمد) ہوگا اور وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل میں سے ہوں گے۔ یعنی اولاد فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہ سے (۲۰-۱۶-۲۵۱۵) اس سے بعض جہلاء کے عقیدے کی تردید ہوگئی جو کہتے ہیں کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوں۔ اس عقیدے کو عقیدۂ کفر قرار دیا گیا ہے۔

(مرأۃ، ج ۷، ص ۲۶۵)

☆ امام مہدی رضی اللہ عنہ کے لشکر کے جھنڈے سیاہ رنگ کے ہوں گے۔

(۵۲۲۴)

☆ امام مہدی امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں گے۔ (۵۲۲۵) لہٰذا لامہدی الاعیسیٰ حدیث معتبر نہیں ہے بلکہ ضعیف بلکہ موضوع ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو ابن مریم ہیں اور امام مہدی ابن رسول اللہ ہیں (مرقات) اور اگر علی سبیل التنزل اس حدیث کو صحیح بھی مان لیا جائے تو وہاں مہدی سے مراد مطلقاً ہدایت یافتہ ہوگا نہ کہ امام مہدی۔ (ایضاً)

☆ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار امتیں پیدا فرمائیں جن میں سے چھ سو دریا میں ہیں اور چار سو خشکی میں۔ (۵۲۲۶) یاد رہے اصولی امتیں ایک ہزار ہیں اور فروعی اٹھارہ ہزار جیسے گھوڑا ایک مخلوق ہے اور خچر اس میں داخل ہے۔ سانپ ایک مخلوق ہے مگر اس کی بے شمار قسمیں ہیں جو اسی میں شامل ہیں۔ ہوسکتا ہے امتیں لاکھوں ہوں، اٹھارہ ہزار عالم ہو اور جاندار اصولی مخلوق ایک ہزار ہو۔ خیال رہے خشکی کا ہر جانور سمندر میں موجود ہے جیسا کہ دریائی انسان، دریائی سور، دریائی شیر، دریائی گھوڑا وغیرہ مگر دریائی ہر جانور خشکی میں نہیں ہے جیسا کہ خشکی میں مگرمچھ، مچھلی وغیرہ نہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ دریائی مخلوق زیادہ ہے۔

(مرأۃ، ج ۷، ص ۲۷۵)

(۲۶۱) بَابُ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَّالِ

(قیامت سے پہلے کی علامات اور دجال کا بیان)

علامات سے مراد قیامت کی دس بڑی بڑی علامات ہیں۔ دجال بروزن قوال مبالغہ کا صیغہ ہے جو کہ دجل سے ہے بمعنی جھوٹ، فریب، ملمع سازی، حق و باطل کا اختلاط، چونکہ دجال میں یہ تمام عیوب پائے جاتے ہیں اس لیے اس کو دجال کہا گیا۔ دجال دو قسم کے ہیں: جھوٹے اور بڑا دجال۔ چھوٹے دجال تو بہت ہوئے اور ہوں گے مثلاً ہر جھوٹا نبی، جھوٹا مولوی، صوفی جو کہ لوگوں کو گمراہ کریں، یہ سب دجال ہیں اور بڑا دجال صرف ایک ہے جو کہ خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ اس کی اصل یہود سے ہونا مشہور ہے لیکن اس کا نام اور اس کی قوم کے متعلق کچھ نہیں بتایا گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ۔

مرزا قادیانی (جس کے حصے میں دجال پنجاب ہونے کی لعنت آئی) کہا کرتا تھا انگریز دجال ہے اور ریل گاڑی اس کا گدھا ہے اور میں مسیح موعود ہوں جو اسے فنا کروں گا جبکہ اس گدھے پہ ساری زندگی خود مرزا سواری کرتا رہا اور مرنے کے بعد اس کی بدبودار لاش اسی گدھے پہ رکھ کر لاہور سے قادیان پہنچائی گئی اور انگریز کو کیا مارتا خود اس کی غلامی میں مرا اور ساری زندگی اس کی وفاداری و خوشامد کرتا رہا جبکہ انگریز اب بھی دندناتا پھر رہا ہے۔ اس پہ مرزا صاحب کی خدمت میں یہی کہا جاسکتا ہے۔

ڈھیٹ اور بے شرم تو دنیا میں دیکھے ہیں بہت
سب سے نمبر لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

علامات قیامت کی ترتیب اس طرح ہوگی پہلے دھواں پھر دجال پھر مسیح علیہ السلام کا نزول پھر یاجوج و ماجوج پھر دابۃ الارض، پھر سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور چار واقعات زمین میں دھنسائے جانے کے۔ (مرأۃ)

دابۃ الارض کا ذکر

دابۃ الارض کا ذکر قرآن مجید میں ہے: اخرجنا لھم دابۃ من الارض

تکلمھم۔ مکہ معظمہ کے حرم کعبہ سے نمودار ہوگا صفا و مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان سے۔ یہ چوپایہ ہے اس کا قد ساٹھ گز ہوگا اس کے مختلف اعضاء بدن مختلف جانوروں کے سے ہوں گے۔ اس کے پاس عصائے موسوی اور مہر سلیمانی ہوگی، ہر شخص کو پکڑ کر اس کی پیشانی پہ مہر سلیمانی لگائے گا جس پر سفید نقش نمودار ہوں گے وہ مومن ہوگا اور سیاہ نقش ظاہر ہوں گے تو کافر۔ مرقاۃ میں ہے کہ یہ جانور تین بار نکلے گا ایک تو امام مہدی کے زمانے میں پھر نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اور تیسری بار آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد۔

(مرآۃ، ج ۷، ص ۲۷۷)

علامات قیامت میں جس دھوئیں کا ذکر ہوا ہے اس سے قرب قیامت، مشرق و مغرب میں پھیلنے والا دھواں مراد ہے جس سے مسلمانوں کو زکام ہو جائے گا، کفار دیوانے ہو جائیں گے اور یہ دھواں چالیس دن رہے گا۔ وہ دھواں مراد نہیں جو ہجرت سے پہلے قریش کو قحط سالی میں سخت بھوک کی وجہ سے محسوس ہوا تھا۔ (مرآۃ)

☆ دجال ایک آنکھ سے کانا ہوگا اور اسکی آنکھوں کے درمیان ک۔ ف۔ ر۔ لکھا ہوگا۔ (۵۲۳۴)

جو خدائی کا دعویٰ کرے اس کے ہاتھ پہ عجیب کرشمے ظاہر ہو سکتے ہیں کیونکہ الوہیت مشتبہ نہیں ہو سکتی اور جھوٹے مدعی نبوت کے ہاتھ پہ کوئی کرشمہ ظاہر نہیں ہو سکتا ورنہ نبوت مشتبہ ہو جائیگی۔ مرقات میں ہے کہ مادرزاد کانا شرارتی ہوتا ہے۔ دجال بھی مسیح ہوگا بمعنی ممسوح یعنی ایک آنکھ سے محروم اور عیسیٰ علیہ السلام بھی مسیح ہیں بمعنی اسم فاعل یعنی چھو کر مردوں کو زندہ اور بیماروں کو اچھا کرنیوالے۔ (مرآۃ، ج ۷، ص ۲۸۲)

☆ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ۔ اللہ تعالیٰ (میری امت پر میرے بعد) ہر مسلمان پہ میرا خلیفہ (محافظ و وکیل) ہوگا۔ دجال اور یاجوج و ماجوج کے بارے میں طویل حدیث (۵۲۳۸) دجال، جس بندے (خضر علیہ السلام) کو شہید کرے گا وہ بڑی شہادت والا ہوگا (ایضاً) مرآۃ میں ہے کہ یہ درجہ ان کی نبوت کی وجہ سے بڑھ جائے گا کیونکہ نبی کا عمل غیر نبی سے زیادہ درجہ رکھتا ہے۔ (مرآۃ، ص ۲۹۹)

مرقاۃ میں طبرانی کے حوالے سے ہے کہ جو مومن وضو پہ مرتا ہے اس کے نزع کے وقت اس کے پاس جبریل علیہ السلام آتے ہیں۔ (مرآۃ، ص ۳۰۲) اسی میں ص ۳۱۴ پہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضور علیہ السلام کو دیکھا بھی ہے، آپ کا کلام بھی سنا ہے بلکہ بیعت رضوان میں آپ کے ہاتھ پہ بیعت بھی کی ہے۔

☆ دجال کے گدھے کا رنگ سفید ہوگا جس کے دونوں کانوں کے درمیان فاصلہ ستر باع (سوگز) ہوگا۔ (۵۲۵۶) مرآۃ میں ہے حدیث اپنے ظاہر پہ ہے کسی تاویل کی ضرورت نہیں، ہم نے جنگلی بھینسے کا کلہ تقریباً پانچ ہاتھ کا دیکھا ہے۔ علی پور سیداں میں مچھلی کے ایک کانٹے کا پورا شہتیر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ لشکر صحابہ نے ایک مچھلی کا گوشت پندرہ دن کھایا، اس کے آنکھ کے حلقے میں ایک آدمی کھڑا ہو گیا۔

(۲۶۲) بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

(ابن صیاد کا قصہ)

ابن صیاد کا نام عبداللہ ہے اور لقب صاف یہ یہود مدینہ میں سے ایک یہودی کا لڑکا تھا جو بچپن سے بڑے شعبدے دکھاتا تھا، بعد میں جوان ہو کر مسلمان ہو گیا اور عبادات اسلامی ادا کرتا تھا۔ اس کے متعلق علماء کے تین قول ہیں۔ ایک یہ کہ وہ دجال نہیں تھا بلکہ مسلمان ہو گیا تھا۔ دوسرے یہ کہ وہ دجال تو تھا مگر وہ مشہور دجال نہ تھا۔ حضور انور نے فرمایا ہے کہ میری امت میں بہت سے دجال ہوں گے یہ بھی انہیں دجالوں میں سے ایک دجال تھا۔ تیسرے یہ کہ وہ دجال مشہور ہی تھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ مدینہ منورہ میں ہی مرا اور وہاں ہی دفن ہوا مگر یہ غلط ہے کیونکہ وہ جنگ حرہ تک دیکھا جاتا رہا۔ اور حرہ کے دن غائب ہو گیا۔ حضرت تمیم داری والی حدیث میں جو دجال کا ذکر ہے اس کے متعلق مرقات میں ہے کہ اس جزیرے میں دجال کا جو جسم تمیم داری نے دیکھا وہ اس کا مثالی جسم ہے اور یہ جسم ظاہری۔ واللہ اعلم۔

☆ دجال کے بارے میں بھی آیا ہے۔ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ۔ اس کی

Scanned with CamScanner

آنکھیں سوتی ہیں' دل نہیں سوتا۔(۵۲۶۶) چنانچہ سونے کی حالت میں جو کچھ کہا جائے گا سن لے گا' جو آئیگا اسے دیکھ لے گا پھر خراٹے بھی لے گا لیکن یہ صفت اس کے لئے عیب ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کمال ہے۔لکثرۃ وسواس شیطانہ کما ان عدم نوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکثرہ افکارہ الصالحۃ ۔یعنی اس کی یہ صفت لوگوں کو گمراہ کرنے اور شیطانی وساوس کی کثرت کی وجہ سے ہوگی جبکہ حضور علیہ السلام کی یہی صفت امت کے ایمان کی حفاظت وہدایت اور نیک خیالات کا پیش خیمہ ہے۔گویا دجال کی گمراہ گری بند نہ ہوگی اور ہادیٔ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کبھی نہ رکے گی۔ اب بھی ہمارے آقا علیہ السلام ہم سب کو دیکھتے ہیں اور ہم سب کی سنتے ہیں۔

(۲۶۳) بَابُ نُزُوْلِ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان سے زمین پر جلوہ گری کا باب)

حضرت سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت کے قریب آسمان سے زمین پہ تشریف لائیں گے اور حضور علیہ السلام کے دین کے تابع ہوں گے۔آپ کی شریعت پہ خود بھی عامل ہوں گے اور لوگوں کو بھی اسی شریعت کا عامل بنائیں گے۔ جزیہ اور سود کو ختم فرمائیں گے یعنی کسی شخص کو کافر رہ کر جزیہ دینے کا اختیار نہ ہوگا۔خنزیر فنا کردیئے جائیں گے اور کوئی ان کا گوشت نہ کھا سکے گا یہ دونوں حکم آپ منسوخ نہ کریں گے بلکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کی تشریف آوری پہ یہ دونوں حکم منسوخ ہوجائیں گے' گویا ان کا ناسخ حضور علیہ السلام کا فرمان ہے جس کا ظہور اس وقت ہوگا۔صلیب کو توڑ دیں گے اور کسی کو اس کی پرستش کی اجازت نہ ہوگی۔معلوم ہوا مرزا قادیانی مسیح موعود نہیں ہے کیونکہ یہ تو ان کے شعار کو فنا کرنے کی بجائے خود ان کی غلامی کرتے کرتے فنافی النار ہوگیا۔آج مرزائی ان باتوں کا مذاق اڑاتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آکر سوروں کا شکار کھیلتے پھریں گے۔گویا انگریز کے ان وفاداروں کو عیسیٰ علیہ السلام کی انگریز دشمنی اچھی نہیں لگی کہ اللہ کے نبی علیہ السلام کے اس عمل کا مذاق اڑا کے انگریز کی وفاداری کا حق ادا کررہے ہیں۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:"عیسیٰ علیہ السلام زمین کی طرف اتریں گے' نکاح فرمائیں گے' ان کی اولاد ہوگی اور پینتالیس سال قیام فرمائیں گے پھر وفات پائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر (روضے) میں دفن ہوں گے۔پس میں اور عیسیٰ علیہ السلام اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ایک ہی قبر (روضۂ انور) سے اٹھیں گے۔(۵۲۷۱)

عیسیٰ علیہ السلام کے زمین پہ ٹھہرنے کے بارے میں تین روایات ہیں۔سات سال' چالیس سال' پینتالیس سال' ان میں تطبیق اس طرح ہے کہ آپ تینتیس سال کی عمر میں آسمان پہ تشریف لے گئے۔اب قرب قیامت بارہ سال مزید ٹھہریں گے تو مجموعی عمر پینتالیس سال ہوگئی اور جہاں پینتالیس سال کا ذکر ہے وہ آپ کی زمین پہ ٹھہرنے کی تمام مدت ہے اور چالیس سال میں اکائیوں کو چھوڑ دیا گیا۔مرقات کے مطابق سات سال والی روایت میں آئندہ قیام کا ذکر ہے یعنی پانچ سال دجال کو فنا کرنے یا جوج ماجوج سے مسلمانوں کو بچانے اور دین میں انتظام قائم کرنے میں صرف ہوں گے اور سات سال مستقل امان کے ساتھ خلافت کرنے میں گزریں گے۔(مرأۃ) اس باب میں فصل ثانی نہیں ہے۔

(۲۶۴) بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَاَنَّ مَنْ مَّاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ

(قیامت کا قریب ہونا اور جو مرگیا اس کی قیامت قائم ہوگئی)

حدیث شریف کے مطابق قیامت کا اطلاق تین معنوں پر ہوتا ہے۔

(۱) قیامت صغریٰ' یعنی چھوٹی قیامت یہ ہر انسان کی اپنی موت ہے۔

(۲) قیامت وسطیٰ' یعنی درمیانی قیامت ایک زمانہ کا ختم ہونا جس کو قرن کہتے ہیں۔

(۳) قیامت کبریٰ یعنی بڑی قیامت' جب سب پہ موت آجائیگی۔

قیامت کے قریب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کا بہت زمانہ بیت چکا اور جتنا باقی ہے وہ بہت تھوڑا ہے۔پھر قیامت کبریٰ کے چند مواقع ہیں۔نفخۂ اولیٰ۔جب سب فنا یا

Scanned with CamScanner

بیہوش ہو جائیں گے۔ (۲) نفخہ ثانیہ جب سب زندہ ہو جائیں گے یا ہوش میں آ جائیں گے۔ پھر اول حال ظہور جلال کا، درمیانہ حال حساب و کتاب کا آخری حال فیصلے کا وقت ان مختلف اوقات میں مختلف حال ہوں گے۔

☆ حضور علیہ السلام نے بتا دیا کہ سو سال بعد زمین پہ جو آج زندہ ہیں، سب فوت ہو جائیں گے۔ (۵۲۷۳-۷۴)

یاد رہے چار نبی (بحیات ظاہری) زندہ ہیں۔ دو زمین پہ (حضرت خضر و الیاس علیہما السلام) حضرت خضر پانی میں اور حضرت الیاس خشکی میں رہتے ہیں۔ دو آسمان میں حضرت عیسیٰ چوتھے آسمان میں اور حضرت ادریس جنت میں (مرقات، اشعہ) حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کبھی دوران وعظ حضرت خضر علیہ السلام کو مخاطب ہو کر فرماتے: اے اسرائیلی! رک جایئے ایک محمدی کا کلام سنتے جایئے۔ (اشعہ)

☆ حضور علیہ السلام نے اپنی دو انگلیوں (وسطیٰ اور سبابہ) کی طرف اشارہ کر کے فرمایا میں قیامت سے اس طرح پہلے ہوں (۵۲۷۶) یعنی ہم قیامت کے پڑوسی ہیں جیسے ایک پڑوسی دوسرے سے باخبر ہوتا ہے ایسے ہی ہم بھی قیامت سے بے خبر نہیں اور جیسے وسطیٰ سبابہ سے ذرا سی بڑی ہے یونہی قیامت کو اتنا ہی دور سمجھو۔ یاد رہے کہ آدم علیہ السلام آخری مخلوق ہیں اور انسان ان کی اولاد، دنیا آپ سے کروڑوں بلکہ اربوں سال پہلے پیدا ہو چکی تھی۔ فرشتے، آسمان، زمین، چاند، ستارے، سورج پھر زمین کے جانور وغیرہ سب سے پہلے ہی پیدا ہو چکے تھے اور قیامت میں یہ ساری مخلوق فنا کر دی جائیگی یا بے ہوش اور قیامت حضرت آدم علیہ السلام کے ساڑھے سات ہزار سال بعد قائم ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام سے چھ ہزار سال سے بھی زیادہ عرصہ کے بعد پیدا ہوئے۔ اب تو اس فرمان عالی کو بھی سوا چودہ سو سال گزر گئے اب تو قیامت بہت ہی قریب ہے۔ (مگر اس کی صحیح مدت کا حال اللہ ہی کو معلوم ہے) رب تعالیٰ اس کا خوف نصیب کرے۔

(مرآۃ ج ۷ ص ۳۴۷)

(۲۶۷) بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ

(قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی)

بدترین لوگوں سے مراد کفار و بدکار ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ مومنین صالحین قیامت قائم ہونے سے پہلے ہی اٹھا لیے جائیں گے۔ گویا ان کے ہوتے ہوئے قیامت نہ آئیگی تو یہ دنیا کا تعویذ ہوئے۔ ایک حدیث میں ہے جب تک زمین پہ اللہ اللہ کہا جاتا رہیگا تب تک قیامت نہ آئیگی (۵۲۷۹) اور ظاہر بات ہے اللہ، اللہ، اللہ والے ہی تو کریں گے۔ معلوم ہوا عالم کا بقا صالحین کی برکت سے ہے۔ جن، فرشتے، حیوانات، جمادات و نباتات کو صالحین کی برکت پہنچتی ہے کہ ان کی وجہ سے تمام مخلوق قیامت کی وحشت سے امن میں ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ علماء کی بقا کے لئے مچھلیاں بھی پانی میں دعا کرتی ہیں۔

☆ قیامت کے قریب پھر لات و عزیٰ کی پرستش کی جائیگی۔ (۵۲۸۲)

☆ ایک پاکیزہ ہوا چلے گی جس سے ہر وہ شخص فوت ہو جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہوگا۔ (ایضاً)

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکل حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملتی ہوگی۔ جب اعلان ہوگا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے دوزخ میں ڈال دو تو وہ دن بچوں کو بوڑھا کرے گا اور اس دن پنڈلی کھولی جائے گی۔ (۵۲۸۳)

(۲۶۸) بَابُ النَّفْخِ فِی الصُّوْرِ

(صور پھونکے جانے کا بیان)

صور سینگ کے اس بگل کا نام ہے جس میں قیامت کے دن حضرت اسرافیل علیہ السلام پہلی پھونک ماریں گے تو تمام جاندار بے جان ہو جائیں گے۔ دوسری پھونک پر مردے زندہ ہو جائیں گے اور ان دونوں پھونکوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔ اس صور کی بڑائی اور اس سے پیدا ہونیوالی آواز کی ہیبت ہمارے وہم و گمان سے وراء الوراء ہے۔ آج ایٹم بم سے پیدا ہونیوالی آواز سے ہی لوگ مر جاتے ہیں۔ بستیوں میں زلزلے

برپا ہو جاتے ہیں تو قیامت کبریٰ برپا کرنے والے صور کی آواز کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟

☆ انسان کے اجزائے اصلیہ (عجب الذنب) فنا نہیں ہوں (۵۲۸۴) اجزائے اصلیہ عجب الذنب ریڑھ کی ہڈی میں ہوتے ہیں اس ہڈی کو تو خاک سو برس کے بعد گلا دیتی ہے مگر اس میں جو اجزائے اصلیہ ہیں جنہیں انگریزی میں ایٹم اور عربی میں اجزاء لایتجزی کہتے ہیں ان کو فنا نہیں۔ انسان جل جائے یا اسے شیر کھا جائے اور پاخانہ بن کر اس کے پیٹ سے نکل جائے لیکن وہ اجزا قائم رہتے ہیں انہیں سے ان کو پہلے بنایا گیا اور انہیں سے آئندہ بھی بنایا جائے گا۔ (مرآۃ ج ۷ ص ۳۵۵)

☆ ایک وقت ایسا بھی آئیگا کہ ساری انسانیت پل صراط پہ کھڑی ہوگی۔ (۵۲۸۸)

(۲۶۹) بَابُ الْحَشْرِ

(قیامت کے دن جمع ہونے کا بیان)

قیامت کے ناموں میں ایک نام حشر بھی ہے۔ جس کا معنی ہے جمع کرنا یا جمع ہونا۔ اس کو یوم الحشر اس لئے کہا جاتا ہے کہ ساری مخلوق کو اس دن ایک ہی جگہ جمع کیا جائے گا۔ ہر شخص اپنے اعمال کے ساتھ ہوگا۔ اس کے مقابل نشر کا لفظ ہے جس کا معنی ہے بکھرنا اور جدا ہونا کیونکہ جمع ہونے کے بعد جدا جدا ہونا ہے۔ لہٰذا روز قیامت کو حشر و نشر کا دن کہا جاتا ہے۔ قرآن میں اس دن کو یوم الفصل بھی فرمایا گیا۔ (المرسلات)

☆ حضور علیہ السلام کے فرمان عالی کی تصدیق ایک یہودی نے کی جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے۔ (۵۲۹۶)

☆ کافر کو قیامت کے دن چہرے کے بل چلا کر لایا جائے گا۔ (۵۳۰۰)

☆ اہل ایمان کے دلوں میں ان کے کافر رشتہ داروں کے متعلق نفرت پیدا کر دی جائیگی تا کہ وہ ان کی نجات کی خواہش ہی نہ کریں۔ (۵۳۰۱)

☆ سورج ایک میل (آٹھ فرلانگ یا سرمہ کی سلائی) کے فاصلے پہ آ جائیگی۔ اپنے اپنے اعمال کے مطابق لوگ پسینے میں ہوں گے۔ بعض کے منہ تک پسینہ ہوگا۔ (۵۳۰۳) (بلکہ انسان کا پسینہ ستر گز زمین میں جذب ہو کر اس کے منہ کی لگام بن جائے

گا۔ (مرآۃ ج ۷ ص ۳۶۲)

☆ صحابہ کرام نے بخشش کا مژدۂ جانفزا سن کر نعرہ بلند کیا۔ (۵۳۰۴) حضور علیہ السلام کی امت سے آدھی جنت بھر جائے گا۔ اَرْجُوْا اَنْ تَکُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ (ایضاً)

☆ ہمارا رب اپنی پنڈلی کھولے گا۔ یَوْمَ یَکْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ (۵۳۰۵) (یعنی اپنے نور کی تجلی فرمائے گا یہ حدیث متشابہات میں سے ہے۔ اللّٰہ اعلم بمرادہ ورسولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم)

(۲۷۰) بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِیْزَانِ

(حساب و کتاب، بدلے اور ترازو کا باب)

حساب سے مکلّف جن و انس کے اعمال کی گنتی مراد ہے جو قیامت میں ان کے سامنے کی جائیگی تا کہ جزاء و سزا کے سلسلہ میں وہ بھی یقین کر لیں کہ کسی پہ کوئی زیادتی نہیں ہو رہی ورنہ اللہ تعالیٰ تو ہر ایک کے حال کو بہر حال جانتا ہے۔ حساب و کتاب کا ذکر قرآن و حدیث میں موجود ہے اس لیے اس پہ اعتقاد رکھنا ضروری ہے۔ قیامت کو حساب تو سب کا نہ ہوگا کیونکہ کئی نیکیوں پہ فرمایا گیا کہ ایسا شخص بغیر حساب کے جنت میں جائے گا۔ مگر قصاص سب سے لیا جائے گا یہی وجہ ہے کہ جانوروں کو بھی اٹھا کر قصاص دلوا کر مٹی کر دیا جائے گا۔ (اشعہ)

☆ آگ سے بچو۔ اگر چہ کھجور کا ایک ٹکڑا (راہ خدا میں صدقہ) دے کر۔ (۵۳۱۳)

☆ اللہ تعالیٰ مومن کو ذلت سے بچانے کے لئے اس کو قریب کر کے راز و نیاز کے ساتھ اسے گناہوں کا اعتراف کرائے گا پھر معاف فرمائے گا...... (۵۳۱۴)

☆ بندے کے اپنے اعضاء بول کر اس کے خلاف گواہی دیں گے۔ (۵۳۱۷)

☆ کلمہ شہادت والا کاغذ کا ٹکڑا تا حدِ نگاہ پھیلے ہوئے ننانوے رجسٹروں پر بھاری ہو

Scanned with CamScanner

جائے گا۔(۵۳۲۱)

☆ حساب و کتاب کے خوف کی وجہ سے صحابی نے اپنے تمام غلاموں کو آزاد کر دیا۔ (۵۳۲۳)

☆ جن کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں انہیں آواز دے کر بے حساب جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔(۵۳۲۷)

مناسب ہوگا اس باب کے آخر میں چند متفرق مسائل کا عجائب الفقہ کی آخری قسط کے طور پر ذکر کر دیا جائے (جن کا تعلق گزشتہ کئی ابواب کے ساتھ ہے اور حساب و کتاب کے ساتھ تو ہر مسئلہ کا تعلق ہے ہی جو ذرّہ بھر نیکی کرے گا وہ اس کی جزا دیکھ لے گا اور جو گناہ کرے گا وہ اس کی سزا دیکھ لے گا پھر اللہ جس کو چاہے گا معاف فرما دے گا) تاکہ اہل ایمان ان پہ عمل کر کے اللہ کی رضا اور اخروی نعمتوں کے حقدار بن جائیں اور ان کے صدقے میری بھی بخشش ہو جائے کیونکہ

شنیدم کہ در روز امید و بیم
بداں رابہ نیکاں بہ بخشد کریم

متفرق و عجیب و غریب فقہی مسائل

☆ نماز کا وقت ہونے سے پہلے وضو بنانا ایسا مستحب ہے جو وقت ہونے کے بعد فرض وضو سے افضل ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۵۷ میں ہے۔ الوضوء قبل الوقت مندوب افضل من الوضوء بعد الوقت وھو الفرض۔

☆ مسافر کا ماہِ رمضان میں روزہ رکھنا ایسی سنت ہے جو مقیم کے فرض روزے سے افضل ہے۔ اسی طرح جمعہ کی نماز کے لیے اذان سے پہلے جانا ایسی سنت ہے جو اذان کے بعد جانے کے فرض سے افضل ہے جیسا کہ شامی جلد اوّل صفحہ ۸۵ میں ہے۔

☆ ابتداء بہ سلام ایسی سنت ہے جو واجب یعنی سلام کے جواب سے افضل ہے جیسا کہ حضرت علامہ ابنِ نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں: الابتداء بالسلام سنۃ افضل من ردہ الجواب ۔(الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۵۷)

☆ جتنی رقم واجب ہو اس سے زیادہ دینا ایسا مستحب ہے جو واجب سے افضل ہے۔ اسی طرح ایک قربانی واجب ہو تو اس سے زیادہ کرنا ایسا مستحب ہے جو واجب سے افضل جیسا کہ ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۸۵ میں ہے۔

☆ مسجد کا مال اگرچہ لاکھوں روپے کا چرالے شریعت ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں دے گی جیسا کہ ملفوظات اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ حصہ دوم مطبوعہ لاہور صفحہ ۸۹ میں ہے کہ مسجد کی کوئی شے لاکھ روپے کی چرالے شریعت ہاتھ نہ کاٹے گی بلکہ سزائے تازیانہ کا حکم ہے۔

☆ جب کہ نمازیوں سے مسجد تنگ ہوگئی اور مسجد کے پہلو میں کسی کی زمین ہو تو اسے واجبی قیمت دے کر زمین کو زبردستی لینے کا حکم ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد دوم صفحہ ۳۵۶ میں ہے۔ اور درمختار مع شامی جلد سوم صفحہ ۳۸۴ میں ہے۔

☆ لڑکے کو احتلام نہیں ہوا اور نہ وہ پندرہ سال کا ہے مگر اس کی ہمبستری سے عورت حاملہ ہوگئی تو اس صورت میں وہ بالغ ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم صفحہ ۵۴ میں ہے۔ بلوغ الغلام بالاحتلام او الاحبال او الانزال۔

☆ لڑکی کو نہ احتلام ہوا نہ اُسے حیض آیا وہ پندرہ سال کی ہے مگر اسے حمل قرار پا گیا تو اس صورت میں وہ بالغہ ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم صفحہ ۵۴ میں ہے۔ بلوغ الجاریۃ بالاحتلام او الحیض او الحبل کذا فی المختار۔

☆ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ السلام کو کبھی احتلام نہیں ہوتا وہ اس سے پاک و منزہ ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ ما احتلم نبی قط وانما الاحتلام من الشیطان یعنی کسی نبی کو کبھی احتلام نہیں ہوا اور احتلام شیطان ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۱۷۸)

فرائض چھوڑ کر نوافل میں مصروف رہنے والے کا حکم

حضور پرنور سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب شریف میں ایسے شخص کے بارے میں فرمایا: جو فرض چھوڑ کر نفل بجالائے۔ اس کی کہاوت

Scanned with CamScanner

ایسی ہے جیسے کسی شخص کو بادشاہ اپنی خدمت کے لیے بلائے یہ وہاں تو حاضر نہ ہو اور اس کے غلام کی خدمتگاری میں موجود رہے۔ پھر حضرت امیر المؤمنین سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اس کی مثال نقل فرمائی کہ جناب ارشاد فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کا حال اس عورت کی طرح ہے جسے حمل رہا جب بچہ ہونے کے دِن قریب آئے حمل ساقط ہو گیا اب نہ وہ حاملہ ہے نہ بچہ والی۔ یعنی جب پورے دِنوں پر حمل ساقط ہوا تو محنت پوری اُٹھائی اور نتیجہ خاک نہیں کہ اگر بچہ ہوتا ثمرہ خود موجود تھا حمل باقی رہتا تو آگے اُمید لگی تھی اب نہ حمل نہ بچہ نہ اُمید نہ ثمرہ اور تکلیف وہی جھیلی جو بچہ والی کو ہوتی ہے ایسے ہی اس نفلی خیرات کرنے والے کے پاس سے روپیہ تو اُٹھا مگر جب کہ فرض چھوڑا یہ نفل بھی قبول نہ ہوا تو خرچ کا خرچ ہوا اور حاصل کچھ نہیں۔

اسی کتاب مبارک میں حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے: فان اشتغل بالسنن والنوافل قبل الفرائض لم یقبل منه واھین ۔ یعنی فرض چھوڑ کر سنت و نفل میں مشغول ہوگا یہ قبول نہ ہوں گے اور ذلیل کیا جائے گا۔

بالجملہ اس شخص نے آج تک اس قدر خیرات کی۔ مسجد و مدرسہ بنایا اور دو کانیں وقف کیں یہ سب امور صحیح و لازم تو ہو گئے کہ اب نہ دی ہوئی خیرات فقیر سے واپس لے سکتا ہے نہ کیے وقف کو پھیر لینے کا اختیار رکھتا ہے کہ وقف بعد تمامی لازم و حتمی ہو جاتا ہے کہ جس کے ابطال کا ہرگز اختیار نہیں رہتا۔

☆ جب نفس کسی گناہ پر ابھارے اور بندہ اس کے کرنے پر قادر ہو مگر خدائے تعالیٰ کے خوف کے سبب گناہ سے باز رہے تو اس صورت میں ثواب پائے گا اور اگر گناہ کرنے پر قادر نہ ہو یا لوگوں کے خوف کے سبب گناہوں سے باز رہے تو ان صورتوں میں ثواب نہیں پائے گا۔ (الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۶)

☆ بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنا جائز نہیں۔ لوگ نہ سنیں گے تو پڑھنے والا گنہگار ہوگا اگرچہ کام میں مشغول ہونے سے پہلے اس نے پڑھنا شروع کر دیا۔ (بہارِ شریعت جلد ۳ ص ۱۰۲ بحوالہ غنیۃ)

☆ جتنی عبادتیں اب تک ہمارے لیے مشروع ہوئی ہیں ان میں دو عبادتیں ایمان اور نکاح جنت میں بھی رہیں گی جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۷۷ میں ہے۔ لیس لنا عبادۃ شرعت من عند ادم الیٰ الان ثم تستمر فی الجنة الاالایمان والنکاح۔

☆ جب عورت کو داڑھی نکلے تو اسے منڈانا مستحب ہے۔ (اعفا اللحی بحوالہ ردالمحتار) اور الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۲۳ میں ہے۔ یسن حلق لحیتھا۔

☆ قرآن مجید ایسی کتاب ہے کہ اس کے پڑھنے سے اس کا سننا افضل ہے اس لیے کہ خارج نماز قرآن مجید پڑھنا فرض نہیں مگر سننا فرض ہے اور فرض غیر فرض سے افضل ہوتا ہے۔ سورۂ اعراف میں ہے۔ واذا قرئ القراٰن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون ۔ (پ ۹ ع ۱۴) اور حضرت علامہ ابراہیم حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: استماع القراٰن افضل من تلاوت کذا من الاشتعال بالتطوع لانه یفع فرضا والفرض افضل من النفس ۔ (غنیۃ صفحہ ۴۷۵)

☆ اگر غالب گمان ہو کہ لوگ نصیحت قبول کر لیں گے اور برائی سے رک جائیں گے تو اس صورت میں اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا واجب ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری صفحہ ۳۰۹ میں ہے۔

لیکن جب کہ غالب گمان ہو کہ نصیحت کرنے پر لوگ برا بھلا کہیں گے یا مار پیٹ کریں گے یا جانتا ہے کہ برا بھلا تو نہیں کہیں گے مگر نصیحت قبول نہ کریں گے تو ان صورتوں میں اچھی بات کا حکم دینا اور بُری بات سے روکنا واجب نہیں۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری صفحہ ۳۰۹)

جنت میں جانے والے جانور

پانچ جانور جنت میں جائیں گے۔ (۱) اصحابِ کہف کا کتا۔ (۲) حضرت اسماعیل علیہ السلام کا مینڈھا (۳) حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی (۴) حضرت عزیر علیہ السلام کا گدھا (۵) سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا براق جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۸۲ میں مستطرف سے ہے۔ لیس من الحیوان من یدخل الجنة الاخمسة کلب

Scanned with CamScanner

اصحاب الکھف، کبش اسماعیل وناقه صالح وحمار عزیر وبراق النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

☆ مالک کے مانگنے پر اگر امانت دار نے قدرت کے باوجود امانت کے مال کو واپس نہ کیا یا امانت دار نے اپنے مال کے ساتھ امانت کے مال کو اس طرح ملا لیا کہ ان کے درمیان کوئی تمیز نہیں رہ گئی تو ان صورتوں میں امانت دار امانت کے ہلاک ہونے پر ذمہ دار ہوگا جیسا کہ ہدایہ جلد سوم صفحہ ۲۵۷ میں ہے۔ ان طلبها صاحبها فمنعها وهو يقدر على تسليمها ضمنها وان خلطها المودع لماله حتّٰى لا يتميز ضمنها۔

☆ کوئی کافر جس کی ملکیت میں خمر وخنزیر تھے وہ مسلمان ہوگیا پھر خمر کو سرکہ بنانے یا بیچنے سے پہلے اور خنزیر کو چھوڑ کر بھگانے سے پہلے وہ مرگیا اور اس کا وارث مسلمان تھا تو اس صورت میں مسلمان خمر وخنزیر کا مالک ہوجائے گا جیسا کہ کفایہ مع فتح القدیر جلد ششم ص ۷۵ میں ہے۔

☆ زکوٰۃ ادا کرنے کے وکیل کو جائز ہے کہ وہ بلا اجازت مؤکل دوسرے کو وکیل بنا دے جیسا کہ ردالمحتار جلد دوم صفحہ ۱۲ میں ہے۔

☆ پاگل اور ناسمجھ بچہ اپنے کسی معاملے کا دوسرے کو وکیل نہیں بنا سکتا اور سمجھ والا بچہ اپنے اس معاملے کا کسی کو وکیل نہیں بنا سکتا کہ جس کو وہ خود نہیں کرسکتا جیسا بیوی کو طلاق دینا، ہبہ کرنا اور صدقہ دینا وغیرہ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد سوم صفحہ ۴۳۷ میں ہے۔

☆ وکیل کو ہر چیز کا اختیار دینے کے باوجود اسے مؤکل کی بیوی کو طلاق دینے، اس کے غلام کو آزاد کرنے اور اس کی جائیداد کو وقف کرنے کا اختیار نہیں ہوتا جیسا کہ حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: الوكيل اذا كانت وكالته عامة مطلقة ملك كل شيء الا الطلاق الزوجة وعتق العبد ووقف البيت۔ (الاشباہ والنظائر ص ۲۵۱)

☆ جب کوئی شخص اپنے رضاعی باپ کا مال چرائے تو اس پر بیٹے کا ہاتھ کاٹا جائے گا جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۹۸ میں ہے۔ ای رجل سرق من مال ابيه وقطع؟ فقل

ان کان من الرضاعة۔

☆ جو کسی کی اتباع میں مسلمان قرار دیا گیا ہو وہ اگر مرتد ہوجائے تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں: ای مرتد لا يقتل؟ فقل من كان اسلامه تبعاً۔ (الاشباہ والنظائر ص ۳۹۸)

☆ جب عاریۃً کوئی چیز دینے والا اپنی چیز کو ایسے وقت میں طلب کرے کہ عاریت پر لینے والے کا نقصان ظاہر ہو تو ایسے وقت میں وہ واپس دینے سے انکار کرسکتا ہے مثلاً کشتی کو عاریت پر دینے والا بیچ سمندر میں اپنی کشتی طلب کرے تو لینے والا واپس دینے سے انکار کرسکتا ہے الاشباہ والنظائر صفحہ ۴۰۱ میں ہے۔ ای مستعير ملك المنع بعد الطلب؟ فقل اذا طلبه السفينة فی لجة البحر۔

☆ جب کسی کے ایک پاؤں کا موزہ ضائع کر دیا تو اس صورت میں دونوں پاؤں کا موزہ دینا پڑے گا۔ الاشباہ والنظائر صفحہ ۴۰۱ میں ہے۔ ای رجل استهلك شيئا فلزمه شيئان؟ فقل اذا استهلك احد زوجی خف۔

☆ جب کسی نے کسی کے قربانی کے جانور کو اس کے ایام میں ذبح کر دیا، یا جس جانور کو ذبح کے لیے باندھا اس کو قصاب نے ذبح کر دیا۔ تو ان صورتوں میں اجازت کے بغیر ذبح کر دینے سے معاوضہ نہیں دینا پڑے گا۔ الاشباہ والنظائر صفحہ ۴۰۲ میں ہے۔ ای رجل ذبح شاة غير متعد يا ولم يضمن؟ فقل شاة الاضحية فی ايامها او قصاب شدها للذبح۔

(۲۷۱) بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

(حوض کوثر اور شفاعت کا بیان)

حوض کا لغوی معنی ہے جمع ہونا اور بہنا اسی سے حیض ہے کہ عورت کے رحم میں خون کا جمع ہو کر بہنا اصطلاح میں پانی کے تالاب کو حوض کہا جاتا ہے۔ حضور علیہ السلام کے دو حوض ہیں۔ ایک میدان محشر میں اور دوسرا جنت میں، دونوں کا نام کوثر ہے۔ محشر والے حوض کا پانی اہل ایمان کو وزن اعمال سے پہلے پلایا جائے گا۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے الگ الگ

Scanned with CamScanner

صرف حوض ہوں گے مگر حضور علیہ السلام کا حوض کوثر ہوگا۔ (مرقاۃ) بعض شارحین نے فرمایا: حوض کوثر ایک ہی ہے اور وہ جنت میں ہے وہاں سے ہی ایک نہر میدان محشر میں آئے گی۔ (مرأۃ)

شفاعت کی دو قسمیں ہیں: کبریٰ اور صغریٰ۔ شفاعت کبریٰ تو صرف حضور علیہ السلام ہی فرمائیں گے اور یہ اتنی عام ہوگی کہ کفار بھی اس سے حصہ پائیں گے کیونکہ اسی شفاعت کی وجہ سے حساب و کتاب شروع ہوگا اور میدان قیامت کے مصائب سے نجات ملے گی۔ حضور علیہ السلام سے پہلے شفاعت کرنے کی کوئی جرات نہ کر سکے گا۔ باقی ہر شفاعت صغریٰ ہوگی چاہے وہ انبیاء کرام کی ہو' قرآن کی ہو' رمضان کی ہو یا صالحین کی ہو۔ حضور علیہ السلام کی شفاعت سے نبیوں کو بھی فائدہ ہوگا اور صالحین کو بھی اور گناہ گاروں کو تو ہوگا ہی۔

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گناہ پرہیزگاری واہ واہ

شفاعت کی نو اقسام

پھر حضور علیہ السلام کی شفاعت نو قسم کی ہوگی۔

(۱) حساب و کتاب شروع کرانے کے لئے شفاعت کرنا جس کا فائدہ سب کو ہوگا۔

(۲) بے حساب جنتیوں کو جنت میں پہنچانے کے لئے شفاعت کرنا۔

(۳) جن کی نیکیاں بدیاں برابر ہوں گی ان کے نیکی کے پلڑے کو وزنی کرانے کے لئے شفاعت کرنا۔

(۴) ہم جیسے دوزخ کے لائق لوگوں کو چھڑانے کے لئے شفاعت کرنا۔

(۵) صالحین کے درجے بلند کروانے کے لئے۔

(۶) دوزخ میں گرے ہوئے گناہ گاروں کو وہاں سے نکلوانے کے لئے۔

(۷) جنت کا دروازہ کھلوانے کے لئے۔

(۸) اہل مدینہ اور زائرین روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا قرب دلوانے کے لئے۔

(۹) بعض کفار کا عذاب ہلکا کروانے کے لئے (اشعۃ اللمعات و مرأۃ)

اللھم ارزقنا شفاعة حبيبك صلى الله عليه واله واصحابه وازواجه و بارك وسلم

گرتے ہوؤں کو مژدہ سجدے میں گرے مولیٰ
رو رو کے شفاعت کی تمہید اٹھائی ہے

☆ حوض کوثر کی مٹی خالص کستوری کی' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید' برف سے زیادہ ٹھنڈا' شہد سے زیادہ میٹھا' کستوری سے زیادہ خوشبودار' اس پہ پیالے آسمان کے ستاروں کی طرح (کثیر و چمکدار) جو اس سے ایک بار پی لے گا کبھی پیاس نہ لگے گی۔ حضور علیہ السلام اپنی امت کو اعضاء وضو کی چمک سے پہچان کر پلاتے جائیں گے ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے وہ ہیں پلاتے یہ ہیں۔ (۳۰-۲۹-۵۳۲۸)

☆ حدیث شفاعت تفصیل کے ساتھ (۳۳-۵۳۳۲) اس حدیث میں امتوں کا نبیوں کی بارگاہ میں حاضری دینے کا ذکر ہے اور حضور علیہ السلام کے سجدوں پہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ۔ اور ایسے الفاظ کے ساتھ اللہ کی حمد کرنا جو اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کو اسی وقت سکھائے گا۔ مرأۃ میں ہے رب تعالیٰ کے اوصاف دنیا کے واقعات نہیں اور حضور علیہ السلام کا علم دنیا کے واقعات کو محیط ہے نہ کہ صفات الٰہیہ کو لہٰذا یہ واقعہ علم غیب کے خلاف نہیں۔ (جلد ۷' ص ۴۱۳)

میں جن کی جستجو میں ہوں وہ مجھ کو آپ ڈھونڈیں گے
خداوندا میں تیرے حشر کے میدان کے صدقے

☆ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کے ذریعے پیغام بھیجا۔ سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ. ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں خوش کر دیں گے اور حضور علیہ السلام نے عرض کیا: تیری عزت کی قسم' میں اس وقت تک راضی نہ ہوں گا جب تک کہ میرا ایک امتی بھی دوزخ میں ہوگا۔ خدا کرے ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی رہیں۔ (اشعہ)

جو کرم سے اپنے شاہ اُمم رکھیں مجھ غریب کے گھر قدم
میرے شاہ کی نہ ہو شان کم کہ گدا سے ان کو پیار ہے

Scanned with CamScanner

خاک اُو باش و بادشاہی کن　　آن اوباش و ہرچہ خواہی کن

ہم بھی محشر میں سیر دیکھیں گے　　نجدی آج ان سے التجا نہ کرے

☆ سجدے کے نشان (مقامات واعضاء) کو آگ نہ جلا سکے گی۔ (۵۳۴۰)

☆ آخری جنتی کا ایمان افروز اور وجد انگیز واقعہ جس پر خدا بھی ضحک فرمائے گا۔ (۵۳۴۱-۴۲)

☆ اللہ تعالیٰ کی سرگوشی (اس کی شان کے مطابق) اور بندے کی حرص۔ (۵۳۴۵)

☆ موت کو بھی مار دیا جائے گا۔ (۵۳۴۹)

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا: مجھے تین مقامات پہ تلاش کیا جا سکے گا۔ پل صراط پہ، میزان پہ، حوضِ کوثر پہ (۵۳۵۳)

جملہ عالم بندۂ اکرام تو　　صد چوں جان من فدائے نام تو

کرسی خدا کی ہے بیٹھنا مصطفیٰ نے ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ اللہ تعالیٰ کے نزول پہ کرسی کا کجاوے کی طرح چرچرانا (۵۳۵۴) یہ عبارت متشابہات میں سے ہے۔ بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات نازل ہوں گے تو ان کی ہیبت کی وجہ سے کرسی چرچرائے گی۔ مرقات میں ہے "کرسی خدا کی ہے بیٹھنا مصطفیٰ نے ہے"، صلی اللہ علیہ وسلم (مرأۃ، ص ۴۶۰)

☆ مختلف لوگوں کی شفاعت سے مختلف تعداد میں لوگ بخشے جائیں گے۔ ایک بندے کی شفاعت سے قبیلۂ بنی تمیم سے بھی زیادہ لوگ بخشے جائیں گے۔ (یہ حضرت عثمان یا اویس قرنی ہوں گے) مرقات۔ یا ایک ایک بزرگ کی شفاعت سے اتنے اتنے لوگ بخشے جائیں گے۔ (اشعۃ اللمعات ۵۹-۵۳۵۸) بعض احادیث میں ہے۔ حافظ قرآن پانچ پشتوں کی، عالم دین چودہ پشتوں کی شفاعت کرے گا۔ (مرأۃ ج ۷، ص ۴۶۴)

☆ اللہ تعالیٰ تین لپیں بھر کر (اپنی شان کے مطابق) جنت میں داخل کریگا۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا: حضور اور زیادہ کیجئے۔ حضرت عمر نے کہا چھوڑ ابوبکر اگر اللہ چاہے تو ایک

ہی لپ سے ساری مخلوق کو جنت میں داخل کر دے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: صَدَقَ عُمَرُ۔ عمر نے سچ کہا ہے۔ (۵۳۶۰) ☆ پانی پلانے والے اور وضو کرانے والے کے لئے شفاعت (۵۳۶۱)

اٹھ فریدا ستیا خلقت ویکھن جا

مت کوئی بخشیا مل پوے توں وی بخشیا جا

☆ دو دوزخیوں کو شدید رونے کی وجہ سے دوزخ سے نکال کر جنت میں بھیج دیا جائے گا۔ (۵۳۶۲)

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو

کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

☆ کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ (۵۳۶۵)

(۲۷۲) بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِهَا

(جنت اور اہل جنت کی صفات کا بیان)

وہ گھنا باغ جس میں درختوں کی وجہ سے زمین چھپی ہوئی ہو اسے جنت کہتے ہیں اور عربی زبان میں جس لفظ میں جیم اور نون آ جائیں اس میں پوشیدگی کے معنی پائے جاتے ہیں۔ جیسے جن، جنون، جنین، جہنم۔ چونکہ جنت میں بھی گھنے درخت ہیں اور وہ دنیا میں نگاہوں سے چھپی ہوئی ہے اس لیے اس کو جنت کہا گیا۔ (مرقات، اشعہ) جنت تین قسم کی ہے کسبی، وہبی، عطائی۔ کسبی وہ کہ جو اعمال صالحہ کے نتیجے میں ملے۔ وہبی وہ جو کسی جنتی کے طفیل ملے جیسے مسلمانوں کے چھوٹے بچوں کو ملے گی اور عطائی کی مثال یہ ہے کہ کچھ مخلوق کو پیدا کیا جائے گا کہ ان کے ذریعے جنت کو بھرا جائے۔ لیکن دوزخ صرف کسبی ہے وہبی عطائی نہیں ہے یعنی اپنی کرنی، اپنی بھرنی۔

☆ جنت میں کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (۵۳۶۹)

☆ جنت کی عورت زمین کی طرف جھانکے تو سارا جہان روشن و خوشبودار ہو جائے، اس کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے بہتر۔ (۵۳۷۰)

Scanned with CamScanner

☆ جنت کے ایک درخت کا سایہ (تیز رفتار) گھڑ سوار کی پانچ سو سال کی مسافت سے زائد ہے۔ (۵۳۷۱)

☆ جنتی موتی میں ساٹھ میل لمبا محل (۵۳۷۲)

☆ جنت کے سو درجے ہیں اور ہر درجے کے درمیان زمین و آسمان کے برابر فاصلہ (۵۳۷۳) جنت کے دروازے کی دو چوکھٹوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ۔ (۵۳۸۴)

☆ جنت کی ایک اینٹ چاندی کی ایک سونے کی' گارا خاص مشک کا' بجری موتی اور یاقوت کی اور مٹی زعفران کی۔ درختوں کے تنے بھی سونے کے۔ (۸۶-۵۳۸۵)

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا
ہم مجرم کیا مول چکائیں ہاتھ ہی اپنا خالی ہے

☆ جنتی کو سو مردوں کے برابر جماع کی قوت عطا کی جائیگی۔ (۵۳۹۱)

☆ (سوائے ابراہیم علیہ السلام کے) کسی جنتی کی داڑھی نہ ہوگی۔ ہر جنتی کی آنکھ میں قدرتی سرمہ لگا ہوگا جوان کی آنکھوں سے کبھی زائل نہ ہوگا۔ (۹۴-۵۳۹۳) ہر جنتی کی عمر تیس یا تینتیس سال ہوگی۔ (ایضاً)

☆ اگر جنتی چاہے گا تو اسی وقت اس کی اولاد ہو جائیگی مگر چاہے گا نہیں۔ (۵۴۰۳)

☆ جنت میں نیند نہیں آئیگی کیونکہ اَلنَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ وَلَا یَمُوْتُ اَهْلُ الْجَنَّةِ (۵۴۰۷) نیند موت کی ساتھی ہے اور جنت میں موت کہاں؟

(۲۷۳) بَابُ رُؤْيَةِ اللهِ تَعَالٰی

(دیدار الٰہی کا بیان)

دیدار الٰہی کے بارے میں چند اعتقادی مسائل یاد رکھنا ضروری ہیں۔

(۱) دنیا میں بندے اللہ تعالیٰ کو بصیرت یعنی نور قلبی سے دیکھتے ہیں' اسے جانتے

پہچانتے ہیں۔ آخرت میں اسے بصارت یعنی نور نگاہ سے دیکھیں گے کہ وہاں بصارت میں بصیرت ہوگی۔

(۲) دنیا میں آنکھوں سے خدا تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے مگر واقع نہیں اس لئے موسیٰ علیہ السلام نے دیدار کی دعا کی ناممکن کی دعا ناجائز ہے اور نبی ناجائز کام نہیں کرتے۔

(۳) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کا دیدار انہیں آنکھوں سے کیا اور خوب اچھی طرح کیا اگرچہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے مگر صحیح یہی ہے۔

(۴) جو شخص دعویٰ ولایت کرتے ہوئے کہے کہ میں نے خدا تعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھا ہے یا دیکھتا ہوں وہ کافر ہے کیونکہ وہ اپنے آپ کو نبیوں سے افضل کہتا ہے۔

(۵) قیامت میں ہر مومن و کافر کو خدا کا دیدار ہوگا۔ مومن کو رحمت کی شان میں اور کافر کو قہر و غضب کی شان میں۔

(۶) قیامت کے بعد صرف مومنوں کو جنت میں دیدار الٰہی ہوا کریگا۔ کفار کو دوزخ میں نہ ہوگا۔ انهم عن ربهم یومئذ لمحجوبون

(۷) حق یہ ہے کہ جنت میں ہر مومن کو دیدار الٰہی ہوا کرے گا۔ مرد ہوں یا جنتی عورتیں۔ عورتوں کے متعلق اختلاف ہے لیکن حق یہی ہے کہ عورتوں کو بھی دیدار ہوا کریگا۔

(۸) دنیا میں خواب کی حالت میں دیدار الٰہی ہو سکتا ہے بلکہ ہوتا ہے۔ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے ایک سو بار رب کو خواب میں دیکھا۔ امام احمد ابن حنبل نے خواب میں رب کو دیکھا تو پوچھا الٰہی! کون سی عبادت افضل ہے؟ فرمایا: تلاوت قرآن پاک' دوسری بار پھر دیکھا تو پوچھا معنی سمجھ کر تلاوت افضل ہے یا بغیر سمجھے بھی؟ فرمایا: ہر طرح افضل ہے۔ (مرأة بحوالہ اشعۃ اللمعات)

☆ جبریل امین علیہ السلام کے چھ سو پر ہیں۔ (۱۶-۵۴۱۵)

☆ اللہ تبارک وتعالیٰ اہل جنت کو فرمائے گا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا سلٰمٌ قولًا من رب رحیم (۵۴۱۷)

Scanned with CamScanner

(۲۷۴) بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَاَهْلِهَا

(آگ اور آگ والوں کا بیان)

نار اور نور دونوں کا ایک ہی مادہ ہے لیکن نار کی جمع نیران ہے اور نور کی نیار یا انیار شریعت میں جہاں نار آتا ہے اس سے مراد دوزخ کی آگ ہوتی ہے اور اہل نار سے مراد کفار ہوتے ہیں جو کہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے جبکہ گناہ گار مسلمان اگرچہ کچھ عرصہ دوزخ میں رہیں گے لیکن ان کو اہل نار نہیں کہا جائے گا جس طرح کہ چند روزہ مہمان کو اہل خانہ نہیں کہتے بلکہ اہل خانہ وہی ہیں جو ہمیشہ گھر میں رہتے ہیں۔

☆ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے ستر گنا زیادہ گرم ہوگی۔ (۵۴۱۸) دنیا میں بھی آگ کی حرارت مختلف ہوتی ہے، گھاس پھوس کی آگ ہلکی ہوتی ہے، لکڑیوں کی آگ تیز ہوتی ہے، ویلڈنگ کی آگ بہت تیز ہوتی ہے جو لوہے کو بھی گلا دیتی ہے۔

☆ دوزخ کو ستر ہزار لگام میں ڈال کر لایا جائے گا اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔ (۵۴۱۹)

☆ دوزخ کا ایک غوطہ دنیا کی ہر نعمت بھلا دے گا اور جنت کا ایک نظارہ دنیا کی ہر تکلیف فراموش کرا دے گا۔ (۵۴۲۲)

☆ دوزخ میں کافر کے دو کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رفتار کی تین (یا سات) دن کی راہ ہوگا۔ ۵۴۲۳ داڑھ احد پہاڑ کے برابر اور اس کی کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت (۵۴۲۵)

☆ دوزخی کی زبان دو تین میل لمبی ہوگی جس کو لوگ روندیں گے۔ (۵۴۲۹)

☆ دوزخ سے ایک ڈول یا ایک قطرہ زقوم کا زمین پر گرا دیا جائے تو ساری زمین پر بدبو پھیل جائے اور رزق روزی تباہ ہو جائے۔ (۳۶-۵۴۳۵)

☆ دوزخیوں کی ندا کا ایک ہزار سال بعد جواب دیا جائے گا۔ (۵۴۳۹)

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا: میں تمہیں آگ سے ڈراتا ہوں۔ (اَنْذَرْتُکُمُ النَّارَ) یہ جملہ اس قدر دہرایا کہ چادر مبارک گر گئی۔ (۵۴۴۰) یعنی جوش کے ساتھ آپ پ

وجدانی کیفیت طاری ہوگئی۔ یہ حدیث اہل وجد کی دلیل ہوسکتی ہے کیونکہ وجد ذوق، شوق اور خوف سے بھی ہوسکتا ہے۔

☆ حضور علیہ السلام کا فرمان آ جائے تو عقل کو دخل نہ دیا جائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن بصری کو وجہ پوچھنے پہ ڈانٹ دیا اور وہ خاموش ہوگئے۔

(۵۴۴۵)

حضرت حسن بصری کی والدہ حضرت ام سلمہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں۔ ایک بار حضرت حسن رو رہے تھے اور آپ کی والدہ حضرت ام سلمہ کا کام کر رہی تھیں تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے حضرت حسن کو گود میں لے کر اپنا پستان ان کے منہ میں دے دیا۔ بس اسی کی برکت سے آپ علوم و معرفت کے بحر بے کراں ہوگئے اور تمام سلاسل طریقت کے مرکز بن گئے۔ (مرآۃ، ج ۷، ص ۳۹۳)

(۲۷۵) بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

(جنت و دوزخ کی پیدائش)

اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ جنت و دوزخ کو پیدا کیا جا چکا ہے۔ جنت کے بارے میں فرمایا: اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ۔ جنت پرہیزگاروں کے لئے تیار کی جا چکی ہے اور دوزخ کے بارے میں فرمایا: اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ۔ دوزخ کافروں کے لئے تیار کر دی گئی ہے۔

☆ دوزخ کو بھرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنا قدم رکھے گا (یہ فرمان عالی متشابہات میں سے ہے) (۵۴۴۷) اور جنت کو بھرنے کے لئے ایک نئی مخلوق پیدا کی جائیگی۔ (۵۴۴۸) (یہ انسان ہی ہوں گے مگر اولاد آدم حوا میں سے نہیں ہوں گے جیسا کہ خود آدم علیہ السلام انسان ہیں مگر اولاد آدم نہیں ہیں۔ اس موقع پہ صاحب مرقات نے فرمایا ہے کہ جنت کا ملنا عمل پر موقوف نہیں ہے۔)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر تشریف فرما ہوگئے تو اپنے دست کرم سے مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

Scanned with CamScanner

اُرِيْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِىْ قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِى الْخَيْرِ وَالشَّرِّ (رواہ البخاری)

ابھی جب میں تمہیں نماز پڑھا رہا تھا تو میں نے جنت و دوزخ کو اس دیوار کی جانب اپنی اپنی شکل میں دیکھا' میں نے آج کے دن کی طرح خیر و شر کا مجموعہ نہیں دیکھا۔ (۵۴۵۰) یعنی جنت سراسر خیر اور دوزخ سراسر شر اور ان دونوں کو ایک ہی جگہ اکٹھا دیکھ لیا۔ نہ جنت اپنے مقام سے دیوار قبلہ پہ آئی اور نہ ہی دوزخ' بلکہ وہ دونوں اپنے اپنے مقام پہ رہیں اور حضور علیہ السلام نے اپنے مصلی انور پہ تشریف فرما ہو کر اتنی دور سے دونوں کو دیکھ لیا یعنی ایک عالم سے دوسرے عالم کی چیزیں دیکھ لیں۔ یہ بھی مطلب نہیں کہ جنت و دوزخ کی تصویریں دکھائی گئی ہوں تو جو نگاہ مدینہ سے جنت و دوزخ کو دیکھ رہی ہیں اس سے اس زمین کا چپہ چپہ کیسے مخفی رہ سکتا ہے۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جنت و دوزخ کو پیدا کیا جا چکا ہے۔

(۲۷۶) بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

(پیدائش کا آغاز اور انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر خیر)

عالم اجسام کی اصل پانی سے ہے کیونکہ پانی وہ چیز ہے جو ہر (ٹھوس' مائع' گیس) شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پانی لطیف ہو کر ہوا بنتا ہے۔ ہوا گرم ہو کر آگ بنی' آگ کا دھواں جمع ہو کر آسمان بنا' پانی کی جھاگ جمی تو زمین بنی' زمین کا کچھ حصہ سخت کیا تو پہاڑ بن گئے اور ان پہاڑوں کو زمین پہ لنگر کی طرح قائم کر دیا گیا تا کہ زمین جنبش نہ کرے تو عالم اجسام کی اصل پانی ہے۔ وجعلنا من الماء کل شیء حی (القرآن) ایک حدیث میں ہے ''اللہ تھا اور اس کے ساتھ کچھ نہ تھا تو سب سے پہلے لوح و قلم پیدا کئے پھر عرش و کرسی' پھر آسمان و زمین جن و انس وغیرہ۔ ایک حدیث میں ہے سب سے پہلے نور محمدی کو پیدا فرمایا گیا

(اشعۃ اللمعات و مدارج النبوت)

تو اصل وجود آمدی از نخست
دگر ہر چہ موجود شد فرع تست

☆ حضور علیہ السلام نے ایک ہی مجلس میں ابتدائے آفرینش سے لے کر دخول جنت و نار تک سب کچھ بیان فرما دیا جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا' جو بھول گیا وہ بھول گیا۔ (۵۴۵۲)

خدا مطلع ساخت ہر جملہ غیب — علی کل شیء خبیر آمدی

(جس بچے کو خضر علیہ السلام نے مار دیا تھا) اگر وہ زندہ رہتا تو تو اپنے والدین کو گمراہ کر دیتا۔ (۵۴۶۳) اس سے معلوم ہوا کہ خضر علیہ السلام نبی ہیں کیونکہ ولی اپنے الہام سے کسی کو قتل نہیں کر سکتا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی بہ اعلام الٰہی لوگوں کی سعادت و شقاوت سے باخبر ہوتے ہیں اور یہ بات علوم خمسہ سے ہے۔ (مرأۃ) پھر امام الانبیاء علیہ السلام کے علم کی وسعتوں کا کون اندازہ کرے۔ حضرت خضر کو خضر اس لیے کہتے ہیں کہ جہاں بیٹھتے سبزہ اُگ آتا تھا۔ (۵۴۶۳)

موسیٰ علیہ السلام کا جلال

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عزرائیل علیہ السلام کو تھپڑ مار کر آنکھ نکال دینا۔

(۵۴۶۴)

☆ اشعۃ اللمعات میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اتنے جلال نبی تھے کہ جب آپ کو غصہ آتا تو سر پہ پہنی ہوئی ٹوپی جل جاتی تھی (مرأۃ' ج ۷' ص ۵۸۲)

☆ حضرت داؤد علیہ السلام گھوڑے پہ زین لگانے کا حکم دیتے اور زین لگنے سے پہلے پہلے زبور شریف کی تلاوت مکمل کر لیتے۔ (۵۴۷۰)

☆ حضرت داؤد علیہ السلام کے اجتہاد میں خطا اور سلیمان علیہ السلام کے فیصلے کی درستگی (حالانکہ داؤد علیہ السلام صاحب شریعت نبی ہیں اور سلیمان علیہ السلام کے والد بھی۔ معلوم ہوا کبھی افضل کے مقابلہ میں مفضول کا فیصلہ قابل عمل ہوتا ہے۔ لہٰذا امام اعظم کا فرمان ہوتے ہوئے صاحبین کے قول پہ فتویٰ دیا جا سکتا ہے۔

(مرأۃ' جلد ۷' ص ۵۹۱) (۵۴۷۱)

گزشتہ کام پہ انشاء اللہ کہا جا سکتا ہے اور یہ برکت کے لئے ہوگا۔ جیسے انشاء اللہ میں

مسلمان ہوں یعنی اللہ کے فضل سے میں مومن ہو چکا ہوں۔(مرأۃ' ص ۵۹۲)

☆ حاملینِ عرش کو اوعال (پہاڑی بکرے) فرمایا گیا (۵۴۷۸) کیونکہ وہ بکروں کی شکل کے ہیں (مرأۃ) ان میں سے ایک فرشتہ اتنا بڑا ہے کہ اس کے کانوں کی گدیوں سے اس کے کندھے تک کا فاصلہ سات سو سال کی مسافت ہے۔(۵۴۸۰)

☆ جبریل امین علیہ السلام اور رب العالمین کے درمیان ستر ہزار پردے ہیں۔(۵۴۸۱) یہی حال اسرافیل علیہ السلام کا ہے۔ وہ تو پیدا ہونے سے لے کر اب تک انہی قدموں پہ کھڑے ہوئے ہیں اور نگاہ تک نہیں اٹھائی۔(۵۴۸۲)

☆ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی خواہش (کہ ہمارے لیے آخرت ہو جائے اور انسانوں کے لئے دنیا) قبول نہ کی اور فرمایا کیا میں اس مخلوق کو جو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہے۔ اس کی مثل کر دوں جس کو میں نے لفظ کن سے بنایا ہے۔(۵۴۸۳) اس لیے فرمایا اَلْمُؤْمِنُ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ بَعْضِ مَلَائِکَتِہٖ (۵۴۸۴) مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بعض فرشتوں سے بھی زیادہ عزت والا ہے۔

☆ کون سی چیز کو کس دن پیدا کیا گیا۔(۵۴۸۵)

☆ ایک حدیث میں سات مرتبہ صحابہ کرام کا یہ کہنا: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ (۵۴۸۶)

جمعہ کو جمعہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں آدم علیہ السلام کے جسم مبارک کی تکمیل ہوئی۔(مرأۃ' ج ۷' ص ۶۰۶)

☆ حضرت آدم علیہ السلام کلام والے نبی تھے نَبِیٌّ مُّکَلَّمٌ انبیاء کرام علیہم السلام ایک لاکھ چوبیس ہزار (۵۴۸۸) تین سو تیرہ' چودہ یا پندرہ رسول ہیں۔ چار مرسل ہیں۔ صحابہ کرام بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں۔ اصحاب بدر تین سو تیرہ' خلفاء راشدین چار' نبی وہ ہے جس پر وحی الٰہی آئے (کتاب یا صحیفہ آئے یا نہ آئے) رسول وہ جس پر وحی بھی آئے اور اسے کتاب یا صحیفہ بھی ملے۔ مرسل وہ جس کو کوئی کتاب اور نئی شریعت عطا ہو۔ بعض نے کہا نبی وہ ہے جس پر وحی آئے اور رسول وہ جس پر وحی بھی آئے اور اس کو کوئی معجزہ بھی عطا

ہو۔(مرأۃ' مرقات)

☆ لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَانَیَۃِ۔ اور اس کی دلیل یہ کہ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا تھا جو کچھ قوم نے گوسالہ پرستی کے بارے میں کیا مگر آپ نے غصے میں تختیاں نہ گرائیں اور جب خود دیکھ لیا تو اَلْقَی الْاَلْوَاحَ فَانْکَسَرَتْ (۵۴۸۹) مرأۃ کی ساتویں جلد کے حوالے بھی تمام ہوئے۔

(۲۷۷) بَاب فَضَائِلِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ

(رسولوں کے سردار علیہ وعلیہم السلام کے فضائل کا بیان)

فضائل جمع فضیلت کی ہے اور فضیلت سے مراد یہاں وہ خصوصی شان ہے جو صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی نبی' ولی یا جن فرشتے کو عطا نہ ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق سے افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا ہیں۔

دھر میں سب سے تو بڑا تجھ سے بڑی خدا کی ذات
قائم ہے تیری ذات سے سارا نظام کائنات

☆ جنت کا دروازہ سب سے پہلے حضور علیہ السلام کھٹکھٹائیں گے اور آپ ہی کے لئے سب سے پہلے کھولا جائے گا۔(۵۴۹۳-۹۴)

☆ تورات میں شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (۵۵۰۳-۲۰)

صرف تورات و انجیل ہی نہیں ہر آسمانی کتاب میں حضور علیہ السلام کا ذکر خیر ہے اور ہر نبی نے اپنے زمانے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا۔ صرف ایک حوالہ پہ اکتفاء کر رہا ہوں۔

آدم علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو وصیت

زرقانی علی المواہب میں رقم ہے' حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

Scanned with CamScanner

''حضرت آدم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے میرے بیٹے! تم میرے بعد خلیفہ ہو۔ پس خلافت کو تقویٰ کے تاج اور محکم یقین کے ساتھ پکڑے رہو اور جب تم اللہ کا ذکر کرو تو اس کے متصل نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذکر کرو کیونکہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عرش کے ستونوں پر لکھا ہوا دیکھا ہے جب کہ میں روح وطین کے درمیان تھا۔ پھر میں نے تمام آسمانوں پر نظر کی تو مجھے کوئی جگہ ایسی نظر نہ آئی جہاں نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھا ہوا نہ ہو۔ رب نے مجھے جنت میں رکھا تو میں نے جنت کے ہر محل، ہر بالا خانے اور برآمدے پر اور تمام حوروں کے سینوں پر، جنت کے تمام درختوں، پتوں پر، شجر طوبیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں پر، پردوں کے کناروں پر اور فرشتوں کی آنکھوں میں نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا دیکھا ہے لہٰذا تو کثرت سے ان کا ذکر کیا کر، کیونکہ فرشتے ہر وقت ان کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں۔ (اصل عربی عبارت ملاحظہ ہو)

اقبل آدم علی ابنه شیث فقال ای بنی انت خلیفتی من بعدی فخذها بعمارة التقوٰی والعروة الوثقٰی فکلما ذکرت الله فاذکر الی جنبه اسم محمد فانی رایت اسمه مکتوبًا علٰی ساق العرش و انا بین الروح والطین ثم انی طفت السمٰوٰت فلم ار فی السمٰوٰت موضعًا الا رایت اسم محمد مکتوبًا علیه وان ربی اسکننی الجنة فلم ار فی الجنة قصرًا ولا غرفة الا وجدت اسم محمد صلی الله علیه وسلم مکتوبًا علیه ولقد رایت اسم محمد مکتوبًا علٰی نحور الحور العین وعلٰی ورق قصب الجام الجنة وعلٰی ورق الشجرة طوبٰی وعلٰی ورق سدرة المنتهیٰ وعلٰی اطراف الحجب و بین اعین الملئکة فاکثروا ذکره فان الملئکة من قبل تذکره فی کل ساعاتها۔

(زرقانی علی المواہب)

یہ بیان حضرت آدم علیہ السلام کا ہے لیکن حضرت آدم علیہ السلام نے جتنا دیکھا یا جتنا دکھایا گیا' انہوں نے بیان کر دیا' اب خدا ہی جانے کہ اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کہاں کہاں ہے؟ تمام حجابات تو اس نے کسی پر نہیں اٹھائے' حضرت بوعلی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوبصورت شعر کہا:

اے کہ نامت را خدائے ذوالجلال
زد رقم بر جبہۂ عرش بریں

☆ محمد رسول اللہ ہونے کے علاوہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہونا بھی فضیلت کی بات ہے۔(۵۵۰۷)

☆ حضور علیہ السلام اس وقت سے نبی ہیں جبکہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔(نہ صرف علم الٰہی میں بلکہ آپ کی نبوت کا اعلان ہو چکا تھا)(۵۵۰۸)

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا ‏ ‏ دعا خلیل اور نوید مسیحا
معلم خدائی کے وہ بن کے آئے ‏ ‏ جھکے ان کے آگے سب اپنے پرائے

☆ حضرت آمنہ کا خواب کہ میں نے نور کی روشنی میں شام کے محلات دیکھ لیے۔ (۵۵۰۹)

سب بیبیوں میں آمنہ تم کاملہ ہوئیں ‏ ‏ اس فخر انبیاء کی تم حاملہ ہوئیں
آئی ندا کہ آمنہ جاگے تیرے نصیب ‏ ‏ آئیں گے تیری گود میں اللہ کے حبیب
گودی تو کھلائے گی اپنے لعل کو ‏ ‏ اللہ نے کیا ماہ کامل ہلال کو

☆ صحابہ کرام آپس میں بیٹھ کر انبیاء کرام علیہم السلام کی عظمتوں کے تذکرے کرتے تھے۔(۵۵۱۱)

☆ حضور علیہ السلام کو پوری امت کے ساتھ بھی تولا جائے تو آپ کا وزن زیادہ ہو۔(۵۵۲۳)

دل عبث خوف سے پتہ سا اڑا جاتا ہے
پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسہ تیرا

Scanned with CamScanner

(۲۷۸) بَابُ اَسْمَاءِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) وَصِفَاتِہٖ

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک اور حلیہ شریف کا بیان)

حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام بھی ایک ہزار ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام بھی ایک ہزار۔ اللہ تعالیٰ کے دو نام ذاتی ہیں۔ عربی میں اللہ عبرانی میں ایل۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی دو نام ذاتی ہیں۔ محمد اور احمد باقی نام صفاتی ہیں۔ چونکہ اللہ اور رسول کی صفات بہت ہیں' نیز ان کے آستانوں پر مختلف حاجتمند اپنی حاجتیں لے کر حاضر ہوتے رہیں گے اس لیے ان دونوں ذاتوں کے نام بہت ہوئے کہ جیسا حاجتمند آئے اسی نام سے پکارے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی کا نام محمد نہ ہوا۔ ہاں یہ ثابت ہے کہ نجومیوں نے پیش گوئی کی تھی کہ نبی آخر الزماں پیدا ہونے والے ہیں جن کا نام محمد ہوگا تو عرب میں چار شخصوں نے اپنے بیٹوں کے نام محمد رکھے مگر چونکہ یہ سن کر انہوں نے یہ نام رکھے اس لیے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہی محمد ہوا۔ چونکہ ساری مخلوق بلکہ خود خالق ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا کی تعریف فرماتا رہے گا اس لیے نام پاک محمد ہوا۔ اللہ نے اپنے محبوب کو اپنے بھی نام عطا فرمائے۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر رسالہ مستقل رسالہ لکھا ہے۔ حضرت عبدالمطلب نے بھی ایک خواب دیکھ کر حضور کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا (مرقات' اشعۃ اللمعات) خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں کوئی نام جامد نہیں بلکہ سب نام شریف مشتقات ہیں۔ (مرقات)

اگر نام محمد را نیا وردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

☆ کافر لوگ حضور علیہ السلام کو محمد کی بجائے مذمم کہہ کر طعن کرتے تو آپ نے فرمایا: میں تو محمد ہوں۔ (۵۵۲۷)

☆ حضور علیہ السلام کا چہرۂ انور سورج اور چاند کی طرح تھا (فی البریق واللمعان' چمک دمک میں) مہر نبوت کبوتری کے انڈے کی طرح جسم کے ہمرنگ تھی۔

(۵۵۲۸)

تمہارے حُسن کا کونین میں جواب نہیں

☆ حضرت انس حضور علیہ السلام کا حلیہ مبارک بیان کر کے فرماتے ہیں: لَمْ اَرَ بَعْدَہٗ وَلَا قَبْلَہٗ مِثْلَہٗ۔ نہ میں نے آپ سے پہلے آپ جیسا دیکھا اور نہ بعد (۵۵۳۱) یعنی چپ کر مہر علی ایتھے جا نہیں بولن دی۔ اور یہ صرف حضرت انس ہی کی بات نہیں' سید الملائکہ بھی یہی فرما رہے ہیں۔

معراج میں جبریل سے کہنے لگے شاہِ اُمم
تو نے تو دیکھے ہیں بہت بتلاؤ تو کیسے ہیں ہم
روح الامیں کہنے لگے اے مہ جبیں تیری قسم
آفاقہا گردیدہ ام مہربتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

☆ ہاتھ مبارک ریشم سے زیادہ نرم اور (جسم اقدس کی اپنی خوشبو) مشک وعنبر سے زیادہ خوشبودار تھی۔ (۵۵۳۶)

خدا نے آپ ان کو اپنے حسن کے سانچے میں ڈھالا ہے
وہ آئے اس جہاں میں سب حسینوں سے حسیں ہو کر
بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں واللہ
کیسی خوشبو میں بسائے ہیں تمہارے گیسو

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں میں قدرتی سرمہ لگا ہوا تھا۔

(۵۵۴۳)

بالوں میں شانہ آنکھوں میں سرمہ دیا ہوا
لپٹے ہوئے حریر میں ختنہ کیا ہوا

☆ ایک صحابیہ کہتی ہیں اگر تو حضور علیہ السلام کو دیکھتا تو تجھے یوں لگتا کہ (آپ کے چہرے سے) سورج طلوع ہو رہا ہے۔ (۵۵۴۲) آپ کے دانتوں کے درمیان سے نور نکلتا (جس سے گلیاں روشن ہو جاتیں) (۵۵۴۶)

Scanned with CamScanner

صحابہ کرام پسینہ مبارک کی خوشبو سونگھ کر پہچان لیتے کہ حضور یہاں سے گزرے ہیں۔ (۵۵۴۱)

☆ یہودی کا بیٹا اپنے باپ کی تکذیب کر رہا ہے اور حضور علیہ السلام کی تصدیق کر رہا ہے کہ آپ کی نعت، صفت اور ہجرت کا ذکر تورات میں ہے۔ (۵۵۴۸)

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہا میں کیا کیا کہوں تجھے

(۲۷۹) بَابٌ فِيْ اَخْلَاقِهٖ وَ شَمَائِلِهٖ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

(صاحب خلق عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات کا باب)

تیرے خُلق کو رب نے عظیم کہا، تیری خَلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالق حسن و ادا کی قسم

اب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری صورت کا بیان ہوا اور اب آپ کی باطنی سیرت کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ اخلاق جمع ہے خلق کی جس کا معنی ہے عادت اور شمائل جمع شمال کی ہے جس کا معنی طبیعت و جبلت ہے یعنی اخلاق عام ہے اور شمائل خاص۔ شمال پیدائشی عادت کو کہا جاتا ہے اور اخلاق انسان کی وہ عادت ہے جو وہ دنیا میں آ کر اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ حضور علیہ السلام کے اخلاق عالیہ کو کوئی شخص بیان نہیں کر سکتا۔ وہ دنیا جس کو اللہ تعالیٰ نے قلیل فرمایا ہے جب ہم اس کی ساری نعمتیں نہیں گن سکتے تو اخلاق نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ و السلام کو تو پھر اللہ نے عظیم فرمایا ہے۔ ہاں اس نعمت عظمیٰ کے امتی ہونے کے ناطے ہم یوں کہہ سکتے ہیں۔

رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود — حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود — ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

اس باب میں فصل اول کی اکثر احادیث بخاری و مسلم میں لکھی جا چکی ہیں اس لیے ان کو یہاں نہیں دہرایا جائے گا ورنہ ہر حدیث مع الشرح لکھنے کو جی چاہ رہا ہے اور پھر بطور حوالہ تو ضرور لکھنی چاہیے تھی لیکن تکرار سے بچنے کے لئے حوالہ دینے سے بھی گریز کر رہا ہوں

سوائے چند ایک کے۔

☆ اعرابی نے کہا بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنا دیتے ہیں کہ فقیری کا خوف بھی نہیں کیا کرتے۔ (۵۵۵۲)

زمانے نے زمانے میں سخی ایسا نہیں دیکھا
زباں پہ جس کے سائل نے نہیں آتے نہیں دیکھا

تیری خَلق کو حق نے جمیل کیا

جب مشرکین کے خلاف دعا کی درخواست کی گئی تو فرمایا: اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً۔ میں باعث زحمت نہیں بلکہ سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (۵۵۶۱)

السلام اے دو جہاں کے بادشاہ — مجھ غریب و خستہ پر بھی اک نگاہ

☆ گھر کے کام کاج میں گھر والوں کا ہاتھ بٹانا۔ (۵۵۶۵) کپڑے سی لینا، جوتا گانٹھ لینا۔ (۵۵۷۱)

اپنے کپڑے خود دھو لینا خاک کے بستر پر سو لینا
سادہ سادہ نیک طبیعت صلی اللہ علیہ وسلم

☆ اپنی ذات کے لئے حضور علیہ السلام نے کبھی انتقام نہ لیا۔ (۵۵۶۷) جس (ابی بن خلف) کو آپ نے اپنے ہاتھوں سے مارا یہ ذاتی انتقام نہ تھا۔

عجز اللہ رے تمہارا کہ شہ کل ہو کر
زندگی تم نے غریبوں میں گزاری ساری

☆ ایک یہودی نے صحابہ کرام کے سامنے حضور علیہ السلام کو سارا دن روکے رکھا اور پھر آپ کے اخلاق عالیہ سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا۔ (۵۵۸۱)

☆ اگر میں چاہوں تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلیں۔ (۵۵۸۴) کون کہتا ہے حضور کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

کنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے
سرکار بنایا تجھے مختار بنایا

(مگر یہ علیحدہ بات ہے کہ

Scanned with CamScanner

دولت دنیا خاک برابر ہاتھ کے خالی دل کے تونگر
ہاتھ کا تکیہ خاک کا بستر صلی اللہ علیہ وسلم

جبکہ آن وشان دیکھو تو یہ ہے کہ

شاہ باز لامکانی آن او
رحمۃ للعالمین درشان او

(۲۸۰) بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ

(ظہورِ نبوت اور ابتداء وحی کا بیان)

بعثت ومبعث کا معنی ہے بھیجنا اور ظہور نبوت کو بعثت کہا جاتا ہے۔ وحی کا لفظی معنی ہے اشارہ، خفیہ کام وآواز، دل کا القاء۔ شریعت میں وہ کلامِ الٰہی جو نبی کو بواسطہ فرشتہ یا بلا واسطہ عطا ہو یا بطور القاء دل میں اتارا گیا ہو، حضرت داؤد علیہ السلام پہ زیادہ وحی دل کے القاء سے ہی آتی تھی جبکہ بدء الوحی میں دوسرے معنی مراد ہیں یعنی بواسطہ فرشتہ کلام الٰہی کا نزول۔

☆ پہاڑوں پہ متعین فرشتے کی پیشکش (کہ اگر آپ حکم دیں تو میں آپ پہ ظلم کرنیوالی قوم پہ دو پہاڑوں کو گرا کر فنا کردوں) کو حضور علیہ السلام نے یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ مجھے امید ہے انہی سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ (۵۵۹۵)

الٰہ العالمین کر رحم طائف کے مکینوں پر
الٰہی پھول برسا پتھروں والی زمینوں پر

☆ غزوۂ اُحد میں سرانور کا زخمی ہونا اور دانت مبارک کا شہید ہونا۔ (۵۵۹۶)

☆ اس موقع پہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دندان اقدس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''اس شخص پہ اللہ تعالیٰ کا غضب شدید ہو جاتا ہے جسے اللہ کا رسول، اللہ کی راہ میں قتل کر دے۔ اور اس قوم پر بھی جو اپنے نبی کے ساتھ یہ معاملہ کرے۔ (۵۵۹۷)

یعنی قریش کا میرے ساتھ یہ عمل سخت عذاب کا سبب ہے لیکن میری رحمۃ للعالمین کی وجہ سے ان پہ عذاب نہیں آیا۔

یاد رہے! دوسرے مسلمان غازی اگر کسی کافر کو قتل کر دیں تو وہاں غلطی کا احتمال ہے کہ شاید اسے کافر سمجھنے میں غلطی ہوگئی ہو لیکن اللہ تعالیٰ کا نبی جس کو قتل کرے گا وہاں یہ احتمال نہ ہوگا اور پھر اس لیے بھی کہ وہ مقتول اللہ کے نبی کو قتل کرنے کے لئے ہی آیا تھا تو جیسے نبی کو قتل کرنا بدترین کفر ہے ایسے ہی نبی کے قتل کا ارادہ کرنا بھی بدتر کفر ہے۔ اسی وجہ سے وہ شخص سخت سزا کا مستحق ہے۔ حضور علیہ السلام نے صرف ایک ہی کافر (ابی بن حلف) کو جہاد میں قتل کیا۔ اس میں حد اور قصاص کے طور پر کسی کو قتل کرنا مراد نہیں ہے۔ اسی طرح یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ نہ کیا تھا بلکہ کنعان سے نکالنے کا ارادہ تھا اور پھر یوسف علیہ السلام اس وقت نبی نہ تھے۔ نیز بعد میں بھائیوں نے معافی بھی مانگ لی تھی۔ لہٰذا وہ اس قانون کی زد میں نہیں آتے۔ نبی کے سوا کسی کو دنیاوی وجہ سے قتل کرنا کفر نہیں۔ (مرآۃ، ج ۸، ص ۱۱۲) اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

(۲۸۱) بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ

(نبوت کی نشانیوں کا باب)

علامت عَلَم سے ہے جس کا معنی ہے نشانی۔ اس سے مراد نبوت کے وہ نشانات و عجائبات قدرت ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں آپ سے ظاہر ہوئے خواہ اعلان نبوت سے پہلے والی علامات ہوں جنہیں ارہاص کہا جاتا ہے یا ظہور نبوت کے بعد کے جنہیں معجزات کہتے ہیں بلکہ گزشتہ آسمانی کتب میں آپ کا ذکر بھی علامات میں شامل ہے۔ اس باب میں تو ان تینوں چیزوں کا ذکر ہے اور باب المعجزات میں وہ علامات بیان ہوں گی جو حضور علیہ السلام کے ہاتھ پہ دعوائے نبوت کے بعد ظاہر ہوئیں۔

☆ شق صدر کے نشانات سینہ اقدس میں موجود تھے۔ حضرت انس فرماتے ہیں: كُنْتُ اَرٰى اَثَرَ الْمَخِيْطِ فِيْ صَدْرِهٖ۔ میں سوتی دھاگے کا اثر سینہ پاک میں دیکھا کرتا تھا۔ (۵۵۹۶)

☆ بعثت سے پہلے حضور علیہ السلام پہ سلام بھیجنے والا پتھر (۵۶۰۰)

☆ ابوجہل نقصان پہنچانے کے لئے آیا مگر ڈر کر بھاگ گیا۔ حضور علیہ السلام نے

Scanned with CamScanner

فرمایا: اگر میرے قریب آتا تو فرشتے اس کا عضو عضو جدا کر دیتے۔ (۵۶۰۳)

☆ عدی بن حاتم کو حضور علیہ السلام نے تین باتیں بتائیں جو پوری ہوئیں (۵۶۰۴)

☆ اگلے لوگوں پہ دین کی وجہ سے کیا کیا سختیاں کی گئیں۔ (۵۶۰۵)

☆ حضور علیہ السلام کے علاج کے لئے آنے والا (ضماد) اپنے کفر کا علاج کروا بیٹھا۔ (۵۶۰۷) اور اس نے قریش کو یہ کہہ دیا

سنو اے دوستو! میری سمجھ میں تو یہ آیا ہے
کہ بے شک اس پہ سایہ ہے مگر اللہ کا سایہ ہے

(یہ باب بھی دوسری فصل سے خالی ہے)

(۲۸۲) بَابٌ فِي الْمِعْرَاجِ

(معراج شریف کا باب)

لفظ معراج، عروج سے اسم آلہ کا صیغہ ہے۔ عروج کا معنی چڑھنا ہے اور معراج جس کے ذریعے اوپر کی طرف جایا جائے جیسے سیڑھی، مگر اصطلاح میں معراج مصدر کے معنی میں آتا ہے جیسے میلاد بمعنی ولادت اور معیاد بمعنی وعدہ۔ ان اللّٰہ لایخلف المیعاد۔ معراج کے متعلق لوگوں کے بہت سے قول ہیں، جسمانی تھی یا خواب میں، بارہویں ربیع الاول میں ہوئی یا ستائیسویں رمضان کو، نبوت سے پہلے یا بعد میں نبوت سے پانچ سال پہلے ہوئی یا کم و بیش، مگر قوی اور صحیح یہ ہے کہ حضور انور کو بہت بار معراج ہوئی، ایک بار جسمانی باقی خواب میں، جسمانی معراج نبوت کے گیارہویں سال یعنی ہجرت سے دو سال پہلے ہوئی اور اپنی چچا زاد ہمشیرہ اُمّ ہانی کے گھر سے ہوئی، ستائیسویں شب دوشنبہ کو ہوئی رب فرماتا ہے اسری بعبدہ۔ اگر صرف خواب میں ہوتی تو بعبدہ نہ فرمایا جاتا کیونکہ عبد کہتے ہیں جسم مع روح کو نیز پھر لوگوں میں اتنا شور نہ ہوتا۔

مسئلہ: بیت اللہ شریف سے بیت المقدس تک کی جسمانی معراج قطعی و یقینی ہے اس کا انکار کفر ہے۔ بیت المقدس سے آسمان بلکہ لامکان تک کی معراج کا اگر اس لیے انکار کرتا ہے کہ آسمان کے پھٹنے کو ناممکن مانتا ہے تو بھی کافر ہے کہ اس میں آیت قرآنیہ کا انکار ہے

ورنہ گمراہ ہے اس کی پوری بحث یہاں مرقات اور اشعۃ اللمعات میں دیکھی جا سکتی ہے۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی سے بَارَکْنَا حَوْلَهٗ تک بیت المقدس تک کی معراج کا ذکر ہے۔ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيَاتِنَا میں آسمانی معراج کا ذکر ہے اور اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ میں لامکانی معراج کا ذکر ہے۔ (مرأۃ)

☆ معراج شریف کے بارے میں مفصل حدیث جس میں انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ ملاقات اور پچاس نمازیں پھر ان میں تخفیف کا ذکر ہے۔ (۵۶۰۹)

☆ قریش کے سوال پہ بیت المقدس کو حضور علیہ السلام کے سامنے کر دیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ کر تمام علامتیں بتاتے گئے۔ (۱۴-۵۶۱۳) اس باب میں بھی دوسری فصل نہیں ہے۔

(۲۸۳) بَابٌ فِي الْمُعْجِزَاتِ

(معجزات کا بیان)

معجزہ کی جمع معجزات ہے جو کہ اعجاز بمعنی عاجز کرنا سے ہے۔ معجزہ اس کام کو کہتے ہیں کہ جس کو سمجھنے سے مخلوق کی عقل عاجز ہو۔ شریعت میں معجزہ وہ عجیب و غریب خلاف عادت کام ہے جو مدعی نبوت کے ہاتھ پہ ظاہر ہو۔ یہی کام دعوئ نبوت سے پہلے ظاہر ہو تو اس کو ارہاص کہتے ہیں جس کا معنی ہے عمارت کو مضبوط اور پختہ کرنا، اس کی بنیاد کو پکا کرنا، چونکہ اس کے ذریعے بھی نبوت کی بنیاد مضبوط ہوتی ہے لہٰذا اس کو ارہاص کہا گیا۔ یہی کام ولی اللہ کے ہاتھ سے ظاہر ہو تو اس کو کرامت کہتے ہیں۔ عام مومنین کے ہاتھوں پہ جو عجیب و غریب کام ظاہر ہو اس کو معونت اور کافر کے ہاتھ پہ ظاہر ہو تو اس کو استدراج کہا جائے گا۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات قصے بن گئے لیکن ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی معجزات قیامت تک دیکھے جاتے رہیں گے۔ قرآن مجید کا معجزہ، پتھروں، جانوروں اور دیگر اشیاء پہ قدرتی طور پہ آپ کا نام لکھا ہوا ہونا۔ پھر ہر نبی کو ایک یا دو یا چند معجزات عطا ہوئے لیکن ہمارے آقا علیہ السلام کے معجزات گنتی و شمار میں ہی نہیں آتے۔ صرف اس باب کی پہلی فصل میں ٹچاس احادیث مبارکہ ہیں اور ایک ایک حدیث میں دو دو تین تین اور اس سے زائد معجزات کا ذکر

Scanned with CamScanner

ہے۔اور ہر معجزہ اتنا تفصیل طلب ہے کہ اس پہ پوری کتاب لکھی جاسکتی ہے۔ پھر کسی نبی کے ہاتھ میں معجزہ، کسی کی سانس میں، کسی کی آنکھ میں مگر سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان یہ ہے کہ

دیے معجزے انبیاء کو خدا نے
ہمارے نبی معجزہ بن کے آئے

☆ ذوالخویصرہ تمیمی گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ جس نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِعْدِلْ (۵۶۳۹)

☆ حضور علیہ السلام کی دعا سے ابو ہریرہ کی والدہ مسلمان ہوگئیں۔ (۵۶۴۰)

☆ گستاخ رسول کو زمین نے بھی قبول نہ کیا۔ (۵۶۴۳)

☆ اُستن حنانہ از ہجر رسول- نالہ می زد ہمچو ارباب عقول (۵۶۴۸)

☆ صحابی نے عرض کیا آپ کی برکت سے میرا اونٹ بہتر ہوگیا۔ (۵۶۵۹)

☆ ملک شام کے سفر میں راہب نے حضور علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر کہا یہ تمام جہانوں کے سردار اور رب العالمین کے رسول ہیں۔ (۵۶۶۳)

☆ پتھر اور درخت حضور علیہ السلام پہ ان لفظوں کے ساتھ سلام بھیج رہے ہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ (۵۶۶۴)

☆ معراج کی رات جبریل علیہ السلام نے براق سے کہا تجھ پہ ان سے بہتر آج تک کوئی سوار نہیں ہوا تو براق پسینہ پسینہ ہوگیا۔ (۵۶۶۵) باب المعجزات میں حضور علیہ السلام کے دیگر بے شمار معجزات دیکھے جاسکتے ہیں۔

(۲۸۴) بَابُ الْکَرَامَاتِ

(کرامتوں کا باب)

کرامت بمعنی احترام و تعظیم، کرامات اس کی جمع ہے شریعت میں کرامت وہ عجیب و غریب چیز ہے جو ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہو حق یہ ہے کہ جو چیز نبی کا معجزہ بن سکتی ہے وہ ولی کی کرامت بن سکتی ہے۔ سواء اس معجزہ کے جو دلیل نبوت ہو جیسے وحی اور آیات قرآنیہ۔

معتزلہ کرامات کا انکار کرتے ہیں جبکہ اہل سنت کے نزدیک کرامت حق ہے۔ آصف بن برخیا کا پلک جھپکنے سے پہلے تخت بلقیس کو یمن سے شام میں لے آنا۔ حضرت مریم کا بغیر خاوند حاملہ ہونا اور غیبی رزق کھانا اور اصحاب کہف کا بے کھانا پانی صدہا سال تک زندہ رہنا کراماتِ اولیاء ہیں جو قرآن مجید سے ثابت ہیں۔ حضور غوث پاک کی کرامات شمار سے زیادہ ہے۔ (اشعۃ) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات بے شمار، سرکارِ بغداد کی کرامات بے شمار، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سب کو عام، سرکارِ بغداد کی ولایت سب کو عام۔ فرماتے ہیں کہ میرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہے آپ کی ولایت تا قیامت جاری ہے۔

غوث اعظم درمیان اولیاء
چوں جناب مصطفیٰ در انبیاء

ولایت اور کرامات دین کی حقانیت اور اس کے منسوخ نہ ہونے کی دلیل ہیں۔ اب عیسائیوں یہودیوں میں کوئی ولی نہیں کیونکہ وہ نبوتیں منسوخ ہوچکیں آج سواء اہل سنت کے کسی فرقے میں اولیاء نہیں، کسی دین میں ولی نہیں کیونکہ اسلام اور اہل سنت کے سوا سب ادیان و فرقے باطل ہیں۔ جس شاخ کا تعلق جڑ سے قائم نہ رہے وہاں جڑ سے فیض آنا بند ہو جاتا ہے اور اس شاخ میں پھل پھول نہیں لگتے۔ اسلام کی جڑ ہری ہے کہ اس میں اب بھی اولیاء اللہ پائے جاتے ہیں مگر ان فرقوں کا تعلق جڑ سے نہیں۔ دوسرے دینوں کی جڑیں خشک ہوچکیں لہٰذا ان میں ولایت نہیں۔

☆ کرامت وفات کے بعد بھی ظاہر ہوسکتی ہے جیسا کہ شاہ حبش کی قبر سے نور کا ظہور ہوتا رہا۔ (۵۶۹۲) امام محمد بن سلیمان جذولی علیہ الرحمۃ صاحب دلائل الخیرات کی قبر انور سے عرصہ دراز تک مشک کی خوشبو آتی رہی پھر ہلکی پڑ گئی پھر بند ہوگئی۔

(مرأۃ، ج ۸، ص ۲۷۴، بحوالہ شرح دلائل)

☆ حضور علیہ السلام کو غسل دیتے وقت ایک آواز آئی کہ کپڑوں سمیت غسل دو۔
(۵۶۹۳)

یہ خضر علیہ السلام تھے جو اپنے زمانے کے نبی ہیں مگر حضور علیہ السلام کے صحابی ہیں اور صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت رضوان میں شامل تھے۔ حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہم

Scanned with CamScanner

السلام اب بھی ہر سال حج میں جمع ہوتے ہیں۔ جیسا کہ باب ذکر الانبیاء میں گزر چکا۔

(مراۃ، ج ۸، ص ۲۷۴)

☆ حضرت سفینہ اور جنگل کے شیر کا واقعہ۔ (۵۶۹۴)

سفینے کہیا شیر دے تائیں بے شک مینوں کھائیں
میں غلام رسول اللہ دا سوچ سمجھ ہتھ پائیں
شیر نے کہیا سفینے تائیں سن راہی راہ جاندے
جہڑے غلام رسول اللہ دے اسیں غلام انہاندے

☆ ایام حرہ میں حضور علیہ السلام کی قبر انور سے نماز کے لئے آواز کا آنا۔ (۵۶۹۶)

☆ حضور علیہ السلام کی دعا سے حضرت انس کا باغ سال میں دوبارہ پھل دیتا اور گھاس سے کستوری کی خوشبو آتی۔ (۵۶۹۷)

☆ حضرت عمر کی کرامت یَا سَارِیَ الْجَبَلَ (۵۶۹۹)

☆ حضور علیہ السلام کی قبر انور پہ صبح و شام ستر ستر ہزار فرشتوں کا آنا اور اپنے نوری پروں سے قبر انور کو گھیر لینا اور درود شریف کا نذرانہ پیش کرنا۔ (۵۷۰۰)

معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار دار
مجرم پڑے رہیں تو رضا عمر بھر کی ہے

(۲۸۵) باب: ہجرت صحابہ اور وصال مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

بعض نسخوں میں اس باب کا نام وضاحت کے ساتھ اس طرح لکھا ہے۔ باب هجرة اصحابه من مكة و وفاته. ہم نے اس کے مطابق باب کے تحت ترجمہ لکھ دیا ہے۔ یاد رہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ماہ صفر کی آخری تاریخوں میں شنبہ کے دن دردِ سر اور بخار سے بیمار ہوئے، سترہ دن بیمار رہے۔ بارہویں ربیع الاول شریف دوشنبہ کو وفات ہوئی اور بدھ کو دفن ہوئے۔ زمانہ مرض میں چالیس غلام آزاد کیے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہدایت پر ازواج پاک اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے غسل دیا (ترمذی) بعد غسل آنکھ کے کونے شریف میں پانی کا قطرہ رہ گیا۔ وہ حضرت علی نے چاٹ لیا تھا جس

سے آپ کا حافظہ بہت قوی ہو گیا۔ آپ کی قبر انور میں آپ کے غلام شقران نے آپ کا کمبل بچھا دیا۔ قبر انور لحد یعنی بغلی تھی جسے نو اینٹوں سے بند کیا گیا۔ (اشعۃ اللمعات)

☆ حضور علیہ السلام نے اپنی وفات کے بارے میں کنایۃً فرمایا تو صرف ابوبکر صدیق سمجھے کہ اس سے آپ کی وفات مراد ہے۔ صحابہ فرماتے ہیں اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ كَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا۔ ابوبکر ہم سب سے زیادہ علم والے تھے۔ (۵۷۰۲)

☆ مدینہ شریف میں حضور علیہ السلام تشریف لائے تو مدینہ شریف جگمگا اٹھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔ (۵۷۰۷)

تم آتے خواب میں ہم پتلیاں تلووں سے مل لیتے
ہم اپنی سوئی قسمت کو جگاتے اپنی آنکھوں سے

☆ اللہ تعالیٰ کے ہر نبی کو موت و حیات میں اختیار دیا جاتا ہے۔ (۵۷۰۹)

☆ حضور علیہ السلام کا وصال زہر کے اثر سے ہوا یعنی شہادت سری حاصل ہوئی۔ (۵۷۱۰)

قافلہ سالار سفر کر گیا — قافلہ کو زیر و زبر کر گیا

☆ وفات شریف کے وقت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: اِنَّ اللّٰهَ قَدِ اشْتَاقَ اِلٰى لِقَائِكَ۔ حضور! اللہ تعالیٰ آپ سے ملنے کا مشتاق ہے۔ (۵۷۱۷)

(۲۸۶) باب (وفات شریف کے متفرقات کے بیان میں)

اس باب میں صرف فصل اول پہ اکتفا کیا گیا ہے جس کی چھ احادیث ہیں اور ان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا تتمہ ہے یعنی وفات شریف کے بارے میں متفرق چیزیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میراث میں نہ درہم و دینار چھوڑا اور نہ ہی اونٹ، بکری، نہ کوئی وصیت فرمائی۔ (۵۷۱۸)

یعنی ان چیزوں میں سے کسی چیز کو میراث کے طور پر نہ چھوڑا جو کچھ چھوڑا وہ وقف فی سبیل اللہ کر کے چھوڑا کہ ان کا وارث کوئی نہ ہو اور سارے مسلمان فائدہ اٹھائیں لہٰذا

اس حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک خچر، نو اونٹنیاں، نو حجرے، بنی نضیر کے مال اور باغِ فدک چھوڑا کیونکہ یہ سب کچھ وقف فی سبیل اللہ ہوئے، کسی وارث کو کچھ نہ ملا۔ دیکھ لو کہ نو حجرے روضۂ اطہر بنا دیئے گئے۔ اس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کی قبریں بنیں۔ مقبرہ وقف ہوتا ہے کسی کی مِلک نہیں ہوتا۔ بقیہ سارے مالوں کا یہی حال ہوا۔ کتب تواریخ میں جو آتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیس اونٹنیاں، بہت سے اونٹ، سات بکریاں اور سات بھیڑیں تھیں، وہ غلط ہے۔ اس حدیث نے ان سب کی نفی کر دی۔ وہ جانور صدقات کے تھے، جن کا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم انتظام فرماتے تھے۔

(از مرقات ولمعات)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے کسی پر وہ دن آئیگا کہ وہ مجھے نہ دیکھے (میرے دیدار کو ترسے) تو اسے میرا دیکھنا اپنے اہل وعیال سے بھی زیادہ پیارا ہوگا۔ (۵۷۲۳) یعنی تمنا کرو گے کہ کوئی ہمارا سب کچھ لے لے اور ایک نظر حضور کا جمال دکھادے۔ آج ہم لوگ مدینہ شریف جا کر مدینہ والوں سے عرض کرتے ہیں کہ اے مدینہ والو! تمہیں کیا خبر مدینہ کیا ہے؟ ہم سے پوچھو کہ مدینہ شریف کی حاضری کے لئے ہمیں کیا کیا کرنا پڑتا ہے اور پھر چند دنوں کے بعد جب واپسی کا حکم ملتا ہے تو ہمارے دل پہ کیا گزرتی ہے اور چیخیں مارتے ہوئے، روتے چلاتے ہوئے اپنے آقا کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔

دور سے آئے تھے پردیسی غلام ... عرض کرنے کو غلامانہ سلام
آستانہ سے وداع ہوتے ہیں اب ... یہ تو فرماؤ کہ بلواؤ گے کب
چشم رحمت سے نہ تم کریو جدا ... رکھیو اپنے سایہ میں ہم کو سدا

مرض الموت میں بھی فکرِ اُمت

عجیب المناک منظر ہے۔ مرض الموت کی شدت سے روئے انور پر کرب کے آثار

ہیں، بخار کی تیزی سے چہرۂ مبارک دمک رہا ہے، بار بار پانی میں دستِ اقدس ڈال کر چہرے پر پھیرتے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اپنے دونوں شہزادوں کے ساتھ آپ کے سرہانے موجود ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکے ہوئے ہیں، حجرے کے باہر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بے چین و بے قرار ہیں۔ کبھی کبھی ان کی سسکیوں کی آوازیں حجرۂ مبارک کے اندر بھی آجاتی ہیں۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام حجرۂ اقدس کے باہر منتظر ہیں کہ اندر باریابی کی اجازت ملے تو داخل ہوں۔ جبرائیل علیہ السلام بھی تشریف لے آئے ہیں۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے آنسو روکنے سے نہیں رُک رہے۔ ان کی بے قراری اور زاری کو دیکھ کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! چپ رہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں پر نمک نہ چھڑکو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی (کرم اللہ وجہہ)! چھوڑ دو تا کہ آنکھوں کا پانی اپنے باپ پر بہالے۔

بگزار تا بریزد خوں ناب دل ز دیدہ
آں دیدۂ کہ ہرگز ایں واقعہ ندیدہ
بے دوست زندگانی، صعب است گر بدانی
کے زندہ ماند آں تن، کز جاں شود بریدہ

(معین الکاشفی علیہ الرحمۃ)

جبریل علیہ السلام کی پیغام رسانی

حضرت جبریل علیہ السلام سے رحمتِ عالم، شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کے بارے میں بات کی تو حضرت جبریل علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے ذاتِ باری تمام خوشخبریاں میں نے تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے سمع ہمایوں تک پہنچا دی ہیں لیکن ابھی تک ان کے خاطرِ مبارک کو اُمت کے متعلق پوری طرح خوشی حاصل نہیں ہوئی ہے۔ حکم پہنچا کہ اے جبریل علیہ السلام! میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام پہنچاؤ اور کہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پروردگار کہتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کا ہر

Scanned with CamScanner

بندہ، جس نے اپنے آئینۂ روزگار کو معاصی اور ضلالت کے غبار سے مکدّر کر لیا ہے، اگر وہ موت سے ایک سال پہلے توبہ کرے گا، اور ان معاصی سے پشیمان ہوگا تو میں اسے بخش دوں گا۔ جبریل علیہ السلام نے جب یہ پیغام پہنچایا کہ اللہ کا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم یہ خوشخبری سن کر شادمان ہوگا، خواجۂ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا: موت سے ایک سال پہلے کا عرصہ بہت طویل ہے۔ موت ایک ایسا امر ہے جو معلوم نہیں، نفس اور شیطان ساتھ ہیں، شاید ایک سال پہلے میرا امتی توبہ نہ کر سکے۔ اس سے بہتر بشارت پہنچا۔ جبریل علیہ السلام جاتے اور مدت کم ہو جاتی: ایک ماہ، پھر ایک ہفتہ، ایک دن اور ہر مرتبہ امت کا غمخوار راضی نہ ہوتا۔ پھر بات ایک ساعت پر آ گئی جسے سن کر شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ساعت بھی بہت ہے شاید میری امت کو میسر نہ ہو۔ جبریل علیہ السلام گئے اور واپس آ کر یہ پیغام سنایا: الرب یقولك السلام ویقول ان کانت السنة والشهر والجمعة كثيرًا واليوم كثيرًا والساعة كثيرًا فمن عصاني في جميع عمره وبلغ روحه حلقه ولم يمكن ان يجرى على لسانه التوبة فدمعت عيناه و ندم على فعله غفرت له ولا ابالى وان لم يندم اقمتك له شفيعا يوم القيمة۔ جس شخص نے اپنی بساطِ عمر معاصی کے ہاتھوں طے کی ہوگی جب اس کی جان کا معاملہ اس کے حجرۂ حلق تک پہنچے اور توبہ کی طاقت۔ نہ رہی ہوگی، حسرت کے آنسو آنکھوں سے بہاتا اور اپنے کرتوتوں سے پشیمان ہوتا ہے میں اسے بخش دوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں اور اگر پشیمان نہ بھی ہو تو قیامت کے روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم)! اس کا شفیع بناؤں گا اور اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دوں گا۔ جب یہ بات سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوگئے۔

میں اپنی امت کی جدائی برداشت نہیں کر سکتا

نزع کا عالم ہے، ہر چہرہ اشکوں سے بھیگا ہوا ہے، ہر طرف غم کے بادل چھائے ہوئے ہیں اور اس حال میں بھی ان کی غمگساری کا یہ عالم ہے۔ یہی نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا:

''میں اپنی امت کی مفارقت کو برداشت نہیں کر سکتا۔ حق تعالیٰ سے اپنی تین ضرورتیں پوری کرنے کی نیازمندی رکھتا ہوں: اوّل یہ کہ تمام گناہ گاروں کا قیامت کے روز شفیع بنائے دوئم یہ کہ میری امت کو گناہ کی شامت سے دنیا میں تباہ نہ کرے۔ اگر عذاب مقرر ہو تو قیامت پر چھوڑ دے اور سوئم یہ کہ ہفتے میں دو روز، دوشنبہ پنج شنبہ، میری امت کے اعمال میرے سامنے پیش کرے اور اس حال میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے یہ کلمات ادا ہوئے کہ میں اپنی امت کی مفارقت برداشت نہیں کر سکتا''۔

جبریل علیہ السلام بارگاہ ربّ قدیر میں گئے اور واپس آ کر قبولیت کا مژدہ سنایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الان طاب قلبی۔ اب میرا دل خوش ہو گیا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت سے اس درجہ محبت میں وارفتہ پا کر دریافت کیا: حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے متعلق یہ دوستی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں کس نے رکھی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو نے۔ (اس جواب کو سن کر حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے جو ارشاد فرمایا وہ شاید کسی نگاہ سے گزرا ہو۔ وہ جو خدا کو صرف قہار ہی بتاتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ تمام اُمت کو بخشوانے، ہر گناہ گار کی شفاعت طلب کرنے کا اختیار دے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جہان میں کس نے بھیجا؟)

ربّ نے فرمایا:

انی ارحم الیهم الف مرة سلّمهم الی (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایک ہزار مرتبہ ان پر زیادہ رحیم ہوا، انہیں میرے سپرد کر دو)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو کہا: اللہ تعالٰی خلیفتی علی امتی۔ خدا تعالیٰ میری امت پر میرا خلیفہ (نگہبان) ہے۔

(معارج النبوۃ ج: معین الکاشفی رحمۃ اللہ علیہ)

(اب بھی اگر رحمت کا مطلب اور شفاعت کی دلیل کوئی نہ سمجھے تو اللہ اس کو عقلِ سلیم عطا کرے۔)

Scanned with CamScanner

جان کنی کی سختی سے نجات دلانا

بات ابھی ختم نہیں ہوئی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم شافعِ محشر کی اُمت سے محبت کا عالم کہاں تک ہے' یہ آخری منظر بھی دیکھیے اور اپنے دامن کو ندامت کے آنسوؤں سے بھر لیجیے اور اپنی زندگی پر غور کیجیے۔اللہ تعالیٰ کا جواب سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم مطمئن ہو گئے' ملک الموت سے فرمایا: آگے آؤ اور جس کام پر مامور ہوئے ہو انجام دو۔پس ملک الموت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ اقدس کو قبض کرنے میں مشغول ہوا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سکرات موت نے اس طرح غلبہ کیا کہ رنگِ مبارک کبھی سرخ ہو جاتا کبھی زرد۔تکلیف سے کبھی دایاں ہاتھ کبھی بایاں ہاتھ کھینچتے۔رخسار انور پسینے سے تر ہو گئے۔سامنے پانی کا پیالہ رکھا ہوا تھا۔دستِ مبارک اس میں ڈالتے اور اپنے چہرۂ مبارک کو اس سے مسح فرماتے اور عرض کرتے: اللھم اعنی علیٰ سکرات الموت۔اے اللہ! موت کی سختیوں پر میری مدد فرما۔اس عالمِ کرب میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے ملک الموت! میرے اُمتیوں کی جان اس شدت سے ہی قبض کرے گا؟ عزرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم! کسی شخص کی جان کو اس قدر آسانی کے ساتھ قبض نہیں کیا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانِ نازنین کو۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ملک الموت! میں تجھ سے کہنا چاہوں گا کہ میری اُمت کی شدت موت اور جان دینے کی تلخی میری جان پر رکھ دے' ان کی روح آسانی سے قبض کرنا''۔

(معارج النبوت' معین الکاشفی رحمۃ اللہ علیہ)

(۲۸۷) بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَّ ذِكْرِ الْقَبَآئِلِ

(قریش کے فضائل اور قبائل کے ذکر کا باب)

مناقب جمع ہے منقبت کی جس کا مادہ نقب ہے یعنی دشوار گزار پہاڑی راستہ اصطلاح میں بزرگوں کی فضیلت کو منقبت کہتے ہیں کیونکہ اس کو بھی انسان بمشکل حاصل کرتا ہے۔اسی

سے نقیب بمعنی سردار ہے۔قرآن پاک میں ہے: وبعثنا منهم اثنى عشر نقيبا۔قریش اس بڑی مچھلی کو کہتے ہیں جو دوسری مچھلیوں کو کھا جائے اور اسے کوئی نہ کھائے۔اصطلاح میں نضر بن کنانہ کی اولاد کو قریش کہا جاتا ہے کیونکہ یہ سب سے افضل ہیں۔قبیلہ ایک دادے کی اولاد کو کہا جاتا ہے۔شعب' قبیلہ بطن فخذ ایسے ہی ہیں جیسا کہ اردو میں خاندان' نسب' کنبہ وغیرہ۔

☆ مختار بن عبید اللہ ثقفی کے جھوٹا ہونے کی حضور علیہ السلام نے خبر دی۔(۵۷۳۸) (اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا' حاشیہ مشکوٰۃ' ص۵۵۱) اس کے قبیلے کے لئے حضور علیہ السلام نے دعا فرمائی (۵۷۳۹) آپ کی دعا کی برکت سے سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔(مرأۃ' ج۸' ص۳۲۴)

☆ سلطنت قریش میں' قضا انصار میں' اذان حبشہ میں اور امانتداری ازد قبیلہ میں ہے۔(۵۷۴۵)

☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ہاتھ حجاج کا ظلم اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت اسماء ذات النطاقین رضی اللہ عنہا کی بہادری (۵۷۴۷)

☆ تین وجہ سے عرب سے محبت کرو' میں عربی ہوں' قرآن عربی ہے اور اہل جنت کی زبان عربی ہے۔(۵۷۵۰)

(۲۸۸) بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ

(صحابہ کرام کے فضائل کا باب)

مناقب کے بارے میں پچھلے باب کے اندر وضاحت ہو چکی۔صحابہ جمع ہے صاحب کی یا صحابی کی بمعنی ساتھی' شریعت میں صحابی وہ انسان ہے جو ہوش و ایمان کی حالت میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے یا صحبت میں حاضر ہو اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہو جائے۔اگر درمیان میں مرتد ہو گیا پھر مسلمان ہو کر مرا تب بھی صحابی ہے۔جیسے اشعث ابن قیس کے متعلق مشہور ہے (از اشعہ) جنات فرشتے یوں ہی حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ ابن رسول

Scanned with CamScanner

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابی نہیں۔ صحابی تمام جہان کے مسلمانوں سے افضل روئے زمین کے سارے ولی غوث قطب ایک صحابی کے گرد قدم کو نہیں پہنچتے۔ صحابہ میں خلفاء راشدین بہ ترتیب خلافت افضل ہیں۔ پھر عشرہ مبشرہ' پھر بدر والے پھر بیعت رضوان والے' پھر صاحب قبلتین کوئی صحابی فاسق نہیں' سب عادل ہیں۔ رب فرماتا ہے: والزمھم کلمۃ التقوی وکانوا احق بھا واھلھا اور فرماتا ہے: وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طیب وطاہر ہیں اور ان کے سب ساتھی بھی طاہر ہیں۔

☆ صحابہ کرام کا وجود فتنوں کے سامنے رکاوٹ تھا۔ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ (۵۷۵۲)

☆ جس نے مجھے دیکھا، اور مجھے دیکھنے والے کو دیکھا اس کو آگ نہ چھو سکے گی۔ (۵۷۵۶)

گفت طوبی من رانی مصطفیٰ والذی یبصر لمن وجھی یریٰ

☆ میرے صحابہ کی مثال ایسے ہے جیسے کھانے میں نمک۔ (۵۷۵۸)

☆ صحابی جہاں بھی فوت ہوگا اس علاقے کے لوگوں کے لئے نور اور قائد بن کر قیامت کے دن اٹھے گا۔ (۵۷۵۹)

☆ صحابہ کرام کے آپس کے اختلاف سے اللہ تعالیٰ نے درگزر فرمادیا اور اللہ نے فرمایا: ان کے اختلافات میں سے جو کسی کے بھی پیچھے بھی چلے گا وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمْ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ (۵۷۶۱)

(۲۸۹) بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل کا باب)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نسب اس طرح ہے عبداللہ (ابوبکر صدیق) بن عثمان (ابوقحافہ) بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ آپ ساتویں دادا یعنی مرہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے ہیں۔ آپ کا لقب صدیق ہے۔ کنیت عتیق معراج کی صبح

کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کی شاندار تصدیق کی وجہ سے آپ کو صدیق کہا گیا اور حضرت بلال کو آزاد کرنے پر آپ کا لقب عتیق یعنی دوزخ سے آزاد یا لوگوں کو آزاد کرنے والے ہوا۔ آپ کے فضائل آسمان کے تاروں زمین کے ذروں کی طرح بے شمار ہیں۔ بعد انبیاء کرام آپ ہی افضل الخلق ہیں۔ آپ اسلام کے بعد کبھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوئے۔ تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ سب سے پہلے آپ ہی اسلام لائے۔ سفید رنگ، دراز قد' دبلے بدن والے' چوڑی پیشانی والے تھے۔ آپ اور آپ کے ماں باپ' آپ کی ساری اولاد اور آپ کی اولاد کی اولاد صحابی ہیں۔ یہ شرف کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ مکہ معظمہ میں آپ کی پیدائش واقعہ فیل سے دو سال چار ماہ بعد ہوئی اور جمادی الاخریٰ کی بائیس تاریخ منگل کی شب ۱۳ھ مغرب وعشاء کے درمیان مدینہ منورہ میں آپ کی وفات ہوئی۔ بلا فصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔ دو سال چار ماہ آپ کی خلافت کا زمانہ ہے۔ ۶۳ تریسٹھ سال عمر شریف ہوئی رضی اللہ عنہ۔ (مرآۃ)

☆ آں امن الناس برمولائے ما۔ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَکْرٍ

تمام انسانوں میں اپنے مال اور صحبت کے ساتھ مجھ پہ زیادہ احسان کرنیوالے ابوبکر ہیں۔ (۵۷۶۲)

☆ میں نے ہر ایک کے احسان کا بدلہ چکا دیا ہے۔ سوائے ابوبکر کے اس کو اللہ خود اس کے احسان کا بدلہ ادا فرمائے گا۔ (۵۷۶۹)

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَصَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ۔

اے ابوبکر تو میرا غار میں اور حوض پہ ساتھی ہے۔ (۵۷۷۱)

☆ ابوبکر صدیق کے ہوتے ہوئے کوئی امامت نہ کروائے۔ (۵۷۷۱)

☆ غزوۂ تبوک کے موقع پہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں گھر والوں کے لیے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ (۵۷۷۳)

☆ ابوبکر میری امت میں سب سے پہلے جنت میں جائیں گے۔

Scanned with CamScanner

اَمَا اَنَّكَ يَا اَبَابَكْرٍ اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ (۵۷۷۶)

(اور ساری مخلوق سے پہلے حضرت بلال جنت میں جائیں گے مگر کیسے؟ دیکھئے مرأۃ ج۸ ص ۳۵۷' حاشیہ ۳)

☆ حضرت عمر کے نزدیک ابوبکر صدیق کی زندگی کی ایک بے مثال رات (غار والی رات) اور لاجواب دن جس دن حضور علیہ السلام کا وصال ہوا اور کچھ قبائل نے زکوۃ دینے سے انکار کردیا تو ابوبکر صدیق نے بڑی جرأت سے حالات کا مقابلہ کیا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں: کاش میری ساری زندگی اس ایک رات اور اس ایک دن کی طرح ہوجائے۔ (۵۷۷۷)

(۲۹۰) بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(حضرت عمر کے فضائل کا بیان)

عمر صفت مشبّہ کا صیغہ ہے اور اس کا مصدر عمران ہے بمعنی آبادی' عمر کے معنی ہیں آباد کرنے والا یا آباد رکھنے والا' حضرت عمر نے اسلام کو آباد کیا قدرت۔ نے انہیں پہلے ہی عمر نام عطا فرمادیا۔ انسان کی زندگی کی مدت کو عمر کہتے ہیں یعنی جسم کی آبادی کا زمانہ جیسا کہ روح اسے آباد رکھتی ہے۔ آپ کی کنیت ابوحفص ہے۔ آپ کے فضائل بے شمار ہیں۔ آپ اسلام کے مطلوب ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے رب سے دعا کرکے انہیں لیا۔ قرآن مجید کی بیس آیات سے زیادہ آپ کی رائے کے موافق آئیں۔ ان آیات کی تفصیل لمعات میں شیخ نے کی۔ آپ نے اپنے دس سالہ دور خلافت میں اسلام دور دور تک پھیلایا جتنی فتوحات آپ کے زمانے میں ہوئیں ان کی مثال ملنی مشکل ہے۔ آپ مدینہ منورہ کی زمین مسجد نبوی شریف محراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز فجر پڑھاتے ہوئے شہید ہوئے۔ آپ ۲۶ چھبیس ذی الحجہ بدھ کے دن ۲۳ھ زخمی کیے گئے اور محرم اتوار کے دن دفن کیے گئے۔ تریسٹھ سال عمر پائی۔ حضرت ابوبکر صدیق کی طرح تریسٹھ سال عمر کا ہونا آپ کے بھی فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کی دلیل ہے۔

☆ اگر میری امت میں کوئی محدَّث (صاحب وحی) ہوتا تو حضرت عمر ہوتے۔ (۵۷۷۸)

☆ شیطان اس راہ پہ نہیں چلتا جس راستے پہ عمر چل رہے ہوں۔ (۵۷۷۹)

☆ حضرت عمر کی زبان سے حق اور سکینہ بولتا ہے۔ (۸۵-۵۷۸۴)

☆ محبوب خدا نے منگی دعا اللہ نے کیتا عمر عطا...... (۵۷۸۶)

☆ میرے بعد اگر کسی نبی نے آنا ہوتا تو وہ عمر ہوتے۔ (۵۷۸۸)

☆ چاہت عمر پہ قرآنی آیات کا نزول (۹۲-۵۷۹۱)

حضرت عمر کے اسلام لانے کا واقعہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ ابوجہل نے اعلان کیا کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرلے گا اسے ایک سو اونٹنیاں اور ایک سو اوقیہ چاندی انعام دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تو یہ وعدہ پورا کرلے گا اس نے کہا ہاں نقد دوں گا' ادھار نہ ہوگا۔ آپ تلوار لے کر دار ارقم کی طرف چل دیئے جہاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مع دوسرے ساتھیوں کے قیام فرما تھے۔ راستے میں کسی نے کہا: عمر اگر تم ان کو قتل کردو گے تو بنی ہاشم کے مقابلے سے کیسے بچو گے؟ آپ نے فرمایا: شائد تم بھی مسلمان ہوچکے ہو جو مجھے ڈراتے ہو؟ اس نے کہا کہ اس سے عجیب بات یہ ہے کہ تمہاری بہن اور تمہارے بہنوئی بھی مسلمان ہوچکے ہیں۔ آپ کو غیرت آئی اپنی بہن کے گھر پہنچے تو گھر سے قرآن مجید کی تلاوت کی آواز آرہی تھی۔ حضرت سعید بن زید جوان دونوں کو قرآن مجید پڑھا رہے تھے' وہ چھپ گئے۔ آپ نے اپنے بہنوئی سے کہا میں نے سنا ہے کہ تم مسلمان ہوچکے ہو؟ یہ کہہ کر انہیں لپٹ گئے اور مارنے لگے۔ بہن نے چھڑایا تو انہیں بھی مارا بہن بولیں اے عمر! تم چاہے ہم کو ہلاک کردو ہم تو مسلمان ہوچکے ہیں۔ اس کلام نے کام کردیا' دل پر چھری سی چل گئی۔ فرمایا: وہ کلام مجھے بھی سناؤ جو تم پڑھ رہی تھیں۔ فرمایا پہلے غسل کرو۔ آپ نے غسل کیا۔ پھر کلام سنا سورۃ طٰہٰ شریف تھی۔ جب یہ آیت اللہ لا الہ الا ھو له الاسماء الحسنیٰ سنی تو نعرہ مار کر بولے کہ جس کی یہ صفت ہے وہی لائق عبادت ہے۔ اچانک

حضرت خباب ابن ارت وہاں پہنچے اور کہا: اے عمر آج رات حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے ایمان کی دعا مانگی ہے۔ تم کو ایمان اس دعا کی برکت سے ملا ہے۔ پھر آپ حضرت خباب کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیت ارقم پہنچے اور

گر کے قدموں پہ وہ قربان ہو گئے   پڑھ لیا کلمہ مسلمان ہو گئے

بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا نہ کی تھی کہ اے اللہ! عمر کے ذریعے اسلام کو عزت دے بلکہ یہ دعا کی تھی کہ اللھم اعز عمر بالاسلام خدایا عمر کو بذریعہ اسلام عزت دے مگر یہ غلط ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہی دعا کی تھی کہ خدایا عمر کے ذریعے اسلام کو عزت دے یہ ایسا ہی ہے جیسے رب کا فرمانا۔ فعززنا بثالث یا حضور فرماتے ہیں زینوا القران باصواتکم حضرت عمر نبوت کے پانچویں سال ایمان لائے۔ آپ سے چالیس مسلمانوں کا عدد پورا ہوا۔ (کیونکہ اس سے پہلے تینتیس مرد اور چھ عورتیں مسلمان ہو چکے تھے آپ ہی کے ایمان لانے پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین۔ سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہم۔ حاشیہ کنزالایمان زیر آیت مندرجہ بالا) آپ سے تین دن پہلے جناب حمزہ ایمان لائے تھے۔ (مرقات، مرأۃ)

(۲۹۱) بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا

(حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے مشترکہ فضائل)

اس باب میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں حضرت ابو بکر صدیق اور جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہما دونوں کے فضائل کا اکٹھا ذکر ہے اگرچہ دونوں حضرات دنیا میں بھی آج قبر میں بھی اور کل حشر میں بھی یکجا ہی رہیں گے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تشریف لائے اور ابو بکر و عمر میں سے ایک آپ کی دائیں طرف تھے اور دوسرے بائیں طرف، حضور علیہ السلام نے ان دونوں کے ہاتھوں کو پکڑا ہوا تھا اور فرمایا: ھٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ ہم قیامت کے دن بھی اسی طرح ہی اٹھائے جائیں گے۔ (۵۸۰۲) سب سے بڑا خوش

نصیب وہ ہے جسے قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب نصیب ہو جائے پھر جو حضور علیہ السلام کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوگا۔ اس کے مقدر کے کیا کہنے؟ خدا تعالیٰ ان کا صدقہ ہمیں بھی قیامت کے دن حضور علیہ السلام کا قرب نصیب فرمائے۔ (آمین ثم آمین بجاہ النبی الکریم)

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

☆ حضور علیہ السلام نے ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی عدم موجودگی میں ان کے ایمان کی گواہی دی (آپ نے گائے اور بھیڑیے کے بولنے کا واقعہ بیان فرمایا تو لوگوں نے تعجب کا اظہار کیا اس پر فرمایا: میرا بھی اس پہ ایمان ہے اور ابو بکر و عمر کا بھی۔ حالانکہ یہ دونوں حضرت وہاں پر نہ تھے) (۵۷۹۶)

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے وصال پہ حضرت علی المرتضیٰ کے کلمات خیر (۵۷۹۷)

☆ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا اعلیٰ علیین میں مرتبہ و مقام (۵۷۹۸)

☆ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما جنت کے بزرگوں کے سردار ہوں گے۔ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ (دنیا میں زمانہ کہولت یعنی تیس سے پچاس سال تک کی عمر میں جو لوگ فوت ہو کر جنت میں جائیں گے) (۵۷۹۹)

☆ حضور علیہ السلام کا ان حضرات کو اور ان حضرات کا حضور علیہ السلام کو دیکھ کر تبسم فرمانا۔ (۵۸۰۱)

☆ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کان اور آنکھ ہیں۔ (۵۸۰۳) اس کے چار مفہوم ہیں۔

(۱) یہ دونوں مسلمانوں کے کان و آنکھیں ہیں کہ جیسے انسان بغیر کان و آنکھ کے کچھ نہ دیکھ سکے نہ سن سکے ایسے ہی مسلمان ان کا دامن چھوڑ کر راہ ہدایت دیکھ سکے نہ قرآن و حدیث یا اللہ رسول کی بات سن سکے۔

(۲) یہ دونوں دین اسلام کی آنکھیں اور کان ہیں کہ جیسے جسم کی تکمیل آنکھوں کانوں

سے ہوتی ہے ایسے ہی دین کی تکمیل ان بزرگوں سے ہے یعنی قرآن و حدیث ان کے ذریعے سے سمجھو۔

(۳) یہ دونوں میرے کان و آنکھ ہیں جیسے ہر شخص کو اپنے آنکھ کان بڑے پیارے ہوتے ہیں کہ ان دونوں کی ہر طرح حفاظت کرتا ہے ایسے ہی یہ دونوں میرے پیارے وزیر ہیں۔ مجھے بڑے محبوب ہیں۔ اعلیٰ وزیر بادشاہ کی آنکھ کان ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اس معنی کی تشریح اگلی حدیث میں آگئی ہے (میرے دو وزیر آسمانوں پہ ہیں دو زمین میں)

(۴) یہ دونوں سراپا آنکھ و کان ہیں جیسے آنکھ دیکھنے سے سیر نہیں ہوتی۔ کان سننے سے سیر نہیں ہوتے۔ ایسے ہی یہ دونوں مجھے دیکھنے، میری سننے سے کبھی سیر نہیں ہوتے۔ (لمعات، مرقات)

تجھی کو دیکھنا تیری ہی سننا تجھ میں گم ہونا
حقیقت معرفت اہل طریقت اس کو کہتے ہیں
ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا
تصور میں تیرے رہنا عبادت اس کو کہتے ہیں

ان دونوں نے دیکھا تو حضور کو اور سنی تو حضور کی یہ وہ جسم ہیں جن کی جان حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آنکھیں اور کان سارے اعضاء سے افضل ہیں۔ رب فرماتا ہے: وجعل لکم السمع والابصار (یوں ہی سارے اہل اسلام میں یہ دونوں افضل ہیں۔ کان افضل ہیں آنکھ سے کہ آنکھ کے بغیر علم حاصل کیا جا سکتا ہے مگر کان کے بغیر نہیں اس لئے کان کا ذکر پہلے فرمایا آنکھ کا بعد میں (مرقات، مرأۃ)

☆ حضرت عمر کی آسمان کے ستاروں کے برابر نیکیاں اور علم نبوت کی وسعتیں۔ (۵۸۰۷)

(۲۹۲) بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل کا باب)

حضرت عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبدالشمس بن عبد مناف کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ لقب ذوالنورین اور خطاب جامع القرآن (کامل الحیاء والایمان) آپ یکم

محرم ۲۴ھ میں تخت خلافت پہ متمکن ہوئے بارہ سال خلافت فرما کر بیاسی سال کی عمر میں آپ کی شہادت ہوئی۔ خلفاء راشدین کے تفصیلی حالات ہماری کتاب ''یارانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مع وارثانِ خلافتِ راشدہ رضی اللہ عنہم'' میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:
اَلَا اَسْتَحْیِیْ مِنْ رَّجُلٍ تَسْتَحْیِیْ مِنْهُ الْمَلَائِکَةُ (۵۸۰۸)
میں اس شخص سے کیوں نہ حیاء کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔

☆ رَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّةِ عُثْمَانُ جنت میں میرا ساتھی عثمان ہوگا۔ (۵۸۰۹)

☆ غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سخاوت۔ (۵۸۱۰-۱۱)

☆ بوقت شہادت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا اپنی شان میں (تحدیث نعمت اور اتمام حجت کے طور پر) بلوائیوں کے سامنے خطبہ (۵۸۱۳)

☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ظلماً قتل ہونا ارشاد نبوی سے۔ (۵۸۱۶)

☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دشمن ایک مصری کے اعتراضات اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اس کو منہ توڑ جوابات (۵۸۱۸)

☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے باغیوں کا مقابلہ کرنے کی اجازت نہ دی (کہ مدینہ طیبہ کی بے حرمتی نہ ہو) (۵۸۱۹)

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

(۲۹۳) بَابُ مُنَاقِبِ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

(ان تینوں کے فضائل کا باب)

اس باب میں کل چار احادیث ہیں اور یہ وہ احادیث ہیں جن میں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔

☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صداقت کا اور عمر و عثمان

رضی اللہ عنہما کی شہادت کا اعلان پہاڑ کی چوٹی پہ چڑھ کر فرمایا جب حضور علیہ السلام جبل اُحد پہ اپنے ان یاروں کے ساتھ تشریف فرما ہوئے تو احد پہاڑ آپ کے قدموں کا بوسہ لے کر وجد میں آ گیا اور حرکت کرنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایڑھی کی ٹھوکر ماری اور فرمایا:

اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَّ صِدِّیْقٌ وَّ شَہِیْدَانِ (۵۸۲۱)

اے احد! ٹھہر جا تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

اس ترتیب ذکری سے معلوم ہوا کہ سب سے بڑا درجہ نبی کا پھر صدیق کا پھر شہید کا ہے۔ کیونکہ حضرت صدیق کا ذکر شہید سے پہلے ہوا۔ قرآن مجید میں بھی اسی ترتیب سے ذکر ہے۔ من النبین والصدیقین والشھداء والصالحین یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام سب کے انجام سے خبردار ہیں کہ فرمایا: ان میں سے دو صحابہ شہید ہو کر وفات پا جائیں گے یہاں مرقات نے فرمایا کہ وجد والے صوفیاء سے ضبط والے صوفی افضل ہوتے ہیں کیونکہ حضور علیہ السلام نے احد کو یہی تلقین فرمائی کہ وجد نہ کر ضبط کر۔ کسی نے حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ سے پوچھا کہ سماع کے وقت آپ کو وجد کیوں نہیں آتا تو آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ وترى الجبال تحسبها جامدة وهى تمر مر السحاب (مرقات) یعنی ہم وہ پہاڑ ہیں جو بظاہر ٹھہرے معلوم ہوتے ہیں اور بہ باطن متحرک۔ اسی قسم کا واقعہ جبل ثبیر پر بھی گزرا ہے۔ وہاں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر رضی اللہ عنہم تھے۔ وہ وجد میں آ گیا تو فرمایا: تجھ پر نبی، صدیق اور شہداء ہیں۔

(مرقات)

اعلیٰ حضرت نے اسی موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ایڑیوں کے بارے میں ایک پوری نعت لکھ ڈالی۔

ایک ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا

عارض شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں
عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوشتر ایڑیاں

جا بجا پرتو فگن ہیں آسمان پر ایڑیاں
دن کو ہیں خورشید شب کو ماہ و اختر ایڑیاں
نجم گردوں تو نظر آتے ہیں چھوٹے اور وہ پاؤں
عرش پر پھر کیوں نہ ہوں محسوس لاغر ایڑیاں
دب کے زیر پا نہ گنجائش سمانے کی رہی
بن گیا جلوہ کف پا کا ابھر کر ایڑیاں
ان کا منگتا پاؤں سے ٹھکرا دے وہ دنیا کا تاج
جس کی خاطر مر گئے منعم رگڑ کر ایڑیاں
دو قمر، دو پنجۂ خور، دو ستارے، دس ہلال
ان کے تلوے، پنجے، ناخن، پائے اطہر ایڑیاں
ہائے اس پتھر سے اس سینہ کی قسمت پھوڑیئے
بے تکلف جس کے دل میں یوں کریں گھر ایڑیاں
تاج روح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں
رکھتی ہیں واللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں
ایک ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں
چرخ پر چڑھتے ہی چاندی میں سیاہی آ گئی
کر چکی ہیں بدر کو ٹکسال باہر ایڑیاں
اے رضا طوفان محشر کے تلاطم سے نہ ڈر
شاد ہو ہیں کشتی اُمت کو لنگر ایڑیاں

Scanned with CamScanner

(۲۹۴) بَابُ مَنَاقِبِ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

(حضرت علی المرتضٰی کے فضائل کا باب)

آپ کا نام علی بھی ہے اور حیدر بھی' کرار آپ کا لقب ہے۔ کنیت ابوالحسن وابوتراب ہے۔ حیدر کے معنی ہیں شیر۔ آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد ہے۔ انہوں نے اپنے والد کے نام پر آپ کا نام حیدر رکھا۔ کرار کے معنی ہیں پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے والا۔ جناب ابوطالب نے آپ کا نام علی رکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو خطاب اسداللہ دیا۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں اور حضور کے داماد اور حضور کی نسل کی اصل کیونکہ حضور کی اولاد آپ ہی سے چلی۔ حسنین کریمین کے والد' ولایت کے مرکز' شریعت کے دریا ناپیدا کنار' آپ پنجتن پاک میں بھی داخل ہیں اور چار یار' میں بھی' ایک ہاتھ اس جماعت میں رکھتے ہیں۔ دوسرا ہاتھ اس جماعت میں آپ کے گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی پرورش فرمائی۔ غسل ولادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کو دیا اور غسل وفات حضرت علی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا۔ آپ آل عبا سے ہیں۔ اور حضور علیہ السلام کی امت میں قاسم ولایت آپ ہی ہیں۔ ہر ولی کو آپ سے ہی فیض ولایت ملتا ہے۔ غرضیکہ آپ کے فضائل ریت کے ذرّوں آسمان کے تاروں کی طرح بے شمار ہیں۔ مرقاۃ نے فرمایا کہ آپ کے فضائل کی صحیح روایات دیگر صحابہ کے فضائل سے زیادہ ہیں کیونکہ آپ کے زمانہ میں خوارج نے آپ کے خلاف بہت بکواس کی تو اہل سنت نے آپ کے فضائل کی احادیث بہت تحقیق سے جمع کیں۔ اشعۃ اللمعات نے فرمایا کہ آپ کے فضائل میں روافض نے بہت احادیث گھڑ لی ہیں۔

☆ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے دشمنی علامت نفاق (۳۸-۵۸۲۶)

☆ فتح خیبر کے دن حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عطا کیا جانا۔ (۵۸۲۷)

تعالی اللہ تری شوکت تیری صورت کا کیا کہنا
کہ خطبہ پڑھ رہا ہے آج تک خیبر کا ہر ذرہ

واقعۂ فتح خیبر

پہلے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق کی سرکردگی میں لشکر بھیجا' سخت جنگ ہوئی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ دوسرے دن حضرت عمر کی سرکردگی میں لشکر بھیجا' اس دن بھی بہت گھمسان کا رن پڑا مگر خیبر فتح نہیں ہوا۔ تیسرے دن فتح کی بشارت دی اور حضرت علی کی سرکردگی میں لشکر بھیجا' آپ کے ہاتھ پر خیبر فتح ہوا۔ (مرقات) حضور علیہ السلام کے غلام ابورافع فرماتے ہیں کہ اس دن حضرت علی کے ساتھ خیبر کی جنگ میں' میں بھی تھا۔ آپ کے ایک ہاتھ میں ڈھال تھی۔ دوسرے میں تلوار' یہود خیبر قلعہ سے نکل آئے۔ سخت جنگ ہوئی ایک یہودی نے آپ کے ایک ہاتھ پر کوئی چیز ماری جس سے ڈھال گر گئی' آپ نے قلعہ کا دروازہ اٹھا لیا اور اسے ڈھال کی طرح استعمال فرمایا۔ خیبر فتح فرمانے کے بعد اسے رکھا۔ ہم سات آدمیوں نے اسے اٹھانا چاہا جن میں' میں بھی تھا۔ مگر ساتوں کے زور سے وہ ہل نہ سکا۔ یہ ہے طاقت حیدری۔ (مرقات)

شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن — پرتو دست قدرت پہ لاکھوں سلام

اسے امام احمد نے باب مناقب میں روایت کیا۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ حضرت علی نے دروازہ خیبر اُکھیڑا اور مسلمانوں کو اس پر سے اتار دیا' خیبر فتح ہو گیا۔ بعد میں چالیس آدمیوں نے اسے اٹھانا چاہا مگر نہ اٹھا سکے۔ بعض روایات میں ہے ستر صحابہ نہ اٹھا سکے۔ حاکم نے اربعین میں حضرت علی سے روایت کی کہ جب سے حضور علیہ السلام کا لعاب میری آنکھ میں لگا' میری آنکھیں دکھنے نہ پائیں۔ احمد نے حضرت عبدالرحمٰن ابن یعلی سے روایت کی کہ حضرت علی گرم کپڑے گرمیوں میں اور ٹھنڈے کپڑے سردی میں پہنتے تھے۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھ میں لعاب لگایا تو ساتھ مجھے یہ دعا دی: الٰہی! علی سے ٹھنڈک اور گرمی دور کر دے اس دن سے مجھے نہ تو سردی لگتی ہے اور نہ ہی گرمی لگتی ہے۔ (مرقاۃ' مرآۃ)

☆ اِنَّ عَلِیًّا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ ۔ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں یعنی علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں۔ وَهُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ اور وہ (علی) ہر مومن کا ولی و مددگار ہے۔ (۵۸۲۸)

Scanned with CamScanner

☆ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔ جس کا میں مولیٰ اس کا علی مولیٰ۔

(۵۸۲۹)

☆ علی دنیا وآخرت میں نبی علیہ السلام کا بھائی ہے۔(۵۸۳۱)

☆ میں حکمت ودانائی کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔(۵۸۳۳)

ہوں چشتی قادری یا سہر وردی نقشبندی ہوں
ہے حکمت کا انہی کے ہاتھ سے سب کو ملا ٹکڑا

☆ حضور علیہ السلام نے علی سے سرگوشی کرنا خدا کی سرگوشی قرار دیا۔(۵۸۳۵)

☆ حضور علیہ السلام کی دعا کہ اے اللہ علی کو دیکھے بغیر مجھے موت نہ آئے۔

(۵۸۳۷)

(۲۹۵) بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ

(عشرہ مبشرہ کے فضائل)

یہ وہ دس خوش نصیب ہیں کہ جنہیں حضور علیہ السلام نے خصوصی طور پر جنت کی بشارت عطا فرمائی۔ یہ دس کے دس قریشی ہیں اور بڑے درجے والے ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے ان کی جناب میں یوں نذرانہ محبت پیش کیا۔

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا — اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

ان دس حضرات کے اسماء گرامی اس رباعی میں ملاحظہ ہوں۔

دہ یار بہشتی اند قطعی — ابو بکر و عمر علی و عثمان
سعد است و سعید وبو عبیدہ — طلحہ زبیر عبد الرحمان

☆ حضور علیہ السلام کی غزوۂ احد میں حفاظت کرتے ہوئے۔ حضرت طلحہ کا ہاتھ شل ہوگیا۔(۵۸۴۷)

☆ حضرت زبیر کو فرمایا: فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ ۔ میرے ماں باپ تجھ پہ فدا۔

(۵۸۴۹)

حضرت سعد کے بارے میں بھی یہی الفاظ ارشاد فرمائے۔(۵۸۵۰-۶۳)

☆ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو فرمایا اَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ (۵۸۵۳)

☆ ان دسوں میں سے ہر ایک کا نام لے کر فِی الْجَنَّۃِ فرمانا۔(۵۸۵۶)

☆ ان میں سے بعض کی علیحدہ علیحدہ فضیلت بیان فرمائی۔(۵۸۵۷-۷۰-۷۱)

☆ حضرت سعد بن ابی وقاص کے لئے مستجاب الدعوات ہونے کی دعا۔

(۵۸۶۱)

انہی سے فرمایا: ھٰذَا خَالِیْ فَلْیُرِنِیْ اِمْرَأٌ خَالَہٗ۔ یہ ہیں میرے ماموں' کوئی شخص مجھے ایسا ماموں دکھائے تو۔(۵۸۶۴)

حضرت عمر سے کسی نے ان کی شکایت کی کہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھاتے تو حضرت سعد نے فرمایا: میں پہلا عربی مرد ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اور میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ ہم حضور علیہ السلام کے ساتھ جہاد کرتے تھے تو ہمارے پاس سوائے کیکر کے بیج اور پتوں کے کچھ کھانا نہ تھا جس کی وجہ سے ہم میں سے ہر ایک ایسا پاخانہ کرتا جیسا کہ بکری کرتی ہے بالکل خشک۔ اب بنو اسد (جو شکایت لے کر آئے تھے) مجھے اسلام (نماز) سکھانا چاہتے ہیں پھر تو میں برباد ہوگیا۔(۵۸۶۵)

☆ خلفاء راشدین (خلفاء اربعہ) کے لئے حضور علیہ السلام کی خصوصی دعا اور حضرت بلال کی خریداری کا حضور علیہ السلام نے حضرت ابو بکر صدیق کی فضیلت میں خاص طور پر ذکر فرمایا۔(۵۸۷۱)

حضرت بلال کی خریداری کا واقعہ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ امیہ بن خلف کے ہاتھوں بڑی مصیبت میں تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بلال کو خرید لیتا اور آزاد کر کے مجھ پر احسان کرتا۔ حضرت صدیق نے پانچ سو درہم اور ایک قیمتی غلام نسطاس کے عوض جناب بلال رضی اللہ عنہ کو خریدا جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

گفت پیغمبر کہ اے اقبال جو — درخریدن می شوم انبار تو!
گفت مادو بندگان کوئے تو — کردمش آزاد ہم بر روئے تو

Scanned with CamScanner

اے صدیق! بلال کی آدھی قیمت ہم سے لے لو اور ہم تم دونوں بلال کے خریدار بنیں۔ جناب صدیق نے عرض کیا کہ میں اور بلال دونوں آپ کے آستانہ کے غلام ہیں' یعنی اے میرے آقا! میں کس کا ہوں؟ اور میرا پیسہ کس کا ہے؟ حضور اسے میں نے آپ کی خدمت کے لئے آزاد کیا۔

چوں بدید آں خستہ روئے مصطفٰی　　　خَرَّ مَغْشِیًّا عَلَیْہِ بر قفا

جب حضرت بلال نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور دیکھا تو بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا سر اپنے زانو پر رکھا اور فرمایا: اُوْذِیْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ اے بلال تو اللہ کی راہ میں بہت ہی ستایا گیا ہے۔ حضرت عمر فرمایا کرتے ھُوَ سَیِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَیِّدَنَا۔ ابوبکر میرے آقا ہیں اور انہوں نے میرے آقا بلال کو آزاد کرایا ہے۔ بلکہ حضرت ابوبکر تا قیامت مسلمانوں کے محسن اعظم ہیں۔ ہم سب کے آقا حضرت بلال کو آپ نے ہی آزاد کیا۔ یوں ہی عامر ابن فہیرہ کو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے آزاد کیا جن کی لاش بعد شہادت آسمان پر اٹھائی گئی۔ (بخاری شریف) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ خدا کرے ہمیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بغیر قیمت ہی خرید لیں اور دوزخ سے آزاد کر دیں۔

تو ہے آزاد سقر سے تیرے بندے آزاد　　　ہے یہ سالک بھی ترا بندہ بے زر صدیق

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے بہت لونڈیاں اور غلام وہ آزاد کئے جو کفار کے ہاتھوں سخت مصیبت میں تھے۔ (مراۃ)

پونجی راہ خدا میں دے دی　　　بیٹی نبی کے نکاح میں دے دی
جاں کی لگائی بازی اکثر　　　رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۹۶) بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(اہل بیت اطہار کے فضائل)

اہل بیت کے معنی ہیں گھر والے اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اطلاق چند معانی پر آتا ہے۔

(۱) جن پر زکوٰۃ لینا حرام ہے یعنی بنی ہاشم عباس' علی' جعفر' عقیل' حارث کی اولاد۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں پیدا ہونے والے یعنی اولاد۔

(۳) حضور علیہ السلام کے گھر میں رہنے والے جیسے ازواج پاک۔

(۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آنے جانے والے جیسے حضرت زید بن حارثہ اور جیسے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما یہاں ازواج پاک کے سوا باقی حضرات مراد ہیں یعنی اولاد اور خدام خاص کیونکہ ازواج پاک کے لئے مولف نے علیحدہ باب باندھا ہے۔ خیال رہے کہ بیویوں کا اہل بیت ہونا قرآنی آیات سے ثابت ہے۔ رب نے حضرت سارہ کو جناب ابراہیم کی اہل بیت فرمایا۔ رحمة اللّٰه عليكم اهل البيت۔ حضرت صفورا کو جناب موسیٰ علیہ السلام کا اہل فرمایا۔ قال لأهله امكثوا انی انست نارا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل بیت فرمایا: و اذ غدوت من اهلك تبوئی المومنين مقاعد للقتال اور اولاد کا اہل بیت ہونا حدیث سے ثابت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ حسنین کریمین اور جناب علی رضی اللہ عنہم کے متعلق فرمایا: اللهم هولاء اهل بيتی۔ خدایا یہ لوگ بھی میرے اہل بیت ہیں۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج' اولاد سب ہی اہل بیت ہیں رضی اللہ عنہم۔ خلاصہ یہ ہے کہ بیت تین قسم کے ہیں۔ بیت نسب' بیت سکونت' بیت ولادت اس لئے اہل بیت بھی تین قسم کے ہوئے۔

(از اشعہ)

☆ مباہلہ کے دن حضرت علی و فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم کو لے کر جانا۔
(۵۸۷۲)

☆ حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جنت میں دائی کا انتظام
(۵۸۷۴)

☆ اِبْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ۔ یہ میرا بیٹا (حسن) سردار ہے۔ (۵۸۸۱)

☆ حضرت جعفر کی جنت میں ملائکہ کے ساتھ پرواز (۵۸۹۹) اسی باب میں حضرت بلال' اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات کے بے بہا فضائل بیان ہوئے۔

Scanned with CamScanner

(۲۹۷) بَابُ مَنَاقِبِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(ازواجِ مطہرات کے فضائل)

اللہ تعالیٰ کی تعریف کو حمد، حضور علیہ السلام کی تعریف کو نعت اور بزرگان دین کی تعریف کو منقبت کہتے ہیں خواہ نظم میں ہو یا نثر میں، ازواج زوج کی جمع ہے، یہ لفظ خاوند اور بیوی دونوں پہ بولا جاتا ہے لیکن یہاں ازواج سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک بیویاں ہیں۔

☆ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ کا اور جبریل امین کا سلام

(۵۹۲۲)

سیما پہلی ماں کہف امن و اماں
حق گذار رفاقت پہ لاکھوں سلام

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جبریل امین علیہ السلام کا سلام۔

(۵۹۲۴)

یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ ان کی پرنور صورت پہ لاکھوں سلام
بنت صدیق آرام جان نبی اس حریم برأت پہ لاکھوں سلام

☆ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بی بی مریم سے افضل نہیں ہیں۔ (۵۹۳۰)
یعنی فضیلت میں برابر ہیں مگر رہی محبوبیت تو وہ حضرت فاطمہ کو زیادہ حاصل ہے اور بی بی مریم بھی جنت میں حضور علیہ السلام کی زوجہ محترمہ ہوں گی۔

(مرقات بحوالہ مرأۃ، ج ۸، ص ۵۰۴، ج ۴)

علامہ اقبال نے کیا خوب کہا:

مریم از یک نسبت عیسیٰ عزیز از سہ نسبت حضرت زہراء عزیز
نورِ چشم رحمۃ للعالمین آن امام اولین و آخرین
بانوئے آں تاجدار ھل اتی مرتضی مشکل کشا شیر خدا
مادرِ آں مرکز پرکار عشق مادر آں قافلہ سالار عشق

☆ ہر علمی مشکل کا حل صحابہ کرام کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس مل جاتا تھا۔

(۵۹۳۱)

☆ حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی کو فصیح و بلیغ نہ دیکھا۔ (۵۹۳۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا علاوہ قرآن وحدیث وفقہ کی عالمہ ہونے کے بڑی شاعرہ، علم وانساب میں بڑی کامل، فصاحت و بلاغت میں بے مثال عالمہ تھیں کیوں نہ ہوتیں کہ محبوبہ محبوب رب العلمین تھیں۔ حضرت ابوبکر صدیق کی لخت جگر نور نظر تھیں ہم سب کی باعث ناز قابل فخر اُمّ محترمہ جن کے گیت قرآن گاتا ہے۔ خیال رہے کہ موسیٰ ابن طلحہ تابعی ہیں۔ آپ نے بہت صحابہ سے ملاقات کی اور ۱۰۴ھ میں وفات پائی۔

(۲۹۸) بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

(فضائل کا مجموعہ)

گزشتہ ابواب میں خاص خاص جماعتوں کے فضائل تھے، اب اس باب میں سب کے متفرق فضائل جمع کر دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ اس میں صحابہ کرام کے فضائل کی احادیث بھی ہیں اور اہل بیت اطہار کے فضائل کی بھی۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صالح ہونے کی گواہی زبان رسالت سے۔ (۵۹۳۳)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل کی احادیث

(۵۹۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۶۸)

☆ بلال حبشی کے قدموں کی آواز حضور علیہ السلام نے جنت میں سنی۔

(۵۹۳۸)

☆ ولا تطرد الذین یدعون ربهم بالغداة والعشی یریدون وجهه۔
آیت کا شان نزول (۵۹۳۹)

بندۂ مومن کی پیشانی کا نور کب چھپا رہتا ہے پیش ذی شعور

☆ حضرت سعد بن معاذ کی موت پہ عرش اعظم ہل گیا۔(یا جھوم اٹھا‘ ۵۹۴۳)

☆ انصار کے فضائل کی احادیث (۵۹۵۲ تا ۵۹۶۱)

☆ حدیبیہ والے زمین میں سب سے بہترین لوگ تھے۔(۵۹۶۵)

☆ مختلف صحابہ کرام کے متفرق فضائل (۷۷-۷۱-۷۰-۶۹-۵۹۶۷)

☆ حضرت سعد بن معاذ کے جنازے کو فرشتوں نے اٹھا رکھا تھا۔(۵۹۷۴)

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی سچائی کا تذکرہ زبان رسالت سے۔
(۵۹۷۵-۷۶)

☆ حضور علیہ السلام نے خلیفہ کیوں نہ مقرر فرمایا۔(۵۹۷۸)

☆ اے اللہ معاویہ کو ہادی اور مہدی بنا اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت عطا فرما۔
(۵۹۸۱)

☆ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللّٰہ امواتا کا شان نزول
(۵۹۸۳)

☆ حضرت جابر کے لئے حضور علیہ السلام نے پچیس مرتبہ دعائے مغفرت فرمائی۔
(۵۹۸۴)

☆ وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم سے مراد حضرت سلمان فارسی اور ان کی قوم کے لوگ ہیں۔(۵۹۹۰)

☆ بعض عجمی بعض عربوں سے افضل ہیں۔(۵۹۹۱)

☆ ہر نبی کو سات نجباء ورقباء دیئے گئے مگر حضور علیہ السلام کو چودہ‘ کون کون سے؟
(۵۹۹۲)

☆ خَالِدٌ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ ۔
خالد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔(۵۹۹۴-۹۹)

☆ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو علی‘ ابوذر‘ مقداد اور سلمان رضی اللہ عنہم سے محبت کرنے کا حکم دیا۔(۵۹۹۵)

☆ حضرت عمر کہا کرتے تھے کہ حضرت ابوبکر ہمارے آقا تھے اور انہوں نے

ہمارے آقا حضرت بلال کو آزاد کیا۔(۵۹۹۶) اور حضرت بلال نے ابوبکر سے کہا: اگر تو آپ نے مجھے اپنی ذات کے لئے خریدا ہے تو مجھے اپنے پاس رکھیے اور اگر اللہ کی رضا کے لئے خریدا ہے تو مجھے اللہ کے کام کے لئے چھوڑ دیجئے۔(۵۹۹۷)

اقبال کس کے لطف کا یہ فیض عام ہے
رومی فنا ہوا حبشی کو دوام ہے

☆ ویؤثرون علیٰ انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ کا شان نزول۔
(۵۹۹۸)

☆ انصار کے شہداء سب سے زیادہ ہیں۔(۶۰۰۱)

☆ شہدائے بدر کے اسماء گرامی (۶۰۰۲)

(۲۹۹) بَابُ ذِکْرِ الْیَمَنِ وَالشَّامِ وَذِکْرِ اُوَیْسِ الْقَرَنِیِّ

(یمن‘ شام اور حضرت اویس قرنی کا ذکر خیر)

یمن یا تو بنا ہے یمین سے بمعنی داہنی جانب یعنی بائیں کی مقابل‘ چونکہ یہ مکہ معظمہ سے داہنی طرف ہے اسی لئے اس علاقے کو یمن کہا جاتا ہے۔ یا بنا ہے یمن بمعنی برکت ہے چونکہ یہ متبرک علاقہ ہے لہٰذا یمن کہا جاتا ہے۔ یہ علاقہ عرب کا پانچواں صوبہ تھا۔

شام اس علاقے کا نام ہے جو فلسطین سے متصل ہے یا تو شام مقابل ہے یمن کا بمعنی بائیں جانب‘ چونکہ یہ مکہ معظمہ سے بائیں طرف ہے لہٰذا شام کہلاتا ہے‘ یا سام ابن نوح علیہ السلام کی طرف نسبت ہے اور استعمال میں بجائے سام کے شام ہو گیا۔ اس زمین میں کچھ سفید سرخ کالے نشانات ہیں جیسے جسم پر تل‘ اور عربی میں تل کو شامہ کہتے ہیں‘ ان وجوہ سے اسے شام کہتے ہیں۔ یہاں یمن اور شام کے ذکر سے مراد مطلقاً ان کا ذکر ہے خواہ اس سرزمین کا ذکر ہو یا وہاں کے باشندوں کا۔ قرن یمن کی ایک بستی ہے جہاں حضرت اویس قرنی رہتے تھے نہ کہ وہ قرن جو کہ نجد والوں کا میقات ہے۔ حضرت اویس بن عامر مرادی قرنی نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا مگر آپ کی والدہ کے پاس کوئی خدمتگار نہ تھا اس لئے ماں کو چھوڑ کر حاضر خدمت نہ ہوئے۔ آپ کے بائیں پہلو پر برص کا سفید داغ تھا

جو آپ کی بارہا دعا سے تھوڑا سا رہ گیا تھا۔ آپ خلافت فاروقی میں حج کو آئے پھر حضرت عمر نے پوچھا کہ آپ کہاں رہنا پسند کرتے ہیں؟ عرض کیا کہ کوفہ میں' چنانچہ آپ عرصہ تک کوفہ میں رہے۔ جنگ نہاوند یا جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ اکمال نے صفین فرمایا ہے مگر اشعۃ اللمعات نے نہاوند کو ترجیح دی ہے۔ (مرأۃ) ہم نے حضرت اویس قرنی کے مفصل حالات اپنی کتاب مقالات و خطبات تقریر نمبر ۲۳ میں لکھ دیئے ہیں وہاں سے ملاحظہ فرمالیں۔

☆ خیر التابعین اویس ہیں جو ان سے ملے اپنی بخشش کی دعا کرائے۔ (۶۰۰۳)

گو میسر نہیں ''عاجز'' کو حضور بدنی   روح حاضر ہے مثل اویس قرنی
جسم ہندی ہے مرا جان ہے میری مدنی   اے خدا دور ہو کس طرح بعد بدنی

یمن اور شام کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے برکت (۶۰۰۸)

☆ شام میں چالیس ابدالوں کا ذکر زبان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے (۶۰۱۴)

جن کو مل کر زندگی سے پیار آ جائے وہ لوگ
آپ نے شاید نہ دیکھے ہوں مگر ایسے بھی ہیں

(۳۰۰) بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

(اس امت کے ثواب کا باب)

جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کے سردار ہیں ایسے ہی حضور علیہ السلام کی امت بھی ساری امتوں کی سردار ہے۔ رب فرماتا ہے: کنتم خیر امۃ اخرجت للناس حتیٰ کہ نبیوں رسولوں نے تمنا کی کہ ہم حضور کی امت ہوتے۔ (اشعہ) اس امت کے بہت سے فرقے ہوں گے یہاں جو فضائل بیان ہوں گے وہ ناجی فرقے کے فضائل ہیں۔ ناری فرقوں کے یہ فضائل نہیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میری امت کے بہتر فرقے ہوں گے ایک ناجی ہے باقی ناری (از مرقات) نجات والے ناجی فرقے کی علامت یہ ہے کہ اس میں اولیاء اللہ ہوتے رہیں گے۔ رب فرماتا ہے وکونوا مع الصادقین اور فرماتا

ہے: صراط الذین انعمت علیھم معلوم ہوا کہ ایسے فرقے میں رہنا چاہئے جس میں صادقین یعنی اولیاء اللہ ہوں جس شاخ میں سبزہ پھل پھول ہوں اس کو جڑ کا فیض مل رہا ہوتا ہے جو شاخ ان چیزوں سے خالی ہو اس کا تعلق جڑ سے ٹوٹ چکا ہوتا ہے اور آگ میں جلانے کے قابل ہوتی ہے۔ سواء اہل سنت کے کسی فرقے میں اولیاء اللہ نہیں۔ دوسروں فرقوں والے اپنے لوگوں کو زبردستی اولیاء قرار دے کر اپنے فرقے کی حقانیت کا ڈھونڈرا پیٹتے ہیں حالانکہ ان نام نہاد اولیاء کے پس منظر' تہہ منظر اور پیش منظر کو دیکھ کر یہ کہنا پڑھتا ہے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے   خصوصاً آج کل کے ''اولیاء'' سے

اور جب ان نام کے ولیوں کو ان حقیقی' سچے سچے اور کام کے ولیوں کے سامنے لایا جائے تو اتنا ہی فرق نظر آتا ہے کہ جس طرح کسی نے کہا ہے۔

اس طرف بھی آدمی ہیں اس طرف بھی آدمی
ان کے بوٹوں پر چمک ہے ان کے چہرے پر نہیں

☆ حضور علیہ السلام کی امت یہود و نصاریٰ کے مقابلہ میں کام تھوڑا کرے گی اور اجر و ثواب زیادہ پائے گی۔ (۶۰۲۰)

☆ حضور علیہ السلام کے عشق و محبت اور آپ کی زیارت کی تمنا میں سب کچھ قربان کر دینے کا جذبہ رکھنے والے حضور علیہ السلام کے محبوب لوگ ہیں۔ (۶۰۲۱)

عشق دے جھلے ای نمبر لے گئے   عقل والیاں ایویں عمراں گالیاں

☆ وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کا آغاز مجھ سے ہے' درمیان میں مہدی رضی اللہ عنہ ہیں اور آخر میں مسیح علیہ السلام ہوں گے۔ (۶۰۲۴)

☆ بن دیکھے ایمان لانے کی فضیلت حضور علیہ السلام خود بیان فرماتے ہیں اور اس ایمان کو فرشتوں اور صحابہ کے ایمان سے بھی عجیب تر قرار دیتے ہیں۔ (۲۸-۶۰۲۵) جب یہ لوگ بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں اور فتنوں کا مقابلہ کریں گے تو ان کو اگلے لوگوں (صحابہ) کا ساتھ ثواب ملے گا۔ (۶۰۲۶) مزید فرمایا: جس نے مجھے دیکھا اس کے لئے ایک خوشخبری اور جس نے بن دیکھے مجھے مان لیا اس کے لئے سات خوشخبریاں اور مبارک

Scanned with CamScanner

بادیاں(٦٠٢٧)

☆ بھول چوک اور اضطراری حالت میں گناہ اس امت سے معاف کردیا گیا۔

(٦٠٣٠)

یاالٰہی رحم کن برماھمہ عفو کن جملہ گناہ ماہمہ

الحمدللّٰہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد والصلٰوۃ والسلام علی افضل المرسلین' خاتم النبیین محبوب رب العالمین' قائد الغر المحجلین' صاحب العز والتبجیل المبشر بہ فی التوراۃ والانجیل وعلیٰ الہٖ وصحبہٖ وازواجہٖ امہات المؤمنین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

فهرس الأحاديث النبوية والآثار

الطريقة المتبعة في ترتيب هذا الفهرس

١ ـ جعلنا الإحالة لأرقام الأحاديث.

٢ ـ اعتبرنا الهمزة المفتوحة الممدودة ألِفَيْن مثل: (آتى)، فإنها تأتي في أول الهمزة.

٣ ـ اعتبرنا الهمزة المرسومة على الواو بمنزلة الواو مثل: (يؤتى)، فإنها تأتي في (يوتى).

٤ ـ اعتبرنا الهمزة المرسومة على الياء بمنزلة الياء مثل: (جئت)، فإنها تأتي في (جيت).

٥ ـ لم نفكَّ الحرف المشدَّد، واعتبرناه حرفاً واحداً كما هو مرسوم.

٦ ـ اعتبرنا تاء التأنيث (ـة) بمنزلة الهاء، مثل: (الصلاة) و(القيامة).

٧ ـ اعتبرنا الألف المقصورة المرسومة بصورة ياء بمنزلة الياء، مثل: (صلّى)، فإنها تأتي في (ص ل ي).

٨ ـ لم نأخذ الحركات بعين الاعتبار، وبناء عليه، فإن الكلمات (إنّ) و(أنّ) و(إنْ) و(أنْ)، لم يُراع فيها سوى موقعها من ترتيب الحروف بعدها.

٩ ـ لم نعتبر (أل) التعريف، مثل: (الجدّ أبٌ)، فإنها تأتي في حرف الجيم، إلا إذا سبقت (أل) بحرف مثل: (بالجد) فعندئذٍ هي معتبرة. واعتبرنا (أل) في اسم الجلالة (الله) أصلية، فيأتي في حرف الألف فصل اللام، وكذلك الأمر في الأسماء الموصولة: (الذي) و(التي) وأضرابهما.

١٠ ـ اعتبرنا حرف اللام ألِف (لا) في أول اللام، ولم نعتبره حرفاً مستقلاً.

فهرس الأحاديث النبوية والآثار

[حرف الألف]

طرف الحديث	رقم الحديث
آتي باب الجنة يوم القيامة فاستفتح	٥٧٤٣
الآخذ والمعطي فيه سواء	٢٨٠٩
آخر قرية من قرى الإسلام خراباً المدينة	٢٧٥١
آخر من يدخل الجنة رجل	٥٥٨٢
آفة العلم النسيان	٢٦٥
آكل كما يأكل العبد	٥٨٣٦
آلى رسول الله ﷺ من نسائه شهراً	٢٢٤٨
آمركم بخمس: بالجماعة، والسمع، والطاعة	٣٦٩٤
آمنت بالله ورسوله، ولو كنت قاتلاً	٣٩٨٤
الآيات بعد المئتين	٥٤٦٠
آيبون، تائبون، عابدون	٢٤٢٥
آيبون، تائبون، عابدون، لربّنا حامدون	٢٤٢٠
الآيتان من آخر سورة البقرة	٢١٢٥
آية الإيمان حب الأنصار	٦٢١٥
آية المنافق ثلاث	٥٥
اآسجد في ص	١٠٢٨
أبا هرّ! الحقْ بأهل الصّفة	٤٦٧٠
ابتعت غلاماً فاستغللته	٢٨٧٩
الابتهال أن تمد يديك جميعاً	٢٢٥٦
أبدأ بما بدأ الله به	٢٥٥٥
ابدأ بنفسك فتصدق عليها؛ فإن فضل شيء	٣٣٩٢
الأبدال يكونون بالشام، وهم أربعون رجلاً	٦٢٧٧
ابسط رجلك	٥٨٧٦
أبشر بنورين أوتيتهما لم يؤتهما نبي	٢١٢٤
أبشر فإن الله تعالى يقول	١٥٨٤
أبشروا فإن منكم رجلاً	٥٥٤١
أبشروا وأبشروا، إنما مثل أمتي مثل الغيث	٦٢٨٧
أبشروا يا معشر صعاليك المهاجرين	٥٢٥٦
أبصروها، فإن جاءت به أكحل العينين سابغ	٣٣٠٧
ابعثها قياماً مقيدة سنّة محمد ﷺ	٢٦٣٧
أبغض البلاد إلى الله أسواقها	٦٩٦
أبغض الحلال إلى الله الطلاق	٢٢٨٠
أبغض الناس إلى الله ثلاثة: ملحد في الحرم	١٤٢
ابغوني في ضعفائكم، فإنما	٥٢٤٦
أبفعل الجاهلية تأخذون؟ أو بصنيع الجاهليّة تشبهون؟	١٧٥٠
أبق عبد له، فلحق بالروم	٣٩٩٢
أبقيت لهم الله ورسوله	٦٠٣٠
أبك جنون	٣٥٦٠
أبكر أم ثيب	٣٠٨٨
أبلي وأخلقي	٥٧٨١
ابن أخت القوم منهم	٣٠٤٥، ٣٠٥١
أبهذا أمرتم؟ أم بهذا أرسلت إليكم	٩٨
أبو بكر سيدنا، وأعتق سيدنا	٦٢٥٩
أبو بكر سيدنا وخيرنا وأحبنا إلى رسول الله ﷺ	٦٠٢٧
أبو بكر في الجنة	٦١١٨
أبو بكر وعمر سيدا كهول أهل الجنة	٦٠٥٩
أبو هريرة؟ فقلت: نعم يا رسول الله	٣٩
أبوه طوال ضرب اللحم	٥٥٠٣
أبي يغترّون أم عليّ يجترؤون	٥٣٢٣
أبيني! لا ترموا الجمرة حتى تطلع الشمس	٢٦١٢

طرف الحديث	رقم الحديث
أتأذنين لي أن أحلبها	٥٩٤٣
أتاكم أهل اليمن، هم أرق أفئدة	٦٢٦٧
أتاكم رمضان شهر مبارك	١٩٦٢
أتانا رسول الله ﷺ ونحن في بادية لنا	٧٨٤
أتاني آت من عند ربي	٥٦٠٠
أتاني جبريل عليه السلام	٤٥٠١
أتاني جبريل فأخذ بيدي	٦٠٢٣
أتاني جبريل فأمرني أن آمر أصحابي	٢٥٤٩
أتاني الليلة آت من ربّي	٢٧٥٨
اتبع أصحاب القليب لعنة	٥٨٤٧
اتبعوا السواد الأعظم، فإنه من شذ	١٧٤
أتت رسول الله ﷺ فرد نكاحها	٣١٢٨
أتحبّ أن تراها عريانة	٤٦٧٤
أتحبه؟	١٧٥٦
اتخذ النبي خاتماً من ذهب	٤٣٨٣
أتخوّف على أمتي الشرك والشهوة الخفية	٥٣٣٢
أتدرون أي الأعمال أحبّ	٥٠٢١
أتدرون ما أكثر ما يدخل الناس الجنة	٤٨٣٢
أتدرون ما أكثر ما يدخل الناس النار	٤٨٣٢
أتدرون ما الغيبة؟	٤٨٢٨
أتدرون ما المفلس؟	٥١٢٧
أتدرون ما هذان الكتابان	٩٦
أتدرون من السابقون إلى ظل الله	٣٧١١
أتدري أين تذهب	٥٤٦٨
أتدري لم بعثت إليك؟ لا تصيبن	٣٧٥٠
أتردين عليه حديقته	٣٢٧٤
اتركوا الحبشة ما تركوكم	٥٤٢٩
أترون هذه طارحة ولدها في النار	٢٣٧٠
أترى الغسل يوم الجمعة واجباً	٥٤٤
أتريدين أن تدخلي الشيطان بيتاً أخرجه الله منه	١٧٤٤
أتريدين أن ترجعي إلى رفاعة	٣٢٩٥
أتشفع في حدّ من حدود الله	٣٦١٠
أتشهد أن لا إله إلا الله؟	١٩٧٨
أتشهد أني رسول الله	٥٤٩٤
أتشهدان أني رسول الله	٣٩٨٤
أتصلي المرأة في درع وخمار ليس عليها إزار	٧٦٣
أتعجبون لرحم أم الأفراخ فراخها	٢٢٧٧
أتعجبون من غيرة سعد؟ والله لأنا أغير	٣٣٠٩
أتعجبون من لين هذه	٦٢٠٧
أتعجبين يا ابنة أخي	٤٨٢
اتق الله حيثما كنت	٥٠٨٣
اتّق المحارم تكن أعبد الناس	٥١٧١
أتقعد قعدة المغضوب عليهم	٤٧٣٠
اتقوا الله في هذه البهائم المعجمة، فاركبوها	٣٣٧٠
اتقوا الحديث عني إلا ما علمتم، فمن كذب علي	٢٣٢
اتّقوا الحرام في البنيان	٥٢١٠
اتقوا الظلم؛ فإن الظلم ظلمات يوم القيامة	١٨٦٥
اتقوا الغضب؛ فإنه جمرة على قلب ابن آدم	٥١٤٥
اتقوا اللاعنين	٣٣٩
اتقوا الملاعن الثلاثة البراز في الموارد	٣٥٥
اتّقوا النساء فإن أوّل فتنة بني إسرائيل	٣٠٨٦
أتقولون هو أضلّ أم بعيره	٤٨٥٨
اتقي الله واصبري	١٧١٨
أتموا الصف المقدم، ثم الذي يليه	١٠٩٤
أتموا الصفوف؛ فإني أراكم من وراء ظهري	١٠٨٦
أتهب المرأة نفسها؟ فلما أنزل الله تعالى	٢٢٥٠
أتؤذيك هوامك	٢٦٨٨
أتي بأبي قحافة يوم فتح مكة	٤٤٢٤
أُتي بالمنذر بن أبي أُسيد إلى النبي ﷺ	٤٧٥٩
أتى رجل النبي ﷺ	٤٦٦٥
أتي رسول الله ﷺ بخبز ولحم وهو في المسجد	٤٢١٣
أتي رسول الله ﷺ بسارق، فقطعت يده	٣٦٠٥
أتي رسول الله ﷺ بلحم، فرفع إليه الذّراع	٤٢١٤
أتي رسول الله ﷺ بمخنث	٤٤٨١

طرف الحديث	رقم الحديث
اتى رسول الله ﷺ بنسخة من التوراة	١٩٤
اتى رسول الله ﷺ عبد الله بن أُبيّ بعدما أدخل حفرته	١٦٤٥
اتي عبيد الله بن زياد براس الحسين	٦١٧٩
اتي النبي ﷺ باناء وهو بالزوراء	٥٩٠٩
اتي النبي ﷺ بتمر عتيق	٤٢٢٦
أُتي النبي ﷺ بثياب فيها خميصة	٥٧٨١
اتي النبي ﷺ بجبنة في تبوك	٤٢٢٧
اتي النبي ﷺ بجنازة ليصلّي عليها	٢٩٢٠
اتي النبي ﷺ برجل قد شرب	٣٦٢٦
اتي النبي ﷺ بطعام فعرض علينا	٤٢٥٦
اتي النبي ﷺ بفرس معرور	١٦٦٦
اتى النبي ﷺ بلحم فرفع إليه	٥٥٧٥
اتى النبي ﷺ رجل أعمى، فقال: يا رسول الله! إنه ليس لي قائد	١٠٥٤
اتى النبي ﷺ سباطة قوم، فبال قائماً	٣٦٤
اتيت أبا ذرّ فوجدته في المسجد	٤٨٦٤
اتيت بالبراق، وهو دابة أبيض طويل	٥٨٦٣
اتيت رسول الله ﷺ في غزوة تبوك	٤٨٩٠
اتيت ليلة أسري بي على قوم	٢٨٢٨
اتيت المدينة، فرايت رجلاً يصدر الناس عن رايه	١٩١٨
اتيت المدينة فسالت الله أن ييسر لي جليساً صالحاً	٦٢٣٢
اتيت النبي ﷺ بتمرات	٥٩٣٣
اتيت النبي ﷺ بدلو من ماء زمزم	٤٢٦٨
اتيت النبي ﷺ فبايعته	٣٠٠٢،١٨٣٥
اتيت النبي ﷺ، فقلت: ابسط يمينك فلابايعك	٢٨
اتيت النبي ﷺ في دين	٤٦٦٩
اتيت النبيّ ﷺ في رهط من مزينة	٤٣٣٦
اتيت النبي ﷺ وعليه ثوب أبيض، وهو نائم	٢٦
اتيت النبي ﷺ وعليه ثوبان أخضران	٤٣٥٩

طرف الحديث	رقم الحديث
اتيت النبي ﷺ وهو محتب بشملة	٤٣٦٥
اتيت النبي ﷺ وهو يصلي ولجوفه أزيز كازيز المرجل	١٠٠٠
اتيت النبي ﷺ وهو يقرأ: ﴿الْهَكم التكاثر﴾	٥١٦٩
اتيتك البارحة، فلم يمنعني أن أكون دخلت	٤٥٠١
اتينا ابن عمر على البلاط، وهم يصلون	١١٥٧
اتينا انس بن مالك فشكونا إليه ما نلقى من الحجّاج	٥٣٩٢
اثبت أحد، فإنما عليك نبي	٦٠٨٣
اثمّ لكم	٦١٤٣
اثنا عشر منافقاً لا يدخلون الجنة	٥٩١٧
اثنان فما فوقهما جماعة	١٠٨١
اثنتان يكرهما ابن آدم	٥٢٥١
أثنى رجل على رجل عند النبي ﷺ	٤٨٢٧
اجبار في الجاهلية وخوار في الإسلام	٦٠٣٤
اجتمعن في يوم كذا وكذا في مكان كذا وكذا	١٧٥٣
اجتنبوا الحجامة يوم الجمعة	٤٥٧٣
اجتنبوا السبع الموبقات	٥٢
اجد لحم شاة اخذت بغير إذن اهلها	٥٩٤٢
الاجدع شيطان	٤٧٦٧
أجدني يا جبريل! مغموماً	٥٩٧٢
اجعلني إمام قومي	٦٦٨
اجعلوا آخر صلاتكم بالليل وتراً	١٢٥٨
اجعلوا في بيوتكم من صلاتكم، ولا تتخذوها قبورا	٧١٤
اجعلوها في ركوعكم	٨٧٩
اجل، إنها صلاة رغبة ورهبة	٥٧٥٤
اجل، إني أوعك كما يوعك	١٥٢٨
أجل والله يا رسول الله! ما أهجر إلا اسمك	٣٢٤٥
اجل، ولكنا لا ندخل بيتاً فيه كلب	٤٤٩٠
اجلسوا	١٤١٨
اجمعوا لي من كان ها هنا من اليهود	٥٩٣٥
احب الأعمال إلى الله أدومها وإن قل	١٢٤٢

طرف الحديث	رقم الحديث
احب البلاد إلى الله مساجدها	٦٩٦
أحب الصلاة إلى الله صلاة داود	١٢٢٥
احب الكلام إلى الله أربع	٢٢٩٤
احبوا الله لما يغذوكم من نعمه	٦١٨٢
احبوا العرب لثلاث: لأني عربي	٦٠٠٦
احتبس عنا رسول الله ﷺ ذات غداة عن صلاة الصبح	٧٤٨
احتج آدم وموسى عند ربهما، فحج آدم	٨١
احتجبا منه	٣١١٦
اَحْتَجِم	٤٥٤٠
احتجم رسول الله ﷺ وهو محرم بلحي جمل	٢٦٩٤،٢٦٩٣
احتجم النبي ﷺ وهو محرم	٢٦٨٥
احتكار الطعام في الحرم إلحاد فيه	٢٧٢٣
احججت عن نفسك	٢٥٢٩
احد، أحد	٩١٣
أُحُد جبل يحبّنا ونحبّه	٢٧٤٦
أحرام الضب يا رسول الله	٤١١١
احرمت من التنعيم بعمرة	٢٦٦٧
أحسن الكلام كلام الله، وأحسن الهدي	٩٥٦
احسنت	٢٢١٩
احسنها الفال، ولا تردّ مسلماً	٤٥٩١
احصوا هلال شعبان لرمضان	١٩٧٥
احضروا الذكر وادنوا من الإمام	١٣٩١
احفروا وأوسعوا وأعمقوا وأحسنوا	١٧٠٣
احفظ عورتك إلا من زوجتك	٢١١٧
أحفوا الشوارب	٤٤٢١
أحق الشروط أن توفوا به ما استحللتم	٢١٤٣
أحق ما بلغني عنك	٢٥٦٦
أحلّ الذهب والحرير للإناث	٤٣٤١
أحلت لنا ميتتان ودمان	٤١٣٢
احلف بالله الذي لا إله إلا هو	٣٧٧٤
أحلق	٢٦٥٠

طرف الحديث	رقم الحديث
احلق او قصر ولا حرج	٢٦٥٧
احلقوا كله أو اتركوا كله	٤٤٢٧
احلقوا هذين أو قصوهما	٤٤٨٤
أحيّ والداك	٣٨١٧
احياناً ياتيني مثل صلصلة الجرس	٥٨٤٤
أخبرتني بنت أبي تجراة	٢٥٨٢
اخبرتني هذه في يدي	٥٩٣١
إخبرنا عن يوم الجمعة ماذا فيه من الخير	١٣٦٤
اخبرني بشيء عقلته عن رسول الله ﷺ	٢٦٦٥
اخبرني بعمل يدخلني الجنة	٢٩
أخبرني رجلان أنهما أتيا النبي ﷺ وهو في حجة الوداع	١٨٣٢
أخبرني رسول الله ﷺ أنه يموت فبكيت	٦١٩٣
اخبرني عمّاي أنّهم كانوا يكرون الأرض	٢٩٧٤
أخبرني عن صفة رسول الله ﷺ في التوراة	٥٧٥٢
أخبروه أن الله يحبه	٢١٢٩
اختتن إبراهيم النبي وهو ابن ثمانين	٥٧٠٣
اختر أيّتهما شئت	٣١٧٨
الاختصار في الصلاة راحة أهل النار	١٠٠٣
اختضبت عمر بالحناء بحتاً	٤٤٧٨
اخْتَضِبْهُما	٤٥٤٠
اخذ الله الميثاق من ظهر آدم بنعمان	١٢١
اخذ بيدي رسول الله ﷺ فقال: إني لأحبك يا معاذ	٩٤٩
أخذ الحسن بن علي تمرة من تمر الصدقة	١٨٢٢
اخذ رسول الله ﷺ ببعض جسدي	٥٢٧٤
اخرجت إلينا عائشة كساءً ملبّداً	٤٣٠٦
أخرجوا صدقة صومكم	١٨١٧
اخرجوا فإذا اتيتم ارضكم، فاكسروا بيعتكم	٧١٦
أخرجوا المشركين من جزيرة العرب، واجيزوا	٤٠٥٢
اخرجوهم من بيوتكم	٤٤٢٨
اخِّروا النساء حيث أخّرهن الله	٥٢١٢

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
أخنى الأسماء يوم القيامة	٤٧٥٥
إخوانكم جعلهم الله تحت أيديكم، فمن جعل	٢٣٤٥
الإخوة من الأم يتوارثون	٣٠٥٧
أدّ الأمانة إلى مَن ائتمنك	٢٩٣٤
﴿إدبار النجوم﴾ الركعتان قبل الفجر	١١٧٦
ادخل الجنة برحمتي	٢٣٤٧
ادخل المسجد فصلِّ فيه ركعتين	٢٩٠٧
ادخلوا به المسجد حتى أصلي عليه	١٦٥٦
ادرؤا الحدود عن المسلمين ما استطعتم	٣٥٧٠
ادع الله يحييه لنا	٤١١٨
ادعوا الله وأنتم موقنون بالإجابة	٢٢٤١
ادعي لي أبا بكر أباك	٦٠٢١
ادفعي في يده ولو ظلفاً محرّقاً	١٨٧٩
أدنى أهل الجنة الذي له ثمانون ألف خادم	٥٦٤٨
أدوا إليهم حقهم، وسلوا الله حقكم	٣٦٧٢
أدوا الخياط والمخيط، وإياكم والغلول	٤٠٢٣
إذ جاءهم الصريخ، فقال: إن الدجال قد خرج	٥٤٢٣
إذا آخى الرجل الرجل فليسأله عن اسمه	٥٠٢٠
إذا ابتلي المسلم ببلاء في جسده، قيل للملك	١٥٦٠
إذا أبغض عبداً دعا جبريل	٥٠٠٥
إذا أبق العبد إلى الشرك فقد حل	٣٥٤٩
إذا أبق العبد لم تقبل له صلاة	٣٣٥٠
إذا أتاكم المصدق، فليصدر عنكم وهو عنكم راض	١٧٧٦
إذا اتخذ الفيء دولاً، والأمانة مغنماً	٥٤٥٠
إذا أتى أحدكم الصلاة والإمام على حال، فليصنع	١١٤٢
إذا أتى أحدكم على ماشية	٢٩٥٣
إذا أتيت وكيلي فخذ منه خمسة عشر وسقاً	٢٩٣٥
إذا أتيتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة	٣٣٤
إذا اجتمع الداعيان فأجب أقربهما باباً	٣٢٢٣
إذا أحبّ الله عبداً حماه	٥٢٥٠
إذا أحبّ الرجل أخاه فليخبره	٥٠١٦

طرف الحديث	رقم الحديث
إذا أحدث أحدكم في صلاته، فليأخذ بأنفه	١٠٠٧
إذا أحدث أحدكم وقد جلس في آخر صلاته قبل أن يسلم	١٠٠٨
إذا أحدكم أعجبته المرأة فوقعت في قلبه	٣١٠٥
إذا أحسن أحدكم إسلامه، فكل حسنة يعملَها	٤٤
إذا اختلف البيِّعان	٢٨٨٠
إذا اختلفتم في الطريق	٢٩٦٥
إذا أدخل الميت القبر مثلت له الشمس	١٣٨
إذا أدرك أحدكم سجدة من صلاة العصر قبل أن تغرب	٦٠٢
إذا أذنت فترسل، وإذا أقمت فاحدر	٦٤٧
إذا أراد أحدكم أن يبول، فليرتد لبوله	٣٤٥
إذا أراد الله بالأمير خيراً	٢٧٠٧
إذا أراد الله تعالى بعبده الخير عجل له	١٥٦٥
إذا أرسلت كلبك فاذكر اسم الله	٤٠٦٤
إذا استأذن أحدكم ثلاثاً	٤٦٦٧
إذا استأذنت امرأة أحدكم إلى المسجد فلا يمنعها	١٠٥٩
إذا استجمر أحدكم فليستجمر بتوّ	٢٦٢٢
إذا استهلّ الصبي	٣٠٥٠
إذا استيقظ أحدكم من منامه فليستنثر ثلاثاً	٣٩٢
إذا استيقظ أحدكم من نومه فلا يغمس يده	٣٩٦
إذا أسلم العبد فحسن إسلامه	٢٣٧٣
إذا اشتد الحر فابردوا بالصلاة	٥٩٠
إذا اشتكى عينيه وهو محرم	٢٦٨٦
إذا اشتهى مريض أحدكم شيئاً فليطعمه	١٥٩٢
إذا أصاب أحدكم الحمى	١٥٨٢
إذا أصاب ثوب إحداكن الدم من الحيضة فلتقرصه	٤٩٣
إذا أصاب المكاتب حداً أو ميراثاً ورث	٣٤٠٢
إذا أصبح ابن آدم	٤٨٣٨
إذا أصبح أحدكم فليقل	٢٤١٢
إذا أطال أحدكم الغيبة فلا يطرق	٣٩٠٣
إذا أعطي أحدكم الرّيحان	٣٠٣٠

طرف الحديث	رقم الحديث
إذا أعطى الله أحدكم خيراً فليبدأ بنفسه	٣٣٤٣
إذا أعطيت شيئاً من غير أن تسأله فكل وتصدق	١٨٥٤
إذا أفضى أحدكم بيده إلى ذكره ليس بينه وبينها شيء فليتوضأ	٣٢١
إذا أفطر أحدكم فليفطر على تمر	١٩٩٠
إذا أقبل الليل من ههنا وأدبر النهار	١٩٨٥
إذا اقترب الزمان لم يكد يكذب	٤٦١٤
إذا أقرض أحدكم قرضاً	٢٨٣١
إذا أقرض الرجل الرجل	٢٨٣٢
إذا أقيمت الصلاة، فلا تأتوها تسعون	٦٨٦
إذا أقيمت الصلاة فلا تقوموا حتى تروني	٦٨٥
إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة	١٠٥٨
إذا أقيمت الصلاة، ووجد أحدكم الخلاء فليبدأ بالخلاء	١٠٦٩
إذا أكثبوكم فارموهم	٣٩٥٤
إذا أكثبوكم فارموهم واستبقوا	٣٩٤٦
إذا أكثبوكم فعليكم بالنبل	٣٩٤٦
إذا أكل أحدكم طعاماً فلا يأكل من أعلى الصّحفة	٤٢١١
إذا أكل أحدكم طعاماً فليقل: اللهم بارك لنا فيه	٤٢٨٣
إذا أكل أحدكم فلا يمسح يده	٤١٦٦
إذا أكل أحدكم فليأكل بيمينه	٤١٦٢
إذا أمّ الرجل القوم فلا يقم في مقام أرفع	١١١٢
إذا أمسك الرجلِ الرجل وقتله الآخر	٣٤٨٥
إذا أمسيت فلا تنتظر الصباح	١٦٠٤
إذا أممت قوماً فأخف بهم الصلاة	١١٣٤
إذا أمّن الإمام فأمنوا	٨٢٥
إذا أمن القارىء فأمنوا، فإن الملائكة تؤمن	٨٢٥
إذا أنا ابتليت عبداً من عبادي مؤمناً	١٥٧٩
إذا أنا مت فلا تصحبني نائحة ولا نار	١٧١٦
إذا انتصف شعبان فلا تصوموا	١٩٧٤

طرف الحديث	رقم الحديث
إذا انتعل أحدكم فليبدأ باليمنى	٤٤١٠
إذا انتهى أحدكم إلى مجلس فليسلّم	٤٦٦٠
إذا أنزل الله بقوم عذاباً أصاب العذاب	٥٣٤٤
إذا انصرفت من صلاة المغرب فقل	٢٣٩٦
إذا أنفق المسلم نفقة على أهله، وهو يحتسبها	١٩٣٠
إذا أنفقت المرأة من طعام بيتها غير مفسدة	١٩٤٧
إذا أنفقت المرأة من كسب زوجها من غير أمره	١٩٤٨
إذا انقطع شسع أحدكم فليسترجع، فإنه من المصائب	١٧٦٠
إذا انقطع شسع نعله	٤٤١٢
إذا أوى أحدكم إلى فراشه فلينفض فراشه	٢٣٨٤
إذا أويت إلى فراشك فقل	٢٤١١
إذا أيقظ الرجل أهله من الليل، فصليا أو صلى	١٢٣٨
إذا بايعت فقل: لا خلابة	٢٨٠٣
إذا بويع لخليفتين: فاقتلوا الآخر	٣٦٧٦
إذا تبايع المتبايعان فكلّ واحد منهما بالخيار	٢٨٠١
إذا تثاءب أحدكم فليكظم ما استطاع	٩٨٥
إذا تثاءب أحدكم فليمسك بيده	٤٧٣٧
إذا تثاءب أحدكم في الصلاة	٩٨٦
إذا تزوّج أحدكم امرأة	٢٤٤٦
إذا تزوّج العبد فقد استكمل نصف الدين	٣٠٩٦
إذا التقى المسلمان بسيفيهما، فالقاتل	٣٥٣٨
إذا التقى المسلمان حمل أحدهما على أخيه السلاح	٣٥٣٨
إذا التقى المسلمان فتصافحا	٤٦٧٩
إذا توضأ أحدكم فأحسن وضوءه، ثم خرج عامداً	٩٩٤
إذا توضأ العبد المسلم أو المؤمن فغسل وجهه	٢٨٥
إذا توضأ العبد المؤمن فمضمض، خرجت	

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
الخطايا من فيه	٢٩٧
إذا توضأت فخلل بين أصابع يديك ورجليك	٤٠٦
إذا جاء أحدكم الجمعة فليغتسل	٥٢٧
إذا جاء أحدكم يوم الجمعة والإمام يخطب،	
فليركع ركعتين	١٤١١
إذا جاء الرجل يعود مريضاً فليقل	١٥٥٦
إذا جاوز الختان الختان، وجب الغسل	٤٤٢
إذا جلس أحدكم بين شعبها الأربع، ثم جهدها	٤٢٠
إذا جمع الله الناس يوم القيامة ليوم لا ريب	٥٢١٨
إذا جئتم إلى الصلاة، ونحن سجود،	
فاسجدوا	١١٤٣
إذا حدّث الرجل الحديث ثمّ التفت	٥٠٦١
إذا حضر المؤمن أتت ملائكة الرحمة	١٦٢٩
إذا حضرتم المريض أو الميّت فقولوا خيراً	١٦١٧
إذا حكم الحاكم فاجتهد فأصاب	٣٧٢٢
إذا خرج الرجل من بيته، فقال	٢٤٤٣
إذا خرجت روح المؤمن تلقّاها ملكان	
يصعدانها	١٦٢٨
إذا خرصتم فخذوا، ودعوا الثلث	١٨٠٥
إذا خطب أحدكم المرأة فإن استطاع	٣١٠٦
إذا خطب إليكم مَن ترضون دينه	٣٠٩٠
إذا دبغ الإهاب فقد طهر	٤٩٨
إذا دخل أحدكم على أخيه المسلم، فلياكل	٢٢٢٨
إذا دخل أحدكم المسجد، فليركع ركعتين قبل	
أن يجلس	٧٠٤
إذا دخل أحدكم المسجد فليقل:	٧٠٣
إذا دخل أهل الجنة الجنة	٥٥٨٠
إذا دخل أهل الجنة الجنة يقول الله تعالى	٥٦٥٦
إذا دخل الرجل بيته فذكر الله عند	
دخوله	٤١٦١
إذا دخل شهر رمضان فتحت أبواب السماء	١٩٥٦
إذا دخل العشر وأراد بعضكم أن يضحي	١٤٥٩
إذا دخل قرية سأل عن اسمها	٤٥٨٨

طرف الحديث	رقم الحديث
إذا دخلت على مريض فمره يدعو لك	١٥٨٨
إذا دخلت ليلاً فلا تدخل على أهلك	٢٩٠٤
إذا دخلتم بيتاً فسلّموا على أهله	٤٦٥١
إذا دخلتم على المريض فنفسوا له في أجله	١٥٧٢
إذا دعا أحدكم فلا يقل	٢٢٢٦،٢٢٢٥
إذا دعا الرجل امرأته إلى فراشه فأبت	٢٢٤٦
إذا دعي أحدكم	٤٦٧٢
إذا دعي أحدكم إلى طعام فليجب	٣٢١٧
إذا دعي أحدكم إلى طعام وهو صائم	٢٠٧٨
إذا دعي أحدكم إلى الوليمة فليأتها	٣٢١٦
إذا دعي أحدكم فليجبت	٢٠٧٨
إذا دفن العبد المؤمن قال له القبر	٥٢٥٢
إذا ذهب أحدكم إلى الغائط فليذهب معه	
بثلاثة أحجار	٣٤٩
إذا رأوا الظالم فلم يأخذوا على يديه	٥١٤٢
إذا رأى أحدكم الرّؤيا يكرهها	٤٦١٣
إذا رأى أحدكم ما يحبّ فلا يحدث به	٤٦١٢
إذا رأيت الله عز وجل يعطي العبد من الدنيا	٥٢٠١
إذا رأيتم آية فاسجدوا	١٤٩١
إذا رأيتم الذين يسبون أصحابي فقولوا	
لعنة الله على شركم	٦٠١٧
إذا رأيتم الجنازة فقوموا، فمن تبعها فلا يقعد	
حتى توضع	١٦٤٨
إذا رأيتم الرايات السود قد جاءت	٥٤٦١
إذا رأيتم الرجل يتعاهد المسجد، فاشهدوا له	
بالإيمان	٧٢٣
إذا رأيتم العبد يعطى زهداً في الدنيا	٥٢٣٠، ٥٢٢٩
إذا رأيتم المدّاحين	٤٨٢٦
إذا رأيتم مسجداً أو سمعتم مؤذناً فلا	٢٩٣٥
إذا رأيتم من يبيع أو يبتاع في المسجد	٧٣٣
إذا الرجل دعا زوجته لحاجته فلتأته	٣٢٥٧
إذا ركع أحدكم، فقال في ركوعه: سبحان	
ربي العظيم	٨٨٠

طرف الحديث	رقم الحديث
إذا رمى أحدكم جمرة العقبة فقد حلّ له كل	
شيء إلا النساء	٢٦٧٤
إذا رمى الجمرة فقد حلّ له كل	
شيء إلا النساء	٢٦٧٥
إذا رميت بسهمك فغاب عنك فأدركته	٤٠٦٧
﴿إذا زلزلت﴾ تعدل نصف القرآن	٢١٥٦
إذا زنت أمة أحدكم، فتبيّن زناها	٣٥٦٣
إذا زنى العبد خرج منه الإيمان	٦٠
إذا زوج أحدكم عبده أمته فلا ينظرن	٣١١١
إذا سافرتم في الخصب فأعطوا	٣٨٩٧
إذا سافرتم في السنة فبادروا	٣٨٩٧
إذا سافرتما فأذّنا وأقيما، وليؤمكما أكبركما	٦٨٢
إذا سألتم الله فاسألوه	٢٢٤٢
إذا سبّب الله لأحدكم رزقاً ،ن وجه	٢٧٨٥
إذا سجد أحدكم فلا يبرك كما يبرك البعير	٨٩٩
إذا سجدت فضع كفيك، وارفع مرفقيك	٨٨٩
إذا سرتك حسنتك، وساءتك سيئتك	٤٥
إذا سرق المملوك فبعه ولو بنش	٣٦٠٦
إذا سلم على أحدكم وهو يصلي، فلا يتكلم،	
وليشر بيده	١٠١٣
إذا سلّم عليكم أهل الكتاب	٤٦٣٧
إذا سلّم عليكم اليهود	٤٦٣٦
إذا سمع النداء أحدكم والإناء في يده	١٩٨٨
إذا سمعت جيرانك يقولون: قد أحسنت	٤٩٨٨
إذا سمعتم بجبل زال عن مكانه فصدقوه	١٢٣
إذا سمعتم صياح الدّيكة فسلوا الله	
من فضله	٢٤١٩
إذا سمعتم المؤذّن فقولوا مثل ما يقول	٦٥٧
إذا سمعتم نباح الكلاب ونهيق الحمير	٤٣٠٢
إذا سمعتم نهيق الحمار فتعوّذوا بالله	٢٤١٩
إذا سمّيتُم باسمي فلا تكتنوا بكنيتي	٤٧٧٠
إذا شرب أحدكم فلا يتنفس في الإناء	٣٤٠
إذا شرب الكلب في إناء أحدكم؛ فليغسله	

طرف الحديث	رقم الحديث
سبع مرات	٤٩٠
إذا شك أحدكم في صلاته فلم يدر كم صلى	١٠١٥
إذا شهدت إحداكن المسجد؛ فلا تمس طيباً	١٠٦٠
إذا صار أهل الجنة إلى الجنة	٥٥٩١
إذا صلى أحدكم إلى سترة، فليدن منها	٧٨٢
إذا صلى أحدكم إلى شيء يستره من الناس	٧٧٧
إذا صلى أحدكم إلى غير السترة؛ فإنه يقطع	
صلاته الحمار	٧٨٩
إذا صلى أحدكم الجمعة فليصل بعدها أربعاً	١١٦٦
إذا صلى أحدكم ركعتي الفجر، فليضطجع	
على يمينه	١٢٠٦
إذا صلى أحدكم، فلا يضع نعليه عن يمينه	٧٦٧
إذا صلى أحدكم فليجعل تلقاء وجهه شيئاً	٧٨١
إذا صلى أحدكم للناس فليخفف	١١٣١
إذا صلّيتم على الميت، فأخلصوا له الدعاء	١٦٧٤
إذا صليتم فأقيموا صفوفكم، ثم	
ليؤمكم أحدكم	٨٢٦
إذا صنع لأحدكم خادمه طعامه،	٣٣٤٧
إذا ضرب أحدكم خادمه فذكر الله، فارفعوا	٣٣٦٠
إذا ضرب أحدكم فليتق الوجه	٣٦٣١
إذا طبخت مرقة فأكثر ماءها، وتعاهد	
جيرانك	١٩٣٧
إذا طلع حاجب الشمس فدعوا الصلاة	
حتى تبرز	١٠٣٩
إذا ظهرت الحية في المسكن	٤١٣٧
إذا عاد المسلم أخاه أو زاره	٥٠١٥
إذا عطس أحدكم فحمد الله فشمّتوه	٤٧٣٥
إذا عطس أحدكم فليقل	٤٧٣٩،٤٧٣٣
إذا علمت أن سهمك قتله ولم تر	٤٠٨٤
إذا عملت الخطيئة في الأرض	٥١٤١
إذا غضب أحدكم وهو قائم فليجلس	٥١١٤
إذا فرغ أحدكم من التشهد الآخر	٩٤٠
إذا فرقت لرسول الله ﷺ رأسه	٤٤٤٧

طرف الحديث	رقم الحديث
إذا فزع أحدكم في النوم، فليقل	٢٤٧٧
إذا فسا أحدكم فليتوضأ	٣١٤
إذا فسا أحدكم في الصلاة، فلينصرف فليتوضأ	١٠٠٦
إذا فسد أهل الشام فلا خير فيكم	٦٢٩٢
إذا فعلت أمّتي خمس عشرة خصلة حلّ بها البلاء	٥٤٥١
إذا قاتل أحدكم فليجتنب الوجه!	٣٠٢٥
إذا قال الإمام: سمع الله لمن حمده؛ فقولوا: اللهم	٨٧٤
إذا قال الإمام ﴿غير المغضوب عليهم ولا الضالين﴾	٨٢٥
إذا قال الرجل للرجل: يا يهودي! فاضربوه	٣٦٣٢
إذا قال الرجل: هلك الناس	٤٨٢١
إذا قال المؤذّن: الله أكبر، الله أكبر	٦٥٨
إذا قام أحدكم إلى الصلاة فلا يبصق أمامه	٧١٠
إذا قام أحدكم إلى الصلاة فلا يمسح الحصى، فإن الرحمة تواجهه	١٠٠١
إذا قام أحدكم من الليل، فليفتح الصلاة بركعتين خفيفتين	١١٩٤
إذا قام الإمام في الركعتين، فإن ذكر قبل أن يستوي	١٠٢٠
إذا قبر الميت أتاه ملكان أسودان أزرقان	١٣٠
إذا قتله ولم يأكل منه شيئاً	٤٠٨٣
إذا قرأ ابن آدم السجدة، فسجد اعتزل الشيطان يبكي	٨٩٥
إذا قرأ فأنصتوا	٨٢٧
إذا قضى أحدكم الصلاة في مسجده	١٢٩٧
إذا قضى الله الأمر في السماء	٤٦٠٠
إذا قضى الله لعبد أن يموت بأرض	١١٠
إذا قلت لصاحبك يوم الجمعة: أنصت	١٣٨٥
إذا قمت في صلاتك فصلّ صلاة مودّع	٥٢٢٦
إذا كان أحدكم في الفيء	٤٧٢٥

طرف الحديث	رقم الحديث
إذا كان أحدكم في الفيء فقلص عنه	٤٧٢٦
إذا كان أمراؤكم خياركم، وأغنياؤكم سمحاءكم	٥٢٦٨
إذا كان أول ليلة من شهر رمضان صفّدت	١٩٦٠
إذا كان ثلاثة في سفر فليؤمروا أحدهم	٢٩١١
إذا كان جنح الليل أو أمسيتم فكفّوا صبيانكم	٤٢٩٤
إذا كان الدرع سابغاً يغطي ظهور قدميها	٧٦٣
إذا كان دم الحيض فإنه دم أسود يعرف	٥٥٨
إذا كان عند مكاتب إحداكن وفاء فلتحتجب	٢٤٠٠
إذا كان غداة الاثنين فأتني أنت وولدك حتى أدعو لهم	٦١٥٨
إذا كان في آخر الزمان جاء بنو قنطوراء	٥٤٣٢
إذا كان ليلة القدر نزل جبريل في كبكبة	٢٠٩٦
إذا كان الماء قلتين لم يحمل الخبث	٤٧٧
إذا كان يوم الجمعة، وقفت الملائكة على باب المسجد	١٣٨٤
إذا كان يوم عرفة، إن الله ينزل إلى السماء الدنيا	٢٦٠١
إذا كان يوم القيامة دفع الله إلى كل مسلم	٥٥٥٢
إذا كان يوم القيامة كنت إمام النبيين	٥٧٦٨
إذا كان يوم القيامة ماج الناس	٥٥٧٣
إذا كان يوم القيامة يحسب ما خانوك	٥٥٦١
إذا كانت عند الرجل امرأتان فلم يعدل	٣٢٣٦
إذا كانت ليلة النصف من شعبان، فقوموا ليلها	١٣٠٨
إذا كانوا ثلاثة فليؤمهم أحدهم	١١١٨
إذا كتب أحدكم كتاباً فليترّبه	٤٦٥٧
إذا كثرت ذنوب العبد	١٥٨٠
إذا كذب العبد تباعد عنه الملك	٤٨٤٤
إذا كفّن أحدكم أخاه فليحسن كفنه	١٦٣٦
إذا كنت عني راضية؛ فإنك تقولين: لا	٣٢٤٥
إذا كنتم ثلاثة فلا يتناجى اثنان	٤٩٦٥
إذا كنتم في المسجد فنودي بالصلاة	

طرف الحديث	رقم الحديث
فلا يخرج أحدكم	١٠٧٤
إذاً لا نرجمها وندع ولدها صغيراً	٣٥٦٢
إذا لبستم وإذا توضأتم، فابدؤوا بأيامنكم	٤٠١
إذا لعب الشيطان بأحدكم في منامه	٤٦١٦
إذا لقي أحدكم أخاه فليسلّم عليه	٤٦٥٠
إذا لقيت الحاجّ فسلّم عليه	٢٥٣٨
إذا لم يبارك للعبد في ماله	٥٢٠٩
إذا لم يجد المحرم نعلين لبس خفّين	٢٦٧٩
إذا مات أحدكم فلا تحبسوه، وأسرعوا به إلى قبره	١٧١٧
إذا مات الإنسان انقطع عنه عمله إلا من ثلاثة	٢٠٣
إذا مات الميّت قالت الملائكة.	٥٢١٩
إذا مات ولد العبد، قال الله تعالى لملائكته	١٧٢٦
إذا مدح الفاسق غضب الرّبّ تعالى	٤٨٥٩
إذا مرّ أحدكم في مسجدنا وفي سوقنا	٣٥١٧
إذا مرت بك جنازة يهودي أو نصراني أو مسلم	١٦٨٥
إذا مررتم برياض الجنة فارتعوا	٢٢٧١،٧٢٩
إذا مرض العبد أو سافر	١٥٤٤
إذا مس أحدكم ذكره فليتوضأ	٣١٩
إذا نظر أحدكم إلى من فضّل	٥٢٤٢
إذا نعس أحدكم وهو يصلي فليرقد	١٢٤٥
إذا نعس أحدكم يوم الجمعة؛ فليتحول من مجلسه ذلك	١٣٩٤
إذا نمتم فأطفئوا سرجكم	٤٣٠٣
إذا نودي للصلاة، أدبر الشيطان له ضراط	٦٥٥
إذا همّ أحدكم بالأمر فليركع ركعتين من غير الفريضة	١٣٢٣
إذا وجد أحدكم في بطنه شيئاً	٣٠٦
إذا وجدتم الرجل قد غل	٣٦٣٣
إذا وسّد الأمر إلى غير أهله	٥٤٣٩
إذا وضع أحدكم بين يديه مثل مؤخرة الرحل	٧٧٥
إذا وضع السيف في أمّتي لم يرفع عنها	

طرف الحديث	رقم الحديث
إلى يوم القيامة	٥٤٠٦
إذا وضع الطعام فاخلعوا نعالكم	٤٢٤٠
إذا وضع عشاء أحدكم وأقيمت الصلاة	١٠٥٦
إذا وضعت الجنازة، فاحتملها الرجال على أعناقهم	١٦٤٧
إذا وضعت المائدة فلا يقوم رجل حتى ترفع المائدة	٤٢٥٤
إذا وطىء أحدكم بنعله الأذى، فإن التراب له طهور	٥٠٣
إذا وعد الرجل أخاه	٤٨٨١
إذا وقع الذباب في إناء أحدكم فامقلوه	٤١٤٣
إذا وقع الذباب في إناء أحدكم فليغمسه	٤١١٥
إذا وقع الذباب في الطعام فامقلوه	٤١٤٤
إذا وقع الرجل بأهله، وهي حائض، فليتصدق	٥٥٣
إذا وقعت الحدود في الأرض	٢٩٧١
إذا وقعت الفأرة في السمن	٤١٢٣
إذا ولج الرجل بيته، فليقل	٢٤٤٤
إذا ولدت أمة الرجل منه فهي معتقة	٣٣٩٤
إذا وهبت الوليدة التي توطأ، أو بيعت	٣٣٤١
إذاً يكفى همك ويكفر لك	٩٢٩
إذاا كان دماً أحمر، فدينار	٥٥٤
إذاأتى أحدكم أهله، ثم أراد أن يعود؛ فليتوضأ	٤٥٤
اذبح ولا حرج	٢٦٥٥
اذكروا اسم الله	٥٩١٣
اذكروا أنتم اسم الله وكلوا	٤٠٦٩
اذكروا محاسن موتاكم، وكفوا عن مساويهم	١٦٧٨
اذن لي أن أحدّث عن ملك من ملائكة الله	٥٧٢٨
الأذنان من الرأس	٤١٦
إذنك عليّ أن ترفع الحجاب	٤٦٦٨
اذهب البأس رب الناس	٤٥٥٢،١٥٣٠
اذهب فاحجج مع امرأتك	٢٥١٣
اذهب فاغسل هذا عنك	٤٤٤٢
اذهب فاقطع نخله	٣٠٠٦

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
اذهب فبيدر كل تمر على ناحية	٥٩٠٦
اذهب فتوضأ	٧٦١
اذهبا فابتغيا الماء	٥٨٨٤
اذهبوا بخميصتي هذه إلى أبي جهم	٧٥٧
اذهبوا به إلى النار	٢٢٤٧
اذهبوا به فارجموه	٣٥٦٠
اذهبوا فادفنوا صاحبكم	٤١١٨
اذهبي فارضعيه حتى تفطميه	٣٥٦٢
اذهبي فقد غفر الله لك	٣٥٧٢
اراد النبي ﷺ أن ينهى	٤٧٥٤
أراني في المنام اتسوك بسواك	٢٨٥
أرأيت إذا منع الله الثمرة	٢٨٤٠
ارايت إن علمت اي ليلةٍ ليلةُ القدر	٢٠٩١
ارايت إن قتلت، فاين انا	٢٩٣٧
ارايت رسول الله ﷺ كان يغتسل من الجنابة	١٢٦٣
ارايت رقى نسترقيها، ودواء نتداوى به	٩٧
ارايت ما يعمل الناس اليوم ويكدحون فيه	٨٧
ارايت وضوء عبد الله بن عمر لكل صلاة طاهراً	٤٢٦
ارايتكم لو اخبرتكم انّ خيلاً بالوادي تريد	٥٢٧٢
أرايتم إن اخبرتكم ان خيلاً تخرج من سفح هذا الجبل	٥٨٤٦
أرايتم إن أسلم عبد الله بن سلام	٥٨٧٠
ارايتم لو ان نهراً بباب احدكم يغتسل فيه	٥٦٥
أربع إذا كنّ فيك فلا عليك ما فاتك من الدنيا	٥٢٢٢
اربع ركعات ويزيد ما شاء الله	١٢١٠
أربع في أمتي من أمر الجاهلية لا يتركونهن	١٧٢٧
أربع قبل الظهر، بعد الزوال، تحسب بمثلهن	١١٧٧
أربع قبل الظهر ليس فيهن تسليم، تفتح لهن أبواب السماء	١١٦٨
أربع لم يكن يدعهن لنبي ﷺ	٢٠٧٠
أربع من سنن المرسلين: الحياء	٢٨٢

طرف الحديث	رقم الحديث
اربع من كن فيه كان منافقاً خالصاً	٥٦
أربع من النساء لا ملاعنة بينهن	٣٢٢١
أربعاً: العرجاء البين ظلعها	١٤٦٥
اربعون يوماً، يوم كسنة	٥٤٧٥
ارتبطوا الخيل، وامسحوا بنواصيها	٢٨٨١
ارتحلت الدنيا مدبرة، وارتحلت الآخرة مقبلة	٥٢١٥
فإنّ اليوم عمل ولا حساب، وغداً حساب ولا عمل	٥٢١٥
ارتفاعها لكما بين السماء والأرض	٥٦٣٤
ارتقيت فوق بيت حفصة لبعض حاجتي، فرايت رسول الله ﷺ	٢٣٥
ارجع، فقل: السلام عليكم أأدخل	٤٦٧١
ارجموه	٣٥٧٢
أرحم أمتي بامتي ابو بكر	٦١٢٠
أردت الخروج إلى خيبر	٢٩٣٥
أرسل إليّ أبو بكر مقتل أهل اليمامة	٢٢٢٠
أرسل النبي ﷺ بامّ سلمة ليلة النحر	٢٦١٤
أرسلتم معها من تغني	٣١٥٥
أرسلني أهلي إلى امّ سلمة بقدح من ماء	٤٥٦٨
أرسله، اقرا	٢٢١١
الأرض كلها مسجد إلا المقبرة والحمام	٧٣٧
أرضوا مصدّقيكم	١٧٨٢
أرضيت من نفسك ومالك بنعلين	٢٢٠٦
ارفع بصرك إلى جاريتي	٤٣٧٦
ارفع محمد! وقل تسمع	٥٥٧٢
ارفع يدك، فرفع فإذا فيها آية الرجم تلوح	٣٥٥٩
اركب أيها الشيخ! فإن الله غني عنك	٣٤٣٢
اركبها	٢٦٣٣
اركبها بالمعروف إذا الجئت إليها	٢٦٣٤
ارم فداك أبي وامي	٦١٢٦
ارم ولا حرج	٢٦٥٥،٢٦٥٧
ارموا بني إسماعيل! فإن اباكم	٢٨٦٤
ارموا وانا معكم كلكم	٢٨٦٤

طرف الحديث	رقم الحديث
الأرواح جنود مجندة	٥٠٠٣
ارواحهم في أجواف طير خضر	٢٨٠٤
ارى أن تجلده ثمانين جلدة، فإنه إذا شرب سكر، وإذا سكر هذى	٢٦٢٤
ارى رؤياكم، قد تواطأت	٢٠٨٤
اري الليلة رجل صالح كان أبا بكر نيط برسول الله ﷺ	٦٠٨٦
اريت الجنة فرايت امراة ابي طلحة	٦٢٠١
اريتك في المنام ثلاث ليال	٦١٨٨
اريته في المنام وعليه ثياب بيض	٤٦٢٣
ارينيه فلقد اصبحت صائماً	٢٠٧٦
الأزد أزد الله في الأرض	٥٩٩١
إزرة المؤمن إلى أنصاف ساقيه	٤٣٣١
ازهد في الدنيا يحبّك الله	٥١٨٧
ازيد في الصلاة فقال: وما ذاك؟ قالوا: صليت خمساً	١٠١٦
أسال الله أن يجمع بيني وبينك	٥٦٤٧
الإسبال في الإزار والقميص والعمامة	٤٣٣٢
اسبغ الوضوء، وخلل بين الأصابع	٤٠٥
استاخرن فإنه ليس لكنّ	٤٧٢٧
استاذن ابو بكر على النبي ﷺ	٤٨٩١
استاذن رهط من اليهود على النبي ﷺ	٤٦٣٨
استاذن العباس بن عبد المطلب رسول الله ﷺ أن يبيت بمكّة	٢٦٦٢
استاذنت ربي في أن أستغفر لها فلم يؤذن لي	١٧٦٣
استاذنت النبي ﷺ في الجهاد	٢٥١٤
استاذنت النبي ﷺ في العمرة	٢٢٤٨
استب رجل من المسلمين ورجل من اليهود	٥٧٠٨
أستبّ رجلان عند النبي ﷺ	٢٤١٨
الاستجمار توّ	٢٦٢٢
استحقوا قتيلكم أو قال صاحبكم بايمان خمسين منكم	٣٥٣١

طرف الحديث	رقم الحديث
استحيوا من الله حق الحياء	١٦٠٨
استخلف رسول الله ﷺ ابن أم مكتوم يؤم الناس	١١٢١
استخلف مروان ابا هريرة على المدينة، وخرج إلى مكة	٨٣٩
استرقوا لها: فإن بها النظرة	٤٥٢٨
استسقى رسول الله ﷺ وعليه خميصة	١٥٠٣
استسقى يوماً عمر، فجيء بماء قد شيب بعسل	٥٢٦٦
استسلف رسول الله ﷺ بكراً	٢٩٠٥
استعار منه أدراعه يوم حنين	٢٩٥٥
استعمل النبي ﷺ رجلاً من الأزد	١٧٧٩
استعملني عمر على الصدقة، فلما فرغت	١٨٥٤
استعيذ بالله من طمع يهدي إلى طبع	٢٤٧٤
استعيذوا بالله من عذاب القبر	١٦٣٠
الاستغفار أن تشير بإصبع واحدة	٢٢٥٦
استغفر الله، وتب إليه	٣٦١٢
استغفر لي رسول الله ﷺ خمساً وعشرين مرة	٦٢٤٧
استغفروا لاخيكم، ثم سلوا له بالتثبيت	١٣٣
استغفروا لماعز بن مالك، لقد تاب توبة	٣٥٦٢
استفت نفسك	٢٧٧٤
استقرض مني النبي ﷺ أربعين ألفاً	٢٩٢٦
استقرؤوا القرآن من أربعة	٦١٩٩
استقيموا ولن تحصوا، واعلموا أن خير أعمالكم الصلاة	٢٩٢
استكثروا من النعال	٤٤٠٩
استكرهت امراة على عهد النبي ﷺ فدرأ	٣٥٧١
استهما على اليمين	٢٧٧٣
استهما عليه	٢٣٨١
استودع الله دينك وأمانتك وآخر عملك	٢٤٣٥
استودع الله دينكم	٢٤٣٦
استوصوا بالنساء خيراً فإنهن خلقن	

طرف الحديث	رقم الحديث
من ضلع	٢٢٣٨
استووا، استووا، استووا؛ فوالذي نفسي بيده	١١٠٠
استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم	١٠٨٨
استيقظ رسول الله ﷺ ليلة فزعاً	١٢٢٢
أسرعكن لحوقاً بي أطولكن يداً	١٨٧٥
اسرعوا بالجنازة، فإنْ تك صالحةً فخير	١٦٤٦
أسعد الناس بشفاعتي يوم القيامة	٥٥٧٤
اسعوا فإنّ الله كتب عليكم السعي	٢٥٨٢
أسفروا بالفجر، فإنه أعظم للأجر	٦١٤
اسق يا زبير؛ ثم احبس الماء	٢٩٩٣
اسق يا زبير؛ ثم أرسل الماء إلى جارك	٢٩٩٣
اسقه عسلاً	٤٥٢١
أسكت حتى يجيء جبريل	٧٤١
اسكن ثبير؛ فإنما عليك نبي	٦٠٧٥
أسلم	١٥٧٤
أسلم الناس، وآمن عمرو بن العاص	٦٢٤٥
أسلم وغفار ومزينة وجهينة، خير من بني تميم	٥٩٨٦
أسلمت امرأة فتزوجت، فجاء زوجها	٣١٧٩
اسم الله الأعظم في هاتين الآيتين	٢٢٩١
اسمعت بلالاً نادى ثلاثاً	٤٠١٢
اسمعوا إلى ما يقول سيدكم، إنه لغيور	٣٣٠٨
اسمعوا وأطيعوا، فإنما عليهم ما حملوا	٣٦٧٣
اسمعوا وأطيعوا وإن استعمل عليكم عبد	٣٦٦٣
أسوأ الناس سرقة الذي يسرق من صلاته	٨٨٥
أشاهد فلان	١٠٦٦
أشبهت خلقي وخلقي	٢٣٧٧
اشتد غضب الله على قوم فعلوا بنبيه	٥٨٥٠
اشتروه فاعطوه إيّاه	٢٩٠٦
اشترى رجل ممّن كان قبلكم عقاراً	٢٨٨٢
اشترى رسول الله ﷺ طعاماً من يهوديّ	٢٨٨٤
اشتريت يوم خيبر قلادة باثني عشر ديناراً	٢٨١٧
اشتريتها لك لتقعد عليها	٤٤٩٢
اشتكى سعد بن عبادة شكوى له	١٧٢٤
اشتكيت عيني أفاكتحل وانا صائم	٢٠١٠
اشد بياضاً من اللبن	٥٥٧٠
اشد الناس عذاباً عند الله المصورون	٤٤٩٧
اشد الناس عذاباً يوم القيامة	٤٤٩٥
اشراف امتي حملة القرآن، واصحاب الليل	١٢٣٩
اشرف النبي ﷺ على أُطم من آطام المدينة	٥٢٨٧
أشركنا، فإن النبي ﷺ قد دعا لك	٢٩٣٠
اشركنا يا اخيّ؛ في دعائك	٢٢٤٨
اشفعوا فلتؤجروا	٤٩٥٦
أشهد أن الله على كل شيء قدير	١٥٠٨
أشهد لقد كنت أشوي لرسول الله ﷺ بطن الشاة	٣٢٦
أشهدت مع رسول الله ﷺ العيد	١٤٢٩
أصاب الله بك يا ابن الخطاب	٩٧٢
أصاب، إنه فقيه	١٢٧٧
أصابت الناس سنة على عهد رسول الله ﷺ	٥٩٠٢
الأصابع سواء، والأسنان سواء، الثنية والضرس سواء	٢٤٩٥
أصابنا ونحن مع رسول الله ﷺ مطر	١٥٠١
أصبت بأرض الروم جرة حمراء	٤٠٠٩
أصبت السنة، وأجزأتك صلاتك	٥٢٣
أصبح بحمد الله بارئاً	١٥٧٦
أصبح من عبادي مؤمن بي وكافر	٤٥٩٦
أصبحنا على فطرة الإسلام	٢٤١٥
أصبحنا، وأصبح الملك لله	٢٣٨١،٢٣٩٢،٢٤١٤
اصدعها صدعين، فاقطع أحدهما قميصاً	٤٣٦٦
أصدق الرؤيا بالأسحار	٤٦٢٧
أصدق كلمة قالها الشاعر	٤٧٨٦
أصدق هذا	١٠٢١
أصلى الناس	١١٤٧
اصنع في عمرتك كما تصنع في حجّك	٢٦٨٠

طرف الحديث	رقم الحديث
اصنعوا كل شيء إلا النكاح	٥٤٥
اصنعوا لآل جعفر طعاماً، فقد أتاهم ما يشغلهم	١٧٣٩
أصيب رجل في عهد النبي ﷺ في ثمار	٢٩٠٠
أضحك الله سنك يا رسول الله!	٦٠٣٦
اضربوه	٣٦٢٠،٣٦٢٦
أضعاف مضاعفة، وعند الله المزيد	١٩٢٨
اضمنوا لي ستّاً من انفسكم	٤٨٧٠
أطع أبا القاسم	١٥٧٤
أطعم ستين مسكيناً	٣٢٩٩
أطعمنا بسراً	٤٢٥٣
أطعموا الجائع، وعودوا المريض	١٥٢٣
اطلبني أول ما تطلبني على الصراط	٥٥٩٥
اطلبوا فضلة من ماء	٥٩١٠
اطلبوه واقتلوه	٢٩٦١
اطلعت في الجنة، فرأيت أكثر أهلها الفقراء	٥٢٣٤
اطلعت في النار فرأيت أكثر أهلها النساء	٥٢٣٤
أطلقوا ثمامة	٣٩٦٤
أطولكن يداً	١٨٧٥
أعاذك الله من عذاب القبر	١٢٨
اعبدوا ربكم، وأكرموا أخاكم، ولو كنت آمر	٢٢٧٠
اعبدوا الرحمن، وأطعموا الطعام، وأفشوا السلام	١٩٠٨
اعتدلوا، سووا صفوفكم	١٠٩٨
اعتدلوا في السجود، ولا يبسط أحدكم ذراعيه	٨٨٨
اعتزل تلك الفرق كلّها، ولو أن تعضّ	٥٣٨٢
أعتق رقبة قال: لا أجدها	٣٢٩٩
أعتقك واشترط عليك أن تخدم رسول الله ﷺ	٣٣٩٨
أعتقها فإنها مؤمنة	٣٣٠٣
أعتقوا عنه يعتق الله بكل عضو منه	٣٣٨٦
اعتلّ بعير لصفيّة وعند زينب فضل ظهر	٥٠٤٩
اعتمر رسول الله ﷺ أربع عمر	٢٥١٨
اعتمر رسول الله ﷺ في ذي القعدة	٢٥١٩،٤٠٤٩
اعتموا بهذه الصلاة؛ فإنكم قد فضلتم بها	٦١٢
أعجزتم إذا بعثت رجلاً فلم يمض	٣٨٤٨
أعد صلاتك؛ فإنك لم تصل	٨٠٤
اعدد ستاً بين يدي الساعة: موتي، ثم فتح	٥٤٢٠
أعِدْها علي يا رسول الله	٣٨٥١
أعذر الله إلى امرىء أخّر أجله	٥٢٧٢
أعربوا القرآن	٢١٦٥
اعرضوا عليّ رقاكم	٤٥٣٠
اعرف عفاصها ووكاءها	٣٠٣٣
اعزل الأذى عن طريق المسلمين	١٩٠٦
اعزل عنها إن شئت، فإنه سيأتيها ما قدر لها	٣١٨٥
أعطِ لابنتي سعد الثلثين	٣٠٥٨
أعطه أفقر إليه مني	١٨٤٥
أعطه إيّاه، فإنّ خير الناس أحسنهم قضاء	٢٩٠٥
أعطه ذلك العرق	٣٢٩٩
أعطها فإنّها صادقة	٢٩٢٨
أعطوا الأجير أجره	٢٩٨٧
أعطوا ميراثه رجلاً من أهل قريته	٣٠٥٥
أعطوني ردائي	٥٨٠٧
أعطوه الكبر من خزاعة	٣٠٥٦
أعطوه من حيث بلغ السّوط	٢٩٩٨
أعطى رسول الله ﷺ رهطاً وأنا جالس	٤٠٣٠
أعطي الصلوات الخمس	٥٨٦٥
أعطيت خمساً لم يعطهن أحد قبلي	٥٧٤٧
أعطيت سائر ولدك مثل هذا	٣٠١٩
أعظم الناس أجراً في الصلاة، أبعدهم فأبعدهم ممشى	٦٩٩
اعفوا عنه كل يوم سبعين مرة	٣٣٦٧
أعفوا اللحى	٤٤٢١
اعلفه ناضحك	٢٧٧٨
اعلم أبا مسعود! لله أقدر عليك منك عليه	٣٣٥٣
أعلم بها قبر أخي، وأدفن إليه من مات	١٧١١

طرف الحديث	رقم الحديث
اعلم عبدي أن له رباً يغفر الذنب	٢٣٣٣
اعلنوا هذا النكاح، واجعلوه في المساجد	٢١٥٢
اعلى درجة في الجنة	٥٧٦٧
اعمار أمتي ما بين الستين إلى السبعين	٥٢٨٠
اعملوا فإنّكم على عمل صالح	٢٦٦٣
اعوذ بالله العظيم، وبوجهه الكريم، وسلطانه القديم	٧٤٩
اعوذ بالله من الكفر والدّين	٢٤٨١
اعوذ بالله منك	١٠١٢
اعوذ بعزة الله وقدرته من شر	١٥٢٣
اعوذ بكلمات الله التامّات من غضبه	٢٤٧٧،
اعوذ بوجه الله العظيم الذي ليس شيء اعظم منه	٢٤٧٩
اعيدا وضوءكما وصلاتكما	٤٨٧٢
اعيذك بالله من إمارة السفهاء	٣٧٠٠
اعيذكما بكلمات الله التامة	١٥٢٥
اغبط أوليائي عندي لمؤمن خفيف الحاذ	٥١٨٩
اغتسل بعض أزواج النبي ﷺ في جفنة	٤٥٧
اغتسل رسول الله ﷺ هو وميمونة في قصعة	٤٨٥
اغتسلي واستثفري بثوب، وأحرمي	٢٥٥٥
اغتنم خمساً قبل خمس	٥١٧٤
اغر على أُبنى صباحاً وحرق	٢٩٥٣
اغزوا باسم الله، في سبيل الله، قاتلوا	٢٩٢٩
اغزوا فلا تغلوا، ولا تغدروا	٢٩٢٩
اغسلنها ثلاثاً أو خمساً أو أكثر من ذلك	١٦٣٤
اغسلوه بماء وسدر، وكفّنوه في ثوبيه	١٦٣٧
اغلاها ثمناً وانفسها عند أهلها	٣٣٤٣
اغمي على أبي موسى، فاقبلت امرأته أم عبد الله	١٧٢٦
اغمي على عبد الله بن رواحة، فجعلت أخته عمرة تبكي	١٧٤٥
اغيظ رجل على الله يوم القيامة	٤٧٥٥
أفاض رسول الله ﷺ من آخر يومه	٢٦٧٦

طرف الحديث	رقم الحديث
أفاض النبي ﷺ من جمع وعليه السكينة	٢٦١١
افتح له وبشره بالجنة	٦٠٨٤
افرّج عنكم، فانطلق فقال: يا نبي الله	١٧٨١
افشوا السلام، وأطعموا الطعام	٣٨٢٢
أفضت مع رسول الله ﷺ فما مسّت قدماه الأرض	٢٦١٦
أفضل الأعمال الحب في الله والبغض في الله	٣٢
افضل الجهاد من قال كلمة حق عند	٣٧٠٥
افضل دينار ينفقه الرجل دينار ينفقه على عياله	١٩٣٢
افضل الذكر: لا إلّه إلا الله	٢٣٠٦
أفضل الصدقات ظل فسطاط	٣٨٢٧
أفضل الصدقة الشفاعة، بها تفك الرقبة	٢٣٨٧
أفضل الصلاة بعد المفروضة صلاة في جوف الليل	١٢٣٦
أفضل الصلاة طول القنوت	٨٠٠
أفضل الصيام بعد رمضان شهر الله المحرم	٢٠٣٩
أفضل العيادة سرعة القيام	١٥٩١
أفضل الكلام أربع	٢٢٩٤
أفضله لسان ذاكر	٢٢٧٧
أفطر الحاجم والمحجوم	٢٠١٢
أفظننت أنك ملاقي	٥٥٥٥
افعل كما يفعل أمراؤك	٢٦٦٥
افعل ولا حرج	٢٦٥٥
افعلها	٣٦٢٢
افعمياوان أنتما؟ الستما تبصرانه	٢١١٦
افكلّهم أعطيتهم مثل ما أعطيته	٣٠٣١
افلا اجعلها خلّاً	٣٦٤٩
افلا أعلّمك كلاماً إذا قلته أذهب الله همّك	٢٤٤٨
افلا أكون عبداً شكوراً	١٢٢٠
افلا جعلته فوق الطعام	٢٨٦٠
افلا كسوته بعض أهلك	٤٣٦٢

طرف الحديث	رقم الحديث
افلا كنتم آذنتموني	١٦٥٩
افلا يغدو أحدكم إلى المسجد	٢١١٠
افلح الرويجل	٢١٨٣
افلحت يا قديم إن مت ولم	٣٧٠٢
انهلك وفينا الصالحون	٥٣٤٢
افي كلّ عام يا رسول الله	٢٥٢٠
افي هذا اليوم، وفي هذا المكان تسأل من غير الله؟	١٨٥٥
افيك يا رسول الله! أستشير أبوي	٣٢٤٩
اقام رسول الله ﷺ بالمدينة عشر سنين يضحي	١٤٧٥
اقام رسول الله ﷺ بمكة خمس عشرة سنة	٥٨٢٨
اقام النبي ﷺ بين خيبر والمدينة ثلاث ليال يبنى	٢٢١٤
إقامة حد من حدود الله خير من مطر	٣٥٨٨
اقامها الله وادامها	٦٧٠
اقبل الحديقة وطلقها تطليقة	٣٢٧٤
اقبل رسول الله ﷺ فدخل مكة	٢٥٧٥
اقبل النبي ﷺ من نحو بئر جمل، فلقيه رجل فسلم عليه	٥٣٥
اقبل وادبر، واتق الدبر والحيضة	٣١٩١
اقبلت راكباً على أتان، وأنا يومئذ قد ناهزت الاحتلام	٧٨٠
اقبلنا مع رسول الله ﷺ حتى إذا كنا بذات الرقاع	١٤٢٢
اقبلنا من عند رسول الله ﷺ، فاتينا على حيّ	٢٩٨٦
اقبلوا البشرى يا بني تميم	٥٦٩٨
اقتتلت امرأتان من هذيل فرمت إحداهما الأخرى	٢٤٨٨
اقتدوا باللذين من بعدي من أصحابي أبي بكر وعمر	٦٢٣٠
الاقتصاد في النّفقة نصف المعيشة	٥٠٦٧
اقتلته وقد شهد أن لا إله إلا الله	٢٤٥٠

طرف الحديث	رقم الحديث
اقتلوا الأسودين في الصلاة: الحية والعقرب	١٠٠٤
اقتلوا الحيات كلها إلا الجان	٤١٤٢
اقتلوا الحيات كلهن، فمن خاف	٤١٤٠
اقتلوا الحيات، واقتلوا ذا الطفيتين	٤١١٧
اقتلوا شيوخ المشركين، واستحيوا	٣٩٥٢
اقرأ ثلاثاً من ذوات ﴿آلر﴾	٢١٨٣
اقرأ سورة (هودٌ) أو سورة (يوسف)؟	٢١٦٤
اقرأ عليّ	٢١٩٥
اقرأ عليها السلام، وسلها عن الركعتين بعد العصر	١٠٤٣
اقرأ ﴿قل يا أيها الكافرون﴾	٢١٦١
اقرأ يا ابن حضير	٢١١٦
اقرأني جبريل على حرف، فراجعته	٢٢١٤
اقرأني رسول الله ﷺ ﴿إني أنا الرزاق ذو القوّة المتين﴾	٥٣٠٧
اقرأني رسول الله ﷺ خمس عشرة سجدة	١٠٢٩
اقرأني يا رسول الله!	٢١٨٣
اقرب ما يكون الرب من العبد في جوف الليل الآخر	١٢٢٩
أقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد	٨٩٤
إقرؤوا سورة يسّ على موتاكم	١٦٢٢
أقروا الطير على مكناتها	٤١٥٢
اقرؤوا سورة (هود) يوم الجمعة	٢١٧٤
اقرؤوا فكلٌ حسن؛ وسيجيء أقوام يقيمونه	٢٢٠٦
اقرؤوا القرآن	٢١٢٠
اقرؤوا القرآن بلحون العرب وأصواتها	٢٢٠٧
اقرؤوا القرآن ما ائتلفت عليه قلوبكم	٢١٩٠
اقرؤوا المنجية وهي ﴿آلم تنزيل﴾	٢١٧٦
أقرىء قومك السلام	٦٢٥١
اقسم بيننا وبين إخواننا النّخيل	٢٩٣١
اقسمه بين الناس	٢٦٥٠
اقصر من جشائك، فإنّ أطول الناس جوعاً	٥١٩٣
اقض بين الناس	٢٧٤٣

طرف الحديث	رقم الحديث
اقض بيننا بكتاب الله	٣٥٥٥
اقضه وزده	٢٨٧٦
اقضيا يوماً آخر مكانه	٢٠٨٠
اقطعوه ثم احسموه	٣٦٠٤
اقلني بيعتي	٢٧٣٩
اقم حتى تاتينا الصدقة؛ فنامر لك بها	١٨٣٧
اقم الصلاة يا بلال! أرحنا بها	١٢٥٣
اقمنا بها عشراً	١٢٣٦
اقيلوا ذوي الهيآت عثراتهم إلا الحدود	٢٥٦٩
اقيموا حدود الله في القريب والبعيد	٢٥٨٧
اقيموا الركوع والسجود فوالله إني لأراكم من بعدي	٨٦٨
اقيموا الصفوف، وحاذوا بين المناكب، وسدوا الخلل	١١٠٢
اقيموا صفوفكم وتراصوا؛ فإني أراكم من وراء ظهري	١٠٨٦
اقيموا هذا من عند رأسه، ولوا أخاكم	٥٧٩٦
اكان رسول الله ﷺ يصوم من كل شهر ثلاثة	٢٠٤٦
اكان النبي ﷺ يصوم شهراً كله	٢٠٣٧
اكانت المصافحة في أصحاب رسول الله	٤٦٧٧
اكتب إليه أنه ليس لهما سهم	٣٩٨٨
اكتب: هذا ما قاضى عليه محمد	٤٠٤٢
اكتبوا كتاب عبدي في علّيين	١٦٣٠
اكتبوا كتابه في سجّين	١٦٣٠
اكتبوا له بكل خطيئة حسنة	٢١٧٦
اكتحلوا بالإثمد	٤٤٧٢
اكثر جنود الله، لا آكله	٤١٢٤
اكثر من قول: لا حول ولا قوّة إلا بالله	٢٣١٩
اكثروا ذكر هاذم اللذات	١٦٠٧
اكثروا الصلاة علي يوم الجمعة	١٣٦٦
اكرموا أصحابي	٦٠١٢
اكشفي لي عن قبر النبي ﷺ وصاحبيه	١٧١٢

طرف الحديث	رقم الحديث
اكل ثمر خيبر هكذا	٢٨١٣
اكل رسول الله ﷺ كتفاً ثم مسح يده	٣٢٤
اكل طعامكم الأبرار	٤٢٤٩
اكل ولدك نحلت مثله	٣٠١٩
إكلا لنا الليل فصلى بلال ما قدر له	٦٨٤
اكلت مع رسول الله ﷺ لحم	٤١٢٥
اكمل المؤمنين إيماناً	٥١٠١
اكمل المؤمنين إيماناً احسنهم خلقاً	٣٢٦٤
اكنت تخافين أن يحيف الله عليك ورسوله	١٢٩٩
اكنت تقضين شيئاً؟	٢٠٧٩
الآن نغزوهم ولا يغزونا	٥٨٧٩
الا ابعثك على ما بعثني عليه رسول الله ﷺ	١٦٩٦
الا احدثكم بصلاة رسول الله ﷺ	١١١٥
الا احدثكم حديثاً عن الدجال	٥٤٧٢
الا اخبرك بإدامهم	٥٥٣٢
الا اخبرك بما هو أيسر عليه	٢٣١١
الا اخبركم بأفضل من درجة الصّيام	٥٠٣٨
الا اخبركم بأهل الجنّة	٥١٠٦
الا اخبركم بأهل النار	٥١٠٦
الا اخبركم بخير الشهداء	٣٧٦٦
الا اخبركم بخير الناس؟ رجل ممسك بعنان فرسه	١٩٤١
الا اخبركم بشرّ الناس منزلا	١٨٨١
الا اخبركم بمن يحرم على النار	٥٠٨٤
الا ادلك على كلمة من تحت العرش	٢٣٢١
الا أدلك على ما هو خير من خادم	٢٣٨٨
الا ادلّك على ملاك هذا الأمر	٥٠٢٥
الا أدلّكم على أفضل الصدقة؟	٥٠٠٢
الا ادلكم على قوم أفضل غنيمة	٩٧٧
الا ادلكم على ما يمحو الله به الخطايا	٢٨٢
الا ادلكما على خير مما سألتما	٢٣٨٧
الا اريك امرأة من أهل الجنة	١٥٧٧

طرف الحديث	رقم الحديث
الا اريكم وضوء رسول الله ﷺ؟ فتوضأ ثلاثاً ثلاثاً	٢٩٧
الا استحيي من رجل تستحيي منه الملائكة	٦٠٦٩
الا اصلي بكم صلاة رسول الله ﷺ	٨٠٩
الا اعجبك من أبي تميم يركع ركعتين	١١٨١
الا اعلمك أعظم سورة في القرآن	٢١١٨
الا اعلمك كلمات علّمنيهنّ رسول الله ﷺ	٢٤٤٩
الا إنّ بني آدم خلقوا على طبقات شتّى	٥١٤٥
الا إنّ الدنيا عرض حاضر	٥٢١٦
الا إنّ الدنيا ملعونة، ملعون ما فيها	٥١٧٦
الا إن دية الخطأ شبه العمد	٣٤٩٠
الا إنّ ربي أمرني أن أُعلّمكم ما جهلتم ممّا علّمني	٥٣٧١
الا إن صدقة الفطر واجبة على كل مسلم	١٨١٩
الا إن عيبتي التي آوي إليها أهل بيتي	٦٢٤٩
الا إن القوة الرمي	٣٨٦٠
الا إن مثل أهل بيتي فيكم مثل سفينة نوح	٦١٨٣
الا انبئكم بخياركم	٥١٠٠،٥٠٢٣
الا انبئكم بخير أعمالكم	٢٢٦٩
الا انبئكم بشراركم؟ الذي يأكل وحده، ويجلد	٢٣٧٤
الا إنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون	٤٠٢٤
الا إنها ستكون فتنة	٢١٢٨
الا إني أوتيت القرآن ومثله معه	١٦٣
الا إني نهيت أن أقرأ القرآن راكعاً أو ساجداً	٨٧٣
الا اهدي لك هدية سمعتها من النبي ﷺ	٩١٩
الا تحدثيني عن مرض رسول الله ﷺ	١١٤٧
الا تريحني من ذي الخلصة	٥٨٩٧
الا تستحيون؟! إن ملائكة الله على أقدامهم	١٦٧٢
الا تسمعون	٤٣٤٥
الا تعجبون كيف يصرف الله عني شتم قريش	٥٧٧٨
الا تعلّمين هذه رقية النملة	٤٥٦١

طرف الحديث	رقم الحديث
الاّ خمّرته ولو أن تعرض عليه عوداً	٤٢٩٩
الا رجل يتصدق على هذا فيصلي معه	١١٤٦
الا صلوا في الرحال	١٠٥٥
الا فاعلموا وأنتم من الله على حذر	٥٢١٦
الا كلكم راع، وكلكم مسؤول	٣٦٨٥
الا لا تظلموا	٢٩٤٦
الا لا تغالوا صدقة النساء؛ فإنها	٣٢٠٤
الا لا يبيتنّ رجل عند امرأة ثيب	٣١٠١
الا لا يحج بعد العام مشرك	٢٥٧٣
الا لا يحل أموال المعاهدين	٤١٣١
الا لا يحلّ مال امرىء إلا بطيب نفس منه	٢٩٤٦
الا من ظلم معاهداً، أو انتقصه	٤٠٤٧
الا من ولي يتيماً له مال فليتجر فيه	١٧٨٩
الا نبني لك بناء يظلّك بمنى	٢٦٢٥
الا نختصي	٣١٥٧
الا وإنّ الآخرة أجل صادق	٥٢١٦
الا وإن الخير كله بحذافيره في الجنة	٥٢١٦
الا وإنّ في الجسد مضغة إذا صلحت	٢٧٦٢
الا وإن من كان قبلكم كانوا يتخذون قبور أنبيائهم	٧١٣
الا يستطيع أحدكم أن يقرأ ألف آية	٢١٨٤
البسوا الثّياب البيض	٤٢٣٧
البسوا من ثيابكم البياض	١٦٣٨
التمس ولو خاتماً من حديد	٤٢٩٦
التمسوا الساعة التي ترجى في يوم الجمعة	١٣٦٠
التمسوا العلم عند أربعة:	٦٢٤٠
التمسوا له وارثاً أو ذا رحم	٣٠٥٦
التمسوها ــ يعني ليلة القدر ــ في تسع	٢٠٩٢
التمسوها في العشر الأواخر من رمضان	٢٠٨٥
الحدوا لي لحداً، وانصبوا علي اللّبن نصباً	١٦٩٢
الحقوا الفرائض بأهلها	٣٠٤٢
الذي تفوته صلاة العصر، فكأنما وتر أهله	٥٩٤
الذي يخنق نفسه يخنقها في النار	٣٤٥٤

طرف الحديث — رقم الحديث
الذي يرفع رأسه ويخفضه قبل الإمام، فإنما ناصيته ١١٤٩
الذي يشرب في آنية الفضّة ٤٢٧١
الذين إذا أعطوا الحق قبلوه ٢٧١١
الذين يشترك فيهم الجن ٤٥٦٤
الذين يعملون بما يعلمون ٢٦٦
ألستم تعلمون أني أولى بالمؤمنين من أنفسهم ٦١٠٣
ألستم في طعام وشراب ما شئتم ٤١٩٥
ألق عليّ ثوباً يا نافع ٢٦٩٢
ألقوها وما حولها وكلوه ٤١١٦
ألك بينة ٢٧٦٤،٢٧٧٥
ألكم شاهدان يشهدان على قاتل صاحبكم ٢٥٢٢
الله أعلم بما كانوا عاملين ٩٣
الله أكبر الله أكبر، خربت خيبر ٢٩٢١
الله أكبر ثلاثاً ذو الملكوت والجبروت ١٢٠٠
الله أكبر كبيراً، الله أكبر كبيراً ٨١٧
الله أكبر، وجهت وجهي للذي فطر السماوات والأرض ٨٢١
الله الله في أصحابي ٦٠١٤
الله أوسع من ذلك ٢١٨٥
الله يمتعني منك ١٤٢٢
اللهم آتنا في الدنيا حسنة ٢٤٨٧
اللهم أجرني في مصيبتي واخلف لي خيراً منها ١٦١٨
اللهم اجعل بالمدينة ضعفي ٢٧٥٤
اللهم اجعل رزق آل محمد قوتاً ٥١٦٤
اللهم اجعلني أعظّم شكرك ٢٤٩٩
اللهم اجعلني من الذين إذا أحسنوا استبشروا ٢٣٥٧
اللهم اجعله لنا سلفاً وفرطاً وذخراً وأجراً ١٦٩٠
اللهم اجعله منهم ٥٢٩٦
اللهم اجعله هادياً مهدياً، واهد به ٦٢٤٤

طرف الحديث — رقم الحديث
اللهم اجعلها رحمة، ولا تجعلها عذاباً ١٥١٩
اللهم أحبهما فإني أحبهما ٦١٤٩
اللهم أحيني ما كانت الحياة خيراً لي ١٦٠٠
اللهم أحيني مسكيناً، وأمتني مسكيناً ٥٢٤٤
اللهمّ أذقت أول قريش نكالاً ٥٩٨٩
اللهم ارحم المحلّقين ٢٦٤٨
اللهم ارحمهما فإني أرحمهما ٦١٤٩
اللهم ارزقني حبّك وحبّ من ينفعني حبّه ٢٤٩١
اللهم استجب لسعد إذا دعاك ٦١٢٥
اللهم اسق عبادك وبهيمتك ١٥٠٦
اللهم اسقنا غيثاً مغيثاً، مريئاً ١٥٠٧
اللهم أسلمت نفسي إليك ٢٣٨٥
اللهم اشدد رميته ٦١٢٤
اللهم اشف عبدك ينكأ لك عدواً ١٥٥٦
اللهم أصلح لي ديني ٢٤٨٣
اللهم اطو له البعد ٢٤٣٨
اللهم أعذه من عذاب القبر ١٦٨٩
اللهم أعز الإسلام بأبي جهل بن هشام ٦٠٤٥
اللهم أعط منفقاً خلفاً ١٨٦٠
اللهم أعني على منكرات الموت ١٥٦٤
اللهم اغفر لأبي سلمة ١٦١٩
اللهم اغفر لحيّنا وميّتنا، وشاهدنا وغائبنا ١٦٧٥
اللهم اغفر لقومي فإنهم لا يعلمون ٥٣١٣
اللهم اغفر للأنصار ٦٢٢٣
اللهم اغفر له وارحمه، وعافه، واعف عنه ١٦٥٥
اللهم اغفر لي خطيئتي ٢٤٨٢
اللهم اغفر لي ذنبي كله، دقه وجله ٨٩٢
اللهم اغفر لي وارحمني ٢٤٨٦
اللهم اغفر لي، وارحمني، واهدني، وعافني وارزقني ٩٠٠
اللهم افتح لي أبواب رحمتك ٧٠٣
اللهم أقبل بقلوبهم ٦٢٧٢
اللهم اقسم لنا من خشيتك ٢٤٩٢

طرف الحديث — رقم الحديث
اللهم أكثر ماله وولده ٦٢٠٨
اللهم اكفني بحلالك عن حرامك ٢٤٤٩
اللهم أمّتي أمّتي ٥٥٧٧
اللهم إن فلان بن فلان في ذمتك وحبل جوارك ١٦٧٧
اللهم إن كان أجلي قد حضر فأرحني ٦١٠٧
اللهم إنا نجعلك في نحورهم ٢٤٤١
اللهم إنّا نسألك في سفرنا ٢٤٢٠
اللهم إنا نعوذ بك من أن نزلّ أو نضلّ ٢٤٤٢
اللهم أنت ربها وأنت خلقتها، وأنت هديتها ١٦٨٨
اللهم أنت السلام، ومنك السلام ٩٦١
اللهم أنت السلام، ومنك السلام، تباركت يا ذا الجلال والإكرام ٩٦٠
اللهم أنت عبدي وأنا ربك ٢٣٣٢
اللهم أنت عضدي ونصيري ٢٤٤٠
اللهم أنتم من أحب الناس إلي ٦٢٢٠
اللهم أنزله المقعد المقرب عندك ٩٣٦
اللهم أنشدك عهدك ووعدك ٥٨٧٢
اللهم انفعني بما علمتني ٢٤٩٣
اللهم إنه كان لي والدان شيخان كبيران ٤٩٢٨
اللهم إنّه كانت لي بنت عمّ ٤٩٢٨
اللهم إنهم حفاة فاحملهم ٥٩٢٩
اللهم إني أبرأ إليك مما صنع خالد ٣٩٧٦
اللهم إني اتخذت عندك عهداً ٢٢٢٤
اللهم إني أحبه فأحبه ٦١٤٢
اللهم إني أحبه فأحبه، وأحب من يحبه ٦١٤٣
اللهم إني أسألك بأن لك الحمد ٢٢٩٠
اللهم إني أسألك بأنك أنت الله ٢٢٨٩
اللهم إني أسألك تمام النعمة ٢٤٣٢
اللهم إني أسألك الثبات في الأمر ٩٥٥
اللهم إني أسألك حبّك وحب من يحبّك ٢٤٩٦
اللهم إني أسألك خيرها، وخير ما جبلتها عليه ٢٤٤٦

طرف الحديث — رقم الحديث
اللهم إني أسألك خيرها وخير ما فيها ١٥١٣
اللهم إني أسألك الصّحّة ٢٥٠٠
اللهم إني أسألك العافية في الدنيا والآخرة ٢٣٩٧
اللهم إني أسألك علماً نافعاً ٢٤٩٨
اللهم إني أسألك فعل الخيرات ٧٢٦
اللهم إني أسألك القصر الأبيض عن يمين الجنة ٤١٨
اللهم إني أسألك الهدى ٢٤٨٤
اللهم إني أسألك وأتوجّه إليك بنبيّك ٢٤٩٥
اللهم إني أعوذ برضاك من سخطك ١٢٧٦
اللهم إني أعوذ برضاك من سخطك، وبمعافاتك من عقوبتك ٨٩٣
اللهم إني أعوذ بك أن أضل أو أضل ٢٤٤٢
اللهم إني أعوذ بك من الأربع ٢٤٦٤
اللهم إني أعوذ بك من البرص ٢٤٧٠
اللهم إني أعوذ بك من الجبن، وأعوذ بك من البخل ٩٦٤
اللهم إني أعوذ بك من الجوع ٢٤٦٩
اللهم إني أعوذ بك من الخبث والخبائث ٣٣٧
اللهم إني أعوذ بك من زوال نعمتك ٢٤٦١
اللهم إني أعوذ بك من شرّ ما عملت ٢٤٦٢
اللهم إني أعوذ بك من شر ما فيه ١٥٢٠
اللهم إني أعوذ بك من الشّقاق ٢٤٦٨
اللهم إني أعوذ بك من العجز والكسل ٢٤٦٠
اللهم إني أعوذ بك من عذاب القبر ٩٢٩
اللهم إني أعوذ بك من الفقر ٢٤٦٧
اللهم إني أعوذ بك من الكسل ٢٣٨١
اللهم إني أعوذ بك من الكسل والهرم ٢٤٥٩
اللهم إني أعوذ بك من الكفر والفقر ٢٤٨٠،٢٤٨١
اللهم إني أعوذ بك من منكرات الأخلاق ٢٤٧١
اللهم إني أعوذ بك من الهدم ٢٤٧٣
اللهم إني أعوذ بك من الهمّ والحزن ٢٤٥٨
اللهم إني أعوذ بوجهك الكريم ٢٤٠٣

طرف الحديث	رقم الحديث
اللهم إني أملّ بما أهلّ به رسولك	٢٥٥٥
اللهم إني ظلمت نفسي ظلماً كثيراً	٩٤٢
اللهم إني كنت استاجرت أجيراً بفرق	٤٩٣٨
اللهم اهد أم أبي هريرة	٥٨٩٥
اللهم اهد ثقيفاً	٥٩٩٥
اللهم اهد دوساً وأت بهم	٦٠٠٥
اللهم اهدني فيمن هديت، وعافني فيمن عافيت	١٢٧٣
اللهم أهزم الأحزاب	٢٤٢٦
اللهم أهلّه علينا بالأمن والإيمان	٢٤٢٨
اللهم ائتني بأحب خلقك إليك	٦٠٩٤
اللهم بارك لأمتي في بكورها	٣٩٠٨
اللهم بارك لنا في ثمرنا	٢٧٣١
اللهم بارك لنا في رجب وشعبان وبلغنا رمضان	١٢٦٩
اللهم بارك لنا في شامنا	٦٢٧١
اللهم بارك لهم فيما رزقتهم	٢٤٢٧
اللهم باسمك أموت وأحيا	٢٣٨٢
اللهم باعد بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق	٨١٢
اللهمّ بعلمك الغيب، وقدرتك على الخلق	٢٤٩٧
اللهم بك أصبحنا، وبك أمسينا	٢٣٨٩
اللهم بك أمسينا وبك أصبحنا	٢٣٨٩
اللهم حاسبني حساباً يسيراً	٥٥٦٢
اللهم حبّب إلينا المدينة	٢٧٣٤
اللهم حبّب عبيدك هذا	٦٢١٣
اللهمّ حسّنت خلقي فأحسن خُلقي	٥٠٩٩
اللهمّ حوالينا ولا علينا	٥٩٠٢
اللهم رب جبريل وميكائيل وإسرافيل، فاطر السماوات	١٢١٢
اللهم رب السماوات، ورب الأرض	٢٤٠٨
اللهم ربنا لك الحمد، ملء السماوات وملء الأرض	٨٧٦

طرف الحديث	رقم الحديث
اللهم الرفيق الأعلى	٥٩٦٤
اللهم زدنا ولا تنقصنا	٢٤٩٤
اللهم سلّم سلّم	٥٥٧٩
اللهم صل على آل فلان	١٧٧٧
اللهم صل عليه	١٧٧٧
اللهم صيباً نافعاً	١٥٠٠
اللهم طهّر قلبي من النّفاق	٢٥٠١
اللهم عافني في بدني	٢٤١٣
اللهم علمه الحكمة	٦١٤٧
اللهم عليك بقريش	٥٨٤٧
اللهم فقهه في الدين	٦١٤٨
اللهم قني عذابك يوم تجمع عبادك	٢٤٠٢
اللهم كما أريتنا أوّله فأرنا آخره	٣٠٣٢
اللهم لا تجعل قبري وثناً يعبد	٧٥٠
اللهم لا تقتلنا بغضبك، ولا تهلكنا بعذابك	١٥٢١
اللهم لا تمتني حتى تريني علياً	٦٠٩٩
اللهم لا عيش إلا عيش الآخرة	٤٧٩٣
اللهم لا يأتي بالحسنات إلا أنت	٤٥٩١
اللهم لك أسلمت، وبك آمنت	٢٤٦٣
اللهم لك الحمد أنت قيم السماوات والأرض	١٢١١
اللهم لك الحمد، كما كسوتنيه أسالك خيره	٤٣٤٢
اللهم لك صمت، وعلى رزقك أفطرت	١٩٩٤
اللهم محلّي حيث حبستني	٢٧١١
اللهم من كنت مولاه فعليّ مولاه	٦١٠٣
اللهم من ولي من أمر أمتي شيئاً فشق	٣٦٨٩
اللهم منزل الكتاب	٢٤٢٦
اللهم منزل الكتاب، ومجري السحاب وهازم	٢٩٣٠
اللهم منك ولك	١٤٦١
اللهم هذا إقبال ليلك، وإدبار نهارك	٦٦٩
اللهم هذا قسمي فيما أملك، فلا تلمني	٢٢٣٥
اللهم هؤلاء أهل بيتي	٦١٣٥
اللهم وليديه فاغفر	٢٤٥٦
ألم تر آيات أنزلت الليلة	٢١٣١

طرف الحديث	رقم الحديث
ألم تسلم يا يزيد	١١٥٥
ألم تك تأتيكم رسلكم بالبينات	٥٦٨٦
أله إخوة	٢٠٣١
ألي أجر أن أنفق على بني أبي سلمة	١٩٣٣
إلى أقربهما منك باباً	١٩٣٦
أليس الذي أمشاه على الرجلين	٥٥٣٧
أليس بعدها طريق هي أطيبُ منها	٥١٢
أليس حسبك سنة رسول الله ﷺ؟	٢٧١٠
أليس فيكم سعد بن مالك مجاب الدعوة	٦٢٣٢
أليس قد أعطيت العهود والميثاق	٥٥٨١
أليس قد صليت معنا	٥٦٧
أليس قد قام رسول الله ﷺ لجنازة يهودي	١٦٨٣
أليس قد نهاكم ربكم أن تقتلوا أحداً دونه	٥٤٧٦
أليس لا إله إلا الله مفتاح الجنة	٤٣
أليس هذا خيراً من أن يأتي أحدكم	٤٤٨٦
أليست نفساً؟	١٦٨٠
إليك إليك	٢٦٢٣
أم قومك	١١٢٤
أما أبو الجهم فلا يضع عصاه عن عاتقه	٣٣٢٤
أما الذي نهى عنه النبي ﷺ فهو الطعام	٢٨٤٦
أما إنّ كلّ بناء وبال على صاحبه إلا مالاً	٥١٨٤
أما إنّك لو لم تعطيه	٤٨٨٢
أما إنك يا أبا بكر! أول من يدخل الجنة	٦٠٣٣
أما إنّكم لو أكثرتم ذكر هاذم اللذات	٥٣٥٢
أما إنه صدقك، وهو كذوب	٢١٢٣
أما إنه لا يجني عليك ولا تجني عليه	٣٤٧١
أما إنّه لو لم يرفعها لم تزل تدور	٥٣١١
أما إنهم مبخلة مجبنة	٤٦٩١
أما بعد ألا أيها الناس! إنما أنا بشر	٦١٤٠
أما بعد؛ فإن إخوانكم قد جاؤوا تائبين	٣٩٦٨
أما بعد، فإن خير الحديث كتاب الله	١٤١
أما بعد، فإن الناس يكثرون ويقل الأنصار	٦٢٢٢
أما بعد فإنا ندعوكم إلى الإسلام	٣٩٣٦

طرف الحديث	رقم الحديث
أما بعد، فإني أدعوك بداعية الإسلام	٣٩٢٦
أما بعد، فإني استعمل رجالاً منكم على أمور	١٧٧٩
أما بعد فما بال رجال يشترطون شروطاً	٢٨٧٧
أما ترضى أن تكون لهم الدنيا ولنا الآخرة؟!	٥٢٤٠
أما تعلمين أن ما عند الله خير لرسول الله ﷺ	٥٩٦٧
أما سمعت أن لسليمان خيلاً لها أجنحة	٣٢٦٥
أما السن فعظم، وأما الظفر فمدى الحبش	٤٠٧١
أما الطّيب الذي بك فاغسله	٢٦٨٠
أما علمت أن حمزة أخي من الرضاعة؟ أما علمت أن الفخذ عورة	٣١١٢
أما في بيتك شيء؟	١٨٥١
أما في ثلاثة مواطن فلا يذكر أحد أحداً	٥٥٦٠
أما لو قلت حين أمسيت: أعوذ بكلمات الله	٢٤٢٣
أما لو لم تفعل للفحتك النار	٣٣٥٣
أما ما ذكرت من آنية أهل الكتاب	٤٠٦٦
أما ما كان لي ولبني عبد المطلب فهو لك	٤٠٢٥
أما مررت بوادي قومك جدباً	٥٥٣١
أما هذا فقد عصى أبا القاسم ﷺ	١٠٧٥
أما والذي نفسي بيده، لأقضين بينكما بكتاب الله،	٣٥٥٥
أما والله لولا أن الرسل لا تقتل	٣٩٨٢
أما يخشى الذي يرفع رأسه قبل الإمام أن يحول الله رأسه	١١٤١
أما يستطيع أحدكم أن يقرأ ﴿ألهاكم التكاثر﴾	٢١٨٤
الإمام ضامن، والمؤذن مؤتمن	٦٦٣
أمت أمت	٢٩٥٠
أمتهوكون أنتم كما تهوكت اليهود والنصارى	١٧٧
أمّتي هذه أمّة مرحومة	٥٣٧٤
أمح: رسول الله	٤٠٤٩
أمر بلال أن يشفع الأذان، وأن يوتر الإقامة	٦٤١
أمر بمسامير فأحميت فكحلهم بها	٣٥٣٩
الأمر ثلاثة: أمر بيّن رشده فاتبعه	١٨٣
أمر رسول الله ﷺ ببناء المسجد في الدور	٧١٧

طرف الحديث	رقم الحديث
امر رسول الله ﷺ بقتلى أُحُد ان ينزع عنهم الحديد	١٦٤٣
امر عمر أُبي بن كعب، وتميماً الداري ان يقوما للناس في رمضان	١٣٠٢
امر النبي ﷺ ان نسترقي من العين	٤٥٢٧
امر النبي ﷺ رجلاً ان ياتيه بحجر	١٧١١
امراء سيكونون من بعدي، من دخل عليهم	٢٧٠٠
امرت ان اسجد على سبعة اعظم	٨٨٧
امرت ان اقاتل الناس حتى يشهدوا	١٢
امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا: لا إله إلا الله	١٧٩٠
امرت بقرية تاكل القرى	٢٧٢٧
امرت بيوم الاضحى عيداً جعله الله	١٤٧٩
امرر الدم بم شئت، واذكر اسم الله	٤٠٨١
امرنا ان لا نستقبل القبلة، ولا نستنجي بايماننا	٣٧٠
امرنا ان نخرج الحيض يوم العيدين	١٤٣١
امرنا ان نسبح في دبر كل صلاة	٩٧٣
امرنا ان نسبغ الوضوء	٣٨٨٢
امرنا رسول الله ﷺ إذا كنا ثلاثة ان يتقدمنا احدنا	١١١١
امرنا رسول الله ﷺ ان نتداوى من ذات الجنب	٤٥٣٥،٦٠٣٠
امرنا رسول الله ﷺ ان نرد على الإمام	٩٥٨
امرنا رسول الله ﷺ ان نستشرف العين والاذن	١٤٦٢
امرنا النبي ﷺ بسبع	١٥٢٦
امرني خليلي بسبع: أمرني بحبّ المساكين	٥٢٥٩
امرني ربي بتسع: خشية الله في السرّ والعلانية	٥٣٥٨
امرني رسول الله ﷺ ان اتعلّم السريانيّة	٤٦٥٩
امرني رسول الله ﷺ ان اقرا بالمعوذات	٩٦٩،٢٦٢٨

طرف الحديث	رقم الحديث
امرني مولاي ان اقدد لحماً	١٩٥٣
أمره النبي ﷺ ان يغتسل بماء وسدر	٥٤٣
امسك أربعاً، وفارق سائرهن	٢١٧٦
امسكْ بعض مالك فهو خير لك	٢٤٣٤
امسكني؛ قد وهبت يومي لعائشة، لعلي	٢٢٢٧
امسكوا اموالكم عليكم	٢٠١٥
امسينا وامسى الملك لله	٢٢٨١،٢٣٩٢
امض في صلاتك	٧٨
امضيت فريضتي وخففت عن عبادي	٥٨٦٢
امك، ثمّ امك	٤٩١١
امكثي في بيتك حتى يبلغ الكتاب أجله	٣٣٣٢
أملك عليك لسانك	٤٨٣٧
امِن العصبيّة ان يحبّ الرجل قومه	٤٩٠٩
امنكم احد أمره ان يحمل عليها	٢٦٩٧
امّني جبريل عند البيت مرتين فصلى بي الظهر	٥٨٣
امهلوا حتى ندخل ليلاً	٣٠٨٨
اميطي عنا قرامك هذا، فإنه لا يزال تصاويره	٧٥٨
إنَ آخر طعام اكله رسول الله ﷺ طعام فيه بصل	٤٢٣١
إن آخر ما نزلت آية الربا	٢٨٣٠
إنَ آل فلان ليسوا لي باولياء	٤٩١٤
إن ابا بكر دخل عليها وعندها جاريتان	١٤٣٢
إن ابا بكر الصديق، رضي الله عنه صلى الصبح، فقرأ فيهما بـ سورة البقرة	٨٦٣
إن ابا بكر قبّل النبي ﷺ وهو ميّت	١٦٢٤
ان ابا جهل قال للنبي ﷺ: إنا لا نكذبك	٥٨٣٤
إن اباك والله كان خيراً من ابي	٥٣٥٧
ان اباها زوجها وهي ثيب، فكرهت	٣١٢٨
انّ اباها كان ينهى اهله عن الحجامة	٤٥٤٩
إن إبراهيم حرّم مكة فجعلها حراماً	٢٧٣٢
إن أبعد الناس من الله القلب القاسي	٢٢٧٦
إن أبغض الرجال إلى الله الألد	٣٧٦٢

طرف الحديث	رقم الحديث
إن ابغض الناس إلى الله يوم القيامة	٣٧٠٤
إنّ ابغضكمْ إليّ وابعدكم مني	٤٧٩٧
إن الإبل قد غلت	٣٤٩٨
إن إبليس يضع عرشه على الماء	٧١
ان ابن صيّاد سال النبي ﷺ	٥٤٩٦
إن ابن عباس رضي الله عنه كان إذا اغتسل من الجنابة يفرغ	٤٦٩
ان ابن عباس كان يقصر في الصلاة في مثل ما يكون بين مكة والطائف	١٣٥١
ان ابن عمر اتاه رجلان في فتنة ابن الزبير	٦٠٠٤
ان ابن عمر كان إذا دخل في الصلاة كبر	٧٩٤
إن ابن عمر كان لا يقدم مكة	٢٥٦١
ان ابن عمر كان يزاحم على الركنين	٢٥٨٠
إن ابن عمر كان يقف عند ا، جمرتين الاوليين	٢٦٢٦
ان ابناً لي قبض فاتنا. فارسل يقرىء السلام	١٧٢٣
إن ابني كان عسيفاً على هذا، فزنى	٣٥٥٥
إن ابني مات، فما لي من ميراثه	٣٠٦٠
إن ابني هذا سيد	٦١٤٤
إن ابوا إلا ان تاخذوا كرهاً	٤٠٤٠
إن ابواب الجنة تحت ظلال السيوف	٣٨٥٢
إن ابي لو اشكل عليه شيء سال	٣٧٤٤
إن اثقل شيء يوضع في ميزان المؤمن	٥٠٨١
ان اجمع عليك سلاحك وثيابك	٣٧٥٦
إن احاديثنا ينسخ بعضها بعضاً كنسخ القرآن	١٩٦
إنّ احبّ اسمائكم إلى الله	٤٧٥٢
إن احبّ الاعمال إلى الله تعالى الحبّ	٥٠٢١
إن أحب الناس إلى الله يوم القيامة	٣٧٠٤
إن احبّكم إليّ واقربكم مني	٤٧٩٧
إن احدكم إذا قام في الصلاة فإنما يناجي ربه	٧٤٦
إن احدكم إذا قام يصلي جاءه الشيطان	١٠١٤
إن احدكم إذا مات عرض عليه مقعده بالغداة	١٢٧
إن احدكم مرآة اخيه	٤٩٨٥
إن احسن ما دخل الرجل اهله إذا	٣٩٢١

طرف الحديث	رقم الحديث
إن احسن ما زرتم الله في قبوركم	٤٣٨٢
إن احسن ما غير به الشيب الحناء	٤٤٥١
إن احق ما اخذتم عليه اجراً كتاب الله	٢٩٨٥
إن اخاك رجل صالح	٦١٩٦
إنّ اخاك محبوس بدَينه	١٩٢٨
إنّ اختي نذرت ان تحج	٢٥١٢
إن اخوف ما اتخوّف على امتي الهوى	٥٢١٤
إن اخوف ما اخاف على امتي عمل قوم لوط	٣٥٧٧
إن اخوف ما اخاف عليكم الشرك	٥٣٣٤
إن ادنى أهل الجنة منزلة لمن	٥٦٥٧
إن ادنى مقعد احدكم من الجنة	٥٦٢٧
ان اذّن في صلاة الفجر	٦٤٨
إن الارض لا تقبله	٥٨٩٨
إن ارواح المؤمنين في طير خضر تعلق	١٦٣١
ان اسامة بن زيد كان ردف النبي ﷺ	٢٦٠٦
إن استخلفت عليكم فعصيتموه عذبتم	٦٢٤١
إن اسرع الدعاء إجابة دعوة غائب لغائب	٢٢٤٧
ان اسيد بن حضير وعباد بن بشر تحدثا عند النبي ﷺ في حاجة لهما	٥٩٤٤
إن اشبه الناس دلا وسمتاً وهدياً برسول الله ﷺ لابن أم عبد	٦١٩٧
إن اشد الناس عذاباً يوم القيامة	٤٥٠٩
إن اصحاب الصفة كانوا اناساً فقراء	٥٩٤٦
إن اصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة	٤٤٩٢
إن اطيب ما اكل الرجل من كسبه	٢٧٧٠
إن اطيب ما اكلتم من كسبكم	٢٧٧٠
انّ اعرابياً اهدى لرسول الله ﷺ بكرة	٣٠٢٢
ان اعرابياً بايع رسول الله ﷺ	٢٧٣٩
إن اعظم الامانة عند الله يوم القيامة	٣١٩٠
إن اعظم الايام عند الله يوم النحر	٢٦٤٣
إن اعظم الذّنوب عند الله	٢٩٢٢
إن اعظم المسلمين في المسلمين جرماً	١٥٣

طرف الحديث	رقم الحديث
إن أعظم النكاح بركة	٣٠٩٧
انّ أعيان بني الأم يتوارثون	٣٠٥٧
إن أفضل عباد الله عند الله منزلة	٢٧١٩
إن الذي أمشاهم على أقدامهم قادر على	٥٥٤٦
إن الذي ليس في جوفه شيء من القرآن	٢١٣٥
إن الذي يأتي امرأته في دبرها لا	٣١٩٤
إن الذي يحثو عليكن بعدي هو الصادق البار	٦١٣١
إن الله اتخذ إبراهيم خليلاً	٥٧٦٢
إن الله إذا أحبّ عبداً	٥٠٠٥
إن الله إذا أراد رحمة أمة من عباده قبض نبيها	٥٩٧٧
إن الله اصطفى كنانة من ولد إسماعيل	٥٧٤٠
إن الله اصطفى من ولد إبراهيم إسماعيل	٥٧٤٠
إن الله أمدكم بصلاة هي خير لكم من حمر النعم	١٢٦٧
إن الله أمرني أن أقرأ عليك القرآن	٢١٩٦
إن الله أنزل الداء والدواء	٤٥٣٨
إن الله أوحى إليّ	٢٧٥٢
إن الله أوحى إليّ: أن تواضعوا	٤٨٩٨
إن الله بعث محمداً بالحق، وأنزل عليه الكتاب	٣٥٥٧
إن الله بعثني لتمام مكارم الأخلاق	٥٧٧٠
إن الله تبارك وتعالى أمرني بحب أربعة	٦٢٥٨
إن الله تبارك وتعالى، قال: لقد خلقت خلقاً ألسنتهم أحلى من السكر	٥٣٢٤
إن الله تبارك وتعالى قال: يا عيسى! إني باعث من بعدك أمة	١٧٦١
إن الله تبارك وتعالى كتب الإحسان	٤٠٧٣
إن الله تجاوز عن أمتي الخطأ والنسيان وما استكرهوا عليه	٦٢٩٣
إن الله تجاوز عن أمتي ما وسوست به صدورها	٦٣
إن الله تعالى إذا أراد بعبد خيراً استعمله	٥٢٨٨
إن الله تعالى بعثني رحمة للعالمين	٣٦٥٤
إن الله تعالى جعل بالمغرب باباً	٢٣٤٥

طرف الحديث	رقم الحديث
إن الله تعالى جميل يحبّ الجمال	٥١٠٨
إن الله تعالى حرّم الخمر	٤٥٠٣
إنّ الله تعالى رفيق يحبّ الرّفق	٥٠٦٨
إن الله تعالى عن تعذيب هذا نفسه لغني	٣٤٣٠
إن الله تعالى فضل محمداً ﷺ على الأنبياء	٥٧٧٣
إن الله تعالى قد أمده لرؤيته	١٩٨١
إن الله تعالى قرأ ﴿طه﴾ و ﴿يس﴾	٢١٤٨
إن الله تعالى قسم بينكم أخلاقكم	٤٩٩٤
إن الله تعالى كتب كتاباً قبل أن يخلق الخلق	٥٧٠٠
إن الله تعالى لا يعذّب العامّة بعمل الخاصّة	٥١٤٧
إن الله تعالى ليدخل على أهل القبور	٢٣٥٥
إن الله تعالى ليرضى عن العبد أن يأكل الأكلة فيحمده عليها	٤٢٠٠
إن الله تعالى ليطلع في ليلة النصف من شعبان	١٣٠٦
إن الله تعالى ليغفر لعبده	٢٢٦١
إن الله تعالى يدخل بالسهم الواحد ثلاثة	٣٨٧٢
إن الله تعالى يغار، وإن المؤمن يغار	٣٣١٠
إن الله تعالى يقول: أنا الله	٢٧٢١
إن الله تعالى يقول لأهل الجنة: يا أهل الجنة	٥٦٢٦
إن الله تعالى يقول يوم القيامة	١٥٢٨
إن الله تعالى يلوم على العجز ولكن	٣٧٨٤
إن الله جعل الحق على لسان عمر	٦٠٤٢
إن الله جعلني عبداً كريماً	٤٢٥١
إنّ الله حرّم عليكم عقوق الأمهات	٤٩١٥
إن الله حرم من الرضاعة ما حرم من النسب	٣١٦٣
إن الله حيي ستير يحب الحياء والتستر	٤٤٧
إن الله ختم سورة (البقرة) بآيتين، أعطيتهما من كنزه	٢١٧٣
إن الله خلق آدم، ثم مسح ظهره بيمينه	٩٥
إن الله خلق آدم من قبضة قبضها من جميع الأرض	١٠٠

طرف الحديث	رقم الحديث
إن الله خلق إسرافيل	٥٧٣١
إن الله خلق خلقه في ظلمة	١٠١
إن الله زوى لي الأرض	٥٧٥٠
إن الله سمّى المدينة طابة	٢٧٢٨
إن الله سيخلص رجلاً من أمتي	٥٥٥٩
إن الله سيهدي قلبك، ويثبت لسانك	٣٧٣٨
إن الله طيّب لا يقبل إلاّ طيباً	٢٧٦٠
إن الله طيب يحب الطيب	٤٤٨٧
إن الله عز وجل أجاركم من ثلاث خلال	٥٧٥٥
إن الله عز وجل أوحى إلي: أنه من سلك مسلكاً	٢٥٥
إن الله عز وجل خلق ألف أمة	٥٤٦٣
إن الله عز وجل فرغ إلى كل عبد	١١٣
إن الله عز وجل ليرفع الدرجة للعبد الصالح	٢٣٥٤
إن الله عز وجل وعدني أن يدخل الجنة	٥٦٠٣
إنّ الله عز وجل يبعث لهذه الأمة على رأس	٢٤٧
إنّ الله عز وجل يبعث من مسجد العشّار يوم القيامة	٥٤٣٤
إنّ الله عز وجل يسأل العبد يوم القيامة	٥١٥٣
إن الله عز وجل يقول: أنا ثالث الشّريكَين	٢٩٢٣
إن الله فرض فرائض فلا تضيعوها	١٩٧
إن الله فضلني على الأنبياء	٤٠٠١
إن الله قد أذهب عنكم عبيّة الجاهليّة	٤٨٩٩
إن الله قد أعطى كل ذي حقّ حقّه	٣٠٧٣
إن الله قد خص رسوله ﷺ	٤٠٥٥
إن الله كتب الحسنات والسيئات	٢٣٧٤
إن الله كتب على ابن آدم حظه من الزنا	٨٦
إنّ الله كتب كتاباً قبل أن يخلق السموات	٢١٤٥
إن الله لا يجمع أمتي على ضلالة	١٧٣
إن الله لا يخفى عليكم	٥٤٧٠
إن الله لا يستحيي من الحق، لا تأتوا النساء	٣١٩٢
إن الله لا يصنع بشقاء أختك شيئاً	٣٤٤١
إن الله لا يظلم مؤمناً حسنة	٥١٥٩
إن الله لا يعذب من عباده إلا المارد المتمرد	٢٣٧٨

طرف الحديث	رقم الحديث
إن الله لا يقبض العلم انتزاعاً ينتزعه من العباد	٢٠٦
إن الله لا يقدّس أمّة	٣٠٠٤
إن الله لا يمحو السيء بالسيء	٢٧٧١
إن الله لا ينام، ولا ينبغي له أن ينام	٩١
إن الله لا ينظر إلى صوركم	٥٣١٤
إن الله لغني عن مشي أختك، فلتركب	٣٤٤١
إن الله لم يأمرنا أن نكسو الحجارة	٤٤٩٤
إن الله لم يرض بحكم نبي ولا غيره في الصدقات	١٨٣٥٠
إن الله لم يفرض الزكاة إلا ليطيّب ما بقي	١٧٨١
إن الله ليملي للظالم	٥١٢٤
إن الله مع القاضي ما لم يجر	٣٧٤١
إن الله نظر إلى أهل الأرض فمقتهم	٥٣٧١
إن الله هو الحكم	٤٧٦٦
إنّ الله هو المسعّر	٢٨٩٤
إن الله وتر يحب الوتر	١٢٦٦
إن الله ورسوله حرّم بيع الخمر	٢٧٦٦
إن الله وضع الحق على لسان عمر	٦٠٤٣
إن الله وضع عن المسافر شطر الصلاة	٢٠٢٥
إن الله وملائكته يصلون على الذين يلون الصفوف الأولى	١٠٩٥
إن الله وملائكته يصلون على الصف الأول	١١٠١
إن الله وملائكته يصلون على ميامن الصفوف	١٠٩٦
إن الله يبسط يده بالليل ليتوب مسيء النهار	٢٣٢٩
إن الله يبغض البليغ من الرجال	٤٨٠٠
إنّ الله يحبّ الأبرار الأتقياء	٥٣٢٨
إن الله يحبّ أن يرى أثر نعمته على عبده	٥٣٥٠
إن الله يحبّ العبد التّقيّ النقيّ الخفيّ	٥٢٨٤
إن الله يحب العبد المؤمن	٢٣٥٩
إن الله يحبّ عبده المؤمن الفقير المتعفّف	٥٢٦٥
إن الله يحبّ العطاس	٤٧٣٢
إن الله يدني المؤمن	٥٥٥١

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
إن الله يرفع بهذا الكتاب أقواماً	٢١١٥
ان أسيد بن حضير، قال: بينما هو يقرأ من الليل	٢١١٦
إن الله يعذب الذين يعذبون الناس في الدنيا	٣٥٢٢
إن الله يعلم أن أحدكما كاذب، فهل منكما تائب	٣٣٠٧
إن الله يقبل توبة العبد ما لم يغرغر	٢٢٤٣
إنّ الله يقول: ابن آدم! تفرّغ لعبادتي	٥١٧٢
إن الله يقول للمؤمنين: هل أحببتم لقائي؟	١٦٠٦
إن الله يقول يوم القيامة	٥٠٠٦
إن الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم	٢٤٠٧
إن الله يؤيّد حسّان بروح القدس	٤٨٠٥
إن أم سعد ماتت، فأي الصدقة أفضل	١٩١٢
ان أم سلمة استأذنت رسول الله ﷺ في الحجامة	٢١٠٣
إن أم مالك كانت تهدي للنبي ﷺ في عكة لها سمناً	٥٩٠٧
إن أمامكم حوضي	٥٦٠٧
إنّ أمامكم عقبة كؤوداً	٥٢٠٤
إنّ الأمانة نزلت في جذر قلوب الرجال	٥٣٨١
إن أمثل ما تداويتم به الحجامة	٤٥٢٢
إن أمّر عليكم عبد مجدع يقودكم	٣٦٦٢
إن امرأتي ولدت غلاماً أسود وإني أنكرته	٢٣١١
ان امرأتين أتتا رسول الله ﷺ وفي أيديهما سواران	١٨٠٩
ان امرأتين كانتا ضرتين، فرمت إحداهما الأخرى	٣٤٨٩
إن امرأة تلبس النعل	٤٤٧٠
إن امرأة جاءت بابن لها إلى رسول الله ﷺ	٥٩٢٣
ان امرأة سألت عائشة عن خضاب الحناء	٤٤٦٥
ان امرأة سوداء كانت تقمّ المسجد	١٦٥٩
ان امرأة كانت تختن بالمدينة	٤٤٦٤

طرف الحديث	رقم الحديث
إن امرأة كنت تهراق الدم على عهد رسول الله ﷺ	٥٥٩
إن امرأة من خثعم قالت	٢٥١١
أن امرأة من اليهود بالمدينة ولدت	٥٥٠٤
إن أمركنّ مما يهمني من بعدي	٦١٢٠
إن أمي افتلتت نفسها، وأظنها لو تكلمت تصدقت	١٩٥٠
إن أمي هلكت، فهل ينفعها أن أعتق عنها	٢٤٠٣
إن الأمير إذا ابتغى الريبة	٢٧٠٨
إن أناساً من أمتي سيتفقهون في الدين ويقرؤون القرآن	٢٦٢
إنّ أناساً من الأنصار سألوا رسول الله ﷺ فأعطاهم	١٨٤٤
إن أناساً يكرهون الشرب قائماً	٤٢٦٩
إنّ الأنصار قوم فيهم غزل	٢١٥٥
إن أهل الجاهلية كانوا يدفعون من عرفة	٢٦١٢
إن أهل الجاهلية كانوا يقولون: إن الشمس والقمر	١٤٩٣
إن أهل الجنة إذا دخلوها نزلوا فيها	٥٦٤٧
إن أهل الجنة ليتراءون أهل عليين	٦٠٥٨
إن أهل الجنة يأكلون فيها ويشربون	٥٦٢٠
إن أهلَ الجنة يتراءون أهل الغرف	٥٦٢٤
إن أهل الصدقة يعتدون علينا	١٧٨٤
ان أهل المدينة فزعوا مرة	٥٩٠٥
إن أهل مكة سألوا رسول الله ﷺ أن يريهم آية	٥٨٥٤
إن أهون أهل النار عذاباً	٥٦٦٧
إن أول الآيات خروجاً طلوع الشمس	٥٤٦٦
إن أول زمرة يدخلون الجنة على صورة القمر	٥٦١٩
إن أول زمرة يدخلون الجنة يوم القيامة	٥٦٣٥
إنّ أول ما خلق الله القلم	٩٤
إن أول ما نبدأ به في يومنا هذا أن نصلي	١٤٣٥

طرف الحديث	رقم الحديث
إن أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلاته	١٣٣٠
إنّ أوّل ما يسأل العبد يوم القيامة من النّعيم	٥١٩٦
إنّ أول ما يكفأ	٥٢٧٧
إن أوّل ما ينتن من الإنسان بطنه	٥٢٢٧
إن أول الناس يقضى عليه يوم القيامة رجل استشهد	٢٠٥
إن أولادكم من كسبكم	٢٧٧٠
إن أولى الناس بالله من بدأ بالسلام	٤٦٤٦
إن أولى الناس بي المتّقون	٥٢٢٧
إن الإيمان ليأرز إلى المدينة	١٦٠
إن بالمدينة أقواماً، ما سرتم مسيراً	٣٨١٥
أنّ البذاذة من الإيمان	٤٢٤٥
إن بكل تسبيحة صدقة، وكل تكبيرة صدقة	١٨٩٨
إن بلالاً ينادي بليل، فكلوا واشربوا حتى ينادي	٦٨٠
أن بنتاً كانت لعمر يقال لها: عاصية	٤٧٥٨
إن بني هذا سيد كما سماه رسول الله ﷺ	٥٤٦٢
إن البيت الذي فيه الصورة لا تدخله الملائكة	٤٤٩٢
إن بيتكم العدو فليكن شعاركم	٣٩٤٨
إن بين يدي الساعة فتناً كقطع الليل المظلم	٥٣٩٩
إن بين يدي الساعة كذّابين	٥٤٣٨
إن بين يديه ثلاث سنين: سنة تمسك	٥٤٩١
إن بيني وبينه لخندقاً من نار	٥٨٥٦
أن تحب لله، وتبغض لله، وتعمل لسانك	٤٨
أن تدعو لله نداً وهو خلقك	٤٩
أنْ تصدق وأنت صحيح شحيح	١٨٦٧
أن تطعمها إذا طعمت، وتكسوها إذا اكتسيت	٣٢٥٩
إن تغفر اللهم تغفر جمّاً	٢٣٤٩
أن تفارق الدنيا ولسانك رطب	٢٢٧٠
إن تفرقكم في هذه الشعاب والأودية إنما	٣٩١٤
إن تكلّم بخير كان طابعاً عليهنّ	٢٤٥٠
إن تكن الطيرة في شيء ففي الدار	٤٥٨٦

طرف الحديث	رقم الحديث
ان تموت النفس وهي مشركة	٢٣٦١
إن تؤمروا أبا بكر تجدوه أميناً	٦١٢٣
إن ثلاثة من بني إسرائيل: أبرص، وأقرع، وأعمى	١٨٧٨
ان ثمانين رجلاً من أهل مكة هبطوا	٣٩٦٦
إن جاء عمر بالبذر من عنده	٢٩٨٠
إن جارية بكراً أتت رسول الله ﷺ فذكرت	٣١٣٦
ان جاهمة جاء إلى النبي ﷺ	٤٩٣٩
ان جبريل أتاه في أول ما أوحي إليه	٣٦٦
ان جبريل أتى النبي ﷺ، فقال	١٥٣٤
إن جبريل كان وعدني أن يلقاني الليلة	٤٤٩٠
ان جبريل هبط عليه فقال له: خيّرهم	٣٩٧٣
ان جده عرفجة بن أسعد قطع أنفه	٤٤٠٠
إن الجذع يوفى مما يوفي منه الثني	١٤٦٧
ان جماعة من النساء ردهنّ النبي ﷺ بالنكاح	٢١٨٠
إن جنازة مرت بالحسن بن علي وابن عباس، فقام	١٦٨٣
ان جنازة مرت برسول الله ﷺ، فقام	١٦٨٦
إن الجنة تزخرف لرمضان من رأس الحول	١٩٦٧
إن الجنة تشتاق إلى ثلاثة	٦٢٣٤
إن جهنم تسجر إلا يوم الجمعة	١٠٤٧
ان جيشاً غنموا في زمن رسول الله ﷺ طعاماً	٤٠٢١
إن حبك إياها أدخلك الجنة	٢١٣٠
أنّ حذيفة بن اليمان قدم على عثمان وكان يغازي أهل الشام	٢٢٢١
إن حذيفة رأى رجلاً لا يتم ركوعه ولا سجوده	٨٨٤
ان الحسن بن علي كان جالساً فمر عليه بجنازة، فقام الناس	١٦٨٤
إن الحسن والحسين هما ريحاناي من الدنيا	٦١٦٤
إن حقاً على الله أن لا يرتفع	٣٨٧١
إن الحمد لله، وسبحان الله	٢٢١٧

طرف الحديث	رقم الحديث
إن الحميم ليصب على رؤوسهم	٥٦٧٩
إن حوضي ابعد من أيلة من عدن	٥٥٦٨
إنّ الحياء والإيمان قرناه	٥٠٩٣
إن الخبيث لا يمحو الخبيث	٢٧٧١
ان الخراج بالضمان	٢٨٧٩
إن خشيت أن يبهرك شعاع السيف	٥٣٩٧
إن خلق أحدكم يجمع في بطن أمه أربعين يوماً نطفة	٨٢
ان خياطاً دعا النبي ﷺ لطعام صنعه	٤١٨٠
إن خير التابعين رجل يقال له: أويس	٦٢٦٦
إن خير ما تحتجمون فيه يوم سبع عشرة	٤٤٧٣
إن خير ما تداويتم به: اللدود	٤٤٧٣
إن الدجال ممسوح العين، عليها ظفرة غليظة	٥٤٧٣
إن الدجال يخرج وإن معه ماء	٥٤٧٣
إن الدعاء موقوف بين السماء والارض	٩٣٨
إن الدعاء ينفع مما نزل	٢٢٣٤
إن دماءكم وأموالكم حرام عليكم	٢٥٥٥
إن الدنيا حلوة خضرة	٥١٤٥،٣٠٨٦
ان الدين ليارز إلى الحجاز كما تارز الحية إلى جحرها	١٧٠
ان الدين يسر، ولن يشاد الدين أحد إلا غلبه	١٢٤٦
ان رأيتم أن تطلقوا لها أسيرها	٢٩٧٠
إن الرب سبحانه وتعالى يقول: وعزتي وجلالي	١٥٨٥
ان الربا وإن كثر	٢٨٢٧
ان ربك ليعجب من عبده إذا قال	٢٤٢٤
انّ ربكم حيي كريم	٢٢٤٤
ان رجالاً من أصحاب النبي ﷺ أروا ليلة القدر	٢٠٨٤
ان رجالاً يتخوضون في مال الله	٢٩٩٥
ان رجالاً يتخوضون في مال الله بغير حق	٣٧٤٦
ان الرجل إذا صلى مع الإمام حتى ينصرف حسب له	١٢٩٨
إن الرجل في الجنة ليتكىء في الجنة	٥٦٥٢
إن الرجل ليتكلم بالكلمة من الخير	٤٨٢٣
إن الرجل ليتّكلم بالكلمة من الشرّ	٤٨٢٣
إن الرجل ليعمل والمرأة بطاعة الله	٣٠٧٥
إن الرجل ليكون من أهل الصلاة والصوم	٥٠٦٥
أن الرجل يقتل بالمرأة	٣٤٩٢
ان رجلاً اتى النبي ﷺ	٤٩٣٥
أنّ رجلاً استأذن على النبي ﷺ	٤٨٢٩
ان رجلاً استحمل رسول الله ﷺ	٤٨٨٦
إن رجلاً اصاب من امرأة قبلة، فأتى النبي ﷺ	٥٦٦
أن رجلاً أعتق ستة مملوكين له عند موته	٣٣٩٠
ان رجلاً أكل عند رسول الله ﷺ بشماله	٥٩٠٤
إن رجلاً أم قوماً، فبصق في القبلة	٧٤٧
أنّ رجلاً تقاضى رسول الله ﷺ فأغلظ له	٢٩٠٦
أن رجلاً جاء إلى النبي ﷺ فقال: السلام عليكم	٤٦٤٤
إن رجلاً جاءه الموت في زمن رسول الله ﷺ	١٥٧٨
ان رجلاً زار أخاً له في قرية أخرى	٥٠٠٧
ان رجلاً زنى بامرأة فأمر به النبي ﷺ	٣٥٧٣
إن رجلاً سأل رسول الله ﷺ عن وقت الصلاة	٤٦٧٤،٥٨٢
أن رجلاً سأل النبي ﷺ عن المباشرة للصائم	٢٠٠٦
ان رجلاً سأل النبي ﷺ غنماً بين جبلين	٥٨٠٦
أنّ رجلاً شتم أبا بكر	٥١٠٢
ان رجلاً شكا إلى النبي ﷺ قسوة قلبه	٥٠٠١
إنّ رجلاً ضرير البصر أتى النبي ﷺ	٢٤٩٥
أنّ رجلاً عطس إلى جنب ابن عمر	٤٧٤٤
ان رجلاً قال للنبي ﷺ: أوصني	٥١٠٤
أن رجلاً قال: يا رسول الله! أي الناس خير	٥٢٨٥
إن رجلاً كان فيمن قبلكم	٢٧٩١
إن رجلاً كان مع النبي ﷺ فوقصته ناقته	١٦٢٧

طرف الحديث	رقم الحديث
إن رجلاً كان يدعو بأصبعيه	٩١٣
ان رجلاً لعنَ الريحَ عند النبي ﷺ	١٥١٧
ان رجلاً مات ولم يدع وارثاً إلّا غلاماً	٣٠٦٥
ان رجلاً من الأنصار أتى النبي ﷺ يسأله	١٨٥١
ان رجلاً من أهل البادية	٤٨٨٩
إن رجلاً من أهل الجنة استأذن ربه في الزرع	٥٦٥٣
أنّ رجلاً من أهل الصفة توفي وترك ديناراً	٥٢٠٢
إن رجلاً من جهينة أخبره أنه سمع رسول الله ﷺ قرأ في الصبح ﴿إذا زلزلت﴾	٨٦٢
ان رجلاً من كلاب، سأل النبي ﷺ	٢٨٦٦
ان رجلاً نازعته الريح	٤٨٥١
إن رجلاً يأتيكم من اليمن يقال له: أويس	٦٢٦٦
ان رجلاً يقال له أصرم كان في النّفر	٤٧٧٥
ان رجلين ادعيا بعيراً على عهد	٣٧٧٢
ان رجلين تداعيا دابة، فأقام كل	٣٧٧١
ان رجلين صلّيا صلاة الظهر	٤٨٧٣
أنّ رجلين كانا في بني إسرائيل متحابين	٢٣٤٧
ان رجلين ممن دخل النار	٥٦٠٥
إن رحمتي سبقت غضبي	٢٣٦٤
إن الرّزق ليطلب العبد كما يطلبه أجله	٥٣١٢
أن رسول الله ﷺ أتاه جبريل وهو يلعب مع الغلمان	٥٨٥٢
أن رسول الله ﷺ اتخذ خاتماً	٤٤٠٥
أن رسول الله ﷺ أتى رجلاً بالبقيع	٢٠١٢
أن رسول الله ﷺ احتجم على هامته	٤٥٧٢
أن رسول الله ﷺ أخذ بيد مجذوم	٤٥٨٥
أن رسول الله ﷺ أخّر طواف الزيارة	٢٦٧٢
أن رسول الله ﷺ أرخص في بيع العرايا	٢٨٣٨
أن رسول الله ﷺ استعمل رجلاً على خيبر	٢٨١٣
أن رسول الله ﷺ أسهم للرجل ولفرسه	٢٩٨٧
أن رسول الله ﷺ أصبح يوماً واجماً	٤٤٩٠
إن رسول الله ﷺ أعتق صفية وتزوجها	٣٢١٣
أنّ رسول الله ﷺ اعتكف العشر الأوّل	٢٠٨٦
أن رسول الله ﷺ أعطاه ديناراً ليشتري به شاة	٢٩٣٢
أن رسول الله ﷺ أعطى خيبر اليهود	٢٩٧٢
أن رسول الله ﷺ أفاض يوم النحر	٢٦٥٢
أن رسول الله ﷺ أقطع لبلال بن الحارث	١٨١٢
أن رسول الله ﷺ أقطع للزّبير نخيلاً	٢٩٩٧
إن رسول الله ﷺ أكل كتف شاة	٣٠٤
أن رسول الله ﷺ أمر أصحابه أن يبدّلوا الهدي	٢٧١٢
أن رسول الله ﷺ أمر أن يستمتع بجلود الميتة	٥٠٩
أن رسول الله ﷺ أمر بسدّ الأبواب	٦١٠٥
إن رسول الله ﷺ أمر بقتل الحيات	٤١٢٠،٤١١٧
أن رسول الله ﷺ أمر بكبش أقرن	١٤٥٤
أن رسول الله ﷺ أمر بلالاً أن يجعل أصبعيه في أذنيه	٦٥٣
أن رسول الله ﷺ انصرف من صلاة جهر فيها بالقراءة	٨٥٥
إن رسول الله ﷺ أوصاني أن أضحي عنه	١٤٠
أنّ رسول الله ﷺ باع حِلْساً وقدحاً	٢٠٠٣
أن رسول الله ﷺ بعث بكتابه إلى كسرى	٣٩٢٧
أن رسول الله ﷺ بعث رجلاً من بني مخزوم على الصدقة	١٨٢٩
أن رسول الله ﷺ بعث معاذاً إلى اليمن	١٧٧٢
أن رسول الله ﷺ بعث معه بدينار	٢٩٣٧
أنّ رسول الله ﷺ تزوّجها وهو حلال	٢٦٨٣
إن رسول الله ﷺ توضأ مرتين مرتين	٤٢٣
أن رسول الله ﷺ، جاء إلى السّقاية فاستسقى	٢٦٦٣
أن رسول الله ﷺ جاء ذات يوم والبِشر في وجهه	٩٢٨
أن رسول الله ﷺ جاءه رجل يستطعمه	٥٩٤١

طرف الحديث	رقم الحديث
أنّ رسول الله ﷺ حلق رأسه في حجّة الوداع	٢٦٤٦
إن رسول الله ﷺ حين توفّي سجّي ببرد	١٦٢٠
إن رسول الله ﷺ حين قفل من غزوة خيبر، سار ليلة	٦٨٤
ان رسول الله ﷺ خرج عام الفتح	٢٠٢٧
إن رسول الله ﷺ خرج ليلة فإذا هو بأبي بكر يصلي	١٢٠٤
أنّ رسول الله ﷺ خرج يوماً ونحن معه	٥١٨٤
ان رسول الله ﷺ خيّر أعرابياً بعد البيع	٢٨٠٦
ان رسول الله ﷺ خير غلاماً بين	٢٣٧٩
ان رسول الله ﷺ دخل عليها	٥٣٤٢
ان رسول الله ﷺ دخل الكعبة هو وأسامة	٦٩١
أنّ رسول الله ﷺ دخل يوم فتح مكة	٢٧١٩
ان رسول الله ﷺ دعا فاطمة عام الفتح فناجاها	٦١٩٣
ان رسول الله ﷺ دعا لأمته عشيّة عرفة	٢٦٠٣
ان رسول الله ﷺ دفع إلى يهود خيبر نخل خيبر	٢٩٧٢
ان رسول الله ﷺ رأى خاتماً من ذهب في يد رجل	٤٣٨٥
إن رسول الله ﷺ رأى رجلاً يسوق بدنة	٤٥٠٦،٢٦٣٣
ان رسول الله ﷺ ركب فرساً، فصرع عنه	١١٣٩
ان رسول الله ﷺ سابق بين الخيل	٢٨٧٠
ان رسول الله ﷺ سمع رجلاً يتجشأ	٥١٩٣
ان رسول الله ﷺ سئل: ماذا يتقى من الضحايا	١٤٦٥
إن رسول الله ﷺ شرب لبناً فمضمض	٣٠٧
ان رسول الله ﷺ صلى صلاة الصبح، فقرأ الروم	٢٩٥
ان رسول الله ﷺ صلى الظهر خمساً	١٣٣٣،١٠١٦
أن رسول الله ﷺ صلى العصر وسلم في ثلاث ركعات	١٠٢١
ان رسول الله ﷺ صلى على جنازة، ثم أتى القبر فحثا عليه	١٧٢
ان رسول الله ﷺ صلى لنا يوماً الصلاة	٥٦٩٧
إن رسول الله ﷺ صلى المغرب بسورة الأعراف	٨٤٧
ان رسول الله ﷺ ضافه ضيف وهو كافر	٤١٧٦
ان رسول الله ﷺ طاف بالبيت على بعير	٢٥٨٤،٢٥٧٠
إن رسول الله ﷺ طاف ذات يوم على نسائه	٤٧٠
أنّ رسول الله ﷺ عاد رجلاً من المسلمين	٢٥٠٢
إن رسول الله ﷺ عاد مريضاً	١٥٨٤
ان رسول الله ﷺ عقّ عن الحسن	٤١٥٥
ان رسول الله ﷺ قاء فأفطر	٢٠٠٨
ان رسول الله ﷺ قال في المعتكف	٢١٠٨
ان رسول الله ﷺ قبض عن تسع	٣٢٢٩
إن رسول الله ﷺ قبّل عثمان بن مظعون وهو ميّت	١٦٢٣
إن رسول الله ﷺ قد عهد إلي عهداً وأنا صابر عليه	٦٠٧٩
إن رسول الله ﷺ قرأ عام الفتح سجدة	١٠٢٣
إن رسول الله ﷺ قرأ في ركعتي الفجر: ﴿قل يا أيها الكافرون﴾	٨٤٢
إن رسول الله ﷺ قضى بالدّين قبل الوصيّة	٣٠٥٧
ان رسول الله ﷺ قضى بيمين وشاهد	٣٧٦٣
ان رسول الله ﷺ قضى في الجنين يقتل في بطن أمه	٣٥٠٨
ان رسول الله ﷺ قضى في السّيل المهزور	٤٠٠٣،٣٠٠٥
ان رسول الله ﷺ قطع نخل بني النضير	٢٩٤٤
ان رسول الله ﷺ كان إذا أراد أن يدعو على أحد	١٢٨٨
ان رسول الله ﷺ كان لا يدخر شيئاً لغد	٥٨٢٥

طرف الحديث	رقم الحديث
ان رسول الله ﷺ كان يأمرنا أن نخرج الصدقة	٣٣٤٠،١٨١١
ان رسول الله ﷺ كان يجمع بين الرجلين من قتلى أحد	١٦٦٥
ان رسول الله ﷺ كان يحتجم على هامته	٤٥٤٢
ان رسول الله ﷺ كان يخرج يوم الأضحى	١٤٥٢
ان رسول الله ﷺ كان يدعو	٢٤٧٣
ان رسول الله ﷺ كان يرفع يديه حذو منكبيه	٧٩٣
إن رسول الله ﷺ كان يسلم عن يمينه: السلام عليكم ورحمة الله	٩٥٠
ان رسول الله ﷺ كان يصلي بعد الوتر ركعتين	١٢٨٤
ان رسول الله ﷺ كان يقول عند مضجعه	٢٤١٧،٢٤٠٣
إن رسول الله ﷺ كان يلحظ في الصلاة يميناً وشمالاً	٩٩٨
إن رسول الله ﷺ كان يمتحنهن بهذه	٤٠٤٥
ان رسول الله ﷺ كان يمنع أهل الحلية والحرير	٤٤٠٤
ان رسول الله ﷺ كان ينفل بعض	٤٠٠٨،٣٩٩٠
إن رسول الله ﷺ كان ينهانا عن كثير من الإرفاه	٤٤٤٩
أنّ رسول الله ﷺ كان يهريق الماء	٥٢٧٦
ان رسول الله ﷺ كان يؤتى بالصبيان	٤١٥٠
إن رسول الله ﷺ كانت له فدك، فكان ينفق	٤٠٦٣
ان رسول الله ﷺ كتب إلى عمرو بن حزم	١٤٤٩
أن رسول الله ﷺ كسرت رباعيته يوم أحد	٥٨٤٩
إن رسول الله ﷺ كفّن في ثلاثة أثواب	١٦٣٥
أنّ رسول الله ﷺ لبس خاتم فضة في يمينه	٤٣٨٨
أن رسول الله ﷺ لعن زوارات القبور	١٧٧٠
إن رسول الله ﷺ لم يكن يسرد الحديث كسردكم	٥٨١٥
أن رسول الله ﷺ لمّا أراد الحج	٢٩٧٢،٢٥٥٣
ان رسول الله ﷺ لما أسر أهل بدر قتل عقبة	٢٩٧١
ان رسول الله ﷺ لمّا خرج إلى غزوة حنين مرّ بشجرة	٥٤٠٨
إن رسول الله ﷺ لمّا قدم مكة	٢٥٦٦
ان رسول الله ﷺ لما وجهه إلى اليمن أمره	٤٠٣٦
أنّ رسول الله ﷺ مرّ بجدي أسك	٥١٥٧
ان رسول الله ﷺ مر بقبر دفن ليلاً	١٦٥٨
ان رسول الله ﷺ مر بمجلسين في مسجده	٤٦٣٩،٢٥٧
ان رسول الله ﷺ مر بمسجد بني معاوية	٥٧٥١
ان رسول الله ﷺ مر على شجرة يابسة الورق	٢٣١٨
ان رسول الله ﷺ مرّ على صبرة طعام	٢٨٦٠
إنّ رسول الله ﷺ مرّ على غلمان، فسلم	٤٦٣٤
ان رسول الله ﷺ مر عليه بجنازة	١٦٠٣
ان رسول الله ﷺ مكث بالمدينة تسع سنين	٢٥٥٥
إن رسول الله ﷺ نحر قبل أن يحلق	٢٧٠٩
ان رسول الله ﷺ نزل بين ضجنان وعسفان	١٤٢٥
ان رسول الله ﷺ نهى أن تنكح المرأة على عمتها	٣١٧١
ان رسول الله ﷺ نهى أن يقد السير	٣٥٢٨
ان رسول الله ﷺ نهى عن أكل لحوم الخيل	٤١٣٠
ان رسول الله ﷺ نهى عن بيع اللحم بالحيوان	٢٨٢١
ان رسول الله ﷺ نهى عن ثمن الكلب	٢٨٦١ ،٢٧٦٨،٢٧٦٤
ان رسول الله ﷺ نهى عن الدّباء	٤٢٩٠
ان رسول الله ﷺ نهى عن ركوب النمور	٤٣٩٥
ان رسول الله ﷺ نهى عن السدل في الصلاة	٧٦٤
ان رسول الله ﷺ نهى عن الشغار	٤٠٩٠،٣١٤٦
ان رسول الله ﷺ نهى عن صوم يوم عرفة	٢٠٦٢
ان رسول الله ﷺ نهى عن لقطة الحاجّ	٣٠٣٥

طرف الحديث	رقم الحديث
ان رسول الله ﷺ نهى عن متعة النساء	٣١٤٧
ان رسول الله ﷺ نهى عن هاتين الشجرتين	٧٣٦
أن رسول الله ﷺ نهى يوم خيبر عن كل ذي ناب	٤١٠٧،٤٠٨٩
ان رسول الله ﷺ وأبا بكر وعمر حرقوا متاع الغال	٤٠١٣
أنّ رسول الله ﷺ وأصحابه اعتمروا من الجعرانة	٢٥٨٥
انّ رسول الله ﷺ وقّت لأهل العراق	٢٥٣١
إن رسول الله ﷺ وقف	٤٩٩٣
ان رسول الله ﷺ وقف في حجة الوداع بمنى للناس يسألونه	٢٦٥٥
ان رسول الله ﷺ ينهاكم عن لحوم	٤١٤٧
ان رسول الله ﷺ يوم حنين بعث جيشاً إلى أوطاس	٣١٧٠
إن رفعكم أيديكم بدعة	٢٢٥٧
إنّ الرّفق لا يكون في شيء إلا زانَه	٥٠٦٨
إن الرّقى والتمائم والتّولة شرك	٤٥٥٢
ان ركباً جاءوا إلى النبي ﷺ يشهدون أنهم رأوا الهلال	١٤٥٠
إنّ الركن والمقام ياقوتتان من ياقوت الجنة	٢٥٧٩
إن الروح إذا قبض تبعه البصر	١٦١٩
إن روح القدس ــــ نفث في روعي أن نفساً لن تموت	٥٢٠٠
إن روح القدس لا يزال يؤيّدك	٤٧٩١
إن زاهراً باديتنا	٤٨٨٩
إن الزمان قد استدار كهيئته	٢٦٥٩
إن زيد بن حارثة مولى رسول الله ﷺ. ما كنا ندعوه إلا زيد بن محمد	٦١٥١
إنّ الساعة لا تقوم حتى لا يقسم ميراث	٥٤٢٢
ان سبيعة الأسلمية نفست بعد وفاة زوجها بليال	٣٣٢٨
إن السّدس الآخر طعمة	٣٠٦٠

طرف الحديث	رقم الحديث
إن سرق فاقطعوا يده،	٣٦٠٢
أن سعد بن عبادة رضي الله عنهم استفتى النبي ﷺ في نذر	٣٤٣٣
ان سعداً ركب إلى قصره بالعقيق	٢٧٢٣
انّ سعداً وجد عبيداً من عبيد المدينة	٢٧٤٨
إن السعيد لمن جنّب الفتن، إن السعيد لمن جنّب الفتن	٥٤٠٥
إن السقط ليراغم ربه إذا ادخل أبويه النار	١٧٥٧
إن السلطان ظل الله في الأرض	٢٧١٨
إن سورة في القرآن، ثلاثون آية شفعت لرجل	٢١٥٣
إن شدة الحر من فيح جهنم	٥٩١
إن شر الرعاء الحطمة	٣٦٨٨
إن شرائع الإسلام قد كثرت علي	٢٢٧٩
إن الشمس تطلع ومعها قرن الشيطان	١٠٤٨
إن الشمس خسفت على عهد رسول الله ﷺ	١٤٨٠
إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله	١٤٨٣
إن الشمس والقمر لا ينخسفان لموت أحد	١٤٩٣
إن شهداء أمتي إذاً لقليل	٢٨١١
إن الشهر يكون تسعاً وعشرين	٣٢٤٨
إن شئت حبست أصلها وتصدّقت بها	٣٠٠٨
إن شئت صبرت ولك الجنة	١٥٧٧
إن شئت فتوضأ، وإن شئت فلا تتوضأ	٣٠٥
إن شئت فصم، وإن شئت فأفطر	٢٠١٩
إن شئت نبياً عبداً	٥٨٢٥
إن شئتم أنبأتكم: ما أول ما يقول الله	١٦٠٦
إن شئتما أعطيتكما، ولا حظّ فيها لغني	١٨٣٢
إن الشيطان إذا سمع النداء بالصلاة ذهب	٦٧٤
إن الشيطان ذئب الإنسان كذئب الغنم	١٨٤
إن الشيطان قال: وعزتك يا رب! لا أبرح أغوي عبادك	٢٣٤٤
إن الشيطان قد أيس من أن يعبده المصلون	٧٢
إن الشيطان قد حال بيني وبين صلاتي	٧٧
إنّ الشيطان ليتمثل في صورة الرجل	٤٨٦٣

طرف الحديث	رقم الحديث
إن الشيطان يجري من الإنسان مجرى الدم	٦٨
إن الشيطان يحضر أحدكم	٤١٦٧
إن الشيطان يستحل الطعام أن لا يذكر	٤١٦٠
إن الشيطان يستحل الطعام أن لا يذكر اسم الله عليه	٤٢٣٧
إنّ صاحب الغيبة لا يغفر له	٤٨٧٤
إن صاحبكم غل في سبيل الله	٤٠١١
إن الصائم إذا أُكل عنده	٢٠٨١
إنّ الصدق برّ	٤٨٢٤
إن الصدقة لا تحلّ لنا، وإن موالي القوم من أنفسهم	١٨٢٩
إن الصدقة لتطفىء غضب الرب، وتدفع ميتة السوء	١٩٠٩
إن الصعيد الطيب وضوء المسلم، وإن لم يجد الماء	٥٢٠
ان صفية بنت أبي عبيد أخبرته أن عبداً من رقيق الإمارة وقع على وليدة	٣٥٨٠
إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين	٨٢٠
إن صلى قائماً فهو أفضل، ومن صلى قاعداً	١٢٤٩
إن صيد وجّ وعضاهه	٢٧٤٩
ان طائفة صفت معه، وطائفة وجاه العدو	١٤٢١
أنّ طبيباً سأل النبي ﷺ عن ضفدع	٤٥٤٥
أنّ طلحة بن البراء مرض، فأتاه النبي ﷺ يعوده	١٦٢٥
إن طول صلاة الرجل وقصر خطبته، مئنة من فقهه	١٤٠٦
إن الظالم لا يضر إلا نفسه	٥١٣٦
إن ظل المؤمن يوم القيامة صدقته	١٩٢٥
أن العاص بن وائل أوصى أن يعتق عنه مئة رقبة	٣٠٧٧
أن العباس سأل رسول الله ﷺ في تعجيل صدقة	١٧٨٨

طرف الحديث	رقم الحديث
إن العبد إذا اعترف ثم تاب	٢٣٣٠
إن العبد إذا سبقت له من الله منزلة	١٥٦٨
إن العبد إذا صلّى في العلانية فأحسن	٥٣٢٩
إن العبد إذا كان على طريقة حسنة من العبادة	١٥٥٩
إن العبد إذا لعن شيئاً	٤٨٥٠
إن العبد إذا نصح لسيده، وأحسن عبادة	٣٣٤٨
إن العبد إذا وضع في قبره وتولى عنه أصحابه	١٢٦
إن عبد الله بن عمر كان يرى ابنه عبيد الله يتنفل في السفر	١٢٥٣
إن عبد الله بن عمر مر على رجل وهو يصلي، فسلم عليه	١٠١٣
أنّ عبد الله رأى في عنقي خيطاً	٤٥٥٢
إنّ العبد ليتكلم بالكلمة من رضوان الله	٤٨١٣
إنّ العبد ليتكلم بالكلمة من سخط الله	٤٨١٣
إن العبد ليعمل عمل أهل النار	٨٣
إن العبد ليقول الكلمة لا يقولها إلا ليضحك	٤٨٣٥
إن العبد ليلتمس مرضاة الله	٢٣٧٩
إن العبد ليموت والداه أو أحدهما	٤٩٤٢
إن العبد المؤمن إذا كان في انقطاع من الدنيا	١٦٢٠
إن عبداً أذنب ذنباً	٢٢٣٣
إن عبداً خيره الله بين أن يؤتيه من زهرة الدنيا ما شاء	٥٩٥٧
إن عبداً لو خرّ على وجهه من يوم ولد إلى أن يموت	٥٢٩٤
إن عثمان انطلق في حاجة الله	٤٠٣١
إن عثمان رجل حيي	٦٠٦٩
إن عثمان في حاجة الله وحاجة رسوله	٦٠٧٤
إنّ عدو الله إبليس لمّا علم	٢٦٠٣
إن العرافة حق ولا بد للناس	٣٦٩٩
إن عظم الجزاء، مع عظم البلاء	١٥٦٦
إن عفريتاًمن الجن تفلّت البارحة	٩٨٧

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
إن العقل ميراث بين ورثة القتيل	٣٥٠٠
أن العلاء الحضرمي كان عامل رسول الله ﷺ	٤٦٥٦
أنّ علي بن أبي طالب رضي ا . عنه وجد ديناراً	٣٠٢٧
إنّ علياً اشترى ثوباً بثلاثة دراهم	٤٣٧٣
إن علياً خرج من عند النبي ﷺ في وجعه	١٥٧٦
أن علياً رضي الله عنه أحرقهما، وأبا بكر هدم	٢٥٨٤
إن علياً سبقك بالهجرة	٦١٧٧
إن علياً مني وأنا منه	٦٠٩٠
إن عمر ابن الخطاب فقد سليمان بن أبي حثمة في صلاة الصبح	١٠٨٠
أن عمر أصاب أرضاً بخيبر	٣٠٠٨
أن عمر بن الخطاب جمع الناس على أُبي بن كعب	١٢٩٣
أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه انطلق مع رسول الله ﷺ	٥٤٩٤
أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه ضرب الجزية	٤٠٤١
أن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما أجلى اليهود والنصارى	٤٠٥٤
أن عمر بن الخطاب كان إذا قحطوا استسقى بالعباس	١٥٠٩
إنّ عمر دخل يوماً على أبي بكر الصدّيق	٤٨٦٩
أن عمر رضي الله عنه بعث جيشاً	٥٩٥٤
إنّ عمرة في رمضان تعدل حجّة	٢٥٠٩
إن العمرى ميراث لأهلها	٣٠١٠
إنّ العين حقّ. توضّأ له	٤٥٦٢
إن الغادر ينصب له لواء يوم القيامة	٣٧٢٥
إن الغضب ليفسد الإيمان	٥١١٨
إنّ الغضب من الشيطان	٥١١٣
إن الغلام الذي قتله الخضر طبع	٥٧١١
أن غلاماً لأناس فقراء قطع أذن غلام	٢٥٠٥

طرف الحديث	رقم الحديث
أن غلاماً يهودياً كان يخدم النبي ﷺ	٥٧٩٩
إن غلظ جلد الكافر اثنان وأربعون ذراعاً	٥٦٧٥
إن الفاجر يرى ذنوبه كذباب	٢٣٥٨
أن فاطمة أتت النبي ﷺ تشكو إليه	٢٢٨٧
إن فاطمة كانت في مكان وحش، فخيف	٢٣٢٥
إن فسطاط المسلمين يوم الملحمة بالغوطة	٦٢٨١
إن فقراء المهاجرين أتوا رسول الله ﷺ	٩٦٥
إن فقراء المهاجرين يسبقون الأغنياء	٥٢٣٥
إن فقراء المهاجرين يسبقون الأغنياء يوم القيامة إلى الجنة	٥٢٥٧
إن فلاناً أهدى إليّ ناقة	٣٠٢٢
أن في ثقيف كذاباً ومبيراً	٥٩٩٤
إن في الجمعة لساعة لا يوافقها عبد مسلم يسأل الله	١٣٥٧
إن في الجمعة لساعة لا يوافقها مسلم قائم يصلي	١٢٥٧
إن في الجنة بحر الماء	٥٦٥٠
إن في الجنة شجرة	٥٦١٥
إن في الجنة غرفاً يرى ظاهرها من باطنها	١٢٣٢
إن في الجنة لسوقاً ما فيها شرى	٥٦٤٦
إن في الجنة لسوقاً يأتونها كل جمعة	٥٦١٨
إن في الجنة لعمداً من ياقوت	٥٠٢٦
إن في الجنة لمجتمعاً للحور العين	٥٦٤٩
إن في الجنة مئة درجة أعدها الله	٣٧٨٧
إن في الجنة مئة درجة، لو أن	٥٦٢٣
إن في الجنة مئة درجة، ما بين كل دلاجتين	٥٦٢٢
﴿إن في خلق السماوات والأرض واختلاف الليل والنهار﴾	١١٩٥، ١١٩٦
إن في الصلاة لشغلاً	٩٧٩
إن في عجوة العالية شفاء	٤١٩١
إن في الليل لساعة، لا يوافقها رجل مسلم	١٢٢٤
إن في المال لحقاً سوى الزكاة	١٩١٤

طرف الحديث	رقم الحديث
إن في النار حيات	٥٦٩١
إن فيك لخصلتين يحبّهما الله	٥٠٥٤
إن فيكم غلولاً، فليبايعني من كل قبيلة	٤٠٢٣
إن القبر أول منزل من منازل الآخرة	١٣٢
إن القبلة من اللمس، فتوضؤوا منها	٢٣٢
إنّ القتل قد استحرّ يوم اليمامة بقرّاء القرآن	٢٢٢٠
إن قربك فلا خيار لك	٢٢٠١
إن قلب ابن آدم بكل واد شعبة	٥٣٠٩
إن قلوب بني آدم كلها بين أصبعين	٨٩
إن الكافر إذا احتضر أتته ملائكة العذاب	١٦٢٩
إن الكافر ليسحب لسانه الفرسخ	٥٦٧٦
إن كان عندك ماء بات في شنّة	٤٢٧٠
إن كان محسناً ندم أن لا يكون	٥٥٤٥
إن كان النبي ﷺ ليخالطنا حتى	٤٨٨٤
إنّ كثرة الأكل شؤم	٤٢٢٨
إنّ الكذب فجور	٤٨٢٤
إن كنت إنما اشتريتني لنفسك فامسكني	٦٢٦٠
إن كنت تحب أن تطوّق طوقاً من نار	٢٩٩٠
إن كنت تريد السنّة فهجّر بالصلاة	٢٦١٧
إن كنت صادقاً فاعدّ للفقر تجفافاً	٥٢٥٢
إن كنت فاعلاً فواحدة	٩٨٠
إن كنتم تحبون حلية الجنة وحريرها	٤٤٠٤
إن كنتم تطعنون في إمارته فقد كنتم تطعنون في إمارة أبيه	٦١٥٠
أن لا تدع تمثالاً إلا طمسته، ولا قبراً مشرفاً	١٦٩٦
أن لا تركبوا برذوناً، ولا تأكلوا نقياً	٣٧٣٠
أن لا تسأل الناس شيئاً	١٨٥٨
أن لا تشرك بالله شيئاً، وإن قطعت وحرقت	٥٨٠
أن لا تنتفعوا من الميتة بإهاب، ولا عصب	٥٠٨
أن لا يمس القرآن إلا طاهر	٤٦٥
إن لأهلك عليك حقاً، صم رمضان	٢٠٦١
أنّ اللعّانين لا يكونون شهداء	٤٨٢٠

طرف الحديث	رقم الحديث
إن لك أجر رجل ممن شهد بدراً وسهمه	٦٠٨٠
إنّ لكلّ أمة فتنة	٥١٩٤
إنّ لكلّ دين خلقاً	٥٠٩٠
إن لكل شيء سناماً	٢١٧٩
إنّ لكلّ شيء شرّة، ولكل شرّة فترة	٥٢٢٥
إن لكل شيء قلباً، وقلب القرآن ﴿يسٓ﴾	٢١٤٧
إنّ لكلّ غادر لواءً يوم القيامة	٥١٤٥
إن لكل نبي حوضاً	٥٥٩٤
إن لكل نبي سبعة نجباء رقباء	٦٢٥٥
إن لكل نبي ولاة من النبيين	٥٧٦٩
إن للشيطان لمة بابن آدم، وللملك لمة	٧٤
إنّ للمسلم لحقاً إذا رآه أخوه	٤٧٠٦
إن للمؤمن في الجنة لخيمة من لؤلؤة	٥٦١٦
إن لله تعالى تسعة وتسعين اسماً من أحصاها	٢٢٨٨
إن لله تعالى تسعة وتسعين اسماً مئةً	٢٢٨٧
إن لله ما أخذ، وله ما أعطى	١٧٢٣
إن لله ملائكة سياحين في الأرض يبلغوني	٩٢٤
إن لله ملائكة سيارة فضلا	٢٢٦٧
إن لله ملائكة يطوفون في الطرق	٢٢٦٧
إن لله مئة رحمة	٢٣٦٥
إن للوضوء شيطاناً يقال له: الولهان، فاتقوا وسواس الماء	٤١٩
إن لم تشترطي علي ما فارقت رسول الله	٢٣٩٨
إن لم يتركوه فقاتلوهم	٢٦٥١
إن لنا طريقاً إلى المسجد منتنة	٥١٢
إن له دسماً	٣٠٧
إن له مرضعاً في الجنة	٦١٣٧
إن لهذه الإبل أوابد كأوابد	٤٠٧١
إن لهذه البيوت عوامر، فإذا رأيتم	٤١١٨
إن لي أسماء: أنا محمد	٥٧٧٦
إن لي امرأة لا ترد يد لامس	٢٣١٧
إن لي جارين فإلى أيهما أهدي	١٩٢٦

طرف الحديث	رقم الحديث
إن لي جمة، أفارجلها	٤٤٨٣
ان ما أفسدت المواشي بالليل	٢٩٥١
إن ماء الرجل غليظ أبيض، وماء المرأة	٤٣٤
إن الماء طهور لا ينجسه شيء	٤٧٨
إن الماء لا يجنب	٤٥٧
إن مثل الذي يعمل السيئات	٢٣٧٥
إن المرأة تقبل في صورة شيطان	٢١٠٥
إن المرأة خلقت من ضلع، لن تستقيم	٢٢٢٩
إن المرأة لتأخذ للقوم	٢٩٧٨
إن المسألة لا تحل لغني، ولا لذي مرة سوي	١٨٥٠
إنّ المستشار مؤتمن	٥٠٦٢
إن مسحهما كفارة للخطايا	٢٥٨٠
إن المسكين ليقف على بابي حتى استحيي	١٨٧٩
إن المسلم إذا عاد أخاه المسلم	١٥٢٧
ان مسلماً ويهودياً اختصما إلى عمر	٢٧٤٢
إن المصلي يناجي ربه؛ فلينظر ما يناجيه به	٨٥٦
إن مضمض ثم أفرغ ما في فيه من الماء	٢٠١٨
ان معاذ بن جبل أتي بوقص البقر	١٨١٤
انّ معاذاً كان يدّان	٢٩١٧
إن المقسطين عند الله على منابر	٣٦٩٠
إن مكة حرّمها الله	٢٧٢٦
إنّ الملائكة تنزل في العنان	٤٥٩٤
إن الملائكة كانت تحمله	٦٢٣٧
إنّ مما أخاف عليكم من بعدي ما يفتح عليكم من زهرة الدنيا وزينتها	٥١٦٢
إن مما أدرك الناس من كلام النبوة	٥٠٧٢
إن مما يلحق المؤمن من عمله وحسناته بعد موته	٢٥٤
إن من أبرّ البرّ صلة الرجل	٤٩١٧
إن من إجلال الله إكرام ذي الشّيبة المسلم	٤٩٧٢
إنّ من أحبّكم إليّ	٥٠٧٤
إنّ من أربى الربا الاستطالة	٥٠٤٥
إن من أشد أمتي لي حباً ناس يكونون بعدي	٦٢٨٤

طرف الحديث	رقم الحديث
إن من أشر الناس عند الله منزلة يوم القيامة	٢٦٨، ٣١٩٠
إن من أشراط الساعة أن يتدافع أهل المسجد	١١٢٤
إن من أشراط الساعة أن يرفع العلم	٥٤٣٧
ان من اعتبط مؤمناً قتلاً؛ فإنه	٣٤٩٢
إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة	١٣٦١
إن من أكبر الكبائر الشرك بالله	٣٧٧٧
إن من أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم خلقاً	٣٢٦٢
إن من أمتي من يشفع للفئام	٥٦٠٢
إن من أمن الناس علي في صحبته وماله أبو بكر	٦٠١٩
إن من البيان سحراً	٤٨٠٤
إن من البيان لسحراً	٤٧٨٣
إن من تمام النعمة دخول الجنة	٢٤٣٢
إن من الحنطة خمراً، ومن الشعير	٣٦٤٧
إنّ من خياركم	٥٠٧٥
إنّ من الشّعر حكماً	٤٨٠٤
إن من الشعر حكمة	٤٧٨٤
إن من ضيق منزلاً، أو قطع طريقاً	٢٩٢٠
إن من عباد الله لأناساً ماهم بأنبياء	٥٠١٢
إن من عباد الله من لو أقسم على الله لأبره	٣٤٦٠
إن من كفّارة الغيبة	٤٨٧٧
إن من نعم الله علي أن رسول الله ﷺ توفي في بيتي	٥٩٥٩
إن منكم منفرين؛ فأيكم ما صلى بالناس فليتجوز	١١٣٢
إن الموت فزع؛ فإذا رأيتم الجنازة فقوموا	١٦٤٩
إن موسى عليه السلام آجر نفسه ثمان سنين	٢٩٨٩
إن موسى كان رجلاً حيياً ستّيراً	٥٧٠٦
أن مولاة لهم ذهبت بابنة الزبير	٤٣٩٨
ان مولى لرسول الله ﷺ مات وترك شيئاً	٣٠٥٥

طرف الحديث	رقم الحديث
إن المؤمن إذا أذنب كانت نكتة سوداء في قلبه	٢٣٤٢
إن المؤمنّ ليدرك بحسن خلقه	٥٠٨٢
إن المؤمن من إذا أصابه السقم	١٥٧١
إن المؤمن يأكل في معىً واحد	٤١٧٣
إن المؤمن يجاهد بسيفه ولسانه	٤٧٩٥
إن المؤمن يرى ذنوبه	٢٣٥٨
إن الميت ليعذب ببكاء أهله عليه	١٧٤٢
إن الميت ليعذب ببكاء الحي عليه	١٧٤١
إن الميت يصير إلى القبر، فيجلس الرجل	١٣٩
إن النار لا يعذب بها إلا الله	٣٥٣٤
إن الناس إذا رأوا منكراً فلم يغيّروه يوشك	٥١٤٢
إن الناس كانوا يتحرون بهداياهم يوم عائشة	٦١٨٩
إن الناس لكم تبع	٢١٥
إن الناس يحشرون ثلاثة أفواج	٥٥٤٨
ان ناساً تماروا عندها يوم عرفة	٢٠٤٢
إن ناساً من الأنصار قالوا حين أفاء الله على رسوله من أموال هوازن	٦٢١٧
إن ناساً من المصدّقين يأتونا فيظلمونا	١٧٨٣
إن نافع بن جبير أرسله إلى السائب	١١٨٦
أن ناقة للبراء بن عازب دخلت حائطاً	٢٩٥١
أن نبي الله ﷺ كان خاتمه من فضة	٤٣٨٧
أن النبي ﷺ آخى بين رجلين	٥٢٨٦
أن النبي ﷺ اتخذ حجرة في المسجد من حصير	١٢٩٥
أن النبي ﷺ أتي بالبراق ليلة أسري به ملجماً	٥٩٢٠
أنّ النبي ﷺ أتي بصبي	٤٦٩١
أن النبي ﷺ أتي بظبية فيها خرز	٤٠٥٩
إن النبي ﷺ أتى مسجد بني عبد الأشهل	١١٨٢
أنّ النبي ﷺ أتى منى	٢٦٥٠
أن النبي ﷺ احتجم	٢٩٨٢

طرف الحديث	رقم الحديث
أنّ النبي ﷺ احتجم على وركه	٤٥٤٣
إن النبي ﷺ احتجم وهو محرم	٢٠٠٢
أن النبي ﷺ أخذ حريراً فجعله في يمينه	٤٣٩٤
أن النبي ﷺ أراد أن يكتب إلى كسرى	٤٣٨٦
أن النبيّ ﷺ استسقى	١٤٩٩
أن النبي ﷺ أعطاه غنماً يقسمها على صحابته ضحايا	١٤٥٦
أن النبي ﷺ أغار على بني المصطلق غارين	٢٩٤٥
أن النبي ﷺ أقطع لعبد الله بن مسعود	٣٠٠٤
أن النبي ﷺ أقطع للزبير حضر فرسه	٢٩٩٨
أن النبي ﷺ أقطعه أرضاً بحضرموت	٢٩٩٩
أن النبي ﷺ أمر بقتل الكلاب	٤١٠١
أن النبي ﷺ أمر رجلاً حين أمر المتلاعنين	٣٣٢٢
أن النبي ﷺ أمره أن يجهّز جيشاً	٢٨٢٣
أن النبي ﷺ أمهل آل جعفر ثلاثاً	٤٤٦٣
أن النبي ﷺ أهدى عام الحديبية	٣٦٤٠
أن النبي ﷺ أولم على صفية بسويق	٣٢٢٠
أن النبي ﷺ بعث بعثاً قِبَلَ نجد	٩٧٧
أن النبي ﷺ بعث رجلاً على سرية	٢١٢٩
أن النبي ﷺ بعث منادياً في فجاج مكة	١٨١٩
أن النبي ﷺ بعثه على جيش ذات السلاسل	٦٠٢٣
أن النبي ﷺ تزوّج ميمونة وهو محرم	٢٦٨٢
أن النبي ﷺ تزوجها وهي بنت سبع سنين	٣١٢٩
أن النبي ﷺ تلا قول الله تعالى في إبراهيم	٥٥٧٧
أنّ النبي ﷺ تلقّى جعفر	٤٦٨٦
أن النبي ﷺ تنفّل سيفه ذا الفقار	٤٠١٨
إن النبي ﷺ توضأ فمسح بناصيته وعلى العمامة	٣٩٩
أن النبي ﷺ توضأ مرتين مرتين	٣٩٦
أن النبي ﷺ توضأ مرة مرة، ومرتين ومرتين	٤٢٢
أن النبي ﷺ توضأ يوماً	٤٩٩٠
أن النبي ﷺ جعل للجدّة السّدس	٣٠٤٩
أن النبي ﷺ حبس رجلاً في تهمة	٢٧٨٥

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
أن النبي ﷺ حثا على الميت ثلاث حثيات	١٧٠٨
أن النبي ﷺ حضهم على الصلاة، ونهاهم	٩٥٤
أن النبي ﷺ حمل جنازة سعد بن معاذ بين العمودين	١٦٧١
أن النبي ﷺ خرج إلى الصلاة، فلما كبر انصرف	١٠٠٩
أن النبي ﷺ خرج في غزاة	٤٤٩٤
أن النبي ﷺ خرج من عندها بكرة	٢٣٠١
أن النبي ﷺ خرج يوم بدر في ثلاث مئة وخمسة عشر	٥٩٢٩
أن النبي ﷺ خرج يوم الخميس	٣٨٩٢
أن النبي ﷺ خرج يوماً مستعجلاً إلى المسجد	١٤٩٣
أن النبي ﷺ خطب وعليه عمامة سوداء	١٤١٠
أن النبي ﷺ خطب يوماً	٥٢١٦
إن النبي ﷺ دخل بيتها يوم فتح مكة	١٣٠٩
أن النبي ﷺ دخل على أعرابي يعوده	١٥٢٩
أن النبي ﷺ دخل على بلال، وعنده صبرة من تمر	١٨٨٥
أن النبي ﷺ دخل قبراً ليلاً فاسرج له بسراج	١٧٠٦
أن النبي ﷺ دخل مكة ولواؤه	٣٨٨٩
أن النبي ﷺ دخل مكة يوم الفتح	٢٧١٨
أن النبي ﷺ رأى رجلاً من النغاشين	١٤٩٥
أن النبي ﷺ رأى صبياً قد حلق بعض رأسه	٤٤٢٧
أن النبي ﷺ رأى عليه خلوقاً	٤٤٤٠
أنّ النبي ﷺ رأى في بيتها جارية	٤٥٢٨
إن النبي ﷺ سجد في ص	١٠٣٨
أن النبي ﷺ سجد في صلاة الظهر	١٠٣١
أن النبي ﷺ سمع رجلاً يقرأ ﴿قل هو الله أحد﴾	٢١٦٠
أن النبي ﷺ سئل عن الخمر يتخذ خلاً	٣٦٤١
أن النبي ﷺ صلى به وبأمه أو خالته	١١٠٩

طرف الحديث	رقم الحديث
أن النبي ﷺ صلى بهم الظهر	١٠١٨
أن النبي ﷺ صلى بهم فسها، فسجد سجدتين	١٠١٩
أن النبي ﷺ صلى الصلوات يوم الفتح	٣٠٨
أن النبي ﷺ صلّى الظهر، والعصر، والمغرب، والعشاء	٢٦٦٤
أن النبي ﷺ صلى يوم الفطر ركعتين	١٤٣٠
أن النبي ﷺ ضرب في الخمر بالجريد	٣٦١٤
أن النبي ﷺ طلع له أُحُد	٢٧٤٥
أن النبي ﷺ عاد رجلاً	١٥٩٢
أن النبي ﷺ عرض على قوم اليمين	٢٧٦٨
أن النبي ﷺ علمه الأذان تسع عشرة كلمة	٦٤٤
أنّ النبي ﷺ غرز عوداً بين يديه	٥٢٧٨
أن النبي ﷺ قال لرجل عليه خاتم من شبه	٤٣٩٦
أن النبي ﷺ قرأ على الجنازة بفاتحة الكتاب	١٦٧٣
أن النبي ﷺ قرأ والنجم فسجد فيها	١٠٣٧
أن النبي ﷺ قضى أن كل مستلحق استلحق	٢٣١٨
أن النبي ﷺ قنت شهراً ثم تركه	١٢٩١
أن النبي ﷺ كان إذا أراد أن ينام	٢٤٠٠
أن النبي ﷺ كان إذا أوى إلى فراشه	٢١٣٢
أن النبي ﷺ، كان إذا خاف قوماً، قال	٢٤٤١
أن النبي ﷺ، كان إذا خرج من بيته	٢٤٤٢
أن النبي ﷺ كان إذا خطب يعتمد على عنزته	١٤٤٥
أن النبي ﷺ كان إذا دعا، فرفع يديه	٢٢٥٥
أن النبي ﷺ، كان إذا رأى الهلال	٢٤٢٨
أن النبي ﷺ كان إذا رفّأ الإنسان	٢٤٤٥
أن النبي ﷺ كان إذا عرّس بليل اضطجع	٤٧١٦
أنّ النبي ﷺ كان إذا عطس غطّى	٤٧٣٨
أن النبي ﷺ كان إذا قدم من سفر فنظر	٢٧٤٤
أن النبي ﷺ كان إذا قرأ: ﴿سبح اسم ربك الأعلى﴾	٨٥٩
أن النبي ﷺ كان إذا كان في سفر وأسحر	٢٤٢٤
أن النبي ﷺ كان شاكياً، فخرج يتوكّأ	

طرف الحديث	رقم الحديث
على أسامة	٤٣٦٠
أن النبي ﷺ كان عليه يوم أُحد	٢٨٨٦
أن النبي ﷺ كان لا يتطير من شيء	٤٥٨٨
أن النبي ﷺ كان لا يرد الطِّيب	٣٠١٧
أن النبي ﷺ كان لا ينام حتى يقرأ	٢١٥٥
أن النبي ﷺ كان يأتيها، فيقيل عندها	٥٧٨٨
أن النبي ﷺ كان يأخذ من لحيته	٤٤٣٩
أن النبي ﷺ كان يخلل لحيته	٤٠٩
أن النبي ﷺ كان يدهّن بالزيت وهو محرم	٢٦٩١
أنّ النبي ﷺ كان يستحبّ الحجامة لسبع عشرة	٤٥٤٧
أن النبي ﷺ كان يصلي بالناس صلاة الظهر في الخوف	١٤٢٤
أن النبي ﷺ كان يصلي الجمعة حين تميل الشمس	١٤٠١
أن النبي ﷺ كان يصليهما بعد الوتر وهو جالس	١٢٨٧
أن النبي ﷺ كان يضرب في الخمر بالنعال والجريد	٣٦١٥
أن النبي ﷺ كان يعتكف العشر الأواخر	٢٠٩٧
أن النبي ﷺ كان يعجبه إذا خرج لحاجة أن يسمع	٤٥٨٧
أن النبي ﷺ كان يعرض راحلته فيصلي إليها	٧٧٤
أن النبي ﷺ كان يعلمهم	١٥٥٤
أن النبي ﷺ كان يعلمهم هذا الدعاء	٩٤١
أن النبي ﷺ كان يغتسل من أربع: من الجنابة	٥٤٢
أن النبي ﷺ كان يغسل رأسه وهو محرم	٢٦٨٤
إن النبي ﷺ كان يغير الاسم	٤٧٧٤
أن النبي ﷺ كان يقبلها وهو صائم	٢٠٠٥
أن النبي ﷺ كان يقرأ المسبّحات	٢١٥١
أن النبي ﷺ كان يقول إذا أمسى	٢٣٩٢
أن النبي ﷺ كان يقول في دبر كل صلاة	٢٤٩٨،٩٦٢

طرف الحديث	رقم الحديث
أن النبي ﷺ كان يلبس النعال السبتية	٤٤٥٣
أن النبي ﷺ كبر في العيدين في الأولى سبعاً	١٤٤١
أن النبي ﷺ كتب إلى قيصر يدعوه	٣٩٢٦
أن النبي ﷺ كتب إلى كسرى	٣٩٢٨
أن النبي ﷺ كوى أسعد بن زرارة من الشوكة	٤٥٣٤
أن النبي ﷺ لاعن بين رجل وامرأته	٢٣٠٥
أن النبي ﷺ لبّد رأسه بالغسل	٢٥٤٨
أن النبي ﷺ لبس جبّة روميّة	٤٣٠٥
أن النبي ﷺ لعن من اتخذ شيئاً	٤٠٧٥
إن النبي ﷺ لقي ركباً بالروحاء	٢٥١٠
أن النبي ﷺ لم يرمل في السّبع	٢٦٧٣
أن النبي ﷺ لم يسجد في شيء من المفصل	١٠٣٤
أن النبي ﷺ لم يسلك طريقاً فيتبعه أحد إلا عرف	٥٧٩٢
أن النبي ﷺ لم يكن يترك في بيته شيئاً	٤٤٩١
إن النبي ﷺ لمّا جاء إلى مكة	٢٥٦٢
أن النبي ﷺ لما قدم المدينة نحر جزوراً	٣٩٠٥
أن النبي ﷺ لمّا مرّ بالحجر	٥١٢٥
أن النبي ﷺ لما وجهه إلى اليمن أمره	١٨٠٠
أن النبي ﷺ مرّ به وهو بالحديبية	٢٦٨٨
أن النبي ﷺ مرّ على نسوة فسلّم	٤٦٤٧
أن النبي ﷺ مر عليه حمار وقد وسم	٤٠٧٨
أن النبي ﷺ مسح برأسه، وأذنيه	٤١٣
أن النبي ﷺ نام على حصير	٥١٨٨
أن النبي ﷺ نصب المنجنيق على أهل	٣٩٥٩
أن النبي ﷺ نظر إلى القمر	٢٤٧٥
أن النبي ﷺ نعى للناس النجاشي	١٦٥٢
أن النبي ﷺ نهى أن يجمع أحد	٤٧٦٩
أنّ النبي ﷺ نهى أن يمشي	٤٧٢٨
أن النبي ﷺ نهى الرجال والنساء عن دخول الحمامات	٤٤٧٤

طرف الحديث	رقم الحديث
إن النبي ﷺ نهى عن الأغلوطات	٢٤٣
ان النبي ﷺ نهى عن اكل لحم الضب	٤١٢٧
ان النبي ﷺ نهى عن اكل الهرة	٤١٢٨
ان النبي ﷺ نهى عن بيع الحيوان بالحيوان	٢٨٢٢
ان النبي ﷺ نهى عن بيع الكالىء بالكالىء	٢٨٦٣
ان النبي ﷺ نهى عن ثمن الدم	٢٧٦٥
ان النبي ﷺ نهى عن الحبوة يوم الجمعة	١٣٩٣
ان النبي ﷺ نهى عن خليط التمر	٣٦٤٠
ان النبي ﷺ نهى عن الخمر	٤٥٠٤
ان النبي ﷺ نهى عن الخمر والميسر	٣٦٥٢
ان النبي ﷺ نهى عن الصلاة نصف النهار	١٠٤٦
ان النبي ﷺ نهى عن طعام المتباريين	٣٢٢٥
ان النبي ﷺ نهى عن لبس الحرير إلا هكذا	٤٣٢٣
ان النبي ﷺ نهى عن الميثرة الحمراء	٤٣٥٨
ان النبي ﷺ نهى عن النفخ في الشراب	٤٢٧٩
ان النبي ﷺ نوول يوم العيد قوساً	١٤٤٤
ان النبي ﷺ وابا بكر وعمر كبروا	١٤٤٢
ان النبي ﷺ وزيد بن ثابت، تسحرا، فلما فرغا	٥٩٩
ان النبي ﷺ، ومعاذ رديفه على الرحل	٢٥
ان النجاشي اهدى إلى النبي ﷺ خفين	٤٤١٨
إن نزلتم بقوم فامروا لكم بما ينبغي للضيف فاقبلوا	٤٢٤٥
إن النساء في عهد رسول الله ﷺ كن إذا سلمن	٩٤٨
إن نعل النبي ﷺ كان لها قبالان	٤٤٠٨
انّ نفراً من اصحاب النبي ﷺ مرّوا بماء	٢٩٨٥
انّ نفراً من بني عذرة ثلاثة اتوا النبي ﷺ	٥٢٩٣
إن النور إذا دخل الصدر	٥٢٢٨
انّ الهدي الصالح والسّمت الصالح	٥٠٦٠
ان هدية الأحياء إلى الأموات	٢٣٥٥
إن هذا اخترط عليّ سيفي وانا نائم	٥٣٠٤
إنّ هذا الأمر بدا نبوّة ورحمة	٥٣٧٥
إن هذا الأمر في قريش	٥٩٨٢
إنّ هذا أوردني الموارد	٤٨٦٩
إن هذا البلد حرّمه الله	٢٧١٥
إنّ هذا حمد الله	٤٧٣٤
إن هذا الخير خزائن، لتلك الخزائن مفاتيح	٥٢٠٨
إن هذا السهر جهد وثقل	١٢٨٦
إن هذا الشهر قد حضركم، وفيه ليلة خير	١٩٦٤
إن هذا العلم دين؛ فانظروا عمن تاخذون دينكم	٢٧٣
إن هذا المال خضرة حلوة، فمن أخذه بحقّه	٥١٦٢
إن هذا واد به شيطان	٦٨٧
إن هذه الأقدام بعضها من بعض	٢٣١٣
إن هذه تحيّتك وتحيّة بنيك	٤٦٦٢
إن هذه الحشوش محتضرة	٣٠٧
إن هذه الصدقات إنما هي أوساخ الناس	١٨٢٣
إن هذه صلاة عرضت على من كان قبلكم	١٠٤٩
إن هذه الصلاة لا يصلح فيها شيء من كلام الناس	٩٧٨
إنّ هذه ضجعة لا يحبّها الله	٤٧١٨
إنّ هذه ضجعة يبغضها الله	٤٧١٩
إن هذه القلوب تصدا كما يصدأ الحديد	٢١٦٨
إن هذه لناعمة	٥٦٤١
إن هذه المال خضرة حلوة	٥[illegible]١٧
إنّ هذه من ثياب الكفار	٤٣٢٧
إنّ هذه النّار إنما هي عدوّ لكم	٤٣٠١
إن هذين حرام على ذكور امتي	٤٣٩٤
إن هزّالاً أمر ماعزاً ان ياتي النبي ﷺ	٣٥٦٧
انّ ورّث امراة اشيم الضّبابيّ	٣٠٦٣
إن الوضوء على من نام مضطجعاً	٣١٨
إن وفد عبد القيس لما اتوا النبي ﷺ	١٧
إنّ ولد جعفر تسرع إليهم العين	٤٥٦٠
إنّ الولد مبخلة مجبنة	٤٦٩٢
إن يخرج وانا فيكم فانا حجيجه دونكم	٥٤٧٥
إن يدخلك الله الجنة يكن لك فيها ما اشتهت	٥٦٤٢

طرف الحديث	رقم الحديث
ان يذبحها فياكلها، ولا يقطع	٤٠٩٤
إن يسير الرياء شرك، ومن عادى لله وليّاً	٥٣٢٨
ان يعش هذا لا يدركه الهرم	٥٥١٢
إن يكن هو فليست صاحبه	٥٥٠٤
ان يكون صمتي فكراً، ونطقي ذكراً	٥٣٥٨
ان يمنح احدكم اخاه خير له	٢٩٧٦
ان ينصب الطير او الشيء فيرمى	٤٠٨٩
إن اليهود أتوا النبي ﷺ	٤٦٣٨
إن اليهود كانوا إذا حاضت المراة فيهم لم يؤاكلوها	٥٤٥
إن اليهود والنصارى لا يصبغون فخالفوهم	٤٤٢٣
ان يهودياً رض راس جارية بين حجرين	٣٤٥٩
ان يهودية كانت تشتم النبي ﷺ	٣٥٥٠
ان يهودية من اهل خيبر سمت شاة مصلية	٥٩٣١
إن يوم الاثنين والخميس يغفر الله فيهما	٢٠٧٣
ان يوم الثلاثاء يوم الدم	٤٥٤٩
إن يوم الجمعة سيد الايام واعظمها عند الله	١٣٦٣
انا احفظكم لصلاة رسول الله ﷺ	٧٩٢
انا احقّ بذا منك	٢٧٩٢
انا اعلم بوقت هذه الصلاة صلاة العشاء الآخرة	٦١٣
انا اعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ	٨٠١
انا اكثر الانبياء تبعاً يوم القيامة	٥٧٤٣
انا اكره ان يلبس الغلمان شيئاً من الذهب	٤٤٠٦
إنا أمة أمية، لا نكتب	١٩٧١
انا! انا!!	٤٦٦٩
إنا اناس فقراء، فلم يجعل عليهم شيئاً	٣٥٠٥
انا اول شفيعٍ في الجنة	٥٧٤٤
انا اول من تنشق عنه الأرض	٦٠٣٢،٥٧٦٦
انا اول من يؤذن له بالسجود يوم القيامة	٢٩٩
انا اول الناس خروجاً إذا بعثوا	٥٧٦٥
انا اولى بالمؤمنين من انفسهم	٣٠٤١،٢٩١٣
انا اولى بكلّ مؤمن من نفسه	٣٠٥٢
انا اولى الناس بعيسى بن مريم	٥٧٢٢
انا بريء ممن حلق وصلق وخرق	١٧٢٦
انا بريء من كل مسلم مقيم	٣٥٤٧
إنا جالسنا اليوم ربنا الجبار	٥٦٤٧
انا الجساسة	٥٤٨٤
انا حرب لمن حاربهم	٦١٥٤
انا دار الحكمة، وعلي بابها	٦٠٩٦
إنّا ذكرنا اسم الله عليه حين اكلنا	٤٢٠١
إنا راينا الهلال فقال بعض القوم	١٩٨١
انا رسول الله، وانا محمد بن عبد الله	٤٠٤٩
انا سيّد الناس يوم القيامة	٥٥٧٥
انا سيد ولد آدم يوم القيامة	٥٧٤١
انا سيد ولد آدم يوم القيامة ولا فخر	٥٧٦١
انا عند ظنّ عبدي بي	٢٢٦٤
انا قائد المرسلين ولا فخر	٥٧٦٤
إنّا قد بايعناك فارجع	٤٥٨١
إنا قد سالنا عن ذلك	٣٨٠٤
انا قيدت عبدي وابتليته، فاجروا	١٥٧٩
إنّا كنا نهيناكم عن لحومها	٢٦٤٥
انا كنت آخذ من ارضها شيئاً	٥٩٥٣
إنا لا ندري من اذن منكم	٣٩٦٨
إنا لجلوس بباب الحسن البصري	٤٦٥٥
إنّا لجلوس مع رسول الله ﷺ في المسجد، فاطلع علينا	٥٣٦٦
انا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب	٥٧٥٧
انا محمد، واحمد، والمقفي	٥٧٧٧
انا مع عبدي إذا ذكرني	٢٢٨٥
انا الملك، اين الجبارون	٥٥٢٣
انا ممّن قدم النبي ﷺ ليلة المزدلفة	٢٦٠٩
انا مولى مَن لا مولى له	٣٠٥٢
انا النبي لا كذب	٥٨٨٩،٤٨٩٥
إنا نجد في انفسنا ما يتعاظم احدنا	٦٤
إنا نسمع احاديث من يهود تعجبنا	١٧٧

طرف الحديث	رقم الحديث
إنّا نطرق الفحل فنكرم	٢٨٦٦
انا وارث مَن لا وارث له	٣٠٥٢
انا والذي نفسي بيده لأخرجني الذي اخرجكما	٤٢٤٦
إنا والله لا نولي على هذا العمل	٣٦٨٣
انا وامراة سفعاء الخدّين	٤٩٧٨
إنا وبنو المطلب لا نفترق في جاهلية	٤٠٢٧
انا وكافل اليتيم	٤٩٥٢
إنا يوم الخندق نحفر، فعرضت كدية	٥٨٧٧
الأناة من الله والعجلة	٥٠٥٥
انبتي ثمرتك وردي بركتك	٥٤٧٥
الأنبياء، ثم الأمثل فالأمثل	١٥٦٢
انت آدم ابو الناس	٥٥٧٢
انت أحق به ما لم تنكحي	٣٣٧٨
انت أخي في الدنيا والآخرة	٦٠٩٣
انت إمامهم، واقتد باضعفهم	٦٦٨
انت رفيق والله الطبيب	٢٤٧١
انت صاحبي في الغار	٦٠٢٨
انت عتيق الله من النار	٦٠٣١
أنت المسيح الكذاب	٥٤٧٦
انت مع مَن احببت	٥٠١٧،٥٠٠٩
انت من الاولين	٥٨٥٩
انت مني بمنزلة هارون من موسى	٦٠٨٧
انت مني وانا منك	٢٣٧٧
أنت ومالك لوالدك، إن أولادكم من أطيب	٢٣٥٤
انتبذوا كل واحد على حدة	٣٦٤٠
انتدب الله لمن خرج في سبيله	٣٧٨٩
انتم الذين قلتم كذا وكذا	١٤٥
انتم تتمون سبعين امة، انتم خيرها	٦٢٩٤
انتهيت إلى النبي ﷺ وهو جالس في ظل الكعبة	١٨٦٨
انتوضا بما افضلت الحمر	٤٨٤
انتوضا من بئر بضاعة	٤٧٨
انتوضا من لحوم الغنم	٣٠٥
انحرها، ثم أصبغ نعليها في دمها	٢٦٣٥
انحرها، ثم اغمس نعلها في دمها	٢٦٤١
انخسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ	١٤٨٢
انذرتكم النار	٥٦٨٧
أنزل رحمة من رحمتك	١٥٥٥
أنزل القرآن على سبعة أحرف	٢٣٨
انزل ليلة ثلاث وعشرين	٢٠٩٤
انزلا فكلا من جيفة هذا الحمار	٢٦٢٧
أنزلت المائدة من السماء خبزاً ولحماً	٥١٥٠
انزلوا الناس منازلهم	٤٩٨٩
انسابكم هذه ليست بمسبّة على أحد	٤٩١٠
انشق القمر على عهد رسول الله ﷺ فرقتين	٥٨٥٥
الأنصار لا يحبهم إلا مؤمن	٦٢١٦
انصر أخاك ظالماً أو مظلوماً	٤٩٥٧
انطلق بنا إلى أم أيمن نزورها	٥٩٦٧
انطلقت في وفد بني عامر إلى رسول الله	٤٩٠٠
انطلقوا إلى يهود	٤٠٥٠
انطلقوا باسم الله، وبالله وعلى ملة	٣٩٥٦
انطلقوا حتى تاتوا روضة خاخ	٦٢٢٥
انظرن من إخوانكم؟ فإنما الرضاعة من المجاعة	٢١٦٨
انظروا أكبر رجل من خزاعة	٣٠٥٦
انظروا إلى من هو أسفل منكم	٥٢٤٢
انظروا على ما اجتمع هؤلاء	٣٩٥٥
انظروا! فإن جاءت به اسحم، ادعج العينين	٣٣٠٤
انعت لك الكرسف، فإنه يذهب الدم	٥٦١
انفجنا ارنباً بمر الظهران، فاخذتها	٤١٠٩
انفق يا ابن آدم انفق عليك	١٨٦٢
انفقه على نفسك	١٩٤٠
انفقي عليهم فلك أجر ما انفقت عليهم	١٩٣٣
انفقي ولا تحصي فيحصي الله عليك	١٨٦١
انقادي علي بإذن الله	٥٨٨٥

طرف الحديث	رقم الحديث
إنك إذا اتبعت عورات الناس	٣٧٠٩
إنك إمام عامة، ونزل بك ما ترى	٦٢٣
إنك بارض فيها الربا فاش	٢٨٣٣
إنك تاتي قوماً اهل كتاب، فادعهم إلى شهادة	١٧٧٢
إنك رجل مفؤود	٤٢٢٤
إنك قد قلتها اربع مرات، فبمن	٣٥٨١
إنك كتبت إلي تسألني: هل كان رسول الله ﷺ يغزو بالنساء	٣٩٨٨
إنك لابنة نبي وإن عمك لنبي	٦١٩٢
إنّك لست بخيرٍ من أحمر ولا أسود	٥١٩٨
إنك لست ممّن يفعله خيلاء	٤٣٦٩
إنك لن تنفق نفقة تبتغي بها وجه الله	٣٠٧١
إنك مامورة وانا مامور	٤٠٣٣
انكتها	٣٦٢٧
انكسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ	١٤٩٢
انكسفت الشمس في عهد رسول الله ﷺ	٢٩٤٢،١٤٨٥
إنكم تسيرون عشيتكم وليلتكم	٥٩١١
إنكم تقولون: أكثر أبو هريرة عن النبي ﷺ	٥٨٩٦
إنكم ستحرصون على الإمارة، وستكون ندامة	٣٦٨١
إنكم سترون بعدي أثرة، وأموراً تنكرونها	٣٦٧٢
إنكم سترون ربكم عياناً	٥٦٥٥
إنكم ستفتحون مصر، وهي أرض يسمى فيها القيراط	٥٩١٦
إنكم ستلقون بعدي فتنة	٦٠٨٢
إنكم شكوتم جدب دياركم واستئخار المطر	١٥٠٨
إنكم في زمان من ترك منكم عشر	١٧٩
إنكم قد ولِيتم امرين	٢٨٩٠
إنكم لا تدرون في اية البركة	٤١٦٥
إنكم لتصلون صلاة، لقد صحبنا رسول الله ﷺ فما رايناه يصليهما	١٠٥٠
إنّكم لتعملون اعمالاً هي أدقّ في اعينكم من الشعر	٥٢٥٥
إنكم لتنتظرون صلاة ما ينتظرها أهل دين غيركم	٦١٦
إنكم محشورون حفاة عراة	٥٥٣٥
إنكم منصورون ومصيبون	٥٩٣٠
إنما اجلكم في أجل من خلا من الأمم	٦٢٨٣
إنما أخاف على أمتي الأئمة المضلين	٥٣٩٤
إنما أخاف على هذه الأمة كلّ منافق	٥٣٣٧
إنما أريد التي تموج كموج البحر	٥٤٣٥
إنما الأعمال بالنيات	١
إنما أقضي بينكما برأيي فيما	٣٧٧٠
إنّما أمرت بالوضوء إذا قمت إلى الصلاة	٤٢٠٩
إنما أمره أن يأخذ الصدقة من الحنطة والشعير	١٨٠٣
إنما أنا بشر، وإنكم تختصمون إلي	٣٧٦١
إنما أنا رحمة مهداة	٥٨٠٠
إنما أنا لكم مثل الوالد لولده، أعلمكم	٣٤٧
إنما أهلك الذين قبلكم أنهم كانوا	٣٦١٠
إنما أوليائي المتقون	٥٤٠٣
إنما بعتك الأرض وما فيها	٢٨٨٢
إنما بنو هاشم وبنو المطلب شيء واحد	٤٠٢٧
إنما بنو هاشم وبنو المطلب واحد	٣٩٩٣
إنما جعل الإمام ليؤتم به، فإذا صلى قائماً	١١٢٩
إنما جعل الإمام ليؤتم به، فإذا كبر فكبروا	٨٥٧
إنما جعل رمي الجمار والسعي بين الصفا والمروة	٢٦٢٤
إنما الدنيا لأربعة نفر: عبد رزقه الله مالاً وعلماً	٥٢٨٧
إنما ذلك العرض	٥٥٤٩
إنما سمي الخضر لأنه جلس على فروة	٥٧١٢
إنما الصلاة لقراءة القرآن وذكر الله	٩٩٠
إنّما العشور على اليهود والنصارى	٤٠٣٩
إنما على النساء التقصير	٢٦٥٤

طرف الحديث	رقم الحديث
إنّما العمرى التي أجاز رسول الله ﷺ	٣٠١٢
إنما العينان وكاء السه	٣١٥
إنما قال الله تعالى: ﴿إن تقصروا من الصلاة﴾	١٣٣٥
إنما القبر روضة من رياض الجنّة، أو حفرة	٥٣٥٢
إنما قمت للملائكة	١٦٨٦
إنما قنت رسول الله ﷺ بعد الركوع شهراً	١٢٨٩
إنما قولي لمئة امرأة كقولي لامرأة	٤٠٤٨
إنما كان الماء من الماء رخصة في أول الإسلام	٤٤٨
إنما كان يكفيك هكذا	٥٢٨
إنما كانت المتعة في أول الإسلام	٣١٥٨
إنما الماء من الماء	٤٣١
إنما الماء من الماء، في الاحتلام	٤٣٢
إنما مثل صاحب القرآن كمثل صاحب الإبل المعقّلة	٢١٨٩
إنما مثلي ومثل ما بعثني الله به كمثل رجل	١٤٨
إنما المدينة كالكير تنفي خبثها	٢٧٣٩
إنما الناس كالإبل المئة	٥٣٦٠
إنما نسمة المؤمن طير تعلق في شجر الجنة	١٦٣٢
إنما نغدو من أجل السلام	٤٦٦٤
إنما النفاق كان على عهد رسول الله ﷺ	٦٢
إنما نقلت فاطمة لطول لسانها على أحمائها	٣٢٢٦
إنما نهى رسول الله ﷺ عن ثوب المصمت من الحرير	٤٣٧٨
إنّما هذا من إخوان الكهان	٢٥٠٨
إنما هلك من كان قبلكم باختلافهم في الكتاب	١٥٢
إنما هلك من كان قبلكم بهذا ضربوا كتاب الله	٢٢٧
إنما هي أربعة أشهر وعشر، وقد كانت	٣٣٢٩
إنما هي ضجعة أهل النار	٤٧٣١
إنما يخرج من غضبة يغضبها	٥٤٩٧
إنما يغسل من بول الأنثى، وينضح من بول الذكر	٥٠١
إنما يفعل ذلك الذين لا يعلمون	٢٨٨٣
إنما يكفيك من جمع المال خادم ومركب	٥٢٠٣،٥١٨٥
إنما يلبس الحرير في الدنيا مَن لا خلاق له	٤٣٢٠
إنه أبدع بي فاحملني فقال: ما عندي	٢٠٩
أنه أبصر النبي ﷺ حين قام إلى الصلاة رفع يديه	٨٠٢
إنه أتاني الليلة آتيان	٤٦٢٥
أنه أتي بدابّة ليركبها	٢٤٣٤
أنه أتى على رجل قد أناخ بدنته ينحرها	٢٦٣٧
إنه أرفع لصوتك	٦٥٢
أنّه استأذن رسول الله ﷺ في أجرة الحجّام	٢٧٧٨
أنه أصابهم جوع فأعطاهم رسول الله ﷺ تمرة	٥٢٥٥
أنه أصابهم مطر في يوم عيد	١٤٤٨
أنه أقبل هو وأبو طلحة مع رسول الله ﷺ ومع النبي ﷺ صفية مردفها	٣٩٠١
أنه أم الناس بالمدائن، وقام على دكان يصلي	١١١٢
أنه انتهى إلى الجمرة الكبرى، فجعل البيت عن يساره	٢٦٢١
أنه انتهى إلى النبي ﷺ وهو راكع، فركع قبل أن يصل	١١١٠
أنه أهدى لرسول الله ﷺ حماراً وحشياً	٢٦٩٦
أنه تزوج ابنة لأبي إهاب بن عزير	٣١٦٩
إنّه تصيب أمّتي في آخر الزمان من سلطانهم شدائد	٥١٥١
أنّه تقاضى ابن أبي حدرد ديناً له	٢٩٠٨
أنه توضأ فأدخل أصبعيه في جحري أذنيه	٤١٤
إنّه جاءني جبريل، فقال: إن ربك يقول: أما يرضيك	٩٢٨
أنه جاءه مكاتب فقال	٢٤٤٩
أنه جعل الدية اثني عشر ألفاً	٣٤٩٩

طرف الحديث	رقم الحديث
أنه حفظ عن رسول الله ﷺ سكتتين	٨١٨
أنه خرج مع رسول الله ﷺ عام خيبر	٢٦٩٧،٣٠٩
أنه دخل على خاله أبي هاشم بن عتبة يعوده	٥٢٠٣
أنه دخل المسجد وعبد الرحمن بن أم الحكم يخطب قاعداً	١٤١٦
أنه دخل مع النبي ﷺ على امرأة وبين يديها نوى أو حصى	٢٣١١
أنه دفع مع النبي ﷺ يوم عرفة	١٦٠٥
أنه رأى جبريل مرتين	٦١٥٩
أنه رأى فيما يرى النائم	٤٦٢٤
أنه رأى قبر النبي ﷺ مسنّماً	١٦٩٥
أنه رأى قوماً يصلون من الضحى	١٣١٢
أنه رأى النبي ﷺ تجرّد لإهلاله	٢٥٤٧
أنه رأى النبي ﷺ توضأ، وأنه مسح رأسه	٤١٥
أنه رأى النبي ﷺ رفع يديه حين دخل في الصلاة	٧٩٧
أنه رأى النبي ﷺ يحتزّ من كتف شاة	٤١٨١
أنه رأى النبي ﷺ يستسقي عند أحجار الزيت	١٥٠٤
أنه رأى النبي ﷺ يصلي، فإذا كان في وتر	٧٩٦
أنه رأى النبي ﷺ يصلي من الليل	١٢٠٠
أنه رخص للمسافر ثلاثة أيام ولياليهن	٥١٩
أنه رقد عند رسول الله ﷺ، فاستيقظ، فتسوك	١١٩٦
أنه سأل أم سلمة زوج النبي ﷺ عن قراءة النبي ﷺ وصلاته	١٢١٠
أنه سأل أم سلمة عن قراءة النبي ﷺ	٢٢٠٤
أنه سأل أنس بن مالك وهما غاديان من منى	٢٥٩٢
أنه سمع رسول الله ﷺ لعن آكل الربا	٢٨٢٩
أنه سمع رسول الله ﷺ يقول عام الفتح	٢٧٦٦
أنّه سمع رسول الله ﷺ ينهى النساء	٢٦٨٩
أنه سمع النبي ﷺ يقرأ في الفجر: ﴿والليل إذا عسعس﴾	٨٣٦
أنه سمع يوم عرفة رجلاً يسأل الناس	١٨٥٥
إنه سيكون في آخر هذه الأمة قوم لهم مثل أجر أولهم	٦٢٨٩
إنّه سيكون في أمّتي كذّابون ثلاثون	٥٤٠٦
إنه سيكون في هذه الأمة قوم يعتدون في الطهور	٤١٨
إنه سيكون من ذلك ما شاء الله	٥٥١٩
إنه سيكون هنات وهنات	٣٦٧٧
أنه سئل عن أجرة كتابة المصحف	٢٧٨٢
أنه سئل عن الثمر المعلّق	٣٠٣٦
أنه سئل عن لعب الشطرنج	٤٥١٢
إنه سينهاه ما تقول	١٢٣٧
أنه شكا إلى رسول الله ﷺ وجعاً	١٥٣٣
أنه صلى الظهر ثم قعد في حوائج الناس	٤٢٦٩
أنه عذاب يبعثه الله على من يشاء	١٥٤٧
إنه عمك فأذني له	٣١٦٢
إنه عمك فليلج عليك	٣١٦٣
أنه غزا مع رسول الله ﷺ غزوة تبوك	٥١٨
أنه غزا مع النبي ﷺ قبل نجد	٥٣٠٤
أنه فرض لأسامة في ثلاثة آلاف وخمس مئة	٦١٧٣
أنه فرق بين جارية وولدها، فنهاه النبي ﷺ	٣٣٦٣
إنه قد شهد بدراً	٦٢٢٥
إنه قد نزل تحريم الخمر	٣٦٣٥
أنه كان إذا اعتكف طرح له فراشه	٢١٠٧
أنه كان إذا سمع الرعد ترك الحديث	١٥٢٢
أنه كان إذا فرغ من تلبيته سأل الله	٢٥٥٢
إنه كان حريصاً على قتل صاحبه	٣٥٣٨
أنه كان في مجلس مع رسول الله ﷺ فأذن بالصلاة	١١٥٣
إنه كان قد صدّقك	٤٦٢٣
أنه كان له غنم ترعى بسلع، فأبصرت	٤٠٧٢
أنه كان يأتي ابن عمر فيغدو معه	٤٦٦٤
أنه كان يدعو بهذا الدعاء	٢٤٨٢

طرف الحديث	رقم الحديث
انه كان يرعى لقحة بشعب من شعاب	٤٠٩٦
انه كان يرمي جمرة الدنيا بسبع حصيات	٢٦٦١
انه كان يستفتح بصعاليك المهاجرين	٥٢٤٧
انه كان يسير على جمل له قد أعيي	٢٨٧٦
انه كان يصفر لحيته بالصفرة	٤٤٧٩
انه كان يعلم بنيه هؤلاء الكلمات، ويقول	٩٦٤
انه كان يقول إذا أوى إلى فراشه	٢٤٠٨
انه كانت له عضد من نخل	٣٠٠٦
انه كتب إلى عماله إن أهم أموركم عندي الصلاة	٥٨٥
انه كره ثمن جلود السباع	٥٠٧
إنه لا تدخل الجنة عجوز	٤٨٨٨
إنه لا ياتي الخير بالشرّ	٥١٦٢٠
إنه لا يصاد به صيد، ولا ينكأ	٣٥١٦
إنه لا ينبغي أن يعذب بالنار إلا رب النار	٣٥٤٢
إنه لم يبلغ ما يخضب	٥٧٨٦
إنه لم يكن نبي بعد نوح إلا قد أنذر	٥٤٨٦
إنه لم يمنعني أن أرد عليك السلام إلا أني لم اكن على طهر	٤٦٦
إنه لما اصيب إخوانكم يوم أُحد	٣٨٥٣
انه لما حضره الموت دعا بثياب جدد	١٦٤٠
إنه لن يقبض نبي حتى يرى مقعده من الجنة	٥٩٦٤
إنه لو كان مسلماً فاعتقتم عنه	٣٠٧٧
إنه ليرتو فؤاد الحزين	٤٢٢٤
إنه ليس بدواء ولكنه داء	٣٦٤٢
إنه ليس عليك باس، إنما هو ابوك	٢١٢٠
إنه ليس لي أو لنبي أن يدخل بيتاً	٢٢٢١
إنه ليغان على قلبي	٢٣٢٤
انه مرّ بقوم بين أيديهم شاة مصلية	٥٢٢٨
إنه مزكوم	٤٧٣٦
انه مشى إلى النبي ﷺ بخبز شعير	٥٢٣٩
إنه من أهل الجنة	٦٢٠٩
انه نهى ان يشرب الرجل قائماً	٤٢٦٦

طرف الحديث	رقم الحديث
انه نهى عن النهبة	٢٩٤١
انه وفد إلى رسول الله ﷺ فاستقطعه الملح	٣٠٠٠
إنه يشب الوجه فلا تجعليه إلا بالليل	٢٣٣٣
إنه يؤذن للصلاة	٤١٣٥
إنها أتت بابن لها صغير لم يأكل الطعام	٤٩٧
انها اختلعت من زوجها بكل شيء لها	٢٢٩١
انها اخرجت جبّة طيالسة	٤٣٢٥
إنها إذا دخلت في الدم من الحيضة الثالثة فقد برئت منه	٣٣٣٥
انها ارادت أن تعتق مملوكين لها	٢٢٠٠
انها اشترت نمرقة فيها تصاوير	٤٤٩٢
انها اعتقت وليدة في زمان رسول الله ﷺ	١٩٣٥
إنها أمارات بين يدي الساعة	٥٩٢٧
إنها أوّل جدّة أطعمها رسول الله ﷺ سدساً	٣٠٦٢
إنها تخرص كما تخرص النخل	١٨٠٤
انها رأت رسول الله ﷺ في المسجد	٤٧١٤
انها رأت النبي ﷺ يتوضأ، قالت فمسح رأسه	٤١٤
إنها ساعة تفتح فيها أبواب السماء	١١٦٩
إنها ستكون عليكم بعدي أمراء يشغلهم أشياء	٦٢١
إنها ستكون فتن، الا ثم تكون فتن، ألا ثم تكون فتنة	٥٣٨٥
إنها ستكون هجرة بعد هجرة، فخيار الناس إلي مهاجر إبراهيم	٦٢٧٥
أنّها سمعت النبي ﷺ في حجة الوداع دعا للمحلّقين ثلاثاً	٢٦٤٩
إنها في العشر الأواخر	٢٠٨٦
انها كانت اتخذت على سهوة لها ستراً	٤٤٩٣
انها كانت تحت عبد الله بن جحش، فمات	٣٢٠٨
انها كانت تصلي الضحى ثماني ركعات	١٣١٩
إنها لرؤيا حق إن شاء الله، فقم مع بلال	٦٥٠
إنها لن تقوم حتى تروا قبلها عشر آيات	٥٤٦٤
إنها ليست بنجس، إنها من الطوافين عليكم أو الطوافات	٤٨٣،٤٨٢

طرف الحديث	رقم الحديث
انها مشت بنعل واحدة	٤٤١٦
انهكوا الشوارب	٤٤٢١
انهم اصطلحوا على وضع الحرب عشر سنين	٤٠٤٦
انهم بينا هم جلوس ليلة مع رسول الله ﷺ رمي بنجم	٤٦٠١
انهم تمسحوا وهم مع رسول الله ﷺ بالصعيد لصلاة الفجر	٥٣٦
انهم ساروا مع رسول الله ﷺ يوم حنين	٥٩٣٢
إنهم ليبكون عليها وإنها لتعذب في قبرها	١٧٤١
إنهم ليسوا بشيء	٤٥٩٣
إنهما ليعذبان، وما يعذبان في كبير	٣٣٨
إنهما يوما عيد للمشركين	٢٠٦٨
انهن	١٧٤٣
إني ابيت يطعمني ربي ويسقيني	١٩٨٦
إني أتيت الحيرة، فرأيتهم يسجدون لمرزبان لهم	٣٢٦٦
إني أجد بي قوة على الصيام في السفر	٢٠٢٩
إني أجد منك ريح مغافير، اكلت مغافير	٣٢٧٨
إني اجنبت فلم أصب الماء	٥٢٨
إني أحدث نفسي بالشيء لأن اكون حممة	٧٣
إني احرّم ما بين لابتي المدينة	٢٧٢٩
إني أخدع في البيوع	٢٨٠٣
إني أرى ما لا ترون، وأسمع ما لا تسمعون	٥٣٤٧
إني اصبت أرضاً بخيبر	٣٠٠٨
إني أصلي في بيتي، ثم أدرك الصلاة في المسجد	١١٥٦
إني أعزل عن امراتي	٢١٨٨
إني أعطي رجالاً حديثي عهد بكفر	٦٢١٧
إني أعطيت ابني من عمرة بنت رواحة عطيّة	٢٠١٩
إني امرأة أطيل ذيلي، وامشي في المكان القذر	٥٠٤
إني أهم في صلاتي فيكثر ذلك علي	٧٨
إني بين أيديكم فرط	٥٩٥٨
إني تارك فيكم ما إن تمسكتم به لن تضلوا	٦١٥٣

طرف الحديث	رقم الحديث
إني تصدقت على أمي بجارية، وإنها ماتت	١٩٥٥
إني حدثتكم عن الدجال حتى	٥٤٨٥
إني حرمت الجنة على الكافرين	٥٥٣٨
إني دعوت الله أن ييسر لي جليساً صالحاً	٦٢٠٠
إني رايت الجنة، فتناولت منها عنقوداً	١٤٨٢
إني رايت حلماً منكراً الليلة	٦١٨٠
إني رجل أصيد؛ فاصلي في القميص	٧٦٠
إني رجل شاب، وأنا أخاف على نفسي	٨٨
إني سالت ربي، وشفعت لأمتي	١٤٩٦
إني سائلك عن ثلاث لا يعلمهن إلا نبي	٥٨٧٠
إني عالجت امرأة في أقصى المدينة	٥٧٥
إني عند الله مكتوب: خاتم النبيين	٥٧٥٩
إني فرطكم على الحوض	٥٥٧١
إني قد أخرجت عباداً	٥٤٧٥
إني قد أسلمت، فإن أسلمت نكحتك	٣٢٠٩
إني قصّرت مزهراس النبي ﷺ عند المروة	٢٦٤٧
إني كاتبت على تسع أواق	٢٨٧٧
إني كرهت أن أذكر الله إلا على طهر	٤٦٧
إني كنت جنباً، فنسيت أن اغتسل	١٠٠٩
إني لا أخيس بالعهد، ولا احبس البُرُد	٣٩٨١
إني لا ادري ما بقائي فيكم	٦٠٦١
إني لا أرى طلحة إلا قد حدث به الموت	١٦٢٥
إني لا أستطيع أن آخذ من القرآن شيئاً	٨٥٨
إني لا أستهزىء منك	٥٥٨٢
إني لا أشهد إلا على حقّ	٢٠٣١
إني لا أقول إلّا حقّاً	٤٨٨٥
إني لأتاخر عن صلاة الغداة من أجل فلان مما يطيل	١١٢٢
إني لأدخل في الصلاة وأنا أريد إطالتها، فاسمع بكاء الصبي	١١٣٠
إني لأرجو أن لا تعجز أمتي	٥٥١٤
إني لأرجو أن لا يدخل النار إن شاء الله أحد شهد بدراً والحديبية	٦٢٢٧

طرف الحديث	رقم الحديث
إني لأرى صاحبكم يعلمكم حتى الخراءة	٣٧٠
إني لأعرف أسماءهم وأسماء آبائهم	٥٤٢٢
إني لأعرف حجراً بمكة كان يسلّم علي	٥٨٥٣
إني لأعطي الرجل وغيره أحب إلي	٤٠٣٠
إني لأعلم آخر أهل الجنة دخولاً الجنة	٥٥٨٧
إني لأعلم آخر أهل النار خروجاً منها	٥٥٨٦
إني لأعلم آية لو أخذ الناس بها لكفتهم	٥٣٠٦
إني لأعلم إذا كنت عني راضية،	٣٢٤٥
إني لأعلم أنك حجر ما تنفع ولا تضر	٢٥٨٩
إني لأعلم كلمة لو قالها لذهب عنه ما يجد	٢٤١٨
إني لأنظر إلى شياطين الجن والإنس قد فروا من عمر	٦٠٤٩
إني لأوقد تحت القدور بلحوم	٤١٤٧
إني لأول رجل من العرب رمى بسهم في سبيل الله	٦١٢٨
إني لأول العرب رمى بسهم في سبيل الله	٦١١٣
إني لعند معاوية إذ أذن مؤذنه	٦٧٥
إني لم أبعث باليهودية، ولا بالنصرانية	٢٨٤٩
إني لم أبعث بها إليك لتلبسها	٤٣٢٢
إني لم أبعث لعاناً	٥٨١٢
إني لم أرد هذا، هو عليه صدقة	٣٥٩٨
إني لم أعطكه تلبسه	٤٣٧٧
إني لو جمعت هؤلاء على قارىء واحد	١٣٠١
إني لواقف في قوم فدعوا الله لعمر وقد وضع على سريره	٦٠٥٧
إني ما آمن يهوذ	٤٦٥٩
إني مجهود	٦٢٦١
إني نحلت ابني هذا غلاماً	٣٠١٩
إني نهيت عن قتل المصلين	٤٤٨١
إني والله إن شاء الله لا أحلف	٣٤١١
اهتز عرش الرحمن لموت سعد	٦٢٠٦
اهتز العرش لموت سعد بن معاذ	٦٢٠٦
اهج المشركين، فإن جبريل معك	٤٧٨٩

طرف الحديث	رقم الحديث
اهجوا قريشاً	٤٧٩٠
اهدأ فما عليك إلا نبي أو صديق أو شهيد	٦١١٧
أهدي لأم سلمة بضعة من لحم	١٨٨٠
أهدي لرسول الله ﷺ فروج	٧٠٩
أهدى النبي ﷺ مرّة إلى البيت غنماً	٢٦٢٨
أهديت لرسول الله ﷺ حلّة سيراء	٤٣٢٢
أهديت له شاة، فجعلها في القدر	٢٢٧
أهديتم الفتاة	٣١٠٥
أهدية أم صدقة؟	١٨٢٤
أهرق الخمر واكسر الدنان	٣٦٤٩
أهريقوه	٣٦٤٨
أهل الجنة ثلاثة	٤٩٦٠
أهل الجنة جرد مرد كحلى	٦٣٨
أهل الجنة عشرون ومئة صف	٦٦٤
أهل النار خمسة	٤٩٦٠
أهللنا ـ أصحاب محمد ـ بالحج خالصاً وحده	٢٤٠٩
أهللنا رمضان ونحن بذات عرق	١٩٨١
أهون أهل النار عذاباً أبو طالب	٦٦٨
أو أملك لك أن نزع الله	٤٩٤٨
أو غير ذلك يا عائشة	٨٤
أو قد وجدتموه	٦٤
أو لا أدلك على خير من ذلك؟ تصبر	٣٧١٠
أو لا تدري، فلعلّه تكلّم فيما لا يعنيه	٤٨٤٢
أو مسكر هو	٣٦٣٩
أواجب هو	١٢٨٠
أوتر معاوية بعد العشاء بركعة	١٢٧٧
أوجب إن ختم	٨٤٦
أوحى الله عز وجل إلى جبريل عليه السلام أن أقلب مدينة كذا وكذا	٥١٥٢
أوسع من قبل رجليه	٤٩٤٢
أوص بالثلث، والثلث كثير	٣٠٧٢
أوصاني خليلي بثلاث: صيام ثلاثة أيام	١٢٦٢

طرف الحديث	رقم الحديث
أوصيك بتقوى الله	٤٨٦٦
أوصيك بتقوى الله في سر أمرك وعلانيته	٣٧١٣
أوصيكم بالأنصار، فإنهم كرشي	٦٢٢١
أوصيكم بتقوى الله، والسمع والطاعة	١٦٥
أوصيكم به، فإنه من صالحيكم	٦١٥٠
أوف بنذرك فإنه لا وفاء لنذر في معصية	٣٤٣٧
أوفروا اللحى	٤٤٢١
أوفوا بحلف الجاهلية	٢٩٨٣
أوفي بنذرك	٣٤٣٨
أوفي هذا أنت يا ابن الخطاب؟ أولئك قوم عجّلت لهم	٥٢٤٠
أوقد على النار ألف سنة	٥٦٧٣
أول أشراط الساعة نار تحشر	٥٤٤٧
أول خصمين يوم القيامة جاران	٥٠٠٠
أوّل صلاح هذه الأمّة اليقين والزّهد	٥٢٨١
أول ما بدىء به رسول الله ﷺ من الوحي الرؤيا الصادقة	٥٨٤١
أول ما قدم المدينة	٤٦٩٠
أول ما يقضى بين الناس يوم القيامة	٣٤٤٨
أول من قدم علينا من أصحاب رسول الله ﷺ مصعب بن عمير	٥٩٥٦
أول من يدعى إلى الجنة يوم القيامة	٢٣٠٨
أولم رسول الله ﷺ حين بنى بزينب	٣٢١٢
أولم النبي ﷺ على بعض نسائه بمدين	٣٢١٥
أولى الناس بي يوم القيامة أكثرهم علي صلاة	٩٢٣
أولئك إذا مات فيهم الرجل الصالح	٤٥٠٨
أولئك العصاة، أولئك العصاة	٢٠٢٧
أوّه، عين الربا	٢٨١٤
أوياكل الذئب أحد فيه خير	٢٧٠٥
أوياكل الضبع أحد	٢٧٠٥
أي الأعمال أحب إلى الله تعالى	٥٦٨
أي الأعمال أفضل؟ قال: الصلاة	٦٠٧
أي أهل بيتك أحب إليك	٦١٦٧

طرف الحديث	رقم الحديث
أي البقاع خير	٧٤١
أيّ الخلق أعجب إليكم إيماناً	٦٢٨٨
أي الدعاء أسمع	١٢٣١
أي الذنب أكبر عند الله؟	٤٩
أي رب! أتستهزىء مني وأنت رب العالمين	٥٥٨٢
أي رب! وعزتك لقد خشيت أن لا يبقى أحد إلا دخلها	٥٦٩٦
أي رب! وعزتك لقد خشيت أن لا يدخلها أحد	٥٦٩٦
أي الصدقة أعظم أجراً	١٨٦٧
أي عائشة! ألم تري أن مجززاً المدلجي	٣٣١٣
أي العباد أفضل وأرفع درجة عند الله	٢٢٨٠
أي عباس! ناد أصحاب السمرة	٥٨٨٨
أي العمل كان أحب إلى رسول الله ﷺ	١٢٠٧
أي كعكر الزيت	٥٦٧٨
أي الناس أحب إليك	٦٠٢٣
أي الناس أحسن صوتاً للقرآن	٢٢٠٩
أي الناس خير بعد النبي ﷺ	٦٠٢٤
أي الناس شرّ	٥٢٨٥
أيّ الناس كان أحب إلى رسول الله ﷺ	٦١٥٥
أي هؤلاء الثلاثة نزلت فهي دار هجرتك	٢٧٥٢
أي يوم هذا	٢٦٧٠
إياك والتّنعّم؛ فإنّ عباد الله	٥٢٦٢
إياك ودعوة المظلوم	٥١٢٤
إيّاك وكثرة الضحك	٤٨٦٦
إياكم والتّعري؛ فإن معكم	٣١١٥
إياكم والجلوس بالطرقات	٤٦٤٠
إيّاكم والحسد	٥٠٤٠
إياكم والدخول على النساء	٣١٠٢
إياكم والظنّ، فإنّ الظنّ أكذب	٥٠٢٨
إيّاكم والكذب	٤٨٢٤
إياكم وسوء ذات البين	٥٠٤١
إياكم وكثرة الحلف في البيع	٢٧٩٣
أيام التّشريق أيام أكل وشرب	٢٠٥٠

طرف الحديث	رقم الحديث
ائتوني بكتف اكتب لكم كتاباً لا تضلوا بعده	
ابداً	٥٩٦٦
ايحب احدكم إذا رجع إلى أهله	٢١١١
ايحسب احدكم متكئاً على اريكته يظن ان الله	١٦٤
ايدع يده في فيك تقضمها كالفحل	٣٥١١
ائذن لي ايها الأمير	٢٧٢٦
ائذنوا له، مرحباً بالطيب المطيّب	٦٢٣٥
ايسرّك ان يكونوا إليك في البر سواء	٣٠١٩
ايعجز احدكم أن يقرأ في ليلة ثلث القرآن	٢١٢٧
ايعجز احدكم ان يكسب كل يوم ألف حسنة	٢٢٩٩
أيكم مال وارثه احبّ إليه من ماله	٥١٦٨
أيكم المتكلم بالكلمات	٨١٤
أيكم يحب ان يغدو كل يوم إلى بطحان	٢١١٠
أيكم يحفظ حديث رسول الله ﷺ في الفتنة	٥٤٣٥
أيكما قتله	٤٠٢٨
أيكون المؤمن بخيلاً	٤٨٦٢
أيكون المؤمن جباناً	٤٨٦٢
أيكون المؤمن كذاباً؟	٤٨٦٢
ايلعب بكتاب الله عز وجل وانا بين أظهركم	٢٢٩٢
الأيم أحق بنفسها من وليها	٣١٢٧
ايما امرأة ادخلت على قوم من ليس منهم	٢٣١٦
ايما امرأة أصابت بخوراً، فلا تشهد	
معنا العشاء	١٠٦١
ايما امرأة تقلدت قلادة من ذهب	٤٤٠٢
ايما امرأة جعلت في اذنها خرصاً من ذهب	٤٤٠٢
ايما امرأة زوجها وليان؛ فهي للأول	٢١٥٦
ايما امرأة سألت زوجها طلاقاً	٢٢٧٩
ايما امرأة طلقت فحاضت حيضة أو	
حيضتين	٢٢٣٦
ايما امرأة ماتت وزوجها عنها راض، دخلت	٢٢٥٦
ايما امرأة نكحت بغير إذن وليها فنكاحها	٢١٣١
آيما رجل أعمر عمرى له ولعقبه	٣٠١١
آيما رجلٍ أفلس فادرك	٢٨٩٩
ايما رجل جحد ولده وهو ينظر إليه	٢٣١٦
إيما رجل خرج يفرق بين أمتي فاضربوا	٢٥٥٢
ايما رجل رأى امرأة تعجبه فليقم	٢١٠٨
آيما رجل ضاف قوماً فلم يقروه	٤٢٠٧
آيما رجل ظلم شبراً من الأرض	٢٤٦٠
آيما رجل عاهر بحرّة أو أمة	٣٠٥٤
آيما رجل قال لأخيه كافر	٤٨١٥
آيما رجل مات أو أفلس	٢٩١٤
أيما رجل نكح امرأة فدخل بها، فلا	٢١٨٢
أيما عبد أبق فقد برئت منه الذمة	٢٢٥٠
أيما عبد أبق من مواليه فقد كفر	٢٢٥٠
أيما عبد تزوج بغير إذن سيده	٢١٢٥
أيما قرية اتيتموها وأقمتم فيها	٢٩٩٤
أيما مسلم شهد له أربعة بخير أدخله الله	
الجنة	١٦٦٣
آيما مسلم ضاف قوماً	٤٢٤٧
أيما مسلم كسا مسلماً ثوباً على عري	١٩١٣
إيمان بالله، وجهاد في سبيله	٣٣٨٣
إيمان بالله ورسوله	٢٥٠٦
الإيمان بضع وسبعون شعبة	٥
الإيمان قيد الفتك، لا يفتك	٣٥٤٨
إيمان لا شك فيه، وجهاد	٣٨٣٣
الأيمن فالأيمن	٤٢٧٣
اين الذين كانت تتجافى جنوبهم	
عن المضاجع	٥٥٦٥
اين الله؟ فقالت: في السماء	٣٣٠٣
اين انا غداً؟ اين انا غداً؟	٢٢٢١
اين صاحب هذا البعير	٥٩٢٢
اين كنت يا أبا هريرة	٤٥١
اينا أسرع بك لحوقاً	١٨٧٥
اينام أهل الجنة	٥٦٥٤
اينفعها أن أعتق عنها	٣٤٠٣
اينقص الرطب إذا يبس	٢٨٢٠

طرف الحديث	رقم الحديث
إيه يا ابن الخطاب! والذي نفسي بيده	
ما لقيك الشيطان سالكاً فجاً قط إلا سلك	
فجاً غير فجك	٦٠٣٦
أيها الناس إذا كان هذا اليوم؛ فاغتسلوا	٥٤٤
أيها الناس إنما صنعت هذا لتأتموا بي	
ولتعلموا صلاتي	١١١٣
أيها الناس: إنه لا حلف في الإسلام	٣٤٩٦
أيها الناس: إني إمامكم فلا تسبقوني	
بالركوع	١١٣٧
أيها الناس: ليس من شيء يقربكم إلى	
الجنة ويباعدكم من النار	٥٣٠٠
أيهم أكثر أخذاً للقرآن؟	١٦٦٥
أيهما جاء أولاً عمل عمله	١٧٠٠
أيهما يعجل الإفطار ويعجل الصلاة	١٩٩٦

[حرف الباء]

طرف الحديث	رقم الحديث
باب أمتي الذين يدخلون منه الجنة	٥٦٤٥
بأبي شبيه بالنبي ﷺ	٦١٧٨
بادرني عبدي بنفسه فحرمت عليه الجنة	٣٤٥٥
بادروا بالأعمال ستاً	٥٤٦٥
بادروا بالأعمال فتناً كقطع الليل المظلم	٥٣٨٣
بادروا بالصدقة، فإن البلاء لا يتخطاها	١٨٨٧
بادروا الصبح بالوتر	١٢٥٩
البادىء بالسلام بريء	٤٦٦٦
بارك الله تعالى في أهلك ومالك	٢٩٢٦
بارك الله لك، أولم ولو بشاة	٢٢١٠
بارك الله لك، وبارك عليكما	٢٤٤٥
باسم الله أرقيك، من كل شيء	١٥٢٤
باسم الله الذي لا يضر مع اسمه شيء	٢٣٩١
باسم الله، اللهم اشف عبدك	١٥٨٢
باسم الله، اللهم إني أسألك خير هذه السوق	٢٤٥٦
باسم الله، اللهم تقبل من محمد	١٤٥٤
باسم الله أوّله وآخره	٤٢٠٢
باسم الله، تربة أرضنا	١٥٢١
باسم الله الكبير، أعوذ بالله العظيم	١٥٥٤
باسم الله والله أكبر	١٤٥٣
باسم الله، وبالله، التحيات لله والصلوات	
والطيبات	٩١٦
باسم الله، وبالله، وعلى ملة رسول الله	١٧٠٧
باسم الله، وضعت جنبي لله	٢٤٠٩
باسمك ربي وضعت جنبي	٢٢٨٤
بال رسول الله ﷺ فقام عمر خلفه بكوز	
من ماء	٣٦٨
بالسدر تغلفين به رأسك	٢٢٢٣
بأي شيء كان يبدأ رسول الله ﷺ إذا	
دخل بيته	٢٧٧
بايعت رسول الله ﷺ على إقام الصلاة	٤٩٦٧
بايعت النبي ﷺ قبل أن يبعث	٤٨٨٠
بايعنا رسول الله ﷺ على السمع والطاعة	٣٦٦٦
بايعوني على أن لا تشركوا بالله شيئاً	١٨
بت عند خالتي ميمونة ليلة، والنبي ﷺ	
عندها	١١٩٥
بت في بيت خالتي ميمونة، فقام	
رسول الله ﷺ يصلي	١١٠٦
بجريرة حلفائكم ثقيف	٣٩٦٩
بحسب امرىء من الشر أن يشار إليه	
بالأصابع	٥٢٢٦
بخ بخ، ذلك مال رابح	١٩٤٥
البخيل الذي من ذكرت عنده فلم يصل علي	٩٢٣
بدأ الإسلام غريباً، وسيعود كما بدأ،	
فطوبى للغرباء	١٥٩
البرّ بالبر رباً	٢٨١٢
البرّ حسن الخلق	٥٠٧٣
البر ما اطمأنت إليه النفس	٢٧٧٤
بركة الطعام الوضوء قبله	٤٢٠٨
البركة في نواصي الخيل	٢٨٦٦
البزاق في المسجد خطيئة، وكفارتها دفنها	٧٠٨

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
البس ما شئت	٤٣٨٠
بسم الله الرحمن الرحيم من خالد بن الوليد إلى رستم	٢٩٣٦
بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبد الله ورسوله إلى هرقل عظيم الروم	٢٩٢٦
بسم الله الرحمن الرحيم، هذه فريضة الصدقة التي فرض	١٧٩٦
بشر المشائين في الظلم إلى المساجد بالنور	٧٢١
بشروا ولا تنفروا، ويسروا ولا تعسروا	٣٧٢٢
بطانة تامره بالمعروف وتحضه عليه	٣٦٩١
بعث رسول الله ﷺ إلى أبيّ بن كعب طبيباً	٤٥١٩
بعث رسول الله ﷺ خالد بن الوليد إلى أكيدر	٤٠٣٨
بعث رسول الله ﷺ خيلاً قبل نجد	٢٩٦٤
بعث رسول الله ﷺ ستة عشر بدنة	٢٦٣٥
بعث رسول الله ﷺ عمر على الصدقة	١١٧٠
بعث رسول الله ﷺ لاربعين سنة	[illegible]
بعث النبي ﷺ رهطاً إلى أبي رافع	٥٨٧٦
بعثت أنا والساعة كهاتين	٥٥٠٩
بعثت بجوامع الكلم	٥٧٤٩
بعثت في نفس الساعة	٥٥١٣
بعثت لاتمّم حسن الأخلاق	٥٠٩٦
بعثت من خير قرون بني آدم	٥٧٣٩
بعثت هذه الريح لموت منافق	٥٩٠٠
بعثنا رسول الله ﷺ لنغنم على أقدامنا	٥٤٤٩
بعثني أبو بكر في الحجة التي أمّره النبي ﷺ عليها	٢٥٧٣
بعثني رسول الله ﷺ إلى اليمن قاضيا	٣٧٣٨
بعثني رسول الله ﷺ في حاجة	١٣٤٦
بعثني محمد بن القاسم إلى البراء	٣٨٨٨
بعثني النبي ﷺ إلى رجل تزوج امراة أبيه	٣١٧٣
بعداً لكن وسحقاً	٥٥٥٤
بعظم أهل النار في النار	٥٦٩٠

طرف الحديث	رقم الحديث
بعنا أمهات الأولاد على عهد رسول الله ﷺ	٣٣٩٥
البغايا اللاتي ينكحن أنفسهن بغير بيّنة	٣١٣٢
البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة	١٤٥٨
بك أمرت أن لا أفتح لأحد قبلك	٥٧٤٣
بكت على ما كانت تسمع من الذكر	٥٩٠٣
البكر بالبكر جلد مئة وتغريب عام	٣٥٥٨
بكل شعرة حسنة	١٤٧٦
لا فرع ولا عتيرة	١٤٧٧
بكم كان رسول الله ﷺ يوتر؟ قالت: كان يوتر بأربع وثلاث	١٢٦٤
بل أرجو أن يخرج الله من أصلابهم من يعبد الله وحده	٥٧٤٨
بل أنا يا عائشة! وارأساه	٥٩٧١
بل أنت سهل	٤٧٨١
بل أنت نسيت؛ بهذا أمرني ربي عز وجل	٥٢٤
بل أنتم العكارون وأنا فئتكم	٣٩٥٨
بل ائتمروا بالمعروف، وتناهوا عن المنكر	٥١٤٤
بل عاريّة مضمونة	٢٩٥٥
بل للناس كافة	٥٧٥
بل مؤمن منيب	٢٢٩٣
بل هو من أهل الجنة	٦٢١١
بلغ صفية أن حفصة قالت	٦١٩٢
بلغني أنك قد وقعت بجارية آل فلان	٣٥٦٦
بلغني أنكم تريدون أن تنتقلوا قرب المسجد	٧٠٠
بلغني أنه قيل للقمان الحكيم: ما بلغ بك	٥٢٢٣
بلغه أن رسول الله ﷺ، كان إذا رأى الهلال	٢٤٥١
بلغوا عني ولو آية	١٩٨
بلى، فجدي نخلك، فإنه عسى أن تصدقي	٢٣٢٧
بم تأخذ مال أخيك بغير حق	٢٨٤٢
بم تستمشين	٤٥٣٧
بم سبقتني إلى الجنة؟ ما دخلت الجنة قط	١٣٢٦
بم كان رسول الله ﷺ يفتتح إذا هب من الليل	١٢١٦

طرف الحديث	رقم الحديث
بما أعرف أنك نبي	٥٩٢٦
بني الإسلام على خمس	٤
بني عمر رحبة في ناحية المسجد تسمى البطيحاء	٧٤٥
بؤس بن سمية! تقتلك الفئة الباغية	٥٨٧٨
بئس العبد عبد تجبّر	٥١١٥
بئس العبد عبد تخيّل	٥١١٥
بئس العبد عبد سهى	٥١١٥
بئس العبد عبد عتى	٥١١٥
بئس العبد عبد هوى	٥١١٥
بئس العبد عبد يختل	٥١١٥
بئس العبد المحتكر	٢٨٩٧
بئس ما قلت	٢٧٥٧
بئس ما لأحدهم أن يقول: نسيت آية كيت وكيت	٢١٨٨
بئس مضجع المؤمن	٢٧٥٧
بئس مطيّة الرجل	٤٧٧٧
البيّعان إذا اختلفا والمبيع قائم	٢٨٨٠
البيّعان بالخيار ما لم يتفرّقا أو يختارا	٢٨٠١
البيّعان بالخيار مالم يتفرّقا	٢٨٠٤،٢٨٠٢
بين العبد وبين الكفر ترك الصلاة	٥٦٩
بين كل أذانين صلاة	٦٦٢
بين الملحمة فتح المدينة ستّ سنين	٥٤٢٦
بينا أنا أسير في الجنة إذا أنا بنهر	٥٥٦٦
بينا أنا أسير مع رسول الله ﷺ بين الجحفة والأبواء	٢١٦٢
بينا أنا أصلي مع رسول الله ﷺ إذ عطس رجل	٩٧٨
بينا أنا أمشي سمعت صوتاً من السماء	٥٨٤٣
بينا أنا في المسجد في الصف المقدم، فجبذني رجل	١١١٦
بينا أنا نائم أتيت بقدح لبن	٦٠٣٩
بينا أنا نائم بخزائن الأرض	٤٦١٩

طرف الحديث	رقم الحديث
بينا أنا نائم رأيت الناس يعرضون علي	٦٠٣٨
بينا أنا نائم رأيتني على قليب عليها دلو	٦٠٤٠
بينا أهل الجنة في نعيمهم	٥٦٦٤
بينا أيوب يغتسل عرياناً	٥٧٠٧
بينا رجل بفلاة من الأرض فسمع صوتاً في سحابة	١٨٧٧
بينا رسول الله ﷺ ذات ليلة يصلي	٤٥٦٧
بينا رسول الله ﷺ في حائط لبني النجار	١٢٩٠
بينا نحن عند رسول الله ﷺ ذات يوم	٢
الإسلام: أن تشهد أن لا إله إلا الله	٤٩٣٦،٢
بينا نحن عنده، يعني عند النبي ﷺ، إذ أقبل رجل عليه كساء	٢٣٧٧
بينا نحن نسير مع رسول الله ﷺ بالعرج	٤٨٠٩
بينما أنا في الحطيم	٥٨٦٢
بينما أنا قاعد في المسجد وحلقة من فقراء المهاجرين قعود	٥٢٥٨
بينما ثلاثة نفر يتماشون	٤٩٣٨
بينما جبريل عليه السلام قاعد عند النبي ﷺ سمع نقيضاً	٢١٢٤
بينما رجل من المسلمين يومئذ يشتد في إثر رجل من المشركين	٥٨٧٤
بينما رجل يتبختر في بردين	٤٧١١
بينما رجل يجرّ إزاره من الخيلاء خسف به	٤٣١٣
بينما رجل يسوق بقرةً إذ أعيي	٦٠٥٦
بينما رجل يصلي مسبل إزاره	٧٦١
بينما رسول الله ﷺ قاعد إذ دخل رجل فصلى	٩٣٠
بينما رسول الله ﷺ يصلي بأصحابه إذ خلع نعليه	٧٦٦
بينما رسول الله ﷺ يصلي عند الكعبة	٥٨٤٧
بينما كان النبي ﷺ يحدّث إذ جاء أعرابيّ	٥٤٣٩
بينما نحن عند رسول الله ﷺ نتذاكر ما يكون	١٢٣
بينما هو يحدّث القوم	٤٦٨٥
البيّنة أو حداً في ظهرك	٣٣٠٧
البينة على المدّعي	٣٧٦٩

[حـرف التـاء]

طرف الحديث	رقم الحديث
تابعوا بين الحج والعمرة	٢٥٢٤
التاجر الصدوق الأمين مع النبيين	٢٧٩٦
التائب من الذنب كمن لا ذنب له	٢٢٦٢
تباً لك بسائر اليوم	٥٤٩٨
تبارك الذي نجاني منك	٥٥٨٢
تبسمك في وجه أخيك صدقة	١٩١١
تبلغ الحلية من المؤمن حيث يبلغ الوضوء	٢٩١
التثاؤب في الصلاة من الشيطان	٩٩٣
التجار يحشرون يوم القيامة فجّاراً	٢٧٩٩
تجدون شرّ الناس يوم القيامة	٤٨٢٢
تجدون من خير الناس أشدهم كراهية	٣٦٨٤
تجيء الأعمال، فتجيء الصلاة فتقول: يا ربِّ!	٥٢٢٤
تحاجت الجنة والنار	٥٦٩٤
تحت كل شعرة جنابة، فاغسلوا الشعر	٤٤٣
تحرّوا ليلة القدر في الوتر	٢٠٨٣
تحفة المؤمن الموت	١٦٠٩
تحلفون خمسين يميناً، وتستحقون قاتلكم	٣٥٣١
تحمّلت حمالة، فأتيت رسول الله ﷺ أسأله	١٨٣٧
تحوز المرأة ثلاث مواريث	٣٠٥٣
التحيات المباركات، الصلوات الطيبات لله،	٩١٠
تدارس العلم ساعة من الليل خير من إحيائها	٢٥٦
تدع الصلاة أيام أقرائها التي كانت تحيض فيها	٥٦٠
تدعون يوم القيامة بأسمائكم	٤٧٦٨
تدنى الشمس يوم القيامة من الخلق	٥٥٤٠
تدور رحى الإسلام لخمس وثلاثين أو ست وثلاثين أو سبع وثلاثين	٥٤٠٧
ترخي شبراً	٤٣٣٤
ترسل الأمانة والرحم	٥٥٧٦
تركت فيكم أمرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما	١٨٦
ترى عرش إبليس على البحر	٥٤٩٥
ترى فيه أباريق الذهب	٥٥٦٩
ترى المؤمنين في تراحمهم	٤٩٥٣
تزوج أبو طلحة أم سليم، فكان صداق	٣٢٠٩
تزوّج رسول الله ﷺ ميمونة وهو حلال	٢٦٩٥
تزوجني رسول الله ﷺ في شوال	٣١٤٢
تزوّجوا الودود الولود	٣٠٩١
تسألوني عن الساعة	٥٥١٠
تسألين رسول الله ﷺ ما ليس عنده	٣٢٤٩
التسبيح للرجال، والتصفيق للنساء	٩٨٨
التسبيح نصف الميزان	٢٣١٣
التسبيح نصف الميزان، والحمد لله يملؤه	٢٩٦
تسحّروا فإن في السحور بركة	١٩٨٢
تسمّوا أسماء الأنبياء	٤٧٨٢
تشاورت قريش ليلة بمكة	٥٩٣٤
تشد عليها إزارها، ثم شأنك بأعلاها	٥٥٥
التشهد في الحاجة: إن الحمد لله، نستعينه	٣١٤٠
التشهد في الصلاة: التحيات لله والصلوات	٣١٤٩
التشهد في الصلاة: التحيات لله والصوات	٣١٤٩
تشهده ملائكة الليل وملائكة النهار	٦٣٥
تشويه النار فتقلص شفته العليا	٥٦٨٤
تصافحوا، يذهب الغلّ	٤٦٩٣
تصدقن يا معشر النساء! ولو من حليكن	١٩٣٤
تصدقوا، تصدقوا، تصدقوا	١٤٥٢
تصدّقوا عليه	٢٩٠٠
تصدقوا فإنه يأتي عليكم زمان يمشي الرجل بصدقته	١٨٦٦
تصلي الضحى	١٣٢١
تطعم الطعام، وتقرأ السلام	٤٦٢٩
تعافوا الحدود فيما بينكم، فما بلغني	٣٥٦٨
تعاهدوا القرآن، فوالذي نفسي بيده لهو أشد تفصياً	٢١٨٧
تعبد الله ولا تشرك به شيئاً، وتقيم الصلاة	١٤
تعرض أعمال الناس في كل جمعة	٥٠٣٠

طرف الحديث	رقم الحديث
تعرض الأعمال يوم الاثنين والخميس	٢٠٥٦
تعرض الفتن على القلوب كالحصير عوداً عوداً	٥٣٨٠
تعس عبد الدينار وعبد الدرهم وعبد الخميصة	٥١٦١
تعلمن أيها الناس! أن الطمع فقر	١٨٥٦
تعلموا العلم وعلموه الناس، تعلموا الفرائض وعلموها الناس	٢٧٩
تعلّموا الفرائض	٣٠٦٩
تعلموا الفرائض والقرآن وعلموا الناس فإني مقبوض	٢٤٤
تعلّموا القرآن فاقرؤوه	٢١٤٣
تعلّموا من أنسابكم ما تصلون به أرحامكم	٤٩٣٤
تعوذوا بالله من جب الحزن	٢٧٥
تعوّذوا بالله من جهد البلاء	٢٤٥٧
تعوذوا بالله من رأس السبعين، وإمارة الصبيان	٣٧١٦
تعين صانعاً أو تصنع لأخرق	٣٣٨٣
تغزون جزيرة العرب فيفتحها الله	٥٤١٩
تفتح أبواب الجنة يوم الاثنين ويوم الخميس	٥٠٢٩
تفضل الصلاة التي يستاك لها على الصلاة	٣٨٩
تقدموا وأتموا بي، وليأتم بكم من بعدكم	١٠٩٠
تقطع الصلاة المرأة والحمار والكلب	٧٧٨
تقول: الله أكبر، الله أكبر	٦٤٥
تقيء الأرض أفلاذ كبدها أمثال الأسطوانة من الذهب والفضّة	٥٤٤٤
تكون إبل للشياطين وبيوت للشياطين	٣٩١٩
تكون الأرض يوم القيامة خبزة	٥٥٣٣
تكون فتنة، النائم فيها خير من اليقظان	٥٣٨٤
تكون النبوّة فيكم ما شاء الله أن تكون	٥٣٧٨
تلا رسول الله ﷺ: ﴿فمن يرد الله أن يهديه يشرح صدره للإسلام﴾	٥٢٢٨
تلا رسول الله ﷺ: ﴿هو الذي أنزل عليك الكتاب منه﴾	١٥١
التلبينة مجمّة لفؤاد المريض	٤١٧٩
تلقي عليّ هذا	٢٦٩٢
تلك امرأة يغشاها أصحابي، اعتدي عند ابن أم مكتوم	٣٣٢٤
تلك أمّكم يا بني ماء السماء	٥٧٠٤
تلك الروضة الإسلام	٦٢١٠
تلك السكينة تنزّلت بالقرآن	٢١١٧
تلك صلاة المنافق يجلس يرقب الشمس	٥٩٣
تلك عاجل بشرى المؤمن	٥٢١٧
تلك غنيمة المسلمين غداً	٥٩٣٢
تلك الكلمة من الحق	٤٥٩٣
تلك الملائكة دنت لصوتك	٢١١٦
تمام تحيّاتكم بينكم المصافحة	٤٦٨١
تمام عيادة المريض	٤٦٨١
تمتّع رسول الله ﷺ في حجة الوداع بالعمرة	٢٥٥٧،٢٥٤٦
التمر بالتمر رباً	٢٨١٢
تمرة طيبة وماء طهور	٤٨٠
تنكح المرأة لأربع	٣٠٨٢
تهادوا، تحابّوا	٤٦٩٣
تهادوا؛ فإن الهديّة تذهب الضّغائن	٣٠٢٧
تهادوا؛ فإنّ الهديّة تذهب وحر الصدر	٣٠٢٨
التّؤدة في كل شيء خير	٥٠٥٨
تؤدّيان زكاته؟	١٨٠٩
توسطوا الإمام وسدوا الخلل	١١٠٣

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
توضأ رسول الله ﷺ مرة مرة	٢٩٥
توضأ لنا وضوء رسول الله ﷺ	٢٩٤
توضأ النبي ﷺ، ومسح على الجوربين والنعلين	٥٢٣
توضأ، واغسل ذكرك، ثم نم	٤٥٢
توضؤوا مما مست النار	٣٠٣
توفاه الله على رأس ستين سنة	٥٨٣٩
توفي أبي وعليه دين	٥٩٠٦
توفي رجل بالمدينة ممن ولد بها	١٥٩٣
توفي رسول الله ﷺ ودرعه مرهونة	٢٨٨٥
توفي رسول الله ﷺ وما شبعنا من الأسودين	٤١٩٤
توفي عبد الرحمن بن أبي بكر في نوم نامه	٢٤٠٤
توفيت بنت لعثمان بن عفان بمكة، فجئنا لنشهدها	١٧٤٢
[حرف الثاء]	
ثلاث إذ خرجن لا ينفع نفساً إيمانها	٥٤٦٧
ثلاث أقسم عليهنّ، وأحدثكم حديثاً فاحفظوه	٥٢٨٧
ثلاث جدهنّ جد، وهزلهنّ جد: النكاح	٢٢٨٤
ثلاث دعوات مستجابات	٢٢٥٠
ثلاث ساعات كان رسول الله ﷺ ينهانا أن نصلي فيهن	١٠٤٠
ثلاث فيهنّ البركة	٢٩٣٦
ثلاث لا تردّ	٣٠٢٩
ثلاث لا تقربهم الملائكة: جيفة الكافر	٤٦٤
ثلاث لا يحل لأحد أن يفعلهن: لا يؤمّن رجل	١٠٧٠
ثلاث لا يفطرن الصائم	٢٠١٥
ثلاث من أصل الإيمان: الكف عمن	٥٩
ثلاث من كن فيه وجد بهن حلاوة الإيمان	٨
ثلاث من كن فيه يسر الله حتفه	٢٣٦٤
ثلاث منجيات وثلاث مهلكات	٥١٢٢
ثلاثة أخاف على أمتي: الاستسقاء بالأنواء	٢٧١٢
ثلاثة أشياء رأيتها من رسول الله ﷺ	٥٩٢٢

طرف الحديث	رقم الحديث
ثلاثة تحت العرش يوم القيامة	٢١٢٣
ثلاثة حقّ على الله عونهم	٢٠٨٩
ثلاثة على كثبان المسك يوم القيامة	٦٦٦
ثلاثة قد حرم الله عليهم الجنة: مدمن	٣٦٥٥
ثلاثة كلهم ضامن على الله: رجل خرج غازياً	٧٢٧
ثلاثة لا تجاوز صلاتهم آذانهم: العبد الآبق	١١٢٢
ثلاثة لا ترد دعوتهم	٢٢٤٩
ثلاثة لا ترفع لهم صلاتهم فوق رؤوسهم شبراً	١١٢٨
ثلاثة لا تقبل منهم صلاتهم: من تقدم قوماً	١١٢٣
ثلاثة لا يدخل الجنة: مدمن الخمر	٣٦٥٦
ثلاثة لا يكلّمهم الله يوم القيامة	٥١٠٩،٢٩٩٥،٢٧٩٥
ثلاثة لهم أجران: رجل من أهل الكتاب	١١
ثلاثة يحبهم الله: رجل قام من الليل يتلو كتاب الله	١٩٢١
ثلاثة يحبهم الله، وثلاثة يبغضهم الله	١٩٢٢
ثلاثة يضحك الله إليهم- الرجل إذا قام بالليل يصلي	١٢٢٨
الثلث، والثلث كثير	٣٠٧١
ثم أخذها ابن الخطاب من يد أبي بكر	٦٠٤١
ثم أنتم يا خزاعة! قد قتلتم هذا القتيل	٣٤٥٧
ثم تكون خلافة على منهاج نبوّة	٥٢٧٨
ثم غسل البطن بماء زمزم	٥٨٦٢
ثم ليأخذ بناصيتها وليدع بالبركة	٢٤٤٦
ثم يخرج الدجال بعد ذلك، معه نهر ونار	٥٢٩٦
ثم يخلف قوم يحبون السمانة	٦٠١١
ثم ينشأ دعاة الضّلال. فإن كان لله في الأرض خليفة	٥٣٩٦
ثمن الكلب خبيث	٢٧٦٣
ثنتان لا تردان: أو قلما تردان الدعاء	٦٧٢
ثنتان موجبتان	٣٨
ثنتان وسبعون في النار، وواحدة في الجنة	١٧٢

طرف الحديث	رقم الحديث
الثيب أحق بنفسها من وليها	٣١٢٧
[حرف الجيم]	
جاء أعرابيّ إلى النبي ﷺ	٤٩٤٨،١٩٧٨
جاء أعرابي، فأناخ راحلته	٤٨٥٨
جاء بلال إلى النبي ﷺ بتمر برني	٢٨١٤
جاء ثلاثة رهط إلى أزواج النبيّ ﷺ	١٤٥
جاء ثلاثة نفر إلى عبد الله بن عمرو	٥٢٥٧
جاء جبريل إلى النبي ﷺ وهو جالس حزين	٥٩٢٤
جاء حبر من اليهود إلى النبي ﷺ	٥٥٢٤
جاء ذئب إلى راعي غنم فأخذ منها شاة	٥٩٢٧
جاء رجل إلى رسول الله ﷺ، من أهل نجد	٣٠٣٣،١٦
جاء رجل إلى النبي ﷺ	٤٨٩٦،٢٥٢٦
جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: إن فلاناً يصلي بالليل	٥٢٢٦،١٩٤٠،١٢٢٧
جاء رجل فصلى في المسجد، ثم جاء فسلم على النبي ﷺ	٨٠٤
جاء رجل، فقال: يا رسول الله! دلّني على عمل	٥١٨٧
جاء رجل من أهل مصر يريد حج البيت	٦٠٨٠
جاء عبد فبايع النبي ﷺ على الهجرة	٢٨١٥
جاء ملك الموت إلى موسى	٥٧١٣
جاءت امرأة سعد بن الرّبيع بابنتيها	٣٠٥٨
جاءت الجدّة إلى أبي بكر رضي الله عنه تسأله ميراثها	٣٠٦١
جاءت فاطمة إلى النبي ﷺ تسأله خادماً	٢٣٨٨
جاءت ملائكة إلى النبي ﷺ وهو نائم	١٤٤
جاءتني امرأة ومعها ابنتان	٤٩٤٩
جاءنا أبو بكرة في شهادة	٤٧٠١
جاءني جبريل، فقال: يا محمد! إذا توضأت فانتضح	٣٦٧
الجار أحقّ بسقبه	٢٩٦٣
الجار أحقّ بشفعته	٢٩٦٧

طرف الحديث	رقم الحديث
الجالب مرزوق	٢٨٩٣
جاهدوا المشركين بأموالكم، وأنفسكم	٣٨٢١
الجاهر بالقرآن كالجاهر بالصدقة	٢٣٠٢
الجراد من صيد البحر	٢٧٠١
الجرس مزامير الشيطان	٣٨٩٥
جزاك الله خيراً	٣٠٢٤
جشاء ورشح كرشح المسك	٥٦٢٠
جعل رسول الله ﷺ أصابع اليدين والرجلين سواء	٣٤٩٤
جعل رسول الله ﷺ ثلاثة أيام ولياليهن للمسافر	٥١٧
جعل في قبر رسول الله ﷺ قطيفة حمراء	١٦٩٤
جعل المهاجرون والأنصار يحفرون الخندق	٤٧٩٣
جعل النبي ﷺ يسر إلى عثمان	٦٠٨١
جلبت أنا ومخرفة العبديّ بزّاً	٢٩٢٤
جلست إلى سعيد بن المسيّب، فحدّثني أن جدّه	٤٧٨١
جلست في عصابة من ضعفاء المهاجرين	٢١٩٨
جلسنا إلى رسول الله ﷺ، فذكّرنا ورقّقنا	١٦١٤
جمع القرآن على عهد رسول الله ﷺ أربعة	٦٢٠٤
جمع كلها موقف	٢٥٩٣
جمع النبي ﷺ المغرب والعشاء بجمع	٢٦٠٧
الجمعة حق واجب على كل مسلم في جماعة	١٢٧٧
الجمعة على من آواه الليل إلى أهله	١٢٧٦
الجمعة على من سمع النداء	١٢٧٥
جمعهم فجعله أزواجاً، ثم صورهم فاستنطقهم	١٢٢
الجن ثلاثة أصناف: صنف لهم أجنحة	٤١٤٨
الجنازة متبوعة ولا تتبع، ليس معها من تقدمها	١٦٦٩
الجنة أقرب إلى أحدكم من شراك نعله	٢٣٦٨
الجهاد في سبيل الله	٢٨٥١
جهاد كنّ الحج	٢٥١٤
الجهاد واجب عليكم مع كل أمير، برّاً كان	

Scanned with CamScanner

طرف الحديث — رقم الحديث

أو فاجراً ١١٢٥
جهد المقل، وابدأ بمن تعول ١٩٣٨
جهدت الأنفس، وجاع العيال ٥٧٢٧
جهر النبي ﷺ في صلاة الخسوف ١٤٨١
جوف الليل الآخر، ودبر الصلوات المكتوبات ٩٦٨
جوف الليل الآخر ودبر الصلوات ١٢٣١
جيء بسارق إلى النبي ﷺ قال: اقطعوه ٣٦٠٣
جئت رسول الله ﷺ وهو في الصلاة، فجلست ولم أدخل معهم ١١٥٥
جئنا أبا هريرة في صاحب لنا قد أفلس ٢٩١٤

[حـرف الحـاء]

الحاجّ والعمّار وفد الله ٢٥٣٦
حاضت صفيّة ليلة النفر ٢٦٦٩
حبّب إليّ الطيب والنساء، وجعلت قرة عيني ٥٢٦١
حبسونا عن صلاة الوسطى: صلاة العصر ٦٣٣
حبّك الشيء يعمي ٤٩٠٨
حتى غاب ذلك منك في ذلك منها ٣٦٢٧
حتى يسأله شسعه إذا انقطع ٢٢٥٢
حتى يسأله الملح ٢٢٥٢
الحج عرفة ٢٧١٤
حجّ عن أبيك واعتمر ٢٥٢٨
حجّ عن نفسك ثم حجّ عن شبرمة ٢٥٢٩
الحجامة على الرّيق أمثل ٤٥٧٣
الحجامة يوم الثلاثاء لسبع عشرة من الشهر ٤٥٧٤
حجبت النار بالشهوات ٥١٦٠
حجم أبو طيبة رسول الله ﷺ ٢٧٦٩
حجّي واشترطي ٢٧١١
حد الساحر ضربة بالسيف ٣٥٥١
حدّث رسول الله ﷺ عن ليلة أسري به ٤٥٤٤
حدّث الناس كل جمعة مرة ٢٥٢
حدّثنا رسول الله ﷺ حديثين ٥٣٨١
حر وعبد ٤٦
الحرب خدعة ٥٤١٨،٣٩٢٩

حرم رسول الله ﷺ لحوم الحمر الأهلية ٤١٠٦
حرّم رسول الله ﷺ يعني يوم خيبر الحمر الإنسية ٤١٢٩
حرم من النسب سبع، ومن الصهر سبع ٣١٨١
حرمة نساء المجاهدين على القاعدين ٣٧٩٨
حسابكما على الله، أحدكما كاذب، لا سبيل ٣٣٠٦
الحسب المال ٤٩٠١
حسبت أنه كان أخاها من الرضاعة ٣١٠٣
حسبك من نساء العالمين مريم بنت عمران ٦١٩٠
حسبنا الله ونعم الوكيل ٥٥٢٧
الحسن أشبه رسول الله ﷺ ما بين الصدر إلى الرأس ٦١٧٠
حسن السؤال نصف العلم ٥٠٦٧
حسن الظنّ من حسن العبادة ٥٠٤٨
حسن الملكة يمن، وسوء الخلق شؤم ٣٣٥٩
الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة ٦١٦٣
الحسنة بعشر أمثالها إلى سبع مئة ضعف ٢٣٧٣
حسّنوا القرآن بأصواتكم، فإن الصوت الحسن يزيد القرآن حسناً ٢٢٠٨
حسين مني وأنا من حسين ٦١٦٩
حضرت رسول الله ﷺ يقيد الأب من ابنه، ٣٤٧٢
حفظت من رسول الله ﷺ وعاءين: فأما أحدهما ٢٧١
حق على كل مسلم أن يغتسل في كل سبعة أيام ٥٣٩
حقّ كبير الإخوة على صغيرهم ٤٩٤٦
حق المسلم على المسلم خمس: ١٥٢٤
حق المسلم على المسلم ست ١٥٢٥
حقاً على المسلمين أن يغتسلوا يوم الجمعة ١٤٠٠
الحلال بيّن والحرام بيّن ٢٧٦٢
الحلال لا يحتمل السّرف ٥٢٩١
الحلال ما أحل الله في كتابه ٤٢٢٨
حلبت لرسول الله ﷺ شاة داجن ٤٢٧٣

طرف الحديث — رقم الحديث

الحلف منفقة للسلعة ٢٧٩٤
حلقت قبل أن أرمي ٢٦٥٥
الحلم من الشيطان ٤٦١٢
حلّوا وأصيبوا النساء ٢٥٥٩
حليف القوم منهم ٣٠٥١
الحمد لله الذي كساني ما أواري به عورتي ٤٣٧٤
الحمد رأس الشكر ٢٣٠٧
الحمد لله الذي أحيانا بعدما أماتنا ٢٣٨٢
الحمد لله الذي أذهب عني الأذى وعافاني ٣٧٤
الحمد لله الذي أطعم وسقى ٤٢٠٧
الحمد لله الذي أطعمنا ٢٣٨٦
الحمد لله الذي أطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمين ٤٢٠٤٠
الحمد لله الذي أنقذه من النار ١٥٧٤
الحمد لله الذي رد أمره إلى الوسوسة ٧٣
الحمد لله الذي رزقني من الرّياش ٤٣٧٣
الحمد لله الذي كساني هذا ٤٣٤٣
الحمد لله الذي كفاني، وآواني ٢٤١٠
الحمد لله الذي وفق رسول رسول الله ٣٧٣٧
الحمد لله حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه ٤١٩٩
الحمد لله رب العالمين ١٥٠٨
﴿الحمد لله رب العالمين﴾ هي السبع المثاني ٢١١٨
حملت على فرس في سبيل الله فأضاعه ١٩٥٤
الحمو الموت ٣١٠٢
الحمّى من فيح جهنم ٤٥٢٥
حوضي مسيرة شهر ٥٥٦٧
حوضي من عدن إلى عمان البلقاء ٥٥٩٢
الحياء لا يأتي إلا بخير ٥٠٧١
الحياء من الإيمان ٥٠٧٧
الحياء والعيّ شعبتان من الإيمان ٤٧٩٦
حين صام رسول الله ﷺ يوم عاشوراء ٢٠٤١

[حـرف الخـاء]

خاتمة سورة (البقرة) فإنها من خزائن رحمة الله تعالى ٢١٦٩
الخازن المسلم الأمين الذي يعطي ما أمر به كاملاً ١٩٤٩
خاصم الزّبير رجلاً من الأنصار في شراج ٢٩٩٣
الخال وارث من لا وارث له ٣٠٥٢
خالد سيف من سيوف الله عز وجل ٦٢٥٧
خالفوا المشركين ٤٤٣١
خالفوا اليهود، فإنهم لا يصلون في نعالهم ٧٦٥
خالفوهم ١٦٨١
الخالة بمنزلة الأم ٣٣٧٧
خدمت رسول الله ﷺ وأنا ابن ثمان سنين ٥٨١٩
خدمت النبي ﷺ عشر سنين ٥٨٠١
خدمه عشر سنين، ودعا له النبي ﷺ ٥٩٥٢
خذ الأمر بالتّدبير ٥٠٥٧
خذ ذهبك عني ٢٨٨٢
خذ عليك ثوبك: ولا تمشوا عراة ٣١٢٢
خذ عليك سلاحك فإني أخشى عليك قريظة ٤١١٨
خذ ما أعطيت ١٨٥٤
خذ من شاربك ثم أقره حتى تلقاني ١٢٠
خذ هذا فتصدق به ٢٠٠٤
خذه فتموّله، وتصدّق به، فما جاءك من هذا المال ١٨٤٥
خذها مني وأنا الغلام الفارسيّ ٤٩٠٣
خذهن فاجعلهن في مزودك ٥٩٣٣
خذوا عني، خذوا عني، قد جعل الله ٣٥٥٨
خذوا في أوعيتكم ٥٩١٢
خذوا له عثكالاً فيه مئة شمراخ ٣٥٧٤
خذوا ما وجدتم ٢٩٠٠
خذوا مقاعدكم ٦١٨
خذوا من الأعمال ما تطيقون ١٢٤٣
خذي فرصة من مسك، فتطهري بها ٤٣٧
خذي ما يكفيك وولدك بالمعروف ٣٣٤٢
خذيها فأعتقيها ٣١٩٨

Scanned with CamScanner

طرف الحديث — رقم الحديث

خذيها واعتقيها ٢٨٧٧
خرج أبو طالب إلى الشام ٥٩١٨
خرج رجل من المسجد بعدما أذن فيه ١٠٧٥
خرج رجلان في سفر، فحضرت الصلاة وليس معهما ماء ٥٢٣
خرج رسول الله ﷺ إلى المصلى، فاستسقى ١٥٠٢
خرج رسول الله ﷺ بالناس إلى المصلى يستسقي ١٤٩٧
خرج رسول الله ﷺ حتى دخل نخلاً ٩٣٧
خرج رسول الله ﷺ في أضحى أو فطر ١٩
خرج رسول الله ﷺ متبذلاً ١٥٠٥
خرج رسول الله ﷺ متكئاً ٤٧٠٠
خرج رسول الله ﷺ من المدينة إلى مكة ٢٠٢٣
خرج رسول الله ﷺ، وفي يديه كتابان ٩٦
خرج رسول الله ﷺ ونحن في الصُّفَّة ٢١١٠
خرج علينا رسول الله ﷺ، ونحن نتنازع في القدر ٢٢٠٦،٢٣٧١،٩٨
خرج علينا عمران بن حصين وعليه مطرف من خزّ ٤٢٧٩
خرج معاوية على حلقة في المسجد ٢٢٧٨
خرج النبي ﷺ عام الحديبية في بضع عشرة مئة ٤٠٤٢
خرج النبي ﷺ غداة وعليه مرط مرحل من شعر أسود ٦١٣٦
خرج النبي ﷺ ليخبرنا بليلة القدر، فتلاحى رجلان ٢٠٩٥
خرج النبي ﷺ من الدنيا ولم يشبع ٥٢٣٨
خرج النبي ﷺ وقد وجبت الشمس ٥٨٩٩
خرج نبي من الأنبياء بالناس يستسقي ١٥١٠
خرجت إلى الطور، فلقيت كعب الأحبار ١٣٥٩
خرجت لأخبركم بليلة القدر، فتلاحى فلان ٢٠٩٥
خرجت مع رسول الله ﷺ حاجاً ٢٦٥٨
خرجت مع عمر بن الخطاب ليلة إلى المسجد ١٣٠١
خرجت مع النبي ﷺ لصلاة الصبح ٦٥١
خرجنا في ليلة مطر وظلمة شديدة ٢١٦٣
خرجنا مع رسول الله ﷺ إلى سعد بن معاذ ١٣٥
خرجنا مع رسول الله ﷺ عام حجة الوداع ٢٠٤٥
خرجنا مع رسول الله ﷺ غزوة تبوك ٥٩١٥
خرجنا مع رسول الله ﷺ، فحال كفّار قريش ٢٧٠٨
خرجنا مع رسول الله ﷺ في جنازة رجل من الأنصار ١٧١٣
خرجنا مع رسول الله ﷺ من المدينة إلى مكة ١٤٩٦،١٣٣٦
خرجنا مع رسول الله ﷺ نصرخ بالحجّ صراخاً ٢٠٤٣
خرجنا مع النبي ﷺ في جنازة رجل ١٦٣٠
خرجنا مع النبي ﷺ في حجّة الوداع ٢٠٥٦
خرجنا مع النبي ﷺ لا نذكر إلا الحج ٢٠٧٢
خرجنا وفداً إلى رسول الله ﷺ فبايعناه ٧١٦
خروج الملحمة فتح قسطنطينية ٥٤٢٤
خسفت الشمس، فقام النبي ﷺ فزعاً ١٤٨٤
خصلتان أو خلّتان لا يحافظ عليهما عبد مسلم ٢٤٠٦
خصلتان لا تجتمعان في منافق: حسن سمت ٢١٩
خصلتان لا تجتمعان في مؤمن: البخل، وسوء الخلق ١٨٧٢
خصلتان معلقتان في أعناق المؤذنين للمسلمين ٦٨٨
خصلتان من كانتا فيه كتبه الله شاكراً ٥٢٥٦
خط لنا رسول الله خطاً ١٦٦
خطّ النبي ﷺ خطاً مربعاً ٥٢٦٨
خطّ النبي ﷺ خطوطاً ٥٢٦٩
خطب أبو بكر وعمر فاطمة فقال رسول الله ﷺ: إنها صغيرة ٦١٠٤
خطبنا رسول الله ﷺ فقال ٢٥٠٥
خطبنا رسول الله ﷺ في آخر يوم من شعبان ١٩٦٥

طرف الحديث — رقم الحديث

خطبنا النبي ﷺ يوم النحر ٢٦٥٩،١٤٣٥
خفف على داود القرآن ٥٧١٨
الخلافة بالمدينة، والملك بالشام ٦٢٧٩
الخلافة ثلاثون سنة، ثم تكون ملكاً ٥٣٩٥
خلت البقاع حول المسجد، فأراد بنو سلمة ٧٠٠
خلّتان لا يحصيهما رجل مسلم إلا دخل الجنة ٢٤٠٦
خلط عليك الأمر ٥٤٩٤
خلق الله آدم حين خلقه، فضرب كتفه اليمنى ١١٩
خلق الله آدم على صورته ٤٦٢٨
خلق الله التربة يوم السبت ٥٧٣٤
خلق الله تعالى هذه النجوم لثلاث ٤٦٠٢
خلق الله الخلق، فلما فرغ منه ٤٩١٩
الخلق عيال الله ٤٩٩٨
خلق كل إنسان من بني آدم على ستين ١٨٩٧
خلقت الملائكة من نور ٥٧٠١
الخمر جماع الإثم ٥٢١٢
الخمر من هاتين الشجرتين: النخلة ٣٦٢٤
خمّروا الآنية، وأوكوا الأسقية ٤٢٩٥
خمس دعوات يستجاب لهن ٢٢٦٠
خمس صلوات افترضهن الله تعالى، من أحسن وضوءهن ٥٧٠
خمس صلوات في اليوم والليلة ١٦
خمس فواسق يقتلن في الحلّ والحرم ٢٦٩٩
خمس لا جناح على من قتلهنّ في الحرم ٢٦٩٨
خيار أئمتكم الذين تحبونهم ويحبونكم ٣٦٧٠
خيار عباد الله الذين إذا رؤوا ذكر الله ٤٨٧١
خياركم الذين إذا رؤوا ٥٠٢٣
خياركم ألينكم مناكب في الصلاة ١٠٩٩
خياركم في الجاهلية خياركم في الإسلام ٤٨٩٣
خياركم من إذا كان عليه الدّين أحسن القضاء ٥١٤٥
الخير أسرع إلى البيت ٤٢٦٠
خير الأصحاب عند الله خيره لصاحبه ٤٩٨٧
خير أمتي قرني ٦٠١٠
خير بيت في المسلمين ٤٩٧٣
خير الخيل الأدهم الأقرح ٣٨٧٧
خير الدعاء دعاء يوم عرفة ٢٥٩٨
خير دور الأنصار بنو النجار ٦٢٢٤
خير الصحابة أربعة ٣٩١٢
خير السّرايا أربع مئة ٣٩١٢
خير الصدقة ما كان عن ظهر غنىّ ١٩٢٩
خير صفوف الرجال أولها، وشرها آخرها ١٠٩٢
خير فرساننا اليوم أبو قتادة، وخير رجالتنا ٣٩٨٩
خير الكفن الحلة ١٦٤١
خير ما اكتحلتم به الإثمد ٤٤٧٣
خير متاع الدنيا المرأة الصالحة ٣٠٨٣
خير المجالس أوسعها ٤٧٢٣
خير الناس قرني، ثم الذين يلونهم ٣٧٦٧
خير نساء ركبن الإبل ٣٠٨٤
خير نسائها مريم بنت عمران ٦١٨٤
خير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة ١٣٥٩،١٣٥٦
خيركم خيركم لأهله ٣٢٥٢
خيركم المدافع ٤٩٠٦
خيركم مَن تعلم القرآن وعلّمه ٢١٠٩
خيركم من يرجى خيره ويؤمن شرّه ٤٩٩٣
خيرنا رسول الله ﷺ، فاخترنا الله ورسوله ٣٢٧٦
الخيل معقود بنواصيها الخير إلى ٣٨٦٧

[حرف الدال]

الدائم ١٢٠٧
دبّ إليكم داء الأمم قبلكم الحسد ٥٠٣٩
دباغها طهورها ٥١١
الدجال أعور العين اليسرى ٥٤٧٤
الدجّال يخرج من أرض بالمشرق ٥٤٨٧
دخل رجل على أهله، فلما رأى ما بهم من

طرف الحديث — رقم الحديث

الحاجة خرج إلى البرّية ٥٣١١
دخل رسول الله ﷺ على أبي سلمة وقد شَقَّ
بصره ١٦١٩
دخل رسول الله ﷺ على ضباعة بنت الزبير ٢٧١١
دخل رسول الله ﷺ وأنا عند حفصة ٤٥٦١
دخل رسول الله ﷺ يوم الفتح وعلى
سيفه ذهب ٢٨٨٥
دخل علي أبو الدرداء وهو مغضب،
فقلت: ما أغضبك ١٠٧٩
دخل عليّ رسول الله ﷺ فشرب من في قربة
معلّقة قائماً ٤٢٨١
دخل علينا رسول الله ﷺ فقدّمنا زبداً وتمراً ٤٢٣٢
دخل النبي ﷺ على شاب وهو في الموت ١٦١٢
دخلت الجنة فإذا أنا بالرميضاء ٦٠٣٧
دخلت الجنة فسمعت فيها قراءة ٤٩٢٦
دخلت حفصة بنت عبد الرحمن على عائشة
وعليها خمار رقيق ٤٢٧٥
دخلت على أم سلمة، فأخرجت إلينا شعراً ٤٤٨٠
دخلت على أم سلمة وهي تبكي ٦١٦٦
دخلت على جابر بن عبد الله وهو يموت ١٦٢٣
دخلت على خباب وقد اكتوى سبعاً ١٦١٥
دخلت على رسول الله ﷺ فإذا هو مضطجع
على رمال حصير ٥٢٤٠
دخلت على عائشة وعليها درع قطريّ ٤٢٧٦
دخلت على عبد الله بن عكيم وبه حمرة ٤٥٥٦
دخلت على النبي ﷺ، فرأيته يصلي على
حصير يسجد عليه ٧٦٨
دخلت على النبي ﷺ وهو في مربد ٤٠٨٠
دخلت على النبي ﷺ وهو يوعك ١٥٣٨
دخلت العمرة في الحج مرّتين ٢٥٥٥
دخلت مع أبي بكر ٤٦٩٠
دخلت مع رسول الله ﷺ المسجد عشاء ٢٢٩٣
دخلت مع نسوة من قريش دار آل
أبي حسين ٢٥٨٢
دخلنا مع رسول الله ﷺ على أبي سيف
القَيْن ١٧٢٢
درمكة بيضاء ٥٤٩٦
درهم رباً يأكله الرجل ٢٨٢٥
دع ما يريبك إلى ما لا يريبك ٢٧٧٣
دعا الله باسمه الأعظم ٢٢٨٩، ٢٢٩٠
دعا رسول الله ﷺ يوم الأحزاب على
المشركين ٢٤٢٦
دعا لي رسول الله ﷺ أن يؤتيني الله الحكمة ٦١٦٠
دعاء حفظته من رسول الله ﷺ لا أدعه ٢٤٩٩
الدعاء مخ العبادة ٢٣٣١
الدعاء هو العبادة ٢٢٣٠
دعاني رسول الله ﷺ إلى السحور ١٩٩٧
دعتني أمي يوماً ورسول الله ﷺ قاعد ٤٨٨٢
دعني أعلمك كلمات ينفعك الله بها ٢١٢٣
دعه فإنّ الحياء من الإيمان ٥٠٧٠
دعه فإنه قد صحب النبي ﷺ ١٢٧٧
دعها حتى ينقطع دمها ثم أقم عليها ٣٥٦٤
دعها عنك؛ فإنّ من القرف التلف ٤٥٩٠
دعهما فإنّي أدخلتهما طاهرتين ٥١٨
دعهما يا أبا بكر! فإنها أيام عيد ١٤٣٢
دعهن فإن العين دامعة، والقلب مصاب،
والعهد قريب ١٧٤٧
دعوا الحبشة ما ودعوكم ٥٤٣٠
دعوا الناس يرزق الله بعضهم من بعض ٢٨٥٢
دعوات المكروب: اللهم رحمتك أرجو ٢٤٤٧
دعوة ذي النون إذا دعا ربه ٢٢٩٢
دعوه؛ فإنّ لصاحب الحقّ مقالاً ٢٩٠٦
دعوة المسلم لأخيه بظهر الغيب مستجابة ٢٢٢٨
دعوه وهريقوا على بوله سجلاً من ماء ٤٩١
دعي رسول الله ﷺ إلى جنازة صبي
من الأنصار ٨٤

طرف الحديث — رقم الحديث

دعي هذه، وقولي بالذي كنت تقولين ٢١٤٠
دعيني آتي النبي ﷺ فأصلي معه المغرب ٦١٧١
دلني على عمل إذا عملته دخلت الجنة ١٤
الدّنيا دار مَن لا دار له ٥٢١١
الدنيا سجن المؤمن ٥١٥٨
الدنيا سجن المؤمن وسنته ٥٢٤٩
الدنيا كلها متاع ٣٠٨٣
الدّواوين ثلاثة: ٥١٣٣
الدّين مقضيّ ٢٩٥٦
الدين النصيحة ٤٩٦٦
دينار أنفقته في سبيل الله، ودينار أنفقته في
رقبة ١٩٣١
دية شبه العمد أثلاثاً ثلاث وثلاثون حقة ٣٥٠٦
دية المعاهد نصف دية الحر ٣٤٩٦

[حرف الذال]

ذاق طعم الإيمان من رضي بالله رباً ٩
ذاك إبراهيم ٤٨٩٦
ذاك الرجل أرفع أمتي درجة في الجنة ٦٠٥٣
ذاك شيطان يقال له خنزب ٧٧
ذاك عند أوان ذهاب العلم ٢٧٧
ذاك لو كان وأنا حيّ فأستغفر لك وأدعو لك ٥٩٧٠
ذاك وأبي الجوع ٤٢٦١
ذاكر الله في الغافلين ٢٢٨٣
ذاكر الله في الغافلين كالمقاتل ٢٢٨٢
ذبح رسول الله ﷺ عن عائشة بقرة ٢٦٢٩
ذبح النبي ﷺ يوم الذبح كبشين ١٤٦١
ذروني ما تركتكم، فإنما هلك من كان قبلكم ٢٥٠٥
ذروها ذميمة ٤٥٨٩
ذكاة الجنين ذكاة أمه ٤٠٩١
ذكر رجل عند رسول الله ﷺ بعبادة ٥١٧٣
ذكر رسول الله ﷺ بلاء يصيب هذه الأمة ٥٤٥٧
ذكر رسول الله ﷺ صاحب الصور ٥٥٣٠
ذكر رسول الله ﷺ فتنة فقرّبها ٥٤٠٠
ذكر عند رسول الله ﷺ الشُّر ٤٨٠٧
ذكر لنا أن الحجر يلقى من شفة جهنم ٥٦٢٩
ذكرت الحمى عند رسول الله ﷺ ١٥٨٣
ذكرت شيئاً من تبر عندنا فكرهت أن
يحبسني ١٨٨٣
ذكرت الطيرة عند رسول الله ﷺ ٤٥٩١
ذكرت النار فبكيت ٥٥٦٠
ذلك أدنى أهل الجنة منزلة ٥٥٨٦
ذلك رجل بال الشيطان في أذنه ١٢٢١
ذلك شيء يجده أحدكم في نفسه ٤٥٩٢
ذلك عمله يجري له ٤٦٢٠
ذلك الوأد الخفي ٣١٨٩
ذلك يوم ينزل الله تعالى على كرسيه فيئط ٥٥٩٦
الذّهب بالذهب ٢٨٠٨، ٢٨٠٩
الذهب بالذهب رباً ٢٨١٢
ذهب الرجال بحديثك، فاجعل لنا من نفسك
يوماً ١٧٥٣
ذهب الظّمأ، وابتلت العروق ١٩٩٣
ذهب المفطرون اليوم بالأجر ٢٠٢٢
ذهبت فرس له فأخذها العدو ٢٩٩٢

[حرف الراء]

رآني النبي ﷺ متكئاً على قبر ١٧٢١
رآني النبي ﷺ وأناأبول قائماً ٣٦٣
رآه بفؤاده مرتين ٥٦٦٠
الراحمون يرحمهم الرحمن ٤٩٦٩
رأس الكفر نحو المشرق ٦٢٦٨
الراكب خلف الجنازة، والماشي حيث
شاء منها ١٦٦٧
الراكب شيطان، والراكبان شيطانان ٢٩١٠
الراكب يسير خلف الجنازة ١٦٦٧
رأى جبريل عليه السلام ٥٦٦٢
رأى رسول الله ﷺ جبريل في حلة
من رفرف ٥٦٦٢

طرف الحديث	رقم الحديث
راى رسول الله ﷺ رجلاً مضطجعاً	٤٧١٨
راى رسول الله ﷺ رجلاً يصلي خلف الصف وحده	١١٠٥
راى رسول الله ﷺ عليّ ثوبين معصفرين	٤٣٢٧
راى عامر بن ربيعة سهل بن حنيف يغتسل	٤٥٦٢
راى عيسى بن مريم رجلاً	٥٠٥٠
راى النبي ﷺ رجلاً يصلي بعد صلاة الصبح ركعتين	١٠٤٤
راى النبي ﷺ غلاماً لنا يقال له: افلح	١٠٠٢
راى النبي ﷺ نخامة في القبلة، فشق ذلك عليه	٧٤٦
رايت ابن عباس ياتزر فيضع حاشية إزاره	٤٢٧٠
رايت ابن عمر اناخ راحلته مستقبل القبلة	٣٧٣
رايت ابن عمر صلى بعد الجمعة ركعتين	١١٨٧
رايت ابن عمر يستلم الحجر بيده	٢٥٨٧
رايت اثر ضربة في ساق سلمة بن الاكوع	٥٨٨٦
رايت اسامة وبلالاً، واحدهما آخذ	٢٦٨٧
رايت امراة سوداء، ثائرة الراس	٢٧٣٥
رايت جابر بن عبد الله يحلف بالله ان ابن الصياد	٥٥٠٠
رايت جعفراً يطير في الجنة مع الملائكة	٦١٦٢
رايت خيراً، تلد فاطمة إن شاء الله غلاماً يكون في حجرك	٦١٨٠
رايت ذات ليلة فيما يرى النائم	٤٦١٧
رايت ربي عز وجل في أحسن صورة	٧٢٥
رايت رسول الله ﷺ ابيض قد شاب	٤٨٧٩
رايت رسول الله ﷺ إذا اتي بباكورة الفاكهة	٢٠٣٢
رايت رسول الله ﷺ إذا توضا يدلك اصابع رجليه بخنصره	٤٢٠،٤٠٧
رايت رسول الله ﷺ إذا سجد وضع ركبتيه قبل يديه	٨٩٨
رايت رسول الله ﷺ اذن في اذن	٤١٥٧
رايت رسول الله ﷺ اول ما جاءه شيء بدأ بالمحررين	٤٠٥٨
رايت رسول الله ﷺ بفناء الكعبة	٤٧٠٧
رايت رسول الله ﷺ بمكة وهو بالابطح	٧٧٣
رايت رسول الله ﷺ رمى الجمرة	٢٦١٩
رايت رسول الله ﷺ في ليلة إضحيان	٥٧٩٤
رايت رسول الله ﷺ في المسجد	٤٧٠٨
رايت رسول الله ﷺ كان ابيض مليحاً	٥٧٨٥
رايت رسول الله ﷺ مضمض واستنشق من كف واحدة	٤١٢
رايت رسول الله ﷺ وابا بكر وعمر يمشون أمام الجنازة	١٦٦٨
رايت رسول الله ﷺ واقفاً على الحزورة	٢٧٢٥
رايت رسول الله ﷺ ياكل الرطب بالقثاء	٤١٨٥
رايت رسول الله ﷺ ياكل لحم الدجاج	٤١١٢
رايت رسول الله ﷺ يخطب الناس بمنى	٢٦٧١
رايت رسول الله ﷺ يسعى بين الصفا والمروة على بعير	٢٥٨٣
رايت رسول الله ﷺ يشرب قائماً	٤٢٧٦
رايت رسول الله ﷺ يصلي حافياً ومنتعلاً	٧٦٩
رايت رسول الله ﷺ يصلي في ثوب واحد مشتملاً به	٧٥٤
رايت رسول الله ﷺ يطوف بالبيت	٢٠٧١
رايت رسول الله ﷺ يلبس النعال	٤٤٠٧
رايت رسول الله ﷺ يواكىء	١٥٠٧
رايت سعد بن ابي وقاص اخذ رجلاً	٢٧٤٧
رايت علياً توضا فغسل كفيه حتى انقاهما	٤١٠
رايت علياً يضحي بكبشين	١٤٦٢
رايت عمر يقبل الحجر ويقول	٢٥٨٩
رايت عمرو بن عامر الخزاعيّ يجرّ قصبه في النار	٥٣٤١
رايت عموداً من نور، خرج من تحت راسي ساطعاً حتى استقر بالشام	٦٢٨٠
رايت عن يمين رسول الله ﷺ وعن شماله	

طرف الحديث	رقم الحديث
يوم احد رجلين	٥٨٧٥
رايت في المنام اني اهاجر من مكة	٤٦١٨
رايت في المنام كانّ راسي قطع	٤٦١٦
رايت في المنام كان في يدي سرقة	٦١٩٦
رايت كان ميزاناً نزل من السماء	٦٠٦٦
رايت لعثمان بن مظعون في النوم عيناً تجري	٤٦٢٠
رايت ليلة اسري بي رجالاً تقرض شفاههم بمقاريض من نار	٥١٤٩
رايت ليلة اسري بي موسى	٥٧١٥
رايت النبي ﷺ بمنى يخطب على بغلة	٤٣٦٣
رايت النبي ﷺ فيما يرى النائم ذات يوم بنصف النهار	٦١٨١
رايت النبي ﷺ ما لا احصي يتسوّك وهو صائم	٢٠٠٩
رايت النبي ﷺ متكئاً	٤٧١٢
رايت النبي ﷺ مقعياً ياكل تمراً	٤١٨٧
رايت النبي ﷺ واكلت معه خبزاً ولحماً	٥٧٨٠
رايت النبي ﷺ، وهو بالموت	١٥٦٤
رايت النبي ﷺ يخطب الناس يوم عرفة	٢٥٩٧
رايت النبي ﷺ يرمي الجمرة يوم النحر	٢٦٢٣
رايت النبي ﷺ يرمي على راحلته	٢٦١٨
رايت النبي ﷺ يقسم لحماً	٤٩٣٧
رايت النبي ﷺ يمسح على الخفين على ظاهرهما	٥٢٢
رايت النبي ﷺ يؤم الناس وامامة بنت أبي العاص على عاتقه	٩٨٤
رايت يد طلحة شلاء	٦١٠٩
رايتني الليلة عند الكعبة	٥٤٨٣
رايتني الليلة وانا نائم كاني اصلي خلف شجرة	١٠٣٦
رايتني وانا ثالث الإسلام	٦١٢٩
راينا رسول الله ﷺ قام فقمنا، وقعد فقعدنا	١٦٥٠
ربّ اشعث مدفوع بالابواب	٥٢٣١
ربّ أعنّي ولا تعن عليّ	٢٤٨٨
رب اغفر لي	٩٠١
رب اغفر لي ذنوبي، وافتح لي أبواب رحمتك	٧٣١
رب! اغفر لي، وتب عليّ	٢٣٥٢
رب اقم الساعة	١٦٣٠
الربا سبعون جزءاً	٢٨٢٦
الربا في النسيئة	٢٨٢٤
رباط يوم في سبيل الله، خير	٢٨٣١،٢٧٩١
رباط يوم وليلة في سبيل الله، خير	٣٧٩٣
ربما مشى النبي ﷺ في نعل واحدة	٤٤١٦
﴿ربنا ما خلقت هذا باطلاً﴾	١٢٠٩
الرجل جبار	٢٩٥٢
الرجل مزكوم	٤٧٣٦
رجل مؤمن جيد الإيمان، لقي	٢٨٥٨
الرجل يرث أخاه لابيه وامه	٣٠٥٧
رجلاً جاء فدخل الصف، وقد حفزه النفس	٨١٤
رجم رسول الله ﷺ، ورجمنا بعده.	٣٥٥٧
الرجم في كتاب الله حق على من زنى إذا أحصن	٣٥٥٧
رحم الله أبا بكر، زوجني ابنته	٦١٣٤
رحم الله امرءاً صلى قبل العصر اربعاً	١١٧٠
رحم الله حميراً	٥٩٩٦
رحم الله رجلاً سمحاً إذا باع	٢٧٩٠
رحم الله رجلاً قام من الليل فصلى	١٣٣٠
رحم الله عمر يقول الحق وإن كان مراً	٦١٣٤
الرحم شجنة من الرحمن	٤٩٢٠
الرحم معلّقة بالعرش تقول	٤٩٢١
رحمك الله، إن كنت لاواهاً تلاءً للقرآن	١٧٠٦
رحمك الله يا أبا هريرة لك أجران	٥٣٢٢
رخص رسول الله ﷺ عام أوطاس في المتعة	٣١٤٨
رخّص رسول الله ﷺ في الرّقية من العين	٤٥٢٦
رخّص رسول الله ﷺ لرعاء الإبل	

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
في البيتوتة	٢٦٧٧
رخّص رسول الله ﷺ للزبير	٤٣٢٦
رخّص لنا رسول الله ﷺ في العصا	٣٠٤٠
ردّ رسول الله ﷺ على عثمان بن مظعون التبتل	٣٠٨١
رده رده	٣٣٦٢
ردوا السائل ولو بظلف محرق	١٩٤٢
ردوا القتلى إلى مضاجعهم	١٧٠٤
رسول الله ﷺ كان يصلي جالساً	١٢٨٣
رسول الرجل إلى الرجل إذنه	٤٦٧٢
رش قبر النبي ﷺ	١٧١٠
رصوا صفوفكم، وقاربوا بينها، وحاذوا بالأعناق	١٠٩٣
رضى الربّ في رضى الوالد	٤٩٢٧
رضينا بالله رباً، وبالإسلام ديناً	٢٠٤٤
الرطب تاكلنه وتهدينه	١٩٥٢
رغم أنف رجل ذكرت عنده فلم يصل علي	٩٢٧
رغم أنفه، رغم أنفه	٤٩١٢
رفع القلم عن ثلاثة: عن النائم حتى	٣٢٨٧
الرقبى جائزة لأهلها	٣٠١٤
ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها	١١٦٤
رمل رسول الله ﷺ من الحجر إلى الحجر	٢٥٦٥
رمي أبيّ يوم الأحزاب على أكحله	٤٥١٧
رمى رسول الله ﷺ الجمرة يوم النحر	٢٦٢٠
رمي سعد بن معاذ في أكحله	٤٥١٨
رميت بعدما أمسيت	٢٦٥٦
رهن النبي ﷺ درعاً له بالمدينة عند يهوديّ	٥٢٣٩
الرؤيا ثلاث	٤٦١٤
الرؤيا الصالحة	٤٦٠٦
الرّؤيا الصالحة جزء من ستة وأربعين جزءاً	٤٦٠٨
الرؤيا الصالحة من الله	٤٦١٢
الرؤيا على رجل طائر ما لم تعبّر	٤٦٢٢
رؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءاً من النبوّة	٤٦١٤،٤٦٢٢
رويدك يا أنجشة	٤٨٠٦
الريح من روح الله، تأتي بالرحمة وبالعذاب	١٥١٦

[حرف الزاي]

طرف الحديث	رقم الحديث
الزّاد والرّاحلة	٢٥٢٦
زاد وراحلة	٢٥٢٧
زادك الله حرصاً، ولا تعد	١١١٠
زار النبي ﷺ قبر أمه فبكى وأبكى من حوله	١٧٦٣
زعم ثابت بن الضحاك أن رسول الله ﷺ نهى عن المزارعة	٢٩٨١
الزّعيم غارم	٢٩٥٦
زفت امرأة إلى رجل من الأنصار	٣١٤١
زملوني زملوني	٥٨٤١
زن وأرجح	٢٩٢٤
الزهادة في الدّنيا ليست بتحريم الحلال ولا إضاعة المال	٥٣٠١
زوجتكها بما معك من القرآن	٣٢٠٣
زوّدك الله التقوى	٢٤٣٧
زيّنوا القرآن بأصواتكم	٢١٩٩

[حرف السين]

طرف الحديث	رقم الحديث
الساحر كافر	٤٦٠٤
السّاعي على الأرملة والمسكين	٤٩٥١
سافر النبي ﷺ سفراً، فأقام تسعة عشر يوماً	١٣٣٧
سأل أناس رسول الله ﷺ عن الكهان	٤٥٩٢
سأل رجل ابن عمر عن استلام الحجر	٢٥٦٧
سألت أبا سلمة بن عبد الرحمن عن أول ما نزل من القرآن	٥٨٥١
سألت أبا موسى وحذيفة: كيف كان رسول الله ﷺ يكبر في الأضحى	١٤٤٣
سألت ابن عمر: متى أرمي الجمار	٢٦٦٠
سألت الله البلاء، فاسأله العافية	٢٤٢٢

طرف الحديث	رقم الحديث
سألت أنس بن مالك عن التطوع بعد العصر	١١٧٩
سألت أنس بن مالك عن القنوت في الصلاة	١٢٨٩
سألت جابر بن عبد الله عن الضبع	٢٧٠٣
سألت خديجة النبي ﷺ عن ولدين١١٧	
سألت ربي ثلاثاً، فأعطاني ثنتين	٥٧٥١
سألت ربي عن اختلاف أصحابي من بعدي	٦٠١٨
سألت رسول الله ﷺ عن أكل الضبع	٢٧٠٥
سألت رسول الله ﷺ عن الضبع	٢٧٠٤
سألت رسول الله ﷺ عن الطاعون	١٥٤٧
سألت رسول الله ﷺ عن نظر الفجاءة	٣١٠٤
سألت رسول الله ﷺ عن هذه الآية: ﴿والذين يؤتون ما آتوا وقلوبهم وجلة﴾	٥٣٥٠
سألت رسول الله ﷺ فأعطاني، ثم سألته فأعطاني	١٨٤٢
سألت رسول الله ﷺ: هل رأيت ربك	٥٦٥٩
سألت عائشة عن صلاة رسول الله ﷺ بالليل	١١٩٢
سألت علي بن أبي طالب رضي الله عنه عن المسح على الخفين	٥١٧
سألت النبي ﷺ أن يشفع لي يوم القيامة	٥٥٩٥
سألنا عائشة رضي الله عنها بأي شيء كان يوتر رسول الله ﷺ	١٢٦٩
سباب المسلم فسوق	٤٨١٤
سبحان الذي يسبح الرعد بحمده	١٥٢٢
سبحان الله! إن هذا من الشيطان. لتجلس في مركن	٥٦٢
سبحان الله ذئب يتكلم	٦٠٥٦
سبحان الله! لا تطيقه ولا تستطيعه	٢٥٠٢
سبحان الله! ماذا أنزل الليلة من الخزائن؟!	١٢٢٢
سبحان الله! هذا كما قال قوم موسى	٥٤٠٨
سبحان الله هي صلاة الخلائق	٢٣٢٢
سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة	٨٨٢
سبحان رب العالمين	١٢١٨
سبحان ربي العظيم	٨٨١
سبحان الملك القدوس	١٢١٦،١٢٧٤،١٢٧٥
سبحانك اللهم ربنا وبحمدك، اللهم اغفر لي	٨٧١
سبحانك اللهم وبحمدك، وتبارك اسمك	١٢١٧
سبحانك اللهم وبحمدك، وتبارك اسمك، وتعالى جدك	٨١٥
سبع، وتسع، وإحدى عشرة ركعة	١١٩٢
سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظلّ إلا ظله	٧٠١
سبوح قدوس، رب الملائكة والروح	٨٧٢
ستخرج نار من نحو حضرموت	٦٢٧٤
ستر ما بين أعين الجن وعورات بني آدم	٣٥٨
ستصالحون الرّوم صلحاً آمناً	٥٤٢٨
ستفتح الشام فإذا خيرتم المنازل فيها	٦٢٧٨
ستفتح عليكم الأمصار، وستكون جنود	٣٨٤٣
ستفتح عليكم الروم ويكفيكم الله	٣٨٦٢
ستفتح لكم أرض العجم	٤٤٧٦
ستكون فتن، القاعد فيها خير من الماشي	٥٣٨٤
ستكون فتنة تستنظف العرب	٥٤٠١
ستكون فتنة صمّاء بكماء عمياء	٥٤٠٢
ستة أيام اعقل يا أبا ذر!	٣٧١٣
ستة لعنتهم ولعنهم الله	١٠٩
ستهب عليكم الليلة ريح شديدة	٥٩١٥
سجد وجهي للذي خلقه، وشق سمعه وبصره	١٠٣٥
سجدها داود توبة، ونسجدها شكراً	١٠٣٨
سحر رسول الله ﷺ	٥٨٩٣
السّخاء شجرة في الجنة، فمن كان سخياً أخذ بغصن	١٨٨٦
السخي قريب من الله، قريب من الجنة	١٨٦٩
سرنا مع رسول الله ﷺ بين مكة والمدينة	٥٧١٧
سرنا مع رسول الله ﷺ حتى نزلنا وادياً أفيح	٥٨٨٥

طرف الحديث	رقم الحديث
السعي بين الصفا والمروة تؤ	٢٦٢٢
السفر قطعة من العذاب.	٣٨٩٩
سقى الله أباك من سلسبيل الجنة	٦١٣٠
سل ربك العافية والمعافاة في الدنيا والآخرة	٢٤٩٠
سل رسول الله ﷺ سعداً ورش على قبره ماء	١٧١٩
سل رسول الله ﷺ من قبل رأسه	١٧٠٥
سل فقلت: أسألك مرافقتك في الجنة	٨٩٦
السلام على أهل الديار من المؤمنين	١٧٦٧
السلام عليك أبا خبيب	٦٠٠٣
السلام عليك يا ابن ذي الجناحين	٦١٤١
السلام عليك يا رسول الله	٥٩١٩
السلام عليكم أهل الديار من المؤمنين والمسلمين	١٧٦٤
السلام عليكم دار قوم مؤمنين	١٧٦٦،٢٩٨
السلام عليكم ورحمة الله	٤٢٤٩
السلام عليكم يا أهل القبور! يغفر الله لنا ولكم	١٧٦٥
السلام قبل الكلام	٤٦٥٣
سلوا الله ببطون أكفكم	٢٢٤٢
سلوا الله العفو والعافية	٢٤٨٩
سلوا الله لي الوسيلة	٥٧٦٧
سلوا الله من فضله	٢٢٣٧
سلوه لأي شيء يصنع ذلك	٢١٢٩
سم الله وكل بيمينك	٤١٥٩
السّمت الحسن والتّؤدة والاقتصاد	٥٠٥٩
سمع الله لمن حمده	٨٧٧،٨٧٠،٧٩٧، ١٢٩٠،١١٣٦،٨٠١،٧٩٩
سمع الله لمن حمده، اللهم ربنا لك	٨٧٥
سمع الله لمن حمده، ربنا لك الحمد	٧٩٣
سمع الله لمن حمده، ربنا لك الحمد: اللهم أنج	١٢٨٨

طرف الحديث	رقم الحديث
سمع سامع بحمد الله	٢٤٢٤
سمع النبي ﷺ قوماً يتدارؤون في القرآن	٢٣٧
السمع والطاعة على المرء المسلم فيما أحب	٣٦٦٤
سمعت رجلاً قرأ، وسمعت النبي ﷺ يقرأ خلافها	٢٢١٢
سمعت رسول الله ﷺ سئل عن شراء التمر بالرطب	٢٨٢٠
سمعت رسول الله ﷺ على أعواد هذا المنبر	٩٧٤
سمعت رسول الله ﷺ قرأ: ﴿غير المغضوب عليهم ولا الضالين﴾	٨٤٥
سمعت رسول الله ﷺ وهو بوادي العقيق	٢٧٥٨
سمعت رسول الله ﷺ يقرأ: ﴿يا عبادي الذين أسرفوا﴾	٢٣٤٨
سمعت رسول الله ﷺ يقرأ في المغرب بـ (الطور)	٨٣٢،٨٣١
سمعت رسول الله ﷺ يقول في خطبته عام حجة الوداع	٣٠٧٣
سمعت رسول الله ﷺ يقول ما بين الركنين	٢٥٨١
سمعت رسول الله ﷺ ينهى أن تصبر	٤٠٧٤
سمعت رسول الله ﷺ يهلّ ملبّداً	٢٥٤١
سمعت عبد الله بن عمرو، وسأله رجل قال: ألسنا من فقراء المهاجرين	٥٢٥٧
سمعت مالكاً وسئل أي شيء الزهد في الدنيا	٥٢٨٣
سمعت النبي ﷺ يأمر فيمن زنى	٣٥٥٦
سمعت النبي ﷺ يقرأ في العشاء: ﴿والتين والزيتون﴾	٨٢٤
سمعت النبي ﷺ ينهى عن القزع	٤٤٢٦
سمعت هشام بن حكيم بن حزام يقرأ سورة (الفرقان)	٢٢١١
سمّوا باسمي، ولا تكتنوا بكنيتي	٤٧٥٠
سن رسول الله ﷺ صلاة السفر ركعتين	١٣٥٠
سنة أبيكم إبراهيم عليه السلام	١٤٧٦
السّنّة على المعتكف أن لا يعود مريضاً	٢١٠٦

طرف الحديث	رقم الحديث
السّنّور سبع	٤٥١٣
السواك مطهرة للفم، مرضاة للرب	٣٨١
سووا صفوفكم، فإن تسوية الصفوف من إقامة الصلاة	١٠٨٧
سيأتي ملك من ملوك العجم، فيظهر على المدائن كلها إلا دمشق	٦٢٨٢
سيأتيكم ركيب مبغّضون، فإذا جاؤكم فرحّبوا بهم	١٧٨٢
سيحان وجيحان والفرات والنيل	٥٦٢٨
سيخرج قوم في آخر الزمان حداث الأسنان	٣٥٣٥
سيّد إدامكم الملح	٤٢٣٩
سيد الاستغفار أن تقول	٢٣٣٥
السيّد الله	٤٩٠٠
سيد القوم في السفر خادمهم	٣٩٢٥
سيروا، هذا جمدان، سبق المفرّدون	٢٢٦٢
سيصير الأمر أن تكونوا جنوداً مجندة	٦٢٧٦
سيكون في أمتي اختلاف وفرقة،	٣٥٤٣
سئل أنس عن خضاب النبي ﷺ	٤٤٧٨
سئل جابر عن الرجل يرى البيت	٢٥٧٤
سئل رسول الله ﷺ: أيّ العمل أفضل	٢٥٠٦
سئل رسول الله ﷺ أي الكلام أفضل	٢٣٠٠
سئل رسول الله ﷺ: أي الناس أكرم	٤٨٩٣
سئل رسول الله ﷺ عن ذراري المشركين	٩٣
سئل رسول الله ﷺ عن رجلين كانا في بني إسرائيل	٢٥٠
سئل رسول الله ﷺ عن ليلة القدر	٢٠٩٣
سئل رسول الله ﷺ عن الماء يكون في الفلاة	٤٧٧
سئل رسول الله ﷺ عن مس الرجل ذكره	٣٢٠
سئل رسول الله ﷺ عن ورقة	٤٦٢٣
سئل رسول الله ﷺ عن يوم كان مقداره خمسين ألف سنة	٥٥٦٤
سئل رسول الله ﷺ ما الكوثر	٥٦٤١
سئل عن الحياض التي بين مكة والمدينة	٤٨٨

طرف الحديث	رقم الحديث
سئل النبي ﷺ: أي الناس أشد بلاء	١٥٦٢
سُئل النبيّ ﷺ عن الجراد	٤١٣٤
سئل النبي ﷺ عن النّشرة	٤٥٥٣
[حـرف الشيـن]	
شاهت الوجوه	٥٨٩١
شرّ بيت في المسلمين	٤٩٧٣
شر الطعام طعام الوليمة يدعى لها الأغنياء	٣٢١٨
شرّ ما في الرجل شحّ هالع، وجبن خالع	١٨٧٤
شرار عباد الله المشّاؤون بالنّميمة	٤٨٧١
شراركم مَن إذا كان عليه الدّين أساء القضاء	٥١٤٥
شراك من نار أو شراكان من نار	٢٩٩٧
شرب رجل، فسكر، فلقي يميل في الفج	٣٦٢٢
شرب عمر بن الخطاب لبناً	٢٧٨٨
شرب عمر بن الخطاب لبناً فأعجبه	١٨٣٦
الشرك بالله، والسحر، وقتل النفس	٥٢
الشّرك الخفيّ أن يقوم الرجل فيصلي	٥٢٣٣
الشريك شفيع	٢٩٦٨
الشطرنج هو ميسر الأعاجم	٤٥١٠
شعار المؤمنين يوم القيامة على الصراط	٥٥٩٧
الشعث التفل	٢٥٢٧
الشعير بالشعير رباً	٢٨١٢
شغلني هذا عنكم منذ اليوم	٤٤٠٥
الشفاء في ثلاث	٤٥١٦
شفاعتي لأهل الكبائر من أمتي	٥٥٩٨
الشفعة في كلّ شيء	٢٩٦٨
شكا الناس إلى رسول الله ﷺ قحوط المطر	١٥٠٨
شكوت إلى رسول الله ﷺ أني أشتكي	٢٥٨٨
شكونا إلى رسول الله ﷺ الجوع	٥٢٥٤
شكى خالد بن الوليد إلى النبي ﷺ	٢٤١١
شمّت أخاك ثلاثاً	٤٧٤٣
شمّت العاطس ثلاثاً فإن زاد فشمّته	٤٧٤٢
الشمس والقمر ثوران مكوران	٥٦٩٢

طرف الحديث — رقم الحديث

الشمس والقمر مكوران ٥٥٢٦
الشهادة سبع، سوى القتل في سبيل الله ١٥٦١
الشهداء أربعة: رجل مؤمن جيد الإيمان ٢٨٥٨
الشهداء خمسة: المطعون ١٥٤٦
شهدت الأضحى يوم النحر مع
رسول الله ﷺ ١٤٧٢
شهدت خيبر مع سادتي، فكلموا فيّ ٤٠٠٥
شهدت الصلاة مع النبي ﷺ في يوم عيد ١٤٤٦
شهدت القتال مع رسول الله ﷺ فكان ٣٩٣٢
شهدت قتل الحسين آنفاً ٦١٦٦
شهدت مع رسول الله ﷺ أُحداً ٤٩٠٣
شهدت مع رسول الله ﷺ، فكان إذا ٣٩٣٣
شهدت مع رسول الله ﷺ يوم حنين ٥٨٨٨
شهدت مع النبي ﷺ حجته ١١٥٢
شهدت النبي ﷺ نفل الربع في البداة ٤٠٠٧
شهدنا بنت رسول الله ﷺ تدفن ١٧١٥
شهدنا مع رسول الله ﷺ حنيناً ٥٨٩٢
شهرا عيد لا ينقصان ١٩٧٢
الشهوة الخفيّة أن يصبح أحدهم صائماً ٥٢٣٢
الشهيد لا يجد ألم القتل ٣٨٣٦
الشؤم في ثلاثة ٣٠٨٧
الشؤم في المرأة، والدار والفرس ٣٠٨٧
شيبتني سورة هود وأخواتها ٥٣٥٣
شيبتني (هود) و(الواقعة) ٥٣٥٤
الشيطان جاثم على قلب ابن آدم ٢٢٨١
شيطان يتبع شيطانة ٤٥٠٦

[حـرف الصـاد]

صاحب الدّين مأسور بدَينه ٢٩١٦
صاحب الزّنا يتوب ٤٨٧٦
صاع من بر أو قمح عن كل اثنين؛ صغير
أو كبير ١٨٢٠
صالح النبي ﷺ المشركين يوم
الحديبية ٤٠٤٣

طرف الحديث — رقم الحديث

صانعه يحتسب في صنعته الخير ٣٨٧٢
الصائم المتطوع أمير نفسه ٢٠٧٩
صبحكم ومساكم ١٤٠٧
الصبر عند الغضب ٥١١٧
صحبت ابن صياد إلى مكة ٥٤٩٨
صحبت ابن عمر في طريق مكة فصلى
لنا الظهر ١٣٣٨
صحبت رسول الله ﷺ ثمانية عشر سفراً ١٣٥٢
صدق أبو عيّاش ٢٣٩٥
صدق الله إنما أموالكم وأولادكم فتنة ٦١٦٨
صدق الله وعده، ونصر عبده ٢٤٢٥
صدق الله، وكذب بطن أخيك ٤٥٢١
صدّق رؤياك ٤٦٢٤
صدق عبدي؛ فافرشوه من الجنة ١٦٣٠
صدق عمر ٥٦٠٣
صدق قاطعه ٣٩٨٦
صدقت، ذلك من مدد السماء الثالثة ٥٨٧٤
صدقة تصدق الله بها عليكم، فاقبلوا
صدقته ١٣٣٥
الصدقة على المسكين صدقة، وهي على ذي
الرحم ثنتان ١٩٣٩
صعد رسول الله ﷺ المنبر ٥٠٤٤
الصعود جبل من نار ٥٦٧٧
صغارهم دعاميص الجنة، يلقى أحدهم أباه ١٧٥٢
صل صلاة الصبح، ثم أقصر عن الصلاة ١٠٤٢
صل قائماً، فإن لم تستطع فقاعداً ١٢٤٨
صل معنا هذين ٥٨٣
صلّ ههنا ٣٤٤٠
صلاة الأوابين حين ترمض الفصال ١٣١٢
الصلاة، ثم يتلو هذه الآية ﴿وأمر أهلك
بالصلاة﴾ ١٢٤٠
الصلاة جامعة ٥٤٨٢
صلاة الجماعة تفضل صلاة الفذ بسبع

طرف الحديث — رقم الحديث

وعشرين درجة ١٠٥٢
الصلاة خير من النوم ٦٥٢
صلاة الرجل في بيته بصلاة، وصلاته في
مسجد القبائل ٧٥٢
صلاة الرجل في الجماعة تضعف على صلاته
في بيته ٧٠٢
صلاة الرجل قاعداً نصف الصلاة ١٢٥٢
صلاة الصبح ركعتين ركعتين ١٠٤٤
صلاة في مسجدي هذا خير من ألف صلاة ٦٩٢
الصلاة لوقتها ٥٦٨
صلاة الليل مثنى مثنى ١٢٥٤
الصلاة مثنى مثنى، تشهد في كل ركعتين ٨٠٥
صلاة المرء في بيته أفضل من صلاته
في مسجدي هذا ١٣٠٠
صلاة المرأة في بيتها أفضل من صلاتها
في حجرتها ١٠٦٣
الصلاة الوسطى صلاة الصبح ٦٣٨
الصلاة الوسطى صلاة الظهر ٦٣٦
الصلاة الوسطى صلاة العصر ٦٣٤
الصلاة، وما ملكت أيمانكم ٣٣٥٦
الصلح جائز بين المسلمين ٢٩٢٣
صلوا خمسكم، وصوموا شهركم، وأدوا
زكاة أموالكم ٥٧١
صلوا صلاة كذا في حين كذا، وصلاة كذا ١١٢٦
صلّوا على صاحبكم ٢٩٠٩، ٢٩١٣، ٢٩٢٠، ٤٠١١
صلوا في مرابض الغنم، ولا تصلوا في أعطان
الإبل ٧٣٩
صلوا قبل صلاة المغرب ركعتين ١١٦٥
صلوا كما رأيتموني أصلي ٦٨٣
الصلوات الخمس، والجمعة إلى الجمعة،
ورمضان إلى رمضان ٥٦٤
صلى أبو بكر العصر ثم خرج ٦١٧٨
صلى بنا رسول الله ﷺ بالمخمص ١٠٤٩

طرف الحديث — رقم الحديث

صلى بنا رسول الله ﷺ ذات يوم، ثم
أقبل علينا ١٦٥، ١١٣٧، ١١٣٧
صلى بنا رسول الله ﷺ صلاة الخوف ١٤٢٣
صلى بنا رسول الله ﷺ الظهر ٨١١
صلى بنا رسول الله ﷺ في كسوف ١٤٩٠
صلى بنا رسول الله ﷺ ونحن أكثر ما
كنا قط ١٣٣٤
صلى بنا رسول الله ﷺ يوماً الفجر وصعد
على المنبر فخطبنا ٥٩٣٦
صلى بنا رسول ﷺ على رجل من المسلمين ١٦٧٧
صلّى بنا عمّار بن ياسر صلاة ٢٤٩٧
صلى رسول الله ﷺ بمنى ركعتين ١٢٤٧
صلى رسول الله ﷺ حين كسفت الشمس
ثمان ركعات ١٤٨٦
صلى رسول الله ﷺ الظّهر بذي الحليفة ٢٦٢٧
صلى رسول الله ﷺ على قتلى أحد ٥٩٥٨
صلى رسول الله ﷺ في حجرته والناس
يأتمون به ١١١٤
صلى رسول الله ﷺ في خميصة لها أعلام ٧٥٧
صلى لنا أبو سعيد الخدري، فجهر بالتكبير ٨٠٦
صلى لنا رسول الله ﷺ الصبح بمكة،
فاستفتح سورة (المؤمنين) ٨٣٧
صلّى لنا رسول الله ﷺ صلاة الصبح
بالحديبية ٤٥٩٦
صليت أنا ويتيم في بيتنا خلف النبي ﷺ
وأم سليم ١١٠٨
صليت خلف ابن عباس على جنازة فقرأ
فاتحة الكتاب ١٦٥٤
صليت خلف رسول الله ﷺ فعطست ٩٩٢
صليت خلف شيخ بمكة، فكبر ثنتين ٨٠٧
صليت مع أنس بن مالك على جنازة رجل،
فقام حيال رأسه ١٦٧٩
صليت مع رسول الله ﷺ ركعتين قبل الظهر ١١٦٠

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
صليت مع رسول الله ﷺ صلاة الأولى	٥٧٨٩
صليت مع رسول الله ﷺ العيدين غير مرة	١٤٢٧
صليت مع النبي ﷺ الظهر في السفر ركعتين	١٢٤٢
صليت هذه الصلاة، أو مثل هذه الصلاة مع رسول الله ﷺ	٩٧٢
صليت وراء أبي هريرة على صبي لم يعمل خطيئة قط	١٦٨٩
صليت وراء رسول الله ﷺ على امرأة ماتت في نفاسها	١٦٥٧
صليت وراء النبي ﷺ بالمدينة العصر	١٨٨٣
صلينا مع رسول الله ﷺ صلاة العتمة	٦١٨
صلينا وراء عمر بن الخطاب الصبح، فقرأ فيهما بسورة يوسف	٨٦٥
صم أفضل الصوم صوم داود	٢٠٥٤
صمنا مع رسول الله ﷺ، فلم يقم بنا شيئاً من الشهر	١٢٩٨
صنع رسول الله ﷺ شيئاً، فرخص فيه، فتنزه	١٤٦
صنعت للنبي ﷺ بردة سوداء	٤٢٦٤
صنفان من أمتي ليس لهما في الإسلام نصيب	١٠٥
صنفان من أهل النار لم أرهما قوم معهم سياط كأذناب البقر يضربون بها	٣٥٢٤
الصور قرن ينفخ فيه	٥٥٢٨
صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته	١٩٧٠
صياح المولود حين يقع نزغة من الشيطان	٧٠
الصيام والقرآن يشفعان للعبد	١٩٦٣
صيامه بعد صيامه؛ لما بينهما أبعد	٥٢٨٦
[حرف الضاد]	
ضالّة المسلم حرق النار	٣٠٣٨
الضب لست آكله ولا أحرمه	٤١١٠
ضح به	١٤٥٦
ضحى رسول الله ﷺ بكبشين	١٤٥٣
ضرب الله مثلاً صراطاً مستقيماً	١٩١
ضرب بعض أصحاب النبي ﷺ خباءه	٢١٥٤
ضربت امرأة ضرتها بعمود فسطاط	٢٤٨٩
ضرس الكافر يوم القيامة مثل أُحد	٥٦٧٤
ضع القلم على أذنك	٤٦٥٨
ضع يدك على الذي يألم من جسدك	١٥٢٣
ضعوا لي ماء في المخضب	١١٤٧
ضعوا هذه الآية في السورة التي يذكر فيها كذا وكذا	٢٢٢٢
ضعيه في البيت لعل النبي ﷺ يأكله	١٨٨٠
الضيافة ثلاثة أيام	٤٢٤٤
[حرف الطاء]	
الطاعم الشاكر كالصّائم الصابر	٤٢٠٥
الطاعون رجز أرسل على طائفة	١٥٤٨
الطاعون شهادة لكل مسلم	١٥٤٥
طاف النبي ﷺ في حجة الوداع على بعير	٢٥٦٩
طعام الاثنين كافي الثلاثة	٤١٧٧
طعام أول يوم حق، وطعام يوم الثاني سنة	٣٢٢٤
الطعام بالطعام مثلاً بمثل	٢٨١١
طعام الواحد يكفي الاثنين	٤١٧٨
الطفل لا يصلى عليه، ولا يرث، ولا يورث، حتى يستهل	١٦٩١
طلاق الأمة تطليقتان، وعدتها حيضتان	٣٢٨٩
طلب العلم فريضة على كل مسلم	٢١٨
طلب كسب الحلال فريضة بعد الفريضة	٢٧٨١
طلحة والزبير جاراي في الجنة	٦١٢٣
طلقت منك بثلاث، وسبع وتسعون اتخذت بها	٣٢٩٣
طلقها	٤٩٤٠،٣٢١٧
طهور إناء أحدكم إذا ولغ فيه الكلب أن يغسله	٤٩٠
الطهور شطر الإيمان، والحمد لله تملأ الميزان	٢٨١
الطواف حول البيت مثل الصلاة	٢٥٧٦
طوبى لعبد آخذ بعنان فرسه	٥١٦١
طوبى للشام	٦٢٧٣

طرف الحديث	رقم الحديث
طوبى لمن رآني وآمن بي	٦٢٩٠
طوبى لمن طال عمره، وحسن عمله	٢٢٧٠
طوبى لمن وجد في صحيفته استغفاراً كثيراً	٢٣٥٦
طوفي من وراء الناس وأنت راكبة	٢٥٨٨
طول القيام	٢٨٣٣
طيب الرجال ما ظهر ريحه وخفي لونه	٤٤٤٣
طيب الكلام، وإطعام الطعام	٤٦
طيب النساء ما ظهر لونه وخفي ريحه	٤٤٤٣
طيب النّفس من النّعيم	٥٢٩٠
الطيرة شرك	٤٥٨٤
[حرف الظاء]	
الظلم ظلمات يوم القيامة	٥١٢٣
الظهر يركب بنفقته	٢٨٨٦
[حرف العين]	
عادني رسول الله ﷺ وأنا مريض	٣٠٧٢
عادني النبي ﷺ من وجع	١٥٥١
عادي الأرض لله ورسوله	٣٠٠٣
العاريّة مؤدّاة	٢٩٥٦
العامل على الصدقة بالحق كالغازي في سبيل الله	١٧٨٥
العائد في هبته كالكلب	٣٠١٨
العبادة في الهرج كهجرة إليّ	٥٣٩١
العباس مني وأنا منه	٦١٥٧
عبانا النبي ﷺ ببدر ليلاً	٣٩٤٧
عبد لم يرزقه الله مالاً ولا علماً، فهو يقول	٥٢٨٧
العبد المؤمن يستريح من نصب	١٦٠٣
العجّ والثّج	٢٥٢٧
عجب الله من قوم يدخلون الجنة	٣٩٦٠
عجب ربنا من رجلين رجل ثار عن وطائه	١٢٥١
عجب للمؤمن: إن أصابه خير حمد الله وشكر	١٧٢٢
عجباً لأمر المؤمن! إنّ أمره كلّه له خير	٥٢٩٧
عجباً للعمّة تورث ولا ترث	٣٠٦٨
عجبت مما عجبت منه، فسألت رسول الله ﷺ	١٣٣٥
عجبت من هؤلاء اللاتي كن عندي	٦٠٣٦
عجلت أيها المصلي! إذا صليت فقعدت	٩٣٠
عجلوا الركعتين بعد المغرب، فإنهما ترفعان مع المكتوبة	١١٨٥
العجماء جرحها جبار؛ والبئر جبار	١٧٩٨
العجماء جرحها جبار، والمعدن جبار	٣٥١٠
العجوة من الجنة	٤٥٦٩،٤٢٣٥
عدلت شهادة الزور بالاشراك بالله	٣٧٧٩
عدهن رسول الله ﷺ في يدي	٢٩٦
عذابها في الدنيا: الفتن والزلازل والقتل	٥٣٧٤
عذّبت امرأة في هرة أمسكتها حتى ماتت من الجوع	١٩٠٣
عرّس رسول الله ﷺ ليلة بطريق مكة	٦٨٧
عرض علي الأنبياء فإذا موسى ضرب من الرجال	٥٧١٤
عرض علي أول ثلاثة يدخلون الجنة	٣٨٣٢
عرض عليّ ربّي ليجعل لي بطحاء مكة ذهباً	٥١٩٠
عرضت علي أجور أمتي حتى القذاة يخرجها الرجل	٧٢٠
عرضت علي أعمال أمتي حسنها وسيئها	٧٠٩
عرضت عليّ الأمم فجعل يمرّ النبي ومعه الرجل	٥٢٩٦
عرضت على رسول الله ﷺ عام أحد وأنا	٣٣٧٦
عرضت عليّ النار، فرأيت فيها امرأة	٥٣٥١
عرضت عليه عام الخندق وأنا ابن خمس عشرة	٣٣٧٦
عرفة كلها موقف	٢٥٩٣
عرّفها سنة، ثم أعرف وكاءها	٣٠٣٣
عرق أهل النار أو عصارة أهل النار	٣٦٣٩
عرقك نجعله في طيبنا	٥٧٨٨
عشر من الفطرة: قص الشارب، وإعفاء اللحية	٢٧٩

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
العطاس، والنعاس، والتثاؤب في الصلاة	٩٩٩
عطس رجلان عند النبي ﷺ	٤٧٣٤
عطش الناس يوم الحديبية ورسول الله ﷺ بين يديه ركوة	٥٨٨٢
عظها فإن يك فيها خير فستقبل، ولا تضربن	٣٢٦٠
عقرى حلقى، أطافت يوم النحر	٢٦٦٩
عقل شبه العمد مغلظ،	٣٥٠١
علام تدغرن أولادكنّ بهذا العلاق	٤٥٢٤
علام يقتل أحدكم أخاه	٤٥٦٢
العلم ثلاثة: آية محكمة، أو سنة قائمة	٢٢٩
العلم علمان: فعلم في القلب فذاك العلم النافع	٢٧٠
علّمنا رسول الله ﷺ أن نقول	٤٧٤٤
علمنا رسول الله ﷺ التشهد في الصلاة	٣١٤٩
علمني رسول الله ﷺ أن أقول عند أذان المغرب	٦٦٩
علمني رسول الله ﷺ كلمات أقولهن في قنوت الوتر	١٢٧٣
علمني سنّة الأذان	٦٤٥
علمني كلاماً أقوله	٢٣١٧
على أنقاب المدينة ملائكة	٢٧٤١
علي بهما	١١٥٢
على الفطرة	٦٦٠
على كل مسلم صدقة	١٨٩٥
على مصافكم كما أنتم	٧٤٨
علي مني وأنا من علي	٦٠٩٢
على اليد ما أخذت حتى تؤدّي	٢٩٥٠
عليك بالحجامة	٤٤٧٣
عليك بالرفق، وإيّاك والعنف	٥٠٦٨
عليك بالصبر	٣٦٠٩
عليك بأمر خاصة نفسك	٥٣٩٨
عليك بتقوى الله	٢٤٣٨
عليك بتلاوة القرآن	٤٨٦٦

طرف الحديث	رقم الحديث
عليك بطول الصمت	٤٨٦٦
عليك بكثرة السجود لله، فإنك لا تسجد لله سجدة	٨٩٧
عليك بما تعرف، ودع ما تنكر	٥٢٩٨
عليك وعلى أبيك السلام	٤٦٥٥
عليك وعلى أمّك	٤٧٤١
عليكم بالأبكار	٣٠٩٢
عليكم بالأسود البهيم ذي النقطتين	٤١٠٠
عليكم بالأسود منه؛ فإنه أطيب	٤١٨٦
عليكم بالدلجة، فإن الأرض تطوى بالليل	٣٩٠٩
عليكم بالسكينة	٢٦١٠
عليكم بالشفاءين	٤٥٧١
عليكم بالصّدق	٤٨٢٤
عليكم بالعمائم	٤٣٧١
عليكم بحصى الخذف	٢٦١٠
عليكم بقيام الليل؛ فإنه دأب الصالحين قبلكم	١٢٢٧
عليكم بكل كميت أغر محجل	٢٨٧٨
عليكم بهذه الصلاة في البيوت	١١٨٢
عليكن بالتسبيح، والتهليل، والتقديس	٢٣١٦
عليكنّ بحافات الطريق	٤٧٢٧
عمداً صنعته يا عمر	٣٠٨
عمر أمتي من ستين سنة	٥٢٧٩
عمران بيت المقدس خراب يثرب	٥٤٢٤
العمرة إلى العمرة كفّارة لما بينهما	٢٥٠٨
العمرى جائزة	٣٠٠٩
العمرى جائزة لأهلها	٣٠١٤
عمل الرجل بيده	٢٧٨٣
عملت على عهد رسول الله ﷺ، فعملني	٣٧٤٩
عمّمني رسول الله ﷺ فسدلها بين يديّ	٤٣٣٩
عن الغلام شاتان، وعن الجارية	٤١٥٢
العهد الذي بيننا وبينهم الصلاة	٥٧٤
العيادة فواق	١٥٩٠

طرف الحديث	رقم الحديث
العيافة والطرق والطيرة من الجبت	٤٥٨٣
العين حق	٤٤٣٢، ٤٥٣١
عينان لا تمسهما النار	٣٨٢٩

[حـرف الغيـن]

طرف الحديث	رقم الحديث
غارت أمكم	٢٩٤٠
الغداء يا بلال!	٢٠٨٢
غدوت إلى رسول الله ﷺ بعبد الله بن أبي طلحة ليحنكه	٤٠٧٩
غدوة في سبيل الله أو روحة خير من الدنيا	٥٦١٤
غرة. عبد أو أمة	٣١٧٤
غريب، وغي أرض غربة	١٧٤٤
غزا نبي من الأنبياء، فقال لقومه	٤٠٣٣
الغزو غزوان، فأمّا من ابتغى وجه الله	٣٨٤٦
غزوت مع رسول الله ﷺ جيش العسرة	٣٥١١
غزوت مع رسول الله ﷺ سبع غزوات	٣٩٤١
غزوت مع رسول الله ﷺ فكان إذا	٣٩٣٤
غزوت مع رسول الله ﷺ قبل نجد	١٤٢٠
غزوت مع رسول الله ﷺ وأنا على ناضح قد أعيى	٥٩١٤
غزوت مع النبي ﷺ وشهدت معه الفتح	١٢٤٢
غزوت مع النبي ﷺ يوم خيبر، فأتت	٤١٣١
غزونا مع أبي بكر زمن النبي ﷺ فبيتناهم	٣٩٥٠
غزونا مع رسول الله ﷺ حنيناً	٥٨٩١
غزونا مع رسول الله ﷺ سبع غزوات	٤١١٣
غزونا مع رسول الله ﷺ لست عشرة	٢٠٢٠
غزونا مع رسول الله ﷺ هوازن	٣٩٦٢
غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم	٥٣٨
غطوا الإناء، وأوكوا السقاء؛ فإنّ في السنة ليلة ينزل فيها وباء	٤٢٩٨
غطوا الإناء، وأوكوا السقاء، وأغلقوا الأبواب	٤٢٩٦
غطوا بها رأسه، واجعلوا على رجليه من الإذخر	٦٢٠٥
غفار غفر الله لها	٥٩٨٤
غفر لامرأة مومسة مرت بكلب على رأس ركيّ	١٩٠٢
غفرانك	٣٥٩
الغلام مرتهن بعقيقته تذبح عنه	٤١٥٣
غلظ القلوب والجفاء في المشرق	٦٢٧٠
الغناء ينبت النفاق	٤٨١٠
الغنيمة الباردة الصوم في الشتاء	٢٠٦٥
الغيبة أشدّ من الزّنا	٤٨٧٤
غيّر النبي ﷺ اسم العاص	٤٧٧٦
غيروا الشيب، ولا تشبهوا باليهود	٤٤٥٥
غيروا هذا بشيء، واجتنبوا السواد	٤٤٢٤

[حـرف الفـاء]

طرف الحديث	رقم الحديث
فأت الذي هو خير وكفر عن يمينك	٣٤١٢
فاتقوا الله، وأعدلوا بين أولادكم	٣٠١٩
فاتّقوا النار ولو بشق تمرة	٥٥٥٠
فاجتمعوا على طعامكم	٤٢٥٢
فاجتنبوه	٣٦٥١
فاحتجمت أنا من غير سم	٤٥٧٢
فاحلق رأسك وأطعم فرقاً	٢٦٨٨
فاختاروا إحدى الطائفتين: إما السبي	٣٩٦٨
فاختاروا منهم خمسين فاستحلفوهم	٣٥٣٢
فأدخل أبو بكر يده، فقاء	٢٧٨٦
فأدخل عمر يده فاستقاءه	٢٧٨٨
فإذ تثاءب أحدكم فليردّه ما استطاع	٤٧٣٢
فإذا آتاك الله مالاً فلير أثر نعمة الله عليك	٤٣٥٢
فإذا اختلفت هذه الأصناف	٢٨٠٨
فإذا أرى أحدكم ما يكره فليقل	٤٥٩١
فإذا استيقظت يا صفوان! فصل	٢٢٦٩
فإذا أعطيت العافية والمعافاة في الدنيا والآخرة	٢٤٩٠
فإذا بعث عاملاً سأل عن اسمه	٤٥٨٨
فإذا جاوزوا بنا سدلت إحدانا جلبابها	٢٦٩٠
فإذا رأيت الذين يتبعون ما تشابه منه	٤٥١

طرف الحديث	رقم الحديث
فإذا رأيتم شيئاً من ذلك، فافزعوا إلى ذكره	١٤٨٤
فإذا كان يوم القيامة أكملها بهذه الرحمة	٢٣٦٦
فإذا كثير بن الصلت قد بنى منبراً من طين ولبن	١٤٥٢
الفار من الطاعون كالفار من الزحف	١٥٩٧
فارتقبوا عند ذلك ريحاً حمراء وزلزلة وخسفاً	٥٤٥٠
فارق واحدة، وأمسك أربعاً	٣١٧٧
فاستأذنته أن تنكح، فأذن لها، فنكحت	٣٣٢٨
فأسلمت يوم الفتح، وهرب زوجها من الإسلام	٣١٨٠
فأطعم وسقاً من تمر بين ستين مسكيناً	٣٣٠٠
فاطلعت في الجلجل فرأيت شعرات حمراء	٤٥٦٨
فاطمة بضعة مني	٦١٣٩
فاعتدت فيه أربعة أشهر وعشراً	٣٣٣٢
فأعطوا الطريق حقَّه	٤٦٤٠
فاغسله، ثم اغسله	٤٤٤٠
فافعلوا	٩٧٣
فاقدروا قدر الجارية الحديثة السن الحريصة على اللهو	٣٢٤٤
فاقض دين الله	٢٥١٢
فاكسى حلة من حلل الجنة	٥٧٦٦
فالتمس ولو خاتماً من حديد	٣٢٠٢
فالزمها، فإن الجنة عند رجلها	٤٩٣٩
فالله أحق أن يستحيي منه	٣١١٧
فأمرني أن آتي الذي هو خير وأكفر عن يميني	٣٤٢٥
فأمرني أن أضرب عنقه وآخذ ماله	٣١٧٢
فأمرني النبي ﷺ أن أنقض رأسي وامتشط	٢٥٥٦
فأمره النبي ﷺ أن يتخذ أنفاً من ذهب	٤٤٠٠
فأمرها أن تبدأ بالرجل قبل المرأة	٣٢٠٠
فأمسكها إذاً	٣٢١٧
فإن أخبارها أن تشهد على كل عبد	٥٥٤٤
فإن اشتجروا فالسلطان ولي من لا ولي له	٣١٣١
فإنَّ الله أغنى الشركاء عن الشِّرك	٥٣١٨
فإن الله ورسوله يصدقانكم	٦٢١٩
فإن خلق نبي الله ﷺ كان القرآن	١٢٥٧
فإن دماءكم وأموالكم وأعراضكم	٢٦٥٩، ٢٦٧٠
فإن ذلك شيء كتبه الله على بنات آدم	٢٥٧٢
فإن الشيطان لا يتمثَّل في صورتي	٤٦٠٩
فإن كنت لا بد فاعلاً فاصنع الشجر	٤٤٩٨
فإن لم تجدوا غيرها، فاغسلوها بالماء	٤٠٨٦
فإن لم تجديني فأتي أبا بكر	٦٠٢٢
فأنا أحب أن أستنَّ بسنَّته	٢٤١٣
فأنزل الله تعالى في ذلك ﴿والمحصنات من النساء...﴾	٣١٧٠
فانظر إليها: فإن في أعين الأنصار شيئاً	٣٠٩٨
فانظر إليها: فإنه أحرى أن يؤدم	٣١٠٧
فإنها تذهب حتى تسجد تحت العرش	٥٤٦٨
فإنها تقبل بأربع وتدبر بثمان	٣١٢١
فإنها لا يرمى بها لموت أحد ولا لحياته	٤٦٠١
فإنها نزلت في يوم عيدين، في يوم جمعة، ويوم عرفة	١٣٦٨
فإني نذير لكم بين يدي عذاب شديد	٥٨٤٦
فأنَّى يستجاب لذلك	٢٧٦٠
فأي آية في القرآن أعظم؟	٢١٦٩
فأين صلاته بعد صلاته	٥٢٨٦
فأيهم تعدّ لرغبتك ورهبتك	٢٤٧٦
فباع رسول الله ﷺ لهم ماله	٢٩١٨
فباع النبيّ ﷺ ماله كلّه في دَينه	٢٩١٧
فبينا هم كذلك إذ سمعوا ببأس هو أكبر من ذلك	٥٤٢٢
فبينا هم يقتسمون الغنائم قد علقوا سيوفهم بالزيتون، إذ صاح فيهم الشيطان	٥٤٢١
فتلت قلائد بدن النبي ﷺ بيدي	٢٦٣١

طرف الحديث	رقم الحديث
فتلت قلائدها من عهن كان عندي	٢٦٣٢
فتنة الدّهيماء لا تدع أحداً من هذه الأمة	٥٤٠٣
فتنة الرجل في أهله وماله ونفسه وولده	٥٤٣٥
فتنة عمياء صمّاء، عليها دعاة على أبواب النار	٥٣٩٦
فخيرها رسول الله ﷺ، فاختارت نفسها	٣١٩٨
فدعا عليهم رسول الله ﷺ أن يمزقوا	٣٩٢٧
فدعا له أن يبارك له في تجارته	٢٩٣٧
فدعوت المسلمين إلى وليمته، وما كان فيها	٣٢١٤
فذكروا ذلك لرسول الله ﷺ، فأنزل الله تعالى	٣٣٧١
فذلك له سهم جمع	١١٥٤
فذلك يوم يجعل الولدان شيباً	٥٥٢٠
فرّ من المجذوم كما تفرّ من الأسد	٤٥٧٧
فراش للرّجل وفراش لامرأته	٤٣١٠
فرج عني سقف بيتي	٥٨٦٤
فرس ترتبطه، تقاتل عليه في سبيل الله، ومملوك	٣٣٧٥
فرض الله الصلاة على لسان نبيكم ﷺ في الحضر أربعاً	١٣٤٩
فرض رسول الله ﷺ زكاة الفطر صاعاً من تمر	١٨١٥، ١٨١٨
فرضت الصلاة ركعتين، ثم هاجر رسول الله ﷺ	١٣٤٨
فرفعت إليه امرأة صبياً	٢٥١٠
فرق ما بيننا وبين المشركين العمائم	٤٣٤٠
فرقوا بين كل ذي محرم من المجوس	٤٠٣٥
فزوجها النجاشي النبي ﷺ وأمهرها عنه	٣٢٠٨
فسددوا، وقاربوا	٢٣٧١
فصل ما بين الحلال والحرام: الصوت والدف	٣١٥٣
فصل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب	١٩٨٣
فضل العالم على العابد كفضلي على أدناكم	٢١٣، ٢١٤
فضل الناس عمر بن الخطاب بأربع	٦٠٥٢
فضل هذا العالم الذي يصلي المكتوبة	٢٥٠
فضلت على الأنبياء بست	٥٧٤٨
فضلنا على الناس بثلاث: جعلت صفوفنا	٥٢٦
الفطرة خمس	٤٤٢٠
فطعنه النبيّ ﷺ في خاصرته	٤٦٨٥
ففيهما فجاهد	٣٨١٧
فقام إليه رسول الله ﷺ عرياناً	٤٦٨٢
فقد الجراد في سنة من سني عمر	٥٤٦٣
فقدت رسول الله ﷺ ليلة فإذا هو بالبقيع	١٢٩٩
فقضى رسول الله ﷺ أن دية جنينها غرة	٣٤٨٨
فقضى رسول الله ﷺ أن على أهل الحوائط	٢٩٥١
فقضى رسول الله ﷺ في الجنين غرة	٣٤٨٩
فقيه واحد أشد على الشيطان من ألف عابد	٢١٧
فكان لو اشترى تراباً لربح فيه	٢٩٣٢
فكان يأكله ويلقي النوى بين أصبعيه	٢٤٢٧
فكلّ من يدخل الجنة على صورة آدم	٤٦٢٨
فكله ما لم ينتن	٤٠٦٨
فكلوا ما بقي من لحمها	٢٦٩٧
فكلوا، وادّخروا، وأتجروا	٢٦٤٥
فلا تأتوا الكهان	٤٥٩٢
فلا ترم، وكل ممّا سقط	٢٩٥٧
فلا تعطه مالك	٣٥١٣
فلا تفعل، صم وأفطر	٢٠٥٤
فلا تقل: لو أني فعلت كان كذا وكذا، ولكن قل. قدّر الله	٥٢٩٨
فلا وصية لوارث	٣٠٧٣
فلا يضرك إن كان تطوعاً	٢٠٧٩
فلعل هذا عرق نزعه	٣٣١١
فلم أبتعثني الله إذاً	٣٠٠٤
فلم تحل الغنائم لأحد قبلنا	[illegible]

طرف الحديث	رقم الحديث
فلم تحل الغنائم لأحد من قبلنا	٣٩٨٥
فلم يزل يدّان حتى أغرق ماله	٢٩١٨
فلما قدم جعل له رسول الله ﷺ تسيير أربعة أشهر	٣١٨٠
فلما قدمت المدينة أتيته بالجمل	٢٨٧٦
فلو كان شيء سابق القدر سبقته العين	٤٥٣١
فليبلّغ الشاهد الغائب	٢٦٥٩
فليحفظ الرأس وما وعى، وليحفظ البطن وما حوى	١٦٠٧
فليس يصلح هذا	٣٠٣١
فما تركت لولدك	٢٠٧٢
فما شككت في قضاء بعد	٣٧٣٨
فما من يوم أكثر عتيقاً من النار من يوم عرفة	٢٦٠١
فما منعك أن تجيء به	٤٠١٢
فما نلتما من عرض أخيكما آنفاً أشد	٣٦٢٧
فمن ارتقب شيئاً	٣٠١٣
فمن أعدى الأول	٤٥٧٨
فمن زاد أو استزاد فقد أربى	٢٨٠٩
فمن كان محتجماً فيوم الخميس	٤٥٧٣
فمن همّ بحسنة فلم يعملها	٢٣٧٤
فمنهم مَن يكون سريع الغضب سريع الفيء	٥١٤٥
فنامت عيني، وسمعت أذناي	١٦١
فنحن أحق وأولى بموسى منكم	٢٠٦٧
فنزل رسول الله ﷺ تحت سمرة فعلّق بها سيفه	٥٣٠٤
فهبه له ولك كذا	٣٠٠٦
فهلا شققت عن قلبه	٣٤٥٠
فهلّا قبل أن تأتيني به	٣٥٩٨
فهلا بكراً تلاعبها وتلاعبك	٣٠٨٨
فُوا ببيعة الأول فالأول، أعطوهم	٣٦٧٥
فوالله لا الفقر أخشى عليكم	٥١٦٣
فولدت بقباء ثم أتيت به رسول الله ﷺ	
فوضعته	٤١٥١
في أصحابي اثنا عشر منافقاً	٥٩١٧
في أمتي اثنا عشر منافقاً	٥٩١٧
في الإنسان ثلاث مئة وستون مفصلاً	١٢١٥
في التوراة مكتوب: من بلغت ابنته	٣١٣٩
في ثقيف كذاب ومبير	٥٩٩٣
في الجنة	٣٩٣٧
في الجنة ثمانية أبواب، منها: باب يسمى الريان لا يدخله إلا الصائمون	١٩٥٧
في الجنة مئة درجة	٥٦١٧
في الحبّة السوداء شفاء من كل داء	٤٥٢٠
في الحرام يكفر، لقد كان لكم في	٣٢٧٧
في الرِّكاز الخمس	٣٠٣٦
في فاتحة الكتاب شفاء من كل داء	٢١٧٠
في كل عشرة أزقّ زق	١٨٠٧
في النفس الدية مئة من الإبل	٣٤٩٢
في يوم حنين كان أبو سفيان بن الحارث	٤٨٩٥
فيبقى شرار الناس في خفة الطير	٥٥٢٠
فيثور المسلمون إلى أسلحتهم، فيقتتلون فيكرم الله تلك العصابة	٥٤٢٨
فيجاء بكم فتشهدون أنه قد بلغ	٥٥٥٣
فيجيء إليه الرجل فيقول: يا مهدي	٥٤٥٥
فيرخين ذراعاً لا يزدن عليه	٤٣٣٥
فيسألهم ربهم وهو أعلم بهم	٢٢٦٧
فيسمع الكلمة فيلقيها إلى مَن تحته	٤٦٠٠
فيك مثل من عيسى	٦١٠٢
فيما استطعتم	٣٦٦٧
فيما استطعتن وأطقتن	٤٠٤٨
فيما سقت السماء والعيون أو كان عثرياً	١٧٩٧
فينزل عيسى بن مريم، فأمّهم، فإذا رآه عدو الله ذاب	٥٤٢١
فيه خمس خلال	١٣٦٤
فيه ولدت، وفيه أنزل علي	٢٠٤٥

[حرف القاف]

طرف الحديث	رقم الحديث
قاتل الله اليهود	٢٧٦٦
قاتل الله اليهود حرمت عليهم الشحوم	٢٧٦٧
القاتل لا يرث	٣٠٤٨
قال أصبت جراباً من شحم يوم خيبر	٤٠٠٠
قال الله تبارك وتعالى: أنا الله	٤٩٢٠
قال الله تعالى: أحب عبادي إليّ أعجلهم فطراً	١٩٨٩
قال الله تعالى: أعددت لعبادي الصالحين	٥٦١٢
قال الله تعالى: أنا أغنى الشركاء عن الشرك	٥٣١٥
قال الله تعالى: إني لست كل كلام الحكيم أتقبّل	٥٣٢٨
قال الله تعالى: ثلاثة أنا خصمهم يوم القيامة	٢٩٨٤
قال الله تعالى: قسمت الصلاة	٨٢٣
قال الله تعالى: كذبني عبدي ابن آدم	٢٠
قال الله تعالى: وجبت محبّتي للمتحابّين فيّ	٥٠١١
قال الله تعالى: يؤذيني ابن آدم يسب الدهر	٢٢
قال الله سبحانه وتعالى: إذا ابتليت عبدي	١٥٤٩
قال: اللهم ألهمني رشدي	٢٤٧٦
قال: خرج رسول الله ﷺ على أصحابه، فقرأ عليهم سورة الرحمن	٨٦١
قال: خرج علينا رسول الله ﷺ ونحن نتذاكر	٥٣٣٣
قال ربكم أنا أهل أن أتقى	٢٣٥١
قال ربّكم عز وجل: لو أن عبيدي أطاعوني لأسقيتهم المطر بالليل	٥٣١٠
قال رجل: لا تصدّقن بصدقة، فخرج بصدقته	١٨٧٦
قال رجل للنبي ﷺ	٤٩٨٨
قال رجل لم يعمل خيراً قط	٢٣٦٩
قال رجل: يا رسول الله! إن فلانة تذكر من كثرة	٤٩٩٢
قال رسول الله ﷺ، وحوله عصابة من أصحابه	١٨
قال: سجد النبي ﷺ بالنجم وسجد معه المسلمون	١٠٢٣
قال: سجدنا مع النبي ﷺ في: ﴿إذا السماء انشقت﴾	١٠٢٤
قال: سجدة ﴿ص﴾ ليس من عزائم السجود	١٠٢٧
قال: صلى بنا إمام لنا يكنى أبا رمثة	٩٧٢
قال: فتح القسطنطينية مع قيام الساعة	٥٤٣٦
قال: قنت رسول الله ﷺ شهراً متتابعاً	١٢٩٠
قال: كان النبي ﷺ يغير إذا طلع الفجر	٦٦٠
قال: كنا إذا صلينا مع النبي ﷺ.. قلنا	٩٠٩
قال لي عبد الله بن عمر: هل تدري ما قال أبي	٥٣٥٧
قال موسى عليه السلام: يا رب! علمني شيئاً أذكرك به	٢٣٠٩
قام رسول الله ﷺ حتى أصبح بآية	١٢٠٥
قام رسول الله ﷺ خطيباً فذكر فتنة القبر	١٣٧
قام رسول الله ﷺ على المنبر، ثم بكى	٢٤٨٩
قام رسول الله ﷺ ليصلي، فجئت حتى قمت عن يساره	١١٠٧
قام فينا رسول الله ﷺ بخمس كلمات	٩١
قام فينا رسول الله ﷺ خطيباً	٥١٤٥
قام فينا رسول الله ﷺ مقاماً	٥٢٧٩، ٥٦٩٩
قام النبي ﷺ حتى تورمت قدماه	١٢٢٠
قبح الله هاتين اليدين	١٤١٧
قبض روح رسول الله ﷺ في هذين	٤٣٠٦
قبض النبي ﷺ وهو ابن ثلاث وستين	٥٨٤٠
قبّل رسول الله ﷺ الحسن	٤٦٧٨
قبلة الرجل امرأته وجسها بيده من الملامسة	٣٣٠
القتل في سبيل الله يكفّر	٢٨٠٦
قتل مصعب بن عمير وهو خير مني	١٦٤٤
قتلوه، قتلهم الله! ألا سألوا إذا لم يعلموا	٥٣١
القتلى ثلاثة: مؤمن جاهد بنفسه	٢٨٥٩
قحط أهل المدينة قحطاً شديداً	٥٩٥٠

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
قد ابدلكم الله بهما خيراً منهما	١٤٣٩
قد اجرنا من اجرت يا أم هانىء	٢٩٧٧
قد أحصر رسول الله ﷺ فحلق رأسه	٢٧٠٧
قد اختضب أبو بكر بالحناء والكتم	٤٤٧٨
قد أريت الآن مذ صليت لكم الصلاة الجنة والنار	٥٦٩٧
قد استجيب لك فسل	٢٤٣٢
قد أفلح مَن أخلص الله قلبه للإيمان	٥٢٠٠
قد أفلح من أسلم	٥١٦٥
قد أمّنا من أمّنت	٣٩٧٧
قد أنزل فيك وفي صاحبتك. فاذهب	٢٣٠٤
قد أوتر رسول الله ﷺ، وأوتر المسلمون	١٢٨٠
قد بايعتك	٤٠٤٥
قد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده	٢٥٥٥
قد حج النبي ﷺ، فأخبرتني عائشة	٢٥٦٣
قد ذهب أهل الدثور بالدرجات العلى	٩٦٥
قد رجعت إلى ربي حتى استحييت منه	٥٨٦٣
قد عفوت عن الخيل والرقيق، فهاتوا صدقة الرقّة	١٧٩٩
قد علمتم أني أتقاكم لله وأصدقكم	٢٥٥٩
قد عمدت إلى رزق رزقنيه الله	٥٩٢٧
قد فعلنا، قد فعلنا	٤٨٩١
قد فقدنا ابن صياد يوم	٥٥٠٢
قد قضى	١٧٢٤
قد وضعت السلاح	٥٨٨٠
قد وقع في نفسي شيء من القدر	١١٥
القدرية مجوس هذه الأمة	١٠٧
قدم رجلان من المشرق فخطبا	٤٧٨٣
قدم رسول الله ﷺ علينا بمكة قدمة	٤٤٤٦
قدم رسول الله ﷺ لأربع مضين من ذي الحجة	٢٥٦٠
قدم رسول الله ﷺ المدينة وهم يسلفون	٢٨٨٣
قدم رسول الله ﷺ من غزوة تبوك	٢٢٦٥

طرف الحديث	رقم الحديث
قدم زيد بن حارثة المدينة	٤٦٨٢
قدم على عائشة نسوة من أهل حمص	٤٤٧٥
قدم على النبي ﷺ سبي	٢٢٧٠
قدم على النبي ﷺ نفر من عكل	٣٥٢٩
قدم نبي الله ﷺ وهم يؤبرون النخل	١٤٧
قدم النبي ﷺ المدينة	١٤٣٩
قدم النبي ﷺ المدينة، فقدمت المدينة	١٠٤٢
قدمت أنا وأخي من اليمن	٦١٩٨
قدمت الشام، فصليت ركعتين	٦٢٠٠
قدمت عليّ أمي	٤٩١٣
قدمت على أهلي من سفر	٤٤٤٢
قدمت المدينة، فلقيت عبد الله بن سلام	٢٨٣٣
قدّمنا رسول الله ﷺ ليلة المزدلفة أغيلمة	٢٦١٣
قدمنا فوافقنا رسول الله ﷺ حين افتتح خيبر	٤٠١٠
قرأ رسول الله ﷺ في صلاة المغرب بـ ﴿حم﴾ الدخان	٨٦٧
قرأ رسول الله ﷺ هذه الآية ﴿يومئذ تحدث أخبارها﴾	٤٤٤٤
قرأ عمر بن الخطاب رضي الله عنه	٤٠٦١
قراءة الرجل القرآن في غير المصحف ألف درجة	٢١٦٧
قراءة القرآن في الصلاة	٢١٦٦
قرأت على رسول الله ﷺ والنجم، فلم يسجد	١٠٢٦
قربت إلى النبي ﷺ جنباً مشوياً فأكل منه	٣٢٥
قرصت نملة نبياً من الأنبياء فأمر	٤١٢٢
قريش والأنصار وجهينة ومزينة وأسلم وغفار وأشجع موالي	٤٩٨٥
قسمت خيبر على أهل الحديبية، فقسمها	٤٠٠٦
قسمت الصلاة بيني وبين عبدي	٨٢٣
قصر الصلاة وأتم	١٣٤١
القضاة ثلاثة: واحد في الجنة	٢٧٣٥
قضى رسول الله ﷺ: أن الخصمين يقعدان	٢٧٨٦

طرف الحديث	رقم الحديث
قضى رسول الله ﷺ بالشّفعة في كلّ شركة لم تقسم	٢٩٦٢
قضى رسول الله ﷺ في بروع بنت واشق امرأة منا بمثل ما قضيت	٣٢٠٧
قضى رسول الله ﷺ في جنين امرأة	٣٥٠٣،٢٤٨٧
قضى رسول الله ﷺ في دية الخطأ	٢٤٩٧
قضى رسول الله ﷺ في العين القائمة	٣٥٠٢
قضى رسول الله ﷺ في المواضح خمساً	٣٤٩٣
قضى عمر رضي الله عنه في شبه العمد ثلاثين حقة	٣٥٠٧
قضى النبي ﷺ بالشّفعة في كل مالم يقسم	٢٩٦١
قطع النبي ﷺ يد سارق في مجن	٣٥٩١
قفلة كغزوة	٣٨٤١
قفوا على مشاعركم، فإنكم على إرث	٢٥٩٥
قل إذا أصبحت وإذا أمسيت	٢٤٤٨
قل: الله أكبر، الله أكبر، الله أكبر	٦٤٢
قل: اللهم اجعل سريرتي خيراً من علانيتي	٢٥٠٤
قل: اللهم اغفر لي	٢٢١٧
قل: اللهمّ إني أعوذ بك من شرّ سمعي	٢٤٧٢
قل: اللهم إني ظلمت نفسي ظلماً كثيراً	٩٤٢
قل: اللهم اهدني	٢٤٨٥
قل: اللهم عالم الغيب والشهادة	٢٣٩٠
قل: آمنت بالله، ثم استقم	١٥
قل الحق وإن كان مرّاً	٤٨٦٦
قل سبحان الله، والحمد لله، ولا إله إلا الله	٨٥٨
قل عمرة وحجّة	٢٧٥٨
قل كما يقولون، فإذا انتهيت فسل تعط	٦٧٣
قل: لا إله إلا الله	٢٢١٧
قل لي في الإسلام قولاً لا أسأل عنه أحداً	١٥
قلت للنبي ﷺ: حسبك من صفيّة كذا	٤٨٥٣
فلما خطبنا رسول الله ﷺ إلا	٣٥
قلّما كان رسول الله ﷺ يقوم من مجلس	٢٤٩٢
قلنا يوم الخندق: يا رسول الله	٢٤٥٥

طرف الحديث	رقم الحديث
قم عنا فلست منا	١٥٧١
قم فاقضه	٢٩٠٨
قم يا حمزة! قم يا علي! قم	٣٩٥٧
قمت على باب الجنة، فكان عامة من دخلها المساكين	٥٢٣٣
قمت مع رسول الله ﷺ، فلما ركع مكث قدر سورة البقرة	٨٨٢
قنت رسول الله ﷺ بعد الركوع	١٢٩٤
قولوا: اللهم صل على محمد وأزواجه	٩٢٠
قولوا: اللهم صل على محمد وعلى آل محمد	٩١٩
قولي: اللهم إنك عفوّ تحب العفو فاعف عني	٢٠٩١
قولي حين تصبحين: سبحان الله وبحمده	٢٣٩٣
قولي: السلام على أهل الديار من المؤمنين والمسلمين	١٧٦٧
قوموا إلى جنة عرضها السماوات والأرض	٣٨١٠
قوموا إلى سيدكم	٤٦٩٥،٣٩٦٣
قوموا عنّي	١٥٨٩
قوموا فانحروا، ثم احلقوا	٤٠٤٢
قيسوا ما بينهما	٢٣٢٧
قيل لرسول الله ﷺ: أرأيت الرجل	٥٢١٧
قيل لرسول الله ﷺ: أيّ الناس أفضل؟	٥٢٢١
قيل: يا رسول الله! أي الدعاء أسمع	٩٦٨

[حـرف الكـاف]

طرف الحديث	رقم الحديث
كاد الفقر أن يكون كفراً	٥٠٥١
كان آخر ما وصّاني به رسول الله ﷺ	٥٠٩٥
كان إبراهيم خليل الرحمن أول الناس ضيف الضيف	٤٤٨٨
كان ابن حنيف، وقيس بن سعد قاعدين بالقادسية	١٦٨٠
كان ابن عمر إذا استجمر	٤٤٣٦
كان ابن عمر إذا صلى الجمعة بمكة تقدم فصلى ركعتين	١١٨٧
كان أبو طلحة أكثر الأنصار بالمدينة مالاً	١٩٤٥

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
كان أبو طلحة يتترس مع النبي ﷺ	٣٨٦٥
كان أبي يقسم للحر والعبد	٤٠٥٩
كان أبي يقول في دبر الصلاة	٢٤٨٠
كان أحبّ الثياب إلى رسول الله ﷺ القميص	٤٢٢٨
كان أحبّ الثياب إلى النبي ﷺ أن يلبسها الحبرة	٤٣٠٤
كان أحبّ الشراب إلى رسول الله ﷺ الحلو البارد	٤٢٨٢
كان أحبّ الطعام إلى رسول الله ﷺ الثّريد	٤٢٢٠
كان أخوان على عهد رسول الله ﷺ	٥٣٠٨
كان إذا استوى على بعيره خارجاً إلى السفر كبّر	٢٤٢٠
كان إذا اشتكى الإنسان الشيء منه	١٥٢١
كان إذا جلس في الصلاة، وضع يديه على ركبتيه	٩٠٧
كان إذا سمع صوت الرعد والصواعق	١٥٢١
كان إذا مرض أحد من أهل	١٥٢٢
كان الأذان على عهد رسول الله ﷺ مرتين مرتين	٦٤٣
كان أصحاب رسول الله ﷺ، لا يرون... تركه كفر غير الصلاة	٥٧٩
كان أصحاب رسول الله ﷺ ينتظرون العشاء حتى تخفق	٢١٧
كان أصحاب النبي ﷺ يكرهون الصوت عند القتال	٢٩٥١
كان أكثر انصراف النبي ﷺ من صلاته إلى شقه الأيسر	٩٥٢
كان الله ولم يكن شيء قبله	٥٦٩٨
كان أهل الجاهلية يأكلون أشياء	٤١٤٦
كان أهل الكتاب يسدلون أشعارهم	٤٤٢٥
كان أهل اليمن يحجّون فلا يتزوّدون	٢٥٣٣
كان بالمدينة رجلان: أحدهما يلحد، والآخر لا يلحد	١٧٠٠
كان بيني وبين رجل من اليهود أرض	٢٧٧٥
كان جعفر يحب المساكين ويجلس إليهم	٦١٦١
كان الحسين بن علي، رضي الله عنهما في حجر رسول الله ﷺ	٥٠١
كان خاتم النبي ﷺ في هذه	٢٣٨٩
كان ربعة من القوم	٥٧٨٢
كان الرجل إذا أسلم	٢٤٨٦
كان الرجل فيمن كان قبلكم يحفر له في الأرض	٥٨٥٨
كان رجل يداين الناس	٢٩٠١
كان رجل يقرأ سورة الكهف	٢١١٧
كان رسول الله ﷺ أجود الناس بالخير	٢٠٩٨
كان رسول الله ﷺ أحسن الناس، وأجود الناس	٥٨٠٤
كان رسول الله ﷺ إذا أُتي بطعام سأل عنه	١٨٢٤،٤٦٧٣
كان رسول الله ﷺ إذا أدخل رجله في الغرز	٢٥٤٢
كان رسول الله ﷺ إذا أراد أن يعتكف صلى الفجر	٢١٠٤،٢٤٣٦،٢٢٣٢
كان رسول الله ﷺ إذا استيقظ من الليل قال: لا إله إلا أنت، سبحانك اللهم وبحمدك، أستغفرك	١٢١٤
كان رسول الله ﷺ إذا اشتكى منا إنسان	١٥٣٠
كان رسول الله ﷺ إذا أصبح	٢٣٨٩،٢٤١٤
كان رسول الله ﷺ إذا اعتكف	٢١٠٠،٤٣٣٨
كان رسول الله ﷺ إذا اغتسل من الجنابة	٤٣٥
كان رسول الله ﷺ إذا أكل مع قوم كان آخرهم أكلاً	٤٢٥٥
كان رسول الله ﷺ إذا أمّر أميراً	٢٩٢٩
كان رسول الله ﷺ إذا انصرف من صلاته استغفر ثلاثاً	٩٦١
كان رسول الله ﷺ إذا أوى إلى فراشه	٢٣٨٩
كان رسول الله ﷺ إذا تبع جنازة لم يقعد حتى توضع	١٦٨١
كان رسول الله ﷺ إذا توضأ وضوء الصلاة حرك خاتمه	٤٢٩
كان رسول الله ﷺ إذا جاءه أمر سروراً	١٤٩٤
كان رسول الله ﷺ إذا جلس	٤٧٠٢،٤٧١٣،٥٨٣٠
كان رسول الله ﷺ إذا خطب احمرت عيناه	١٤٠٧
كان رسول الله ﷺ إذا دخل الخلاء	٢٣٧،١٩٦٦،٢٠٩٠،٦٠٦٢
كان رسول الله ﷺ إذا رفع ظهره من الركوع	٨٧٥،٨٧٦،٢٢٤٥
كان رسول الله ﷺ إذا سافر وأراد أن يتطوع	١٣٤٥،٢٤٢١،٢٥٣٩،٤٤٧١
كان رسول الله ﷺ إذا سر استنار وجهه	٥٧٩٨
كان رسول الله ﷺ إذا سلم من صلاته يقول بصوته الأعلى	٩٦٣
كان رسول الله ﷺ إذا صلى صلاة أقبل	٩٤٤،٥٨٠٨
كان رسول الله ﷺ إذا طاف في الحج	٢٥٦٤
كان رسول الله ﷺ إذا غزا قال	٢٤٤٠
كان رسول الله ﷺ إذا قام إلى الصلاة يكبر	٧٩٩،٨١٠
كان رسول الله ﷺ إذا قدم من سفر تلقي	٢٩٠٠
كان رسول الله ﷺ إذا قعد في التشهد وضع	٩٠٦،٩٠٨
كان رسول الله ﷺ إذا قفل من غزو	٢٤٢٥
كان رسول الله ﷺ إذا كان الحر أبرد	٦٢٠،٢٩٢٢
كان رسول الله ﷺ إذا كبّر رفع يديه حتى يحاذي	٧٩٥
كان رسول الله ﷺ إذا لبس قميصاً بدأ بميامنه	٤٣٣٠
كان رسول الله ﷺ إذا نظر في المرآة	٥٠٩٨
كان رسول الله ﷺ إذا نهض من الركعة الثانية	٨١٩
كان رسول الله ﷺ أزهر اللون	٥٧٨٧

طرف الحديث	رقم الحديث
كان رسول الله ﷺ أشد تعجيلاً للظهر.	٦١٩
كان رسول الله ﷺ أفلج الثنيتين	٥٧٩٧
كان رسول الله ﷺ أمرنا بالقيام في الجنازة	١٦٨٢
كان رسول الله ﷺ ضليع الفم	٥٧٨٤
كان رسول الله ﷺ طويل الصمت	٥٨٢٦
كان رسول الله ﷺ عبداً مأموراً، ما اختصنا	٣٨٨٢
كان رسول الله ﷺ في سفر فرأى زحاماً	٢٠٢١
كان رسول الله ﷺ قد شمط مقدم رأسه ولحيته	٥٧٧٩
كان رسول الله ﷺ لا يتوضأ بعد الغسل	٤٤٥
كان رسول الله ﷺ لا يطرق أهله	٣٩٠٢
كان رسول الله ﷺ لا يعرف فصل السورة	٢٢١٨
كان رسول الله ﷺ لا يغدو يوم الفطر حتى يأكل تمرات	١٤٣٣
كان رسول الله ﷺ لا يقوم من مصلّاه	٤٧٤٧
كان رسول الله ﷺ ليس بالطويل البائن	٥٧٨٢،٥٧٩٠
كان رسول الله ﷺ ليصلي الصبح، فتنصرف النساء	٥٩٨
كان رسول الله ﷺ مربوعاً	٥٧٨٣
كان رسول الله ﷺ مضطجعاً في بيته	٦٠٦٩
كان رسول الله ﷺ ممّا يكثر أن يقول لأصحابه	٤٦٢٥
كان رسول الله ﷺ من أحسن الناس خلقاً	٥٨٠٢
كان رسول الله ﷺ وأبو بكر وعمر يصلون العيدين قبل الخطبة	١٤٢٨
كان رسول الله ﷺ يأتي دار قوم من الأنصار	٤٥١٣
كان رسول الله ﷺ يأكل بثلاثة أصابع	٤١٦٤
كان رسول الله ﷺ يأمر بصيام يوم عاشوراء	٢٠٦٩
كان رسول الله ﷺ يأمرنا إذا كنا سفراً	٥٢٠،١١٣٥،٤٤٤٩

طرف الحديث	رقم الحديث
كان رسول الله ﷺ يامرني ان اصوم ثلاثة	٢٠٦٠
كان رسول الله ﷺ يتحفّظ من شعبان	١٩٨٠
كان رسول الله ﷺ يتخلف في المسير، فيزجي الضعيف	٢٩١٣
كان رسول الله ﷺ يتعوّذ من خمس	٤٥٦٣،٢٤٦٦
كان رسول الله ﷺ يتفاءل ولا يتطيّر	٤٥٨٢
كان رسول الله ﷺ يتنفّس في الشراب ثلاثاً	٤٢٦٣
كان رسول الله ﷺ يتوضا لكل صلاة	٤٢٥
كان رسول الله ﷺ يجتهد في العشر الأواخر	٢٠٨٩
كان رسول الله ﷺ يجعل في قسم المغانم	٤٠٣٢
كان رسول الله ﷺ يجلس معنا	٤٧٠٥
كان رسول الله ﷺ يجمع بين الظهر والعصر	١٣٣٩
كان رسول الله ﷺ يجنب، ثم ينام، ثم ينتبه، ثم ينام	٤٦٨
كان رسول الله ﷺ يحب الحلواء والعسل	٤١٨٢
كان رسول الله ﷺ يحب هذه السورة	٢١٨٢
كان رسول الله ﷺ يحتجم في الأخدعين	٤٥٤٦
كان رسول الله ﷺ يحثّنا على الصدقة	٣٥٤٠
كان رسول الله ﷺ يخصف نعله	٥٨٢٢
كان رسول الله ﷺ يخطب خطبتين	١٤١٣
كان رسول الله ﷺ يخطبنا، إذ جاء الحسن والحسين	٦١٦٨
كان رسول الله ﷺ يدخل الخلاء، فاحمل انا وغلام إداوة	٣٤٢
كان رسول الله ﷺ يدخل على أم حرام بنت ملحان	٥٨٥٩
كان رسول الله ﷺ يدركه الفجر في رمضان وهو جنب	٢٠٠١
كان رسول الله ﷺ يذبح وينحر بالمصلى	١٤٣٨
كان رسول الله ﷺ يرغب في قيام رمضان	١٢٩٦
كان رسول الله ﷺ يرفع يديه في الدعاء	٢٢٥٣
كان رسول الله ﷺ يركع بذي الحليفة ركعتين	٢٥٥١
كان رسول الله ﷺ يستحب الجوامع من الدعاء	٢٢٤٦
كان رسول الله ﷺ يستفتح الصلاة بالتكبير	٧٩١
كان رسول الله ﷺ يستن وعنده رجلان	٣٨٨
كان رسول الله ﷺ يسكت بين التكبير وبين القراءة	٨١٢
كان رسول الله ﷺ يسلم في الصلاة تسليمة تلقاء وجهه	٩٥٧
كان رسول الله ﷺ يسمي لنا نفسه أسماء	٥٧٧٧
كان رسول الله ﷺ يسوي صفوفنا	١٠٩٧،١٠٨٥
كان رسول الله ﷺ يسير في طريق مكة	٢٢٦٢
كان رسول الله ﷺ يصلي أربعاً بعد أن تزول الشمس	١١٦٩
كان رسول الله ﷺ يصلي تطوعاً والباب عليه مغلق	١٠٠٥
كان رسول الله ﷺ يصلي الصلوات نحواً من صلاتكم	٦١٧
كان رسول الله ﷺ يصلي الضحى	١٣٢٠
كان رسول الله ﷺ يصلي الظهر بالهاجرة	٦٣٧
كان رسول الله ﷺ يصلي العصر، والشمس مرتفعة	٥٩٢
كان رسول الله ﷺ يصلي في مرط	١٣٤٠،٥٥٠
كان رسول الله ﷺ يصلي قبل العصر أربع ركعات	١١٧٢،١١٧١
كان رسول الله ﷺ يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة	١٢٥٦
كان رسول الله ﷺ يصوم الاثنين والخميس	٢٠٥٥
كان رسول الله ﷺ يصوم حتى نقول	٢٠٣٦
كان رسول الله ﷺ يصوم من غرة كل شهر	٢٠٥٩،٢٠٥٨
كان رسول الله ﷺ يضحي بكبش اقرن فحيل	١٤٦٦

طرف الحديث	رقم الحديث
كان رسول الله ﷺ يضع لحسّان منبر	٤٨٠٥
كان رسول الله ﷺ يطيل القراءة في الركعتين	١١٨٣
كان رسول الله ﷺ يعجبه الثفل	٤٢١٧
كان رسول الله ﷺ يعجبه من الدّنيا ثلاثة	٥٢٦٠
كان رسول الله ﷺ يعلمنا التشهد كما يعلمنا السورة من القرآن	١٢٢٢،٩١٠
كان رسول الله ﷺ يعلمهم إذا خرجوا إلى المقابر	١٧٦٤
كان رسول الله ﷺ يعوذ الحسن	١٥٣٥
كان رسول الله ﷺ يغتسل من الجنابة، ثم يستدفىء	٤٥٩
كان رسول الله ﷺ يغزو بام سليم	٣٩٤٠
كان رسول الله ﷺ يفتتح صلاته بـ: بسم الله الرحمن الرحيم	٨٤٤
كان رسول الله ﷺ يفطر من الشهر	١٢٤١
كان رسول الله ﷺ يقبل الهدية ويثيب عليها	١٨٢٦
كان رسول الله ﷺ يقبّل ويباشر	٢٠٠٠
كان رسول الله ﷺ يقرأ السجدة	١٠٢٥
كان رسول الله ﷺ يقرأ علينا القرآن، فإذا مر بالسجدة	١٠٣٢
كان رسول الله ﷺ يقرأ في العيدين، وفي الجمعة	٨٤٣،٨٤٠
كان رسول الله ﷺ يقطع قراءته، يقول: ﴿الحمد لله رب العالمين﴾	٢٢٠٥
كان رسول الله ﷺ يقول إذا أصبح	٢٤١٥
كان رسول الله ﷺ يقوم دية الخطا	٣٥٠٠
كان رسول الله ﷺ يكبر في الصلاة كلما خفض	٨٠٨
كان رسول الله ﷺ يكثر دهن راسه	٤٤٤٥
كان رسول الله ﷺ يكثر الذكر	٥٨٣٣
كان رسول الله ﷺ يكره الشكال في الخيل	٣٨٦٩
كان رسول الله ﷺ ينبذ له أول الليل	٤٢٨٨
كان رسول الله ﷺ ينقل التراب	٤٧٩٢
كان رسول الله ﷺ يوتر بثلاث، يقرا فيهن بتسع سور	١٢٨١
كان رسول الله ﷺ يوتر بواحدة	١٢٨٥
كان رسول الله ﷺ يؤتي بالرجل	٢٩١٣
كان رسول الله ﷺ يؤمنا فياخذ شماله بيمينه	٨٠٣
كان رسول ﷺ إذا قام من الليل كبر	١٢١٧
كان الركبان يمرون بنا	٢٦٩٠
كان ركوع النّبي ﷺ، وسجوده وبين السجدتين	٨٦٩
كان زكرياء نجاراً	٥٧٢١
كان زيد بن ارقم يكبر على جنائزنا أربعاً	١٦٥٣
كان شعار المهاجرين: عبد الله، وشعار الأنصار	٣٩٤٩
كان صداقه لأزواجه ثنتي عشرة أوقية ونش	٣٢٠٣
كان طول آدم ستين ذراعاً	٥٧٣٦
كان عبد الله بن عمر، إذا جلس في الصلاة وضع يديه على ركبتيه	٩١٧
كان عبد الله بن مسعود يذكر الناس في كل خميس	٢٠٧
كان عطاء البدريين خمسة آلاف	٦٢٦٥
كان على ثقل النبي ﷺ رجل يقال له كركرة	٢٩٩٨
كان على النبي ﷺ يوم أحد درعان	٦١٢١
كان عمر يضرب الأيدي على صلاة بعد العصر	١١٧٩
كان عندنا خمر ليتيم، فلما نزلت	٣٦٤٨
كان غلام يهودي يخدم النبي ﷺ، فمرض	١٥٧٤
كان فراش رسول الله ﷺ	٤٧١٧
كان فراش رسول الله ﷺ الذي ينام عليه ادماً	٤٣٠٧
كان فزع بالمدينة	٢٩٤٣
كان في بريرة ثلاث سنن: إحدى السنن	١٨٢٥

طرف الحديث — رقم الحديث

كان في بني إسرائيل رجل قتل تسعة وتسعين إنساناً ٣٣٢٧
كان في ساقي رسول الله ﷺ حموشة ٥٧٩٦
كان في عماء ٥٧٢٥
كان في كلام رسول الله ﷺ ترتيل ٥٨٢٧
كان في وفد ثقيف رجل مجذوم ٤٥٨١
كان فيما أنزل من القرآن: عشر رضعات معلومات يحرمن ثم نسخن ٣١٦٧
كان فيمن كان قبلكم رجل به جرح ٣٤٥٥
كان قدر صلاة رسول الله ﷺ الظهر في الصيف ثلاثة أقدام ٥٨٦
كان قرام لعائشة سترت به جانب بيتها ٧٥٨
كان قريش ومَن دان دينها يقفون بالمزدلفة ٢٦٠٢
كان قيس بن سعد من النبي ﷺ بمنزلة صاحب الشرط ٣٦٩٢
كان كمّ قميص رسول الله ﷺ إلى الرصغ ٤٣٢٩
كان كمام أصحاب رسول الله ﷺ بطحاً ٤٣٣٣
كان لأبي بكر رضي الله عنه غلام يخرج له الخراج ٢٧٨٦
كان لداود عليه السلام من الليل ساعة يوقظ فيها أهله ١٢٣٥
كان لرسول الله ﷺ عندي في مرضه ستة دنانير أو سبعة ١٨٨٤
كان للنبي حاد ٤٨٠٦
كان للنبي ﷺ قدح من عيدان ٣٦٢
كان للنبي ﷺ قصعة، يحملها أربعة رجال ٤٢٥١
كان لنا ستر فيه تماثيل طير ٥٢٢٥
كان لنعل رسول الله ﷺ قبالان ٤٤١٣
كان لي على النبي ﷺ دَين ٢٩٢٥
كان لي من رسول الله ﷺ مدخل ٤٦٧٥
كان المال فيما مضى يكره، فأما اليوم فهو ترس المؤمن ٥٢٩١
كان مالك بن الحويرث يأتينا إلى مصلانا يتحدث ١١٢٠
كان مالك بن هبيرة إذا صلى على جنازة فتقالّ ١٦٨٧
كان المسلمون حين قدموا المدينة يجتمعون ٦٤٩
كان المشركون يفرقون رؤوسهم ٤٤٢٥
كان المشركون يقولون: لبيك لا شريك لك ٢٥٥٤
كان معاذ بن جبل شاباً سخياً ٢٩١٨
كان معاذ بن جبل يصلي مع النبي ﷺ، ثم يأتي فيؤم قومه ١١٥٠،٨٣٣
كان معاذ يصلي مع النبي ﷺ العشاء ثم يرجع ١١٥١
كان من دعاء رسول الله ﷺ ٢٤٦١
كان الناس إذا رأوا أول الثمرة ٢٧٣١
كان الناس يسألون رسول الله ﷺ عن الخير، وكنت أسأله عن الشر ٥٣٨٢
كان الناس ينصرفون في كلّ وجه ٢٦٦٨
كان الناس يؤمرون أن يضع الرجل اليد اليمنى ٧٩٨
كان النبي ﷺ إذ اشتكى نفث ١٥٣٢
كان النبي ﷺ إذا أبصرنا شيئاً من السماء ١٥٢٠
كان النبي ﷺ إذا أتاه قوم بصدقتهم ١٧٧٧
كان النبي ﷺ إذا أتي بالسبي أعطى ٢٣٧٣
كان النبي ﷺ إذا أتى الخلاء أتيته بماء في تور ٣٦٠
كان النبي ﷺ إذا أخذ مضجعه من الليل ٢٣٨٢
كان النبي ﷺ إذا أراد البراز انطلق ٣٤٤
كان النبي ﷺ إذا أراد الحاجة لم يرفع ثوبه حتى يدنو من الأرض ٣٤٦
كان النبي ﷺ إذا استسقى ١٥٠٦
كان النبي ﷺ إذا استفتح الصلاة كبر ٨٢٠
كان النبي ﷺ إذا استوى على المنبر، استقبلناه ١٤١٤
كان النبي ﷺ إذا اشتد البرد بكر بالصلاة ١٤٠٣

طرف الحديث — رقم الحديث

كان النبي ﷺ إذا أفطر ١٩٩٣
كان النبي ﷺ إذا أنزل عليه الوحي ٥٨٤٥،٢٤٩٤
كان النبي ﷺ إذا بال توضأ ٣٦١
كان النبي ﷺ إذا تكلم بكلمة أعادها ثلاثاً ٢٠٨
كان النبي ﷺ إذا حزبه أمر صلى ١٣٢٥
كان النبي ﷺ إذا خرج يوم العيد في طريق رجع في غيره ١٤٤٧
كان النبي ﷺ إذا خطب استند إلى جذع نخلة ٥٩٠٣
كان النبي ﷺ إذا دخل الخلاء نزع خاتمه ٢٤٣
كان النبي ﷺ إذا دخل السوق قال ٢٤٥٦
كان النبي ﷺ إذا سجد جافى بين يديه ٨٩٠
كان النبي ﷺ إذا سجد فرج بين يديه ٨٩١
كان النبي ﷺ إذا سجد لو شاءت بهمة أن تمر ٨٩٠
كان النبي ﷺ إذا سمع المؤذن يتشهد ٦٧٧
كان النبي ﷺ إذا صلّى أقبل علينا بوجهه ٤٦٢١
كان النبي ﷺ إذا صلى ركعتي الفجر، فإن كنت مستيقظة ١١٩٠،١١٨٩
كان النبي ﷺ إذا صلّى الفجر تربّع ٤٧١٥
كان النبي ﷺ إذا عصفت الريح ١٥١٣
كان النبي ﷺ إذا فرغ من دفن الميت وقف ١٣٣
كان النبي ﷺ إذا قام إلى الصلاة كبر ٨١٣
كان النبي ﷺ إذا قام للتهجد من الليل يشوص فاه ٢٧٨
كان النبي ﷺ إذا قام من الليل ليصلي افتتح صلاته ١٢١٢،١٢١١،١١٩٣
كان النبي ﷺ إذا كان جنباً فأراد أن يأكل ٤٥٣
كان النبي ﷺ إذا كان يوم عيد خالف الطريق ١٤٣٤
كان النبي ﷺ إذا ودّع رجلاً ٢٤٣٥
كان النبي ﷺ أشد حياء من العذراء في خدرها ٥٨١٣
كان النبي ﷺ عروساً بزينب ٥٩١٣
كان النبي ﷺ عند بعض نسائه ٢٩٤٠
كان النبي ﷺ في الركعتين الأوليين كأنه على الرضف ٩١٥
كان النبي ﷺ في غزوة تبوك، إذا زاغت الشمس ١٣٤٤
كان النبي ﷺ كره الصلاة نصف النهار حتى تزول الشمس ١٠٤٧
كان النبي ﷺ لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم ١٤٤٠
كان النبي ﷺ لا يرفع يديه في شيء من دعائه إلا ١٤٩٨
كان النبي ﷺ لا يرقد من ليل ولا نهار فيستيقظ ٣٨٣
كان النبي ﷺ لا يصلي بعد الجمعة حتى ينصرف ١١٦١
كان النبي ﷺ لا يعود مريضاً إلا ١٥٨٧
كان النبي ﷺ لا يقدم من سفر إلا نهاراً في الضحى ٣٩٠٦،٧٠٥
كان النبي ﷺ يأتي مسجد قباء كل سبت ٦٩٥
كان النبي ﷺ يبعث عبد الله ابن رواحة إلى يهود ١٨٠٦
كان النبي ﷺ يتختم في يساره ٤٣٩٣
كان النبي ﷺ يتختم في يمينه ٤٣٩١
كان النبي ﷺ يتكيء في حجري وأنا حائض ٥٤٨
كان النبي ﷺ يتوضأ بالمد ٤٣٩
كان النبي ﷺ يحب التيمن ما استطاع ٤٠٠
كان النبي ﷺ يحب موافقة أهل الكتاب ٤٤٢٥
كان النبي ﷺ يخرج من الخلاء فيقرئنا القرآن ٤٦٠
كان النبي ﷺ يخرج يوم الفطر والأضحى إلى المصلى ١٤٢٦
كان النبي ﷺ يخطب قائماً، ثم يجلس ١٤١٥
كان النبي ﷺ يذبح وينحر بالمصلى ١٤٥٧
كان النبي ﷺ يذكر الله عز وجل على

طرف الحديث	رقم الحديث
كل أحيانه	٤٥٦
كان النبي ﷺ يسأل يوم النحر بمنى	٢٦٥٦
كان النبي ﷺ يستاك، فيعطيني السواك لأغسله	٢٨٤
كان النبي ﷺ يستحب الصلاة في الحيطان	٧٥١
كان النبي ﷺ يستعذب له الماء	٤٢٨٤
كان النبي ﷺ يشير بأصبعه إذا دعا	٩١٢
كان النبي ﷺ يصلي فيما بين أن يفرغ	١١٨٨
كان النبي ﷺ يصلي من الليل ثلاث عشرة	١١٩١
كان النبي ﷺ يصلي من الليل وأنا معترضة	٧٧٩
كان النبي ﷺ يطوف على نسائه بغسل واحد	٤٥٥
كان النبي ﷺ يعتكف في العشر الأواخر	٢١٠٢
كان النبي ﷺ يعود المريض وهو معتكف	٢١٠٥
كان النبي ﷺ يغدو إلى المصلى والعنزة	٧٧٢
كان النبي ﷺ يغسل رأسه بالخطمي	٤٤٦
كان النبي ﷺ يفطر قبل أن يصلي	١٩٩١
كان النبي ﷺ يقبل بعض أزواجه ثم يصلي ولا يتوضأ	٣٢٣
كان النبي ﷺ يقرأ في صلاة المغرب ليلة الجمعة: ﴿قل يا أيها الكافرون﴾	٨٤٩
كان النبي ﷺ يقرأ في الظهر في الأوليين	٨٢٨
كان النبي ﷺ يقرأ في الفجر بـ ﴿ق والقرآن المجيد﴾	٨٣٥
كان النبي ﷺ يقرأ في الفجر يوم الجمعة	٨٣٨
كان النبي ﷺ يقص أو يأخذ من شاربه	٤٤٣٧
كان النبي ﷺ يكتحل قبل أن ينام بالإثمد ثلاثاً	٤٤٧٣
كان النبي ﷺ يكره عشر خلال	٤٣٩٧
كان النبي ﷺ ينصرف عن يمينه	٩٤٥
كان النبي ﷺ ينعت الزيت	٤٥٣٦
كان نبي من الأنبياء يخط	٤٥٩٢،٩٧٨
كان النداء يوم الجمعة أوله إذا جلس الإمام على المنبر	١٤٠٤

طرف الحديث	رقم الحديث
كان نقش الخاتم ثلاثة أسطر	٤٣٨٦
كان وساد رسول الله ﷺ الذي يتكىء عليه من أدم	٤٣٠٨
كان يأتي علينا الشهر ما نوقد فيه ناراً	٤١٩٢
كان يجعل أصبعيه حذاء منكبيه	٢٢٥٤
كان يحبّ الاسم الحسَن	٤٥٨٢
كان يصلي الظهر بالهاجرة، والعصر والشمس حية	٥٨٨
كان يصلي في بيتي قبل الظهر أربعاً، ثم يخرج	١١٦٢
كان يصلي من الليل ما شاء الله، حتى إذا كان من آخر الليل	١٢٤٠
كان يصوم شعبان كله	٢٠٣٦
كان يعرض على النبي ﷺ القرآن كل عام مرة	٢٠٩٩
كان يعود المريض، ويتبع الجنازة	٥٨٢١
كان يقرأ في الأولى بـ ﴿سبح اسم ربك الأعلى﴾	١٢٦٩
كان يقوم إذا سمع الصارخ	١٢٠٧
كان يكون علي الصوم من رمضان	٢٠٣٠
كان ينام أول الليل	١٢٢٦
كان ينبذ لرسول الله ﷺ في سقائه	٤٢٨٩
كان ينفخ على إبراهيم	٤١١٩
كان اليهود يتعاطسون عند النبي ﷺ	٤٧٤٠
كان يؤتى بالشارب على عهد رسول الله ﷺ	٣٦١٦
كانت امرأتان معهما ابناهما	٥٧١٩
كانت امرأة مخزومية تستعير المتاع وتجحده	٣٦١٠
كانت أمة من إماء أهل المدينة تأخذ بيد رسول الله ﷺ	٥٨٠٩
كانت أموال بني النضير مما أفاء الله	٤٠٥٦
كانت بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء	٣٦٧٥

طرف الحديث	رقم الحديث
كانت تحتي امرأة أحبها	٤٩٤٠
كانت جويرية اسمها بَرّة	٤٧٥٦
كانت راية نبي الله ﷺ سوداء	٣٨٨٧
كانت سوداء مربعة من نمرة	٣٨٨٨
كانت الصلاة خمسين، والغسل من الجنابة سبع مرات	٤٥٠
كانت عند عائشة إذ دخلت عليها بجارية	٤٢٩٩
كانت قبيعة سيف رسول الله ﷺ من فضة	٣٨٨٤
كانت قراءة النبي ﷺ بالليل يرفع طوراً	١٢٠٢
كانت قراءة النبي ﷺ على قدر ما يسمعه من في الحجرة	١٢٠٣
كانت قيمة الدية على عهد رسول الله ﷺ ثمان مئة دينار	٣٤٩٨
كانت الكلاب تقبل وتدبر في المسجد	٥١٤
كانت لرسول الله ﷺ ثلاث صفايا	٤٠٦٢
كانت لرسول الله ﷺ خرقة ينشف بها أعضاءه	٤٢١
كانت لرسول الله ﷺ سكة يتطيب منها	٤٤٤٤
كانت للنبي ﷺ خطبتان يجلس بينهما	١٤٠٥
كانت لمقدام بن معدي كرب جارية تبيع اللبن	٢٧٨٤
كانت لي ذؤابة	٤٤٦٢
كانت لي منزلة من رسول الله ﷺ	٦١٠٨
كانت ناقة لرسول الله ﷺ تسمى العضباء	٢٨٧٠
كانت يد رسول الله ﷺ اليمنى لطهوره	٢٤٨
كانت اليهود تقول: إذا أتى الرجل امرأته من دبرها	٢١٨٣
كانوا يبتاعون الطعام في أعلى السوق	٢٨٤٣
كانوا يصلون العتمة فيما بين أن يغيب الشفق	٥٩٧
كأني أنظر إلى رسول الله ﷺ إذ أتي برجل قد شرب الخمر	٥٢١٣،٣٦٢٠
كأني أنظر إلى الغبار ساطعاً في زقاق بني غنم	٥٨٨١

طرف الحديث	رقم الحديث
كأني أنظر إلى موسى	٥٧١٧
كأني أنظر إلى وبيص الطيب في مفارق رسول الله ﷺ	٣٥٤٠
كأني أنظر إلى يونس على ناقة	٥٧١٧
كأني به أسود أفحج	٢٧٢٢
الكاهن ساحر	٤٦٠٤
الكبائر الإشراك بالله وعقوق الوالدين	٥٠
كبر الكبر	٣٥٣١
كبرت خيانة أن تحدّث أخاك	٤٨٤٥
كتاب الله، فيه نبأ ما قبلكم، وخبر ما بعدكم	٢١٢٨
كتاب الله هو حبل الله	٦١٤٠
كتب الله مقادير الخلائق قبل أن يخلق السموات	٧٩
كتب على ابن آدم نصيبه من الزنا	٨٦
كتب علي النحر	٥٧٧٥
كخ كخ	١٨٢٢
كذب، قد علم أني من أتقاهم	٤٣٦١
كذب والله يا رسول الله! فجلد حد الفرية	٣٥٧٨
كذبت، لا يدخلها فإنه شهد بدراً والحديبية	٦٢٥٢
كذبت يا عدو الله! فأجلاهم عمر	٤٠٥١
كذبتم، إن فيه الرجم	٣٥٥٩
الكريم ابن الكريم	٤٨٩٤
كساه الله حلّة الكرامة	٤٣٤٨
كسر عظم الميت ككسره حياً	١٧١٤
كسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ	١٤٩٣
كفارة النذر كفارة اليمين	٣٤٢٩
كفارة واحدة	٢٣٠١
كفر عن يمينك	٣٤٢٥
كفى بالرجل إثماً أن يحبس عمن يملك قوته	٣٣٤٦
كفى بالرجل أن يكون	٤٩١٠
كفى بالمرء إثماً أن يضيع من يقوت	٣٣٤٦
كفى بالمرء كذباً أن يحدث بكل ما سمع	١٥٦
كل ابن آدم يأكله التراب إلا عجب	٥٥٢١
كلّ أمّتي معافى إلاّ المجاهرون	٤٨٣٠

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
كل أمتي يدخلون الجنة إلا من أبى	١٤٣
كل أمر ذي بال لا يبدأ فيه	٣١٥١
كلّ إنسان مكتوب عمره بين عينيه	٤٦٦٢
كل بني آدم خطّاء	٢٣٤١
كل بني آدم يطعن الشيطان في جنبيه	٥٧٢٣
كُلْ ثقة بالله، وتوكلاً عليه	٤٥٨٥
كل خطبة ليس فيها تشهد فهي كاليد الجذماء	٣١٥٠
كل ذنب عسى الله أن يغفره	٣٤٦٨
كلّ الذنوب يغفر الله منها ما شاء إلاّ عقوق الوالدين	٤٩٤٥
كل ذي ناب من السباع فاكله حرام	٤١٠٤
كل سُلامى من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع	١٨٩٦
كل شراب أسكر فهو حرام	٣٦٣٧
كل شيء بقدر حتى العجز والكيس	٨٠
كل شيء يلهو به الرجل باطل	٣٨٧٢
كلّ طلاق جائز إلا طلاق المعتوه	٣٢٨٦
كل عرفة موقف وكل منى منحر	٢٥٩٦
كل عمل ابن آدم يضاعف	١٩٥٩
كل عين زانية؛ وإن المرأة إذا استعطرت فمرت بالمجلس	١٠٦٥
كل فجاج مكة طريق ومنحر	٢٥٩٦
كل فرج سواهما فهو حرام	٣١٥٨
كل، فلعمري، لمن أكل برقية باطل	٢٩٨٦
كلّ كلام ابن آدم عليه لا له	٢٢٧٥
كل لحم نبت من السحت	٢٧٧٢
كل ما أمسكن عليك	٤٠٦٥
كل ما خزق، وما أصاب بعرضه	٤٠٦٥
كل ما شئت كل المزدلفة موقف	٢٥٩٦
كل مسكر حرام	٤٥٠٣،٣٦٥٢
كل مسكر خمر، وكل مسكر حرام	٣٦٣٨
كلّ المسلم على المسلم حرام	٤٩٥٩

طرف الحديث	رقم الحديث
كل مصور في النار	٤٤٩٨
كل معروف صدقة	١٨٩٣
كل معروف صدقة وإن من المعروف أن تلقي أخاك بوجه طلق	١٩١٠
كل من مال يتيمك غير مسرف	٣٣٥٥
كل ميت يختم على عمله	٣٨٢٣
كلا إني رأيته في النار في بردة	٤٠٣٤
كلا، والذي نفسي بيده إن الشملة التي	٣٩٩٧
كلاّ والله لتأمرنّ بالمعروف ولتنهونّ عن المنكر	٥١٤٨
كلاب النار، شر قتلى تحت أديم السماء	٣٥٥٤
كلاكما قتله	٤٠٢٨
كلاكما محسن، فلا تختلفوا	٢٢١٢
كلامي لا ينسخ كلام الله، وكلام الله ينسخ كلامي	١٩٩
كلاهما على خير، وأحدهما أفضل من صاحبه	٢٥٧
كلكم مغفور له، إلا صاحب الجمل	٦٢٢٩
كلمتان خفيفتان على اللسان	٢٢٩٨
الكلمة الحكمة، ضالة الحكيم	٢١٦
الكلمة الصالحة يسمعها أحدكم	٤٥٧٦
كلهم في الجنة	٢٢٨٠
كلوا جميعاً ولا تفرّقوا، فإنّ البركة مع الجماعة	٤٢٥٧
كلوا رزقاً أخرجه الله إليكم، وأطعمونا	٤١١٤
كلوا الزّيت وأدهنوا به	٤٢٢١
كلوا من جوانبها، ولا تأكلوا من وسطها	٤٢١١
كلوا، واشربوا، وتصدقوا	٤٣٨١
كلوا، وأطعموا، وادّخروا	٢٦٤٤
كلوا وتزوّدوا	٢٦٢٩
كلْه إن شئتم، فإن ذكاته	٤٠٩٣
كم كان رسول الله ﷺ يصلي صلاة الضحى	١٣١٠
كم كان صَداق النبي ﷺ	٣٢٠٣
كم من أشعث أغبر ذي طمرين لا يؤبه له	٦٢٤٨

طرف الحديث	رقم الحديث
كم من صائم ليس له من صيامه إلا	٢٠١٤
كما تكونون، كذلك يؤمر عليكم	٢٧١٧
كما يغيب المردود في المكحلة والرشاء	٣٦٢٧
الكمأة جدريّ الأرض	٤٥٦٩
الكمأة من المنّ	٤٥٦٩،٤١٨٤
كمل من الرجال كثير	٥٧٢٤
كن أنت تجيء به يوم القيامة	٤٠١٢
كن في الدنيا كأنك غريب أو عابر سبيل	٥٢٧٤،١٦٠٤
كنّا إذا أتينا النبي ﷺ جلس	٤٧٢٩
كنا إذا بايعنا رسول الله ﷺ على السمع	٣٦٦٧
كنا إذا صعدنا كبّرنا، وإذا نزلنا سبّحنا	٢٤٥٣
كنا إذا صلينا خلف رسول الله ﷺ أحببنا	٩٤٧
كنا إذا صلينا خلف النبي ﷺ بالظهائر سجدنا	٥٠٨٩
كنا إذا نزلنا منزلاً لا نسبح حتى	٣٩١٧
كنّا أكثر أهل المدينة حقلاً	٢٩٧٥
كنا بالمدينة، فإذا أذن المؤذن لصلاة المغرب، ابتدروا السواري	١١٨٠
كنّا بحمص، فقرأ ابن مسعود سورة (يوسف)	٢٢١٩
كنا بماء ممر الناس، يمر بنا الركبان	١١٢٦
كنّا جلوساً بفناء المسجد حيث يوضع الجنائز	٢٩٢٩
كنا جلوساً عند النبي ﷺ إذ أُتي بجنازة	٢٩٠٩
كنا خلف النبي ﷺ في صلاة الفجر	٨٥٤
كنّا عند النبي ﷺ بالجعرانة	٢٦٨٠
كنا في الجاهلية إذا ولد لأحدنا غلام	٤١٥٨
كنّا في الجاهليّة نقول: أنعم الله بك عيناً	٤٦٥٤
كنا في زمن النبي ﷺ لا نعدل بأبي بكر أحداً	٦٠٢٥
كنا في سفر مع النبي ﷺ فاشتكى إليه الناس من العطش	٥٨٨٤
كنا في سفر مع النبي ﷺ، فصلى الناس	

طرف الحديث	رقم الحديث
فلما انفتل	٥٢٧
كُنّا في صدر النهار عند رسول الله ﷺ	٢١٠
كنّا في مجلس، فطلع علينا رسول الله ﷺ	٥٢٩٠
كنا في موقف لنا بعرنة	٢٥٩٥
كنا قعوداً حول رسول الله ﷺ	٣٩
كنا قعوداً عند النبي ﷺ فذكر الفتن	٥٤٠٣
كنا لا نأكل من لحوم بدننا فوق ثلاث	٢٦٣٩
كنا مع رسول الله ﷺ أربع عشرة مئة يوم الحديبية	٥٨٨٣
كنا مع رسول الله ﷺ فشخص ببصره إلى السماء	٢٤٥
كنا مع رسول الله ﷺ في سفر، فحضر الأضحى	٥٩٢٥،١٤٦٩
كنّا مع سالم بن عبيد، فعطس رجل	٤٧٤١
كنّا مع طلحة بن عبيد الله ونحن حرم	٢٧٠٦
كنا مع عمر بين مكة والمدينة، فتراءينا الهلال	٥٩٣٨
كنا مع النبي ﷺ ستة نفر	٦٢٠٢
كنا مع النبي ﷺ في بعض غزواته	٢٣٧٨
كنا مع النبي ﷺ في السفر، فمنّا الصائم	٢٠٢٢
كنا مع النبي ﷺ في غزوة	٣٠٨٨
كنا مع النبي ﷺ نتداول من قصعة	٥٩٢٨
كنا نأكل الجزور في الغزو	٤٠٢٢
كنّا نأكل على عهد رسول الله ﷺ ونحن نمشي	٤٢٧٥
كنا نحزر قيام رسول الله ﷺ في الظهر والعصر	٨٢٩
كنا نخابر ولا نرى بذلك بأساً	٢٩٧٣
كنا نخرج زكاة الفطر صاعاً من طعام، أو صاعاً من شعير	١٨١٦
كنّا نرقي في الجاهليّة	٤٥٣٠
كنا نسلم على النبي ﷺ وهو في الصلاة	٩٨٩،٩٧٩
كنّا نسمى في عهد رسول الله ﷺ السماسرة	٢٧٩٨

طرف الحديث	رقم الحديث
كنا نصلي العصر مع رسول الله ﷺ ثم تنحر الجزور	٦١٥
كنا نصلي مع رسول الله ﷺ ولا نتوضا من الموطئ	٥١٣
كنا نصلي المغرب مع رسول الله ﷺ، فينصرف احدنا	٥٩٦
كنا نصلي وراء النبي ﷺ فلما رفع راسه من الركعة	٨٧٧
كنا نصيب في مغازينا العسل والعنب فناكله	٣٩٩٩
كنّا نطحنه	٤١٧١
كنا نعد الآيات بركة	٥٩١٠
كنا نعزل والقرآن ينزل	٣١٨٤
كنا نغزو مع رسول الله ﷺ ليس معنا نساء	٣١٥٧
كنا نقول ورسول الله ﷺ حي: ابو بكر وعمر وعثمان	٦٠٨٥
كنّا ننبذ لرسول الله ﷺ في سقاء	٤٢٨٧
كنا ننصرف في رمضان من القيام، فنستعجل الخدم	١٢٠٤
كنا نؤمر بالدعاء عند أذان المغرب	٦٧٩
كنا والله إذا احمرّ الباس نتقي به	٥٨٩٠
كنا وقوفاً مع رسول الله ﷺ بعرفة	١٤٧٨
كنا يوم بدر، كل ثلاثة على بعير	٣٩١٥
كنّاني رسول الله ﷺ ببقلة	٤٧٧٣
كنت أبيت عند حجرة النبي ﷺ فكنت أسمعه	١٢١٨
كنت أبيت مع رسول الله ﷺ فاتيته بوضوئه وحاجته	٨٩٦
كنت أبيع الإبل بالنَّقيع	٢٨٧١
كنت أجهّز إلى الشام	٢٧٨٥
كنت ادخل بيتي الذي فيه رسول الله ﷺ وأبي، واضع ثوبي	١٧٧١
كنت ادعو أمي إلى الإسلام	٥٨٩٥
كنت إذا حضت نزلت عن المثال على الحصير	٥٥٦
كنت إذا سألت رسول الله ﷺ أعطاني	٦٠٩٥

طرف الحديث	رقم الحديث
كنت ارتمي باسهم لي بالمدينة في حياة رسول الله ﷺ	١٤٨٨
كنت ارجل رأس رسول الله ﷺ	٤٤١٩
كنت ارى رسول الله ﷺ يسلم عن يمينه وعن يساره	٩٤٣
كنت استحاض حيضة كثيرة شديدة	٥٦١
كنت اشرب وانا حائض، ثم اناوله النبي ﷺ	٥٤٧
كنت اصلي الظهر مع رسول الله ﷺ فآخذ قبضة	١٠١١
كنت اصلي في المسجد فدعاني النبي ﷺ	٢١١٨
كنت اصلي والنبي ﷺ وابو بكر وعمر معه	٩٣١
كنت اطيّب رسول الله ﷺ قبل أن يحرم	٢٦٥١
كنت اطيّب رسول الله ﷺ لإحرامه	٢٥٤٠
كنت اطيّب النبي ﷺ باطيب ما نجد	٤٤٣٥
كنت اعرف انقضاء صلاة رسول الله ﷺ بالتكبير	٩٥٩
كنت اغار من اللاتي وهبن أنفسهن لرسول الله ﷺ	٣٢٥٠
كنت اغتسل انا والنبي ﷺ من إناء واحد	٥٤٦
كنت اغتسل انا ورسول الله ﷺ من إناء واحد	٤٤٦٠،٤٤٠
كنت اغسله من ثوب رسول الله، فيخرج إلى الصلاة	٤٩٤
كنت افرك المني من ثوب رسول الله ﷺ	٤٩٥
كنت اقودُ لرسول الله ﷺ ناقته في السفر	٨٤٨
كنت العب بالبنات عند النبي ﷺ	٣٢٤٣
كنت امرا اصيب من النساء ما لا يصيب غيري	٣٣٠٠
كنت أمشي مع رسول الله ﷺ وعليه برد نجراني	٥٨٠٣
كنت انا وأبي وابو طلحة جلوساً، فاكلنا لحماً	٣٢٩
كنت انا وحفصة صائمتين	٢٠٨٠
كنت انام بين يدي رسول الله ﷺ ورجلاي	

طرف الحديث	رقم الحديث
في قبلته	٧٨٦
كنت تكهّنت لإنسان في الجاهليّة	٢٧٨٦
كنت جاره، فكان إذا نزل عليه الوحي بعث إلي فكتبته	٥٨٢٣
كنت جالساً مع ابي الدرداء في مسجد دمشق	٢١٢
كنت جالساً مع النبي ﷺ إذ أقبلت امراة	٣١٧٥
كنت جالساً مع النبي ﷺ في المسجد	٢٢٩٠
كنت رجلاً مذاء، فكنت أستحيي	٣٠٢
كنت ردف رسول الله ﷺ على حمار	٢٤
كنت رديف ابي طلحة	٢٥٤٤
كنت رديفاً خلف رسول الله ﷺ يوماً	٥٣٩٧
كنت عند ابن عباس إذ جاءه رجل	٤٥٠٧
كنت غلاماً أرمي نخل الأنصار	١٩٥٧
كنت في سبي قريظة عرضنا على	٣٩٧٤
كنت في المسجد، فدخل رجل يصلي، فقرا قراءة أنكرتها عليه	٢٢١٣
كنت كاتباً لجزء بن معاوية عم الأحنف	٤٠٣٥
كنت مع ابن عمر بمكة، والسماء مغيمة	١٢٨٢
كنت مع ابن عمر في طريق، فسمع مزماراً	٤٨١١
كنت مع رسول الله ﷺ فسمع صوت يراع	٤٨١١
كنت مع النبي ﷺ بمكة	٥٩١٩
كنت نائماً في المسجد، فحصبني رجل	٧٤٤
كنت نذرت في الجاهلية أن أعتكف	٢١٠١
كنت نهيتكم عن زيارة القبور، فزوروها	١٧٦٩
كنت وأبو بكر وعمر	٦٠٥٧
كنتم تكرهون الحجامة للصائم	٢٠١٦
كونا ببطن ياجج حتى تمر بكما	٢٩٧٠
كونوا أحلاس بيوتكم	٥٢٩٩
كونوا من أبناء الآخرة، ولا تكونوا من أبناء الدنيا	٥٢١٧
الكيس مَن دان نفسه، وعمل لما بعد الموت	٥٢٨٩
كيف أصبحت؟ قال: أصبحت بنعمة	١٥٧٩
كيف أغرم من لا شرب ولا أكل	٣٥٠٨

طرف الحديث	رقم الحديث
كيف انت إذا أصاب الناس موت	٣٦٠٩
كيف انت إذا كانت عليك أمراء يميتون الصلاة	٦٠٠
كيف انتم إذا نزل ابن مريم	٥٥٠٦
كيف انتم وائمة من بعدي، يستأثرون	٣٧١٠
كيف انعم وصاحب الصور قد التقمه	٥٥٢٧
كيف بك إذا أبقيت في حثالة من الناس مرجت	٥٣٩٨
كيف بك إذا أخرجت من خيبر	٤٠٥١
كيف بك يا أبا ذر! إذا كان بالمدينة جوع	٥٣٩٧
كيف بكم إذا غدا احدكم في حلّة	٥٣٦٦
كيف تجدك؟	١٦١٢
كيف تصنع بلا إله إلا الله	٣٤٥١
كيف تصوم	٢٠٤٤
كيف تفعل شيئاً لم يفعله رسول الله ﷺ	٢٢٢٠
كيف تقرأ في الصلاة؟	٢١٤٢
كيف تقضي إذا عرض لك قضاء	٣٧٣٧
كيف رأيتني أنقذتك	٤٨٩١
كيف كان رسول الله ﷺ يتوضا	٣٩٣
كيف كان رسول الله ﷺ يسير في حجة الوداع	٢٦٠٤
كيف كان رسول الله ﷺ يصلي المكتوبة	٥٨٧
كيف كان النبي ﷺ يرد عليهم حين كانوا يسلمون عليه	٩٩١
كيف كانت قراءة النبي ﷺ فقال: كانت مدّاً مدّاً	٢١٩١
كيف كنتم تصنعون في هذا اليوم مع رسول الله ﷺ	٢٥٩٢
كيف نصلي عليك	٩٢٠
كيف نصنع في الموقف يوم عرفة	٢٦١٧
كيف وقد قيل	٣١٦٩
كيف يورثه وهو لا يحل له	٣٣٣٧
كيلوا طعامكم يبارك لكم فيه	٤١٩٨

طرف الحديث	رقم الحديث
[حـرف الـلام]	
لا [جوابا لمن ساله عن كتمان المال]	١٧٨٤
لا آكل متكئاً	٤١٦٨
لا أبايعك حتى تغيري كفيك	٤٤٦٦
لا اجر نه	٢٨٤٥
لا أذان للصلاة يوم الفطر	١٤٥١
لا أراك ترفعين صوتك	٤٨٩١
لا أربح الله تجارتك	٧٢٣
لا أركب الأرجوان، ولا ألبس المعصفر	٤٢٥٤
لا أزال أغفر لهم ما استغفروني	٢٣٤٤
لا أشهد على جور	٣٠١٩
لا أعطي اليوم أحداً من هذا شيئاً	٤٠٠٠
لا أعفي من قتل بعد أخذ الدية	٣٤٧٩
لا، اقدروا له قدره	٥٤٧٥
لا أقول: إن أحداً أفضل من يونس بن متى	٥٧٠٨
لا ألفين أحدكم متكئاً على أريكته	١٦٢
لا ألفين أحدكم يجيء يوم القيامة	٣٩٩٦
لا إله إلا الله، إن للموت سكرات	٥٩٥٩
لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك، وله الحمد	٩٦٣،٩٦٢
لا إله إلا الله، ويل للعرب من شر قد اقترب	٥٣٤٢
لا أملك لك شيئاً، ة أبلغتك	٣٩٩٦
لا إنّ بعضكم على بعض أمراء	٥٥٠٧
لا، أنت أحق بصدر دابتك	٣٩١٨
لا، أنتم اليوم خير منكم يومئذ	٥٣٦٦
لا، إنما ذلك عرق وليس بحيض	٥٥٧
لا، إنما يكفيك أن تحثي على رأسك ثلاث حثيات	٤٣٨
لا إيمان لمن لا أمانة له	٣٥
لا بأس أن تأخذها بسعر يومها	٢٨٧١
لا بأس، إنما هم مصوّرون	٢٧٨٢
لا بأس بالرّقى ما لم يكن فيه شرك	٤٥٣٠
لا بأس بالغنى لمن اتقى الله عز وجل	٥٢٩٠

طرف الحديث	رقم الحديث
لا بأس ببول ما يؤكل لحمه	٥١٥
لا بأس بها	٢٩٨١
لا بأس، شربت عسلاً عند زينب بنت جحش	٣٢٧٨
لا بأس، طهور إن شاء الله	١٥٢٩
لا بأس، ولكني أكرهه	٤٤٦٥
لا، بل أنتم العكارون	٣٩٥٨
لا، بل شيء قضي عليهم ومضى فيهم	٨٧
لا تأذنوا لمن لم يبدأ بالسلام	٤٦٧٦
لا تبادروا الإمام: إذا كبر فكبروا	١١٣٨
لا تباشر المرأة المرأة فتنعتها	٣٠٩٩
لا تباع حتى تفصّل	٢٨١٧
لا تبدؤوا اليهود ولا النّصارى بالسلام	٤٦٢٥
لا تبع ما ليس عندك	٢٨٦٧
لا تبغضني فتفارق دينك	٥٩٩٨
لا تبقين في رقبة بعير قلادة	٣٨٩٦
لا تبكوا على أخي بعد اليوم	٤٤٦٣
لا تبيعوا الذهب بالذهب	٢٨١٩،٢٨١٠
لا تبيعوا القينات	٢٧٨٠
لا تتخذوا شيئاً فيه الروح غرضاً	٤٠٧٦
لا تتّخذوا الضيعة	٥١٧٨
لا تتخذوا ظهور دوابكم منابر	٣٩١٦
لا تتراءى ناراهما	٣٥٤٧
لا تتركوا النّار في بيوتكم	٤٣٠٠
لا تثوبن في شيء من الصلوات	٦٤٦
لا تجالسوا أهل القدر ولا تفاتحوهم	١٠٨
لا تجتمعن جوعاً وكذباً	٤٢٥٦
لا تجزيء صلاة الرجل حتى يقيم ظهره	٨٧٨
لا تجعلوا بيوتكم قبوراً	٩٢٦
لا تجعلوا بيوتكم مقابر	٢١١٩
لا تجلس بين رجلين	٤٧٠٤
لا تجلسوا على القبور، ولا تصلوا إليها	١٦٩٨
لا تجوز شهادة بدوي	٣٧٨٣
لا تجوز شهادة خائن، ولا خائنة.	٣٧٨٢،٣٧٨١

طرف الحديث	رقم الحديث
لا تجوز وصية لوارث	٣٠٧٤
لا تحد امرأة على ميت فوق ثلاث	٢٣٣١
لا تحدّث إلّا حبيباً أو لبيباً	٤٦٢٢
لا تحرم الإملاجة والإملاجتان	٢١٦٦
لا تحرم الرضعة أو الرضعتان	٢١٦٤
لا تحرم المصة والمصتان	٢١٦٥
﴿لا تحزن إن الله معنا﴾	٥٨٦٩
لا تحقرنْ جارة لجارتها	٣٠٢٨
لا تحقرن من المعروف شيئاً	١٨٩٤
لا تحلّ الصدقة لغني إلا لخمسة: لغاز في سبيل الله	١٨٣٣
لا تحل الصدقة لغني ولا لذي مرّة سوي	١٨٣٠
لا تحلفوا بآبائكم، ولا بأمهاتكم، ولا بالأنداد	٣٤١٨
لا تحلفوا بالطواغي ولا بآبائكم	٣٤٠٨
لا تحلفوا في المسألة فوالله لا يسألني أحد منكم شيئاً	١٨٤٠
لا تختصوا ليلة الجمعة بقيام	٢٠٥٢
لا تخذف فإن رسول الله ﷺ نهى عن الخذف	٣٥١٦
لا تخف في الله لومة لائم	٤٨٦٦
لا تخلع امرأة ثيابها في غير بيت زوجها	٤٤٧٥
لا تخن مَن خانك	٢٩٣٤
لا تخيروا بين الأنبياء	٥٧٠٩
لا تداووا بحرام	٤٥٣٨
لا تدخل الملائكة بيتاً فيه جرس	٤٣٩٩
لا تدخل الملائكة بيتاً فيه صورة ولا كلب	٤٦٣
لا تدخل الملائكة بيتاً فيه كلب، ولا تصاوير	٤٤٨٩
لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا أنفسهم	٥١٢٥
لا تدخلون الجنة حتى تؤمنوا	٤٦٣١
لا تدعوا على أنفسكم	٢٢٢٩
لا تذبحوا إلا مسنة، إلا أن يعسر عليكم	١٤٥٥
لا تذهب الأيام والليالي حتى يملك رجل	٥٤١٦
لا تذهب الدنيا حتى يملك العرب رجل من أهل بيتي	٥٤٥٢

طرف الحديث	رقم الحديث
لا ترجعن بعدي كفاراً، يضرب بعضكم	٣٥٣٧
لا ترسلوا فواشيكم	٤٢٩٧
لا ترغبوا عن آبائكم، فمن رغب	٣٣١٥
لا ترقبوا	٣٠١٣
لا تركب البحر إلا حاجاً	٣٨٣٨
لا تركبوا الخزّ	٤٣٥٧
لا تزال أمتي بخير ما لم يؤخروا المغرب	٦٠٩
لا تزال جهنم يلقى فيها	٥٦٩٥
لا تزال طائفة من أمّتي على الحق ظاهرين، لا يضرّهم من خالفهم	٥٤٠٦
لا تزال طائفة من أمتي يقاتلون	٥٥٠٧،٣٨١٩
لا تزال هذه الأمّة بخير ما عظموا هذه الحرمة.	٢٧٢٧
لا تزرموه، دعوه	٤٩٢
لا تزكّوا أنفسكم	٤٧٥٦
لا تزوج المرأة المرأة	٢١٣٧
لا تزول قدما ابن آدم يوم القيامة حتى يسأل	٥١٩٧
لا تسافر امرأة مسيرة يوم ليلة	٢٥١٥
لا تسافروا بالقرآن، فإني لا آمن أن يناله العدو	٢١٩٧
لا تسأل الإمارة، فإنك إن أعطيتها	٣٦٨٠
لا تسأل المرأة طلاق أختها لتستفرغ	٣١٤٥
لا تسألوني عن الشر، وسلوني عن الخير	٢٦٧
لا تسبها فإنها تنفي الذنوب	١٥٨٣
لا تسبوا أصحابي	٦٠٠٧
لا تسبوا الأموات فإنهم قد أفضوا إلى ما قدموا	١٦٦٤
لا تسبوا الديك فإنه يوقظ للصلاة	٤١٣٦
لا تسبوا الريح، فإذا رأيتم ما تكرهون	١٥١٨
لا تسبي الحمّى	١٥٤٣
لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام	٢٥٠

طرف الحديث	رقم الحديث
لا تسمّوا العنب الكرم	٤٧٦٣
لا تسمّيَنّ غلامك يساراً	٤٧٥٣
لا تشبهوا باليهود	٤٤٨٧
لا تشتره ولا تعد في صدقتك وإن أعطاكه بدرهم	١٩٥٤
لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد	٦٩٣
لا تشددوا على أنفسكم فيشدد الله عليكم	١٨١
لا تشربوا واحداً كشرب البعير	٤٢٧٨
لا تشرك بالله شيئاً وإن قتلت وحرقت	٦١
لا تشركوا بالله شيئاً، ولا تسرقوا	٥٨
لا تصاحب إلا مؤمناً	٥٠١٨
لا تصحب الملائكة رفقة فيها جلد نمر	٢٩٢٤
لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب	٢٨٩٤
لا تصدقوا أهل الكتاب ولا تكذبوهم	١٥٥
لا تصلح قبلتان في أرض واحدة	٤٠٣٧
لا تصلوا صلاة في يوم مرتين	١١٥٧
لا تصوم امرأة إلا بإذن زوجها	٣٢٦٩
لا تصوموا حتى تروا الهلال	١٩٦٩
لا تصوموا يوم السبت إلا فيما افترض عليكم	٢٠٦٣
لا تضربه فإني نهيت عن ضرب أهل الصلاة	٣٣٦٥
لا تضربوا إماء الله	٣٢٦١
لا تطروني كما أطرت النصارى	٤٨٩٧
لا تظهر الشماتة لأخيك	٤٨٥٦
لا تعدل بالرعة	٥١٧٢
لا تعذبوا بعذاب الله	٣٥٣٣
لا تعذّبوا صبيانكم بالغمز من العذرة	٤٥٢٣
لا تعمروا	٣٠١٣
لا تغالوا في الكفن فإنه يسلب سلباً سريعاً	١٦٣٩
لا تغبطنّ فاجراً بنعمة	٥٢٤٨
لا تغتسلوا بالماء المشمس؛ فإنه يورث البرص	٤٨٩
لا تغضب	٥١٠٤
لا تغفلن فتنسين الرحمة	٢٣١٦
لا تفضلوا بين أنبياء الله	٥٧٠٩
لا تفعل؛ بع الجمع بالدراهم	٢٨١٣
لا تفعل؛ فإن مقام أحدكم في	٣٨٣٠
لا تفعل؛ مالك ولمتجرك	٢٧٨٥
لا تفعلوا، لو كنت آمر أحداً أن يسجد	٢٢٦٦
لا تقام الحدود في المساجد،	٢٤٧٠
لا تقبل صلاة امرأة تطيبت للمسجد حتى تغتسل	١٠٦٤
لا تقبل صلاة بغير طهور، ولا صدقة من غلول	٣٠١
لا تقبل صلاة حائض إلا بخمار	٧٦٢
لا تقبل صلاة من أحدث حتى يتوضأ	٣٠٠
لا تقتل امرأة ولا عسيفاً	٣٩٥٥
لا تقتل نفس ظلماً إلا كان على ابن آدم الأول كفل	٢١١
لا تقتله، فإن قتلته فإنه بمنزلتك قبل	٣٤٤٩
لا تقتلوا أولادكم سراً، فإن الغيل يدرك	٣١٩٦
لا تقتلوا شيخاً فانياً، ولا طفلاً صغيراً	٣٩٥٦
لا تقرأ الحائض ولا الجنب شيئاً من القرآن	٤٦١
لا تقصّها إلا على واد	٤٦٢٢
لا تقصوا نواصي الخيل	٣٨٨٠
لا تقطع الأيدي في الغزو	٣٦٠١
لا تقطع يد السارق إلا بربع دينار	٣٥٩٠
لا تقطعوا اللحم بالسكين	٤٢١٥
لا تقل عليك السلام. عليك السلام تحية الميت	١٩١٨
لا تقولوا: السلام على الله	٩٠٩
لا تقولوا: الكرم	٤٧٦١
لا تقولوا للمنافق سيّد	٤٧٨٠
لا تقولوا: ما شاء الله وشاء فلان	٤٧٧٨
لا تقولوا: ما شاء الله وشاء محمّد	٤٧٧٩

طرف الحديث	رقم الحديث
لا تقولوا هكذا، لا تعينوا عليه الشيطان	٢٦، ٣٦٢١
لا تقوم الساعة إلا على شرار الخلق	١٧
لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من أرض الحجاز	٥٤٤٦
لا تقوم الساعة حتى تضطرب	٥٥١٨
لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا خوزاً وكرمان من الأعاجم	٥٤١٢
لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوماً، نعالهم الشعر	٥٤١١
لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان عظيمتان	٥٤١٠
لا تقوم الساعة حتى تقتلوا إمامكم، وتجتلدوا بأسيافكم	٥٣٦٤
لا تقوم الساعة حتى تنفي المدينة شرارها	٢٧٤٠
لا تقوم الساعة حتى لا يقال	٥٥١٦
لا تقوم الساعة حتى يتقارب الزّمان	٥٤٤٨
لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب	٥٤٤٣
لا تقوم الساعة حتى يخرج رجل من قحطان	٥٤١٥
لا تقوم الساعة حتى يخرج قوم يأكلون بألسنتهم	٤٧٩٩
لا تقوم الساعة حتى يقاتل المسلمون اليهود	٥٤١٤
لا تقوم الساعة حتى يكثُر المال ويفيض	٥٤٤٠
لا تقوم الساعة حتى يكون أسعد الناس بالدنيا لكع بن لكع	٥٣٦٥
لا تقوم الساعة حتى ينزل الروم بالأعماق أو بدابق	٥٤٢١
لا تقوم الساعة على أحد	٥٥١٦
لا تقوموا كما يقوم الأعاجم	٤٧٠٠
لا تكثروا الكلام بغير ذكر الله	٢٢٧٦
لا تكرهوا مرضاكم على الطعام	٤٥٣٣
لا تكفوننا المؤونة	٢٩٣١
لا تكونوا إمّعة	٥١٢٩
لا تكوني فاحشة	٤٦٣٨
لا تلاعنوا بلعنة الله	٤٨٤٩
لا تلبسوا الحرير ولا الدّيباج	٤٢٧٢
لا تلبسوا القمص، ولا العمائم	٢٦٧٨
لا تلجوا على المغيبات	٣١١٩
لا تلعنها فإنها مأمورة	٤٨٥١
لا تلعنوا الريح، فإنها مأمورة	١٥١٧
لا تلعنوه، فوالله ما علمت إلا أنه	٣٦٢٥
لا تلقّوا الجلب	٢٨٤٨
لا تلقّوا الركبان لبيع	٢٨٤٧
لا تلقّوا السّلع	٢٨٤٩
لا تمار أخاك، ولا تمازحه	٤٨٩٢
لا تمس النار مسلماً رآني	٦٠١٣
لا تمنعوا فضل الماء	٢٩٩٤
لا تمنعوا النساء حظوظهن من المساجد إذا استأذنّكم	١٠٨٢
لا تمنعوا نساءكم المساجد، وبيوتهن خير لهن	١٠٦٢
لا تمنوا الموت فإن هول	١٦١٣
لا تنتفوا الشيب	٤٤٥٨
لا تنحر نفسك، فإنك إن كنت مؤمناً	٣٤٤٥
لا تنذروا؛ فإن النذر لا يغني من القدر	٣٤٢٦
لا تنزع الرّحمة إلا	٤٩٦٨
لا تنزل الرحمة على قوم فيهم قاطع الرّحم	٤٩٢١
لا تنفق امرأة شيئاً من بيت زوجها إلا بإذن زوجها	١٩٥١
لا تنقطع الهجرة حتى تنقطع التوبة	٢٣٤٦
لا تنكح الأيم حتى تستأمر	٣١٢٦
لا تنكح الصغرى على الكبرى، ولا الكبرى على الصغرى	٣١٧١
لا تنهكي فإن ذلك أحظى للمرأة	٤٤٦٤
لا توافقوا من الله ساعة يسأل فيها	٢٢٢٩
لا تؤخروا الصلاة لطعام ولا لغيره	١٠٧١

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
لا تؤذ صاحب هذا القبر	١٧٢١
لا تؤذي امرأة زوجها في الدنيا	٣٢٥٨
لا تؤذيني في عائشة	٦١٨٩
لا تؤذيه قاتلك الله، فإنما هو عندك	٣٢٥٨
لا توطأ حامل حتى تضع، ولا غير ذات حمل	٣٣٣٨
لا جلب	٢٩٤٧
لا جلب ولا جنب	٣٨٧٦
لا جلب ولا جنب، ولا تؤخذ صدقاتهم	١٧٨٦
لا جنب	٢٩٤٧
لا، حتى تذوقي عسيلته ويذوق عسيلتك	٣٢٩٥
لا حرج إلا على رجل اقترض	٢٦٥٨
لا حسد إلا على اثنين	٢١١٣
لا حسد إلا في اثنتين	٢٠٢
لا حكم قوم بغير حق إلا فشا فيهم الدم	٥٣٧٠
لا حليم إلا ذو عثرة	٥٠٥٦
لا حمى إلا لله ورسوله	٢٩٩٢
لا حول ولا قوة إلا بالله دواء	٢٣٢٠
لا خير في جلوس في الطرقات	٤٦٦١
لا دعوة في الإسلام، ذهب أمر الجاهلية.	٢٣٢٠
لا رباً فيما كان يداً بيد	٢٨٢٤
لا ردها الله عليك	٧٠٦
لا رقية إلاّ من عين أو حمة	٤٥٥٩،٤٥٥٧
لا سبق إلا في نصل أو خف	٣٨٧٤
لا شغار في الإسلام	٣١٤٦،٢٩٤٧
لا شفعة في بئر	٢٩٧١
لا صام ولا أفطر	٢٠٤٤
لا صرورة في الإسلام	٢٥٢٢
لا صلاة بحضرة الطعام، ولا هو يدافعه الأخبثان	١٠٥٧
لا صلاة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس	١٠٤١
لا صلاة بعد الصبح حتى تطلع الشمس	١٠٥١
لا صلاة لمن لا وضوء له	٤٠٤
لا صلاة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب	٨٢٢

طرف الحديث	رقم الحديث
لا صوم في يومين: الفطر والأضحى	٢٠٤٩
لا طاعة في معصية، إنما الطاعة	٣٦٦٥
لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق	٣٦٩٦
لا طلاق فيما لا يملك	٣٢٨٣
لا طلاق قبل نكاح، ولا عتاق إلا	٣٢٨١
لا طلاق ولا عتاق في إغلاق	٣٢٨٥
لا طيرة، وخيرها الفال	٤٥٧٦
لا: عتق النسمة، أن تفرد بعتقها	٣٣٨٤
لا عدوى ولا صفر	٤٥٨٠
لا عدوى ولا طيرة	٤٥٧٧
لا عدوى ولا هامة	٤٥٧٩،٤٥٧٨
لا قطع عليه وهو خادمكم، أخذ متاعكم	٣٦٠٨
لا قطع في ثمر معلق	٣٥٩٥
لا قطع في ثمر ولا كثر	٣٥٩٣
لا، ما أقاموا فيكم الصلاة	٣٦٧٠
لا ما دعوتم الله لهم	٣٠٢٦
لا: ما صلوا.	٣٦٧١
لا مال لك، إن كنت صدقت عليها فهو بما استحللت	٣٣٠٦
لا مثل القتل في سبيل الله	٢٧٥٧
لا، منى مناخ من سبق	٢٦٢٥
لا ندري أنجرد رسول الله ﷺ من ثيابه	٥٩٤٨
لا نذر في معصية، وكفارته كفارة اليمين	٣٤٣٥
لا نذر لابن آدم فيما لا يملك	٣٢٨٢
لا نستعمل على عملنا من أراده	٣٦٨٣
لا نفقة لك إلا أن تكوني حاملاً	٣٣٢٤
لا نفل إلا بعد الخمس	٤٠٠٩
لا نقص قوم المكيال والميزان	٥٣٧٠
لا نكاح إلا بولي	٣١٣٠
لا نورث، ما تركناه صدقة	٥٩٧٦
لا هامة ولا عدوى	٤٥٨٦
لا هجرة بعد الفتح،	٣٨١٨
لا هجرة؛ ولكن جهاد ونيّة	٢٧١٥

طرف الحديث	رقم الحديث
لا، هو حرام	٢٧٦٦
لا، واستغفر الله	٣٤٢٣
لا، والذي نفس أبي القاسم بيده	٣٤٢٢
لا والذي نفسي بيده حتى تأطروهم أطراً	٥١٤٨
لا والله، لا آخذه أبداً وقد طرحه رسول الله ﷺ	٤٣٨٥
لا والله لا تكسر ثنيتها يا رسول الله	٣٤٦٠
لا والله، وبلى والله	٣٤١٧
لا، وإن كنت لا بدّ فسل الصالحين	١٨٥٣
لا وصية لوارث	٣٠٧٤
لا وضوء إلا من صوت أو ريح	٣١٠
لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه	٤٠٢
لا وفاء لنذر في معصية	٣٤٢٨
لا، ولكن اذهبا، فاقتسما، وتوخيا	٣٧٧٠
لا، ولكن أكرهه من أجل ريحه	٤١٩٦
لا، ولكن خذ من شعرك وأظفارك	١٤٧٩
لا، ولكن لم يكن بأرض قومي	٤١١١
لا، ومقلب القلوب	٣٤٠٦
لا، يا بنت الصدّيق! ولكنهم الذين يصومون	٥٢٥٠
لا يأتي عليكم زمان إلا الذي بعده أشرّ منه	٥٢٩٣
لا يأتي مئة سنة وعلى	٥٥١١
لا يأخذ أحدكم عصا أخيه	٢٩٤٨
لا يأكل بشماله	٤٤١٢
لا يأكلنّ أحدكم بشماله	٤١٦٣
لا يباع فضل الماء	٢٨٥٩
لا يبع بعضكم على بيع بعض	٢٨٤٧
لا يبع حاضر لباد	٢٨٥٢،٢٨٤٧
لا يبع الرجل على بيع أخيه	٢٨٥٠
لا يبغض الأنصار أحد يؤمن بالله	٦٢٥٠
لا يبقى على ظهر الأرض بيت مدر	٤٢
لا يبلغ العبد أن يكون من المتّقين	٢٧٧٥
لا يبلّغني أحد من أصحابي عن أحد شيئاً	٤٨٥٢

طرف الحديث	رقم الحديث
لا يبولن أحدكم في جحر	٣٥٤
لا يبولن أحدكم في الماء الدائم	٤٧٤
لا يبولن أحدكم في مستحمه، ثم يغتسل فيه	٣٠٣
لا يتحرى أحدكم فيصلي عند طلوع الشمس ولا عند غروبها	١٠٣٩
لا يتخلجن في صدرك شيء ضارعت	٤٠٨٧
لا يتفرّقن اثنان إلا عن تراض	٢٨٠٥
لا يتقدّمن أحدكم رمضان بصوم	١٩٧٣
لا يتم بعد احتلام، ولا رضاع بعد فطام	٣٢٨١
لا يتمثل الشيطان بي	٤٦١١
لا يتمن أحدكم الموت	١٦١٥
لا يتمنى أحدكم الموت	١٥٩٨
لا يتمنى أحدكم الموت ولا يدع	١٥٩٩
لا يتمنين أحدكم الموت من ضر أصابه	١٦٠٠
لا يتوارث أهل ملّتين شتّى	٣٠٤٦
لا يجتمع كافر وقاتله	٢٧٩٥
لا يجتمعان في قلب عبد في مثل هذا الموطن إلا	١٦١٢
لا يجزي ولد والده إلا أن يجده	٣٣٩١
لا يجعل أحدكم للشيطان شيئاً من صلاته	٩٤٦
لا يجلد أحدكم امرأته جلد العبد	٣٢٤٢
لا يجلد فوق عشر جلدات إلا في حد	٣٦٢٠
لا يجمع بين المرأة وعمتها	٣١٦٠
لا يجوع أهل بيت عندهم التّمر	٤١٨٩
لا يحب الله العقوق	٤١٥٦
لا يحب علياً منافق	٦١٠٠
لا يحتبي بالثوب	٤٤١٢
لا يحرم من الرضاع إلا ما فتق الأمعاء	٣١٧٣
لا يحل دم امرىء مسلم	٣٥٤٤،٣٤٦٦
لا يحل دم امرىء مسلم يشهد أن	٣٤٤٦
لا يحلّ سلف وبيع	٢٨٧٠
لا يحلّ الكذب إلا في ثلاث:	٥٠٣٢
لا يحل لأحدكم أن يحمل بمكة السّلاح	٢٧١٧

طرف الحديث	رقم الحديث
لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تحد	٢٣٣٠
لا يحل لامرىء يؤمن بالله واليوم الآخر أن	٢٣٣٩
لا يحلّ لرجل أن يفرّق بين اثنين	٤٧٠٣
لا يحلّ للرجل أن يعطي عطيّة	٣٠٢١
لا يحل للرجل أن يهجر أخاه	٥٠٢٧
لا يحل للمرأة أن تصوم وزوجها شاهد	٣٠٣١
لا يحل لمسلم أن يروع مسلماً	٣٥٤٥
لا يحل لمسلم أن يهجر أخاه	٥٠٣٥
لا يحلّ لمؤمن أن يهجر مؤمناً	٥٠٣٧
لا يحلّ له أن يبيع حتى يؤذن شريكه	٢٩٦٢
لا يحلبنّ أحدماشية امرىء بغير إذنه	٢٩٣٩
لا يحلف أحد عند منبري هذا	٢٧٧٨
لا يخرج الرجلأن يضربان الغائط كاشفين	٣٥٦
لا يخطب الرجل على خطبة أخيه	٣١٤٤
لا يخطب على خطبة أخيه	٢٨٥٠
لا يخلون رجل بامرأة	٢٥١٣
لا يخلون رجل بامرأة إلا	٣١١٨
لا يدخل أحد الجنة إلا أري مقعده	٥٥٩٠
لا يدخل أحداً منكم عمله الجنة	٢٢٧٢
لا يدخل الجنّة جسد غذّي بالحرام	٢٧٨٧
لا يدخل الجنّة الجوّاظ	٥٠٨٠
لا يدخل الجنة خبّ ولا بخيل ولا منان	١٨٧٣
لا يدخل الجنة سيء الملكة	٢٣٧٥،٢٣٥٨
لا يدخل الجنة صاحب مكس	٢٧٠٣
لا يدخل الجنة عاق، ولا قمار	٢٦٥٣
لا يدخل الجنة قاطع	٤٩٢٢
لا يدخل الجنة قتّات	٤٨٢٣
لا يدخل الجنة لحم نبت من السّحت	٢٧٧٢
لا يدخل الجنّة مَن كان في قلبه	٥١٠٨
لا يدخل الجنة من لا يأمن جاره	٤٩٦٣
لا يدخل الجنّة منّان	٤٩٢٣
لا يدخل المدينة رعب المسيح الدّجال	٥٤٨١،٢٧٥٣

طرف الحديث	رقم الحديث
لا يدخل النّار أحد في قلبه	٥١٠٧
لا يدخل النار إلا شقي	٥٦٩٣
لا يدخل هذا بيت قوم	٢٩٧٨
لا يدخلن هؤلاء عليكم	٣١٢١
لا يدعها، ويدعها حتى تقول: لا يصليها	١٢٢٠
لا يذهب الليل والنهار حتى يعبد	٥٥١٩
لا يرث المسلم الكافر	٣٠٤٣
لا يرثها ولا ترثه	٢٣٣٥
لا يرجع أحد في هبته	٣٠٢٠
لا يرحم الله مَن لا يرحم	٤٩٤٧
لا يرد الدعاء بين الأذان والإقامة	٦٠١
لا يردّ القدر إلا الدعاء	٤٩٢٥
لا يرد القضاء إلا الدعاء	٢٢٣٣
لا يرمي رجل رجلاً بالفسوق	٤٨١٦
لا يريد الله بأهل بيت رفقاً إلا نفعهم	٥١٠٣
لا يزال الإسلام عزيزاً إلى اثني عشر خليفة	٥٩٨٣
لا يزال الله عز وجل مقبلاً على العبد وهو في صلاته	٩٩٥
لا يزال أمر الناس ماضياً	٥٩٨٣
لا يزال البلاء بالمؤمن أو المؤمنة	١٥٦٧
لا يزال الدّين ظاهراً ما عجّل الناس الفطر	١٩٩٥
لا يزال الدين قائماً حتى تقوم الساعة	٥٩٨٣
لا يزال الرجل يذهب بنفسه	٥١١١
لا يزال قلب الكبير شاباً في اثنين	٥٢٧١
لا يزال قوم يتأخرون عن الصف الأول، حتى يؤخرهم	١١٠٤
لا يزال لسانك رطباً من ذكر الله	٢٢٧٩
لا يزال من امتي أمة قائمة بأمر الله	٦٢٨٥
لا يزال المؤمن معنقاً صالحاً	٣٤٦٧
لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر	١٩٨٤
لا يزال الناس يتساءلون حتى يقال هذا	٧٥،٦٦
لا يزال هذا الأمر في قريش	٥٩٨١

طرف الحديث	رقم الحديث
لا يزال يصيبك في كل عام وجع من الشاة المسمومة	١٢٤
لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن	٥٣
لا يزيد في العمر إلا البر	٢٢٣٣
لا يسأل بوجه الله إلا الجنة	١٩٤٤
لا يسأل الرجل فيما ضرب امرأته عليه	٢٢٦٨
لا يسبّ أحدكم الدهر	٤٧٦٤
لا يستلقينّ أحدكم ثم يضع إحدى رجليه	٤٧١٠
لا يسلم عبد حتى يسلم قلبه	٤٩٩٤
لا يسم الرجل على سوم أخيه	٢٨٥١
لا يسمع مدى صوت المؤذّن جن، ولا إنس	٦٥٦
لا يشربنّ أحد منكم قائماً	٤٢٦٧
لا يشير أحدكم على أخيه بالسلاح	٣٥١٨
لا يصبر على لأواء المدينة	٢٧٣٠
لا يصلي الإمام في الموضع الذي صلى فيه حتى يتحول	٩٥٣
لا يصلي لكم	٧٤٧
لا يصلينّ أحدكم في الثوب الواحد	٧٥٥
لا يصوم أحد عن أحد	٢٠٣٥
لا يصوم أحدكم يوم الجمعة إلا	٢٠٥١
لا يصيب عبداً نكبة فما فوقها أو دونها إلا بذنب	١٥٥٨
لا يعضد شجرها	٢٧١٦
لا يغتسل أحدكم في الماء الدائم وهو جنب	٤٧٤
لا يغتسل رجل يوم الجمعة، ويتطهر ما استطاع من طهر	١٣٨١
لا يغلبنكم الأعراب على اسم صلاتكم العشاء	٦٣٢
لا يغلبنكم الأعراب على اسم صلاتكم المغرب	٦٣١
لا يغلق الرّهن الرّهن	٢٨٨٧
لا يفرك مؤمن مؤمنة،	٣٢٤٠
لا يفضي الرجل إلى الرجل في ثوب	٣١٠٠
لا يقبل الله صلاة رجل في جسده شيء من خلوق	٤٤٤١

طرف الحديث	رقم الحديث
لا يقتسم ورثتي ديناراً	٥٩٧٥
لا يقتل قرشي صبراً	٦٠٠٢
لا يقتل مؤمن بكافر، دية الكافر نصف	٣٤٩٦
لا يقص إلا أمير أو مأمور أو مختال	٢٤٠
لا يقضين حكم بين اثنين وهو غضبان	٣٧٣١
لا يقطع أحد مالاً بيمين،	٣٧٧٦
لا يقطع الصلاة شيء، وادرؤوا ما استطعتم، فإنما هو شيطان	٧٨٥
لا يقعد قوم يذكرون الله إلا حفّتهم الملائكة	٢٢٦١
لا يقولنّ أحدكم: خبثت نفسي	٤٧٦٥
لا يقولنّ أحدكم عبدي وأمتي	٤٧٦٠
لا يقيم الرجل الرجل	٤٦٩٦
لا يقيمن أحدكم أخاه يوم الجمعة	١٣٨٦
لا يكسب عبد مال حرام	٢٧٧١
لا يكلم أحد في سبيل الله	٣٨٠٢
لا يكون لمسلم أن يهجر مسلماً فوق ثلاثة	٥٠٣٤
لا يكون المؤمن لعّاناً	٤٨٤٨
لا يكيد أهل المدينة أحد	٢٧٤٣
لا يلتحف الصمّاء	٤٤١٣
لا يلج النار من بكى من خشية الله	٣٨٢٨
لا يلدغ المؤمن من جحر	٥٠٥٣
لا يلعب بالشطرنج إلا خاطىء	٤٥١١
لا يمش في خفٌ واحد	٤٤١٢
لا يمشي أحدكم في نعل واحدة	٤٤١١
لا يمنع جار جاره أن يغرز خشبة	٢٩٦٤
لا يمنعنّ أحداً منكم هيبة الناس	٥١٤٥
لا يمنعن رجل أهله أن يأتوا المساجد	١٠٨٤
لا يمنعنكم من سحوركم أذان بلال	٦٨١
لا يموت لإحداكن ثلاثة من الولد فتحتسبه	١٧٣٠
لا يموت لمسلم ثلاثة من الولد فيلج النار	١٧٢٩
لا يموتن أحدكم إلا وهو يحسن الظن بالله	١٦٠٥
لا يمين عليك ولا نذر في معصية	٣٤٤٣
لا ينبغي لصدّيق أن يكون لعّاناً	٤٨١٩

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
لا ينبغي لقوم فيهم أبو بكر أن يؤمهم غيره	٦٠٢٩
لا ينبغي للمؤمن أن يذلّ نفسه	٢٥٠٣
لا ينبغي للمؤمن أن يكون لعّاناً	٤٨٤٨
لا ينبغي هذا للمتقين	٧٥٩
لا ينظر الله إلى رجل أتى رجلاً	٣١٩٥
لا ينظر الله عزّ وجل إلى رجل أتى رجلاً	٣٥٨٥
لا ينظر الله عز وجل إلى صلاة عبد لا يقيم	٩٠٤
لا ينظر الله يوم القيامة من جرّ إزاره بطراً	٤٣١١
لا ينظر الرجل إلى عورة الرجل	٣١٠٠
لا ينفرن أحدكم، حتى يكون آخر عهده بالبيت	٢٦٦٨
لا ينقشن أحد على نقش خاتمي هذا	٤٣٨٣
لا ينكح المحرم ولا ينكح	٢٦٨١
لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه	٧
لا يؤمن أحدكم حتى يكون هواه تبعاً	١٦٧
لا يؤمن عبد حتى يؤمن بأربع	١٠٤
لاتيحنّهم فتنة تدع الحليم فيهم حيران	٥٣٢٤
لأخرجن اليهود والنصارى من جزيرة العرب	٤٠٥٣
لاردها الله عليك	٧٠٦
لارفعنّك إلى رسول الله ﷺ	٢١٢٣
لارمقن صلاة رسول الله ﷺ الليلة، فصلى ركعتين خفيفتين	١١٩٧
لأطوفن الليلة على تسعين امرأة	٥٧٢٠
لأعطينّ هذه الراية غداً رجلاً يفتح الله على يديه	٦٠٨٩
لأن أقتل في سبيل الله أحب	٣٨٥٥
لأن أقعد مع قوم يذكرون الله من صلاة الغداة	٩٧٠
لأن أقول سبحان الله	٢٢٩٥
لأن في داركم كلباً	٤٥١٣
لأن فيها طبعت طينة أبيك آدم	١٢٦٥
لأن ملائكة الرحمن باسطة أجنحتها عليها	٦٢٧٣
لأن يأخذ أحدكم حبله فيأتي بحزمة حطب	١٨٤١
لأن يتصدق المرء في حياته بدرهم خير له	١٨٧٠
لأن يجلس أحدكم على جمرة فتحرق ثيابه	١٦٩٩
لأن يمتلىء جوف رجل قيحاً	٤٧٩٤
لأن يمتلىء جوف رجل قيحاً خير له	٤٨٠٩
لأن يؤدّب الرجل ولده	٥٩٧٦
لأنا بهم أو ببعضهم أوثق مني بكم	٦٢٥٤
لأنه حديث عهد بربه	١٥٠١
لأي شيء سمي يوم الجمعة	١٣٦٥
لبس رسول الله ﷺ يوماً قباء ديباج	٤٢٧٧
لبس عمر بن الخطاب رضي الله عنه ثوباً جديداً	٤٣٧٤
لبنة من ذهب ولبنة من فضة	٥٦٣٠
لبّيك اللهم لبيك	٢٥٤١
لبّيك اللهم لبيك، لبيك وسعديك	٢٥٥١
لبّيك عن شبرمة	٢٥٢٩
لبّيك يا رسول الله	٢٩٠٨
لتاخذوا مناسككم فإني لا أدري لعلّي لا أحج	٢٦١٨
لتتّبعنّ سنن مَن قبلكم، شبراً بشبر	٥٣٦١
لتفتحنّ عصابة من المسلمين كنز آل كسرى	٥٤١٧
لتكن اليمنى أولهما تنعل وآخرهما تنزع	٤٤١٠
لتلبسها صاحبتها من جلبابها	١٤٣١
لتنظر عدد الليالي والأيام التي كانت تحيضهن	٥٥٩
لتنم عينك، ولتسمع أذنك	١٦١
لتؤدّن الحقوق إلى أهلها يوم القيامة	٥١٢٨
لجميع أمتي كلهم	٥٦٦
لجهنم سبعة أبواب: باب منها لمن سل السيف	٢٥٣٠
اللحد لنا، والشق لغيرنا	١٧٠١
لحم الصيد لكم في الإحرام حلال	٢٧٠٠
لزوال الدنيا أهون على الله من قتل	٣٤٦٢
لست هناكم	٥٥٧٢

طرف الحديث	رقم الحديث
لسرادق النار أربعة جدر	٥٦٨١
لعانين وصدّيقين؟	٤٨٦٨
لعلك أردت الحجّ	٣٧١١
لعلك ترزق به	٥٣٠٨
لعلك قبلت أو غمزت أو نظرت	٣٥٦١
لعلك نفست	٢٥٧٢
لعلكم تقرؤون خلف إمامكم	٨٥٤
لعله يا عائشة كما قال قوم عاد	١٥١٣
لعلّي لا أراكم بعد عامي هذا	٢٦١١
لعن الله الذي وسمه	٤٠٧٨
لعن الله الخمر، وشاربها	٢٧٧٧
لعن الله السارق يسرق البيضة فتقطع يده	٣٥٩٢
لعن الله العقرب	٤٥٦٧
لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء	٤٤٢٩
لعن الله من ذبح لغير الله	٤٠٧٠
لعن الله الناظر والمنظور إليه	٣١٢٥
لعن الله الواشمات، والمستوشمات	٤٤٣١
لعن الله الواصلة، والمستوصلة	٤٤٣٠
لعن الله اليهود والنصارى: اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد	٧١٢
لعن رسول الله ﷺ آكل الرّبا	٢٨٠٧
لعن رسول الله ﷺ الراشي والمرتشي	٢٧٥٣
لعن رسول الله ﷺ الرجل يلبس لبسة المرأة	٤٤٦٩
لعن رسول الله ﷺ الرجلة من النساء	٤٤٧٠
لعن رسول الله ﷺ زائرات القبور	٧٤٠
لعن رسول الله ﷺ في الخمر عشرة	٢٧٧٦
لعن رسول الله ﷺ المحلّل والمحلّل له	٢٢٩٦
لعن رسول الله ﷺ من فرق بين الوالد وولده	٣٣٧٢
لعن رسول الله ﷺ النائحة والمستمعة	١٧٣٢
لعن عبد الدينار، ولعن عبد الدرهم	٥١٨٠
لعن النبي ﷺ المخنثين من الرجال	٤٤٢٨
لعنت الواصلة والمستوصلة	٤٤٦٨
لغدوة في سبيل الله أو روحة خير	٣٧٩٢
لقد أخفت في الله وما يخاف أحد	٥٢٥٣
لقد أكثرت عليكم في السواك	٣٨٧
لقد أكات برقية حقّ	٢٩٨٦
لقد أمر النبي ﷺ بالعتاقة	١٤٨٩
لقد تاب توبة لو تابها أهل المدينة	٣٥٧٢
لقد تضايق على هذا العبد الصالح قبره	١٢٥
لقد حرمت الخمر حين حرمت، وما تجد	٣٦٣٦
لقد حكمت فيهم بحكم الملك	٣٩٦٣
لقد رأيت — أو أمرت — أن أتجوّز في القول	٤٨٠٣
لقد رأيت رجلاً يتقلّب في الجنة في شجرة قطعها	١٩٠٥
لقد رأيت رسول الله ﷺ ملبداً	٤٤٣٣
لقد رأيت سبعين من أصحاب الصّفة	٥٢٤١
لقد رأيت النبي ﷺ بالعرج يصب	٣٠١١
لقد رأيتنا وما يتخلف عن صلاة إلا منافق	١٠٧٢
لقد رأيتني في الحجر وقريش تسألني عن مسراي	٥٨٦٦
لقد رأيتني مع رسول ﷺ ما أملك درهماً	١٦١٥
لقد سأل الله باسمه الذي إذا سئل به أعطى	٢٢٩٣
لقد سألت عن أمر عظيم، وإنه ليسير	٢٩
لقد سقيت رسول الله ﷺ بقدحي هذا الشراب	٤٢٨٦
لقد سمعت صوت رسول الله ﷺ ضعيفاً	٥٩٠٨
لقد شققت عليّ	٤٨٨٠
لقد ضلـ[illegible] إذن وما أنا من المهتدين	٣٠٥٩
لقد طـ[illegible] آل محمد نساء كثير، يشكون أزواجهن	٢٢٦١
لقد عجب الله	٦٢٦١
لقد عرفت النظائر التي كان النبي ﷺ يقرن بينهن	١١٩٩
لقد علم قومي أن حرفتي	٣٧٤٧
لقد علموا أن الصلاة في غير هذا الساعة أفضل	١٢١٢

طرف الحديث	رقم الحديث
لقد قلت بعدك اربع كلمات ثلاث مرات	٢٣٠١
لقد قلت كلمة	٤٨٥٣
لقد كان فيما قبلكم من الامم محدثون	٦٠٣٥
لقد كنت وعدتني أن تلقاني البارحة	٤٤٩٠
لقد هممت أن آمر رجلاً يصلي بالناس	١٣٧٨
لقد هممت أن العنه لعناً يدخل معه	٣٣٣٧
لقد هممت أن أنهى عن الغيلة، فنظرت	٣١٨٩
لقد هممت أن لا اصلي عليه	٢٣٩٠
لقّنوا موتاكم لا إله إلا الله	١٦١٦
لقّنوا موتاكم لا إله إلا الله الحليم الكريم	١٦٢٦
لقي ابن عباس كعباً بعرفة	٥٦٦١
لقيَ ابن عمر ابن صياد	٥٤٩٧
لقيت إبراهيم ليلة أسري بي	٢٣١٥
لقيت ثوبان مولى رسول الله ﷺ فقلت: أخبرني بعمل أعمله	٨٩٧
لقيت رسول الله ﷺ فقلت ما النجاة؟	٤٨٣٧
لقيته وقد نفرت عينه	٥٤٩٩
لقيني أبو بكر فقال: كيف أنت يا حنظلة	٢٢٦٨
لقيني رسول الله ﷺ وأنا جنب	٤٥١
لقيه رسول الله ﷺ وأبو بكر وعمر رضي الله عنهما	٥٤٩٥
لك بها يوم القيامة سبع مئة ناقة	٣٧٩٩
لك ذلك وعشرة أمثاله	٥٥٨١
لك السّدس	٣٠٦٠
لكل أمة أمين	٦١١٥
لكل داء دواء	٤٥١٥
لكل شيء زكاة وزكاة الجسد الصوم	٢٠٧٢
لكل شيء صقالة	٢٢٨٦
لكل شيء عروس، وعروس القرآن (الرحمن)	٢١٨٠
لكل غادر لواء عند استه	٣٧٢٧
لكل غادر لواء يوم القيامة	٣٧٢٦
لكل غادر لواء يوم القيامة يرفع	٣٧٢٧

طرف الحديث	رقم الحديث
لكل نبي دعوة مستجابة	٢٢٢٣
لكل نبي رفيق	٦٠٧٠
لكن البينة على المدعي،	٣٧٥٨
لكن عند الله لست بكاسد	٤٨٨٩
لكن من العصبيّة أن ينصر الرجل	٤٩٠٩
لكني رأيت الليلة رجلين أتياني	٤٦٢١
للبكر سبع وللثيب ثلاث	٣٢٢٤
للبنت النِّصف ولابنة الابن السّدس	٣٠٥٩
للسائل حقّ وإن جاء على فرس	٢٩٨٨
للشهيد عند الله ست خصال	٣٨٣٤
للغازي أجره، وللجاعل أجره	٣٨٤٢
للمسلم على المسلم ستّ بالمعروف	٤٦٤٣
للمملوك طعامه وكسوته، ولا يكلف	٣٣٤٤
للمؤمن على المؤمن ستُ خصال	٤٦٣٠
لله أرحم بعباده من أم الأفراخ بفراخها	٢٣٧٧
لله أرحم بعباده من هذه بولدها	٢٣٧٠
لله أشد فرحاً بتوبة عبده	٢٣٣٢
لله أفرح بتوبة عبده المؤمن	٢٣٥٨
لم أر النبي ﷺ يستلم من البيت	٢٥٦٨
لم أكن ليلة الجن مع رسول الله ﷺ	٤٨١
لم تأتزر هذه الإزرة	٤٣٧٠
لم تر للمتحابّين مثل النّكاح	٣٠٩٣
لم تراعوا	٥٨٠٤
لم تصبغ بالصفرة	٤٤٧٩
لم ضربته؟	١٩٥٣
لم فعلت هذا	٢٣٦٩
لم يبق من النبوة إلا المبشرات	٤٦٠٦
لم يزل رسول الله ﷺ يلبّي	٢٦١٠
لم يزل النبي ﷺ يلبّي	٢٦٠٦
لم يفقه من قرأ القرآن في أقل من ثلاث	٢٢٠١
لم يكذب إبراهيم إلا ثلاث كذبات	٥٧٠٤
لم يكن أحد أشبه بالنبي ﷺ من الحسن بن علي	٦١٤٦

طرف الحديث	رقم الحديث
لم يكن بالطويل الممغط	٥٧٩١
لم يكن رسول الله ﷺ فاحشاً ولا لعاناً ولا سباباً	٥٨٢٠،٥٨١١
لم يكن رسول الله ﷺ يدع هؤلاء الكلمات	٢٣٩٧
لم يكن رسول الله ﷺ يريد غزوة إلا ورّى	٣٩٣٨
لم يكن شخص أحبّ إليهم من رسول الله ﷺ	٤٦٩٨
لم يكن شيء أحب إلى رسول الله ﷺ	٣٨٩٠
لم يكن النبي ﷺ على شيء من النوافل أشد تعاهداً منه على ركعتي الفجر	١١٦٣
لم يكن يؤذن يوم الفطر ولا يوم الأضحى	١٤٥١
لما استخلف أبو بكر رضي الله عنه	٣٧٤٧
لما أسري برسول الله ﷺ انتهي به إلى سدرة المنتهى	٥٨٦٥
لما اشتد عليها الغسل، أمرها أن تجمع بين الصلاتين	٥٦٣
لما اشتكى النبي ﷺ ذكر بعض نسائه كنيسة	٤٥٠٨
لما انتهينا إلى بيت المقدس	٥٩٢١
لما بايع رسول الله ﷺ النساء قامت امرأة جليلة	١٩٥٢
لما بدّن رسول الله ﷺ وثقل كان أكثر صلاته جالساً	١١٩٨
لما بعثه رسول الله ﷺ إلى اليمن	٥٣٢٧
لما توفي عبد الرحمن بن أبي بكر بالحبشي	١٧١٨
لمّا توفي النبي ﷺ واستخلف أبو بكر بعده	١٧٩٠
لما ثقل رسول الله ﷺ هبطت وهبط الناس المدينة	٦١٧٥
لما ثقل النبي ﷺ جعل يتغشاه الكرب	٥٩٦١
لما جاء النبي ﷺ قتل ابن حارثة وجعفر وابن رواحة	١٧٤٣
لما حضر أحد دعاني أبي من الليل	٥٩٤٥
لما حضرت كعباً الوفاة أتته أم بشر	١٦٣١

طرف الحديث	رقم الحديث
لما خلق الله آدم	٤٦٦٢
لما خلق الله آدم مسح ظهره فسقط	١١٨
لما خلق الله آدم وذريته	٥٧٣٢
لما خلق الله الأرض جعلت تميد، فخلق الجبال	١٩٢٣
لما خلق الله الجنة قال لجبريل	٥٦٩٦
لمّا خلق الله العقل قال له: قم	٥٠٦٤
لما دخل النبي ﷺ البيت، دعا في نواحيه كلها	٦٨٩
لما صور الله آدم في الجنة تركه ما شاء	٥٧٠٢
لما عرج بي ربّي مررت بقوم لهم أظفار	٥٠٤٦
لما فتح رسول الله ﷺ مكة	٤٤٨٢
لما فتحت خيبر أهديت لرسول الله شاة فيها سم	٥٩٣٥
لما قبض رسول الله ﷺ اختلفوا في دفنه	٥٩٦٣
لما قدم رسول الله ﷺ المدينة	٥٩٦٢،٣٠٢٦،٢٧٣٤
لما قدم المهاجرون الأولون المدينة، كان يؤمهم	١١٢٧
لما قدم النبي ﷺ المدينة، جئت، فلما تبيّنت وجهه	١٩٠٧
لما قدمنا المدينة، فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبّل يد	٤٦٨٨
لما قضى الله الخلق كتب كتاباً	٢٣٦٤
لما كان أيام الحرة لم يؤذن في مسجد النبي ﷺ ثلاثاً ولم يقم	٥٩٥١
لما كان يوم غزوة تبوك، أصاب الناس مجاعة	٥٩١٢
لما كان يوم الفتح فتح مكة	٢٠٧٩
لما كذبني قريش قمت في الحجر فجلى الله لي بيت المقدس	٥٨٦٧
لما مات الحسن بن الحسن بن علي ضربت امرأته القبة	١٧٤٩
لما مات رسول الله ﷺ	٤٨٧٨
لما مات عثمان بن مظعون، أخرج بجنازته	

طرف الحديث	رقم الحديث
فدفن	١٧١١
لما مات النجاشي كنا نتحدث انه لا يزال يرى على قبره نور	٥٩٤٧
لما مرض رسول الله ﷺ أتاه جبريل	٥٩٧٢
لما نزل عذري، قام النبي ﷺ على المنبر	٣٥٧٩
لما نزل قوله تعالى: ﴿ولا تقربوا مال اليتيم﴾	٢٢٧١
لما نزلت ﴿إذا جاء نصر الله والفتح﴾ دعا رسول الله ﷺ فاطمة	٥٩٦٩
لما نزلت ﴿فسبح باسم ربك العظيم﴾	٨٧٩
لما نزلت ﴿والذين يكنزون الذهب والفضة﴾	٢٢٧٧
لما نزلت ﴿وانذر عشيرتك الاقربين﴾، صعد النبي	٥٣٧٢
لما وقعت بنو إسرائيل في المعاصي نهتهم علماؤهم فلم ينتهوا	٥١٤٨
لمن أطاب الكلام	١٢٢٣
لمن عمل بها من أمتي	٥٦٦
لن تقرا شيئاً ابلغ عند الله من ﴿قل اعوذ برب الفلق﴾	٢١٦٤
لن يبرح الناس يتساءلون، حتى يقولوا: هذا	٧٦
لن يبرح هذا الدين قائماً، يقاتل	٢٨٠١
لن يبسط أحد منكم ثوبه	٥٨٩٦
لن يجمع الله على هذه الامة سيفين	٥٧٥٦
لن يزال المؤمن في فسحة من دينه	٣٤٤٧
لن يشبع المؤمن من خير يسمعه	٢٢٢
لن يفلح قوم ولوا أمرهم امراة	٣٦٩٣
لن يلج النار احد صلى قبل طلوع الشمس	٦٢٤
لن ينجي أحداً منكم عمله	٢٣٧١
لن يهلك الناس حتى يعذروا	٥١٤٦
له سلبه اجمع	٣٩٦٢
لها ما حملت في بطونها، ولنا ما غبر طهور	٤٨٨
لها مثل صداق نسائها، لا وكس ولا شطط	٣٢٠٧
لو أحسنت إلى إحداهن الدهر	١٤٨٢

طرف الحديث	رقم الحديث
لو اخدتم إهابها	٥١٠
لو اطّلع في بيتك أحد، ولم تاذن	٣٥١٤
لو اعطيتها أخوالك كان أعظم لأجرك	١٩٣٥
لو اعلم انك تنظرني لطعنت به	٣٥١٥
لو امسك الله القطر عن عباده	٤٦٠٥
لو أن أحدكم إذا اراد أن ياتي أهله	٢٤١٦
لو أن أهل السماء والارض اشتركوا	٢٤٦٤
لو ان اهل العلم صانوا العلم، ووضعوه عند أهله	٢٦٣
لو أنّ أوّلكم وآخركم	٢٣٥٠
لو ان دلواً من غساق	٥٦٨٢
لو انّ رجلاً عمل عملاً في صخرة لا باب لها ولا كوّة	٥٣٣٥
لو انّ رجلاً قتل في سبيل الله، ثم عاش	٢٩٢٩
لو ان رصاصة مثل هذه	٥٦٨٨
لو انّ شيئاً كان فيه الشفاء من الموت	٤٥٣٧
لو انّ عبدين تحابّا في الله عز وجل	٥٠٢٤
لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها	٣٦١٠
لو أن قطرة من الزقوم	٥٦٨٣
لو أن ما يقل ظفر مما في الجنة	٥٦٣٧
لو انفقت ما في الارض جميعاً ما	٣٩٢٣
لو انكم تتوكلون على الله حقّ توكله لرزقكم	٥٢٩٩
لو اني استقبلت من امري ما استدبرت	٢٥٥٥
لو بعت من اخيك ثمراً	٢٨٤٢
لو تركت المخابرة	٢٩٧٦
لو تركتيها ما زال قائماً	٥٩٠٧
لو تمالا عليه أهل صنعاء لقتلتهم	٣٤٨١
لو جعل القرآن في إهاب	٢١٤٠
لو حملنا الحمير على الخيل فكانت لنا	٢٨٨٣
لو دخل ههنا لم يكن نسج العنكبوت على بابه	٥٩٢٤
لو دعونا رسول الله ﷺ فاكل معنا، فدعوه	٣٢٢١
لو دعيت إلى كراع لأجبت	١٨٢٧

طرف الحديث	رقم الحديث
لو راجعته، فقالت: يا رسول الله! تامرني	٣١٩٩
لو سترته بثوبك كان خيراً لك	٣٥٦٧
لو شهدته قبل أن يدفن لم يدفن	٣٣٩٠
لو شئت ان أعد شمطات كن في راسه	٤٤٧٨
لو طعنت في فخذها لاجزا عنك	٤٠٨٢
لو عرض علي ما كرهت	٥٤٩٨
لو قلت: نعم لوجبت	٢٥٠٥
لو قلتها: نعم لوجبت	٢٥٢٠
لو قلتها وانت تملك أمرك افلحت	٣٩٦٩
لو كان الإيمان عند الثريا لناله رجال من هؤلاء	٦٢١٢
لو كان بعدي نبي لكان عمر بن الخطاب	٦٠٤٧
لو كان الدين بالراي لكان أسفل الخف اولى بالمسح	٥٢٥
لو كان ذلك ضاراً ضر فارس والروم	٣١٨٨
لو كان عليها دين اكنت قاضية	٢٥١٢
لو كان لابن آدم واديان من مال لابتغى ثالثاً	٥٢٧٣
لو كان لي مثل أُحُد ذهباً، لسرني	١٨٥٩
لو كان المطعم بن عدي حياً	٣٩٦٥
لو كانت الدنيا تعدل عند الله جناح بعوضة	٥١٧٧
لو كانت سورة واحدة لكفت الناس	٣٢٦٩
لو كانت فاطمة لقطعتها	٣٦٠٧
لو كنت آمر أحداً ان يسجد لأحد	٣٢٥٥
لو كنت امرأة لغيرت أظفارك	٤٤٦٧
لو كنت متخذاً خليلاً لاتخذت ابا بكر	٦٠٢٠
لو كنت مسحت عليه بيدك أجزاك	٤٤٩
لو كنت مؤمراً من غير مشورة	٦٢٣١
لو لم أسمعه إلا مرة أو مرتين	٣٥٥٤
لو لم تكله لأكلتم منه	٥٩٤١
لو لم يبق من الدّنيا إلاّ يوم لطوّل الله ذلك اليوم	٥٤٥٢
لو نشر لي أبواي ما تركتها	١٣١٩
لو وزنته بامته لرجحها	٥٧٧٤

طرف الحديث	رقم الحديث
لو يعطى الناس بدعواهم، لادعى	٣٧٥٨
لو يعلم احدكم ماله في أن يمر بين يدي اخيه معترضاً	٧٨٧
لو يعلم الكافر ما عند الله من الرحمة	٢٣٦٧
لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه	٧٨٨،٧٧٦
لو يعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة	٢٣٦٧
لو يعلم الناس ما في النداء والصف الأول	٦٢٨
لو يعلم الناس ما في الوحدة	٣٨٩٣
لولا ان اشق على أمتي لامرتهم أن يؤخروا العشاء٦١١	
لولا ان اشق على امتي، لأمرتهم بالسواك	٣٩٠
لولا ان اشق على أمتي لأمرتهم بتاخير العشاء	٣٧٦
لولا ان الكلاب أمة من الأمم	٤١٠٢
لولا اني أخاف أن تكون من الصدقة لأكلتها	١٨٢١
لولا بنو إسرائيل لم يخنز اللحم	٣٢٤١
لولا كلمات اقولهنّ لجعلتني يهود حماراً	٢٤٧٩
لولا ما في البيوت من النساء والذرية	١٠٧٣
لولا ما مضى من كتاب الله!	٢٣٠٧
لولا الهجرة لكنت امرءاً من الانصار	٦٢١٨
لولا هذه الدنانير لتمندل	٥٢٩١
ليّ الواجد يحلّ عرضه وعقوبته	٢٩١٩
لياتي الرجل العظيم السمين يوم القيامة	٥٥٤٣
لياتين على أمتي كما اتى على بني إسرائيل	١٧١
لياتينّ على القاضي العدل يوم القيامة	٢٧٤٠
لياتينّ على الناس زمان لا يبقى احد	٢٨١٨
لياتينّ على الناس زمان لا ينفع فيه	٢٧٨٤
ليبشّر فقراء المهاجرين بما يسرّ وجوههم	٥٢٥٨
ليت رجلاً صالحاً يحرسني	٦١١٤
ليتني صليت فاسترحت، فكأنهم عابوا ذلك عليه	١٢٥٣
ليحجزك عن الناس	٤٨٦٦
ليراجعها ثم يمسكها حتى تطهر	٣٢٧٥
ليس أحد أفضل عند الله من مؤمن يعمّر	

طرف الحديث	رقم الحديث
في الإسلام	٥٢٩٣
ليس أحد يحاسب يوم القيامة إلا هلك	٥٥٤٩
ليس بك على أهلك هوان، إن شئت	٣٢٣٤
ليس بها باس	٢٩٧٤
ليس الخبر كالمعاينة	٥٧٣٨
ليس ذاك إنا هو الشرك	٥١٣١
ليس الزهد في الدنيا بلبس الغليظ والخشن	٥٢٨٢
ليس الشديد بالصرعة	٥١٠٥
ليس شيء أحب إلى الله من قطرتين	٣٨٣٧
ليس شيء أكرم على الله من الدعاء	٢٢٣٢
ليس صلاة أثقل على المنافقين من الفجر والعشاء	٦٢٩
ليس على أبيك كرب	٥٩٦١
ليس على خائن، ولا منتهب	٣٥٩٧
ليس على المسلم صدقة في عبده، ولا في فرسه	١٧٩٥
ليس على المنتهب قطع	٣٥٩٦
ليس على النساء الحلق	٢٦٥٤
ليس عليك من مرضك باس	٥٩٣٩
ليس الغنى عن كثرة العرض	٥١٧٠
ليس في حب ولا تمر صدقة حتى يبلغ خمسة أوسق	١٨٠٢
ليس في عبده صدقة إلا صدقة الفطر	١٧٩٥
ليس في النوم تفريط؛ إنما التفريط في اليقظة	٦٠٤
ليس فيما دون خمسة أوسق من التمر صدقة	١٧٩٤
ليس الكذاب الذي يصلح بين الناس	٤٨٢٥، ٥٠٣١
ليس لابن آدم حق في سوى هذه الخصال	٥١٨٦
ليس لعرق ظالم حق	٢٩٤٤
ليس لك منه إلا ذلك	٣٧٦٤
ليس لك نفقة	٣٣٢٤
ليس لله شريك	٢٣٩٧
ليس لنا مثل السوء	٣٠١٨
ليس المسكين الذي يطوف على الناس ترده اللقمة واللقمتان	١٨٢٨
ليس من البر الصوم في السفر	٢٠٢١
ليس من بلد إلا سيطؤه الدجال	٢٧٤٢
ليس منا من تشبه بغيرنا	٤٦٤٩
ليس منا من خبب امرأة على زوجها	٣٢٦٢
ليس منا من خصى ولا اختصى	٧٢٤
ليس منا من دعا إلى عصبية	٤٩٠٧
ليس منا من ضرب الخدود، وشق الجيوب	١٧٢٥
ليس منا من لم يتغن بالقرآن	٢١٩٤
ليس منا من لم يرحم صغيرنا	٤٩٧٠
ليس المؤمن بالذي يشبع وجاره	٤٩٩١
ليس المؤمن بالطعان	٤٨٤٧
ليس الواصل بالمكافئ	٤٩٢٣
ليسأل أحدكم ربه حاجته كلها	٢٢٥١
ليست السنة بأن لا تمطروا	١٥١٥
ليسلط على الكافر في قبره تسعة وتسعون تنيناً	١٣٤
ليشربن ناس من أمتي الخمر	٤٢٩٢
ليصل أحدكم نشاطه، وإذا فتر فليقعد	١٢٤٤
ليصيبن أقواماً سفع من النار	٥٥٨٤
ليفرن الناس من الدجال	٥٤٧٧
ليكونن من أمتي أقوام يستحلون الخز والحرير	٥٣٤٣
ليلني منكم أولو الأحلام والنهى	١٠٨٩
ليلة أسري بي لقيت موسى	٥٧١٦
لئن بقيت إلى قابل، لأصومن التاسع	٢٠٤١
لئن حلف على ماله ليأكله ظلماً؛ ليلقين	٣٧٦٤
لئن عشت إن شاء الله لأخرجن	٤٠٥٣
لئن كنت أقصرت الخطبة لقد أعرضت المسألة	٣٣٨٤
لئن كنت كما قلت	٤٩٢٤
لينبعث من كل رجلين أحدهما، والأجر بينهما	٣٨٠٠
لينتهين أقوام عن رفعهم أبصارهم	٩٨٣
لينتهين أقوام عن ودعهم الجمعات	١٣٧٠
لينتهين أقوام يفتخرون بآبائهم	٤٨٩٩
لينزعن الله من صدور عدوكم المهابة منكم، وليقذفن في قلوبكم الوهن	٥٣٦٩
لية لا ليتين	٤٣٦٧
ليهنك العلم يا أبا المنذر	٢١٢٢
ليؤذن لكم خياركم وليؤمكم قراؤكم	١١١٩

[حـرف الميـم]

طرف الحديث	رقم الحديث
ما آمن بالقرآن من استحل محارمه	٢٢٠٣
ما أبالي شربت الخمر أو عبدت	٣٦٦٠
ما أبالي ما أتيت إن أنا شربت ترياقاً	٤٥٥٤
ما ابتدع قوم بدعة في دينهم إلا نزع الله من سنتهم مثلها	١٨٨
ما اتقيت الله، ما خشيت الله	٣٦٢١
ما أجد له في غزوته هذه	٣٨٤٤
ما أجلسكم هاهنا	٢٢٧٨
ما أحب أن لي الدنيا بهذه الآية	٢٣٦٠
ما أحب أني حكيت	٤٨٥٧
ما أحب عبد عبداً لله إلا	٥٠٢٢
ما أحب لو أن لي هذا الجبل ذهباً أنفقه ويتقبل	١٨٨٢
ما أحد أحق بهذا الأمر	٦١٠٨
ما أحد أصبر على أذى يسمعه من الله	٢٣
ما أحد من الناس تدركه الفتنة إلا أنا أخافها عليه	٦٢٤٢
ما أحدث قوم بدعة إلا رفع مثلها من السنة	١٨٧
ما أحصي ما سمعت رسول الله ﷺ يقرأ في الركعتين بعد المغرب	٨٥١
ما إخالك سرقت	٣٦١٢
ما أخذت سورة يوسف إلا من قراءة عثمان بن عفان	٨٦٤
ما أخذت ﴿قٓ والقرآن المجيد﴾ إلا عن لسان	١٤٠٩
ما أخرجكما من بيوتكما هذه الساعة	٤٣٤٦
ما أدركنا الناس إلا وهم يلعنون الكفرة	١٣٠٣
ما أدري: أنا بفتح خيبر أفرح	٤٦٨٧
ما أدري أيد رجل أم يد امرأة	٤٤٦٧
ما أذن الله لشيء ما أذن لنبي حسن الصوت بالقرآن	٢١٩٣
ما أذن الله لشيء ما أذن لنبي يتغنى بالقرآن	٢١٩٢
ما أذن الله لعبد في شيء أفضل من الركعتين يصليهما	١٣٣٢
ما أراكم تنتهون يا معشر قريش	٣٩٧٥
ما أراني إلا مقتولاً	٥٩٤٥
ما أرى بها بأساً	٤٥٢٩
ما أرى ربك إلا يسارع في هواك	٣٢٥٠
ما استفاد المؤمن بعد تقوى الله	٣٠٩٥
ما أسفل من الكعبين من الإزار في النار	٤٣١٤
ما أسكر كثيره فقليله حرام	٣٦٤٥
ما أسكر منه الفرق فملء الكف	٣٦٤٦
ما اشتكل علينا أصحاب رسول الله ﷺ حديث قط	٦١٩٤
ما أصابني شيء منها إلا وهو مكتوب علي	١٢٤
ما أصر من استغفر	٢٣٤٠
ما أطيبك من بلد وأحبك إلي	٢٧٢٤
ما أظلت الخضراء، ولا أقلت الغبراء أصدق من أبي ذر	٦٢٣٨
ما أظلت الخضراء ولا أقلت الغبراء من ذي لهجة أصدق ولا أوفى من أبي ذر	٦٢٣٩
ما أعطي أحد مثل ما أعطيت	٥٥٨٣
ما أعطيكم ولا أمنعكم، أنا قاسم	٣٧٤٥
ما أعلم أنك قد أرضعتني ولا أخبرتني	٣١٦٩
ما أعلم شيئاً، غير أني كنت أبايع	٢٧٩١
ما أعلم النبي ﷺ رأى رغيفاً مرققاً	٤١٧٠
ما اغبرت قدما عبد في سبيل الله	٢٧٩٤

طرف الحديث	رقم الحديث
ما اغبط أحداً بهون موت	١٥٦٣
ما اكرم شابٌ شيخاً من اجل سِنِّه إلا	٤٩٧١
ما اكل احد طعاماً قطّ	٢٧٥٩
ما اكل لحمه فلا بأس ببوله	٥١٦
ما اكل النبي ﷺ على خوان	٤١٦٩
ما الذي أحلَّ اسمي وحرّم كنيتي	٤٧٧١
ما القاه البحر وجزر عنه	٤١٣٣
ما أمرت بتشييد المساجد	٧١٨
ما أمرت كلما بلت أن أتوضأ	٣٦٨
ما امسى عند آل محمد صاع برّ ولا صاع حبّ	٥٢٣٩
ما أنا أحق بهذا الفيء منكم	٤٠٦
ما أنا بقارىء	٥٨٤١
ما أنام الليل من الأرق	٢٤١١
ما انتجيته، ولكن الله انتجاه	٦٠٩٧
ما أنتم بأسمع منهم، ولكن لا يجيبون	٣٩٦٧
ما أنتم جزء من مئة ألف	٥٥٩٣
ما انتما باقوى مني، وما أنا باغنى	٣٩١٥
ما أنزل الله داء إلا أنزل له شفاء	٤٥١٤
ما أنزل الله من السّماء من بركة	٤٥٩٧
ما أنفق مؤمن من نفقة	٥١٨٢
ما أنهر الدم وذكر اسم الله، فكل	٤٠٧١
ما أوحي إليّ أن أجمع المال وأكون من التاجرين	٥٢٠٦
ما أولم رسول الله ﷺ على أحد	٣٢١١
ما الإيمان	٤٥
ما بال أقوام يتنزهون عن الشيء أصنعه	١٤٦
ما بال أقوام يصلون معنا لا يحسنون الطهور	٢٩٥
ما بال الحائض تقضي الصوم ولا تقضي الصلاة	٢٠٣٢
ما بال هذه النمرقة	٤٤٩٢
ما بالمدينة أهل بيت هجرة	٢٩٧٨
ما بعث الله من نبي، ولا استخلف	٣٦٩١
ما بعث الله نبياً إلا رعى الغنم	٢٩٨٣
ما بقي منها؟	١٩١٩
ما بلغ أن تؤدى زكاته فزكي، فليس بكنز	١٨١٠
ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة	٦٩٤
ما بين خلق آدم إلى قيام الساعة	٥٤٦٩
ما بين المشرق والمغرب قبلة	٧١٥
ما بين منكبي الكافر في النار	٥٦٧٢
ما بين النفختين أربعون	٥٥٢١
ما تجدون في التوراة في شأن الرجم	٢٥٥٩
ما تجرّع عبد أفضل عند الله عز وجل	٥١١٦
ما تذكرون	٥٤٦٤
ما ترددت عن شيء أنا فاعله	٢٢٦٦
ما ترك رسول الله ﷺ ديناراً ولا درهماً	٥٩٧٣
ما ترك رسول الله ﷺ ركعتين بعد العصر عندي قط	١١٧٨
ما ترك رسول الله ﷺ عند موته ديناراً	٥٩٧٤
ما ترك رسول الله ﷺ من قائد فتنة إلى أن تنقضي	٥٢٩٣
ما تركت بعدي فتنة أضرّ على الرجال	٣٠٨٥
ما تركنا استلام هذين الركنين	٢٠٨٦
ما ترون في الشارب والزاني والسارق	٨٨٦
ما تسمون هذه	٥٧٢٦
ما تشتهي؟	١٥٩٢
ما تصنعون	١٤٧
ما تعدون أهل بدر فيكم	٦٢٢٦
ما تعدون الشهيد فيكم	٣٨١١
ما الثعارير	٥٦١٠
ما جاءني جبريل عليه السلام قط إلا أمرني بالسواك	٣٨٦
ما جلس قوم مجلساً لم يذكروا الله فيه	٢٢٧٤
ما حجبني النبي ﷺ منذ أسلمت	٤٧٤٦
ما حدّ العلم الذي إذا بلغه الرجل كان فقيهاً	٢٥٨
ما حديث بلغني عنكم	٦٢١٧

طرف الحديث	رقم الحديث
ما حقّ امرىء مسلم له شيء	٣٠٧٠
ما حملك على ذلك	٣٣٠٢
ما حملكم على إلقائكم نعالكم	٧٦٦
ما حملكم على أن عمدتم إلى (الانفال)	٢٢٢٢
ما خالطت الزكاة مالاً قط إلا أهلكته	١٧٩٣
ما خرج رسول الله ﷺ من بيتي قط إلا رفع طرفه إلى السماء	٢٤٤٢
ما خصنا بشيء لم يعم به الناس	٤٠٧٠
ما خلات القصواء، وما ذاك لها بخلق	٤٠٤٢
ما خيّر رسول الله ﷺ بين أمرين قط إلا أخذ أيسرهما	٥٨١٧
ما خير عمار بين أمرين إلا اختار أرشدهما	٦٢٣٦
ما ذئبان جائعان أرسلا في غنم بأفسد لها من حرص	٥١٨١
ما رأى رسول الله ﷺ النقي	٤١٧١
ما رأيت أحداً أفصح من عائشة	٦١٩٥
ما رأيت أحداً أكثر تبسماً من رسول الله	٥٨٢٩،٤٧٤٨
ما رأيت أحداً قط بعد رسول الله ﷺ من حين قبض كان أجد وأجود حتى انتهى من عمر	٦٠٥٤
ما رأيت أحداً كان أرحم بالعيال من رسول الله ﷺ	٥٨٣١
ما رأيت أحداً كان أشبه سمتاً	٤٦٨٩
ما رأيت أحداً الوجع عليه أشد	١٥٣٩
ما رأيت الذي هو أبخل	٤٦٦٥
ما رأيت رسول الله ﷺ صائماً في العشر قط	٢٠٤٣
ما رأيت رسول الله ﷺ صلى صلاة إلا لميقاتها	٢٦٠٨
ما رأيت رسول الله ﷺ ضاحكاً حتى	١٥١٢
ما رأيت رسول الله ﷺ يصلي إلى عود، ولا عمود	٧٨٣
ما رأيت شيئاً أحسن من رسول الله ﷺ	٥٧٩٥
ما رأيت مثل النار نام هاربها	٥٣٤٦
ما رأيت النبي ﷺ مستجمعاً ضاحكاً	٤٧٤٥
ما رأيت النبي ﷺ مستجمعاً قط	٥٨١٤
ما رأيت النبي ﷺ يتحرى صيام يوم	٢٠٤٠
ما رأيت النبي ﷺ يصوم شهرين متتابعين	١٩٧٦
ما رأينا من شيء	٢٩٤٣
ما ركعت ركوعاً قط ولا سجدت سجوداً قط كان أطول منه	١٤٨٠
ما رئي رسول الله ﷺ يأكل متّكئاً قط	٤٢١٢
ما رئي الشيطان يوماً هو فيه أصغر ولا أدحر	٢٦٠٠
ما زال بكم الذي رأيت من صنيعكم	١٢٩٥
ما زال الشيطان يأكل معه	٤٢٠٣
ما زلت أحب بني تميم منذ ثلاث	٥٩٨٧
ما زهد عبد في الدنيا إلّا أنبت الله الحكمة في قلبه	٥١٩٩
ما سأل أحد رسول الله ﷺ عن الدجال أكثر	٥٤٩٢
ما سَالَمْنَاهُم منذ حاربناهم،	٤١٣٩
ما سألني عنها أحد منذ سألت رسول الله ﷺ	١٥٥٧
ما السّنّة في الرجل من أهل الشرك	٣٠٦٤
ما سئل رسول الله ﷺ شيئاً قط فقال: لا	٥٨٠٥
ما شأن ثابت؟ أيشتكي	٦٢١١
ما شبع آل محمد من خبز الشعير يومين	٥٢٣٧
ما شبع آل محمد يومين من خبز برّ	٤١٩٣
ما شبعنا من تمر حتى فتحنا خيبر	٥٢٦٧
ما الشيء الذي لا يحل منعه؟	١٩١٥
ما شئت	٩٢٩
ما صلى رسول الله ﷺ صلاة لوقتها	٦٠٨
ما صلى رسول الله ﷺ العشاء قط فدخل علي	١١٧٥
ما صليت وراء أحد أشبه صلاة برسول الله ﷺ من فلان	٨٥٣

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
ما صليت وراء أحد بعد رسول الله ﷺ أشبه صلاة بصلاة	٨٨٣
ما صليت وراء إمام قط أخف صلاة ولا أتم	١١٢٩
ما صنع بك ربك؟	٢٤٥٦
ما ضر عثمان ما عمل بعد اليوم	٦٠٧٣
ما ضرب رسول الله ﷺ لنفسه شيئاً قط بيده	٥٨١٨
ما ضل قوم بعد هدى كانوا عليه	١٨٠
ما طلعت الشمس إلا وبجنبتيها ملكان يناديان	٥٢١٨
ما ظهر الغلول في قوم إلا ألقى الله	٥٣٧٠
ما عاب النبي ﷺ طعاماً قط	٤١٧٢
ما علمت من كلب، أو باز	٤٠٨٣
ما على أحدكم إن وجد أن يتخذ ثوبين ليوم الجمعة	١٢٨٩
ما على عثمان ما عمل بعد هذه	٦٠٧٢
ما عليكم ألا تفعلوا، ما من نسمة كائنة	٣١٨٦
ما عمل ابن آدم من عمل يوم النحر أحب	١٤٧٠
ما عمل العبد عملاً أنجى له	٢٢٨٤
ما غرت على أحد من نساء النبي ﷺ ما غرت على خديجة	٦١٨٦
ما فعلت الستة أو السبعة؟	١٨٨٤
ما فوق الإزار، والتعفف عن ذلك أفضل	٥٥٢
ما في الجنة شجرة إلا وساقها من ذهب	٥٦٣١
ما قال عبد لا إله إلا الله مخلصاً قط	٢٣١٤
ما قبض الله نبياً إلا في الموضع الذي يحب أن يدفن فيه	٥٩٦٣
ما كان أحد يشتكي إلى رسول الله ﷺ	٤٥٤٠
ما كان رسول الله ﷺ يسرد سردكم هذا	٥٨٢٨
ما كان الفحش في شيء إلا شانه	٤٨٥٤
ما كان معكم لهو؟ فإن الأنصار يعجبهم اللهو	٢١٤١
ما كان من ميراث أدركه الإسلام	٣٠٦٧
ما كان من ميراث قسم في الجاهلية	٣٠٦٧

طرف الحديث	رقم الحديث
ما كان منها في الطريق الميتاء	٣٠٣٦
ما كان النبي ﷺ يصنع في بيته	٥٨١٦
ما كان يجد هذا ما يسكّن به رأسه	٤٣٥١
ما كان يقرأ به رسول الله ﷺ في الأضحى والفطر	٨٤١
ما كان يكون برسول الله ﷺ قرحة	٤٥٤١
ما كتبنا عن رسول الله ﷺ إلا القرآن	٢٧٢٨
ما كلم الله أحداً قط إلا من وراء حجاب	٦٢٤٦
ما كنا نبعد أن السكينة تنطق على لسان عمر	٦٠٤٤
ما كنا نراك تبلغ به هذا	٣٦٠٧
ما كنا نشاء أن نرى رسول الله ﷺ في الليل مصلياً إلا رأيناه	١٢٠٨
ما كنا نقيل ولا نتغدى إلا بعد الجمعة	١٤٠٢
ما كنت أرى أن في دوس أحداً فيه خير	٥٩٩٧
ما كنت لأفشي على رسول الله ﷺ سره	٦١٢٨
ما كنت لأقيم على أحد حداً فيموت	٣٦٢٣
ما كنتم تصنعون	٢١٩٨
ما كنتم تقولون في الجاهلية إذا رمي بمثل هذا	٤٦٠١
ما لأحد عندنا يد إلا وقد كافيناه	٦٠٢٦
ما لفاطمة؟ ألا تتقي الله	٣٣٢٥
ما لك	٢٠٠٤،٩٣٧
ما لك في كتاب الله شيء	٣٠٦١
ما لك يا عائشة؛ أغرت	٣٣٢٣
ما له ترب جبينه	٥٨١١
ما لها قاتلها الله	٥٥٠٤
ما لي أرى عليك حلية أهل النار	٤٣٩٦
ما المقام المحمود	٥٥٩٦
ما ملأ آدميّ وعاء شراً من بطن	٥١٩٢
ما من أحد من أصحابي يموت بأرض إلا بعث قائداً	٦٠١٦
ما من أحد يدخل الجنة يحب	٣٨٠٣
ما من أحد يسلم علي إلا رد الله علي روحي	٩٢٥

طرف الحديث	رقم الحديث
ما من أحد يموت إلا ندم	٥٥٤٥
ما من امرئ مسلم تحضره صلاة مكتوبة	٢٨٦
ما من أمير عشرة، إلا يؤتى	٢٦٩٧
ما من الأنبياء من نبي إلا قد أعطي من الآيات	٥٧٤٦
ما من أيام أحب إلى الله أن يتعبد له فيها	١٤٧١
ما من أيام العمل الصالح فيهن أحب	١٤٦٠
ما من بني آدم مولود إلا يمسه الشيطان	٦٩
ما من ثلاثة في قرية ولا بدو لا تقام فيهم الصلاة	١٠٦٧
ما من حاكم يحكم بين الناس	٣٧٣٩
ما من دابة إلا وقد ذكاها الله	٤٠٩٧
ما من ذنب أحرى أن يعجّل الله لصاحبه العقوبة	٤٩٣٢
ما من رجل يذنب ذنباً، ثم يقوم فيتطهر، ثم يصلي	١٣٢٤
ما من رجل يصاب بشيء في جسده	٢٤٨٠
ما من رجل يكون في قوم يعمل فيهم بالمعاصي	٥١٤٣
ما من رجل يلي أمر عشرة	٣٧١٤
ما من عبد قال: لا إله إلا الله ثم مات	٢٦
ما من عبد يسترعيه الله رعية	٣٦٨٧
ما من غازية، أو سرية، تغزو	٣٨١٢
ما من قوم يظهر فيهم الزنا إلا	٣٥٨٢
ما من كل الماء يكون الولد،	٣١٨٧
ما من مسلم يتوضأ، فيحسن وضوءه	٢٨٨
ما من مسلم يصيبه أذى من مرض	١٥٣٨
ما من مسلم ينظر إلى محاسن امرأة	٣١٢٤
ما من مسلمَين يلتقيان فيتصافحان	٤٦٧٩
ما من المفصل سورة صغيرة ولا كبيرة	٨٦٦
ما من مولود إلا يولد على الفطرة	٩٠
ما من نبي إلا أنذر أمته الأعور	٥٤٧١
ما من نبي إلا وله وزيران من أهل السماء	٦٠٦٥
ما من نبي بعثه الله في أمته قبلي	١٥٧

طرف الحديث	رقم الحديث
ما من نبي يمرض إلا خير بين الدنيا والآخرة	٥٩٦٠
ما من نفس مسلمة يقبضها ربها	٣٨٥٥
ما من وال يلي رعية من المسلمين	٣٦٨٦
ما من يوم يطلع إلا نزل سبعون ألفاً من الملائكة	٥٩٥٥
ما منعك أن تصلي مع الناس	١١٥٣
ما منعك أن تغدو مع أصحابك	٣٩٢٣
ما منعك أن تلقي نفسك كما ألقى صاحبك	٥٦٠٥
ما منعك يا فلان! أن تصلي مع القوم	٥٢٧
ما منكم أحد إلا سيكلمه ربه	٥٥٥٠
ما منكم من أحد إلا وقد كتب مقعدة من النار	٨٥
ما منكم من أحد إلا وقد وكل به	٦٧
ما منكم من أحد يتوضأ فيبلغ أو فيسبغ الوضوء	٢٨٩
ما الميت في القبر إلا كالغريق المتغوّث	١٣٥٥
ما نحل والد ولده من نحل	٤٩٧٧
ما نظرت — أو ما رأيت — فرج رسول الله ﷺ	٣١٢٣
ما نعلم حياً من أحياء العرب أكثر شهيداً أعز يوم القيامة من الأنصار	٦٢٦٤
ما نقص مال عبد من صدقة	٥٢٨٧
ما نقصت صدقة من مال	١٨٨٩
ما هبت ريح قط إلا جثا النبي ﷺ	١٥١٩
ما هذا الذي أرى وسطهن	٣٢٦٥
ما هذا السرف يا سعد	٤٢٧
ما هذا يا أبا رافع؟ فقال. شاة	٣٢٧
ما هذا يا بلال؟	١٨٨٥
ما هذا يا صاحب الطعام	٢٨٦٠
ما هذا اليوم الذي تصومونه	٢٠٦٧
ما هذان اليومان؟	١٤٣٩
ما هذه؟ ألقها، وعليكم بهذه وأشباهها	٣٨٩١
ما هذه الشاة يا أم معبد	٥٩٤٣

طرف الحديث	رقم الحديث
ما هكذا أنزلت	٢٢١٩
ما يبكيك	٥٥٦٠،١٢٠
ما يحل لي من امراتي وهي حائض	٥٥٥
ما يحملك على قولك: بخ بخ	٣٨١٠
ما يدريني لعلي لا أبلغه	٥٢٧٦
ما يزال الرجل يسأل الناس حتى يأتي يوم القيامة	١٨٢٩
ما يصيب المسلم من نصب	١٥٣٧
ما يقطع من البهيمة وهي حية فهي	٤٠٩٥
ما يكون عندي من خير فلن أدّخره عنكم	١٨٤٤
ما يلبس المحرم من الثياب	٢٦٧٨
ما ينبغي لعبد أن يقول: إني خير من يونس	٥٧١٠
ما ينتظر أحدكم إلا غنى مطغياً	٥١٧٥
الماء	١٩١٥
الماء والملح والنار	٣٠٠٧
ما أخذت سيوف الله من عنق عدو الله مأخذها	٦٢١٤
مات ابن لي فوجدت عليه	١٧٥٢
مات أخي وترك ثلاث مئة دينار	٢٩٢٨
مات رجل من خزاعة	٣٠٥٦
مات ميت من آل رسول الله ﷺ فاجتمع النساء	١٧٤٧
مات النبي ﷺ بين حاقنتي وذاقنتي	١٥٤٠
مات النبي ﷺ وهو يكره ثلاثة أحياء	٥٩٩٢
ماتت زينب بنت رسول الله ﷺ، فبكت النساء	١٧٤٨
ماتت فلانة، بعض أزواج النبي ﷺ	١٤٩١
ماتت لنا شاة، فدبغنا مسكها، ثم ما زلنا ننبذ فيه	٥٠٠
ماذا عندك يا ثمامة	٢٩٦٤
ماذا قال ربّكم	٤٦٠١،٤٦٠٠
مازال جبريل يوصيني بالجار	٤٩٦٤
مالك تزفزفين؟	١٥٤٣
مالك لا تطلب، كما يطلب فلان؟	٥٢٠٤

طرف الحديث	رقم الحديث
مالك ولها	٢٠٢٣
مالم تصطبحوا وتغتبقوا أو تحتفئوا بها بقلاً	٤٢٦٢
مالم تنله أخفاف الإبل	٢٠٠٠
ماله تربت يداه	٤٢٣٦
مالي أجد منك ريح الأصنام	٤٢٩٦
مالي أراك شعثاً	٤٤٤٩
مالي أراكم عزين	٤٧٢٤،١٠٩١
مالي لا ألعن من لعن رسول الله ﷺ	٤٤٣١
مالي وللدنيا؟ وما أنا والدنيا إلاّ كراكب	٥١٨٨
مامِن أحدٍ يدعو بدعاء	٢٢٣٦
مامِن امرىء مسلم يخذل امرأ	٤٩٨٣
مامِن امرىء يقرأ القرآن ثم ينساه	٢٢٠٠
مامِن رجل رأى مبتلى	٢٤٢٩
مامن رجل لا يؤدي زكاة ماله إلا جعل الله يوم القيامة	١٧٩٢
مامن رجل مسلم يموت فيقوم على جنازته أربعون رجلاً	١٦٦٠
مامِن رجل يكون له إبل أو بقر أو غنم	١٧٧٥
مامِن شيء توعدونه إلا قد رأيته في صلاتي هذه	٢٩٤٢
مامن صاحب ذهب ولا فضة لا يؤدي منها حقها	١٧٧٣
مامِن صباح يصبح العباد فيه	٢٣٠٥
مامن عبد مسلم يصلي لله كل يوم ثنتي عشرة ركعة	١١٥٩
مامِن عبد مسلم يقول إذا أمسى	٢٢٩٩
مامن عبد مسلم ينفق من كل مال له زوجين	١٩٢٤
مامِن عبد مؤمن يخرج من عينيه دموع	٥٢٥٩
مامِن عبد يقول في صباح كل يوم	٢٢٩١
مامِن قوم يعمل فيهم بالمعاصي ثم يقدرون	٥١٤٢
مامِن قوم يعمل فيهم بالمعاصي هم أكثر	٥١٤٢
مامِن قوم يقومون من مجلس لا يذكرون الله فيه	٢٢٧٣

طرف الحديث	رقم الحديث
مامن مسلم تصيبه مصيبة فيقول	١٦١٨
مامن مسلم كسا مسلماً ثوباً؛ إلا كان في حفظ	١٩٢٠
مامن مسلم ولا مسلمة يصاب بمصيبة فيذكرها	١٧٥٩
مامِن مسلم يأخذ مضجعه بقراءة سورة	٢٤٠٥
مامن مسلم يبيت على ذكر طاهراً فيتعار من الليل	١٢١٥
مامن مسلم يدعو بدعوة	٢٢٥٩
مامن مسلم يردّ عن عرض أخيه	٤٩٨٢
مامن مسلم يعود مسلماً غدوة	١٥٥٠
مامن مسلم يعود مسلماً فيقول	١٥٥٣
مامن مسلم يغرس غرساً، أو يزرع زرعاً	١٩٠٠
مامِن مسلم يلبّي إلا لبّى	٢٥٥٠
مامن مسلم يموت فيصلي عليه ثلاثة صفوف من المسلمين	١٦٨٧
مامن مسلم يموت يوم الجمعة	١٢٦٧
مامن مسلمين يتوفى لهما ثلاثة، إلا أدخلهما الله الجنة	١٧٥٤
مامن مؤمن إلا وله بابان: باب يصعد منه	١٧٣٤
مامن ميت تصلي عليه أمة من المسلمين يبلغون مئة	١٦٦١
مامن ميت يموت فيقوم باكيهم فيقول	١٧٤٦
مامِن ولد بارّ ينظر إلى والديه نظرة رحمة	٤٩٤٤
مامِن يوم أكثر مِن أن يعتق الله فيه	٢٥٩٤
مامِن يوم يصبح العباد فيه؛ إلا ملكان ينزلان	١٨٦٠
الماهر بالقرآن مع السّفرة الكرام البررة	٢١١٢
المائد في البحر الذي يصيبه	٣٨٣٩
المتباريان لا يجابان، ولا يؤكل طعامهما	٢٢٢٦
المتبايعان كل واحد منهما بالخيار	٢٨٠١
المتحابّون في الله	٥٠٢٦
المتحابّون في جلالي لهم منابر	٥٠١١

طرف الحديث	رقم الحديث
المتشبع بما لم يعط، كلابس ثوبي زور	٣٢٤٧
المتوفى عنها زوجها لا تلبس المعصفر	٣٣٣٤
متى دفن هذا؟	١٦٥٨
متى عاهدتني فحّاشاً	٤٨٢٩
مثل ابن آدم إلى جنبه تسع وتسعون منية	١٥٦٩
مثل أصحابي في أمتي كالملح في الطعام	٦٠١٥
مثل الذي يتصدق عند موته أو يعتق	١٨٧١
مثل الذي يذكر ربّه	٢٢٦٣
مثل الذي يعطي العطيّة، ثم يرجع فيها	٣٠٢١
مثل أمتي مثل المطر	٦٢٨٦
مثل البخيل والمتصدق، كمثل رجلين عليهما جنتان	١٨٦٤
مثل الجليس الصالح والسوء	٥٠١٠
مثل الشجرة الخضراء في وسط الشجر	٢٢٨٣
مثل علم لا ينتفع به كمثل كنز لا ينفق منه	٢٨٠
مثل القلب كريشة بأرض فلاة	١٠٣
مثل ما بعثني الله به من الهدى والعلم كمثل الغيث	١٥٠
مثل المجاهد في سبيل الله كمثل الصائم	٣٧٨٨
مثل المدهن في حدود الله والواقع فيها	٥١٣٨
مثل المنافق كالشاة العائرة	٥٧
مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن	٢١١٤
مثل المؤمن كمثل الخامة من الزرع تفيئها	١٥٤١
مثل المؤمن كمثل الزرع	١٥٤٢
مثل المؤمن ومثل الإيمان كمثل الفرس	٤٢٥٠
مثل هذه الدنيا مثل ثوب	٥٥١٥
مثلي كمثل رجل استوقد ناراً	١٤٩
مثلي ومثل الأنبياء كمثل قصر أحسن بنيانه	٥٧٤٥
المجالس بالأمانة	٥٠٦٣
المحتكر ملعون	٢٨٩٣
محمد، والله محمد والخميس	٣٩٣١
مدمن الخمر إن مات لقي الله كعابد وثن	٣٦٥٧
المدينة حرام ما بين عير إلى ثور	٢٧٢٨

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
المدينة خير لهم لو كانوا يعلمون	٢٧٢٩
مر أمتك بالحجامة	٤٥٤٤
مرّ بنا رسول الله ﷺ وأنا وأمي نطيّن شيئاً	٥٢٧٥
مرّ بي خالي ابو بردة بن دينار، ومعه لواء	٣١٧٢
مرّ بي النبي وأنا مضطجع على بطني	٤٧٣١
مرّ رجل بالنبيّ ﷺ وعنده ناس	٥٠١٧
مر رجل بغصن شجرة على ظهر طريق	١٩٠٤
مرّ رجل على رسول الله ﷺ فقال لرجل	٥٢٣٦
مرّ رجل وعليه ثوبان أحمران	٤٣٥٣
مر على النبي ﷺ رجال من قريش يجرون شاة	٥١٠
مر على النبي ﷺ رجل قد خضب بالحناء	٤٤٥٤
مرّ علينا رسول الله ﷺ في نسوة	٤٦٦٣
مرّ النبي ﷺ بأبي بكر	٤٨٦٨
مرّ النبي ﷺ بتمرة في الطريق	١٨٢١
مر النبي ﷺ بقبرين	٢٣٨
مرّ النبي ﷺ بقبور بالمدينة، فأقبل عليهم	١٧٦٥
المرء على دين خليله	٥٠١٩
المرء مع مَن أحبّ	٥٠٠٨
المراء في القرآن كفر	٢٣٦
المرأة إذا صلت خمسها، وصامت	٣٢٥٤
المرأة عورة، فإذا خرجت	٣١٠٩
مرحباً بابنتي	٦١٣٨
مرحباً بالابن الصالح والنبي الصالح	٥٨٦٢
مرحباً بالراكب	٤٦٨٤
مررت برسول الله ﷺ وفي إزاري استرخاء	٤٢٦٨
مررت على النبي ﷺ وهو يبول، فسلمت عليه	٥٢٩
مررت في المسجد، فإذا الناس يخوضون	٢١٢٨
مررتُ ليلة أسري بي بقوم تقرض شفاههم	٤٨٠١
مرض عبد الله بن مسعود، فعدناه	١٥٨٦
المرض كفارة	١٥٨٦
مرضت عام الفتح مرضاً أشفيت على الموت	٣٠٧١
مرضت فلم تعدني	١٥٢٨
مرني بشيء أقوله إذا أصبحت	٢٢٩٠
مره فليراجعها، ثم ليطلقها طاهراً أو حاملاً	٢٢٧٥
مروا أولادكم بالصلاة وهم أبناء سبع سنين	٥٧٢
مروه فليتكلم وليستظل وليقعد وليتم صومه	٢٤٣٠
مروها فلتختمر ولتركب ولتصم ثلاثة أيام	٢٤٤٢
المسألة أن ترفع يديك حذو منكبيك	٢٢٥٦
المسائل كدوح يكدح بها الرجل وجهه	١٨٤٦
المستبّان ما قالا	٤٨١٨
مستريح، أو مستراح منه	١٦٠٣
المسجد الحرام	٧٥٣
مسح رسول الله ﷺ على الخفين	٥٢٤
المسلم أخو المسلم	٤٩٠٩،٤٩٠٨
المسلم إذا سئل في القبر؛ يشهد أن لا إله إلا الله	١٢٥
المسلم الذي يخالط النّاس	٥٠٨٧
المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده	٣٣٠٦
المسلمان إذا تصافحا	٤٦٩٤
المسلمون تتكافأ دماؤهم، ويسعى بذمتهم أدناهم	٢٤٧٥
المسلمون شركاء في ثلاث	٣٠٠١
المسلمون على شروطهم إلاّ شرطاً حرّم حلالاً	٢٩٢٣
مشت أمّتي المطيطياء وخدمتهم أبناء الملوك أبناء فارس والروم	٥٣٦٣
مصمصة محت ذنوبه وخطاياه	٣٨٥٩
مضطجعاً إذ أتاني آت	٥٨٦٢
مطل الغنيّ ظلم	٢٩٠٧
مع الغلام عقيقة. فاهريقوا عنه دماً	٤١٤٩
مع كل جرس شيطان	٤٢٩٨
معاذ الله أن أردّ شيئاً	٢٧٣٣
المعتدي في الصدقة كمانعها	١٨٠١
المعدة حوض البدن	٤٥٦٦

طرف الحديث	رقم الحديث
معقبات لا يخيب قائلهن أو فاعلهن دبْر كل صلاة	٩٦٦
مفاتيح الجنة شهادة أن لا إله إلا الله	٤٠
مفاتيح الغيب خمس	١٥١٤
مفتاح الجنة الصلاة، ومفتاح الصلاة الطهور	٢٩٤
مفتاح الصلاة الطهور، وتحريمها التكبير	٣١٢
مقام الرجل بالصّمت أفضل	٤٨٦٥
المكاتب عبد ما بقي عليه من مكاتبته درهم	٢٣٩٩
مكتوب في التوراة: صفة محمد وعيسى ابن مريم	٥٧٧٢
مكثنا ذات ليلة ننتظر رسول الله ﷺ صلاة العشاء	٦١٦
المكيال مكيال أهل المدينة	٢٨٨٩
الملحمة العظمى وفتح القسطنطينية وخروج الدجال	٥٤٢٥
ملعون على لسان محمد ﷺ مَنْ قعد	٤٧٢٢
ملعون من أتى امرأته في دبرها	٢١٩٣
ملعون من ضارّ مؤمناً	٥٠٤٣
ملعون من عمل عمل قوم لوط	٣٥٨٣
الملك في قريش	٦٠٠١
من آبائهم	١١١
من آتاكم وأمركم جميع على رجل واحد	٣٦٧٨
مَن آتاه الله مالاً فلم يؤدّ زكاته	١٧٧٤
من آذن النبي ﷺ بالجن ليلة استمعوا القرآن	٥٩٣٧
من آمن بالله ورسوله، وأقام الصلاة	٢٧٨٧
مَن آوى ضالّة فهو ضالّ	٣٠٢٤
مَن آوى يتيماً إلى طعامه	٤٩٧٥
مَن ابتاع طعاماً فلا يبعه	٢٨٤٤
من ابتاع نخلاً بعد أن تؤبّر	٢٨٧٥
من ابتغى القضاء وسأل؛ وكّل	٢٧٣٤
مَن ابتلي من هذه البنات بشيء	٤٩٤٩
من اتخذ غير ذلك فهو غال	٣٧٥١
من اتخذ كلباً إلا كلب ماشية	٤٠٩٩
من أتى بهيمة فاقتلوه واقتلوها معه	٣٥٧٦
من أتى بهيمة فلا حد عليه	٣٥٨٦
من أتى حائضاً، أو امرأة في دبرها	٥٥١
من أتى عرّافاً فسأله عن شيء	٤٥٩٥
مَن أتى كاهناً فصدّقه بما يقول	٤٥٩٩
من أتى المسجد لشيء، فهو حظه	٧٣٠
مَن أحاط حائطاً على الأرض	٢٩٩٦
من أحبّ أن يبسط له في رزقه	٤٩١٨
من أحب أن يحلق حبيبه حلقة من نار	٤٤٠١
من أحب أن يسور حبيبه سواراً من نار	٤٤٠١
من أحب أن يطوق حبيبه طوقاً من نار	٤٤٠١
من أحب أن ينظر إلى رجل يمشي على وجه الأرض وقد قضى نحبه	٦١٢٢
مَن أحبّ دنياه أضرّ بآخرته	٥١٧٩
مَن أحب لقاء الله أحب الله لقاءه	١٦٠١
من أحب لله، وأبغض لله، وأعطى لله	٣٠
من احتبس فرساً في سبيل الله إيماناً	٣٨٦٨
مَن احتجم أو اطّلى	٤٥٥١
مَن احتجم لسبع عشرة	٤٥٤٨
مَن احتجم يوم الأربعاء	٤٥٥٠
مَن احتكر طعاماً أربعين يوماً	٢٨٩٨،٢٨٩٦
مَن احتكر على المسلمين طعامهم	٢٨٩٥
مَن احتكر، فهو خاطئ	٢٨٩٢
من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد	١٤٠
من أحقّ بحسن صحابتي	٤٩١١
من أحيا سنة من سنتي قد أميتت بعدي	١٦٨
من أحيى أرضاً ميتة فله فيها أجر، وما أكلت العافية	١٩١٦
مَن أحيى أرضاً ميتة فهي له	٢٩٤٤
مَن أحيى مواتاً من الأرض فهو له	٣٠٠٣
من أخذ أحداً يصيد فيه فليسلبه	٢٧٤٧
من أخذ أرضاً بجزيتها فقد استقال	٣٥٤٦
مَن أخذ أرضاً بغير حقّها	٢٩٥٩

طرف الحديث	رقم الحديث
من اخذ اموال الناس يريد اداءها	٢٩١٠
مَن اخذ شبراً من الارض ظلماً	٢٩٣٨
من اخذ شبراً من الارض ظلماً طوقه إلى سبع ارضين	٥٩٥٣
مَن اخذ من الارض شيئاً بغير حقّه	٢٩٥٨
من ادخل فرساً بين فرسين	٣٨٧٥
من ادرك الركعة فقد ادرك السجدة	١١٤٨
من ادرك ركعة من الصبح قبل أن تطلع الشمس	٦٠١
من ادرك ركعة من الصلاة مع الإمام فقد ادرك الصلاة	١٤١٢
من ادرك من الجمعة ركعة فليصل إليها اخرى	١٤١٩
من أدرك والديه عند الكبر	٤٩١٢
من ادركه الاذان في المسجد، ثم خرج لم يخرج لحاجة	١٠٧٦
من ادّعى إلى غير ابيه	٢٧٢٨
من ادّعى إلى غير ابيه وهو يعلم	٣٣١٤
من ادعى ما ليس له: فليس منا	٣٧٦٥
مَن إذا سمعته يقرا اريت انه يخشى الله	٢٢٠٩
من اذّن ثنتي عشرة سنة: وجبت له الجنة	٦٧٨
من اذّن سبع سنين محتسباً	٦٦٤
مَن اذهب الله بكريمتيه	٤٩٧٥
مَن اراد ان يلقى الله طاهراً مطهَّراً	٣٠٩٤
مَن اراد ان ينام على فراشه	٢١٥٩
مَن اراد الحجّ فليعجل	٢٥٢٣
من ارباب العلم	٢٦٦
من ارسل نفقة في سبيل الله واقام	٣٨٥٧
من استطاع ان يموت بالمدينة	٢٧٥٠
من استعاذ منكم بالله فاعيذوه، ومَن سال بالله فاعطوه	١٩٤٣
من استعملناه على عمل، فرزقناه	٢٧٤٨
من استعملناه على عمل: فليات بقليله	٢٧٥٢

طرف الحديث	رقم الحديث
من استعملناه منكم على عمل فكتمنا مخيطاً	١٧٨٠
من استفاد مالاً فلا زكاة فيه حتى يحول عليه الحول	١٧٨٧
مَن استمع إلى حديث قوم وهم له كارهون،	٤٤٩٩
مَن اسلف في شيء فلا يصرفه	٢٨٩١
مَن اسلف في شيء فليسلف	٢٨٨٣
من اشار إلى اخيه بحديدة،	٣٥١٩
من اشترى ثوباً بعشرة دراهم	٢٧٨٩
مَن اشترى شاة مصرّاة	٢٨٤٧
من اشترى عبداً فلم يشترط ماله	٢٤٠٥
من اشتكى منكم شيئاً او اشتكاه اخ له	١٥٥٥
من اشراط الساعة ان يتباهى الناس في المساجد	٧١٩
من اصاب حدّاً فعجل عقوبته في الدنيا	٣٦٢٩
من اصاب ذنباً اقيم عليه حد ذلك	٣٦٢٨
مَن اصاب منه من ذي حاجة	٣٠٣٦
مَن اصابته فاقة فانزلها بالناس؛ لم تسد فاقته	١٨٥٢
مَن اصبح مطيعاً لله في والديه	٤٩٤٣
مَن اصبح منكم آمناً في سربه	٥١٩١
من اصبح منكم اليوم صائماً؟	١٨٩١
من اصيب بدم او خبل فهو	٣٤٧٧
من اطاعني فقد اطاع الله، ومن عصاني	٣٦٦١
من اظلم ممن ذهب يخلق كخلقي	٤٤٩٦
من اعان على قتل مؤمن شطر	٣٤٨٤
مَن اعتذر إلى اخيه فلم يعذره	٥٠٥٢
من اعتق رقبة مسلمة اعتق الله بكل	٣٣٨٢
من اعتق شركاً له في عبد، وكان له	٣٣٨٨
من اعتق شقصاً في عبد اعتق كله	٣٣٨٩
من اعتق عبداً وله مال، فمال العبد	٣٣٩٦
مَن اعطي حظّه من الرفق	٥٠٧٦
مَن اعطي عطاء	٣٠٢٣

طرف الحديث	رقم الحديث
من اعطى في صداق امراته ملء كفيه	٢٢٠٥
مَن اعطى ملحاً	٣٠٠٧
مَن اعطى ناراً	٣٠٠٧
من اغاث ملهوفاً كتب الله له ثلاثاً وسبعين مغفرة	٤٩٩٧
من اغتسل، ثم اتى الجمعة فصلى ما قدر له	١٣٨٢
من اغتسل يوم الجمعة، ولبس من احسن ثيابه	١٣٨٧
مَن اغتيب عنده اخوه المسلم	٤٩٨٠
من افتي بغير علم كان إثمه على من افتاه	٢٤٢
من افرى الفرى	٤٦٢٦
مَن افطر يوماً من رمضان من غير رخصة	٢٠١٣
مَن اقال مسلماً اقاله الله	٢٨٨١
مَن اقتبس باباً من علم النجوم	٤٦٠٤
مَن اقتبس علماً من النجوم	٤٥٩٨
من اقتدى بكتاب الله لا يضل في الدنيا	١٩٠
من اقتراب الساعة هلاك العرب	٦٠٠٠
من اقتطع حق امرىء مسلم بيمينه	٣٧٦٠
من اقتنى كلباً إلا كلب	٤٠٩٨
من اكتحل فليوتر، ومن فعل فقد احسن	٣٥٢
مَن اكتوى او استرقى	٤٥٥٥
مَن اكل برجل مسلم	٥٠٤٧
مَن اكل ثوماً او بصلاً فليعتزلنا	٤١٩٧
مَن اكل طعاماً، ثم قال: الحمد لله الذي اطعمني هذا الطعام	٤٣٤٣
من اكل طيباً، وعمل في سنة	١٧٨
مَن اكل في قصعة ثم لحسها	٤٢٤٢
مَن اكل في قصعة فلحسها استغفرت له القصعة	٤٢١٨
من اكل من هذه الشجرة المنتنة	٧٠٧
مَن امسى عاصياً لله في والديه	٤٩٤٣
من امن رجلاً على نفسه فقتله	٣٩٧٩
مَن انتهب نهبة فليس منّا	٢٩٤٧

طرف الحديث	رقم الحديث
مَن انظر معسراً	٢٩٠٣،٢٩٠٤
مَن انعم الله عليه نعمة	٤٣٧٩
من انفق زوجين من شيء من الاشياء في سبيل الله	١٨٩٠
من انفق نفقةً في سبيل الله	٣٨٢٦
من اهان سلطان الله في الأرض اهانه	٣٦٩٥
مَن اهراق من هذه الدماء	٤٥٤٢
من اهريق دمه وعقر جواده	٣٨٣٣
مَن اهلّ بحجّة او عمرة	٢٥٣٢
من اهلّ بعمرة ولم يهد فليحلل	٢٥٥٦
من اوى إلى فراشه طاهراً، وذكر الله	١٢٥٠
من أي شيء المنبر	١١١٣
من اين لك هذا اللبن	٢٧٨٨
من اين هذا اللبن	١٨٣٦
مَن بات على ظهر بيت ليس	٤٧٢٠
مَن بات وفي يده غمر لم يغسله	٤٢١٩
من باع عيباً لم ينبّه	٢٨٧٤
مَن باع منكم داراً او عقاراً	٢٩٦٦
من بايع إماماً، فاعطاه صفقة يده	٣٦٧٩
من بدل دينه فاقتلوه	٣٥٣٣
من بلغ بسهم في سبيل الله	٣٨٧٣
من بنى لله مسجداً، بنى الله له بيتاً في الجنة	٦٩٧
من بنى مسجداً ليذكر الله فيه، بني	٢٣٨٥
مَن تاب قبل أن تطلع الشمس من مغربها	٢٣٣١
من تَبع جنازة مسلم إيماناً واحتساباً، وكان معه حتى يصلي	١٦٥١
من تبع جنازة وحملها ثلاث مرات	١٦٧٠
من تحلم بحلم لم يره	٤٤٩٩
مَن تحلّى بمالم يعط	٣٠٢٣
من تخطى رقاب الناس يوم الجمعة، اتخذ جسراً إلى جهنم	١٣٩٢
من تردى من جبل فقتل نفسه	٣٤٥٣
من ترك ثلاث جمع تهاوناً بها، طبع الله	

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
على قلبه	١٢٧١
من ترك الجمعة من غير ضرورة، كتب منافقاً	١٢٧٩
من ترك الجمعة من غير غدر، فليتصدق بدينار	١٢٧٤
مَن ترك دَيناً أو ضياعاً	٣٠٤١
من ترك صلاة العصر، فقد حبط عمله	٥٩٥
مَن ترك الكذب وهو باطل	٤٨٣١
مَن ترك لبس ثوب جمال وهو يقدر عليه	٤٣٤٨
مَن ترك مالاً فلورثته	٣٠٥٢،٣٠٤١
مَن ترك المراء وهو محقّ	٤٨٣١
من ترك موضع شعرة من جنابة لم يغسلها	٤٤٤
من تركهن خشية ثائر فليس منا	٤١٣٨
مَن تسمّى باسمي، فلا يكتن بكنيتي	٤٧٧٠
مَن تشبّه بقوم فهو منهم	٤٣٤٧
مَن تصبّح بسبع تمرات عجوة لم يضرّه ذلك اليوم سمّ ولا سحر	٤١٩٠
من تصدق بعدل تمرة من كسب طيّب	١٨٨٨
مَن تصدّق يرائي فقد أشرك	٥٢٣١
من تطبّب ولم يعلم منه طب فهو ضامن	٣٥٠٤
من تعار من الليل فقال: لا إله إلا الله وحده	١٢١٣
مَن تعزّى بعزاء الجاهليّة	٤٩٠٢
مَن تعلّق شيئاً وكل إليه	٤٥٥٦
مَن تعلّم صرف الكلام ليسبي به	٤٨٠٢
من تعلم علماً مما يبتغى به وجه الله	٢٢٧
من تعلم كتاب الله ثم اتبع ما فيه؛ هداه الله	١٩٠
من تقول علي ما لم أقل فليتبوأ مقعده من النار	٥٩٤٠
من تكلم في شيء من القدر سئل عنه	١١٤
من تكلم يوم الجمعة والإمام يخطب؛ فهو كمثل الحمار	١٢٩٧
من التمس رضى الله بسخط الناس	٥١٣٠
من تمسك بسنتي عند فساد أمتي، فله أجر مئة شهيد	١٧٦

طرف الحديث	رقم الحديث
من تواضع لله رفعه الله	٥١١٩
من توضأ على طهر، كتب له عشر حسنات	٢٩٢
من توضأ فأحسن الوضوء ثم أتى الجمعة فاستمع	٢٨٣
من توضأ فأحسن الوضوء، خرجت خطاياه	٢٨٤
من توضأ فأحسن الوضوء، وعاد أخاه	١٥٥٢
من توضأ فأحسن وضوءه، ثم راح	١١٤٥
من توضأ فليستنثر، ومن استجمر فليوتر	٢٤١
من توضأ وذكر اسم الله، فإنه يطهر جسده كله	٤٢٨
من توضأ وضوئي هذا، ثم يصلي ركعتين	٢٨٧
من توضأ يوم الجمعة فبها ونعمت	٥٤٠
من توكل على الله كفاه الشعب	٥٣٠٩
مَن جاء بالحسنة فله عشر أمثالها	٢٢٦٥
من جاء مسجدي هذا لم يأت إلا لخير يتعلمه	٧٤٢
من جاءه الموت وهو يطلب العلم ليحيي به الإسلام	٢٤٩
مَن جاع أو احتاج، فكتمه الناس	٥٢٦٤
مَن جرّ ثوبه خيلاء	٤٣٦٩
من جرّ ثوبه خيلاء لم ينظر الله إليه	٤٣١٢
من جعل قاضياً بين الناس؛ فقد ذبح	٣٧٢٣
من جعل الهموم	٢٦٤
من جعل الهموم هماً واحداً همّ آخرته	٢٦٣
من جلس مجلساً فكثر فيه لغطه	٢٤٢٣
من جهز غازياً في سبيل الله	٣٧٩٧
من حافظ على أربع ركعات قبل الظهر	١١٦٧
من حافظ على شفعة الضحى؛ غفرت له ذنوبه	١٣١٨
من حافظ عليها، كانت له نوراً وبرهاناً ونجاة	٥٧٨
من حالت شفاعته دون حد من حدود الله	٣٦١١
مَن حجّ، فزار قبري بعد موتي	٢٧٥٦
من حجّ لله فلم يرفث ولم يفسق	٢٥٠٧

طرف الحديث	رقم الحديث
من حدث عني بحديث يرى أنه كذب	١٩٩
من حدثكم أن النبي ﷺ كان يبول قائماً فلا تصدقوه	٣٦٥
مَن حرم حظّه من الرفق	٥٠٧٦
مَن حسن إسلام المرء تركه	٤٨٣٩
من حفظ عشر آيات من أول سورة الكهف	٢١٢٦
من حفظ على أمتي أربعين حديثاً في أمر دينها	٢٥٨
من حلف بالأمانة فليس منا	٣٤٢٠
من حلف بغير الله فقد أشرك	٣٤١٩
من حلف على ملة غير الإسلام كاذباً	٣٤١٠
من حلف على يمين صبر	٣٧٥٩
من حلف على يمين فرأى خيراً منها	٣٤١٣
من حلف على يمين فقال: إن شاء الله	٣٤٢٤
من حلف فقال في حلفه: باللات والعزى	٣٤٠٩
من حمل علينا السلاح فليس منا	٣٥٢٠
مَن حمى مؤمناً من منافق بعث الله ملكاً	٤٩٨٦
مَن خاف أدلج، ومَن أدلج بلغ المنزل	٥٣٤٨
من خاف أن لا يقوم من آخر الليل فليوتر أوله	١٢٦٠
مَن خرج حاجّاً أو معتمراً أو غازياً	٢٥٣٩
من خرج في طلب العلم فهو في سبيل الله حتى يرجع	٢٢٠
من خرج من بيته متطهراً إلى صلاة مكتوبة	٧٢٨
من خرج من الطاعة، وفارق الجماعة	٣٦٦٩
مَن خزن لسانه ستر الله عورته	٥١٢١
من خلع يداً من طاعة؛ لقي	٣٦٧٤
من خير معاش الناس لهم، رجل ممسك	٢٧٩٦
مَن دخل حائطاً فليأكل	٢٩٥٤
من دخل دار أبي سفيان فهو آمن	٦٢١٩
مَن دخل السوق فقال: لا إله إلا الله	٢٤٣١
من دعا إلى هدى كان له من الأجر	١٥٨
من دعا بدعوى الجاهلية؛ فهو من جثى	٣٦٩٤

طرف الحديث	رقم الحديث
مَن دعا رجلاً بالكفر	٤٨١٧
من دعي فلم يجب فقد عصى الله ورسوله	٣٢٢٢
مَن ذا الذي يتألّى عليّ أني لا أغفر	٢٣٣٤
مَن ذبّ عن لحم أخيه بالمغيبة	٤٩٨١
من ذبح قبل الصلاة، فإنما يذبح لنفسه	١٤٣٧
من ذبح قبل الصلاة فليذبح مكانها أخرى	١٤٣٦
مَن ذرعه القيء وهو صائم	٢٠٠٧
مَن رآني فقد رأى الحقّ	٤٦١٠
مَن رآني في المنام فسيراني في اليقظة	٤٦١١
مَن رآني في المنام فقد رآني	٤٦٠٩
من رأى عورة فسترها	٤٩٨٤
من رأى من أميره شيئاً يكرهه فليصبر	٣٦٦٨
مَن رأى منكم الليلة رؤيا	٤٦٢١
مَن رأى منكم منكراً فليغيّره	٥١٣٧
من رأى هلال ذي الحجة	١٤٥٩
من رضي الله رباً، وبالإسلام ديناً	٣٨٥١
مَن رضي من الله باليسير من الرّزق	٥٢٦٣
مَن زار قبر أبويه أو أحدهما في كل جمعة، غفر له	١٧٦٨
من زار قوماً فلا يؤمهم، وليؤمهم رجل منهم	١١٢٠
مَن زارني متعمّداً كان في جواري	٢٧٥٥
مَن زرع في أرض قوم بغير إذنهم	٢٩٧٩
مَن سأل الله الجنة ثلاث مرات	٢٤٧٨
من سأل الله الشهادة بصدق؛ بلغه	٢٨٠٨
مَن سأل منكم وله أوقيّة أو عدلها؛ فقد سأل إلحافاً	١٨٤٩
من سأل الناس أموالهم تكثراً، فإنما يسأل جمراً	١٨٣٨
من سأل الناس وله ما يغنيه، جاء يوم القيامة	١٨٤٧
مَن سأل وعنده ما يغنيه فإنما يستكثر من النار	١٨٤٨
من سب علياً فقد سبني	٦١٠١

طرف الحديث	رقم الحديث
من سبح الله في دبر كل صلاة ثلاثاً وثلاثين	٩٦٧
من سبح الله مئة بالغداة ومئة بالعشي	٢٣١٢
مَن سبق إلى ماء	٣٠٠٢
من ستر مسلماً ستره الله	٤٩٥٨
من سرق منه شيئاً بعد أن يؤويه الجرين	٣٥٩٤
مَن سرّه أن يتمثّل له الرجال قياماً	٤٦٩٩
من سرّه أن يحبّ الله ورسوله	٤٩٩٠
مَن سرّه أن يستجيب الله له	٢٢٤٠
من سره أن يكتال بالمكيال الأوفى إذا صلى	٩٢٢
مَن سرّه أن ينجّيه الله	٢٩٠٢
من سرّه أن ينظر إلى شهيد يمشي على وجه الأرض	٦١٢٢
من سره أن ينظر إلى طهور رسول الله ﷺ، فهذا طهوره	٤١١
من سره أن ينظر إلى يوم القيامة	٥٥٤٧
من سعادة ابن آدم رضاه بما قضى الله له	٥٣٠٣
مَن سقى مسلماً شربة من ماء	٣٠٠٧
من سكن البادية جفا، ومن اتبع الصيد	٣٧٠١
من سكن المدينة وصبر على بلائها	٢٧٥٥
من سل علينا السيف فليس منا	٣٥٢١
من سلك طريقاً يطلب فيه علماً سلك الله به طريقاً	٢١٢
من سمع بالدجال فلينأ منه	٥٤٨٨
من سمع رجلاً ينشد ضالة في المسجد	٧٠٦
مَن سمّع سمّع الله به	٥٣١٦
مَن سمّع سمّع الله به يوم القيامة، ومن شاقّ شقّ	٥٣٢٧
من سمع المنادي فلم يمنعه من اتباعه عذر	١٠٦٨
مَن سمّع الناس بعمله سمّع الله به أسامع	٥٣١٩
من سمع النداء فلم يجبه؛ فلا صلاة له إلا من عذر	١٠٧٧
من السنة إخفاء التشهد	٩١٨
من السنة إذا تزوج الرجل البكر على الثيب	٣٢٣٣
من السنّة إذا جلس الرجل أن يخلع نعليه	٤٤١٧
من السنّة أن يخرج الرجل مع ضيفه	٤٢٦٨
من السنّة تخفيف الجلوس وقلة الصخب	١٥٨٩
من سئل عن علم علمه ثم كتمه، ألجم يوم القيامة	٢٢٣
مَن شاء اقتطع	٢٦٤٣
من شاب شيبة في الإسلام	٤٤٥٩
من شاب شيبة في سبيل الله	٣٨٧٣
مِن شرّ الناس منزلة عند الله	٥١٣٢
من شرب الخمر فاجلدوه	٣٦١٧
من شرب الخمر لم يقبل الله له صلاة	٣٦٤٣
من شرب في إناء ذهب أو فضّة	٤٢٨٥
من شفع لأحد شفاعة، فأهدى	٣٧٥٧
من شهد أن لا إله إلا الله وأن محمداً	٣٦
من شهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له	٢٧
مَن صام رمضان إيماناً واحتساباً غفر له	١٩٥٨
مَن صام رمضان، ثم أتبعه ستّاً	٢٠٤٧
من صام اليوم الذي يشكّ فيه فقد عصى	١٩٧٧
مَن صام يوماً ابتغاء وجه الله	٢٠٧٤
من صام يوماً في سبيل الله	٢٠٥٣
من صام يوماً في سبيل الله جعل	٢٠٦٤
مَن صلّى أربعاً قبل الهاجرة	٤٦٩٤
من صلى البردين دخل الجنة	٦٢٥
من صلى بعد المغرب ست ركعات لم يتكلم فيما بينهن بسوء	١١٧٣
من صلى بعد المغرب عشرين ركعة بنى الله له	١١٧٤
من صلى بعد المغرب قبل أن يتكلم ركعتين	١١٨٤
من صلى سجدتين لا يسهو فيهما؛ غفر الله له	٥٧٧
من صلى صلاتنا واستقبل قبلتنا	١٣
من صلى صلاة الصبح؛ فهو في ذمة الله	٦٢٧
من صلى صلاةً لم يقرأ فيها بأم القرآن	٨٢٣

طرف الحديث	رقم الحديث
من صلى صلاة يشك في النقصان، فليصل	١٠٢٢
من صلى الضحى ثنتي عشرة ركعة	١٣١٦
من صلى العشاء في جماعة؛ فكأنما قام نصف الليل	٦٣٠
من صلى علي صلاة واحدة؛ صلى الله عليه عشر صلوات	٩٢٢
من صلى علي عند قبري سمعته	٩٢٤
من صلى على محمد وقال: اللهم أنزله المقعد المقرب عندك	٩٣٦
من صلى على النبي ﷺ واحدة، صلى الله عليه	٩٣٥
من صلى علي واحدة؛ صلى الله عليه عشراً	٩٢١
من صلّى عليه ثلاثة صفوف أوجب	١٦٨٧
من صلى الفجر في جماعة، ثم قعد يذكر الله	٩٧١
من صلى في ثوب واحد، فليخالف بين طرفيه	٧٥٦
من صلى في يوم وليلة اثنتي عشرة ركعة	١١٥٩
من صلى لله أربعين يوماً في جماعة يدرك التكبيرة	١١٤٤
من صلى المغرب أو الصبح، ثم أدركهما مع الإمام؛ فلا يعد لهما	١١٥٨
مَن صلّى يرائي فقد أشرك	٥٣٣١
مَن صمت نجا	٤٨٣٦
مَن صنع إليه معروف	٣٠٢٤
من صور صورة عذب وكلف أن ينفخ فيها	٤٤٩٩
من صوّر صورةً فإن الله معذّبه	٤٥٠٧
مَن ضارّ ضارّ الله به	٥٠٤٢
مَن ضحّى منكم، فلا يصبحن بعد ثالثة	٢٦٤٤
من ضرب غلاماً له حداً لم يأته	٣٣٥٢
من طاف بالبيت سبعاً ولا يتكلم	٢٥٩١
مَن طاف بهذا البيت أسبوعاً	٢٥٨٠
مَن طلب الدنيا حلالاً استعفافاً عن المسألة	٥٢٠٧
من طلب العلم فأدركه، كان له كفلان	٢٥٣
من طلب العلم كان كفارة لما مضى	٢٢١
من طلب العلم ليجاري به العلماء	٢٢٥
من طلب قضاء المسلمين حتى يناله	٣٧٣٦
من عاد مريضاً، لم يزل يخوض الرحمة	١٥٨١
من عادى عمّاراً عاداه الله	٦٢٥٦
مَن عادى لي ولياً فقد آذنته بالحرب	٢٢٦٦
من عاذ بالله، فقد عاذ بعظيم	٣٧٤٤
مَن عال ثلاث بنات	٤٩٧٥
مَن عال جاريتين حتى تبلغا	٤٩٥٠
مَن عرض عليه ريحان فلا يردّه	٣٠١٦
من عزّى ثكلى كسي برداً في الجنة	١٧٣٨
من عزّى مصاباً، فله مثل أجره	١٧٣٧
مَن علم أنّي ذو قدرة على مغفرة الذنوب	٢٣٣٨
من علم الرمي ثم تركه	٣٨٦٣
مَن عمر أرضاً ليست لأحد	٢٩٩١
من عيّر أخاه بذنب	٤٨٥٥
مِن الغازي في سبيل الله	٢٢٨٠
من غدا إلى صلاة الصبح غدا براية الإيمان	٦٤٠
من غدا إلى المسجد أو راح، أعد الله له نزله	٦٩٨
من غزا في سبيل الله ولم ينو	٣٨٥٠
من غسل ميتاً فليغتسل	٥٤١
من غسل يوم الجمعة واغتسل، وبكر	١٣٨٨
من غش العرب لم يدخل في شفاعتي	٥٩٩٩
من الغيرة ما يحب الله، و	٣٣١٩
من فارق الجماعة شبراً فقد خلع ربقة	١٨٥
مَن فتح له منكم باب الدعاء	٢٢٣٩
من فجع هذه بولدها؟ ردوا ولدها	٣٥٤٢
من فرق بين والدة وولدها فرق الله بينه	٣٣٦١
من فصل في سبيل الله، فمات	٣٨٤٠
مَن فطّر صائماً، أو جهّز غازياً	١٩٩٢
من فعل بك هذا؟ أفلان	٣٤٥٩
من فلان وفلانة	٦٢٦١
من قاتل في سبيل الله فواق ناقة	٣٨٢٥
من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا	٣٨١٤

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
من قال إذا أصبح: لا إله إلا الله	٢٣٩٥
من قال: استغفر الله الذي لا إله إلا هو	٢٣٥٣
من قال: إني بريء من الإسلام؛	٣٤٢١
مَن قال حين يأوي إلى فراشه	٢٤٠٤
من قال حين يسمع المؤذن: أشهد أن لا إله إلا الله	٦٦١
من قال حين يسمع النداء: اللهم رب هذه الدعوة التامة	٦٥٩
من قال حين يصبح اللهم أصبحنا نشهدك	٢٣٩٨
من قال حين يصبح: اللهم ما أصبح بي	٢٤٠٧
مَن قال حين يصبح ثلاث مرات	٢١٥٧
من قال حين يصبح: ﴿فسبحان الله...﴾	٢٣٩٤
من قال حين يصبح وحين يمسي	٢٣٩٧
من قال سبحان الله العظيم وبحمده	٢٣٠٤
من قال: سبحان الله وبحمده	٢٢٩٦
من قال في القرآن برأيه فأصاب فقد أخطأ	٢٢٥
من قال في القرآن برأيه فليتبوأ مقعده من النار	٢٢٤
من قال قبل أن ينصرف ويثني رجليه	٩٧٥
مَن قال: لا إله إلا الله والله أكبر	٢٢١٠
من قال: لا إله إلا الله وحده لا شريك له	٢٣٠٢
من قال مثل هذا يقيناً، دخل الجنة	٦٧٦
من قالها في مرضه ثم مات	٢٢١٠
مَن قام برجل مقام سمعة ورياء	٥٠٤٧
من قام بعشر آيات لم يكتب من الغافلين	١٢٠١
من قام رمضان إيماناً واحتساباً، غفر له ما تقدم من ذنبه	١٢٩٦
مَن قام من مجلسه	٤٦٩٧
من قبل مني الكلمة التي عرضت على عمي	٤١
من قبلة الرجل امرأته الوضوء	٣٣١
من قتل بعده قتيلاً فأهله بين خيرتين	٣٤٥٧
من قتل دون دينه فهو شهيد	٣٥٢٩
من قتل دون ماله فهو شهيد	٣٥٢٩،٣٥١٢

طرف الحديث	رقم الحديث
من قتل الرجل	٣٩٦٢
من قتل عبده قتلناه، ومن جدع	٢٤٧٣
من قتل عصفوراً فما فوقها بغير	٤٠٩٤
من قتل في عمية في رمي	٢٤٧٨
من قتل قتيلاً له عليه بينة	٢٩٨٦
من قتل كافراً فله سلبه	٤٠٠٢
من قتل متعمداً دفع إلى أولياء المقتول	٢٤٧٤
من قتل معاهداً لم يرح رائحة الجنة	٢٤٥٢
من قتل وزغاً في أول ضربة	٤١٢١
من قتله بطنه لم يعذب في قبره	١٠٧٣
مَن قدّم ثلاثة من الولد لم يبلغوا الحنث	١٧٥٥
من قذف مملوكه وهو بريء مما قال	٣٣٥١
من قرأ آخر (آل عمران) في ليلة كتب	٢١٧١
من قرأ آية الكرسي في دبر كل صلاة	٩٧٤
مَن قرأ ثلاث آيات من أول الكهف	٢١٤٦
مَن قرأ حرفاً من كتاب الله	٢١٣٧
من قرأ ﴿حمٓ﴾ الدخان في ليلة	٢١٤٩
من قرأ ﴿حمٓ﴾ الدخان في ليلة الجمعة	٢١٥٠
مَن قرأ ﴿حمٓ﴾ المؤمن	٢١٤٤
من قرأ سورة (آل عمران) يوم الجمعة	٢١٧٢
من قرأ سورة (الكهف) في يوم الجمعة	٢١٧٥
من قرأ سورة (الواقعة) في كل ليلة لم تصبه فاقة	٢١٨١
مَن قرأ في ليلة مئة آية لم يحاجه القرآن	٢١٨٦
مَن قرأ القرآن فاستظهره	٢١٤١
مَن قرأ القرآن فليسأل الله به	٢٢١٦
مَن قرأ القرآن وعمل بما فيه	٢١٣٩
مَن قرأ القرآن يتأكل به الناس، جاء يوم القيامة ووجهه عظم	٢٢١٧
مَن قرأ كل يوم مئتي مرة ﴿قل هو الله أحد﴾	٢١٥٨
من قرأ منكم بـ ﴿التين والزيتون﴾	٨٦٠
من قرأ ﴿يسٓ﴾ ابتغاء وجه الله تعالى غفر له	٢١٧٨
من قرأ ﴿يسٓ﴾ في صدر النهار قضيت	٢١٧٧

طرف الحديث	رقم الحديث
من قضى لأحد من أمتي حاجة	٤٩٩٦
من قضيت له بشيء من حق أخيه	٣٧٧٠
مَن قطع سدرة	٢٩٧٠
من قطع منه شيئاً فلمن أخذه سلبه	٢٧٤٨
مَن قطع ميراث وارثه	٣٠٧٨
من قعد في مصلاه حين ينصرف من صلاة الصبح	١٣١٧
مَن قعد مقعداً لم يذكر الله فيه	٢٢٧٢
من القوم	٢٢٧٨
من القوم؟ أو: من الوفد	١٧
من كاتب عبده على مئة أوقية فأداها	٣٤٠١
من كان آخر كلامه لا إله إلا الله	١٦٢١
من كان بينه وبين قوم عهد	٣٩٨٠
مَن كان ذا وجهين في الدنيا	٤٨٤٦
من كان ذبح قبل أن يصلي	١٤٧٢
من كان رسول الله ﷺ مستخلفاً لو استخلفه	٦١١٦
مَن كان عنده خبز بر فليبعث إلى أخيه	١٠٩٢
من كان عنده طعام اثنين فليذهب بثالث	٥٩٤٦
مَن كان في يده من هذه شيء فليصلحه	٥٢٩١
من كان قاضياً فقضى بالعدل؛ فبالحري	٣٧٤٣
من كان لنا عاملاً فليكتسب زوجة	٣٧٥١
من كان له حمولة	٣٠٢٦
من كان له شعر فليكرمه	٤٤٥٠
مَن كان له على رجل حق	٢٩٢٧
مَن كان له على النبي ﷺ دَين	٤٨٧٨
مَن كان له فرطان من أمتي أدخله الله بهما الجنة	١٧٣٥
من كان مستناً؛ فليستن بمن قد مات	١٩٣
من كان معه فضل ظهر فليعد به	٣٨٩٨
من كان منكم أهدى فإنه لا يحل من شيء	٢٥٥٧
مَن كان منكم مادحاً لا محالة	٤٨٢٧
من كان منكم مصلياً بعد الجمعة؛ فليصل أربعاً	١١٦٦

طرف الحديث	رقم الحديث
من كان يريد أن يلغط، أو ينشد شعراً	٧٤٥
من كان يؤمن بالله واليوم الآخر	٤٤٧٧،٤٠١٩
مَن كان يؤمن بالله واليوم الآخر، فعليه الجمعة	١٣٨٠
مَن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه	٤٢٤٤،٤٢٤٣
مَن كانت له أرض فليزرعها	٢٩٧٧
مَن كانت له أنثى فلم يئدها	٤٩٧٩
من كانت له حاجة إلى الله أو إلى أحد من بني آدم	١٣٢٧
مَن كانت له سريرة صالحة أو سيئة	٥٣٣٦
مَن كانت له عند رسول الله ﷺ عِدَةٌ	٤٨٧٩
من كانت له مظلمة لأخيه من عرضه	٥١٢٦
مَن كانت نيته طلب الآخرة جعل الله غناه في قلبه	٥٣٢٠
من الكبائر شتم الرجل والديه	٤٩١٦
من كثر همّه، فليقل: اللهم إني عبدك	٢٤٥٢
مَن كسا ثوباً برجل مسلم	٥٠٤٧
مَن كسر، أو عرج فقد حلّ	٢٧١٣
من كشف ستراً فأدخل بصره في البيت	٣٥٢٦
مَن كظم غيظاً وهو يقدر على أن ينفذه	٥٠٨٨
من كل ألف تسع مئة وتسعة وتسعين	٥٥٤١
من كل الليل أوتر رسول الله ﷺ: من أول الليل	١٢٦١
من كنت مولاه فعلي مولاه	٦٠٩١
مَن لا يَرحم لا يُرحم	٤٦٧٨
من لاءمكم من مملوكيكم، فأطعموه مما تأكلون	٣٣٦٩
من لبس ثوب شهرة من الدنيا	٤٣٤٦
مَن لبس ثوباً جديداً	٤٣٧٤
من لبس الحرير في الدنيا؛ لم يلبسه في الآخرة	٤٣١٦
مَن لزم الاستغفار	٢٣٣٩

طرف الحديث	رقم الحديث
من لزم السلطان افتتن،	٣٧٠١
من لعب بالنرد فقد عصى الله ورسوله	٤٥٠٥
من لعب بالنردشير	٤٥٠٠
مَن لعق العسل ثلاث غدوات	٤٥٧٠
من لعن مؤمناً فهو كقتله	٣٤١٠
من لقي الله بغير أثر من جهاد	٢٨٣٥
من لقي الله لا يشرك به شيئاً	٤٧
من لقي الله لا يعدل به شيئاً في الدنيا	٢٣٦٢
من لم يأخذ من شاربه فليس منا	٤٤٣٨
من لم يجمع الصيام قبل الفجر	١٩٨٧
مَن لم يدع قول الزور والعمل به	١٩٩٩
من لم يذبح فليذبح باسم الله	١٤٧٢
مَن لم يسأل الله يغضب عليه	٢٢٣٨
مَن لم يشكر الناس لم يشكر الله	٣٠٢٥
من لم يغز، ولم يجهز غازياً	٢٨٢٠
مَن لم يمنعه من الحج حاجة	٢٥٢٥
من مات على وصية	٣٠٧٦
من مات في أحد الحرمين بعثه الله	٢٧٥٥
مَن مات مريضاً مات شهيداً	١٥٩٥
من مات وعليه صوم صام	٢٠٣٣
من مات وعليه صيام شهر رمضان	٢٠٣٤
من مات ولم يغز ولم يحدث به	٢٨١٣
مَن مات وهو بريء من الكبر	٢٩٢١
من مات وهو يعلم أنه لا إله إلا الله	٢٧
من المتكلم في الصلاة	٩٩٢
من المذي الوضوء، ومن المني الغسل	٢١١
مَن مسح رأس يتيم	٤٩٧٤
مَن مشى مع ظالم ليقوّيه	[illegible]
من معك على هذا الأمر	٤٦
من ملك ذا رحم محرم فهو حر	٢٣٩٣
مَن ملك زاداً وراحلة تبلّغه إلى بيت الله	٢٥٢١
من منح منحة لبن أو ورق، أو هدى زقاقاً	١٩١٧
من نابه شيء في صلاته، فليسبح، فإنما التصفيق للنساء	٩٨٨

طرف الحديث	رقم الحديث
من نام عن حزبه أو عن شيء منه	١٢٤٧
من نام عن الوتر أو نسيه فليصل إذا ذكر	١٢٧٩
من نام عن وتر فليصل إذا أصبح	١٢٦٨
من نبت لحمه من السحت	٢٨٢٥
من نذر أن يطيع الله فليطعه	٢٤٢٧
من نذر نذراً لم يسمه: فكفارته	٢٤٣٦
مَن نزل منزلاً فقال: أعوذ بكلمات الله	٢٤٢٢
من نسي صلاة، أو نام عنها، فكفارته أن يصليها	٦٠٣
مَن نسي وهو صائم فأكل أو شرب	٢٠٠٣
مَن نصر قومه على غير الحقّ	٤٩٠٤
من نظر إلى أخيه نظرة يخيفه	٣٧٢٠
مَن نظر في دينه إلى من هو دونه	٥٢٥٦
من نفس عن مؤمن كربة من كرب الدنيا	٢٠٤
مَن نيح عليه، فإنه يعذب بما نيح عليه يوم القيامة	١٧٤٠
مَن هجر أخاه سنة	٥٠٣٦
من هجر ما حرم الله عليه	٣٨٢٣
من هذا الذي معك	٢٤٧١
من هذا يا أبا هريرة	٦٢٦٢
من مهنا جاءت الفتن	٦٢٦٩
مَن وجد عين ماله عند رجل فهو أحق به	٢٩٤٩
مَن وجد لقطة فليشهد ذا عدل	٣٠٣٩
من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط فاقتلوا	٣٥٧٥
من ورق ولا تتمه مثقالاً	٤٣٩٦
مَن وسع على عياله في النفقة يوم عاشوراء	١٩٢٦
من وصلك وصلته	٤٩٢٠
من وضع جبهته بالأرض فليضع كفيه	٩٠٥
مَن وعد رجلاً فلم يأت	٤٨٨٣
من وقر صاحب بدعة، فقد أعان على هدم الإسلام	١٨٩
من ولاه الله شيئاً من أمر المسلمين	٣٧٢٨

طرف الحديث	رقم الحديث
من ولد له ولد فأحب أن ينسك	٤١٥٦
من ولد له ولد فليحسن اسمه	٣١٣٨
من ولي من أمر الناس شيئاً	٣٧٢٩
من يأتي بني قريظة فيأتيني بخبرهم	٦١١١
من يأتيني بخبر القوم يوم الأحزاب	٦١١٠
من يأخذ عني هؤلاء الكلمات فيعمل بهنّ	٥١٧١
مَن يتّبع عورة أخيه المسلم	٥٠٤٤
مَن يحرم الرفق	٥٠٦٩
من يدخل الجنة ينعم	٥٦٢١
من يرد الله به خيراً يصب منه	١٥٣٦
من يرد الله به خيراً يفقهه في الدين	٢٠٠
من يرد هوان قريش أهانه الله	٥٩٨٨
مَن يزيد على درهم	٢٨٧٣
من يشتري بئر رومة	٦٠٧٥
مَن يشتري العبد	٤٨٨٩
مَن يشتري هذا الحلس والقدح	٢٨٧٣
من يشتريه مني	٣٣٩٢
من يشهد على ما تقول	٥٩٢٥
من يصعد الثنية ثنية المرار	٦٢٢٩
مَن يضمن لي ما بين لَحْيَيه	٤٨١٢
من يضيفه ويرحمه الله	٦٢٦١
من يعرف أصحاب هذه الأقبر	١٢٩
من يقم الحول يصب ليلة القدر	٢٠٨٨
من يكتم غالاً فإنه مثله	٤٠١٤
مَن يكفل لي أن لا يسأل الناس شيئاً	١٨٥٧
مَن يمنعك مني؟ قال: «الله»	٥٣٠٥
من ينظر لنا ما صنع أبو جهل	٤٠٢٩
المنتزعات والمختلعات هن المنافقات	٣٢٩٠
المنجم كاهن	٤٦٠٤
منعني ربي أن أظلم معاهداً أو غيره	٥٨٣٢
منكم مَن يكون حسن القضاء	٥١٤٥
منهم من تأخذه النار إلى كعبيه	٥٦٧١
منهومان لا يشبعان صاحب العلم، وصاحب الدنيا	٢٦١

طرف الحديث	رقم الحديث
منهومان لا يشبعان: منهوم في العلم لا يشبع منه	٢٦٠
مه يا عليّ! فإنك ناقه	٤٢١٦
المهدي من عترتي	٥٤٥٣
المهديّ مني، أَجْلى الجبهة، أقْنى الأنف	٥٤٥٤
مهلّ أهل المدينة من ذي الحليفة	٢٥١٧
مهلاً يا خالد! فوالذي نفسي بيده لقد تابت توبة	٣٥٦٢
مهلاً يا عائشة! عليك بالرّفق	٤٦٣٨
مهلاً يا عمر!	١٧٤٨
موت غربة شهادة	١٥٩٤
موت الفجاءة أخذة الأسف	١٦١١
المؤذن يغفر له مدى صوته	٦٦٧
المؤذنون أطول الناس أعناقاً يوم القيامة	٦٥٤
موضع سوط في الجنة خير من الدنيا	٥٦١٣
مولى القوم من أنفسهم	٣٠٤٤
مولى القوم منهم	٣٠٥١
المؤمن إذا اشتهى الولد في الجنة	٥٦٤٨
المؤمن أكرم على الله من بعض ملائكته	٥٧٢٣
المؤمن الذي يقرأ القرآن ويعمل به كالأترجّة	٢١١٤
المؤمن غرّ كريم	٥٠٨٥
المؤمن القويّ خير وأحبّ إلى الله من المؤمن الضعيف	٥٢٩٨
المؤمن للمؤمن كالبنيان	٤٩٥٥
المؤمن مألف	٤٩٩٥
المؤمن مرآة المؤمن	٤٩٨٥
المؤمن يشرب في معىً واحد	٤١٧٦
المؤمن يموت بعرق الجبين	١٦١٠
المؤمنون شهداء الله في الأرض	١٦٦٢
المؤمنون في الدنيا على ثلاثة أجزاء	٣٨٥٤
المؤمنون كرجل واحد	٤٩٥٤
المؤمنون هيّنون ليّنون	٥٠٨٦

طرف الحديث	رقم الحديث
الميّت تحضره الملائكة فإذا كان الرجل صالحاً قالوا	١٦٢٧
الميّت يبعث في ثيابه التي يموت فيها	١٦٤٠
الميزان ميزان أهل مكة	٢٨٨٩

[حـرف النـون]

طرف الحديث	رقم الحديث
ناركم جزء من سبعين جزءاً من نار جهنم	٥٦٦٥
الناس تبع لقريش في الخير والشر	٥٩٨٠
الناس تبع لقريش في هذا الشان	٥٩٧٩
الناس كلهم بنو آدم	٤٨٩٩
الناس معادن كمعادن الذهب والفضة	٢٠١
ناس من أمتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله	٥٨٥٩
الناس ينظرون إلى الله يوم القيامة باعينهم	٥٦٦٣
ناقة حنظلة	٢٢٦٨
ناكل رزقنا، وفضل رزق بلال	٢٠٨٢
ناوليني الخمرة من المسجد	٥٤٩
النبي في الجنة. والشهيد في الجنة، والمولود	٣٨٥٦
نجد مكتوباً محمد رسول الله	٥٧٧١
النجوم أمنة للسماء	٦٠٠٨
نحر النبي ﷺ عن نسائه بقرة في حجّته	٢٦٣٠
نحرت ههنا، ومنى كلها منحر	٢٥٩٣
نحرنا مع رسول الله ﷺ عام الحديبية البدنة	٢٦٢٦
نحن الآخرون الأولون يوم القيامة	١٣٥٤
نحن الآخرون السابقون يوم القيامة	١٣٥٤
نحن الآخرون من أهل الدنيا	١٣٥٥
نحن الآخرون، ونحن السابقون يوم القيامة	٥٧٦٢
نحن أحق بالشك من إبراهيم	٥٧٠٥
نحن الذين بايعوا محمداً على الجهاد	٤٧٩٣
نحن المتوكّلون	٢٥٢٣
نحن نمشي عنك	٣٩١٥
الندم توبة، والتائب كمن لا ذنب له	٢٣٦٣
النذر نذران: فمن كان نذر في طاعة	٢٤٤٤

طرف الحديث	رقم الحديث
نزل جبريل فامني، فصليت معه، ثم صليت معه	٥٨٤
نزل الحجر الأسود من الجنة	٢٥٧٧
نزل القرآن على خمسة أوجه حلال وحرام	١٨٢
نزول الأبطح ليس بسنة	٢٦٦٦
نصرت بالصبا، وأهلكت عاد بالدبور	١٥١١
نضر الله امرأ سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه	٢٣٠
نضر الله عبداً سمع مقالتي فحفظها ووعاها	٢٢٨
نظرت إلى أقدام المشركين على رؤوسنا	٥٨٦٨
نظفوا أفنيتكم	٤٤٨٧
نعم [جواباً لمن قالت إن أمي ملكت]	٣٤٠٢
نعم الإدام الخلّ	٤١٨٣
نعم إذا رأت الماء	٤٣٣
نعم، إذا كثر الخبث	٥٢٤٢
نعم، إلّا الدَّين	٢٩١١
نعم، اللهم استر عوراتنا	٢٤٥٥
نعم، إن قتلت في سبيل الله وأنت صابر	٣٨٠٥
نعم! إنه من ذهب منا إليهم	٤٠٤٤
نعم الحي الأسد	٥٩٩٠
نعم الرجل أبو بكر، نعم الرجل عمر	٦٢٣٣
نعم الرجل خريم الأسدي	٤٤٦١
نعم الرجل الفقيه في الدين	٢٥١
نعم سحور المؤمن التمر	١٩٩٨
نعم الصدقة اللقحة الصفي منحة	١٨٩٩
نعم، الصلاة عليهما	٤٩٣٦
نعم، صليت معه الجمعة في المقصورة	١١٨٦
نعم صِلِيها	٤٩١٣
نعم عبد الله خالد بن الوليد	٦٢٦٢
نعم، عذاب القبر حق	١٢٨
نعم، عليهنّ جهاد لا قتال فيه	٢٥٣٤
نعم، فأكرموهم ككرامة أولادكم، وأطعموهم مما تأكلون	٣٣٧٥
نعم، فإنه لو كان شيء سابق القدر	٤٥٦٠

طرف الحديث	رقم الحديث
نعم، فيكشف عن ساق	٥٥٧٩
نعم، قوم يكونون من بعدكم يؤمنون بي ولم يرَوني	٦٢٩١
نعم، كنت أرعى على قراريط	٢٩٨٣
نعم المال الصالح للرجل الصالح	٣٧٥٦
نعم المركب ركبت يا غلام	٦١٧٢
نعم هل تضارون في رؤية الشمس بالظهيرة	٥٥٧٨
نعم، وازره ولو بشوكة	٧٦٠
نعم، واكرمها	٤٤٨٣
نعم، وانت صابر محتسب	٣٨٠٥
نعم وبما أفضلت السباع كلها	٤٨٤
نعم، وفيه دخن	٥٣٨٢
نعم، ولك أجر	٢٥١٠
نعم! ولكن أعانني الله عليه حتى أسلم	٣٣٢٣
نعم، ومن لم يسجدهما فلا يقرأهما	١٠٣٠
نعم، وهل من نبي إلا رعاها	٤١٨٦
نعم يا عباد الله تداووا	٤٥٣٢
نعما بالمال الصالح للرجل الصالح	٣٧٥٦
نعما للمملوك أن يتوفاه الله بحسن عبادة	٣٣٤٩
نعمت الأضحية الجذع من الضان	١٤٦٨
نعمت البدعة هذه، والتي تنامون عنها أفضل	١٣٠١
نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس	٥١٥٥
نعى النبي ﷺ زيداً وجعفراً وابن رواحة	٥٨٨٧
نعيت إلي نفسي	٥٩٦٩
النفس بالنفس، والثيب الزاني، والمارق	٣٤٤٦
نفس المؤمن معلقة بدَينه	٢٩١٥
النفقة كلّها في سبيل الله	٥١٨٣
نفلنا رسول الله ﷺ نفلاً سوى نصيبنا	٣٩٩١
نفلني رسول الله ﷺ يوم بدر سيف	٤٠٠٤
نقركم على ذلك ما شئنا	٤٠٥٤
نقركم ما أقركم الله	٤٠٥١
نهانا ـــ يعني رسول الله ﷺ ـــ أن نستقبل القبلة لغائط	٣٣٦

طرف الحديث	رقم الحديث
نهانا رسول الله ﷺ أن نشرب في آنية الفضّة والذهب	٤٣٢١
نهانا رسول الله ﷺ عن ضرب المصلين	٣٣٦٦
نهاني رسول الله ﷺ أن أبيع ما ليس عندي	٢٨٦٧
نهاني رسول الله ﷺ أن أتختم في إصبعي هذه	٤٣٩٠
نهاني رسول الله ﷺ عن خاتم الذهب	٤٣٥٦
نهى أن تباع السهام حتى تقسم	٤٠١٦
نهى أن يمتشط أحدنا كل يوم أو يبول في مغتسل	٤٧٢
نهى رسول الله ﷺ أن تتبع جنازة معها رانة	١٧٥١
نهى رسول الله ﷺ أن تجصص القبور	١٧٠٩
نهى رسول الله ﷺ أن تحلق المرأة رأسها	٤٤٨٥،٢٦٥٣
نهى رسول الله ﷺ أن تغتسل المرأة بفضل الرجل	٤٧٢
نهى رسول الله ﷺ أن نضحي بأعضب	١٤٦٤
نهى رسول الله ﷺ أن يأكل الرجل بشماله	٤٣١٥
نهى رسول الله ﷺ أن يبال في الماء الراكد	٤٧٥
نهى رسول الله ﷺ أن يتزعفر الرجل	٤٤٣٤
نهى رسول الله ﷺ أن يتعاطى السيف	٣٥٢٧
نهى رسول الله ﷺ أن يتنفّس في الإناء	٤٢٧٧
نهى رسول الله ﷺ أن يتوضأ الرجل بفضل طهور المرأة	٤٧١
نهى رسول الله ﷺ أن يجصّص القبر	١٦٩٧
نهى رسول الله ﷺ أن يجلس الرجل في الصلاة وهو معتمد	٩١٤
نهى رسول الله ﷺ أن يرفع الرجل	٤٧٠٩
نهى رسول الله ﷺ أن يسافر بالقرآن إلى أرض العدو	٢١٩٧
نهى رسول الله ﷺ أن يستقاد في المسجد	٧٣٤
نهى رسول الله ﷺ أن يصلى في سبعة مواطن	٧٣٨

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
نهى رسول الله ﷺ أن يعزل	٣١٩٧
نهى رسول الله ﷺ أن يقرن الرجل بين التمرتين	٤١٨٨
نهى رسول الله ﷺ أن يقوم الإمام فوق شيء	١٦٩٢
نهى رسول الله ﷺ أن يقيم الرجل الرجل من مقعده	١٣٩٥
نهى رسول الله ﷺ أن ينام	٤٧٢١
نهى رسول الله ﷺ أن ينتعل الرجل قائماً	٤٤١٤
نهى رسول الله ﷺ عن إجابة طعام الفاسقين	٣٢٢٧
نهى رسول الله ﷺ عن اختناث الأسقية	٤٢٦٥
نهى رسول الله ﷺ عن أكل المجثمة	٤٠٨٨، ٤١٢٦، ٤٢٣٠
نهى رسول الله ﷺ عن بيع الصُّبرة	٢٨١٦، ٢٨٣٧، ٢٨٣٩، ٢٨٤٠، ٢٨٤١، ٢٨٥٤، ٢٨٥٥، ٢٨٥٧، ٢٨٥٨، ٢٨٦٢، ٢٨٦٤، ٢٨٦٥، ٢٨٧٨
نهى رسول الله ﷺ عن بيعتين في بيعة	٢٨٦٨، ٢٨٦٩
نهى رسول الله ﷺ عن التحريش بين البهائم	٤١٠٣
نهى رسول الله ﷺ عن الترجل	٤٤٤٨
نهى رسول الله ﷺ عن تناشد الأشعار في المسجد	٧٣٢
نهى رسول الله ﷺ عن ثمن الكلب	٢٧٧٩
نهى رسول الله ﷺ عن الخصر في الصلاة	٩٨١
نهى رسول الله ﷺ عن الدواء الخبيث	٤٥٣٩
نهى رسول الله ﷺ عن الرُّقى	٤٥٢٩
نهى رسول الله ﷺ عن سبّ الديك	٤١٣٥
نهى رسول الله ﷺ عن الشُّرب من في السقاء	٤٢٦٤، ٤٢٨٠
نهى رسول الله ﷺ عن شري المغانم	٤٠١٥
نهى رسول الله ﷺ عن صوم يوم الفطر	٢٠٤٨
نهى رسول الله ﷺ عن الضرب في الوجه	٤٠٧٧
نهى رسول الله ﷺ عن عسب الفحل	٢٨٥٦
نهى رسول الله ﷺ عن عشر: عن الوشر	٤٣٥٥
نهى رسول الله ﷺ عن قتل النساء	٢٩٤٢، ٤١٤٥
نهى رسول الله ﷺ عن كل ذي نابٍ	٤١٠٥
نهى رسول الله ﷺ عن كل مسكر	٣٦٥٠
نهى رسول الله ﷺ عن لبس جلود السباع	٥٠٠٥، ٤٣٢٤، ٤٣٨٤
نهى رسول الله ﷺ عن لبستين	٢٨٥٣
نهى رسول الله ﷺ عن المحاقلة والمزابنة، والمخابرة	٢٨٣٦
نهى رسول الله ﷺ عن المخابرة، والمحاقلة والمزابنة	٢٨٣٥
نهى رسول الله ﷺ عن المزابنة	٢٨٣٤
نهى رسول الله ﷺ عن نبيذ الجرّ الأخضر	٤٢٩٣
نهى رسول الله ﷺ عن نقرة الغراب	٩٠٢
نهى رسول الله ﷺ عن الوصال في الصوم	١٩٨٦
نهى عن بيع التمر حتى تزهو	٢٨٦٢
نهى عن بيع النخل حتى تزهو	٢٨٣٩، ٢٨٦٢
نهى عن جلود السباع	٥٠٦
نهى عن ركوب الجلالة	٤١٢٦
نهى عن المزابنة	٢٨٣٤
نهى عن الملامسة والمنابذة في البيع	٢٨٥٣
نهى عن الوشم	٤٤٣٢
نهى النبيّ ﷺ أن يمسح الرجل	٤٧٠١
نهيتكم عن الأشربة	٤٢٩١
نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها	١٧٦٢
نهيتكم عن الظروف	٤٢٩١
نهينا عن صيد كلب المجوس	٤٠٨٥

[حرف الهاء]

طرف الحديث	رقم الحديث
هاتي، ما أقفر بيت من أدم فيه خلّ	٤٢٢٢
هاجرنا مع رسول الله ﷺ نبتغي وجه الله تعالى	٦٢٠٥

طرف الحديث	رقم الحديث
هجاهم حسّان فشفى	٤٧٩١
هدرت إلى رسول الله ﷺ يوماً	١٥٢
هديت الفطرة	٥٧١٦
هذا ابن آدم وهذا أجله	٥٢٧٧
هذا أبوك، وهذه أمك، فخذ بيد أيهما	٣٣٨٠، ٣٣٨١
هذا أحسن من هذا كله	٤٤٥٤
هذا أزكى وأطيب وأطهر	٤٧٠
هذا أعظم الناس شهادة	٥٤٧٦
هذا الذي تحرك له العرش	١٣٦
هذا الأمل، وهذا أجله	٥٢٦٩
هذا الإنسان وهذا الأجل	٥٢٧٨
هذا الإنسان، وهذا أجله محيط به	٥٢٦٨
هذا أوان يختلس فيه العلم من الناس	٢٤٥
هذا باب من السماء فتح اليوم	٢١٢٤
هذا جبريل آخذ برأس فرسه	٥٨٧٣
هذا جبل يحبّنا ونحبّه	٢٧٤٥
هذا حريّ إن خطب أن لا ينكح، وإن شفع أن لا يشفع	٥٢٣٦
هذا خالي فليرني امرؤ خاله	٦١٢٧
هذا خير من ملء الأرض مثل هذا	٥٢٣٦
هذا دم الحسين وأصحابه	٦١٨١
هذا رزق الله	٣٠٣٧
هذا رسول الله ﷺ قد جاء	٥٩٥٦
هذا رسول الله ﷺ مقبلاً متقنّعاً	٤٣٠٩
هذا سبيل الله	١٦٦
هذا سيد العالمين	٥٩١٨
هذا ضوئي ووضوء الأنبياء قبلي، ووضوء إبراهيم	٤٢٤
هذا الكوثر الذي أعطاك ربك	٥٥٦٦
هذا ما اشترى العدّاء بن خالد	٢٨٧٢
هذا ما قاضى عليه محمد بن عبد الله: لا يدخل	٤٠٤٩
هذا مصرع فلان غداً	٥٩٣٨
هذا مكاننا حتى يأتينا ربنا	٥٥٧٩
هذا من أهل النار	٥٨٩٢
هذا هو الناموس الذي أنزل الله على موسى	٥٨٤١
هذا والله حريّ إن خطب أن ينكح	٥٢٣٦
هذا وقومه، ولو كان الدين عند الثريا، لتناوله رجال من الفرس	٦٢٥٣
هذا يومئذ على الهدى	٦٠٧٦
هذان ابناي وابنا ابنتي	٦١٦٥
هذان السمع والبصر	٦٠٦٤
هذه الآيات التي يرسل الله	١٤٨٤
هذه إدام هذه	٤٢٢٣
هذه أرضعت النبي ﷺ	٣١٧٥
هذه استوعبت المسلمين عامة، فلئن	٤٠٦١
هذه بتلك السبقة	٣٢٥١
هذه البئر التي أريتها	٥٨٩٣
هذه زوجتك في الدنيا والآخرة	٦١٩١
هذه زوجة رسول الله ﷺ فإذا رفعتم	٣٢٣٧
هذه صلاة البيوت	١١٨٢
هذه طيبة	٥٤٨٢
هذه عمرة استمتعنا بها	٢٥٥٨
هذه العنان هذه روايا الأرض	٥٧٣٥
هذه القبلة	٦٨٩
هذه معاتبة الله العبد بما يصيبه من الحمى والنكبة	١٥٥٦
هذه وهذه سواء	٣٤٨٦
هذه يد عثمان	٦٠٨٠
هكذا أمرني ربي	٤٠٨
هكذا أنزلت، إنّ هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف	٢٢١١
هكذا تكون الفضائل	٤٦٤٥
هكذا صلاة أمتي	١١١٥
هكذا كنت أردت أن أفتيك	٣٤٤٥

طرف الحديث	رقم الحديث
هكذا نبعث يوم القيامة	٦٠٦٣
هكذا الوضوء، فمن زاد على هذا فقدَ أساء	٤١٧
هل أنت إلا أصبع دميت	٤٧٨٨
هل تتهمون له أحداً	٤٥٦٢
هل تجد رقبة تعتقها	٢٠٠٤
هل تدرون لم جمعنكم	٥٤٨٢
هل تدرون ما بعد ما بين السماء والأرض	٥٧٢٦
هل تدرون ما العتيرة	١٤٧٨
هل تدرون ما هذا	٥٧٣٥
هل تدرون ماذا قال ربكم	٤٥٩٦
هل تدرون مما أضحك	٥٥٥٤
هل تدرون من أجود جوداً	٢٥٩
هل تدرين ما هذه الليلة	١٢٠٥
هل ترك لدينه قضاء	٢٩١٣
هل تسمع: حيّ على الصلاة، حيّ على الفلاح	١٠٧٨
هل تسمع النداء بالصلاة	١٠٥٤
هل تشتهوْن شيئاً	٣٨٠٤
هل تضارون في رؤية الشمس	٥٥٥٥
هل تعرف ما يهدم الإسلام	٢٦٩
هل تنصرون وترزقون إلا بضعفائكم	٥٢٣٢
هل جعلتم في هذه الشاة سماً	٥٩٣٥
هل خصكم رسول الله ﷺ بشيء	٤٠٧٠
هل رآه أحد منكم على عمل الإسلام	٣٨٦٠
هل رأى أحد منكم من رؤيا	٤٦٢٥
هل رأى منكم أحد رؤياً	٤٦٢١
هل رأيت ربك	٥٧٢٩
هل رني فيكم المغرّبون	٤٥٦٤
هل سمعتم بمدينة، جانب منها في البرّ، وجانب منهاً في البحر	٥٤٢٣
هل ضاجعتها	٢٥٨١
هل على صاحبكم دَين	٢٩٢٠
هل على المرأة من غسل إذا احتلمت	٤٢٣
هل عليه دين	٢٩٠٩
هل عندك من شيء تصدقها	٢٢٠٢
هل عندكم شيء	٢٠٧٦
هل عندكم شيء ليس في القرآن	٢٤٦١
هل فيكم من أحد لم يقارف الليلة؟	١٧١٥
هل قرأ معي أحد منكم آنفاً	٨٥٥
هل كان أصحاب رسول الله ﷺ يضحكون	٤٧٤٩
هل كان بذلك المكان وثن	٢٤٣٨
هل كان رسول الله ﷺ يصافحكم	٤٦٨٣
هل كان فيها وثن من أوثان الجاهلية	٢٤٣٧
هل كنت تدعو الله بشيء أو تسأله إيّاه	٢٥٠٢
هل كنتم تخمصون الطعام في عهد رسول الله ﷺ	٤٠٢٠
هل لك بينة	٣٧٧٦
هل لك خادم	٥٠٦٢
هل لك في أمير المؤمنين معاوية ما أوتر إلا بواحدة	١٢٧٧
هل لك من إبل	٣٣١١
هل لك من أمّ؟	٤٩٣٥
هل لك يا ابن آدم! إلا ما أكلت	٥١٦٩
هل له أحد	٢٠٦٥
هل مسحتما سيفيكما	٤٠٢٨
هل معك من شعر أميّة	٤٧٨٧
هل معك من القرآن شيء	٢٢٠٢
هل معكم من لحمه شيء	٤١٠٨
هل معكم منه شيء	٢٦٩٧
هل من أحد يمشي على الماء	٥٢٠٥
هل نرى ربنا يوم القيامة	٥٥٥٥
هل نظرت إليها	٢١٠٧
هل هنا أحد من قوم هذا الرجل	٥٨٦١
هل يسرّك أن إسلامنا مع رسول الله ﷺ وهجرتنا معه وجهادنا معه	٥٢٥٧
هل يسكر	٢٦٥١
هل يصوم أحد عن أحد	٢٠٣٥

طرف الحديث	رقم الحديث
هل يعفر محمد وجهه بين أظهركم	٥٨٥٦
هلا أخذتم إهابها فدبغتموه، فانتفعتم به	٤٩٩
هلا تركتموه	٢٥٦٥
هلا تركتموه، لعله أن يتوب. فيتوب الله عليه	٢٥٨١
هلّا تركتموه لعله أن يتوب فيتوب الله عليه	٣٥٦٥
هلّا قلت: خذها مني	٤٩٠٣
هلال خير ورشد	٢٤٥١
هلك كسرى فلا يكُونَ كسرى بعده	٥٤١٨
هلك المتنطِّعون	٤٧٨٥
هلكة أمتي على يدي غلمة من قريش	٥٣٨٨
هلم إلى الغداء المبارك	١٩٩٧
هلموا أكتب لكم كتاباً لن تضلوا بعده	٥٩٦٦
هلمي يا أم سليم! ما عندك	٥٩٠٨
هم الأخسرون ورب الكعبة	١٨٦٨
هم أشد أمتي على الدجال	٥٩٨٧
هم الذين لا يتطيّرون، ولا يسترقون، ولا يكتوون، وعلى ربّهم يتوكلون	٥٢٩٦
هم بالمدينة حبسهم العذر	٣٨١٥
هم عتقاء الله	٣٩٧٥
هم من آبائهم	٣٩٤٣
هم من جلدتنا، ويتكلمون بألسنتنا	٥٢٨٢
هم منهم	٣٩٤٣
هما جنّتك ونارك	٤٩٤١
هما ريحاني من الدنيا	٦١٤٥
هما في النار	١١٧
هموم لزمتني وديون يا رسول الله	٢٤٤٨
من حولي كما ترى، يسألنني النفقة	٢٢٤٩
هو اختلاس يختلسه الشيطان	٩٨٢
هو أخوك يا عبد بن زمعة من أجل	٢٣١٢
هو أعظم للبركة	٤٢٤١
هو أهون على الله من ذلك	٥٤٩٢
هو أولى الناس بمحياه ومماته	٣٠٦٤
هو ذلك السّدس	٣٠٦١
هو صيد	٢٧٠٤
هو الطهور ماؤه، والحل ميتته	٤٧٩
هو في النار	٢٩٩٨،٢٥١٣
هو فينا ذو حسب	٥٨٦١
هو كلام، فحسنه حسن	٤٨٠٧
هو لك يا عبد بن زمعة.	٢٣١٢
هو من أثل الغابة	١١١٣
هو من عمل الشيطان	٤٥٥٣
هو النقي، التقي، لا إثم عليه، ولا بغي	٥٢٢١
هو نور على نور	٤٢٣
هو يعتكف الذنوب	٢١٠٨
هوذا، فإن انطلق معك لم أمنعه	٦١٧٤
هؤلاء أكلة الربا	٢٨٢٨
هي رخصة من الله عز وجل	٢٠٢٩
هي لك، أو لأخيك	٣٠٢٢
هي لك ولعقبك	٣٠١٢
هي ما بين أن يجلس الإمام إلى أن تقضى الصلاة	١٢٥٨
هي المانعة، هي المنجية تنجيه	٢١٥٤
هيَ من قدر الله	٩٧

[حـرف الـواو]

طرف الحديث	رقم الحديث
واحِبّ للناس ما تحبّ لنفسك تكن مسلماً	٥١٧١
﴿وإذ أخذ ربك من بني آدم من ظهورهم ذريتهم﴾	١٢٢
وإذا تزوج الثيب أقام عندها ثلاثاً	٢٢٢٣
وإذا رأى ما يكره فليتعوّذ بالله	٤٦١٢
وإذا رأيت الحفاة العراة الصم البكم	٣
وإذا كان أمراؤكم، وأغنياؤكم بخلاءكم	٥٢٦٨
وأسلمت أم حكيم بنت الحارث بن هشام	٣١٨٠
واعقدن بالأنامل	٢٣١٦
وافقت ربي في ثلاث	٦٠٥٠
وافقت ربي في ثلاث: في مقام إبراهيم	٦٠٥١

طرف الحديث	رقم الحديث
والإثم ما حاك في النفس	٢٧٧٤
الوالد أوسط أبواب الجنة	٤٩٢٨
والذي ذهب به ما تركهما حتى لقي الله	١١٧٨
والذي فلق الحبة وبرأ النسمة	٦٠٨٨
والذي فلق الحبة، وبرأ النسمة، ما عندنا	٣٤٦١
والذي نفس عمر بيده لوددت أن ذلك برد لنا	٥٣٥٧
والذي نفس محمّد بيده إنّ المعروف والمنكر خليقتان	٥١٥٤
والذي نفس محمد بيده، لا يسمع بي أحد	١٠
والذي نفس محمد بيده لو أنكم دليتم بحبل	٥٧٣٥
والذي نفس محمد بيده، لو بدا لكم موسى فاتبعتموه وتركتموني	١٩٤
والذي نفس محمد بيده ليأتين على أحدكم يوم ولا يراني	٥٩٧٨
والذي نفس محمد بيده ما أنتم بأسمع	٣٩٦٧
والذي نفسي بيده أرجو أن تكونوا ربع أهل الجنة	٥٥٤١
والذي نفسي بيده إن ما بين المصراعين	٥٥٧٥
والذي نفسي بيده إني لأنظر إلى الحوض من مقامي هذا	٥٩٦٨
والذي نفسي بيده، لا تذهب الدنيا حتى يمرّ الرجل	٥٤٤٥
والذي نفسي بيده لا تذهب الدنيا حتى يأتي على الناس يوم لا يدري القاتل	٥٣٩٠
والذي نفسي بيده لا تقوم الساعة حتى تكلم السباع الإنس	٥٤٥٩
والذي نفسي بيده لا يدخل قلب رجل الإيمان حتى يحبكم الله ولرسوله	٦١٥٦
والذي نفسي بيده لا يسألوني خطة	٤٠٤٢
والذي نفسي بيده لا يؤمن عبد	٤٩٦١
والذي نفسي بيده لتأمرنّ بالمعروف	٥١٤٠
والذي نفسي بيده لتسألنّ عن هذا النعيم يوم القيامة	٤٢٤٦

طرف الحديث	رقم الحديث
والذي نفسي بيده، لقد هممت أن آمر بحطب فيحطب	١٠٥٣
والذي نفسي بيده، لو تدومون	٢٢٦٨
والذي نفسي بيده لو تعلمون ما أعلم لبكيتم	٥٣٣٩
والذي نفسي بيده لو لم تذنبوا	٢٣٢٨
والذي نفسي بيده لولا أن رجالاً	٢٧٩٠
والذي نفسي بيده ليوشكن أن	٥٥٠٥
والذي نفسي بيده، ما أنزلت في التوراة	٢١٤٢
والذي نفسي بيده ما في المدينة شعب ولا نقب	٥٩٠١
والذي نفسي بيده، ما من رجل يدعو امرأته	٣٢٤٦
والسيئة بمثلها إلا أن يتجاوز الله عنها	٢٣٧٣
والصدقة تمنع ميتة السوء، والبر زيادة	٢٣٥٩
والعبد الفاجر يستريح منه العباد	١٦٠٣
والفاجر خبٌّ لئيم	٥٠٨٥
والله أن كان أشبههم برسول الله ﷺ	٦١٧٩
والله إنا نجد في التوراة أنه	٣٧٤٢
والله إنك لخير أرض الله	٢٧٢٥
والله إني لأستغفر الله وأتوب إليه في اليوم	٢٣٢٣
والله لا آتيك حتى تبعث إلي من يسحبني بقروني	٦٠٠٣
والله لا أدري، والله لا أدري	٥٣٤٠
والله لا تجدون بعدي رجلاً هو أعدل مني	٢٥٥٣
والله لا يغفر الله لفلان	٢٣٣٤
والله لا يؤمن، والله لا يؤمن	٤٩٦٢
والله لأرقبن رسول الله ﷺ للصلاة حتى أرى فعله	١٢٠٩
والله لأن يلج أحدكم بيمينه في أهله	٣٤١٤
والله لقد رأيت النبي ﷺ يقوم على باب حجرتي	٣٢٤٤
والله لقد قضيت بالحق	٣٧٤٢
والله لقرأتها على عهد رسول الله ﷺ	٢٢١٩
والله لو أن لي طلاع الأرض ذهباً لافتديت به	

طرف الحديث	رقم الحديث
من عذاب الله	٦٠٥٥
والله لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلاً ولبكيتم كثيراً	١٤٨٣،٥٣٤٧
والله لو حضرتك ما دفنت إلا حيث مت	١٧١٨
والله لولا الله ما اهتدينا	٤٧٩٢
والله ليبعثنه الله يوم القيامة	٢٥٧٨
والله لينزلن ابن مريم حكماً	٥٥٠٦
والله ما أدري أنسي أصحابي أم تناسوا	٥٣٩٣
والله ما أرد ت إلا واحدة	٣٢٨٣
والله ما أشك أن المسيح الدجال	٥٥٠١
والله ما جعل الله في نجم حياة أحد	٤٦٠٣
والله ما الدّنيا في الآخرة إلا مثل ما يجعل	٥١٥٦
والله ما ينبغي لأحد أن يقول ما لا يعلم	٦٢١٠
والمجاهد من جاهد نفسه في طاعة الله	٣٤
والمنحة مردودة	١٩٥٦
والنار جبار	٢٩٥٢
وأما الجبّة فانزعها	٢٦٨٠
وأمرني ربي عز وجل بمحق المعازف، والمزامير	٣٦٥٤
وإن زنى وإن سرق	٢٣٧٦
وإن العباد إذا عصوني، حولت قلوبهم بالسخطة	٢٧٢١
وإن العبد الكافر إذا كان في انقطاع من الدنيا	١٦٣٠
وإن من الخيلاء ما يبغض الله، و	٣٣١٩
وأنا وأنا	٦٧٧
وإنما الإمام جنة يقاتل من ورائه، ويتقى به	٣٦٦١
وإنما الولاء لمن أعتق	٢٨٧٧
وأول من يكسى يوم القيامة إبراهيم	٥٥٣٥
الوائدة والموؤدة في النار	١١٢
الوتر حق على كل مسلم، فمن أحب أن يوتر	١٢٦٥
الوتر حق، فمن لم يوتر فليس منا	١٢٧٨
الوتر ركعة من آخر الليل	١٢٥٥

طرف الحديث	رقم الحديث
وجب أجرك، وورثها عليك الميراث	١٩٠٥
وجبت	١٦٦٢
وجدنا فرسكم هذا بحراً	٥٩٠٥
وجهت وجهي للذي فطر السماوات والأرض	٨١٣
وجهوا هذه البيوت عن المسجد	٤٦٢
وحب الدنيا رأس كل خطيئة	٥٢١٢
الوحدة خير من جليس السوء	٤٨٦٤
وخير ما قلت أنا والنبيون من قبلي	٢٥٩٨
وددت أن عملي كله مثل عمله يوماً واحداً	٦٠٣٤
وددت أن عندي خبزة بيضاء	٤٣٢٩
وددت أني طوقت ذلك	٢٠٤٤
الورق بالورق رباً	٢٨١٢
وسألته عن أكل الذئب	٢٧٠٥
وضأت النبي ﷺ في غزوة تبوك، فمسح أعلى الخف	٥٢١
وضعت للنبي ﷺ غسلاً فسترته بثوب	٤٣٦
الوضوء من كل دم سائل	٣٣٣
وعدني ربي أن يدخل الجنة من أمتي	٥٥٥٦
وعدني رسول الله ﷺ أن يعطيني هكذا	٤٨٧٨
وعليك السلام، ارجع فصل، فإنك لم تصل	٧٩٠
وفد الله ثلاثة	٢٥٣٧
وفي حافتي الصراط كلاليب معلقة	٥٦٠٨،٥٦٠٩
وفينا نبي يعلم ما في غد	٣١٤٠
وقار يا إبراهيم	٤٤٨٨
الوقت الأول من الصلاة رضوان الله	٦٠٦
وقّت رسول الله ﷺ لأهل المدينة	٢٥١٦
وقّت رسول الله ﷺ لأهل المشرق العقيق	٢٥٣٠
وقت الظهر إذا زالت الشمس	٥٨١
وقت لنا في قص الشارب وتقليم الأظفار	٤٤٢٢
وقضى رسول الله ﷺ على أهل البقر	٣٥٠٠
وقفت على باب النار فإذا عامة من دخلها النساء	٥٢٣٣
وكاء السه العينان، فمن نام فليتوضأ	٣١٦

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
وكان إذا أصاب الإنسان عين أو شيء	٤٥٦٨٠
وكان القارىء يقرأ سورة البقرة في ثمان ركعات	١٣٠٣
وكَسب الحجام خبيث	٢٧٦٣
وكل به سبعون ملكاً	٢٥٩٠
وكّلني رسول الله ﷺ بحفظ زكاة رمضان	٢١٢٣
وكنت أنا وابن مسعود ورجل من هذيل	٦٢٠٢
ولا تبيعوا الورق بالورق	٢٨١٠
ولا تكتحل، ولا تمس طيباً، إلا إذا طهرت	٢٣٣١
ولا تلبسوا من الثياب شيئاً مسّه زعفران	٢٦٧٨
ولا تمتشطي بالطيب ولا بالحناء فإنه خضاب	٢٣٣٣
ولا تنتقب المرأة المحرمة	٢٦٧٨
ولا الجهاد في سبيل الله إلا رجل	١٤٦٠
ولا يحل لي من غنائمكم مثل	٤٠٢٦
ولا يقتل حين يقتل وهو مؤمن	٥٤
ولا يلحق إذا كان أبوه الذي يدعى له أنكره	٢٣١٨
الولاء لمن أعتق	١٨٢٥
ولبن الدَّرّ يشرب بنفقته	٢٨٨٦
ولتقومنّ الساعة وقد نشر الرجلان ثوبهما بينهما	٥٤١٠
الولد للفراش	٢٣٢٠،٢٣١٢
الولد للفراش وللعاهر الحجر	٣٠٧٣
ولد الليلة رجل عظيم	٤٦٠١
ولعن آكل الرّبا	٢٧٦٥
ولم يقسم النبي ﷺ لبني عبد شمس	٣٩٩٣
ولو أني استقبلت من أمري ما استدبرت	٢٥٦٠
وليبلّغ الشاهد الغائب	٢٧٣٦
وليس على ابن آدم نذر فيما لا يملك	٣٤١٠
وما ذاك؟ قالوا: يصلون كما نصلي	٩٦٥
وما سرق منه له صدقة	١٩٠١
وما صدت بقوسك فذكرت اسم الله فكل	٤٠٦٦
وما من أهل بيت يرتبطون كلباً	٤١٠٢
ومالكم وصلاته؟ كان يصلي ثم ينام	١٢١٠
ومالي لا يغار مثلي على مثلك	٣٢٢٣
ومامِن امرىء مسلم ينصر مسلماً في موضع	٤٩٨٣
ومامِن شيء أنجى من عذاب الله	٢٢٨٦
ومن استجار من النار ثلاث مرات	٢٤٧٨
ومن أصاب حدّاً فستره الله عليه وعفا	٣٦٢٩
ومن اضطجع مضجعاً لا يذكر الله فيه	٢٢٧٢
ومن أعتق نفساً مسلمة، كانت فديته من جهنم	٢٢٨٥
وَمن تحسّى سماً فقتل نفسه؛ فسمه	٢٤٥٢
ومَن تقرّب مني ذراعاً تقرّبت منه باعاً	٢٢٦٥
ومن تكبّر وضعه الله	٥١١٩
ومن شاب شيبة في الإسلام	٢٨٧٣
ومن شقاوة ابن آدم سخطه بما قضى الله له	٥٣٠٣
ومن طلب الدنيا حلالاً، مكاثراً	٥٢٠٧
ومن غشنا فليس منا	٢٥٢٠
ومن فرّج عن مسلم كربة	٤٩٥٨
ومن قاتل تحت راية عمية، يغضب لعصبية	٣٦٦٩
ومَن قال لصاحبه: تعال أقامرك؛ فليتصدق	٣٤٠٩
ومَن كان يؤمن بالله واليوم الآخر؛ فليصل رحمه	٤٢٤٣
ومَن كانت نيّته طلب الدنيا جعل الله الفقر بين عينيه	٥٣٢٠
ومن مات من أهل الجنة من صغير	٥٦٤٨
ومن همّ بسيئة فلم يعملها	٢٣٧٤
ومهر البغي خبيث	٢٧٦٣
﴿ونادوا يا مالك ليقض علينا ربك﴾	١٤٠٨
وهذا المقام المحمود الذي وعده نبيكم	٥٥٧٢
وهذه الدنيا مرتحلة ذاهبة	٥٢١٤
وهل تلد الإبل إلّا النوق	٤٨٨٦
وهل هو إلا بضعة منه	٣٢٠
وهو وتر يحب الوتر	٢٢٨٧

طرف الحديث	رقم الحديث
وويل لعبد جعله الله مفتاحاً للشرّ	٥٢٠٨
ويحك ارجع فاستغفر الله وتب إليه	٣٥٦٢
ويحك ارجعي فاستغفري الله وتوبي إليه	٣٥٦٢
ويحك! أما علمت ما أصاب صاحب بني إسرائيل	٣٧١
ويحك إنه لا يستشفع بالله على أحد	٥٧٢٧
ويل أُمِّه مِسْعرُ حرب	٤٠٤٢
ويل للأعقاب من النار، أسبغوا الوضوء	٣٩٨
ويل للأمراء، ويل للعرفاء	٣٦٩٨
ويل للعرب من شرّ قد اقترب	٥٤٠٤
ويل لمن يحدّث فيكذب	٤٨٣٤
ويلك فمن يعدل إذا لم أعدل	٥٨٩٤
ويلكم! قد «قد»	٢٥٥٤

[حـرف اليـاء]

طرف الحديث	رقم الحديث
يا أبا بكر! ثلاث كلّهن حقّ	٥١٠٢
يا أبا بكر! حدثني كيف صنعتما حين سريت مع رسول الله ﷺ	٥٨٦٩
يا أبا بكر! ما ظنك باثنين الله ثالثهما	٥٨٦٨
يا أبا بكر! مررت بك وأنت تصلي تخفض صوتك	١٢٠٤
يا أبا الحارث! أنا مولى رسول الله ﷺ	٥٩٤٩
يا أبا ذر! أتاني ملكان	٥٧٧٤
يا أبا ذر! إذا صمت من الشهر	٢٠٥٧
يا أبا ذر! ألا أدلّك على خصلتين	٤٨٦٧
يا أبا ذر! إنك ضعيف، وإنها أمانة	٣٦٨٢
يا أبا ذر، إني أراك ضعيفاً	٣٦٨٢
يا أبا ذرّ! أي عرى الإيمان أوثق	٥٠١٤
يا أبا ذر! قلت: لبيك يا رسول الله	٥٧٦
يا أبا ذر! لا عقل كالتدبير	٥٠٦٦
يا أبا شعيب! إن رجلاً تبعنا، فإن شئت	٣٢١٩
يا أبا عمارة! فررتم يوم حنين	٥٨٨٩
يا أبا عمير!	٤٨٨٤
يا أبا فلان! أما صمت من سرر شعبان	٢٠٣٨
يا أبا المنذر! أتدري أي آية	٢١٢٢
يا أبا موسى! لقد أعطيت مزماراً من مزامير آل داود	٦٢٠٣
يا أبا هريرة! جف القلم بما أنت لاقٍ	٨٨
يا أبا هريرة؛ ما فعل أسيرك البارحة	٢١٢٣
يا أبت! إنك قد صليت خلف رسول الله ﷺ، وأبي بكر	١٢٩٢
يا ابن آدم! اركع لي أربع ركعات من أول النهار	١٣١٣
يا ابن آدم! إن تبذل الفضل خير لك	١٨٦٣
يا ابن آدم! إنك لو لقيتني	٢٣٣٦
يا ابن آدم! إنك ما دعوتني	٢٣٣٦
يا ابن حوالة! إذا رأيت الخلافة قد نزلت الأرض المقدّسة	٥٤٤٩
يا ابن الخطاب! اذهب فناد في الناس	٤٠٣٤
يا ابن عباس إني رجلٌ إنما معيشتي	٤٥٠٧
يا ابن عوف! إنها رحمة	١٧٢٢
يا ابنة أبي أمية! سألت عن الركعتين بعد العصر	١٠٤٣
يا أبي! أرسل إلي: أن أقرأ القرآن على حرف	٢٢١٢
يا أرض! ربي وربك الله	٢٤٣٩
يا أسماء! إنّ المرأة إذا بلغت المحيض	٤٣٧٢
يا أفلح! ترب وجهك	١٠٠٢
يا أم حارثة! إنها جنان في الجنة	٣٨٠٩
يا أم سلمة! هل عندكم شيء أطعمه؟	١٨٨٠
يا أم فلان! انظري أي السكك شئت	٥٨١٠
يا أم المؤمنين! أنبئيني عن خلق رسول الله	١٢٥٧
يا أم المؤمنين! رجلان من أصحاب محمد ﷺ	١٩٩٦
يا أمة محمد! والله ما من أحد أغير من الله	١٤٨٣
يا أمير المؤمنين! أدرك هذه الأمة قبل أن يختلفوا في الكتاب	٢٢٢١
يا أمير المؤمنين! لا أقضي بين رجلين	٢٧٤٤

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
يا أمير المؤمنين! ولا كل ذلك	٦٠٥٥
يا أنس! لجعل بصرك حيث تسجد	٩٩٦
يا أنس! إنّ الناس يمصّرون أمصاراً	٥٤٣٣
يا أنيس! نهبت حيث أمرتك	٥٨٠٢
يا أهل البلد صلوا أربعاً، فإنا سفر	١٣٤٢
يا أهل الخندق! إن جابراً صنع سوراً	٥٨٧٧
يا أهل القرآن! لا تتوسّدوا القرآن	٢٢١٠
يا أيها الناس! ابكوا فإن لم تستطيعوا فتباكوا	٥٦٨٥
﴿يا أيها الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم من نفس واحدة﴾	٢١٠
يا أيّها الناس! اذكروا الله، اذكروا الله	٥٣٥١
يا أيها الناس! اربعوا على أنفسكم	٢٣٠٣
يا أيها الناس! أفشوا السلام، وأطعموا الطعام	١٩٠١
يا أيها الناس! أقيموا على أرقائكم الحد	٣٥٦٤
يا أيها الناس! إن الله كتب عليكم الحجّ	٢٥٢٠
يا أيها الناس! إن الدنيا عرض حاضر	٥٢١٧
يا أيها الناس! إن على كل أهل بيت	١٤٧٨
يا أيها الناس! إنكم تقرؤون هذه الآية	٥١٤٢
يا أيها الناس! إنه ليس لي من هذا الفيء شيء	٤٠٢٥
يا أيها الناس! إني تركت فيكم ما إن أخذتم به لن تضلوا	٦١٥٢
يا أيها الناس! توبوا إلى الله	٢٣٢٥
يا أيها الناس! عليكم بالسكينة	٢٦٠٥
يا أيها الناس! قد أظلكم شهر عظيم	١٩٦٥
يا أيها الناس! قد فرض عليكم الحجّ فحجوا	٢٥٠٥
يا أيها الناس لا تتمنوا لقاء العدو	٣٩٣٠
يا أيها الناس! من علم شيئاً فليقل به	٢٧٢
يا أيها الناس! من عمل منكم لنا	٣٧٥٢
يا باغي الخير أقبل، ويا باغي الشر أقصر	١٩٦٠
يا بلال! أذن في الناس أن يصوموا	١٩٧٨

طرف الحديث	رقم الحديث
يا بلال! حدثني بأرجى عمل عملته في الإسلام	١٣٢٢
يا بلال! قم فناد بالصلاة	٦٤٩
يا بنيّ! إذا دخلت على أهلك فسلّم	٤٦٥٢
يا بني! إن قدرت أن تصبح وتمسي وليس	١٧٥
يا بني! إن الناس قد تطاول عليهم ما يوعدون	٥٢٢٠
يا بني! إياك والالتفات في الصلاة	٩٩٧
يا بني عبد مناف! إنما مثلي ومثلكم كمثل رجل رأى العدوّ	٥٣٧٢
يا بني عبد مناف! لا تمنعوا أحداً طاف بهذا البيت	١٠٤٥
يا بني فهر! يا بني عدي	٥٨٤٦
يا بني كعب بن لؤيّ! أنقذوا أنفسكم من النّار يا بني مرّة بن كعب	٥٣٧٣
يا بني لو رأيته رأيت الشمس طالعة	٥٧٩٣
يا بنية! ألا تحبين ما أحب	٦١٨٩
يا ثوبان! اذهب بهذا إلى فلان	٤٤٧١
يا ثوبان! اشتر لفاطمة قلادة من عصب	٤٤٧١
يا جابر! مالي أراك منكسراً	٦٢٤٦
يا جبريل! إني بعثت إلى أمة أميين، منهم العجوز	٢٢١٥
يا حاطب! ما هذا	٦٢٢٥
يا حصين! كم تعبد اليوم آلهاً	٢٤٧٦
يا حكيم! إن هذا المال خضر حلو	١٨٤٢
يا خير الناس بعد رسول الله ﷺ	٦٠٤٦
يا ذا الأذنين	٤٨٨٧
يا راشد، يا نجيح	٤٥٨٧
يا رب! اصرف وجهي عن النار	٥٥٨١
يا رب من أعزّ عبادك عندك؟	٥١٢٠
يا رب وأي شيء أفضل من ذلك	٥٦٢٦
يا ربنا فارقنا الناس في الدنيا	٥٥٧٨
يا رسول الله! ابعث إلينا رجلاً أميناً	٦١٣٢

طرف الحديث	رقم الحديث
يا رسول الله! أتأذن لي فيه أن أضرب عنقه	٥٤٩٤
يا رسول الله! أحد خير منا	٦٢٩١
يا رسول الله! ادع على المشركين	٥٨١٢
يا رسول الله! أرأيت ابن عم لي آتيه أسأله فلا يعطيني ولا يصلني	٣٤٢٥
يا رسول الله! أرأيت إحدانا إذا أصاب ثوبها الدم	٤٩٣
يا رسول الله! أرأيت إن جاء رجل يريد أخذ مالي	٣٥١٣
يا رسول الله! أرأيت إن جئت ولم أجدك	٦٠٢٢
يا رسول الله! أرأيت إن قتلت في سبيل الله	٢٩١١
يا رسول الله! أرأيت إن مررت برجل فلم يقرني	٤٢٤٨
يا رسول الله! أرأيت إن ولد لي بعدك	٤٧٧٢
يا رسول الله! أرأيت شحوم الميتة	٢٧٦٦
يا رسول الله! إزاري يسترخي	٤٣٦٩
يا رسول الله! أفلا أعتقها	٣٣٠٣
يا رسول الله! أفنتداوى	٤٥٣٢
يا رسول الله! أقبل عني عملك	٣٧٥٢
يا رسول الله! أكلنا يرى ربه مخلياً به يوم القيامة	٥٦٥٨
يا رسول الله! أموراً كنا نصنعها في الجاهلية	٤٥٩٢
يا رسول الله! إن ابن أختي وجع، فمسح رأسي	٤٧٦
يا رسول الله! إن ابنتي توفي عنها زوجها، وقد اشتكت عينها	٣٣٢٩
يا رسول الله! إن ابني به جنون	٥٩٢٣
يا رسول الله! إن أبي أوصى أن يعتق عنه	٣٠٧٧
يا رسول الله! إنّ أبي شيخ كبير	٢٥٢٨
يا رسول الله! إن فاطمة بنت أبي حبيش استحيضت	٥٦٢
يا رسول الله! إن فريضة الله على عباده في الحج	٢٥١١

طرف الحديث	رقم الحديث
يا رسول الله! إن لي امرأة في لسانها	٣٢٦٠
يا رسول الله! إن لي بادية أكون فيها	٢٠٩٤
يا رسول الله! إن لي قرابة	٤٩٢٤
يا رسول الله: إنّ لي مالاً كثيراً	٣٠٧١
يا رسول الله! إن لي مملوكين	٥٥٦١
يا رسول الله! إن المدينة كثيرة الهوام والسباع	١٠٧٨
يا رسول الله! إن المؤمنين يفضلوننا	٦٧٣
يا رسول الله! إنّا كنّا في دار كثر فيها عددنا	٤٥٨٩
يا رسول الله! إنّا لمسؤولون عن هذا يوم القيامة	٤٢٥٣
يا رسول الله! إنّا نأكل ولا نشبع	٤٢٥٢
يا رسول الله! إنا نريد أن نكنس	٤١٤١
يا رسول الله! أنس خاتمك	٦٢٠٨
يا رسول الله! إنّك تداعبنا	٤٨٨٥
يا رسول الله! إنك تصوم يوم الاثنين والخميس	٢٠٧٣
يا رسول الله! إنه أمتك أن يستنجوا بعظم	٣٧٥
يا رسول الله إنه ليس لي قائد	١٠٥٤
يا رسول الله! إنّهم يجعلون أيديهم فيه	٢٦٦٣
يا رسول الله! إني أحب الخيل	٥٦٤٣
يا رسول الله! إني أريد أن أسافر فأوصني	٢٤٣٨
يا رسول الله! إني أريد سفراً فزوّدني	٢٤٣٧
يا رسول الله! إني أسلمتُ وتحتي أختان	٣١٧٨
يا رسول الله! إني أصبت حداً فأقمه علي	٥٦٧
يا رسول الله! إني أصرع	١٥٧٧
يا رسول الله! إني أفضت قبل أن أحلق	٢٦٥٧
يا رسول الله! إني أكثر الصلاة عليك	٩٢٩
يا رسول الله! إني امرأة أستحاض، فلا أطهر	٥٥٧
يا رسول الله! إني امرأة أشد ضفر رأسي	٤٣٨
يا رسول الله إني حديث عهد بجاهلية	٩٧٨
يا رسول الله! إني زنيت، فأعرض عنه	٣٥٦٠

Scanned with CamScanner

طرف الحديث — رقم الحديث

يا رسول الله! إني قد أسلمت، وعلمت بإسلامي ٢١٧٩
يا رسول الله! إني كنت نذرت إن ردك الله صالحاً أن أضرب بين يديك ٦٠٤٨
يا رسول الله! أي الأنبياء كان أول ٥٧٣٧
يا رسول الله! أي الدعاء أفضل ٢٤٩٠
يا رسول الله! أي سورة القرآن أعظم ٢١٦٩
يا رسول الله! أي الكسب أطيب ٢٧٨٣
يا رسول الله! أي مسجد وضع في الأرض أول ٧٥٢
يا رسول الله! ائذن لنا في الاختصاء ٧٢٤
يا رسول الله! أين ربنا قبل أن يخلق خلقه ٥٧٢٥
يا رسول الله أيُنا لم يظلم نفسه ٥١٣١
يا رسول الله! بينا أنا في بيتي في مصلاي ٥٢٢٢
يا رسول الله! تسجد لك البهائم والشجر ٣٢٧٠
يا رسول الله! تلك منازل الأنبياء ٥٦٢٤
يا رسول الله! جئناك نسألك أي أهلك أحب إليك ٦١٧٧
يا رسول الله! ذراري المؤمنين ١١١
يا رسول الله! رأيت بياض حجليها في القد ٣٣٠٢
يا رسول الله! رأيناك تناولت شيئاً في مقامك ١٤٨٢
يا رسول الله! رجل أهدى إليّ قوساً ٢٩٩٠
يا رسول الله! الرجل منّا يلقى أخاه ٤٦٨٠
يا رسول الله! سفّر لنا ٢٨٩٤
يا رسول الله! سعيت قبل أن أطوف ٢٦٥٨
يا رسول الله! صليت صلاة لم تكن تصليها ٥٧٥٤
يا رسول الله! علمني دعاء أدعو به في صلاتي ٩٤٢
يا رسول الله! علمني شيئاً أقوله إذا أويت إلى فراشي ٢١٦١
يا رسول الله! علي مئة بعير بأحلاسها ٦٠٧٢
يا رسول الله! على النساء جهاد ٢٥٣٤
يا رسول الله! عندنا أرض يقال لها أبين ٤٥٩٠
يا رسول الله! فضلت سورة الحج بأن فيها سجدتين ١٠٣٠

يا رسول الله! قد جعلت يومي منك لعائشة ٣٢٣٠
يا رسول الله! كرهت امرأ وأعطيتنيه ٤٢٧٧
يا رسول الله! كم نعفو عن الخادم ٢٣٦٧
يا رسول الله كم وفاء عدة الأنبياء ٥٧٣٧
يا رسول الله! كيف أصنع بما عطب من البدن ٢٦٤١
يا رسول الله! كيف علمت أنك نبي حتى استيقنت ٥٧٧٤
يا رسول الله! كيف يأتيك الوحي ٥٨٤٤
يا رسول الله! كيف يعيد الله الخلق ٥٥٣١
يا رسول الله! لقد خلعت أفئدتنا بذكر الدجال ٥٤٩١
يا رسول الله! ما أخوف ما تخاف عليّ ؟ ٤٨٤٣
يا رسول الله! ما تُكَلِّمُ من أجساد ٢٩٦٧
يا رسول الله! ما حقّ الوالدين ٤٩٤١
يا رسول الله! ما خير ما أعطي الإنسان ٥٠٧٨
يا رسول الله! ما رأينا قوماً ٣٠٢٦
يا رسول الله! ما سيماهم ٣٥٤٣
يا رسول الله! ما الشيء الذي لا يحلّ منعه ٣٠٠٧
يا رسول الله! ما العصبيّة؟ ٤٩٠٥
يا رسول الله! ما لقيت من عقرب ٢٤٢٣
يا رسول الله! ما هذه الأضاحي؟ ١٤٧٦
يا رسول الله! ما يذهب عني مذمة الرضاع ٣١٧٤
يا رسول الله! متى الساعة ٥٠٠٩
يا رسول الله! متى وجبت لك النبوة ٥٧٥٨
يا رسول الله! مم خلق الخلق ٥٦٣٠
يا رسول الله! من أبرّ ٤٩٢٩
يا رسول الله! نفعل كما فعلنا العام الماضي ٢٦٤٤
يا رسول الله هذه خديجة قد أتت معها إناء فيه إدام ٦١٨٥
يا رسول الله؟ هل أتى عليك يوم كان أشد من يوم أحد ٥٨٤٨
يا رسول الله! هل تحب أن نريك آية ٥٩٢٤
يا رسول الله! هل في الجنة من خيل ٥٦٤٢

طرف الحديث — رقم الحديث

يا رسول الله! هل نرى ربنا يوم القيامة ٥٥٧٨، ٥٥٨١
يا رسول الله! هل يكون لأحد من الحسنات عدد نجوم السماء ٦٠٦٨
يا رسول الله! هلكت ٢٠٠٤
يا رسول الله! والذي نفسي بيده لو أمرتنا أن نخيضها البحر لأخضناها ٥٨٧١
يا رسول الله! وما طينة الخبال ٣٦٣٩
يا رسول! فإن فلانة تذكر قلة ٤٩٩٢
يا رويفع! لعل الحياة ستطول بك بعدي ٣٥١
يا ساري الجبل ٥٩٥٤
يا سعد! ارم فداك أبي وأمي ٦١١٢
يا سعدُ! أعندي تتمنى الموت ١٦١٤
يا صاحب الحوض! لا تخبرنا، فإنا نرد على السباع ٤٨٦
يا صاحب الحوض! هل ترد حوضك السباع ٤٨٦
يا صاحباه ثم خرجت في آثار القوم أرميهم ٣٩٨٩
يا عائشة! إيّاك ومحقرات الذنوب ٥٣٥٦
يا عائش! هذا جبريل يقرئك السلام ٦١٨٧
يا عائشة! أحبيه فإني أحبّه ٦١٧٦
يا عائشة! إذا أردت اللحوق بي فليكفك ٤٣٤٤
يا عائشة! استعيذي بالله من شرّ هذا ٢٤٧٥
يا عائشة! ألا تغنين ٣١٥٤
يا عائشة! الأمر أشد من أن ينظر بعضهم ٥٥٣٦
يا عائشة! إنّ الله رفيق ٤٦٣٨
يا عائشة! إني أريد أن أعرض عليك ٣٢٤٩
يا عائشة! تعالي فانظري ٦٠٤٩
يا عائشة! حوّليه؛ فإني إذا رأيته ٥٢٢٥
يا عائشة! لو شئت لسارت معي جبال الذهب ٥٨٣٥
يا عائشة! ما أرى أسماء إلا قد نفست ٦٢٤٣
يا عائشة! ما أزال أجد ألم الطعام الذي أكلت بخيبر ٥٩٦٥
يا عائشة! هلمي المدية ١٤٥٤

يا عبادي! إنما هي أعمالكم أحصيها عليكم ٢٣٢٦
يا عبادي إني حرمت الظلم على نفسي ٢٣٢٦
يا عبادي! كلكم ضالٌ إلا مَن هديت ٢٣٥٠
يا عبادي! لو أن أولكم وآخركم ٢٣٢٦
يا عباس! ألا تعجب من حب مغيث بريرة ٣١٩٩
يا عباس! يا عماه! ألا أعطيك؟ ألا أمنحك ١٣٢٨
يا عبد الله! ارفع إزارك ٤٣٦٨
يا عبد الله! ألم أخبر أنك تصوم النهار ٢٠٥٤
يا عبد الله بن عمرو! إن قاتلت صابراً محتسباً ٣٨٤٧
يا عبد الله بن قيس! ألا أدلك على كنز ٢٣٠٣
يا عبد الله! لا تكن مثل فلان ١٢٣٤
يا عبد الرحمن بن سمرة! لا تسأل الإمارة ٣٤١٢
يا عثمان! إنه لعل الله يقمصك قميصاً ٦٠٧٧
يا عدي! هل رأيت الحيرة ٥٨٥٧
يا عقبة! ألا أعلمك خير سورتين قرئتا ٨٤٨
يا عقبة! تعوّذ بهما ٢١٦٢
يا عكراش! كل من حيث شئت ٤٢٣٣
يا عكراش! كل من موضع واحد ٤٢٣٣
يا عكراش! هذا الوضوء ممّا غيّرت ٤٢٣٣
يا عليّ! أدّ الدّينار ٣٠٣٧
يا علي! إني أحب لك ما أحب لنفسي ٩٠٣
يا علي! ثلاث لا تؤخرها: الصلاة إذا أتت ٦٠٥
يا علي! لا تبرز فخذك ٣١١٣
يا علي! لا تتبع النظرة النظرة ٣١١٠
يا علي! لا يحل لأحد يجنب في هذا المسجد غيري وغيرك ٦٠٩٨
يا عليّ! ما فعل غلامك ٣٣٦٢
يا علي! من هذا فاصب ٤٢١٦
يا عمر! أما شعرت أن عمّ الرجل صنو أبيه ١٧٧٨
يا عمر! إنك لا تسأل عن أعمال ٣٨٦٠
يا عمر! لا تبل قائماً ٣٦٣
يا عمرو! إني أرسلت إليك لأبعثك ٣٧٥٦

طرف الحديث	رقم الحديث
يا غلام! اتأذن أن أعطيه الأشياخ	٤٢٧٤
يا غلام! احفظ الله يحفظك، احفظ الله تجده تجاهك	٥٣٠٢
يا غلام! لم ترمي النَّخل	٢٩٥٧
يا فاطمة! احلقي رأسه، وتصدقي	٤١٥٤
يا فاطمة بنت محمَّد! سليني ما شئت من مالي، لا أغني عنك من الله شيئاً	٥٣٧٣
يا فلان! إذا أويت إلى فراشك فتوضأ	٢٣٨٥
يا فلان! ألا تتقي الله؟ ألا ترى كيف تصلي	٨١١
يا كُرَيب! انظر ما اجتمع له من الناس	١٦٦٠
يا كعب! إن عبد الرحمن توفِّي وترك مالاً	١٨٨٢
يا ليته مات بغير مولده	١٥٩٣
يا محمد! ارفع رأسك، وقل تسمع	٥٥٧٣
يا محمد! إن الله قد اشتاق إلى لقائك	٥٩٧٢
يا محمد إن الله يمسك السماوات	٥٥٢٤
يا محمد! إنك رسول الله حقاً	٥٨٤٢
يا محمد! إني أرقي من هذا الريح، فهل لك	٥٨٦٠
يا محمد! ما عدلت في القسمة	٢٥٥٣
يا محمد! هذا مالك خَازن النار	٥٨٦٦
يا محمد! يا محمد! فيم أخذت	٢٩٦٩
يا معاذ! أحسن	٥٠٩٥
يا معاذ! إنك عسى أن لا تلقاني بعد عامي هذا	٥٣٢٧
يا معاذ قال: لبيك يا رسول	٢٥
يا معاذ! ما خلق الله شيئاً على وجه الأرض	٣٢٩٤
يا معاذ! هل تدري ما حق الله على عباده	٢٤
يا معاوية! إن وليت أمراً فاتَّقِ الله	٢٧١٥
يا معشر الأنصار! إن الله قد أثنى عليكم في الطهور	٣٦٩
يا معشر التّجار	٢٧٩٨
يا معشر الشباب من استطاع منكم الباءة فليتزوّج	٣٠٨٠
يا معشر القراء! استقيموا، فقد سبقتم	٢٧٤
يا معشر قريش اشتروا أنفسكم، لا أغني عنكم من الله شيئاً	٥٣٧٣
يا معشر المسلمين! إن هذا يوم جعله الله عيداً	١٣٩٨
يا معشر من أسلم بلسانه ولم يفض	٥٠٤٤
يا معشر النساء! أما لكنّ في الفضة	٤٤٠٣
يا معشر النساء! تصدقن، فإني أُريتكن أكثر	١٩
يا معشر النساء! تصدّقن ولو من حليّكن	١٨٠٨
يا معشر يهود! أسلموا تسلموا	٤٠٥٠
يا معمر! غط فخذيك	٣١١٤
يا مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك	١٠٢
يا ملائكتي! ما جزاء أجير وفّى عمله؟	٢٠٩٦
يا نافع! ينبع بي الدّم	٤٥٧٣
يا نبي الله! أرأيت الصدقة ماذا هي؟	١٩٢٨
يا نبي الله! بايعني	٤٤٦٦
يا نبيّ الله! علّمني تعويذاً أتعوّذ به	٢٤٧٢
يا نبيّ الله! علمني شيئاً أنتفع به	١٩٠٦
يا نبي الله! كيف يحشر الكافر على وجهه	٥٥٣٧
يا نبي الله لكل نبي أتباع	٦٢٦٣
يا نساء المسلمات! لا تحقرن جارة لجارتها	١٨٩٢
يا وابصة! جئت تسأل عن البرّ والإثم	٢٧٧٤
يا يهودي! ما عندي ما أعطيك	٥٨٣٢
يأتي أحدكم الشيطان وهو في صلاته	٢٤٠٦
يأتي الدجال وهو محرم	٥٤٧٩
يأتي الشيطان أحدكم، فيقول: من خلق كذا	٦٥
يأتي على الناس زمان، الصّابر فيهم على دينه	٥٣٦٧
يأتي على الناس زمان فيغزو فئام من الناس	٦٠٠٩
يأتي على الناس زمان لا يبالي المرء	٢٧٦١
يأتي على الناس زمان يبعث منهم البعث	٦٠٠٩
يأتي على الناس زمان يكون حديثهم في مساجدهم	٧٤٣
يأتي المسيح من قبل المشرق	٥٤٨٠

طرف الحديث	رقم الحديث
يأتيه ملكان فيجلسانه، فيقولان له: من ربك	١٢١
يأمرنا بالصلاة، والزكاة	٥٨٦١
يبعث كلّ عبد على ما مات عليه	٥٣٤٥
يتّبع البيّع مَن باعه	٢٩٤٩
يتبع الدجال من أمتي سبعون	٥٤٩٠
يتبع الدجال من يهود أصفهان	٥٤٧٨
يتبع الميّت ثلاثة: فيرجع اثنان، ويبقى معه واحد	٥١٦٧
يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل وملائكة بالنهار	٦٢٦
يتعرض من البلاء لما لا يطيق	٢٥٠٣
يتقارب الزمان، ويقبض العلم، وتظهر الفتن	٥٣٨٩
اليتيمة تستأمر في نفسها، فإن صمتت	٣١٢٣
﴿يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت﴾	١٢٥
يجاء بابن آدم يوم القيامة كأنه بذج	٥١٩٥
يجاء بالرجل يوم القيامة، فيلقى في النار	٥١٣٩
يجاء بنوح يوم القيامة	٥٥٥٣
يُجزىء عن الجماعة إذا مرُّوا أن يُسَلِّم أحدُهم	٤٦٤٨
يجزىء عنك الثلث	٣٤٣٩
يجْزئهم ما يجزىء أهل السماء	٥٤٩١
يجمع الله تبارك وتعالى الناس	٥٦٠٨، ٥٦٠٩
يجيء المقتول بالقاتل يوم القيامة	٢٤٦٥
يجيء المقتول بقاتله يوم القيامة فيقول	٢٤٨٣
يحبس المؤمنون يوم القيامة	٥٥٧٢
يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة	٣١٦١
يحشر المتكبّرون أمثال الذّر يوم القيامة	٥١١٢
يحشر الناس على ثلاث طرائق	٥٥٣٤
يحشر الناس في صعيد واحد يوم القيامة	٥٥٦٥
يحشر الناس يوم القيامة ثلاثة أصناف: صنفاً	٥٥٤٦
يحشر الناس يوم القيامة حفاة عراة	١٥٣٦
يحشر الناس يوم القيامة على أرض	٥٥٣٢
يحضر الجمعة ثلاثة نفر: فرجل حضرها بلغو	١٣٩٦
يحمل هذا العلم من كل خلف عُدوله	٢٤٨
يختصم الشهداء والمتوفون على فرشهم	١٥٩٦
يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة	٢٧٢١
يخرج أقوام من النار بشفاعة محمد	٥٥٨٥
يخرج الدجال على حمار	٥٤٩٣
يخرج الدجال، فيتوجه قبله	٥٤٧٦
يخرج الدجال فيمكث أربعين	٥٥٢٠
يخرج رجل من وراء النهر يقال له: الحارث	٥٤٥٨
يخرج عنق من النار يوم القيامة	٤٥٠٢
يخرج في آخر الزمان رجال يختلون الدنيا بالدين	٥٣٢٣
يخرج في آخر الزمان قوم كأن	٣٥٥٣
يخرج ملء كفه	٥٨٥٧
يخرج من النار أربعة	٥٥٨٨
يخرج من النار قوم بالشفاعة	٥٦١٠
يخسف بأوّلهم وآخرهم	٢٧٢٠
يخفف على المؤمن	٥٥٦٣
يخلص المؤمنون من النار	٥٥٨٩
يد الله ملأى لا تغيضها نفقة	٩٢
اليد العليا خير من اليد السفلى	١٨٤٣
يداً بيد	٢٨١٩
يدخل أهل الجنة الجنة جرداً	٥٦٣٩
يدخل الجنة أقوام أفئدتهم مثل أفئدة الطير	٥٦٢٥
يدخل الجنة بشفاعة رجل	٥٦٠١
يدخل الجنة من أمّتي سبعون ألفاً بغير حساب	٥٢٩٥
يدخل الفقراء الجنة قبل الأغنياء	٥٢٤٣
يذهب الصالحون، الأول فالأول	٥٢٦٢
يراها الرجل المسلم أو ترى له	٤٦٠٧
يرث الولاء مَن يرث المال	٣٠٦٦
يرد الناس النار	٥٦٠٦
يستجاب للعبد ما لم يدع بإثم	٢٢٢٧
يسرا ولا تعسرا، وبشرا ولا تنفرا	٢٧٢٤

Scanned with CamScanner

طرف الحديث	رقم الحديث
يسروا ولا تعسروا، وسكنوا	٣٧٢٣
يسلّم الراكب على الماشي	٤٦٣٢
يسلّم الصغير على الكبير	٤٦٣٣
يسمّونها بغير اسمها فيستحلونها	٥٣٧٧
يسير الراكب في ظل الفتن	٥٦٤٠
يشفع يوم القيامة ثلاثة: الانبياء	٥٦١١
يصبح على كل سلامى من احدكم صدقة	١٣١١
يصف اهل النار، فيمر بهم الرجل	٥٦٠٤
يصلون لكم فإن أصابوا فلكم، وإن أخطئوا فلكم وعليهم	١١٣٢
يصلي أحدنا في منزله الصلاة، ثم ياتي المسجد	١١٥٤
يضحك الله تعالى إلى رجلين يقتل احدهما	٢٨٠٧
يضرب الصراط بين ظهراني جهنم	٥٥٨١
يطبع المؤمن على الخلال	٤٨٦٠
يطلع عليكم رجل من اهل الجنة	٦٠٦٧
يطهره ما بعده	٥٠٤
يطوي الله السماوات يوم القيامة	٥٠٢٣
يعجب ربك من راعي غنم في رأس شظية	٦٦٥
يعذبون في الخراج	٣٥٢٢
يعرض الناس يوم القيامة ثلاث عرضات	٥٥٥٧
يعرق الناس يوم القيامة حتى يذهب عرقهم	٥٥٣٩
يعطى المؤمن في الجنة قوة	٥٦٣٦
يعقد الشيطان على قافية رأس احدكم	١٢١٩
يعمد أحدكم إلى جمرة من نار	٤٣٨٥
يعمد أحدكم فيجلد امرأته جلد العبد	٣٢٤٣
يغتسل	٤٤١
يغزو جيش الكعبة	٢٧٢٠
يغسل ذكره ويتوضأ	٣٠٢
يغسل من بول الجارية، ويرش من بول الغلام	٥٠٢
يغفر لأمته في آخر ليلة في رمضان	١٩٦٨
يغفر للشهيد كل ذنب	٢٩١٢
يفتح اليمن فياتي قوم يبسّون	٢٧٣٦
يقاتلكم قوم صغار الأعين	٥٤٣١
يقال لصاحب القرآن: اقرأ وارتق	٢١٣٤
يقبض الله الأرض يوم القيامة	٥٥٢٢
يقتل المحرم السبع العادي	٢٧٠٢
يقتل هذا فيها مظلوماً	٦٠٧٨
يقرب إلى فيه فيكرهه	٥٦٨٠
يقلّ العلم، ويظهر الجهل	٥٤٣٧
يقول الله تبارك وتعالى: ابن آدم! إن صبرت واحتسبت	١٧٥٨
يقول الله تعالى: الكبرياء ردائي	٥١١٠
يقول الله تعالى: يا آدم	٥٥٤١
يقول الله جلّ ذكره: أخرجوا من النّار من ذكرني يوماً	٥٢٤٩
يقول الله لاهون اهل النار عذاباً يوم القيامة	٥٦٧٠
يقول الله لهم يوم يجازي العباد باعمالهم: اذهبوا إلى الذين	٥٣٣٤
يقول الله: ما لعبدي المؤمن عندي جزاء	١٧٣١
يقول الرب تبارك وتعالى: مَن شغله القرآن	٢١٣٦
يقول العبد: مالي مالي	٥١٦٦
يكسر حرّ هذا ببرد هذا	٤٢٢٥
يكشف ربنا عن ساقه	٥٥٤٢
يكون اختلاف عند موت خليفة	٥٤٥٦
يكون أمتي فرقتين، فيخرج من بينهما مارقة	٣٥٣٦
يكون بعدي ائمة لا يهتدون بهداي، ولا يستنّون بسنتي	٥٣٨٢
يكون عليكم أمراء، تعرفون وتنكرون	٣٦٧١
يكون عليكم أمراء من بعدي يؤخرون الصلاة	٦٢٢
يكون في آخر الزمان أقوام، أخوان العلانية، أعداء السريرة	٥٣٣٠
يكون في آخر الزمان خليفة يقسم المال	٥٤٤١
يكون في آخر الزمان دجالون كذابون	١٥٤
يكون في أمتي أو في هذه الامة خسف	١١٦
يكون في أمتي خسف ومسخ	١٠٦

طرف الحديث	رقم الحديث
يكون قوم في آخر الزمان يخضبون	٤٤٥٢
يكون كنز أحدكم يوم القيامة شجاعاً اقرع	١٧٩١
يلبّي المقيم أو المعتمر حتى يستلم الحجر	٢٦١٥
يلقى إبراهيم أباه آزر يوم القيامة	٥٥٣٨
يلقى على أهل النار الجوع	٥٦٨٦
يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية	٣٥٣٥
يمكث أبو الدجال ثلاثين عاماً	٥٥٠٣
يمكث الدجال في الأرض أربعين سنة	٥٤٨٩
يمن الخيل في الشقر	٣٨٧٩
يمنعني أن الله حرّم علي دم أخي المسلم	٦٠٠٤
يمين الله ملأى	٩٢
اليمين على المدّعى عليه	٣٧٦٩
اليمين على مَنْ انكر	٣٧٥٨
اليمين على نية المستحلف	٣٤١٦
يمينك على ما يصدقك عليه صاحبك	٣٤١٥
ينادي مناد: إن لكم أن تصحوا فلا تسقموا أبداً	٥٦٢٢، ٥٦٢٣
ينادي مناد يوم القيامة: أين أبناء الستين	٥٢٩٢
ينام الرجل النومة فتقبض الأمانة من قلبه	٥٣٨١
ينزل أناس من أمتي بغائط، يسمونه البصرة	٥٤٣٢
ينزل ربنا تبارك وتعالى كل ليلة إلى السماء الدنيا	١٢٢٣
ينزل عيسى بن مريم إلى الأرض	٥٥٠٨
يهرم ابن آدم ويشبّ منه اثنان	٥٢٧٠
يهود تعذب في قبورها	٥٨٩٩
يؤتى بالقرآن يوم القيامة وأهله	٢١٢١
يؤتى بأنعم أهل الدنيا من أهل النار	٥٦٦٩
يؤتي بجهنم يومئذ لها سبعون ألف زمام	٥٦٦٦
يود أهل العافية يوم القيامة	١٥٧٠
يودى المكاتب بحصة ما أدى دية حر	٣٤٠٢
يوشك الأمم أن تداعى عليكم كما تداعى	٥٣٦٩
يوشك إن طالت بك مدة أن ترى	٣٥٢٣
يوشك أن يأتي على الناس زمان لا يبقى من الإسلام	٢٧٦
يوشك أن يضرب الناس أكباد الإبل يطلبون العلم	٢٤٦
يوشك أن يكون خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف	٥٣٨٦
يوشك الفرات أن يحسر عن كنز من ذهب	٥٤٤٢
يوشك المسلمون أن يحاصروا إلى المدينة	٥٤٢٧
يوقف المولى	٣٢٩٨
يؤم القوم أقرؤهم لكتاب الله	١١١٧
اليوم الموعود يوم القيامة، واليوم المشهود	١٣٦٢

Scanned with CamScanner